https://www.shiabookspdf.com

بِسۡمِ اللّٰہِ الرَّحۡمٰنِ الرَّحِیۡم

Shia Books PDF منظر ایلیاء

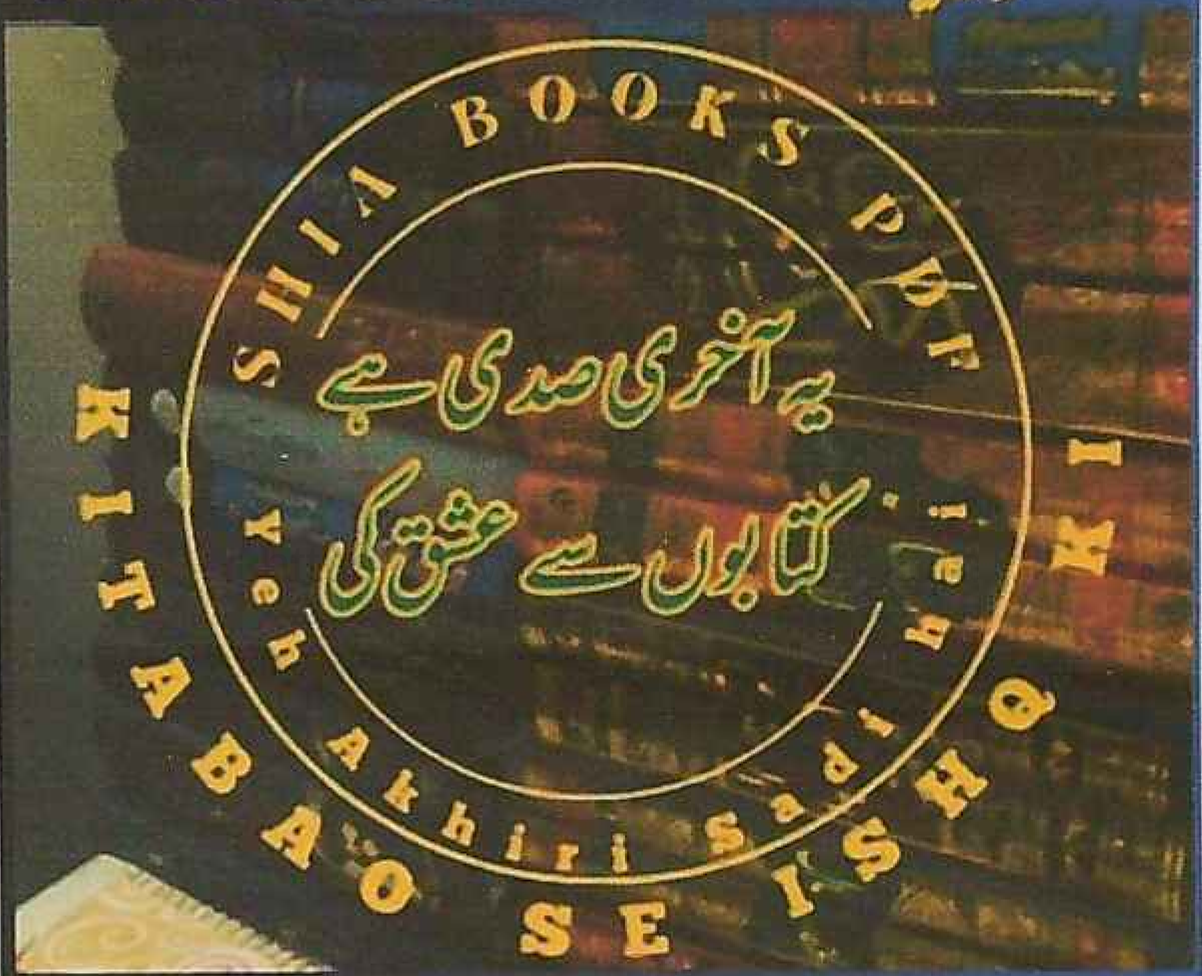

MANZAR AELIYA
9391287881
HYDERABAD INDIA

https://www.shiabookspdf.com

https://www.shiabookspdf.com

مجموعة کتب الاربعة

تہذیب الاحکام

جلد اوّل

تالیف

ابوجعفر محمد ابن حسن بن علی بن حسن طوسی رحمۃ اللہ علیہ

مُترجم

مولانا سید منیر حسین رضوی

ناشر

مصباح القرآن ٹرسٹ

لاہور

https://www.shiabookspdf.com

تہذیب الاحکام

فی شرح المقنعۃ للشیخ المفید رضوان اللہ علیہ

﴿ جلد اوّل ﴾

تالیف

https://www.shiabookspdf.com

ابو جعفر محمد بن حسن بن علی بن حسن طوسی رحمۃ اللہ علیہ

مترجم

مولانا سیّد منیر حسین رضوی

مدرس، جامعۃ المصطفیٰ لاہور

ناشر

مصباح القرآن ٹرسٹ

24-الفضل مارکیٹ، اُردو بازار، لاہور

فون: 042-37361214، 0321-4481214

https://www.shiabookspdf.com

https://www.shiabookspdf.com

جملہ حقوق بحق ناشر محفوظ ہیں

نام کتاب : تہذیب الاحکام (جلد اوّل)

تالیف : ابو جعفر محمد بن حسن بن علی بن حسن طوسی رحمۃ اللہ علیہ

مترجم : مولانا سیّد منیر حسین رضوی

ناشر : مصباح القرآن ٹرسٹ، لاہور

سال اشاعت : اپریل ۲۰۲۴ء

ہدیہ :

https://www.shiabookspdf.com

ملنے کا پتہ

معراج کمپنی

میاں مارکیٹ، غزنی سٹریٹ، لاہور

فون: 042-37361214، 0321-4481214

محمد علی بک ایجنسی، G-9/2، اسلام آباد۔ فون: 0333-5234311

https://www.shiabookspdf.com

https://www.shiabookspdf.com

ترتیب

شیخ مفید رحمۃ اللہ علیہ	13
شیخ مفیدؒ کی ولادت	14
شیخ کے اساتذہ اور شاگرد	15
تفصیلی حالات	15
شیخ ابو جعفر طوسیؒ	17
شیخ ابو جعفر طوسیؒ کی عظمت اور علمی قابلیت	17
ولادت اور خاندان	19
تعلیمی سفر اور اساتذہ	20
سفر آخرت	22

باب 1

وہ حدث جن کی وجہ سے وضو واجب ہوتا ہے	28
۱-نیند	28
دوسرا حدث	35
بول، ریح، غائط اور جنابت	36
مذی اور وذی بھی وضو کو باطل نہیں کرتیں	49
بوسہ لینا یا شرمگاہ کو چھونے کا حکم	58
وہ روایات جو خاص کر بوسہ لینے کو بیان کرتی ہیں	61

https://www.shiabookspdf.com

https://www.shiabookspdf.com

https://www.shiabookspdf.com

بسم اللہ الرحمن الرحیم

https://www.shiabookspdf.com

تہذیب الاحکام

فی شرح المقنعۃ للشیخ المفیدؒ

https://www.shiabookspdf.com

https://www.shiabookspdf.com

باب 2

۞ حدث سے پاک ہونا 63

باب 3

۞ وہ احداث جو طہارت کے موجب بنتے ہیں ان کے آداب 64

۞ سر کا ڈھانپنا 64

۞ بیت الخلا میں دُعا اور ذکر خدا کرنا جائز ہے 65

۞ رفع حاجت کے وقت کلام کا مکروہ ہونا 69

۞ بیت الخلا جو بنایا جاتا ہے اس کا حکم 77

۞ حالتِ تخلی میں مسواک کرنا جائز نہیں 81

۞ پیشاب کو پاک کرنے کے لیے کتنا پانی ضروری ہے؟ 85

۞ اگر کثیر پانی سے وضو کرتا ہے یا جاری سے تو پھر دھونے کا حکم 90

۞ کُر پانی کی مقدار 96

۞ وہ روایات جو بول و براز کے بعد استنجا کو واجب قرار دیتی ہے 103

https://www.shiabookspdf.com

باب 4

۞ وضو کی صفات 119

۞ وضو سے فارغ ہونے پر دُعا 164

۞ عورت کا وضو 165

۞ عورتوں کے سر کا مسح کرنے کا طریقہ 165

۞ کُلی کرنا اور ناک میں پانی ڈالنا 167

۞ وضو میں چہرے اور ہاتھوں کو ایک ایک دفعہ دھونا واجب ہے 170

https://www.shiabookspdf.com

https://www.shiabookspdf.com

۞ وضو کی نیت قربۃ الی اللہ ہونی چاہیے 178

۞ اگر وضو کرنے والے کے ہاتھ میں انگوٹھی ہو 181

۞ وضو میں فاصلہ ڈالنا 186

۞ سر اور قدموں کے مسح کی مقدار 191

۞ دوران وضو میں شک لاحق ہو جائے 211

باب 5

۞ مستحب و واجب غسلوں کا باب 218

۞ مستحب غسل 232

باب 6

۞ جنابت کا حکم اور اس سے طہارت حاصل کرنے کا بیان 249

۞ مجنب انسان مسجد میں نہیں بیٹھ سکتا 264

۞ غسل جنابت کا طریقہ 274

۞ غسل کے لیے کم از کم پانی کی مقدار 288

۞ غسل جنابت کے بعد وضو نہیں ہے 290

۞ غسل ارتماسی 309

باب 7

۞ حیض و استحاضہ اور نفاس کا حکم اور ان سے طہارت 315

۞ حیض کی مدت 325

۞ مستحاضہ عورت کے احکام 349

۞ خون نفاس کا ذکر اور اس کے احکام کا ذکر 359

https://www.shiabookspdf.com

https://www.shiabookspdf.com

باب 8

تیمم اور اس کے احکام 381
اس آیت سے استدلال 381
پتھریلی زمین پر تیمم کرنے کے احکام 399
سخت سردی یا مرض کا خوف ہو تو تیمم کیا جائے گا 406
جب تک تیمم باطل نہ ہو تو اس سے دن ورات کی نمازیں پڑھ سکتا ہے! 413
پانی تلاش کرنے کی حد 419

باب 9

تیمم کے اوصاف اور اس کے احکام 428
تیمم کا طریقہ 428
غسل جنابت کے عوض تیمم ۔ 434
حائض ونفساء اور مستحاضہ کے لیے غسل 439

باب 10

پانی اور اس کے احکام کے بارے میں 442

باب 11

نجس پانی کو پاک کرنے کے بارے میں ہے 476

باب 12

کپڑے وغیرہ کو نجاسات سے پاک کرنے کے بارے میں 510
مذی کے احکام 517
خونِ حیض کو پاک کرنا واجب ہے خواہ کم ہی ہو 525

https://www.shiabookspdf.com

https://www.shiabookspdf.com

کتے اور خنزیر کا حکم 532

کافر و مشرک کی نجاست 536

نجاست خور اُونٹ کا پسینہ نجس ہے 538

مختلف پسینوں کا حکم 546

سورج بھی پاک کرنے والا ہے 556

میت پر کپڑا ڈالا جائے اس کا حکم؟ 561

وجہ الاستدلال 573

فقاع شراب کی مانند ہے 574

باب 13

میت اور اُس کے احکام 581

موت کے وقت تلقین 583

رات کے وقت میت کے پاس چراغ روشن کیا جائے 589

میت کے پیٹ پر لوہا نہ رکھا جائے 591

غسل میت کا طریقہ 605

غسل سے قبل میت کو غسل کروانا 614

غسل میت کے وقت کی دُعا 617

میت کو کفن دینا 619

کفن پر شہادتین کا لکھنا مستحب ہے 628

تشیع جنازہ کا حکم جنازے سے آگے نہ چلو 632

قبر میں اُتارتے وقت کی دُعا 640

قبر کا دروازہ 641

https://www.shiabookspdf.com

https://www.shiabookspdf.com

https://www.shiabookspdf.com

۞ میت کو قبر میں تلقین کرنا 644

۞ باپ بیٹے کی قبر پر مٹی نہ ڈالے 648

۞ والد بیٹے کی قبر میں نہ اُترے 648

۞ قبر کی زمین سے بلندی کی مقدار اور اس پر پانی کا چھڑکاؤ کرنا 649

۞ دفن کے بعد دوسری تلقین 651

۞ میت کے غسل کے لیے پانی گرم کرنا مکروہ ہے 653

۞ میت کے بال یا ناخن وغیرہ کاٹنا جائز نہیں 654

۞ عورت کا غسل اور کفن مرد کے غسل وکفن کی مانند ہے 656

۞ عورت کو قبر میں اُتارنے کا طریقہ 658

۞ بچے کا غسل بھی بالغ کے غسل کی مانند ہے 660

۞ جریدۃ نیک و بد دونوں کے لیے فائدہ مند ہے 662

۞ سقط شدہ بچے کے غسل وکفن کا حکم 664

۞ حالتِ احرام میں بندہ مرجائے تو اس کے لیے غسل وکفن کا حکم 666

۞ شہید راہ حق کے غسل وکفن کے بارے میں حکم 669

۞ چیچک اور آگ سے جلے ہوئے یا ان کی مانند مردہ کو غسل کا حکم 673

۞ میت کو غسل دینے کے لیے اگر پانی میسر نہ ہو تو اس کو تیمم کروایا جائے گا۔ 675

۞ وہ مقتول جو کسی حد کے قائم ہونے کی وجہ سے قتل ہوا ہے اس کا حکم 676

۞ جس کو پھانسی دی گئی ہو اس کا حکم؟ 678

۞ کسی مومن کے لیے جائز نہیں کہ حق کے مخالف کو غسل دے 679

۞ جس کو کوئی درندہ کھا جائے اس کے غسل وکفن کا حکم 680

۞ چند افراد کو جلدی دفن نہ کریں 682

https://www.shiabookspdf.com

https://www.shiabookspdf.com

https://www.shiabookspdf.com

۞ اگر سمندر میں کوئی بندہ مرجائے تو اس کا حکم 685

۞ کفار کے درمیان کوئی مسلمان مرجائے تو اس کے لیے حکم 687

۞ کم سن بچے کو عورت کا غسل دینا اور کم سن بچی کو مرد کا غسل دینا 689

۞ اگر عورت مرجائے اور اس کے شکم میں بچہ ہو تو 694

باب 14

۞ کتاب طہارت کے ابواب میں اضافی ابواب 697

باب 15

۞ وہ احداث جن کی وجہ سے وضو واجب ہوتا ہے ان کے آداب 711

باب 16

۞ وضو کے اوصاف اور اس کے فرائض کے بارے میں 724

باب 17

۞ غسلوں کا اور غسل جنابت کی کیفیت کا باب 741

۞ غسل کے وقت کی دُعا 745

باب 18

۞ حمام میں جانا اور اس کے آداب اور سنتیں 759

۞ مومن کی شرمگاہ مومن پر حرام ہے 762

۞ نورہ کے بعد مہندی لگانا 766

۞ موٹا ہونے کے لیے ناغہ کے ساتھ حمام حمام جاؤ (غسل کرو) 766

۞ خضاب لگا کر زوجہ سے مباشرت نہ کرو 767

https://www.shiabookspdf.com

https://www.shiabookspdf.com

باب 19

- حیض و استحاضہ اور نفاس کا باب 774
- اعتکاف میں حیض آجائے 809

باب 20

- تیمم اور اس کے احکام 821

باب 21

- پانی اور اس کے احکام کے بارے میں 831

باب 22

- بدن اور لباس کو نجاست سے پاک کرنے کے بارے میں 856

https://www.shiabookspdf.com

باب 23

- محتضرین کے لیے تلقین کے بارے میں 871
- غلافِ کعبہ کے کپڑے میں کفن دینے کا حکم 889
- مالِ زکوٰۃ سے کفن خرید کر دینا 909
- تشیع کرنے کا اجر وثواب 930

https://www.shiabookspdf.com

https://www.shiabookspdf.com

بِسۡمِ اللّٰہِ الرَّحۡمٰنِ الرَّحِیۡمِ

شروع کرتا ہوں اس خدائے رحمٰن و رحیم کے نام سے جو عالمین کا ربّ ہے، جو دُنیا میں سب کے لیے رحمٰن ہے اور آخرت میں فقط مومنین کے لیے رحیم ہوگا۔ اور لاکھوں درود و سلام ہوں اس کے عظیم نبی و رسولؐ پر جو کائنات کی تخلیق کا باعث ہے اور ان کی آلؑ پر جو تا قیامِ قیامت کتاب کے ساتھ ساتھ رہے گی اور لاکھوں بار لعنت ہو اُن لوگوں پر جو خدا اور اُس کے رسولؐ اور اس کی اولاد کے دشمن ہیں اور ان کی ولایت کے منکر ہیں اور ان کے فضائل و مناقب کے منکر ہیں۔

حمد و ثناء کے بعد!

میں خدا کا شکر ادا کرتا ہوں کہ اس نے تفسیر برہان کے ترجمہ کے مکمل کرنے کے بعد مجھے کتب اربعہ میں سے "تہذیب الاحکام" کا ترجمہ کرنے کی سعادت عطا فرمائی۔ میں اس پر اس کا شکرگزار ہوں کہ اس نے اپنے کرم کی وجہ سے اس کی سعادت مجھے عطا فرمائی ہے۔ میں پوری کوشش کرتا ہوں کہ پوری دیانت داری سے روایات کا ترجمہ کروں۔

یہ کتاب مرحوم شیخ الطائفہ جناب ابوجعفر محمد بن الحسن الطوسی رحمۃ اللہ علیہ کی تصنیف ہے اور یہ انھوں نے جناب الشیخ المفید رحمۃ اللہ علیہ کی کتاب المقنعہ کی شرح کرتے ہوئے لکھی ہے۔ اور خدا نے گویا مجھے دو بزرگ علماء کی خدماتِ دینی کو آپ قارئین محترمین کے سامنے پیش کرنے کی سعادت عطا فرمائی۔

چونکہ یہ دو بزرگ علماء کی کاوش ہے، لہٰذا میں ابتداء میں دونوں بزرگواروں کے حالاتِ زندگی کا مختصر خلاصہ ذکر کروں گا۔ اوّلاً: جناب الشیخ المفید رحمۃ اللہ علیہ کے بارے میں اور بعد میں جناب الشیخ الطوسی رحمۃ اللہ علیہ کے بارے میں ذکر کیا جائے گا، ان شاء اللہ!

والسلام

سیّد منیر رضوی

خطیب مسجد و امام بارگاہ کاشانۂ عباس

ٹاؤن شپ، لاہور

و مدرس جامعۃ المصطفیٰ، لاہور

https://www.shiabookspdf.com

https://www.shiabookspdf.com

شیخ مفید رحمۃ اللہ علیہ

شیخ مفید رحمۃ اللہ علیہ شیعہ تاریخ کے انتہائی اہم دور میں پیدا ہوئے اور وہ ایک اہم ترین شیعہ تاریخ کا دور تھا۔ جس میں شیخ مفیدؒ نے زندگی گزاری ہے اور شیخ مفیدؒ جیسی عظیم الشان اور اعلیٰ صفات کی حامل شخصیت جو اپنی تمام تر ذہانت اور فقہی مہارت اور اس زمانے کے سیاسی حالات کو سمجھنے کی بناء پر اس دور کے صاحبانِ ایمان کے بلا اختلاف قائد تسلیم کیے گئے اور یہ منزلت حاصل ہوئی۔

شیخ مفید رحمۃ اللہ علیہ کی حتیٰ کہ علمائے اہل سنت کا یہ فقرہ ہے کہ کہا جاتا ہے کہ کوئی شیعہ ایسا نہیں کہ دُنیا میں جس پر کسی نہ کسی انداز میں شیخ مفیدؒ کا احسان نہ ہو۔ اور حقیقت بھی یہی ہے کہ وہ ایک انتہائی نازک دور تھا عباسی خلافت کا، جب شیخ مفیدؒ نے شیعوں کی قیادت کو سنبھالا اور مرجعیت ان کے ہاتھ میں آئی۔ اور وہ ایک ایسا عجیب وغریب دور تھا کہ جب مسلمانوں کے تمام فرقے آپس میں مناظرے میں لگے ہوئے تھے۔ شیخ مفیدؒ کی ذات سبب بنی کہ ایک جانب تمام اعتراضات کا جواب دیا جاتا رہا اور دوسری جانب ٹھوس بنیادوں پر ایک ایسا کام ہوگیا جس کے نتیجے میں نجف کا حوزہ علمیہ قائم ہوتا ہے، انھی کے شاگرد کے ذریعے سے۔ تو ایک طرف وہ علمی کام ہوا کہ جس نے اس کے بعد آج تک کی شیعیت کو فائدہ پہنچایا اور دوسری جانب اس دور کے حالات کو دیکھتے ہوئے شیخ مفیدؒ نے عام فقہاء کے برعکس مناظرے کے میدان میں بھی قدم رکھا اور شیعیت پر تمام تر اعتراضات کا جواب دیا تاکہ اس دور کے صاحبانِ ایمان کے عقیدے متزلزل نہ ہونے پائیں۔

شیخ مفیدؒ کا دور اس اعتبار سے زیادہ اہم دور تھا کہ اس دور میں بیک وقت مختلف عقائد کے اُوپر مناظروں کا سلسلہ جاری تھا اور فقط عقیدۂ امامت ہی ایک ایسا عقیدہ تھا کہ جس کی بنیاد پر لوگ آلِ محمدؐ کے ماننے والوں کے خلاف مناظرے کا میدان گرم کیے ہوئے تھے۔ بلکہ اس دور میں فلسفے کی ترقی کی وجہ سے عقیدۂ توحید میں آلِ محمد علیہم السلام کے ماننے والوں نے خصائص کو کلامِ معصوم کی روشنی میں اختیار کیا تھا۔ ان پر بھی بے انتہا اعتراضات ہورہے تھے۔ شیخ مفیدؒ

https://www.shiabookspdf.com

https://www.shiabookspdf.com

وہ عظیم شخصیت ہے کہ جس نے ایک طرف ان تمام اعتراضات کا جو مختلف مسائل پر ہو رہے تھے جواب دیا اور دوسری طرف جیسا کہ میں نے عرض کیا علمِ فقہ کو اس انداز سے ایک نیا رنگ دیا کہ اس کے بعد خود عباسی خلافت کے دارالحکومت میں عباسی حکومت کے Capitai City میں اس انداز سے شیعیت نے ترقی کی کہ اسی کے نتیجے میں ایک دن وہ آیا کہ عباسی خلیفہ کے دربار میں شیعہ عالم کے لیے ایک ایسی کرسی رکھی جاتی تھی کہ جو وزیر اعظم کی کرسی کے برابر تھی۔

شیخ مفید رحمۃ اللہ علیہ کا نام بھی محمد ہے، چنانچہ یہ محمد ابن محمد ابن نعمان کہلاتے ہیں۔ ان کا لقب مفید ہے جس کے بارے میں یہ اختلاف ہے کہ یہ لقب اس کو کس نے دیا ہے۔ ایک روایت کے مطابق جسے ابن شاہر آشوب نے نقل کیا ہے کہ یہ لقب جبکہ ان کا اصل نام محمد ہے۔ اس کے باوجود انھیں مفید کا لقب جو ملا یہ خود امام زمانہؑ کی جانب سے عطا ہوا تھا۔ ایک اور روایت میں ہے کہ اس زمانے کے بعض معتزلی اور اہل سنت علماء نے یہ لقب انھیں دیا تھا۔ اس سلسلے کی تفصیل ان شاء اللہ بعد میں آئے گی۔

https://www.shiabookspdf.com

یہ نام محمد ابن محمد ابن نعمان اور شیخ مفید ہمارے علماء میں سے ایسے عالم ہیں جن کا سلسلۂ نسب ۳۲ پشتوں تک محفوظ ہے اور ان کے تمام آباؤ اجداد کے نام بھی کتابوں میں پائے جاتے ہیں۔ ان کا سلسلۂ نسب آخر میں اس ہستی تک پہنچتا ہے کہ جس کے بارے میں کہا جاتا ہے کہ اس دُنیا کا پہلا انسان ہے کہ جو عربی زبان کا واضع ہے، عربی زبان کا بنانے والا۔ شیخ مفید انھی کی نسل سے تعلق رکھتے تھے۔ محمد ابن محمد ابن نعمان ان کا لقب، مفید ان کا خطاب اور ابن معلم ان کا لقب جو کہ ان کے والد معلم کہلاتے تھے اس لیے اسی مناسبت سے ان کا خطاب پڑ گیا ابن معلم۔

شیخ مفیدؒ کی ولادت

ان کی کنیت ابوعبداللہ اپنے بیٹے کے نام پر تھی۔ شیخ مفیدؒ کی ولادت ۱۱ ذیقعدہ ۳۳۶ھ میں ہوئی۔ بعض روایات میں ۳۳۸ھ لکھا ہوا ہے لیکن زیادہ تر مورخین کا خیال ہے کہ ۱۱ ذیقعد ۳۳۶ھ کو شیخ مفیدؒ کی ولادت ہوئی اور بغداد سے تقریباً ۳۰/۳۵ میل کے فاصلے پر ایک چھوٹا سا گاؤں تھا کہ جہاں شیخ مفیدؒ کی ولادت ہوئی۔ شیخ مفیدؒ نے ۷۶ برس دنیائے فانی میں گزارے اور جب ان کی عمر کے ۷۶ برس مکمل ہو رہے تھے تو شب جمعہ تھی اور سن ۴۱۲ یا ۴۱۳ھ تھا۔ اس وقت شیخ مفیدؒ نے بغداد کے قریب کاظمین میں انتقال کیا اور روایات کے مطابق جو تاریخ میں موجود ہے

https://www.shiabookspdf.com

https://www.shiabookspdf.com

سن ۴۱۳ھ میں شیخ مفیدؒ کے انتقال کے بعد ان کے جنازے پر بغداد کے ایک میدان میں جس کا نام استان تھا، نماز جنازہ ہوئی اور ان کے سب سے نمایاں ترین شاگرد سیّد مرتضیٰ نے ان کی نماز جنازہ پڑھائی۔ ان کے جنازے کے بارے میں کہا جاتا ہے کہ اس دور کی آبادی کو ذہن میں رکھتے ہوئے کہ ۷۰ ہزار سے زائد صاحبانِ ایمان نے ان کے جنازے میں شرکت کی تھی اور انھیں کاظمین کے اندر دفن کیا گیا۔ البتہ اس کی تھوڑی سی تفصیل ہے جو ان شاء اللہ اختتام پر آئے گی۔

شیخؒ کے اساتذہ اور شاگرد

شیخ مفیدؒ کے اساتذہ کی فہرست میں ۶۱ اہم ترین نام ہیں جو تاریخ کی کتابوں میں موجود ہیں۔ ۶۱ اساتذہ سے شیخ مفیدؒ نے علم حاصل کیا تھا لیکن ان میں سب سے نمایاں محمد ابن جعفر ابن کلینیؒ قمی ہیں اور ان کے شاگردوں کی تعداد کی بھی طولانی فہرست کتابوں میں موجود ہے جن میں نمایاں ترین شاگرد سیّد مرتضیٰ، سیّد رضی، شیخ طوسی اور نجاشی ہیں۔ یہ ان کے شاگردوں میں سے ممتاز ترین اور نمایاں ترین شاگرد تھے۔ شیخ مفیدؒ نے ایک جانب اپنے شاگردوں کی اتنی بڑی تعداد کو چھوڑا اور دوسری جانب ۲۰۰ کتابوں کے مؤلف ہیں۔ اور یہ کتابیں ان کا ایک علمی سرمایہ اور علمی ذخیرہ ہیں۔

تفصیلی حالات

شیخ مفید رحمۃ اللہ علیہ وہ عالم ہیں کہ جن کے بارے میں تمام شیعہ اور سُنّی علماء کا اتفاقی جملہ میں نے ابتداء میں عرض کیا۔ کہا جاتا ہے کہ کوئی شیعہ ایسا نہیں کہ جن کے اُوپر ان کا کسی نہ کسی طریقے سے احسان نہ ہو۔ علمائے اہل سنّت کا یہ جملہ اور خطیب بغداد کا یہ فقرہ ہے کتابوں کے اندر، کہ جس دن شیخ مفیدؒ کا انتقال ہوا اُس دن ہم لوگوں نے اطمینان کا سانس لیا اور ہمیں راحت محسوس ہوئی۔ ہاں، آج ہم راحت و آرام میں آگئے۔

شیخ مفیدؒ کی ذات ہستی ایک ایسی ہستی تھی کہ مذہب حق کو ماننے والوں کو چھوڑ کر باقی جتنے بھی مکتب فکر سے تعلق رکھنے والے تھے جب تک شیخ مفیدؒ زندہ تھے ہر ایک پریشان تھا۔ ہر ایک گھبرایا ہوا تھا۔ مناظرے میں کوئی ان کا مقابل نہ تھا۔ مناظرے میں کوئی ان کا مقابلہ کرنے والا نہیں تھا۔ اگرچہ انتہائی کمزور جسم کے ساتھ تھے۔ انتہائی نحیف قسم کے تھے لیکن ان کے بارے میں کہا جاتا ہے کہ علمی اعتبار سے اپنے زمانے کے امام تھے۔ کثیر الصدقات و

https://www.shiabookspdf.com

https://www.shiabookspdf.com

عظیم الخشوع وکثیر الصلواۃ والصوم اور انتہائی کثرت سے راہِ خدا میں صدقہ دینے والے انتہائی خشوع وخضوع کے ساتھ عبادت کرنے والے تھے۔ خود ان کے داماد کا فقرہ ہے شیخ مفیدؒ رات کو سوتے نہ تھے سوائے چند لمحوں کے لیے سوتے تھے۔ بس پلکیں جھپکتی تھیں اور اس کے بعد ساری رات اس حالت میں گزارتے تھے کہ نماز پڑھ رہے ہیں یا کتابوں کا مطالعہ کر رہے ہیں، یا درس وتدریس میں مشغول ہیں، یا پھر تلاوتِ قرآن کر رہے ہیں۔

شیخ مفیدؒ کی ساری زندگی اسی انداز سے اور اسی طریقے سے گزری ہے۔ شیخ مفیدؒ کے بارے میں ایک اہم اور نمایاں ترین بات جو ہمارے سامنے آتی ہے وہ یہ کہ وہ عظیم ترین عالم دین ہیں۔ یہ وہ عظیم ترین فقیہ ہیں، یہ وہ عظیم ترین مجتہد ہیں کہ جن کے نام امامِ زمانہؑ نے کم از کم تین خط تحریر کیے۔ امامؑ کے خطوط کا نام توقیع ہے۔ تین توقیع کہ شیخ مفیدؒ کے نام امامِ زمانہؑ کی جانب سے پائی جاتی ہیں ہماری کتابوں میں اور یہی وہ انتہائی ممتاز ترین عالم ہیں۔

https://www.shiabookspdf.com

https://www.shiabookspdf.com

https://www.shiabookspdf.com

شیخ ابوجعفر طوسیؒ

شیخ ابوجعفر طوسیؒ کی عظمت اور علمی قابلیت

شیخ ابوجعفر طوسیؒ ہمارے علمائے أعلام میں انتہائی جلیل القدر مقام اور مرتبے کے حامل تھے، کیونکہ عظمت کا اندازہ اس بات پہ لگایا جاسکتا ہے کہ (شیخ طوسیؒ ان چار کتابوں میں سے دو کتابوں کے مؤلف ہیں کہ جن کے اُوپر مذہب شیعہ کا دارومدار ہے) وہ چار بنیادی کتابیں جن کا تذکرہ پہلے بار بار آیا ہے ان چار کتابوں میں دو کتابیں شیخ طوسیؒ کی ذاتی ہیں۔ یعنی کتاب ''تہذیب الاسلام'' اور کتاب ''الاستبصار''۔ یہ چار میں سے دو کتابیں شیخ طوسیؒ نے لکھی ہیں۔ اس بات سے بھی شیخ طوسیؒ کی عظمت کا اندازہ لگایا جاسکتا ہے کہ علمائے أعلام میں سے کچھ کا یہ کہنا ہے کہ شیخ طوسیؒ اپنے زمانے کی ایک ایسی عظیم ہستی ان کا تصور ذہنوں میں بیٹھ گیا کہ بعد میں آنے والے کسی عالم کی ہمت نہیں ہوئی کہ شیخ طوسیؒ کے بعد کسی مسئلے میں کوئی فتویٰ دے۔ ایسا فتویٰ جو شیخ طوسیؒ کے فتوے کے خلاف ہو۔ چنانچہ کہنے والے یہاں تک کہتے ہیں کہ شیخ طوسیؒ کے بعد اسی (۸۰) سال تک ہم میں کوئی مجتہد پیدا نہ ہوسکا یا اگر کوئی مجتہد پیدا بھی ہوا تو اسی (۸۰) سال تک فتویٰ نہ دے سکا۔ جب بھی فتویٰ دینے جاتا تھا تو ایک مرتبہ گھبرا کر کہتا تھا: میں شیخ طوسیؒ کے بعد فتویٰ دوں تو بھلا یہ میرے لیے کیسے ممکن ہے۔ تو شیخ طوسیؒ کی اتنی عظیم ترین ہستی آج تک پوری ہماری تاریخ میں اس قسم کی مثال کہیں نہیں ملتی۔ تو کسی عالم کے علم کا اتنا رعب، اتنی ہیبت، اتنا وقار دلوں میں آجائے۔ اس کے بعد لوگ فتویٰ دینا بند کردے۔

یہ شیخ طوسیؒ کی تن تنہا بات ہے۔ شیخ طوسیؒ جن کے حالات تو آتے رہیں گے مگر ایک جہت اور بیان کردی جائے۔

شیخ طوسیؒ کی عظمت کا اندازہ اس سے بھی لگایا جاسکتا ہے کہ گزشتہ ۱۰۰ سال پہلے تک ابتدائے بہشت شیخ طوسیؒ کا لقب تھا۔ شیخ عربی کا لفظ ہے جس کا مقصد گروہ یا کسی قوم، کسی قبیلے کا سردار کسی قوم کا بزرگ تو شیخ طوسیؒ کے ساتھ اگر یہ لفظ ''شیخ'' تقریباً ہر دور کے بڑے عالم کے ساتھ لفظ شیخ آیا ہے لیکن، شیخ طوسیؒ کچھ اس انداز سے قوم شیعہ کا بزرگ

https://www.shiabookspdf.com

https://www.shiabookspdf.com

سرپرست اور رہبر مانا گیا تھا کہ کتابوں میں جب کبھی فقہ یا اصولِ فقہ کی کتابوں میں کہیں ایسا لفظ شیخ لکھا ہو، خالی آگے پیچھے کچھ نہ ہو مگر شیخ نے یہ کہا، شیخ کا یہ فرمان ہے، شیخ کا یہ فتویٰ ہے، یا کبھی لفظ شیخ مفیدؒ نے یہ کہا ہے لیکن اگر خالی لفظ شیخ کے نام ہو اس سے مراد یہ لی جاتی ہے کہ شیخ طوسیؒ کی ذات یعنی شیخ طوسیؒ کی قیادت، شیخ طوسیؒ کی سرداری، شیخ طوسیؒ کی بزرگی، ان کا علمی وقار اس طرح سے مانا گیا تھا کہ لفظ ''شیخ'' شیخ طوسیؒ کے لیے مخصوص مقرر کیا گیا۔ چنانچہ اگر کتابوں میں کہیں نظر آجائے کہ شیخ کا مسئلے میں یہ فتویٰ تھا، شیخ نے فلاں فلاں کام کرنے کا حکم دیا تھا، شیخ نے فلاں نماز بتائی تھی حالانکہ شیخ صاحب کوئی نام اس کے ساتھ نہ ہو تو اس سے مراد شیخ طوسیؒ کی ذات ہوتی لیکن یہ گذشتہ سو برس پہلے اتنے ہی عظیم اور جلیل القدر نیک ہستی اور پیدا ہوئی جن کا نام شیخ مرتضیٰ انصاری تھا۔ دو مرتضیٰ نام کے افراد ہمارے یہاں گزرے ہیں ایک سیّد مرتضیٰ جن کا زمانہ چوتھی اور پانچویں صدی کا زمانہ تھا۔ سن ۴۳۶ ہجری اور ۲۵ ربیع الاوّل ان کی تاریخ وفات ہے اور ایک ہیں شیخ مرتضیٰ انصاری۔

یہ شیخ مرتضیٰ انصاری اتنی جلیل القدر ہستی بنے، اتنی عظیم الشان ہستی بنے تھے کہ اب لفظ شیخ انھوں نے شیخ طوسی سے چھین لیا اور شیخ کا لفظ شیخ انصاری کے لیے استعمال ہونے لگا۔ پھر علماء نے فرق کرنے کے لیے ان دونوں کے لیے شیخ کا لفظ الگ الگ طریقے سے استعمال کیا۔ شیخ طوسیؒ کا نام کہا جانے لگا ''شیخ الطائفہ'' یعنی قومِ شیعہ کا سردار اور مرتضیٰ انصاری کو کہا جانے لگا شیخ انصاری۔ لیکن یہ سو برس پہلے کی بات ہے کہ شیخ مرتضیٰ انصاری کی عظمت کا اندازہ بھی اسی بات سے ہوسکتا ہے کہ پانچویں صدی سے لے کر تیرھویں صدی تک جو لقب شیخ طوسیؒ کے لیے استعمال ہوتا رہا شیخ مرتضیٰ انصاری پھر آئے اور اس لقب میں برابر کے شریک بنے۔

تو بہر حال میں عرض کر رہا تھا کہ شیخ طوسیؒ کی عظمت کا اندازہ اسی حساب سے کر لیجیے کہ شیخ طوسیؒ کے لیے یہ مخصوص ہو کر رہ گیا۔ تو کتنی عظیم ہستی ہے شیخ طوسیؒ کی کہ پوری قوم شیعہ نے پانچویں صدی ہجری سے لے کر آج تک تقریباً ہزار سال گزر جانے تک شیخ کے لقب کو شیخ طوسیؒ کے حوالے کر کے یہ تسلیم کیا کہ حقیقی معنوں میں وہ ہمارے بزرگ بھی ہیں، ہمارے رہبر بھی ہیں، ہمارے قائد بھی ہیں۔ کتنی عظیم ہستی ہے کہ شیخ طوسیؒ کی چار بنیادی کتابوں میں وہ کتابیں فردِ واحد نے تن تنہا لکھیں۔ کتنی عظیم ہستی ہے شیخ طوسیؒ کی کہ ان کے علمی وقار کی وجہ سے ان کے بعد ۸۰ برس تک کسی مجتہد کو فتویٰ دینے کی ہمت نہ ہوئی۔ یہ ہیں ابوجعفر طوسیؒ۔

https://www.shiabookspdf.com

https://www.shiabookspdf.com

ولادت اور خاندان

شیخ طوسیؒ کا لقب شیخ ہے۔ اب انھیں "شیخ الطائفہ" کہا جانے لگا اور ان کی کنیت ابوجعفر ہے اور ان کا اپنا اصل نام محمد ہے۔ تو شیخ ابوجعفر محمد یہ شیخ طوسیؒ کا لقب، کنیت اور نام قرار پایا۔ عجیب اتفاقیہ ہے وہ علمائے کرام جنھوں نے حدیث کی بنیادی کتابوں کو جمع کیا وہ تین تھے: شروع کے دور میں اور تین تھے آخری دور میں اور ان چھ کے چھ عالموں کا نام محمد تھا۔ چنانچہ شیخ طوسیؒ نے پہلے شیخ صدوقؒ، وہ بھی محمد، محمد ابن یعقوب کلینی کا نام بھی محمد، اور اس سلسلے میں زیادہ عجیب ترین بات یہ ہے کہ وہ بنیادی چار ہمارے کتابیں ہیں حدیث کی اور ان کے لکھنے والے تین آدمی تینوں کی کنیت ابوجعفر۔ چنانچہ شیخ طوسیؒ کی کنیت بھی ابوجعفر، شیخ صدوقؒ کی کنیت بھی ابوجعفر، محمد ابن یعقوب کلینیؒ کی کنیت بھی ابوجعفر تو لقب شیخ، کنیت ابوجعفر یا ابوجعفر ثالث، نام محمد اور ان کے والد کا نام تھا حسن۔ ان کے دادا کا نام تھا علی اور ان کے دادا کا نام بھی حسن تھا۔ ان کا شجرۂ نسب اس طرح بنا: محمد ابن حسن ابن علی ابن حسن۔

چونکہ ان کا تعلق ایران کے مشرقی صوبے خراسان کے ایک شہر سے تھا جو اَب ختم ہو چکا ہے لیکن اپنے دور میں اسلامی بنیاد پر بہت بڑا علمی، تہذیبی اور ثقافتی مرکز تھا۔ یعنی شہر طوس اس نسبت سے یہ طوسی کہلاتے ہیں کیونکہ ان کی ولادت طوس میں ہوئی، ان کا خاندان بھی اسی شہر طوس میں مقیم تھا۔ شیخ طوسیؒ کی ولادت رمضان ۳۸۵ ہجری میں ہوئی تھی، یعنی شیخ صدوقؒ کی وفات کے چار سال بعد ۳۸۱ ہجری میں ہوئی یعنی شیخ صدوقؒ کی وفات کے چار سال بعد ۳۸۱ ہجری میں علم کا عظیم ستون گرا۔ شیخ صدوقؒ کا انتقال ہوا لیکن چار سال کے بعد قدرت نے شیخ طوسیؒ کی صورت میں شیخ صدوقؒ کا حقیقی جانشین پیدا کیا اور ۳۸۵ ہجری کے رمضان میں حسن ابن علی طوسی کے گھر میں یہ بچہ پیدا ہوا جس کا نام محمد رکھا گیا اور آگے چل کر شیخ طوسیؒ کے لقب سے پکارے گئے۔ ۳۸۵ ہجری میں ان کی ولادت ہے اور ۲۲ محرم ۴۶۰ ہجری میں ان کی وفات ہے۔ ۴۶۰ ہجری محرم کا مہینہ، ۲۲ تاریخ اور اتوار کی شب۔ اتوار کی شب ۲۲ محرم سنہ ۴۶۰ ہجری جو آسمان علم ایک مرتبہ بجھا اور شیخ طوسیؒ نے انتقال کیا، ولادت خراسان میں ہوئی اور وفات نجف اشرف میں ہوئی۔ ۷۵ برس ان کی عمر مبارک بنتی ہے۔ ۳۸۱ ہجری سے ۴۶۰ ہجری تک ۷۵ برس شیخ طوسیؒ کی عمر قرار پائی۔ شیخ طوسیؒ کو نجف اشرف ہی میں ان کے اپنے مکان میں دفن کیا گیا۔ وہی مقام ان کا مدفن اور ان کی جائے قدر پایا گیا۔

https://www.shiabookspdf.com

https://www.shiabookspdf.com

تعلیمی سفر اور اساتذہ

شیخ طوسیؒ نے اتنا کام کیا اور علم کے مختلف شعبوں میں ایسی ایسی کتابیں لکھیں کہ جن کا جواب آج تک نہ ہوسکا۔ اس لیے شیخ کی زندگی کے زیادہ واقعات علمی انداز سے ہیں۔ ابتدائی تعلیم شیخ طوسیؒ نے خود اپنے والد کے پاس حاصل کی۔ ان کے والد نے ابتدائی تعلیم دی۔ ابتدائی تعلیم مکمل کرنے کے بعد جب شیخ طوسیؒ کی عمر ۲۳ برس ہوئی تو یہ اپنے شہر سے ہجرت کر کے بغداد کا رُخ کرتے ہیں۔ بغداد میں منصور دوانیقی کے زمانے سے لے کر اس وقت تک چونکہ دارالخلافہ تھا، عباسی حکمرانوں کا ایک مختصر سے عرصے کو چھوڑ کر جب عباسی خلفاء نے اپنے دارالخلافہ کو بغداد سے سامرہ منتقل کردیا۔ اس مختصر سے عرصے کو چھوڑ کر بغداد چھٹے امامؑ کے زمانے سے لے کر شیخ طوسیؒ کے زمانے تک اسلامی دُنیا کا دارالخلافہ بھی تھا۔ سب سے زیادہ بہترین شہر تھا علم کے اعتبار سے، بڑے بڑے علماء وہاں پر موجود تھیں۔ چونکہ دسویں گیارہویں اور بارہویں امامؑ کے زمانے میں تینوں معصوموںؑ نے اپنے نائب مقرر کیے تھے، اُمت سے رابطہ قائم کرنے کے لیے، ان کو بغداد ہی میں رکھا تھا۔ نائب امامؑ دسویں امام کا نائب بھی، گیارہویں امام کا نائب ہو اور بارہویں امامؑ کے چار نائب ہیں۔ یہ سب کے سب بغداد میں رہتے تھے۔ اس لیے بغداد کے اندر آلِ محمدؐ کے ماننے والے شیعہ رفتہ رفتہ جمع ہوتے جا رہے تھے اور ان کی الگ بستیاں آباد ہوتی چلی جارہی تھیں۔ بغداد میں انتہائی طاقت میں ہو رہے تھے آلِ محمدؐ کے ماننے والے لیکن حکومت ان کی مخالف تھی۔ عوام ان کے مخالف تھے اور جب بغداد شہر کے اندر آلِ محمدؐ کے ماننے والے شیعہ داخل ہونا شروع ہوئے اور اُنہنے فطری صلاحیت اور خلوصِ دل کی بنا پر ترقی کرنا شروع کی تو حکومت نے بغداد میں شیعہ سُنّی فساد کی ابتداء کردی۔ چنانچہ سنہ ۳۶۳ ہجری بغداد میں پہلا شیعہ سُنّی فساد ہوا تھا اور اس فساد کے نتیجے میں آلِ محمدؐ کو ماننے والوں کو جو ہمیشہ ہی سے مظلوم رہے ہیں۔ انھیں انتہائی مصائب کا سامنا کرنا پڑا، اس لیے کہ حکومت ان کے خلاف تھی۔ اور ظلم ان کے خلاف اتنے اشتعال سے کیا گیا تھا کہ لوگوں نے بغیر سوچے سمجھے ہوئے ان شیعیانِ آلِ محمدؐ کے گھروں پہ حملہ کیا۔ ان کے گھروں کو لوٹا، ان کو جانی نقصان پہنچایا۔ اس کے بعد تھوڑا عرصہ گزرنے کے بعد بغداد میں شیخ مفیدؒ پہنچے۔ شیخ مفیدؒ نے بغداد میں اپنا ایک اثر ڈالا تھا۔ اس دور میں شیخ طوسیؒ کی ایک سال کی عمر تھی۔ ۴۰۸ ہجری کا سن تھا، طوس سے ہجرت کر کے بغداد آئے۔ جب بغداد پہنچے تو اس وقت تمام مسلمانوں کی زبان پر شیخ مفیدؒ کا نام تھا۔ تمام مسلمان نام لینے کے بعد درس لینے کے لیے آتے تھے، خواہ شیعہ ہو، خواہ وہ سُنّی ہو، اسی لیے آج تک علمائے اہلِ سنت جب کتابیں لکھتے ہیں تو یہ فکر کرتے

https://www.shiabookspdf.com

https://www.shiabookspdf.com

ہیں کہ ابن حجر عسقلانی جیسا عظیم عالم جب وہ ذکر کرتا ہے شیخ مفیدؒ کے بارے میں تو یہ کہتا ہے: اس امام کا شیخ مفیدؒ کو امام کہتے ہیں کہ اس امام کا تمام مسلمانوں پر ایسا احسان ہے کہ جسے کوئی نہیں بھلا سکتا ہے۔ چنانچہ شیخ طوسیؒ نے بھی پہلے شیخ مفیدؒ کے مدرسے میں داخلہ لیا۔ ۲۳ برس کی عمر ہے۔ ۴۰۸ ہجری کا سن ہے اور اس زمانے میں بغداد میں سیّد مرتضیٰ کا اپنا مکان بن رہا تھا۔ سیّد مرتضیٰ کا خاندان پہلے ہی سے مشہور و معروف خاندان تھا۔ ان کے بھائی سیّد رضی کو حکومت نے نقابت کا عہدہ دیا تھا، یعنی تمام سادات کرام کی حقوق کی نگرانی ان کا فریضہ تھا۔ چنانچہ سیّد مرتضیٰ خاندانی اعتبار سے پہلے سے ہی مشہور و معروف تھے مگر شیخ مفیدؒ کی شاگردی سے اصل عالم بن چکے تھے، اصل مجتہد بن چکے تھے۔ اب ان کا اپنے استاد سے مناظرہ ہو رہا تھا۔ اپنے استاد سے مختلف مباحثے کیے۔ چنانچہ بغداد میں یہ دو بیٹیاں......؟؟؟ تھیں۔ شیخ مفید وہ استادِ کل سب کے استاد تھے اور سیّد مرتضیٰ ان کا اپنا مدرسہ قائم ہو رہا تھا۔ شیخ طوسیؒ نے پہلے شیخ مفیدؒ کے مدرسے میں داخلہ لیا اور اس کے بعد سیّد مرتضیٰ کے پاس بھی آنے لگے تو بیک وقت ان دو اساتذہ کے پاس تعلیم حاصل کرنا شروع کی لیکن آپ کو بتا دوں شیخ طوسیؒ کو علم سے اتنا اشتیاق اور محبت تھی کہ ان کے ۱۳۸ اساتذہ کے نام تاریخ میں مشہور ہیں۔ ۱۳۸ ایسے علمائے کرام ہیں جن سے شیخ طوسیؒ نے علم حاصل کیا لیکن بنیادی طور پر یہ دو عظیم علماء کے شاگرد ہیں شیخ مفیدؒ اور سیّد مرتضیٰؒ کے۔ سیّد مرتضیٰؒ کے پاس بھی حاضر ہوتے ہیں اور کچھ ہی تعلیم حاصل کرتے ہیں۔ پھر شیخ مفیدؒ کا انتقال ہو جاتا ہے اور اب پوری قوم شیعہ روحانی اور دینی قیادت پلٹ کر سیّد مرتضیٰؒ کے ہاتھ میں آگئی۔ اب وہ استاد قرار پائے۔ اب تمام شیعہ کے رئیس بن گئے۔ اسی وقت سے کچھ پہلے چھوٹے بھائی کا انتقال ہو چکا ہے۔ اب سیّد مرتضیٰ تمام شیعوں کے مرجع اور رہنما بن گئے۔ بغداد کے سب سے بڑے مدرسے کے استاد اور حکومت کی جانب سے بھی سادات کرام کے تمام اُمور کی نگہبانی یہ عہدہ بھی انھیں مل گیا۔ سیّد مرتضیٰ وہ عظیم ہستی ہے کہ ان کے بارے میں چھٹے امام کی وہ روایت صادق آتی ہے [یجمعھم اللہ لا قوام] خدا نے بھی ان کے لیے دُنیا بھی اور آخرت دونوں کو جمع کر دیا تھا۔ چنانچہ ان کی دولت کا تذکرہ بھی میں نے بیان کیا کہ کتنی ان کے پاس دولت تھی۔ دُنیاوی دولت اور علمی اعتبار سے بھی مقام ہے۔ شیخ طوسیؒ ان کے پاس تعلیم حاصل کرنے آتے تو دیکھا کہ شیخ طوسیؒ کی ذہانت کو، ان کی صلاحیت کو، ان کے خلوص کو اور ان کے ایمان کو۔ چنانچہ سیّد مرتضیٰؒ نے انھیں اپنا شاگردِ خاص بنا لیا۔ یہ سیّد مرتضیٰؒ کے نائب بن گئے۔ تمام اُمور میں سیّد مرتضیٰؒ ان سے مشورہ لینے لگے۔ سیّد مرتضیٰؒ علمائے دین اور طالب علموں کی بڑی عزت بھی کرتے تھے لیکن وہ عزت اصل میں مومنوں جیسی

https://www.shiabookspdf.com

https://www.shiabookspdf.com

عزت نہیں تھی بلکہ وہ عزت ایسی تھی کہ جس کو یہ سمجھتے تھے کہ ایک عالم کی عزت کا طالب علم کا مقصد یہ ہے کہ ان کی بنیادی ضرورتوں کو بھی پورا کیا جاسکے۔ چنانچہ یہ نہیں کہ وہ آیا تو کھڑا ہو کر سلام کرلیا، ہاتھوں کا بوسہ لے لیے، یہ حضور وہ حضور کہتے ہوئے اس کی گفتگو سنی کہ کبھی پلٹ کر یہ نہ سوچا کہ کس انداز سے زندگی گزار رہے ہیں۔

سیّد مرتضیٰؒ نے اپنے تمام شاگردوں کی اور ان تمام لوگوں کے لیے جو علم دین حاصل کر رہے ہیں، اپنے خزانے کا منہ کھول دیا تھا۔ بارہ دینار ایک پیسہ کا اس زمانہ کے بارہ دینار آج کل کے تقریباً ۴۰۰ روپے بنتے ہیں۔ یا آج کل کے ۴۰۰ روپے۔ اگر نو سو سال پہلے لے جائیں تو اندازہ ہوگا کہ یہ کتنی بڑی رقم بنتی ہے۔ یہ شیخ طوسیؒ کا ماہانہ وظیفہ تھا جیسا کہ آپ کے علم میں ہوگا کہ دینی تعلیم کا اصول امام کے زمانے سے آج تک چلا آرہا ہے، یعنی طالب علم جب کسی دینی مدرسہ میں داخلہ لیتا ہے تو اسے نہ کوئی دینا پڑتا ہے، نہ کتابیں خریدنا پڑتی ہیں، نہ یونیفارم لینی پڑتی ہے بلکہ اُلٹا مدرسہ کی جانب سے کتابیں دی جاتی ہیں اور اس کا پورا خرچہ دینی مدرسہ برداشت کرتا ہے۔ بس شرط یہ ہے کہ پڑھنے کی صلاحیت رکھتا ہو۔ جتنا ذہین طالب علم ہوتا اُسے اتنا زیادہ وظیفہ دیا جاتا۔ چنانچہ آج ایران میں ایک دینی طالب علم خوش حال زندگی گزارتا ہے۔ تین ہزار سے چار ہزار وظیفے کے طور پر ہر طالب علموں کو ملتے ہیں تو شیخ طوسیؒ سیّد مرتضیٰؒ نے اپنے شاگردوں میں سب سے زیادہ بڑا وظیفہ شیخ طوسیؒ کا مقرر کیا۔ اس انداز سے شیخ طوسیؒ آخری وقت تک سیّد مرتضیٰؒ کے ساتھ رہے۔ سنہ ۴۳۶ ہجری میں سیّد مرتضیٰؒ کا انتقال ہوگیا۔

سفرِ آخرت

چنانچہ ایسا کوئی عالم ہمارے ہاں پیدا نہیں ہوا جس نے دین کی اتنی خدمت کی ہو۔ ۲۲ محرم کی تاریخ ۴۶۰ ہجری، اتوار کی شب تھی، ہفتہ کا دن ختم ہوا۔ اتوار کی شب شیخ طوسیؒ کا نجف اشرف میں انتقال ہوگیا۔ اسی رات انھوں نے حکم دیا تھا کہ مجھے اپنے مکان میں دفن کیا جائے۔ کچھ عرصے کے بعد اس مدفن میں مسجد بنائی گئی جس کا نام ہے مسجد طوسی۔ جو حضرات امیر المومنین علی علیہ السلام کی زیارات کرچکے ہیں شاید ان کے ذہن میں ہو کہ روضہ امیر المومنینؑ کے شمال کی جانب مسجد طوسی سڑک کے دوسری طرف، چونکہ امیر المومنینؑ کے روضہ کے بالکل سامنے ہے اس لیے اس دروازے کا نام بھی بابِ طوسی رکھا گیا ہے۔

۱۱۹۸ ہجری میں سیّد مہدی نے دار العلوم نے دوبارہ تعمیر کرایا تھا لیکن اس کے بعد جب عراق میں پہلے حکومت

https://www.shiabookspdf.com

https://www.shiabookspdf.com

آئی تھی اور انھوں نے سڑک میں شامل کردی لیکن ۱۳۸۴ ہجری میں دارالعلوم کے خاندان نے دوبارہ اس کو شاندار طریقے سے تعمیر کرایا۔ اب اس مسجد طوسیؒ میں ایک خصوصیت تو یہ تھی جیسا کہ آپ کے ذہن میں ہوگا کہ نجف اور قم میں جتنے مجتہدین ہیں وہ اجتہاد کا درس اپنے شاگردوں کو دیتے ہیں، اسے درسِ خارج کہا جاتا ہے۔ دوسرا طریقہ یہ ہوتا ہے کہ مجتہد منبر پر جاتے ہیں، شاگرد نیچے بیٹھ کر درس کو سنتے ہیں۔ شیخ طوسیؒ کی جو مسجد ہے اس مسجد طوسی میں شہید باقرالصدر درسِ خارج دیا کرتے تھے۔ اس دور کی عظیم ترین ہستی شہید باقرالصدر مسجد طوسی میں درسِ خارج دیا کرتے تھے۔ اور دوسری خوبی اس کی یہ تھی کہ نجف کے ان مقامات میں سے ایک ہے جو اجابت دُعا میں سے قبول تھی جہاں جس کو دُعائیں دیں گے تو وہ دُعائیں فوراً قبول ہوجاتی تھیں۔ چنانچہ فقہاء، علماء، مجتہدین ان کے طریقے میں یہ چیز شامل تھی۔ جب کسی نے دُعا مانگی تو وہ روضۂ امیرالمومنینؑ کے علاوہ مسجد طوسی میں آکر دُعا مانگتے تھے اور اُن کی دُعائیں بارگاہِ الٰہی میں قبول ہوتی تھیں۔

https://www.shiabookspdf.com

https://www.shiabookspdf.com

https://www.shiabookspdf.com

بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ

تمام حمد اللہ تعالیٰ کے لیے ہے جو حمد کا مالک اور مستحق ہے اور اس کا درود و سلام اس کی سب سے اچھی مخلوق حضرت محمد صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم پر اور ان کی آلؑ پر۔

اس کتاب کی وجہ تالیف کو بیان کرتے ہوئے جناب شیخ الطائفہ ابوجعفر محمد بن الحسن الطوسی قدس سرہٗ فرماتے ہیں کہ میرے ایک دوست کہ جن کا نام شیخ فاضل کہ خدا ان کی تائید فرمائے اور یہ میرے ان دوستوں میں سے ایک ہیں کہ جن کا حق میرے اُوپر ہے (مراد ہے کہ ضروری ہے کہ ان کا احترام کیا جائے)۔ انھوں نے میرے سامنے ذکر کیا کہ ہمارے اصحاب کہ اللہ تعالیٰ ان پر رحم فرمائے کی احادیث میں بہت زیادہ تضاد، اختلافات اور تباین اور منافات پائی جاتی ہیں، حتیٰ کہ ہمارے منابع میں کوئی ایک حدیث ایسی نہیں ہے کہ جس کے مقابل بہت زیادہ دوسری احادیث پائی جاتی ہیں کہ جو اس کے منافی اور متضاد ہیں اور شاید ہی کوئی حدیث اس سے محفوظ ہو۔

یہاں تک کہ ہمارے مذہب کے مخالف وہ اس کی وجہ سے ہمارے مذہب پر بہت زیادہ طعن و تشنیع کرتے ہیں اور اس وجہ سے ہمارے عقائد کے بطلان پر استدلال کرتے ہیں۔ وہ ہمارے سامنے بیان کرتے ہیں کہ تمھارے علماء سلف و خلف ان اختلافات کی وجہ سے ہمارے اُوپر طعن و تشنیع کرتے تھے کہ تمھارے اندر اس قدر اختلاف و تضاد پایا جاتا ہے کہ جس کی وجہ سے کیا ممکن ہے کہ دین خدا پر عمل جائے اور وہ ہماری فروعات کے اس اختلاف کی وجہ سے ہمارے خلاف طعن تشنیع کرتے تھے اور ہمیں کہتے تھے کہ ایک حکیم و عقل مند بندہ اس قدر اختلاف کے ہوتے ہوئے کس طرح اس مذہب کے تحت اللہ کی عبادت کرسکتا ہے اور ایک عالم و جاننے والا اس اختلاف کے ہوتے ہوئے کس طرح اپنے عمل کو مباح قرار دے سکتا ہے اور اپنے آپ کو بری الذمہ قرار دے سکتا ہے۔

حالانکہ ہم نے تمھارے اندر اس سے بھی زیادہ اختلاف کو پایا ہے اور تمھارے معانی میں بہت زیادہ تباین و اختلاف پایا جاتا ہے تو اس قدر اختلاف تضاد کے ہوتے ہوئے جبکہ تمھارا عقیدہ ہے کہ اس قدر فروعات کا اختلاف اصول کے بطلان پر دلیل ہے جو تم ہمارے بارے میں ذکر کرتے تھے۔ اسی قاعدہ کے تحت اب ہم تمھارے خلاف

https://www.shiabookspdf.com

https://www.shiabookspdf.com

اس کو ذکر کرتے ہیں۔

اس پر میرے دوست نے بیان کیا کہ ہمارے ہاں جو روایات میں اختلاف پایا جاتا ہے اس کی وجہ سے ہمارے مذہب کہ وہ لوگ جو علمی قوت و طاقت نہیں رکھتے تھے اور ان کو ان اختلافات کی بصیرت نہیں تھی اور ان الفاظ کے معانی کے شبہ کو حل نہیں کر سکے۔ ان میں سے اکثر لوگ اعتقاد حقہ سے منحرف ہو گئے ہیں کیونکہ ان پر حق مشتبہ ہو گیا تھا اور وہ اس شبہ کو حل کرنے سے عاجز رہ گئے اور انھوں نے مذہب حقہ کو چھوڑ دیا۔

میں نے سنا ہے میرے استاد ابو عبداللہ نے مجھے بیان کیا ہے کہ ابو الحسین الہارونی العلوی کہ مذہب حقہ اور حق عقیدہ رکھتا اور أئمہ معصومینؑ کی امامت حقہ کا عقیدہ رکھتا اور ان کا پیروکار تھا۔ وہ اپنے عقیدہ سے منحرف ہو گیا اور مذہب حقہ کو چھوڑ گیا کیونکہ اس کے لیے احادیث میں اختلاف کی وجہ سے امر و معاملہ مشتبہ ہو گیا تو اس نے مذہب حقہ کو ترک کر دیا اور غیر حقہ دین کا پیروکار بن گیا کیونکہ اس کے لیے معانی کی وجوہ روشن نہ ہو سکیں۔

اگرچہ اس کا یہ عمل اس بات پر دلالت کرتا ہے کہ وہ دین حقہ میں بالبصیرت داخل نہیں ہوا تھا بلکہ اس نے تقلید کرتے ہوئے اس کا مذہب قبول کیا تھا۔ اس پر کوئی واضح و روشن و محکم دلیل نہیں تھی کیونکہ فروعات کا اختلاف اس بات کا موجب نہیں بنتا ہے کہ بندہ ان اصول کو چھوڑ دے جو اُدلہ سے ثابت ہیں۔

اس نے مجھے متوجہ کیا کہ جب صورتِ حال ایسی ہو تو پھر ایک ایسی کتاب کی شرح کرنا ضروری ہے جو مختلف اخبار کی تاویل و تشریح پر مشتمل ہو اور وہ ان احادیث متنافیہ پر مشتمل ہو کہ دین بہت اہم ہیں اور وہ سب سے زیادہ خدا کے قریب کرنے والی ہیں اور ان کی تاویل کی جائے تا کہ وہ تمام مبتدی اور علم میں کمزور لوگوں کے لیے مفید ثابت ہو۔

انھوں نے مجھے کہا کہ میں اپنے استاد مرجع عالی القدر شیخ المفید رحمۃ اللہ علیہ کی کتاب (المقنعة) کا قصد کروں اور اس کی شرح لکھو کیونکہ یہ رسالہ اپنے معانی میں شافی اور کافی اور احکامِ شریعت میں اکثر ان احکام پر مشتمل ہے جن کی لوگوں کو ضرورت و احتیاج ہے اور یہ زوائد سے بھی خالی ہے اور میں اس کو بابِ طہارت سے شروع کروں اور اس سے پہلی ابحاث کہ جن کا تعلق اعتقاد کے ساتھ ہے، توحید و عدل و نبوت و امامت و قیامت کے بارے میں بحث ہوئی ہے اس کو چھوڑ دوں کہ جن کا تعلق اصولِ دین کے ساتھ ہے اور میں ہر باب میں اس کے حساب سے بحث کروں اور اس کے ایک ایک مسئلہ کو ذکر کروں اور پھر اس پر ظاہر قرآن سے یا تصریح قرآن یا فحواہ کلام سے یا

https://www.shiabookspdf.com

https://www.shiabookspdf.com

قرآن کی دلیل یا اس کے معنی سے استدلال کروں، یا اس مسئلہ پر سنت قطعی سے کہ احادیث متواترہ سے استدلال کروں یا ان احادیث سے استدلال کروں کہ جو متواترہ تو نہیں لیکن ان قرائن سے مقرون ہیں جو ان کی صحت کو بیان کرتے ہیں، یا اس پر مسلمانوں کے اجماع سے استدلال کروں۔ اگر اس میں اجماع پایا جاتا ہے، یا فرقہ حقہ کے علماء کے اجماع سے استدلال کروں۔ پھر میں اس کے بعد اپنے اصحاب (علماء کی) وہ احادیث مشہورہ بیان کروں جو اس مسئلہ کو بیان کرتی ہیں اور اس کے بارے میں وارد ہوئیں۔ اور اس کے بعد میں ان احادیث و روایات پر نظر کروں جو اس کے منافی ہیں اور اس سے تضاد رکھتی ہیں اور ان کی توجیہ اور تاویل یوں کروں جو اس تضاد و تنافی کو ختم کردے یا ایسی تاویل کروں کہ جو ان دونوں کے درمیان جمع کردے یا اس میں پایا جانے والا فساد ذکر کروں کہ اس کی سند میں ضعف ہے یا علماء نے اس کے خلاف عمل کیا ہے اور کیوں؟

پس اگر دو خبریں اس انداز میں ذکر ہوئی ہیں کہ جو ایک دوسرے کے مخالف ہیں تو ان میں سے ایک کو دوسرے پر ترجیح کی کوئی وجہ بھی نہیں پائی جاتی تو میں بیان کروں کہ جو اصل کے مطابق ہے اس پر عمل کیا جائے گا اور جو اس کے مخالف ہے اس کو چھوڑ دیا جائے گا اور ایسے ہی حکم ہے، اس مورد میں کہ جس میں تعیین نہیں کی گئی تو اس کو بھی اصل کے اقتضاء پر حمل کیا جائے گا اور جہاں تک ممکن ہو احادیث کے درمیان وہ تاویل کی جائے کہ جو ان کی سند پر طعن نہ کرے۔ اور میں کوشش کروں کہ وہ تاویل ذکر کروں جس کو کوئی دوسری حدیث بھی بیان کرے اور اس کی تائید کرے۔ اور اس معنی کو دوسری حدیث صراحتاً بیان کرے یا فحواہ کلام بیان کرے، حتیٰ کہ میں دوسرے فتاویٰ اور تاویل پر عمل کروں۔

اگرچہ ایسا کرنا میرے اُوپر واجب نہیں لیکن یہ کلام احادیث کے ساتھ تمسک کے مونس و معاون ہے۔ میرے اس دوست نے مجھے یہ بھی سفارش کی کہ میں اس روش کو آخر کتاب تک جاری و ساری رکھوں اور مطالب کو یوں بیان کروں کہ جو بھی ان کو دیکھے کوئی چیز مشتبہ نہ ہو۔

پس میں نے اس کتاب کا جب ارادہ کیا تو میں نے اس کتاب المقنعۃ کو دین کے مسائل میں بہت زیادہ مفید پایا اور ساتھ ساتھ میرے دوست کا جو مجھ پر حق رکھتا تھا اس کو بھی بہترین ادا کرنے والی پایا کہ خداوند عالم اس کی تائید فرمائے۔

https://www.shiabookspdf.com

https://www.shiabookspdf.com

میں اللہ تعالیٰ سے سوال کرتا ہوں کہ وہ میرے لیے اس کتاب کو آسان فرمائے اور اس کتاب کو پورا کرنے کی توفیق عطا فرمائے اور جن ابواب پر یہ کتاب مشتمل ہے اس کے بارے میں مَیں زیادہ سے زیادہ احادیث کو ذکر کرسکوں کہ جن کا تعلق احکامِ شریعت سے ہو اور وہ روایات جو اس میں ذکر نہیں ہوئیں ان کو بھی ذکر کروں۔ اگرچہ یہ رسالہ المقنعة تمام فتاویٰ کو بیان کرنے سے قاصر ہے اور مختصر ہے مَیں بھی کوشش کروں کہ زیادہ بحث کو طویل نہ کروں۔

میں اس اُمید سے کہ ان شاء اللہ تعالیٰ میں اس کو پورا کروں گا اور خدا کی توفیق سے اس فراغت حاصل کروں گا میں اس کتاب کو شروع کر رہا ہوں اور اپنے اصحاب کی تمام احادیث جو انھوں نے جمع کی ہیں ان کی شرح کروں گا اور اپنی پوری کوشش و سعی کروں گا۔ ان کے ساتھ وفا کروں، ان شاء اللہ!

میں اللہ تعالیٰ سے مدد طلب کرتا ہوں اور جو اس کو پسند ہے اس کی توفیق کا سوال کرتا ہوں، اس کی رضایت کا سوال کرتا ہوں کیونکہ وہ نعمات کی ابتداء کرنے والا ہے۔ میں اس کی نعمت کے ساتھ اس کی ابتداء کر رہا ہوں اور اس کے کرم سے اس کو کھول رہا ہوں۔ (بندہ بھی اسی آرزو و اُمید کے ساتھ اس کا ترجمہ شروع کر رہا ہے۔ مترجم)

https://www.shiabookspdf.com

https://www.shiabookspdf.com

https://www.shiabookspdf.com

﴿باب 1﴾

وہ حدث جن کی وجہ سے وضو واجب ہوتا ہے

جناب شیخ مفید رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں کہ دس حدث ایسے ہیں جو وضو کے موجب بنتے ہیں: ① وہ نیند جو عقل پر غالب آجائے ② ایسا مرض کہ جس سے عقل زائل ہوجائے ③ بے ہوش ہونا ④ پیشاب کرنا ⑤ پاخانہ کرنا ⑥ جنابت کرنا ⑦ عورت کو خونِ حیض آنا ⑧ عورت کو نفاس کا خون آنا ⑨ عورت کو خون استحاضہ آنا ⑩ انسان کی موت کے بعد جسم کے ٹھنڈا ہونے اور غسل کے ذریعے پاک ہونے سے قبل انسان کی میت کو مس کرنا۔

اس کے بعد جناب شیخ فرماتے ہیں جو ہم نے احداث ذکر کیے ہیں ان کے علاوہ کوئی اور حدث ایسا نہیں جو وضو

https://www.shiabookspdf.com

کا موجب ہو۔

اس کے بعد جناب الشیخ الطوسی رحمۃ اللہ علیہ ان میں سے ہر ایک مورد پر روایات کے ذریعے استدلال فرماتے ہیں:

۱- نیند

﴿حدیث نمبر 1/1﴾

ما أخبرني به الشيخ أيده الله تعالى عن أحمد بن محمد عن أبيه عن الحسين بن الحسن بن أبان عن الحسين بن سعيد عن عثمان بن عيسى عن سماعة قال سئلت أبا عبد الله عليه السلام: عن الرجل ينام وهو ساجد قال: ينصرف ويتوضأ.

جناب شیخ رحمۃ اللہ علیہ نے جناب احمد بن محمد سے اور انھوں نے اپنے والد محترم سے اور انھوں نے جناب الحسین بن الحسن بن ابان سے اور انھوں نے جناب الحسین بن سعید سے اور انھوں نے جناب عثمان بن عیسیٰ سے اور انھوں نے جناب سماعہ سے نقل کیا ہے، وہ فرماتے ہیں کہ میں نے حضرت امام ابوعبداللہ الصادق علیہ السلام سے سوال کیا کہ ایک بندہ سجدے کی حالت میں سو جائے تو اس کا کیا حکم ہے؟

https://www.shiabookspdf.com

https://www.shiabookspdf.com

آپ علیہ السلام نے فرمایا: وہ نماز چھوڑ دے اور دوبارہ وضو کرے۔

حدیث نمبر 2/2

وبهذا الاسناد عن الحسين بن سعيد عن حماد عن عمر بن أذينة وحريز عن زرارة عن أحدهما عليهما السلام قال: لا ينقض الوضوء إلا ما خرج من طرفيك أو النوم.

جناب شیخ نے اسی سند کے ساتھ جناب الحسین بن سعید سے اور انھوں نے جناب حماد سے اور انھوں نے جناب عمر بن اذینہ سے اور جناب حریز سے اور انھوں نے جناب زرارہ رحمۃ اللہ علیہ سے نقل کیا ہے اور انھوں نے جناب امام محمد باقر علیہ السلام سے یا امام جعفر صادق علیہ السلام سے نقل کیا ہے کہ آپؑ نے فرمایا: وضو نہیں ٹوٹتا مگر اس چیز سے جو انسان کی دونوں شرمگاہوں سے خارج ہوتی (مثلاً، ہوا، پاخانہ، پیشاب یا منی) یا نیند سے۔

حدیث نمبر 3/3

وأخبرني الشيخ أيده الله عن أحمد بن محمد بن الحسن بن الوليد عن أبيه عن محمد بن يحيى العطار وأحمد بن إدريس عن محمد بن أحمد بن يحيى عن عمران بن موسى عن الحسن بن علي بن النعمان عن أبيه عن عبد الحميد بن عواض عن أبي عبد الله عليه السلام قال: سمعته يقول من نام وهو راكع أو ساجد أو ماش على أي الحالات فعليه الوضوء.

جناب شیخ رحمۃ اللہ علیہ نے جناب عبدالحمید بن عواض (/غواض) سے نقل کیا ہے وہ بیان کرتے ہیں کہ میں نے حضرت امام ابوعبداللہ علیہ السلام سے سنا ہے کہ آپؑ نے فرمایا: جو بندہ رکوع کی حالت میں یا سجدہ کی حالت میں یا چلتے ہوئے کسی بھی حالت میں سو جائے تو اس پر وضو کرنا واجب ہے۔

حدیث نمبر 4/4

وأخبرني الشيخ أيده الله عن أبي القاسم جعفر بن محمد عن أبيه عن سعد بن عبد الله عن أحمد بن محمد بن عيسى عن محمد بن عبيد الله وعبد الله بن المغيرة قالا: سألنا الرضا عليه السلام عن الرجل ينام على دابته فقال: إذا ذهب النوم بالعقل فليعد الوضوء.

جناب الشیخ رحمۃ اللہ علیہ نے جناب عبداللہ بن المغیرہ اور جناب محمد بن عبیداللہ سے نقل کیا ہے، وہ دونوں بیان کرتے ہیں

https://www.shiabookspdf.com

https://www.shiabookspdf.com

کہ ہم نے حضرت امام رضا علیہ السلام سے سوال کیا: ایک بندہ جو اپنی سواری پر سو جائے تو اس کے لیے کیا حکم ہے؟ آپؑ نے فرمایا: اگر نیند کی وجہ سے اس کی عقل کام نہ کرے تو اس پر لازم ہے کہ وہ وضو کا اعادہ کرے۔

حدیث نمبر 5/5

وبهذا الاسناد عن أحمد بن محمد بن عيسى عن محمد بن أبي عمير عن اسحاق بن عبد الله الاشعرى عن أبي عبد الله عليه السلام قال: لا ينقض الوضوء الا حدث، والنوم حدث.

جناب الشیخ رحمہ اللہ نے جناب اسحاق بن عبداللہ الاشعری سے نقل کیا ہے اور انھوں نے حضرت امام ابوعبداللہ الصادق علیہ السلام سے نقل کیا ہے کہ آپؑ نے فرمایا: وضو فقط حدث سے ٹوٹتا ہے اور نیند بھی ایک حدث ہے۔

حدیث نمبر 6/6

فاما الخبر الذى رواه محمد بن أحمد بن يحيى عن العباس عن أبي شعيب عن عمران بن حمران أنه سمع عبدا صالحا يقول من نام وهو جالس لا يتعمد النوم فلا وضوء عليه.

جناب الشیخ فرماتے ہیں وہ روایت کہ جس کو جناب محمد بن احمد بن یحیٰی نے جناب العباس بن ابی شعیب سے اور انھوں نے جناب عمران بن حمران سے نقل کیا ہے، اور انھوں نے حضرت عبد صالح امام الکاظم علیہ السلام سے سنا ہے کہ آپؑ نے فرمایا: جو بندہ بیٹھے ہوئے سو جائے اور وہ سونے کا ارادہ نہ رکھتا ہو تو اس پر وضو واجب نہیں ہے۔ (یعنی نیند کی وجہ سے اس کا وضو باطل نہیں ہوگا)۔

حدیث نمبر 7/7

والخبر الذى رواه سعد بن عبد الله عن أحمد بن محمد عن علي بن الحكم عن سيف بن عميرة عن بكر بن أبي بكر الحضرمي قال سألت أبا عبد الله عليه السلام هل ينام الرجل وهو جالس؟ فقال: كان أبي يقول إذا نام الرجل وهو جالس مجتمع فليس عليه وضوء، وإذا نام مضطجعا فعليه الوضوء. وكذلك ساير الاخبار التى وردت مما يتضمن نفي إعادة الوضوء من النوم لانها كثيرة فمعناها أنه إذا لم يغلب على العقل

https://www.shiabookspdf.com

https://www.shiabookspdf.com

ویکون الانسان معه متماسکا ضابطا لما یکون منه، والذی یدل علی هذا التأویل.

یا وہ روایت جس کو جناب بکر بن ابی بکر الحضرمی نے بیان کیا ہے، وہ بیان کرتے ہیں کہ میں نے حضرت امام جعفر صادق علیہ السلام سے سوال کیا کہ کیا بیٹھے ہوئے بھی کوئی سو جاتا ہے؟ (مراد اس کا حکم کیا ہے؟)

آپؑ نے فرمایا: میرے والد بزرگوار امام محمد باقر علیہ السلام فرمایا کرتے تھے: اگر کوئی بندہ اپنے جسم کو سمیٹ کر بیٹھے بیٹھے سو جائے تو اس پر وضو نہیں ہے۔ اور اگر کوئی بندہ لیٹ کر سوئے تو اس پر وضو کرنا واجب ہے۔

جناب الشیخ الطوسی رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں: یہ دونوں روایتیں اور ان کی مثل اور بھی بہت زیادہ روایات ہیں جو بیان کرتی ہیں کہ اس پر دوبارہ وضو کرنا واجب نہیں ہے۔ ان سے مراد ہے کہ وہ نیند جو عقل پر غالب نہ آئے اسی نیند کے ساتھ انسان مضبوط رہتا ہے اور اس کے جسم سے کوئی چیز خارج نہیں ہوتی اور وہ مضبوط ہوتا ہے۔ اور وہ روایات جو اس تاویل پر دلالت کرتی ہیں وہ یہ ہیں۔

حدیث نمبر 8/8

ما أخبرني به الشيخ أيده الله عن أحمد بن محمد بن الحسن عن أبيه عن محمد بن الحسن الصفار عن أحمد بن محمد بن عيسى، وعن الحسين بن الحسن ابن أبان جميعًا عن الحسين بن سعيد عن محمد بن الفضيل عن أبي الصباح الكناني عن أبي عبد الله عليه السلام قال: سألته عن الرجل يخفق وهو في الصلاة فقال: إن كان لا يحفظ حدثا منه ان كان فعليه الوضوء وإعادة الصلاة، وإن كان يستيقن انه لم يحدث فليس عليه وضوء ولا إعادة.

جناب الشیخ رحمۃ اللہ علیہ نے جناب ابو الصباح الکنانی سے نقل کیا ہے، وہ بیان کرتے ہیں کہ میں نے حضرت امام ابو عبد اللہ الصادق علیہ السلام سے ایک بندے کے بارے میں سوال کیا کہ جس کو نماز کی حالت میں نیند/اونگھ آجائے؟

آپؑ نے فرمایا: اگر وہ حدث سے محفوظ نہیں رہا (نیند غالب آگئی ہے) تو اس پر دوبارہ وضو کرنا اور نماز کا اعادہ کرنا واجب ہے اور اگر وہ جاگ رہا تھا گویا اس سے حدث صادر نہیں ہوا تو اس پر وضو بھی واجب نہیں اور نماز کا اعادہ کرنا بھی واجب نہیں ہے۔

https://www.shiabookspdf.com

https://www.shiabookspdf.com

حدیث نمبر 9/9

وبهذا الاسناد عن الحسين بن سعيد عن ابن أبي عمير عن ابن أذينة عن ابن بكير قال قلت: لابي عبد الله عليه السلام قوله تعالى: إِذَا قُمْتُمْ إِلَى الصَّلٰوةِ ما يعني بذلك إذا قمتم إلى الصلاة؛ قال: إذا قمتم من النوم. قلت ينقض النوم الوضوء؛ فقال نعم إذا كان يغلب على السمع ولا يسمع الصوت.

اسی سند کے ساتھ جناب الشیخ علیہ الرحمہ نے جناب الحسین بن سعید سے اور انھوں نے جناب ابن ابی عمیر سے اور انھوں نے جناب ابن اذینہ سے اور انھوں نے جناب ابن بکیر سے نقل کیا ہے، وہ بیان کرتے ہیں کہ میں نے حضرت امام جعفر صادق علیہ السلام کی خدمت اقدس میں عرض کیا کہ اللہ تعالیٰ کے اس قول: إِذَا قُمْتُمْ إِلَى الصَّلٰوةِ (سورۂ مائدہ: آیت ۶) سے کیا مراد ہے کہ "جب تم نماز کی طرف کھڑے ہو جاؤ"۔

آپؑ نے فرمایا: اس سے مراد ہے جب تم نیند سے بیدار ہو جاؤ۔

https://www.shiabookspdf.com

میں نے عرض کیا: نیند وضو کو باطل کر دیتی ہے؟ (توڑ دیتی ہے)۔

آپؑ نے فرمایا: ہاں اگر نیند کانوں پر غالب آجائے اور وہ آواز نہ سن سکے تو ایسی نیند وضو کو باطل کر دیتی ہے۔

حدیث نمبر 10/10

وبهذا الاسناد عن الحسين بن سعيد عن فضالة عن حسين ابن عثمان عن عبد الرحمن بن الحجاج عن زيد الشحام قال: سألت أبا عبد الله عليه السلام عن الخفقة والخفقتين فقال: ما أدري ما الخفقة والخفقتين إن الله تعالى يقول: بل الانسان على نفسه بصيرة إن علياً عليه السلام كان يقول: من وجد طعم النوم فانما أوجب عليه الوضوء.

جناب الشیخ علیہ الرحمہ نے جناب عبدالرحمٰن بن الحجاج سے اور انھوں نے جناب زید الشحام سے نقل کیا ہے وہ بیان کرتے ہیں کہ میں نے حضرت امام ابوعبداللہ الصادق علیہ السلام سے ایک اُونگھ یا دو اُونگھ آجانے کے بارے میں سوال کیا۔

آپؑ نے فرمایا: میں ایک اُونگھ یا دو اُونگھ کے بارے میں نہیں جانتا۔ اللہ تعالیٰ فرماتا ہے: بَلِ الْإِنْسَانُ عَلٰى نَفْسِهٖ بَصِيْرَةٌ ﴿۱۴﴾ (سورۂ قیامۃ: آیت ۱۴) "بلکہ انسان اپنے حال کے بارے میں خود جانتا ہے"۔

https://www.shiabookspdf.com

https://www.shiabookspdf.com

امیر المومنین حضرت علی علیہ السلام فرمایا کرتے تھے: جو بندہ نیند کا مزہ چکھے اس پر وضو کرنا واجب ہے۔

حدیث نمبر 11/11

وبهذا الاسناد عن الحسين بن سعيد عن حماد عن حريز عن زرارة قال قلت له: الرجل ينام وهو على وضوء أتوجب الخفقة والخفقتان عليه الوضوء؟ فقال يازرارة: قد تنام العين ولا ينام القلب والاذن فإذا نامت العين والاذن والقلب فقد وجب الوضوء، قلت فان حرك إلى جنبه شئ ولم يعلم به قال: لا حتى يستيقن انه قد نام حتى يجيئ من ذلك أمر بين وإلا فانه على يقين من وضوئه، ولا ينقض اليقين أبدا بالشك ولكن ينقضه بيقين آخر.

جناب الشیخ علیہ الرحمہ نے جناب الحسین بن سعید سے اور انھوں نے جناب حماد سے اور انھوں نے جناب حریز سے اور انھوں نے جناب زرارہ علیہ الرحمہ سے نقل کیا ہے، وہ فرماتے ہیں کہ میں نے حضرت امام جعفر صادق علیہ السلام کی خدمت اقدس میں عرض کیا: ایک بندہ باوضو ہے اور اس کو نیند آگئی ہے تو اس کو ایک اُونگھ یا دو اُونگھ آنے سے اس پر دوبارہ وضو واجب ہوجائے گا؟

آپؑ نے فرمایا: اے زرارہ! بعض اوقات آنکھ سو جاتی ہے لیکن دل اور کان نہیں سوتے۔ پس اگر آنکھیں اور دل اور کان سب پر نیند غالب آجائے (سب سو جائیں) تو اس کا وضو باطل ہوجائے گا، لہٰذا دوبارہ وضو کرے۔

زرارہ: میں نے عرض کیا: اگر اس کے پہلو میں کوئی چیز حرکت کرے اور اس کو معلوم نہ ہو؟

آپؑ نے فرمایا: ایسے نہیں بلکہ اس کو یقین ہوجائے کہ وہ سو گیا ہے۔ پس جب تک اس کے لیے امر واضح نہ ہو ورنہ اس پر کوئی چیز نہیں ہے کیونکہ وہ یقین پر تھا کہ اس نے وضو کیا ہوا ہے اور بعد میں شک لاحق ہوا ہے تو یقین کو شک نہیں توڑ سکتا۔ یقین کو بعد میں آنے والا یقین ہی توڑ سکتا ہے۔ (یعنی جب تک وضو کے ٹوٹنے کا یقین نہ ہو اس وقت تک اس کا وضو باقی ہے۔ مترجم)

حدیث نمبر 12/12

وأخبرني الشيخ أيده الله عن أبي القاسم جعفر بن محمد عن محمد بن يعقوب عن علي بن

https://www.shiabookspdf.com

https://www.shiabookspdf.com

إبراهيم عن أبيه عن حماد بن عيسى عن حريز عن زرارة بن أعين قال قلت : لأبي جعفر وأبي عبد الله عليهما السلام ما ينقض الوضوء؛ فقالا : ما يخرج من طرفيك الأسفلين من الدبر والذكر غائط أو بول أو مني أو ريح، والنوم حتى يذهب العقل، وكل النوم يكره إلا ان تكون تسمع الصوت.

جناب الشیخ رحمۃ اللہ علیہ نے جناب زرارہ بن اعین سے نقل کیا ہے وہ بیان کرتے ہیں کہ میں نے حضرت امام محمد باقر علیہ السلام اور حضرت امام جعفر صادق علیہ السلام سے عرض کیا: وضو کس طرح باطل ہوتا ہے؟

تو دونوں معصومینؑ نے فرمایا: وہ چیز جو تیرے پیچھے والے دونوں سوراخوں سے نکل جائے یعنی مقام پاخانہ سے خواہ پاخانہ خارج ہو یا ہوا اور آگے والے آلہ سے اور ہر قسم کی نیند سے سوائے اس نیند کہ جس میں تو آواز کو سنتا ہے (جو کانوں پر غالب نہ آئے وہ نیند وضو کو باطل نہیں کرتی)۔

{حدیث نمبر 13/13}

https://www.shiabookspdf.com

.فأما ما رواه محمد بن علي بن محبوب عن العباس عن محمد بن اسماعيل عن محمد بن عذافر عن عبد الله بن سنان عن أبي عبد الله عليه السلام في الرجل هل ينقض وضوءه إذا نام وهو جالس؛ قال: إن كان يوم الجمعة في المسجد فلا وضوء عليه وذلك انه في حال ضرورة. فهذا الخبر محمول على أنه لا وضوء عليه ولكن عليه التيمم على ما نبينه في باب التيمم، ثم ذكر أيده الله بعد النوم (المرض المانع من الذكر) ويدل عليه.

جناب الشیخ الطوسی رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں، وہ روایت کہ جس کو جناب عبداللہ بن سنان نے حضرت امام صادق علیہ السلام سے نقل کیا کہ آپؑ سے ایک بندے نے سوال کیا: اگر کوئی بندہ بیٹھے ہوئے سو جائے تو کیا اس کا وضو ٹوٹ جائے گا؟

آپؑ نے فرمایا: اگر وہ نماز جمعہ کے لیے مسجد میں بیٹھا ہوا ہے تو اس پر وضو نہیں ہے کیونکہ وہ حالت اضطراری میں ہے۔

جناب الشیخ رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں: اس روایت کو اس پر حمل کیا جائے گا کہ اس پر وضو کرنا واجب نہیں لیکن اس پر تیمم کرنا ہے اور اس کو باب تیمم میں ہم بیان کریں گے۔

https://www.shiabookspdf.com

https://www.shiabookspdf.com

دوسرا حدث

اس کے بعد اللہ تعالیٰ کی تائید و توفیق سے وہ حدث بیان کیا جائے گا جو نیند کے بعد ہے۔ وہ بیماری کہ جو ذکر سے مانع اور رکاوٹ ہے۔

﴿حدیث نمبر 14/14﴾

ما أخبرني به الشيخ أيده الله تعالى عن أبي القاسم جعفر بن محمد بن قولويه عن محمد بن يعقوب عن محمد بن يحيى عن أحمد بن محمد عن معمر بن خلاد قال: سألت أبا الحسن عليه السلام عن رجل به علة لا يقدر على الاضطجاع والوضوء يشتد عليه وهو قاعد مستند بالوسائد فربما أغفى وهو قاعد على تلك الحال قال: يتوضأ قلت له: إن الوضوء يشتد عليه فقال: إذا خفي عنه الصوت فقد وجب الوضوء عليه، تمام الحديث.

قوله عليه السلام إذا خفي عنه الصوت فقد وجب الوضوء عليه يدل على ما ذكره من إعادة الوضوء من الاغماء والمرة وكلاهما يمنع من الذكر، ثم ذكر بعد ذلك (البول والريح والغائط والجنابة).

جناب الشیخ المفید علیہ الرحمہ نے جناب ابوالقاسم جعفر بن محمد بن قولویہ سے اور انھوں نے جناب محمد بن یعقوب سے اور انھوں نے جناب محمد بن یحییٰ سے اور انھوں نے جناب احمد بن محمد سے اور انھوں نے جناب معمر بن خلاد سے نقل کیا ہے، وہ بیان کرتے ہیں کہ میں نے حضرت امام ابوالحسنؑ سے ایک بندے کے بارے میں سوال کیا۔ وہ بیماری کی وجہ سے لیٹنے کی قدرت و طاقت نہیں رکھتا اور اس کے لیے وضو بھی مشکل ہے اور تکیہ کا سہارا لے کر بیٹھا رہتا ہے اور بعض اوقات وہ غافل ہوتا ہے اور اس کو معلوم ہی نہیں ہوتا جب کہ وہ بیٹھا ہوتا ہے؟

آپؑ نے فرمایا: وہ وضو کرے۔

میں نے عرض کیا: اگر وضو کرنا اس کے لیے مشکل ہو تو؟

آپؑ نے فرمایا: اگر اس کو آواز نہیں سنائی دے رہی تو اس پر وضو کرنا واجب ہے۔

جناب الشیخ الطوسی علیہ الرحمہ فرماتے ہیں کہ امام علیہ السلام نے فرمایا: جب اس کے لیے آواز مخفی ہو جائے، یعنی آواز نہ

https://www.shiabookspdf.com

https://www.shiabookspdf.com

سنائی دی جائے تو اس پر وضو کرنا واجب ہے۔ یہ قول اس پر دلالت کرتا ہے اس لیے کہ انھوں نے بیان کیا ہے کہ بے ہوشی اور ہر وہ چیز جو ذکر سے مانع ہو اس کے بعد وضو کا اعادہ کیا جائے گا۔

بول، ریح، غائط اور جنابت

اس کے بعد جناب الشیخ رحمہ اللہ پیشاب، ہوا کا خارج ہونا، پاخانہ اور جنابت والے حدث کو بیان کر رہے ہیں۔

حدیث نمبر 15/15

فالذی یدل علی ذلک ما أخبرنی به الشیخ أیده الله عن أحمد بن محمد بن الحسن عن أبیه عن محمد بن الحسن الصفار عن أحمد بن محمد بن عیسٰی عن الحسین بن سعید عن حماد عن حریز عن زرارة قال قلت: لابی جعفر وأبی عبد الله علیهما السلام ما ینقض الوضوء؛ فقالا: ما یخرج من طرفیك الاسفلین من الذکر والدبر من الغائط والبول أو منی أو ریح والنوم حتی یذهب العقل وکل النوم یکره إلا أن تکون تسمع الصوت.

https://www.shiabookspdf.com

وهذا الحدیث قد مضی فیما تقدم وأما ما ذکره بعد ذلك من (الحیض والاستحاضة والنفاس ومس الاموات) فان هذه الاشیاء مما توجب الغسل فإذا أوجبت الغسل أوجبت الطهارة لان الطهارة الصغری داخلة فی الکبری فإذا بطلت الکبری فمحال أن تثبت بعدها الصغری، وأنا أذکر فیما بعد ما یدل علی انها توجب الغسل فی أبوابها إن شاء الله تعالی وأما قوله: (ولیس یوجب الطهارة شیء من الاحداث سوی ما ذکرناه علی حال من الاحوال).

جناب الشیخ رحمہ اللہ نے جناب زرارہ رحمہ اللہ سے نقل کیا ہے، وہ بیان کرتے ہیں کہ میں جناب امام ابوجعفر الباقر علیہ السلام سے اور حضرت امام ابوعبداللہ الصادق علیہ السلام سے عرض کیا: وہ کون سی چیز ہے جو وضو کو توڑ دیتی ہے؟

دونوں معصومینؑ نے فرمایا: ہر وہ چیز جو تیرے نیچے والے دونوں سوراخوں (مقامِ پاخانہ اور مقامِ پیشاب) سے خارج ہو، خواہ پیشاب ہو یا منی، پاخانہ ہو یا ہوا اور نیند کہ جو عقل پر غالب آجائے اور ہر نیند وضو کے دوبارہ کرنے کا موجب بنتی ہے سوائے اس کے جو کانوں پر غالب نہ آئے، یعنی کان سنتے ہوں۔

https://www.shiabookspdf.com

https://www.shiabookspdf.com

جناب الشیخ الطوسیؒ فرماتے ہیں: یہ حدیث پہلے بھی بیان کی جا چکی ہے اور اس کے بعد جو چیز ذکر ہوئی ہے وہ حیض الاستحاضہ ونفاس اور مسِ میت ہے۔ یہ سب احادث وہ ہیں جن کی وجہ سے غسل واجب ہوتا ہے۔ پس جب یہ احداثِ غسل کو واجب کرتے ہیں تو طہارت خود بخود واجب ہوجائے گی کیونکہ طہارتِ صغریٰ طہارتِ کبریٰ کے تحت داخل ہوتی ہے۔ پس جب طہارت کبریٰ باطل ہوجائے گی تو طہارتِ صغریٰ لامحالہ ثابت ہوجائے گی۔

میں ان شاء اللہ ان کے ابواب میں ان کو ذکر کروں گا جو غسل کا موجب بنتے ہیں۔ (مؤلف)

جناب شیخ مفیدؒ نے پھر ذکر کیا ہے کہ ان احداث کے علاوہ کوئی اور حدث کسی بھی حالت میں وضو کا موجب نہیں بنتا۔

حدیث نمبر 16/16

فالدليل عليه ما أخبرني به الشيخ أيده الله تعالى عن أحمد ابن محمد بن الحسن عن أبيه عن محمد بن الحسن الصفار عن أحمد بن محمد بن عيسى والحسين بن الحسن بن أبان جميعا عن الحسين بن سعيد بن ابن أبي عمير عن ابن أذينة عن زرارة عن أبي عبد الله عليه السلام قال: لايوجب الوضوء إلا من الغائط أو بول أو ضرطة أو فسوة تجد ريحها.

جناب الشیخ الطوسیؒ فرماتے ہیں کہ جناب الشیخ المفیدؒ نے جو فرمایا ہے اس پر دلیل یہ روایت ہے جو جنابِ زرارہؒ نے حضرت امام جعفر صادق علیہ السلام سے نقل کیا ہے کہ جس میں آپؑ نے فرمایا: وضو کا موجب نہیں بنتا مگر پاخانہ، پیشاب یا ہوا کا خارج ہونا ہے، خواہ آواز کے ساتھ خارج ہو یا بدونِ آواز خارج ہو۔

حدیث نمبر 17/17

وأخبرني الشيخ أيده الله قال أخبرني أبو القاسم جعفر بن محمد بن قولويه عن محمد بن يعقوب عن محمد بن إسماعيل عن الفضل بن شاذان وأحمد بن إدريس عن محمد بن عبد الجبار جميعا عن صفوان بن يحيى عن سالم أبي الفضل عن أبي عبد الله عليه السلام قال: ليس ينقض الوضوء إلا ما خرج من طرفيك الاسفلين اللذين أنعم الله بهما عليك.

https://www.shiabookspdf.com

https://www.shiabookspdf.com

جناب الشیخ رحمۃ اللہ علیہ نے جناب سالم ابوالفضل سے نقل کیا ہے اور انھوں نے حضرت امام ابوعبداللہ الصادق علیہ السلام سے نقل کیا ہے کہ آپؑ نے فرمایا: وضو نہیں ٹوٹتا مگر اس چیز سے جو تیرے نیچے والے دونوں سوراخوں سے نکلے۔ وہ دونوں سوراخ کہ جن کو اللہ تعالیٰ نے تیرے لیے نعمت قرار دیا ہے۔

حدیث نمبر 18/18

وأخبرنی الشیخ أیدہ اللہ عن أحمد بن محمد بن الحسن ابن الولید قال أخبرنی أبی عن محمد بن الحسن الصفار عن أحمد بن محمد بن عیسٰی عن محمد بن سھل عن زکریا بن آدم قال: سألت الرضا علیہ السلام عن الناصور فقال: إنما ینقض الوضوء ثلاث البول والغائط والریح.

جناب الشیخ رحمۃ اللہ علیہ نے جناب زکریا بن آدم سے نقل کیا ہے، وہ بیان کرتے ہیں کہ میں نے حضرت امام رضا علیہ السلام سے ناصور کے بارے میں سوال کیا۔ آپؑ نے فرمایا: فقط و فقط وضو تین چیزوں سے ٹوٹتا ہے، پیشاب، پاخانہ اور ہوا کا خارج ہونا۔

https://www.shiabookspdf.com

حدیث نمبر 19/19

فأما الخبر الذی رواہ الحسین بن سعید عن ابن أبی عمیر عن ابن أخی فضیل [۲] عن أبی عبد اللہ علیہ السلام قال قال: فی الرجل یخرج منہ مثل حب القرع قال: علیہ وضوء. فمحمول علی انہ إذا کان ملطخا بالعذرۃ بدلالۃ.

جناب الشیخ رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں کہ وہ روایت جس کو جناب الحسین بن سعید سے اور انھوں نے ابن ابی عمیر سے اور انھوں نے میرے بھائی کے بیٹے فضیل سے نقل کیا ہے اور وہ بیان کرتے ہیں کہ حضرت امام جعفر صادق علیہ السلام نے فرمایا: وہ بندہ جس کے مقام پاخانہ سے کیڑے کی شکل کوئی چیز نکلے تو اس پر وضو واجب ہے (یعنی پہلی روایت نے کہا کہ تین چیزیں اس روایت نے بیان کی ہیں کہ اگر کوئی کیڑا نما چیز نکل آئے تب بھی وضو باطل ہو جاتا ہے)۔

اس روایت کے بارے میں جناب الشیخ الطوسی رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں کہ اس کو حمل کریں گے۔ اس پر کہ مراد ہے کہ اگر اس کیڑے کے ساتھ پاخانہ بھی نکل آئے تب بھی اس پر وضو کرنا واجب ہے۔

https://www.shiabookspdf.com

https://www.shiabookspdf.com

حدیث نمبر 20/20

ما أخبرني به الشيخ أيده الله عن أحمد بن محمد عن أبيه عن أحمد بن إدريس عن محمد بن أحمد بن يحيى عن أحمد بن الحسن بن علي بن فضال عن عمرو بن سعيد المدائني عن مصدق بن صدقة عن عمار بن موسى عن أبي عبد الله عليه السلام قال: سئل عن الرجل يكون في صلاته فيخرج منه حب القرع كيف يصنع؛ قال: ان كان خرج نظيفاً من العذرة فليس عليه شئ ولم ينقض وضوءه وان خرج متلطخاً بالعذرة فعليه أن يعيد الوضوء، وان كان في صلاته قطع الصلاة وأعاد الوضوء والصلاة.

جناب الشیخ رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں: اسی مطلب کو وہ روایت بیان کرتی ہے جو جناب الشیخ المفید رحمۃ اللہ علیہ نے جناب عمار بن موسیٰ سے نقل کی ہے اور انھوں نے جناب امام ابوعبداللہ الصادق علیہ السلام سے نقل کیا ہے کہ آپؑ سے سوال کیا گیا کہ ایک بندہ حالت نماز میں ہے اور اس کے مقعد سے کیڑا نکل آئے تو اس کو کیا کرنا چاہیے؟

https://www.shiabookspdf.com

آپؑ نے فرمایا: اگر وہ کیڑا پاخانہ سے صاف ہے، آلودہ نہیں ہے تو اس پر کوئی چیز نہیں ہے اور اس کا وضو بھی باطل نہیں ہوا اور اگر وہ پاخانہ سے آلودہ ہے تو اس پر واجب ہے کہ دوبارہ وضو کرے اور اگر وہ نماز کی حالت میں ہے تو وہ نماز کو توڑ دے اور وضو کو دوبارہ کرے اور دوبارہ نماز پڑھے۔

حدیث نمبر 21/21

وأخبرني به الشيخ أيده الله تعالى قال أخبرني أحمد بن محمد عن أبيه عن محمد بن الحسن الصفار عن أحمد بن محمد بن عيسى والحسين ابن الحسن بن أبان جميعاً عن الحسين بن سعيد عن حماد عن حريز عمن أخبره عن أبي عبد الله عليه السلام في الرجل يسقط منه الدواب[۲] وهو في الصلاة قال: يمضي في صلاته ولا ينقض ذلك وضوءه.

جناب الشیخ رحمۃ اللہ علیہ نے جناب حریز سے نقل کیا ہے اور انھوں نے ایک اور بندے سے نقل کیا، اس نے بیان کیا ہے، حضرت امام ابوعبداللہ الصادق علیہ السلام سے نقل کیا ہے کہ آپؑ سے ایک بندے کے بارے میں پوچھا گیا کہ نماز کی حالت میں ہے اور اس کے مقام پاخانہ سے کرم (کیڑا) گرا ہے تو اس کے لیے کیا حکم ہے؟

https://www.shiabookspdf.com

https://www.shiabookspdf.com

آپؑ نے فرمایا: وہ نماز کو جاری رکھے، اس سے اس کا وضو باطل نہیں ہوگا۔

حدیث نمبر 22/22

وأخبرني الشيخ أيده الله تعالى قال: أخبرني أبو القاسم جعفر بن محمد عن محمد بن يعقوب عن عدة من أصحابنا عن أحمد بن محمد عن محمد بن إسماعيل عن ظريف يعني ابن ناصح عن ثعلبة بن ميمون عن عبد الله بن يزيد عن أبي عبدالله عليه السلام قال: ليس في حب القرع والديدان الصغار وضوء، ما هو إلا بمنزلة القمل.

جناب الشیخ رحمہ اللہ نے جناب عبداللہ بن یزید سے نقل کیا ہے اور انھوں نے بیان کیا ہے کہ حضرت امام ابوعبداللہ الصادق علیہ السلام نے فرمایا: کیڑا یا چھوٹے کرم کے نکلنے کی صورت میں وضو نہیں ہے اور یہ جوں کی مثل ہوتے ہیں۔

حدیث نمبر 23/23

https://www.shiabookspdf.com

وأما الخبر الذي رواه الحسين بن سعيد عن الحسن أخيه عن زرعة عن سماعة قال: سألته عما ينقض الوضوء؛ قال: الحدث تسمع صوته أو تجد ريحه، والقرقرة في البطن الا شيء تصبر عليه، والضحك في الصلاة والقيء. فما يتضمن هذا الحديث من الضحك والقيء فمحمول على ضحك لا يملك معه نفسه وكذلك على قيء مضعف لا يضبط معه نفسه ،والذي يدل على هذا.

جناب الشیخ رحمہ اللہ فرماتے ہیں: وہ روایت جس کو جناب الشیخ المفید نے جناب سماعہ سے نقل کیا ہے، وہ بیان کرتے ہیں کہ میں نے حضرت امام صادق علیہ السلام سے وضو کو باطل کرنے والے کے بارے میں سوال کیا کہ وہ کیا ہے؟ آپؑ نے فرمایا: وہ حدث جس کی تو آواز سنے یا اس کی بدبو کو محسوس کرے اور پیٹ میں گڑگڑ کی آواز جس پر تو صبر کرے اور نماز سے ہنسنا اور قے کرنا۔

پس جناب شیخ طوسی رحمہ اللہ فرماتے ہیں کہ یہ جو بیان ہوا ہے کہ نماز میں ہنسنا اور قے کرنا اس کو ہم اس پر حمل کریں گے کہ اس سے مراد وہ ہنسنا ہے جس کو انسان ضبط کرنے کی قدرت نہ رکھتا ہو اور قے سے بھی مراد وہ قے ہے جو غلیظ ہو اور انسان اس کو روکنے پر قدرت نہ رکھتا ہو۔

https://www.shiabookspdf.com

https://www.shiabookspdf.com

اس مراد پر بعد والی روایت دلالت کرتی ہے۔

حدیث نمبر 24/24

ما أخبرني به الشيخ أيده الله عن أحمد بن محمد بن الحسن عن أبيه عن محمد بن الحسن عن أحمد بن محمد بن عيسى والحسين بن الحسن بن أبان عن الحسين بن سعيد عن ابن أبي عمير عن رهط سمعوه يقول: إن التبسم في الصلاة لا ينقض الصلاة ولا ينقض الوضوء، إنما يقطع الضحك الذي فيه القهقهة. قوله إنما يقطع الضحك الذي فيه القهقهة راجع إلى الصلاة دون الوضوء ألا ترى أنه قال: إنما يقطع الضحك الذي فيه القهقهة والقطع لا يقال إلا في الصلاة لانه لم تجر العادة بأن يقال انقطع وضوئي وإنما يقال انقطعت صلاتي ويدل عليه ايضاً.

جناب الشیخ رحمۃ اللہ علیہ نے جناب ابن ابی عمیر سے نقل کیا اور انھوں نے ایک جماعت سے نقل کیا ہے کہ جنھوں نے امام علیہ السلام سے سنا ہے، کہ آپؑ نے فرمایا: نماز میں تبسم اور مسکراہٹ، یہ نماز کو باطل کرتی ہے اور نہ ہی وضو کو۔ وہ ہنسنا جو نماز کو باطل کرتا ہے وہ قہقہہ لگا کر ہنسنا ہے۔

اور ان کا یہ فرمان کہ وہ ہنسنا جس میں قہقہہ ہو اس کا تعلق نماز کے ساتھ ہے نا کہ وضو کے ساتھ (یعنی یہ نماز کو باطل کرتا ہے، وضو کو نہیں)۔ کیا تو نے نہیں دیکھا کہ آپؑ نے فرمایا:

"وہ ہنسنا جس میں قہقہہ ہو وہ قطع کرتا ہے اور قطع کا تعلق فقط نماز کے ساتھ ہوتا ہے اور اس کی وجہ یہ ہے عادتاً اس طرح نہیں کہا جاتا ہے کہ میرا وضو قطع ہو گیا ہے بلکہ یہ فقط نماز میں بولا جاتا ہے کہ میری نماز قطع ہو گئی ہے اور اس پر یہ والی حدیث دلالت کرتی ہے"۔

حدیث نمبر 25/25

ما أخبرني به الشيخ أيده الله تعالى قال: أخبرني أبو القاسم جعفر بن محمد بن قولويه عن محمد بن يعقوب عن علي بن إبراهيم عن أبيه عن ابن أبي عمير عن ابن أذينة عن ابي أسامة قال: سألت أبا عبد الله عليه السلام عن القيء هل ينقض الوضوء؟ قال: لا.

https://www.shiabookspdf.com

https://www.shiabookspdf.com

جناب الشیخ رحمۃ اللہ علیہ نے جناب ابواسامہ سے نقل کیا ہے، وہ بیان کرتے ہیں کہ میں نے حضرت امام جعفر صادق علیہ السلام سے قے کے بارے میں سوال کیا کہ کیا قے وضو کو باطل کرتا ہے؟

آپؑ نے فرمایا: نہیں۔

﴿حدیث نمبر 26/26﴾

فاما ما رواه محمد بن علي بن محبوب عن محمد بن عبد الجبار عن الحسن بن علي بن فضال عن صفوان عن منصور عن أبي عبيدة الحذاء عن أبي عبد الله عليه السلام قال: الرعاف والقيء والتخليل يسيل الدم إذا استكرهت شيئاً ينقض الوضوء، وإن لم تستكرهه لم ينقض الوضوء. فهذا الخبر محمول على الاستحباب لانا قد بينا انه لا وضوء فيه على حال، ويدل على ذلك ايضا.

جناب الشیخ الطوسی رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں کہ وہ روایت جو جناب الشیخ المفید رحمۃ اللہ علیہ نے جناب ابوعبیدہ الحذاء سے نقل کی ہے اور انھوں نے بیان کیا ہے کہ حضرت امام جعفر صادق علیہ السلام نے فرمایا: نکسیر پھوٹنا اور قے کرنا اور دانتوں میں خلال کرنا کہ جس سے خون جاری ہوجائے۔ اگر تم کسی چیز کو ناپسند کرتے ہو تو وضو ٹوٹ جائے گا (باطل ہوجائے گا) اور اگر اس کو تم ناپسند نہیں کرتے تو وضو باطل نہیں ہوگا۔

جناب الشیخ الطوسی رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں: اس روایت استحباب پر حمل کیا جائے کیونکہ ہم بیان کرچکے ہیں اس سے وضو باطل نہیں ہوتا اور یہ بھی اسی پر دلالت کرتی ہے کہ ان کے بعد وضو مستحب ہے۔

﴿حدیث نمبر 27/27﴾

ما رواه محمد بن علي بن محبوب عن الحسن بن علي الكوفي عن الحسن بن علي بن فضال عن غالب بن عثمان عن روح بن عبد الرحيم قال: سألت أبا عبد الله عليه السلام عن القيء قال: ليس فيه وضوء وإن تقيأت متعمدا.

جناب الشیخ رحمۃ اللہ علیہ نے جناب روح بن عبدالرحیم سے نقل کیا ہے، وہ بیان کرتے ہیں کہ میں نے حضرت امام جعفر صادق علیہ السلام سے قے کرنے کے بارے میں سوال کیا؟

https://www.shiabookspdf.com

https://www.shiabookspdf.com

آپؑ نے فرمایا: اس سے وضو باطل نہیں ہوتا اگرچہ جان بوجھ کر ہی قے کی جائے۔

حدیث نمبر 28/28

أحمد بن محمد عن الحسن بن علي عن ابن سنان عن ابن مسكان عن أبي بصير عن أبي عبد الله عليه السلام قال: ليس في القيء وضوء.

جناب الشیخ علیہ نے جناب ابوبصیر علیہ سے نقل کیا ہے، انھوں نے بیان کیا کہ حضرت امام جعفر صادق علیہ السلام نے فرمایا: قے کرنے سے وضو باطل نہیں ہوتا (لہٰذا قے کے بعد وضو نہیں ہے)۔

حدیث نمبر 29/29

والحديث الذي رواه أحمد بن محمد بن عيسى عن الحسن ابن علي بن بنت الياس قال: سمعته يقول رأيت أبي صلوات الله عليه وقد رعف بعد ما توضأ دما سائلا فتوضأ. فيجوز أن يكون أراد بالتوضي ههنا غسل الموضع لان تنظيف العضو يسمى وضوء الانه مأخوذ من الوضاءة التي هي الحسن ألا ترى أن من غسل يده ونظفها وحسنها قيل وضأها ويقال فلان وضيء الوجه وقوم وضاء قال الشاعر:

مساميح الفعال ذووا أناة   مراجيح وأوجههم وضاء

والوضوء بفتح الواو اسم ما يتوضأ به والوضوء بضم الواو المصدر وكذلك التوضوء ومثل ذلك الوقود بفتح الواو اسم لما يوقد به النار والوقود بالضم المصدر ومثله التوقد فان قيل كيف يمكنكم حمل الخبر على مقتضى لفظ اللغة مع انتقاله في الشريعة والعرف إلى الافعال المخصوصة ألا ترى أن من قال توضأت لا يفهم منه في العرف الا الوضوء في الشريعة، ولا يقال لمن غسل يديه أو غسل عضوا من أعضائه توضأ بالاطلاق، قيل: اطلاق اللفظ وإن كان قد انتقل إلى ما ذكرتم في العرف فمضافه لم ينتقل وإنما يفيد المضاف منه بحسب ما اضيف إليه. ألا ترى ان من قال توضأت من الحدث أو للصلاة لم يفهم منه الا الافعال المخصوصة في الشريعة ولو

https://www.shiabookspdf.com

https://www.shiabookspdf.com

قال بدلا من ذلك توضأت من الطعام أو توضأت للطعام لم يفهم منه الا غسل العضو والتنظيف ، والذى فى الخبر أنه قال رأيت أبي وقد رعف بعد ما توضأ دما سائلا فتوضأ فكان تقديره انه توضأ منه ولو صرح فقال: توضأ من الرعاف لما فهم منه الا غسل العضو كما انه إذا قال توضأت من الطعام لم يفهم منه الا تنظيف العضو المخصوص، والذى يوضح عن هذا التأويل.

جناب الشیخ الطوسی رحمہ اللہ فرماتے ہیں لیکن وہ روایت جس کو جناب الشیخ المفید رحمہ اللہ نے جناب الحسن بن علی بن بنت الیاس سے نقل کیا ہے وہ بیان کرتے ہیں کہ میں نے حضرت امام صادق علیہ السلام سے سنا ہے کہ آپؑ نے فرمایا کہ میں نے اپنے والد گرامیؑ کو دیکھا کہ آپؑ باوضو تھے اور کوئی نکسیر پھوٹ گئی اور خون جاری ہو گیا تو آپؑ نے بعد میں وضو کیا۔

جناب الشیخ الطوسی رحمہ اللہ فرماتے ہیں: ممکن ہے اس روایت میں ذکر ہونے والے وضو سے مراد ہو کہ آپؑ نے اس کے بعد اس محل کو دھویا کیونکہ اس محل کو پاک کرنے کا نام وضو رکھا گیا ہے کیونکہ وضو وضاءۃ سے مشتق ہوا ہے اور یہی بہترین و حسن تاویل ہے۔ کیا تو نے دیکھا کہ جو بندہ اپنے ہاتھوں کو دھوتا ہے اور ان کو صاف کرتا ہے تو کہا جاتا ہے کہ اس نے ہاتھوں کا وضو کیا ہے اور کہا جاتا ہے کہ فلاں نے اپنے چہرے کا وضو کیا ہے یعنی دھویا ہے۔ یا قوم نے وضو کیا جیسا کہ ایک شاعر نے بھی اس معنی میں لفظ وضو کو استعمال کیا ہے۔

مساميح الفعال ذوو أناة   مراجيح وأوجههم وضاء

اس شعر میں اوجههم وضاء استعمال ہوا ہے جس سے مراد دھونا ہے۔ الوَضوء واؤ کے فتحہ کے ساتھ اس چیز کا نام ہے جس سے وضو کیا جاتا ہے (پانی) اور الوُضوء واؤ کے ضمہ کے ساتھ یہ مصدر ہے (وضو کرنا) ایسے ہی التوضوء بھی مصدر ہے اور اس کی مثل الوَقود واؤ کے فتحہ کے ساتھ اس چیز کا نام ہے جس سے آگ جلائی جاتی ہے (مثلاً ماچس وغیرہ) اور الوُقود واؤ کے ضمہ کے ساتھ مصدر ہے، یعنی آگ بھڑکانا اور اس کی مثل یہ التوقد ہے یہ بھی مصدر ہے۔

سوال: آن قیل: اگر یہ اعتراض کیا ہے کہ یہ کس طرح ممکن ہے کہ روایت کو لغوی معنی پر حمل کیا جائے جب کہ شرعی اور عرفی طور پر وضو کا لفظ مخصوص افعال کی طرف نقل ہو چکا ہے۔ جب لفظ قرینہ سے خالی ہو تو اس کو اس منقول

https://www.shiabookspdf.com

https://www.shiabookspdf.com

معنی پر حمل کیا جائے گا۔ کیا تُو نے نہیں دیکھا کہ جب کوئی بندہ کہتا ہے کہ میں نے وضو کیا تو اس کی اس کلام سے عرف میں وہی وضو سمجھا جاتا ہے جو شریعت میں ہے، اور جو بندہ اپنے ہاتھوں کو دھوتا ہے یا اعضائے وضو میں سے کسی وضو کو دھوتا ہے تو اس کے لیے علی الاطلاق نہیں کہا جاتا کہ اس نے وضو کیا ہے تو علی الاطلاق وضو کا بولا جانا اس سے مراد وہی وضو ہے جو شریعت میں ہے۔

جواب: قیل: اس کا جواب یہ دیا جائے گا، یہ درست ہے کہ مطلق لفظ جب بولا جائے گا۔ اس اطلاق سے ذہن اسی معنی کی طرف منتقل ہوگا جو آپ نے بیان کیا ہے لیکن اگر لفظ کو اضافت اور نسبت کے ساتھ بولا جائے گا۔ پھر ذہن اس معنی کی طرف منتقل نہیں ہوگا۔ اس سے وہی معنی مراد لیا جائے گا جو مضاف الیہ کے حساب سے ہوگا۔

کیا تُو نے نہیں دیکھا کہ جو بندہ یہ کہتا ہے کہ میں حدث سے وضو کر رہا ہوں یا میں نماز کے لیے وضو کر رہا ہوں۔ اس سے وہی شرعی مخصوص افعال مراد ہوں گے اور اس کے بدلے وہ یوں بدلتا ہے کہ میں کھانے کے لیے وضو کر رہا ہوں۔ اس سے فقط یہی سمجھا جائے گا۔ وہ اس عضو کو دھو رہا ہے اور پاک وصاف کر رہا ہے۔

اب جو روایت میں لفظ استعمال ہوا ہے وہ ہے میں نے اپنے والد گرامی کو دیکھا کہ آپؑ کو نکسیر پھوٹی اور آپؑ نے جاری خون کا تقاضا کیا اور پھر فتوضا تو اس کی تقدیر عبارت یہ ہوگی کہ انہ توضا منہ اور اگر آپ اس کو صراحت سے بھی بیان کرتے کہ توضا من العرف جب بھی یہی سمجھ آتا ہے کہ آپ نے اس عضو کو دھویا۔ جیسا کہ جب کوئی کہتا ہے: توضأت من الطعام۔ اس سے فقط یہ سمجھ آتا ہے کہ اس نے مخصوص عضو کو صاف کیا اور اس تاویل کی وضاحت وہ حدیث کر رہی ہے جو ابھی ذکر ہوگئی۔

حدیث نمبر 30/30

ما أخبرني به الشيخ أيده الله تعالى قال: أخبرني أحمد ابن محمد بن الحسن عن أبيه عن سعد بن عبد الله ومحمد بن الحسين بن أبي الخطاب عن جعفر بن بشير عن أبي حبيب الاسدي عن أبي عبد الله عليه السلام قال: سمعته

يقول: في الرجل يرعف وهو على وضوء قال: يغسل آثار الدم ويصلي.

جناب الشیخ رحمہ اللہ نے جناب ابو حبیب الاسدی سے نقل کیا ہے اور انھوں نے حضرت امام جعفر صادق علیہ السلام سے

https://www.shiabookspdf.com

https://www.shiabookspdf.com

نقل کیا ہے، وہ بیان کرتا ہے کہ میں نے امام علیہ السلام سے سنا ہے کہ آپؑ سے سوال کیا گیا کہ ایک بندہ باوضو ہے اور اس کو نکسیر پھوٹ گئی ہے تو اس کے لیے کیا حکم ہے؟

آپؑ نے فرمایا: وہ خون دھوئے اور نماز پڑھے۔

حدیث نمبر 31/31

وأخبرني الشيخ أيده الله عن أحمد بن محمد عن أبيه عن محمد بن الحسن عن الحسين بن الحسن بن أبان عن الحسين بن سعيد عن عثمان عن سماعة عن أبي بصير قال سمعته يقول: إذا قاء الرجل وهو على طهر فليتمضمض، وإذا رعف وهو على وضوء فليغسل أنفه فإن ذلك يجزيه ولا يعيد وضوءه. ولو سلم أنه لا يحتمل في الشريعة إلا الوضوء المخصوص لحملناه على الاستحباب للأخبار التي نذكرها، منها.

جناب الشیخ رحمۃ اللہ علیہ نے جناب ابوبصیر رحمۃ اللہ علیہ سے نقل کیا ہے، وہ فرماتے ہیں کہ میں نے امام علیہ السلام سے سنا ہے کہ آپؑ نے فرمایا: اگر کوئی باوضو شخص قے کرے تو اس کو چاہیے کہ وہ بعد میں کلی کرے اور اگر باوضو شخص کو نکسیر پھوٹ جائے تو اس کو چاہیے کہ وہ ناک کو دھوئے۔ یہی اس کے مجزی وکافی ہے۔ وہ وضو کا اعادہ نہ کرے (یعنی وضو کرنا ضروری نہیں ہے)۔ جناب الشیخ الطوسی رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں: اگر فرض کرلیا جائے کہ وضو سے مراد وہ شرعی وضو کرنا ہی ہے۔ تو پھر ضروری ہے کہ ہم گذشتہ روایت کو استحباب پر حمل کریں۔ ان روایات کی وجہ سے جن کو ہم ذکر کریں گے اور ان میں سے ایک یہ ہے۔

https://www.shiabookspdf.com

حدیث نمبر 32/32

ما أخبرني به الشيخ أيده الله تعالى عن أحمد بن محمد عن أبيه عن محمد بن يحيى وأحمد بن إدريس جميعا عن محمد بن أحمد بن يحيى عن أحمد ابن أبي عبد الله عن أبيه عن أحمد بن النضر عن عمرو بن شمر عن جابر عن أبي جعفر عليه السلام قال سمعته يقول: لو رعفت دورقا ما زدت على أن أمسح مني الدم وأصلي.

جناب الشیخ رحمۃ اللہ علیہ نے جناب جابر سے نقل کیا ہے اور انھوں نے حضرت امام ابوجعفر الباقر علیہ السلام سے نقل کیا ہے کہ

https://www.shiabookspdf.com

https://www.shiabookspdf.com

میں نے ان سے سنا ہے کہ آپؑ نے فرمایا: اگر مجھے نکسیر پھوٹ جائے اور اتنی زیادہ ہو کہ خون مجھے مس کرے تو میں نماز پڑھوں گا (یعنی دوبارہ وضو کرنا ضروری نہیں)۔

حدیث نمبر 33/33

وأخبرني الشيخ أيده الله تعالى قال أخبرني أبو القاسم جعفر بن محمد عن محمد بن يعقوب عن محمد بن الحسن عن سهل بن زياد عن محمد بن سنان عن ابن مسكان عن أبي بصير عن أبي عبد الله عليه السلام قال: سألته عن الرعاف والحجامة وكل دم سائل فقال: ليس في هذا وضوء إنما الوضوء من طرفيك اللذين أنعم الله بهما عليك.

جناب الشیخ علیہ الرحمہ نے جناب ابوبصیر رحمہ اللہ سے نقل کیا ہے، وہ بیان کرتے ہیں کہ میں نے حضرت امام ابوعبداللہ الصادق علیہ السلام سے نکسیر وحجامہ اور ہر خون جو جاری ہو جائے اس کے بارے میں سوال کیا کہ ان کے بعد وضو ضروری ہے؟ آپؑ نے فرمایا: ان میں سے کسی کی وجہ سے وضو نہیں ہے۔ وضو فقط تیرے نیچے والے دونوں سوراخوں سے نکلنے والی چیز کی وجہ سے ہے کہ جن کو اللہ نے تیرے لیے نعمت قرار دیا ہے۔

حدیث نمبر 34/34

وأخبرني الشيخ أيده الله تعالى عن أحمد بن محمد بن الحسن ابن الوليد عن أبيه عن محمد بن يحيى عن محمد بن علي بن محبوب الاشعري عن أحمد عن إبراهيم بن أبي محمود قال: سألت الرضا عليه السلام عن القيء والرعاف والمدة أتنقض الوضوء أم لا؟ قال: لا تنقض شيئاً.

جناب الشیخ علیہ الرحمہ نے جناب ابراہیم بن ابی محمود سے نقل کیا ہے، وہ بیان کرتے ہیں کہ میں نے حضرت امام رضا علیہ السلام سے نکسیر و قے اور پیپ کے بارے میں سوال کیا کہ کیا یہ وضو کو باطل کر دیتی ہے یا نہیں؟

آپؑ نے فرمایا: نہیں، ان میں سے کوئی بھی ناقض وضو نہیں ہے۔

حدیث نمبر 35/35

فأما ما رواه الحسين بن سعيد عن أخيه الحسن عن زرعة عن سماعة قال: سألته عليه

https://www.shiabookspdf.com

https://www.shiabookspdf.com

السلام عن نشيد الشعر هل ينقض الوضوء؟ أو ظلم الرجل صاحبه أو الكذب؟ فقال: نعم إلا أن يكون شعرا يصدق فيه أو يكون يسيرا من الشعر ، الابيات الثلاثة والاربعة فاما أن يكثر من الشعر الباطل فهو ينقض الوضوء. فأول ما فيه أن سماعة قال سألته ولم يذكر المسؤول بعينه، ويحتمل أن يكون قد سأل غير الامام فأجابه بذلك ، وإذا احتمل ما قلناه لم يكن فيه حجة علينا ، ثم لو سلم انه سأل الامام لحملناه على الاستحباب والندب بدلالة.

جناب الشیخ الطوسی رحمہ اللہ فرماتے ہیں کہ جناب الشیخ المفید رحمہ اللہ نے جو روایت جناب سماعہ سے نقل کی ہے، وہ بیان کرتے ہیں کہ میں نے امامؑ سے سوال کیا: کیا شعر پڑھنے سے وضو باطل ہو جاتا ہے؟ یا بندے کا اپنے ساتھی پر ظلم کرنا یا جھوٹ بولنے سے وضو باطل ہو جاتا ہے؟

آپؑ نے فرمایا: ہاں، مگر یہ کہ شعر وہ ہو جس میں سچ ہو یا تھوڑے شعر ہوں۔ تین یا چار اشعار ہوں لیکن اگر اشعار باطلہ ہوں اور زیادہ ہوں تو یہ وضو کو باطل کر دیتے ہیں۔

https://www.shiabookspdf.com

جناب الشیخ الطوسی رحمہ اللہ فرماتے ہیں: پہلا یہ ہے کہ جناب سماعہ نے کس سے سوال کیا ہے اور اس غیر امام نے جواب دیا ہو۔ تو جب یہ احتمال پیدا ہو جائے گا تو پھر یہ ہمارے لیے حجت نہیں ہوگا اور اگر تسلیم کر بھی لیا جائے کہ امامؑ سے سوال کیا گیا ہے تو بھی ہم اس کو استحباب پر حمل کریں گے۔ اس پر بعد والی روایت دلالت کرتی ہے۔

﴿حدیث نمبر 36/36﴾

ما أخبرني به الشيخ أيده الله تعالى عن أحمد بن محمد بن الحسن عن أبيه عن محمد بن الحسن الصفار عن أحمد بن محمد بن عيسى والحسين بن الحسن بن أبان جميعا عن الحسين بن سعيد عن فضالة عن عثمان عن أديم بن الحرانة سمع أبا عبد الله عليه السلام يقول: ليس ينقض الوضوء إلا ما خرج من طرفيك الاسفلين.

فنفى أن يكون ما لم يخرج من السبيلين ينقض الوضوء.

جناب الشیخ رحمہ اللہ نے جناب ادہم بن الحرانہ سے نقل کیا ہے، انھوں نے حضرت امام جعفر صادق علیہ السلام سے سنا ہے کہ آپؑ نے فرمایا: وضو باطل نہیں ہوتا مگر اس چیز سے جو تیرے نیچے والے دونوں سوراخوں سے نکلے۔

https://www.shiabookspdf.com

https://www.shiabookspdf.com

جناب الشیخ الطوسی علیہ الرحمہ فرماتے ہیں: اس حدیث نے بیان کیا ہے کہ جو چیز ان دونوں سوراخوں سے خارج نہیں ہوتی، ناقض وضو نہیں ہے۔

﴿حدیث نمبر 37/37﴾

وأخبرني الشيخ أيده الله تعالى ايضاً عن أحمد بن محمد بن الحسن عن أبيه عن سعد بن عبد الله عن أحمد بن محمد بن عيسى عن على بن الحكم عن معاوية بن ميسرة قال: سألت أبا عبد الله عليه السلام عن انشاد الشعر هل ينقض الوضوء؟ قال: لا.

جناب الشیخ علیہ الرحمہ نے جناب معاویہ بن میسرہ سے نقل کیا ہے، وہ بیان کرتے ہیں کہ میں نے حضرت امام صادق علیہ السلام سے سوال کیا کہ کیا اشعار پڑھنے سے وضو باطل ہوجاتا ہے؟

آپؑ نے فرمایا: نہیں۔

https://www.shiabookspdf.com

مذی اور وذی بھی وضو کو باطل نہیں کرتیں

جناب الشیخ المفید علیہ الرحمہ فرماتے ہیں کہ مذی اور وذی ناقض وضو نہیں ہیں اور اس پر یہ روایات دلالت کرتی ہیں:

﴿حدیث نمبر 38/38﴾

ما أخبرني به الشيخ أيده الله تعالى عن أحمد بن محمد بن الحسن عن أبيه عن سعد بن عبد الله عن أحمد بن محمد بن عيسى عن الحسن بن على ابن فضال عن عبد الله بن بكير عن عمر بن حنظلة قال: سألت أبا عبد الله عليه السلام عن المذى فقال: ما هو عندى إلا كالنخامة.

جناب الشیخ علیہ الرحمہ نے جناب عمر بن حنظلہ سے نقل کیا ہے، وہ بیان کرتے ہیں کہ میں نے حضرت امام صادق علیہ السلام سے مذی کے بارے میں سوال کیا تو آپؑ نے فرمایا: وہ میرے نزدیک ناک سے نکلنے والے پانی کی مانند ہے۔

﴿حدیث نمبر 39/39﴾

وأخبرني الشيخ أيده الله عن أحمد بن محمد بن الحسن عن أبيه عن محمد بن الحسن

https://www.shiabookspdf.com

https://www.shiabookspdf.com

الصفار عن أحمد بن محمد بن عيسى والحسين بن الحسن بن أبان جميعا عن الحسين بن سعيد عن صفوان عن اسحاق بن عمار عن أبي عبد الله عليه السلام قال: سألته عن المذى فقال: إن عليا عليه السلام كان رجلا مذاء واستحيا أن يسأل رسول الله صلى الله عليه وآله لمكان فاطمة عليها السلام فأمر المقداد أن يسأله وهو جالس فسأله فقال: له ليس بشئ.

جناب الشیخ رحمہ اللہ نے جناب اسحاق بن عمار سے نقل کیا ہے وہ بیان کرتے ہیں کہ میں نے حضرت امام ابوعبداللہ الصادق علیہ السلام سے مذی کے بارے میں سوال کیا۔

آپؑ نے فرمایا: تحقیق حضرت امام علی علیہ السلام بہت زیادہ سوق والے تھے لیکن جناب فاطمہ زہراء سلام اللہ علیہا کی موجودگی میں انھوں نے حیا وشرم محسوس کی کہ وہ خود رسولِ خدا صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم سے سوال کریں۔ لہٰذا انھوں نے جناب مقداد بن اسود الکندیؓ سے فرمایا کہ تم رسولؐ خدا سے مذی کے بارے سوال کرو۔ وہ وہاں بیٹھے ہوئے تھے تو انھوں نے رسولؐ خدا سے اس کے بارے میں سوال کیا۔

تو رسولؐ خدا نے فرمایا: اس کے لیے کوئی حکم نہیں (مراد ہے یہ نجس بھی نہیں اور ناقض طہارت بھی نہیں)۔

حدیث نمبر 40/40

وأخبرني الشيخ أيده الله قال أخبرني أحمد بن محمد بن الحسن عن أبيه عن محمد بن الحسن الصفار عن أحمد بن محمد بن عيسى عن أبيه عن ابن أبي عمير عن ابن أذينة عن زيد الشحام قال قلت: لابي عبد الله عليه السلام المذى ينقض الوضوء؟ قال: لا ولا يغسل منه الثوب ولا الجسد إنما هو بمنزلة البزاق والمخاط.

جناب الشیخ رحمہ اللہ نے جناب زید الشحام سے نقل کیا ہے کہ آپ نے بیان کیا ہے کہ میں نے حضرت امام صادق علیہ السلام سے سوال کیا: کیا مذی سے وضو باطل ہو جاتا ہے؟

آپؑ نے فرمایا: نہیں اور نہ ہی اس سے لگنے سے کپڑے کو دھونا ضروری ہے اور جسم پر لگ جائے تو جسم کو بھی دھونا ضروری نہیں ہے۔ یہ فقط لعاب دہن یا ناک کے پانی کے مانند ہے۔

https://www.shiabookspdf.com

https://www.shiabookspdf.com

حدیث نمبر 41/41

وأخبرني الشيخ أيده الله تعالى قال: أخبرني أبو القاسم جعفر بن محمد عن محمد بن يعقوب عن الحسين بن محمد عن معلى بن محمد عن الوشا، عن أبان عن عنبسة قال: سمعت أبا عبد الله عليه السلام يقول: كان علي عليه السلام لا يرى في المذي وضوءا ولا غسل ما أصاب الثوب منه إلا في الماء الاكبر.

جناب الشیخ رحمۃ اللہ علیہ نے جناب ابان بن عنبسہ سے نقل کیا ہے، وہ فرماتے ہیں کہ میں نے حضرت امام ابوعبداللہ الصادق علیہ السلام سے سنا ہے کہ آپؑ نے فرمایا: حضرت علی علیہ السلام مذی کے لیے وضو و غسل کو نہیں قرار دیتے تھے۔ اس سے کپڑا آلودہ ہو جائے تو اس کو دھونا واجب و ضروری نہیں سوائے اس کے کہ جب منی لگ جائے تو اس وقت کپڑے و جسم کو دھونا واجب ہے اور منی سے ہی وضو و غسل باطل ہوتا ہے۔

حدیث نمبر 42/42

https://www.shiabookspdf.com

فاما الحديث الذي رواه أحمد بن محمد بن عيسى عن محمد ابن إسماعيل بن بزيع قال: سألت الرضا عليه السلام عن المذي فأمرني بالوضوء منه، ثم أعدت عليه في سنة أخرى فأمرني بالوضوء منه وقال: ان علي بن أبي طالب عليه السلام أمر المقداد بن الاسود أن يسأل النبي صلى الله عليه وآله واستحيا أن يسأله فقال: فيه الوضوء.

فهذا خبر ضعيف شاذ والذي يكشف عن ذلك الخبر المتقدم الذي رواه اسحاق ابن عمار عن أبي عبد الله عليه السلام وذكر قصة أمير المؤمنين عليه السلام مع المقداد وانه لما سأل النبي صلى الله عليه وآله عن ذلك فقال: لا بأس به، وقد روى هذا الراوي بعينه انه يجوز ترك الوضوء من المذي، فعلم بذلك ان المراد بالخبر ضرب من الاستحباب.

جناب الشیخ الطوسی رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں لیکن وہ روایت جس کو جناب الشیخ المفید رحمۃ اللہ علیہ نے جناب محمد بن اسماعیل بن بزیع سے نقل کیا ہے جس میں وہ بیان کرتے ہیں کہ میں نے حضرت امام رضا علیہ السلام سے مذی کے بارے میں سوال کیا تو آپؑ نے مجھے وضو کرنے کا حکم دیا۔ پھر جب میں دوسرے سال پھر آپؑ کی خدمت میں حاضر ہوا اور پھر آپؑ سے

https://www.shiabookspdf.com

https://www.shiabookspdf.com

مذی کے بارے میں سوال کیا تو آپؑ نے مجھے مذی کے لیے وضو کا حکم دیا اور آپؑ نے فرمایا: حضرت علی علیہ السلام نے جناب مقداد بن الاسودؓ سے فرمایا کہ مجھے حیا و شرم مانع ہے آپ رسولؐ خدا سے مذی کے بارے میں سوال کریں تو انھوں نے آپؐ سے سوال کیا تو آپؐ نے فرمایا: اس میں وضو ہے (یعنی اس کے بعد وضو کیا جائے)۔

جناب الشیخ الطوسی رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں: اوّلاً، یہ روایت ضعیف و شاذ ہے اور جو چیز کسی گذشتہ روایت سے کشف و واضح ہوتی ہے کہ جس کو جناب اسحاق بن عمار نے حضرت امام ابوعبداللہ علیہ السلام سے نقل کیا ہے اور اس میں امیر المومنین حضرت علی علیہ السلام کا واقعہ ذکر ہوا ہے تو آپؑ نے مقدادؓ سے فرمایا کہ آپؓ رسولؐ خدا سے سوال کریں۔

رسولؐ خدا نے فرمایا: اس میں کوئی حرج نہیں ہے اور اس میں وضو نہیں۔

نیز اسی راوی نے بعینہٖ اس روایت کے ساتھ نقل کیا ہے کہ مذی کے بعد وضو کو ترک کرنا جائز ہے۔ تو اس سے معلوم ہو گیا کہ وضو والی روایت کو استحباب پر حمل کیا جائے یعنی مستحب ہے اور وہ والی روایت جس میں ترک وضو کو جائز قرار دیا گیا ہے وہ ذیل والی ہے۔

https://www.shiabookspdf.com

حدیث نمبر 43/43

روى الحسين بن سعيد عن محمد بن إسماعيل عن أبي الحسن عليه السلام قال: سألته عن المذي فأمرني بالوضوء منه، ثم أعدت عليه سنة أخرى فأمرني بالوضوء منه، وقال: إن علياً عليه السلام أمر المقداد أن يسأل رسول الله صلى الله عليه وآله واستحيا أن يسأله فقال: فيه الوضوء، قلت فان لم أتوضأ، قال: لا بأس به. ثم لو صح ذلك كان محمولا على المذي الذي يخرج عن شهوة ويخرج عن المعهود المعتاد من كثرته، والذي يدل على هذا التأويل.

جناب الشیخ رحمۃ اللہ علیہ نے جناب الحسین بن سعید سے اور انھوں نے جناب محمد بن اسماعیل سے اور انھوں نے حضرت امام ابوالحسن الرضا علیہ السلام سے نقل کیا ہے کہ میں نے آپؑ سے مذی کے بارے میں سوال کیا تو آپؑ نے مجھے وضو کا حکم دیا۔ پھر جب میں نے دوسرے سال دوبارہ مذی کے بارے میں سوال کیا تو آپؑ نے پھر مجھے وضو کرنے کا حکم دیا۔ پھر فرمایا: تحقیق حضرت علیؑ نے جناب مقداد بن الاسودؓ سے فرمایا کہ مجھے حیا مانع ہے۔ آپ رسولؐ خدا سے

https://www.shiabookspdf.com

https://www.shiabookspdf.com

مذی کے بارے میں سوال کریں تو انھوں نے آپؑ سے سوال کیا تو آپؑ نے فرمایا: اس میں وضو ہے۔

پھر میں نے عرض کیا: اگر میں وضو نہ کروں تو آپؑ نے فرمایا: کوئی حرج نہیں۔

جناب الشیخ الطوسی فرماتے ہیں: اگر اس کو صحیح فرض کرلیا جائے تب اس کو ہم حمل کریں گے۔ اس مذی پر جو شہوت سے نکلے اور وہ عادت سے سے زیادہ نکلے اور اس تاویل پر یہ بعد والی حدیث دلالت کرتی ہے۔

حدیث نمبر 44/44

ما أخبرني به الشيخ أيده الله تعالى عن أحمد بن محمد بن الحسن بن الوليد عن أبيه عن محمد بن الحسن الصفار عن موسى بن عمر عن علي بن النعمان عن أبي سعيد المكاري عن أبي بصير قال قلت: لابي عبد الله عليه السلام المذي الذي يخرج من الرجل قال: أحد لك فيه حدا؛ قال قلت: نعم جعلت فداك قال فقال: إن خرج منك على شهوة فتوضأ، وإن خرج منك على غير ذلك فليس عليك فيه وضوء.

جناب الشیخ رحمہ اللہ نے جناب ابوبصیر رحمہ اللہ سے نقل کیا ہے، وہ بیان کرتے ہیں کہ میں نے حضرت امام صادق علیہ السلام کی خدمت میں مذی کے بارے میں عرض کیا جو بندے سے نکلتی ہے اس کا کیا حکم ہے؟

آپؑ نے فرمایا: کیا میں تیرے لیے اس کی حد بیان کروں؟

میں نے عرض کیا: جی ہاں! میں آپؑ پر قربان ہو جاؤں۔

آپؑ نے فرمایا: اگر مذی تجھ سے شہوت کے ساتھ خارج ہو تو اس کے بعد وضو کرو اور اگر یہ بغیر شہوت کے خارج ہو تو پھر اس کے لیے تیرے پر وضو نہیں ہے۔

حدیث نمبر 45/45

.الصفار عن أحمد بن محمد بن عيسى عن الحسن بن علي بن يقطين عن أخيه الحسين عن أبيه علي بن يقطين قال: سألت أبا الحسن عليه السلام عن المذي أينقض الوضوء؛ قال: ان كان من شهوة نقض.

جناب الشیخ صفار رحمہ اللہ نے جناب احمد بن محمد بن عیسٰی سے اور انھوں نے جناب الحسن بن علی بن یقطین سے اور

https://www.shiabookspdf.com

https://www.shiabookspdf.com

انھوں نے اپنے بھائی الحسین سے اور انھوں نے اپنے والد علی بن یقطین سے نقل کیا ہے، وہ بیان کرتے ہیں کہ میں نے حضرت امام ابوالحسن علیہ السلام سے سوال کیا: کیا مذی سے وضو ٹوٹ جاتا ہے؟

آپؑ نے فرمایا: اگر شہوت سے خارج ہو تو وہ ناقض ہے۔

حدیث نمبر 46/46

الصفار عن معاوية بن حكيم عن علي بن الحسن بن رباط عن الكاهلي قال: سألت أبا الحسن عليه السلام عن المذي فقال: ما كان منه بشهوة فتوضأ منه. وهذا نحمله على انه إذا كان خارجا عن المعهود لان المعهود المعتاد لا يجب منه إعادة الوضوء سواء خرج عن شهوة أو عن غير شهوة أو يكون المراد بها ضرب من الاستحباب. والذي يدل على ذلك

نیز جناب الصفار نے جناب معاویہ بن حکیم سے اور انھوں نے علی بن الحسن بن رباط سے اور انھوں نے الکاہلی سے نقل کیا ہے، وہ بیان کرتے ہیں کہ میں نے حضرت امام ابوالحسن علیہ السلام سے مذی کے بارے میں سوال کیا۔ آپؑ نے فرمایا: جو مذی شہوت کے ساتھ نکلے اس میں وضو کرو۔

جناب شیخ طوسی رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں کہ ہم اس روایت کو اس پر حمل کریں کہ یہ وضو اس مذی کے بعد ہوگا جو معہود و معروف حد سے خارج ہو تو وضو ہوگا کیونکہ مذی معہود و معروف عادی خواہ شہوت کے ساتھ نکلے یا بغیر شہوت کے، اس کے بعد وضو نہیں ہے، یا اس روایت کو استحباب پر حمل کیا جائے کہ وضو مستحب ہے۔ اس پر یہ بعد والی روایت دلالت کرتی ہے۔

حدیث نمبر 47/47

ما أخبرني به الشيخ أيده الله عن أحمد بن محمد بن الحسن عن أبيه عن محمد بن الحسن الصفار عن أحمد بن محمد بن عيسى عن الحسين بن سعيد عن ابن أبي عمير عن غير واحد من أصحابنا عن أبي عبد الله عليه السلام قال: ليس في المذي من الشهوة ولا من الانعاظ ولا من القبلة ولا من مس الفرج ولا من المضاجعة

https://www.shiabookspdf.com

https://www.shiabookspdf.com

وضوء، ولا يغسل منه الثوب ولا الجسد.

جناب الشیخ مفید رحمۃ اللہ علیہ نے جناب ابن ابی عمیر سے نقل کیا ہے اور انھوں نے اپنے کافی اصحاب و دوستوں سے نقل کیا اور انھوں نے حضرت امام صادق علیہ السلام سے نقل کیا ہے کہ آپؑ نے فرمایا: وہ مذی جو شہوت سے نکلے اور آلۂ تناسل کی حرکت و انتشار کی وجہ سے نکلے یا عورت کا بوسہ لیتے وقت نکلے یا عورت کی شرم گاہ رگڑنے کی وجہ سے نکلے یا اس کو مس کرنے یا عورت کے ساتھ لیٹنے یا اس کو گود میں بیٹھنے کی وجہ سے نکلے تو اس کے بعد وضو ضروری نہیں ہے اور اس کی وجہ سے کپڑا یا بدن آلودہ ہو جائے تو اس کو دھونا بھی ضروری نہیں ہے۔

حدیث نمبر 48/48

محمد بن الحسن الصفار عن الهيثم بن أبي مسروق النهدي عن علي بن الحسن الطاطري عن ابن رباط عن بعض أصحابنا عن أبي عبد الله عليه السلام قال: يخرج من الاحليل المني والمذي والودي والوذي، فأما المني فهو الذي تسترخي له العظام ويفتر به الجسد وفيه الغسل، وأما المذي فيخرج من الشهوة ولا شئ فيه، وأما الودي فهو الذي يخرج بعد البول، وأما الوذي فهو الذي يخرج من الادواء ولا شئ فيه.

جناب الشیخ رحمۃ اللہ علیہ نے جناب ابن رباط سے نقل کیا ہے اور انھوں نے اپنے بعض اصحاب سے نقل کیا ہے اور انھوں نے حضرت امام ابوعبداللہ علیہ السلام سے نقل کیا ہے کہ آپؑ نے مرد سے نکلی ہوئی منی اور مذی و ودی اور الوذی کے بارے میں فرمایا۔ بہرحال منی کے نکلنے کے بعد ہڈیاں کمزور اور جسم سست ہو جاتا ہے۔ اس کے بعد غسل کرنا واجب ہے۔ اور مذی پس خواہ شہوت کے ساتھ نکلے، اس کے بعد کوئی چیز نہیں (یعنی وضو و غسل ضروری ہے)۔

اور ودی وہ سفید مادہ ہے جو پیشاب کرنے کے بعد نالی سے نکلتا ہے اور وذی وہ مادہ ہے جو استبراء کرنے کے بعد نکلتا ہے اس کے لیے بھی کوئی حکم نہیں ہے۔ اس میں بھی وضو اور غسل واجب نہیں ہوتا۔

حدیث نمبر 49/49

وأما الخبر الذي رواه الحسن (بن علي خ ل) بن محبوب عن ابن سنان عن أبي عبد الله عليه السلام قال: ثلاث يخرجن من الاحليل وهن المني فمنه الغسل، والودي فمنه

https://www.shiabookspdf.com

https://www.shiabookspdf.com

الوضوء لانه يخرج من دريرة البول، قال: والمذى ليس فيه وضوء إنما هو بمنزلة ما يخرج من الانف.

قوله: والودى فمنه الوضوء محمول على أنه إذا لم يكن قد استبرء من البول بما نذكره من بعد وخرج منه الودى فيجب عليه الوضوء لانه لا يخرج إلا ومعه شيء من البول ألا ترى إلى قوله لانه يخرج من دريرة البول تنبيها على انه يكون معه البول ولولا ذلك لما وجب منه إعادة الوضوء، والذى يكشف عما ذكرناه.

جناب الشیخ رحمۃ اللہ علیہ نے جناب ابن سنان سے نقل کیا ہے اور انھوں نے حضرت امام جعفر صادق علیہ السلام سے نقل کیا ہے کہ آپؑ نے فرمایا: تین چیزیں مرد سے نکلتی ہیں اور ان میں سے ایک منی ہے۔ اس میں غسل واجب ہے۔ ودی اور اس کے بعد وضو واجب ہے کیونکہ یہ پیشاب کے بعد نکلتی ہے اور پھر فرمایا: مذی اس میں وضو بھی نہیں ہے کیونکہ یہ فقط اس پانی کی مانند ہے جو ناک سے نکلتا ہے۔

جناب الشیخ الطوسی رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں: جناب امامؑ نے فرمایا ہے کہ ودی کے بعد وضو ہے۔ اس کو اس پر حمل کیا جائے گا۔ یہ اس وقت ہے جب اس نے پیشاب کے بعد استبراء نہ کیا ہو اور پھر اس کے بعد لیس دار مادہ نکلے اس کو ودی کہتے ہیں تو اس کے لیے وضو ہے کیونکہ اس کے ساتھ حتماً پیشاب کے آثار ہوتے ہیں تو وضو واجب ہوتا ہے۔ کیا تُو نے نہیں دیکھا کہ ودی پیشاب کے سوراخ سے نکلتی ہے۔ وہ اس پر تنبیہ ہے کہ اس کے ساتھ پیشاب بھی ہے اور اگر اس کے ساتھ پیشاب نہ ہو تو اس کے لیے وضو واجب نہیں۔

جو کچھ ہم نے بیان کیا اس کو واضح طور پر بیان کرتی ہے وہ بعد والی روایت ہے۔

حدیث نمبر 50/50

ما رواه محمد بن أحمد بن يحيى عن يعقوب بن يزيد عن ابن أبي عمير عن جميل بن صالح عن عبد الملك بن عمرو عن أبي عبد الله عليه السلامُ في الرجل يبول ثم يستنجي ثم يجد بعد ذلك بللا قال: إذا بال فخرط ما بين المقعدة والانثيين ثلاث مرات وغمز ما بينهما ثم استنجى فان سال حتى يبلغ السوق فلا يبالي.

جناب الشیخ رحمۃ اللہ علیہ نے جناب عبدالملک بن عمرو سے نقل کیا ہے، وہ بیان کرتے ہیں کہ حضرت امام صادق علیہ السلام

https://www.shiabookspdf.com

https://www.shiabookspdf.com

سے ایک بندے کے بارے میں سوال کیا کہ جو پیشاب کرتا ہے اور بعد میں طہارت بھی کرتا ہے۔ اس کے بعد وہ کوئی رطوبت محسوس کرتا ہے تو اس کے لیے کیا حکم ہے؟

آپؑ نے فرمایا: اگر اس بندے نے پیشاب کرنے کے بعد استبراء کیا ہے (مقام پاخانہ سے لے کر آلۂ تناسل کی جڑ تک فشار دے کر ہاتھ کو کھینچا ہے اور بعد میں آلۂ تناسل کی جڑ سے اس کے سرے تک بھی تین دفعہ فشار دے کر کھینچا ہے) اور اس کے بعد طہارت کی ہے اور اگر اس کے بعد پھر کوئی رطوبت خارج ہو، خواہ اس کی پنڈلی یا پاؤں تک چلی جائے اس کی کوئی پرواہ نہیں، یعنی اس کا کوئی حرج نہیں ہے۔

جناب الشیخ الطوسی رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں اس پر بعد والی روایت دلالت کرتی ہے۔

﴿حدیث نمبر 51/51﴾

ما أخبرني به الشيخ أيده الله تعالى عن أحمد بن محمد عن أبيه عن الحسين بن الحسن بن أبان عن الحسين بن سعيد عن حماد عن حريز عمن أخبره عن أبي عبد الله عليه السلام قال: الودي لا ينقض الوضوء إنما هو بمنزلة المخاط والبزاق.

https://www.shiabookspdf.com

جناب الشیخ رحمۃ اللہ علیہ نے جناب حماد سے اور انھوں نے جناب حریز سے نقل کیا ہے اور انھوں نے حضرت امام صادق علیہ السلام سے نقل کیا ہے کہ آپؑ نے فرمایا: الودی وضو کو باطل نہیں کرتی۔ وہ فقط لعابِ دہن اور ناک کے پانی کی مانند ہوتی ہے، یعنی وہ پاک ہے۔

﴿حدیث نمبر 52/52﴾

وبهذا الاسناد عن الحسين بن سعيد عن حماد عن حريز قال حدثني زيد الشحام وزرارة ومحمد بن مسلم عن أبي عبد الله عليه السلام انه قال: ان سال من ذكرك شيء من مذي أو ودي فلا تغسله ولا تقطع له الصلاة ولا تنقض له الوضوء إنما ذلك بمنزلة النخامة، وكل شيء خرج منك بعد الوضوء فانه من الحبائل.

جناب الشیخ رحمۃ اللہ علیہ نے جناب محمد بن مسلم سے نقل کیا ہے اور انھوں نے حضرت امام ابوعبداللہ الصادق علیہ السلام سے نقل کیا ہے کہ آپؑ نے اگر تیرے آلۂ تناسل سے مذی یا ودی نکل آئے، پس اس کو دھونا ضروری نہیں اور نہ ہی اس

https://www.shiabookspdf.com

https://www.shiabookspdf.com

سے وضو باطل ہوتا ہے اور نہ ہی اس کی وجہ سے تو نماز کو توڑو۔ وہ فقط ناک سے خارج ہونے والے پانی کی مانند ہے اور ہر وہ چیز جو وضو کرنے کے بعد تجھ سے خارج ہو وہ رطوبت خصیتان سے ترشح ہونے والی رطوبت ہے تا کہ مثانے سے نکلنے والا پیشاب۔

حدیث نمبر 53/53

فأما ما رواه الحسين بن سعيد عن ابن أبي عمير قال: حدثني يعقوب بن يقطين قال: سألت أبا الحسن (الرضا) عليه السلام عن الرجل يمذي وهو في الصلاة من شهوة أو من غير شهوة قال: المذي منه الوضوء! قوله: المذي منه الوضوء محمول على التعجب منه لا الاخبار فكأنه من شهوته وظهوره في ترك الوضوء منه قال: هذا شيء يتوضأ منه!

جناب الشیخ رحمہ اللہ فرماتے ہیں: وہ روایت جو جناب الشیخ المفید رحمہ اللہ نے جناب یعقوب بن یقطین سے نقل کی ہے جس میں وہ بیان کرتے ہیں کہ میں نے حضرت امام ابوالحسن الرضا علیہ السلام سے ایک بندے کے بارے میں سوال کیا کہ جو نماز کی حالت میں ہے اور اس سے مذی خارج ہوگئی ہے، خواہ شہوت سے یا غیر شہوت سے اس کے لیے کیا حکم ہے؟

آپؑ نے فرمایا: المذی کے لیے وضو ہے۔

جناب الشیخ الطوسی رحمہ اللہ فرماتے ہیں کہ اس روایت میں جو آپ نے فرمایا: المذی منه الوضو۔ اس کو تعجب پر حمل کیا جائے گا، یعنی امام تعجب کرتے ہوئے فرما رہے ہیں تا کہ آپ خبر دے رہے ہیں یا حکم بیان کر رہے ہیں کیونکہ شہرت مذی کے بارے میں اور روایت کا ظہور اس میں ہے کہ اس میں وضو ترک کیا جائے گا یعنی وضو نہیں ہے۔ تو امامؑ فرما رہے ہیں کہ اس کے لیے وضو ہوگا۔

بوسہ لینا یا شرمگاہ کو چھونے کا حکم

بوسہ لینا یا شرمگاہ کو چھونا یہ دونوں وضو کو باطل نہیں کرتے اور اس پر ذیل کی روایات دلالت کرتی ہیں:

https://www.shiabookspdf.com

https://www.shiabookspdf.com

حدیث نمبر 54/54

ما أخبرني به الشيخ أيده الله تعالى قال: أخبرني أحمد ابن محمد بن الحسن عن أبيه عن سعد بن عبد الله عن أحمد بن محمد بن عيسى عن الحسين بن سعيد عن فضالة بن أيوب ومحمد بن أبي عمير عن جميل بن دراج وحماد ابن عثمان عن زرارة عن أبي جعفر عليه السلام قال: ليس في القبلة ولا المباشرة ولا مس الفرج وضوء.

جناب الشیخ المفید رحمہ اللہ نے جناب جمیل بن دراج اور جناب حماد بن عثمان سے اور انھوں نے جناب زرارہ رحمہ اللہ سے نقل کیا ہے اور انھوں نے حضرت امام ابوجعفر الباقر علیہ السلام سے نقل کیا ہے کہ آپؑ نے فرمایا: بوسہ لینے اور شرمگاہ کے چھونے اور بیوی کا گود میں بیٹھنے سے وضو واجب نہیں ہوتا۔ (یہ کام وضو کو باطل نہیں کرتے)

حدیث نمبر 55/55

وبهذا الاسناد عن الحسين بن سعيد عن أحمد بن محمد عن أبان بن عثمان عن أبي مريم قال قلت لابي جعفر عليه السلام ما تقول في الرجل يتوضأ ثم يدعو جاريته فتاخذ بيده حتى ينتهي الى المسجد فان من عندنا يزعمون انها الملامسة فقال: لا والله ما بذلك بأس وربما فعلته. وما يعني بهذا (أو لامستم النساء) الا المواقعة دون الفرج.

https://www.shiabookspdf.com

جناب الشیخ رحمہ اللہ نے جناب ابان بن عثمان سے اور انھوں نے جناب ابومریم سے نقل کیا ہے، وہ بیان کرتے ہیں کہ میں نے حضرت امام ابوجعفر الباقر علیہ السلام سے عرض کیا (بعض فقہاء بیان کرتے ہیں) ایک بندہ کہ جس نے وضو کیا ہے اور اس کے بعد اپنی کنیز کو بلاتا تھا تا کہ اس کا ہاتھ پکڑے اور اس کو مسجد میں لے جاتا (تو اس کا عورت کو مس کرنے سے) اس کا وضو باطل ہوجاتا ہے (کیونکہ قرآن میں حکم ہے: عورتوں کو مس کرنے سے وضو باطل ہوجاتا ہے) ان کا گمان ہے کہ اس نے عورت کو مس کیا ہے، اس کے بارے میں آپ کی رائے کیا ہے؟

حضرت امام محمد باقر علیہ السلام نے فرمایا: خدا کی قسم! ایسا نہیں ہے اس سے وضو باطل نہیں ہوتا۔ بعض اوقات ہم بھی ایسا کرتے ہیں۔ وضو کرنے کے بعد اپنی کنیز کو مس کرتے ہیں۔ خدا کی قسم! قرآن میں جو مس کرنا ذکر ہوا ہے اس سے مراد مباشرت کرنا ہے جو جنابت کا موجب ہوتا ہے، غسل واجب ہوتا ہے۔

https://www.shiabookspdf.com

https://www.shiabookspdf.com

حدیث نمبر 56/56

فاما ما رواه الحسين بن سعيد عن عثمان عن ابن مسكان عن أبي بصير عن أبي عبد الله عليه السلام قال: إذا قبل الرجل المرأة من شهوة أو مس فرجها أعاد الوضوء.

فمحمول على الاستحباب، أو على أنه يغسل يده وغسل اليد قد يسمى وضوءا على ما تقدم، ويدل على هذا التأويل.

جناب الشیخ الطوسی رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں: وہ روایت جس کو جناب الشیخ المفید رحمۃ اللہ علیہ نے جناب ابوبصیر رحمۃ اللہ علیہ سے نقل کیا ہے اور انھوں نے جناب امام ابوعبداللہ علیہ السلام سے نقل کیا ہے جس میں آپؑ نے فرمایا: جب مرد شہوت کے ساتھ اپنی بیوی کا بوسہ لے یا اس کی شرمگاہ کو مس کرے تو وہ وضو دوبارہ کرے۔

شیخ طوسی رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں: اس کو استحباب پر حمل کیا جائے گا، یا اس سے مراد لیا جائے گا کہ وہ ہاتھ کو دھوئے کیونکہ ہم بیان کر چکے ہیں کہ ہاتھ دھونے کو بھی وضو کہا گیا ہے اور ہماری اس تاویل پر یہ روایت دلالت کرتی ہے۔

https://www.shiabookspdf.com

حدیث نمبر 57/57

ما أخبرني به الشيخ أيده الله تعالى عن أحمد بن محمد بن الحسن بن الوليد عن أبيه عن محمد بن الحسن الصفار عن أحمد بن محمد بن عيسى والحسين بن الحسن بن أبان عن الحسين بن سعيد عن القاسم بن محمد عن أبان بن عثمان عن عبد الرحمن بن أبي عبد الله عن أبي عبد الله عليه السلام قال سألته عن رجل مس فرج امرأته قال: ليس عليه شيء وإن شاء غسل يده، والقبلة لا يتوضأ منها، ويدل على القبلة خاصة.

جناب الشیخ رحمۃ اللہ علیہ نے جناب عبدالرحمٰن بن ابی عبداللہ سے نقل کیا ہے اور انھوں نے بیان کیا ہے کہ میں نے حضرت امام ابوعبداللہ الصادق علیہ السلام سے ایک بندے کے بارے میں سوال کیا ہے جو اپنی زوجہ کی شرمگاہ کو مس کرتا ہے تو اس کا کیا حکم ہے؟

آپؑ نے فرمایا: اس پر کوئی چیز نہیں ہے اور اگر وہ چاہے تو اپنا ہاتھ دھوئے اور بوسہ لینے سے بھی وضو باطل نہیں ہوتا۔

https://www.shiabookspdf.com

https://www.shiabookspdf.com

وہ روایات جو خاص کر بوسہ لینے کو بیان کرتی ہیں

ما أخبرني به الشيخ أيده الله تعالى عن أحمد بن محمد بن الحسن بن الوليد عن أبيه عن محمد بن الحسن الصفار عن أحمد بن محمد بن عيسى عن الحسين بن سعيد عن صفوان عن ابن مسكان عن الحلبي قال: سألت أبا عبد الله عليه السلام عن القبلة تنقض الوضوء قال: لا بأس.

جناب الشیخ رحمہ اللہ نے جناب الحلبی رحمہ اللہ سے نقل کیا ہے، وہ بیان کرتے ہیں کہ میں نے حضرت امام صادق علیہ السلام سے سوال کیا: کیا بوسہ لینے سے وضو باطل ہو جاتا ہے؟

آپؑ نے فرمایا: کوئی حرج نہیں، یعنی وضو باطل نہیں ہے۔

{حدیث نمبر 59/59}

وبهذا الاسناد عن فضالة عن جميل عن زرارة عن أبي جعفر عليه السلام قال: ليس في القبلة ولا مس الفرج ولا الملامسة وضوء.

https://www.shiabookspdf.com

جناب الشیخ رحمہ اللہ نے جناب زرارہ رحمہ اللہ سے نقل کیا ہے اور انھوں نے حضرت امام ابوجعفر الباقر علیہ السلام سے نقل کیا ہے کہ آپؑ نے فرمایا: بوسہ لینے اور شرمگاہ کو مس کرنے اور ایک دوسرے کو ملنے سے وضو نہیں ہے (یعنی وضو باطل نہیں اور واجب بھی نہیں ہوتا)۔

{حدیث نمبر 60/60}

وأما ما رواه محمد بن علي بن محبوب عن أحمد بن محمد بن عثمان بن عيسى عن عبد الله بن مسكان عن أبي بصير عن أبي عبد الله عليه السلام قال: من مس كلبا فليتوضأ.

جناب الشیخ رحمہ اللہ نے جناب ابوبصیر رحمہ اللہ سے نقل کیا ہے اور انھوں نے حضرت امام ابوعبداللہ الصادق علیہ السلام سے نقل کیا ہے کہ آپؑ نے فرمایا: جو بندہ کتے کو مس کرے تو اس کو چاہیے کہ وہ وضو کرے۔

جناب الشیخ الطوسی رحمہ اللہ فرماتے ہیں: مراد ہے کہ ہاتھوں کو دھوئے جیسا کہ گذشتہ بیان کیا جا چکا ہے اور اس تاویل پر بعد والی روایت دلالت کرتی ہے۔

https://www.shiabookspdf.com

https://www.shiabookspdf.com

حدیث نمبر 61/61

ما أخبرني به الشيخ أيده الله تعالى عن أحمد بن محمد عن أبيه عن الحسين بن الحسن بن أبان عن الحسين بن سعيد عن حماد عن حريز عن محمد ابن مسلم قال: سألت أبا عبد الله عليه السلام عن الكلب يصيب شيئاً من جسد الرجل قال: يغسل المكان الذي أصابه.

جناب الشیخ رحمہ اللہ نے جناب محمد بن مسلم سے نقل کیا ہے، وہ بیان کرتے ہیں کہ میں نے حضرت امام ابوعبداللہ الصادق علیہ السلام سے سوال کیا: اگر بندے کے جسم کے کسی حصے کو کتا چھو جائے تو اس کے لیے کیا حکم ہے؟

آپؑ نے فرمایا: وہ حصہ جس سے کتا چھو گیا ہے اس کو دھو لے۔

https://www.shiabookspdf.com

https://www.shiabookspdf.com

https://www.shiabookspdf.com

باب 2

حدث سے پاک ہونا

جناب الشیخ المفید رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں کہ وہ طہارت جو حدث کے حکم کو زائل کرتی ہے وہ دو طرح کی ہے:

① غسل ② وضو۔

① غسل جنابت کی وجہ سے ہے اور جنابت دو چیزوں کی وجہ سے حاصل ہوتی ہے۔ منی کا اُچھل کر نکلنا، خواہ نیند کی حالت میں نکلے یا جاگتے ہوئے اور کسی بھی حالت میں (یعنی خواہ شہوت وانتشار کے ساتھ یا اس کے بغیر)۔

② جماع کرنا، شرمگاہ میں دخول کرنا خواہ منی کا انزال ہو یا نہ ہو۔

③ عورتوں کا خونِ حیض سے پاک ہونے کے بعد غسل کرنا (یعنی جب خون آنا بند ہو جائے)۔

④ عورتوں کا خونِ نفاس سے پاک ہو جانے کے بعد بھی غسل کرنا واجب ہے۔ مراد ہے جب ان کا خون آنا بند ہو جائے۔

⑤ انسان کی میت کو غسل دینا واجب ہے۔

⑥ اور اس بندے پر غسل بھی واجب ہے کہ جو انسانی میت کو مس کرے۔ کہ جو بیان کیا جا چکا ہے (یعنی روح کے پرواز کرنے اور جسد کے ٹھنڈا ہونے کے بعد اور غسل مکمل ہونے سے قبل مس کرنے سے غسل مسِ میت واجب ہو جائے گا)۔

جناب الشیخ الطوسی رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں: اس کے بعد ہر ایک شرح و وضاحت اس کے مقام پر اُٹھے گی جو اس سے لائق ہوگا، ان شاء اللہ!

پھر جناب الشیخ المفید رحمۃ اللہ علیہ نے فرمایا: وہ احادیث کہ جن کا ذکر ہو چکا ہے ان میں وضو واجب ہے۔ غسل واجب نہیں۔

جناب الشیخ الطوسی رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں: ان کے بارے میں تفصیلاً بیان گزر چکا ہے۔

https://www.shiabookspdf.com

https://www.shiabookspdf.com

باب 3

وہ احداث جو طہارت کے موجب بنتے ہیں اِن کے آداب

جناب الشیخ المفید علیہ الرحمہ فرماتے ہیں کہ جو بندہ پاخانہ کرنے کا ارادہ رکھتا ہے اس کو چاہیے کہ وہ لوگوں سے دُور ایسی جگہ چلا جائے جس میں وہ رفع حاجت کرتے وقت لوگوں سے پوشیدہ ہو اور اگر اس کا سر ننگا ہو تو اس کو ڈھانپ لے تا کہ وہ شیطانی تخیلات سے محفوظ رہے اور اس کا دماغ گندی بُو سے محفوظ رہے اور یہ رسولؐ خدا کی سنت ہے اور اللہ تعالیٰ کے حیا کا اظہار ہے کیونکہ اللہ تعالیٰ کی نعمات بندہ پر زیادہ ہیں اور بندے کی طرف سے اس کا شکر کم ہے۔ پس یہ وہ آداب ہیں جن پر انسان کو عمل کرنا چاہیے اور اگر وہ ان آداب پر عمل نہیں کرے گا تو گنہگار نہیں ہوگا۔

https://www.shiabookspdf.com

سر کا ڈھانپنا

حدیث نمبر 1/62

فاما ما ذکرہ من تغطیة الرأس فاخبرنی الشیخ أیدہ اللہ تعالی عن أحمد بن محمد بن الحسن عن أبیه عن محمد بن یحیی عن محمد بن أحمد بن یحیی عن أحمد بن أبي عبد اللہ عن علی بن أسباط أو رجل عنه عمن رواہ عن أبي عبد اللہ علیه السلام انه کان یعمله إذا دخل الکنیف یقنع رأسه ویقول سرا في نفسه بسم اللہ وباللہ. تمام الحدیث.

ثم ذکر فقال: (فإذا انتهی إلی المکان الذی یتخلی فیه قدم رجله الیسری قبل الیمنی وقال (بسم اللہ وباللہ أعوذ باللہ من الرجس النجس الخبیث المخبث الشیطان الرجیم). فانه یستحب ذلك للفرق بینه وبین دخول المسجد لان المسجد لما ان کان من المواضع الشریفة استحب أن یوضع فیها أولا بالعضو الشریف وهو الرجل الیمنی، والخلاء بضد ذلك فاختیر لها ادخال الرجل الیسری.

https://www.shiabookspdf.com

https://www.shiabookspdf.com

جناب الشیخ رحمۃ اللہ علیہ نے جناب علی بن اسباط سے یا اس بندے سے جس نے اس روایت کو نقل کیا ہے اور اس نے حضرت امام ابوعبداللہ الصادق علیہ السلام سے نقل کیا ہے کہ جب آپؑ اس جگہ وارد ہوتے جہاں آپؑ نے رفع حاجت کرنا ہوتی تو آپ سر کو ڈھانپ لیتے اور آہستہ سے یوں پڑھتے: بسم اللہ وباللہ۔

اس کے بعد جناب الشیخ المفید رحمۃ اللہ علیہ نے فرمایا کہ رفع حاجت کے آداب میں سے ہے کہ جس مقام پر وہ رفع حاجت کرنا چاہتا ہے اس تک پہنچے تو اپنا بایاں قدم دائیں قدم سے آگے رکھے۔ (اگر صحرا میں رفع حاجت کرنا چاہتا ہو تو اپنا آخری قدم بایاں قرار دے اور اگر کسی بیت الخلا میں داخل ہونا چاہتا ہو تو اپنا بایاں قدم پہلے رکھے اور دایاں بعد میں۔ اگر باہر نکلے تو دایاں قدم پہلے باہر رکھے اور بایاں بعد میں باہر رکھے)۔ اور اس وقت یہ دُعا پڑھے:

بِسْمِ اللهِ وَبِاللهِ أَعُوْذُ بِاللهِ مِنَ الرِّجْسِ النَّجِسِ الْخَبِيْثِ الْمُخْبِثُ الشَّيْطَانِ الرَّجِيْمِ

"اللہ کے نام سے اور اللہ کے ساتھ اور میں اللہ تعالیٰ کی پناہ طلب کرتا ہوں رجس ونجس، خبیث مخبث سے جو شیطان رجیم ہے"۔

https://www.shiabookspdf.com

اور اس کے بعد وہ رفع حاجت کے لیے بیٹھ جائے اور رُو بقبلہ نہ ہو۔ یہ سب مستحب ہے تاکہ رفع حاجت اور مسجد میں داخل ہونے کے درمیان فرق رہے کیونکہ جب مسجد میں داخل ہونا چاہے چونکہ مسجد ایک شریف اور عزت دار مقام ہے تو مستحب ہے اس میں عضو شریف کو پہلے رکھے اور وہ دایاں پاؤں اور جب مسجد سے باہر آئے تو پہلے بایاں پاؤں باہر رکھے۔ بیت الخلا مسجد کی ضد ہے، لہٰذا بیت الخلا میں داخل ہوتے وقت پہلے بایاں پاؤں اندر رکھے۔

جناب الشیخ رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں: پھر ذکر کرے اور دُعا پڑھے۔

بیت الخلا میں دُعا اور ذکرِ خدا کرنا جائز ہے

حدیث نمبر 2/63

وأخبرني الشيخ أيده الله تعالى قال: أخبرني أبو القاسم جعفر بن محمد بن قولويه عن محمد بن يعقوب عن علي بن إبراهيم عن محمد بن عيسى عن يونس عن معاوية بن عمار قال: سمعت أبا عبد الله عليه السلام يقول: إذا دخلت المخرج فقل (بسم الله وبالله اللهم إني أعوذبك من الخبيث المخبث الرجس النجس الشيطان الرجيم) ، وإذا

https://www.shiabookspdf.com

https://www.shiabookspdf.com

خرجت فقل (بسم الله والحمد لله الذی عافانی من الخبیث المخبث وأماط عنی الاذی) وإذا توضأت فقل : (اشهد أن لا إله إلا الله اللهم اجعلنی من التوابین واجعلنی من المتطهرین والحمد لله رب العالمین).

ثم قال: (ولا یستقبل القبلة ولا یستدبرها ولکن یجلس علی استقبال المشرق إن شاء أو المغرب). فالذی یدل علی ذلك:

جناب الشیخ المفید علیہ الرحمہ نے جناب معاویہ بن عمار سے نقل کیا ہے اور وہ بیان کرتے ہیں کہ میں حضرت امام ابوعبداللہ الصادق علیہ السلام سے سنا ہے کہ آپؑ نے فرمایا: جب تو بیت الخلا میں داخل ہو تو یوں دُعا پڑھو:

بسم الله وبالله اللهم إنی أعوذبك من الخبیث المخبث الرجس النجس الشیطان الرجیم

اور جب تو اس سے باہر نکلے تو یوں دُعا کو پڑھو:

بسم الله والحمد لله الذی عافانی من الخبیث المخبث وأماط عنی الاذی

https://www.shiabookspdf.com

اور جب تو وضو کرنے لگے تو یوں دُعا پڑھو:

اشهد أن لا إله إلا الله اللهم اجعلنی من التوابین واجعلنی من المتطهرین والحمد لله رب العالمین

پھر فرمایا: رُو بقبلہ ہو کر نہ بیٹھو اور نہ پشت بقبلہ ہو لیکن اگر وہ چاہے تو مشرق و مغرب کے رُخ ہو کر بیٹھ سکتا ہے۔ (یعنی مشرق و مغرب کی طرف رُخ کر کے بیٹھنا حرام نہیں بلکہ رُو بقبلہ اور پشت بقبلہ ہو کر بیٹھنا حرام ہے)۔

اس کے بعد جناب الشیخ علیہ الرحمہ فرماتے ہیں کہ اس پر ذیل والی روایت دلالت کرتی ہے۔

﴿حدیث نمبر 3/64﴾

ما أخبرنی به الشیخ أیده الله تعالی عن أحمد بن محمد بن الحسن بن الولید عن أبیه عن محمد بن یحیی عن محمد بن علی بن محبوب عن محمد بن الحسین عن محمد بن عبد الله بن زرارة عن عیسی بن عبد الله الهاشمی عن أبیه عن جده عن علی صلوات الله علیه قال:

قال لی النبی صلی الله علیه وآله إذا دخلت المخرج فلا تستقبل القبلة ولا تستدبرها

https://www.shiabookspdf.com

https://www.shiabookspdf.com

ولكن شرقوا أو غربوا.

جناب الشیخ علیہ الرحمہ نے جناب عیسٰی بن عبداللہ الہاشمی سے اور انھوں نے اپنے والد سے اور انھوں نے اپنے والد سے نقل کیا ہے اور انھوں نے جناب امام علی علیہ السلام سے نقل کیا ہے کہ آپؑ نے فرمایا: جب بیت الخلاء میں داخل ہو تو رُو بقبلہ اور پشت بقبلہ ہو کر نہ بیٹھو لیکن مشرق و مغرب کی طرف رُخ یا پشت کرنے میں کوئی حرج نہیں ہے۔

حدیث نمبر 4/65

وأخبرني الشيخ أيده الله تعالى قال: أخبرني أحمد بن محمد بن الحسن بن الوليد عن أبيه عن محمد بن يحيى العطار وأحمد بن إدريس جميعا عن محمد ابن أحمد بن يحيى عن يعقوب بن يزيد عن ابن أبي عمير عن عبد الحميد بن أبي العلا أو غيره رفعه قال: سئل الحسن بن علي عليهما السلام ما حد الغائط، قال: لا تستقبل القبلة ولا تستدبرها، ولا تستقبل الريح ولا تستدبرها.

https://www.shiabookspdf.com

جناب الشیخ علیہ الرحمہ نے جناب عبدالحمید بن ابی العلاء یا اس کے غیر سے نقل کیا ہے، وہ بیان کرتے ہیں کہ حضرت امام الحسن بن علی علیہما السلام سے سوال کیا ہے، پاخانہ کرنے کی حدود و آداب کیا ہیں؟

آپؑ نے فرمایا: رُو بقبلہ نہ ہو۔ پشت بقبلہ بھی نہ ہو اور نہ ہی ہوا کے رُوبرو ہوتا ہوا کو پشت بھی نہ کرے۔

حدیث نمبر 5/66

فأما الحديث الذي رواه محمد بن علي بن محبوب عن الهيثم ابن أبي مسروق عن محمد بن اسماعيل قال: دخلت على أبي الحسن الرضا عليه السلام وفي منزله كنيف مستقبل القبلة. فمحمول على انه إذا بني على هذا الحد ولم يكن عن اختيار فلا بأس بالقعود عليه للضرورة، مع أنه ليس في الخبر انه رآه في حال الغائط أو البول مستقبل القبلة أو مستدبرها، وإنما قال رأيت كنيفا في منزله بهذه الصفة، ويجوز أن يكون قد عمل ذلك عن غير اذنه بأن يكون المنزل قبل انتقل إليه وهو مبني على هذا الحد، وهذا يسقط التعلق بهذا الخبر.

https://www.shiabookspdf.com

https://www.shiabookspdf.com

ثم قال الشيخ: (ولا ينبغي له أن يتكلم على الغائط إلا أن تدعوه ضرورة إلى ذلك أو يذكر الله تعالى فيحمده أو يسمع ذكر الرسول فيصلي عليه وعلى أهل بيته وما أشبه ذلك مما يجب في كل حال).

جناب الشیخ الطوسی رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں: وہ روایت جو جناب الشیخ المفید رحمۃ اللہ علیہ نے جناب محمد بن اسماعیل سے نقل کی ہے، وہ بیان کرتے ہیں کہ میں حضرت امام ابوالحسن الرضا علیہ السلام کے گھر میں داخل ہوا تو آپؑ کے گھر میں بیت الخلا تھا وہ قبلہ رُخ تھا۔

جناب الشیخ الطوسی رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں کہ اس روایت کو اس پر حمل کیا جائے گا شاید وہ اس انداز میں بنی ہوئی ہو اور وہ ان کے اختیار میں نہ ہو۔ ضرورت و مجبوری کی حالت میں اس پر بیٹھنے میں کوئی حرج نہیں۔

پھر روایت میں یہ لفظ نہیں ہیں کہ راوی نے کہا ہو کہ میں نے آپ کو دیکھا کہ رُو بقبلہ یا پشت بقبلہ بیٹھے ہوئے تھے۔ اس نے صرف یہ کہا ہے کہ میں نے آپؑ کے گھر میں کنیف کو دیکھا جو اس طرح تھی۔ یہ بھی ممکن ہے کہ وہ آپ کی اجازت سے نہ بنائی گئی ہو۔ مثلاً وہ گھر میں پہلے سے بنی ہوئی ہو اور وہ گھر آپؑ کی طرف نقل ہوا ہو، لہٰذا اس خبر سے تعلق واعتماد ساقط ہے یعنی اس روایت پر اعتماد نہیں کیا جاسکتا۔

https://www.shiabookspdf.com

پھر جناب الشیخ المفید رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں کہ رفع الحاجت کرتے وقت گفتگو کرنا مناسب و سزاوار نہیں ہے مگر جب اس کو ضروری بات کرنا ہو تو قدرِ ضرورت بول سکتا ہے، یا اللہ تعالیٰ کا ذکر کرسکتا ہے اور اس کی حمد کرسکتا ہے اور اگر وہ اس حالت میں رسولِؐ خدا کا ذکر یا نام سنے تو آپؐ اور آپؐ کی آلؑ پر درود پڑھ سکتا ہے یا وہ ذکر کے ان کے مشابہ ہیں اور یہ ان اذکار میں سے ہیں جو ہر حالت میں واجب ہیں اور اس پر یہ روایت دلالت کرتی ہے۔

حدیث نمبر 6/67

ما اخبرني به جماعة عن أبي محمد هارون بن موسى عن أحمد ابن محمد بن سعيد عن علي بن الحسن وأحمد بن عبدون عن علي بن محمد بن الزبير عن علي بن الحسن عن عبدالرحمن بن أبي نجران عن حماد بن عيسى عن حريز عن زرارة ومحمد بن مسلم عن أبي جعفر عليه السلام قال: قلت الحائض والجنب يقرأن شيئًا؛ قال: نعم ما شاءا

https://www.shiabookspdf.com

https://www.shiabookspdf.com

إلا السجدة ويذكر ان الله على كل حال.

قوله: ويذكر ان الله تعالى على كل حال يدل على ما ذكرناه من جواز ذكر الله تعالى على حال الغائط.

جناب شیخ مفید رحمۃ اللہ علیہ نے جناب زرارہ سے اور انھوں نے جناب محمد بن مسلم رحمۃ اللہ علیہ سے نقل کیا ہے اور وہ بیان کرتے ہیں کہ میں نے آپؑ کی خدمت میں عرض کیا: حائض (حالت حیض والی عورت) اور مجنب قرآن کی تلاوت کر سکتے ہیں؟ آپؑ نے فرمایا: ہاں وہ جتنا پڑھنا چاہیں سوائے ان سورتوں کے کہ جن میں سجدہ واجب ہے، وہ نہیں اور دونوں اللہ تعالیٰ کا ذکر ہر حال میں کر سکتے ہیں۔

جناب الشیخ الطوسی رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں کہ آپؑ کا یہ فرمانا کہ وہ دونوں اللہ کا ذکر ہر حالت میں کر سکتے ہیں، یہ ہمارے قول پر دلالت کرتا ہے جو ہم نے بیان کیا کہ رفع حاجت کرنے والے کے لیے اس حالت میں ذکر خدا کرنا جائز ہے۔

https://www.shiabookspdf.com

حدیث نمبر 7/68

وأخبرني أحمد بن عبدون عن علي بن محمد بن الزبير عن علي بن الحسن عن علي بن أسباط عن حكم بن مسكين عن أبي المسعهل عن سليمان ابن خالد عن أبي عبد الله عليه السلام قال: إن موسى عليه السلام قال: يا رب تمر بي حالات أستحي ان اذكرك فيها فقال: يا موسى ذكري على كل حال حسن.

جناب الشیخ رحمۃ اللہ علیہ نے جناب سلیمان بن خالد سے نقل کیا ہے اور انھوں نے حضرت امام ابوعبداللہ الصادق علیہ السلام سے نقل کیا ہے، آپؑ نے فرمایا: حضرت موسیٰ بن عمران علیہ السلام نے بارگاہِ خدا میں عرض کیا: اے خدایا! میرے اُوپر ایسے حالات آتے ہیں کہ جن میں تیرا ذکر کرنے میں حیا محسوس ہوتی ہے۔

اللہ تعالیٰ نے فرمایا: اے موسیٰ! میرا ذکر ہر حالت میں نیکی وحسن ہے۔

رفع حاجت کے وقت کلام کا مکروہ ہونا

جناب الشیخ المفید رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں کہ رفع حاجت کے وقت کلام کی کراہت کے بارے میں یوں نقل ہوا ہے:

https://www.shiabookspdf.com

https://www.shiabookspdf.com

حدیث نمبر 8/69

محمد بن أحمد بن يحيى عن ابراهيم بن هاشم أو غيره عن صفوان عن أبي الحسن الرضا عليه السلام انه قال: نهى رسول الله صلى الله عليه وآله أن يجيب الرجل آخر وهو على الغائط أو يكلمه حتى يفرغ.

ثم قال: (فإذا فرغ من حاجته وأراد الاستبراء فليمسح بأصبعه الوسطى تحت انثييه إلى أصل القضيب مرتين أو ثلاثاً ثم يضع مسبحته تحت القضيب وابهامه فوقه ويمرهما عليه باعتماد قوي من أصله إلى رأس الحشفة مرة أو مرتين أو ثلاثاً ليخرج ما فيه من بقية البول).

جناب الشیخ علیہ الرحمہ نے جناب صفوان سے نقل کیا ہے اور انھوں نے حضرت امام ابوالحسن الرضا علیہ السلام سے نقل کیا ہے کہ آپؑ نے فرمایا: رسول خدا صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے منع فرمایا ہے کہ رفع حالت کے وقت بندے دوسرے کو جواب دے، یا کلام کرے یہاں تک کہ وہ اس سے فارغ ہو جائے۔

https://www.shiabookspdf.com

استبراء کرے:

اس کے بعد جناب الشیخ علیہ الرحمہ فرماتے ہیں: جب وہ اس سے فارغ ہو جائے اور استبراء کرنے کا ارادہ کرے تو اس کو چاہیے بائیں ہاتھ کی درمیانی انگلی کو مقامِ پاخانہ سے آلۂ تناسل کی جڑ تک دو دفعہ یا تین دفعہ مسح کرے۔ پھر اپنی انگوٹھے کے ساتھ والی انگلی کو آلۂ تناسل کے نیچے اور انگوٹھے کو اس کے اُوپر رکھے اور پھر جڑ سے حشفہ کے سرے تک کچھ فشار دے کر کھینچے۔ ایک یا دو یا تین دفعہ، تا کہ نالی میں جو پیشاب کے قطرے بچ گئے ہیں وہ نکل جائیں۔ اور اس پر یہ روایت دلالت کرتی ہے۔

حدیث نمبر 9/70

ما أخبرني به الشيخ أيده الله تعالى عن أحمد بن محمد عن أبيه عن سعد بن عبد الله عن أحمد بن محمد عن الحسين بن سعيد ومحمد بن خالد البرقي عن محمد بن أبي عمير عن حفص بن البختري عن أبي عبد الله عليه السلام في الرجل يبول قال: ينتره ثلاثاً ثم إن سال حتى يبلغ الساق فلا يبالي.

https://www.shiabookspdf.com

https://www.shiabookspdf.com

جناب الشیخ علیہ الرحمہ نے جناب حفص بن البختری سے نقل کیا ہے اور انھوں نے جناب امام ابوعبداللہ الصادق علیہ السلام سے نقل کیا ہے کہ آپؑ نے پیشاب کرنے والے بندے کے بارے میں فرمایا۔ وہ پیشاب کرنے کے بعد تین دفعہ نچوڑے۔ پھر اگر کوئی رطوبت نکلے اور پنڈلی تک بھی چلی جائے تو کوئی حرج نہیں ہے۔

{حدیث نمبر 10/71}

وأخبرني الشيخ أيده الله تعالى قال: أخبرني أبو القاسم جعفر بن محمد عن محمد بن يعقوب عن علي بن ابراهيم عن أبيه عن حماد عن حريز عن محمد بن مسلم قال: قلت لأبي جعفر عليه السلام رجل بال ولم يكن معه ماء قال: يعصر أصل ذكره إلى طرف ذكره ثلاث عصرات وينتر طرفه فان خرج بعد ذلك شيء فليس من البول ولكنه من الحبائل.

جناب الشیخ علیہ الرحمہ نے جناب محمد بن مسلم سے نقل کیا ہے، وہ بیان کرتے ہیں کہ میں نے حضرت امام ابوجعفر الباقر علیہ السلام کی خدمت میں عرض کیا کہ بندہ پیشاب کرے اور اس کو پانی نہ ملے۔

آپؑ نے فرمایا: وہ بندہ آلۂ تناسل کی جڑ سے آلۂ تناسل نچوڑے (کھینچے) اور پھر آلۂ تناسل کے شروع سے حشفہ تک نچوڑے اور پھر حشفہ کو اور اس کے بعد اگر کوئی چیز خارج ہوتی ہے تو وہ پیشاب نہیں ہے بلکہ وہ حبائل ہے (یعنی خصیتان سے ترشح ہونے والی رطوبت ہے)۔

{حدیث نمبر 11/72}

فأما ما رواه الصفار عن محمد بن عيسى قال: كتب إليه رجل هل يجب الوضوء مما خرج من الذكر بعد الاستبراء؛ فكتب: نعم. فالوجه في هذا الخبر أن نحمله على ضرب من الاستحباب دون الوجوب. ثم قال أيده الله تعالى: (وليهرق على يمينه من الماء قبل أن يدخلها في الاناء فيغسلها مرتين). فسنذكر الكلام عليه فيما بعد ان شاء الله تعالى. ثم قال: (ثم يولجها فيه يعني اليد فيأخذ بها منه الماء للاستنجاء فيصب على مخرج النجو ويستنجي بيده اليسرى) فالذي يدل عليه:

https://www.shiabookspdf.com

https://www.shiabookspdf.com

جناب الشیخ المفید نے جو روایت جناب محمد بن عیسٰی سے نقل کی ہے جس میں انھوں نے بیان کیا ہے، ایک بندے نے امام علیہ السلام کی خدمت اَقدس میں لکھا کہ وہ رُطوبت جو استبراء کرنے کے بعد آلۂ تناسل کی نالی سے نکل آتی ہے اس سے وضو واجب ہوتا ہے؟

آپؑ نے فرمایا: ہاں۔

جناب الشیخ الطوسی رحمۃ اللہ علیہ نے اس کے بارے میں ذکر کیا ہے کہ ہم اس روایت کو استحباب پر حمل کریں گے نا کہ واجب پر۔

اس کے بعد جناب الشیخ المفید رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں کہ وہ پھر اپنے دائیں ہاتھ کو برتن میں ڈالنے سے قبل اس پر دو مرتبہ پانی ڈالے اور ان کو دو مرتبہ دھوئے۔

جناب الشیخ الطوسی رحمۃ اللہ علیہ یہ فرماتے ہیں: اس کے بارے میں ان شاء اللہ ہم بات کریں گے۔ اس کے بعد جناب الشیخ المفید رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں کہ پھر وہ دائیں ہاتھ کو برتن میں ڈالے اور اس کے ذریعے استنجا کے لیے پانی لے۔ پھر اس پانی کو مخرج پر ڈالے اور بائیں ہاتھ سے استنجا کرے۔

اس پر درج ذیل روایات دلالت کرتی ہیں۔

{حدیث نمبر 12/73}

ما أخبرني به الشيخ أيده الله تعالى قال: أخبرني أبو القاسم جعفر بن محمد عن محمد بن يعقوب عن علي بن ابراهيم عن محمد بن عيسى عن يونس عن بعض أصحابنا عن أبي عبدالله عليه السلام قال: نهى رسول الله صلى الله عليه وآله أن يستنجي الرجل بيمينه.

جناب الشیخ المفید رحمۃ اللہ علیہ نے جناب یونس سے نقل کیا ہے اور انھوں نے بعض اصحاب سے نقل کیا ہے اور انھوں نے حضرت امام ابوعبداللہ الصادق علیہ السلام سے نقل کیا ہے، آپؑ نے فرمایا: رسولِ خدا صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے دائیں ہاتھ سے استنجا کرنے سے منع فرمایا ہے۔

https://www.shiabookspdf.com

https://www.shiabookspdf.com

حدیث نمبر 13/74

وبهذا الاسناد عن علی بن إبراهیم عن أبیه عن النوفلی عن السکونی عن أبی عبد الله علیه السلام قال: الاستنجاء بالیمین من الجفاء.

ثم قال أیده الله تعالی: (حتی تزول النجاسة) ولم یحده فالذی یدل علیه

جناب الشیخ المفید رحمۃ اللہ علیہ نے جناب السکونی سے نقل کیا ہے اور انھوں نے حضرت امام ابوعبداللہ الصادق علیہ السلام سے نقل کیا ہے، آپؑ نے فرمایا: دائیں ہاتھ سے استنجا کرنا جفا و ظلم ہے۔

اس کے بعد جناب الشیخ المفید رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں کہ وہ پانی سے مخرج کو اس قدر دھوئے کہ اس سے نجاست زائل ہوجائے۔ آپ نے اس کی کوئی حد معین نہیں فرمائی اور اس پر ذیل والی روایت دلالت کرتی ہے۔

حدیث نمبر 14/75

ما أخبرنی به الشیخ أیده الله تعالی عن أبی القاسم جعفر ابن محمد عن محمد بن یعقوب عن علی بن ابراهیم عن أبیه عن ابن المغیرة عن أبی الحسن علیه السلام قال قلت: للاستنجاء حد؛ قال: لا حتی ینقی ماثمة قلت: فانه ینقی ماثمة ویبقی الریح قال: الریح لا ینظر إلیها.

https://www.shiabookspdf.com

ثم قال: (ویختم بغسل مخرج البول من ذکره). فالذی یدل علیه.

جناب الشیخ المفید رحمۃ اللہ علیہ نے جناب ابن المغیرہ سے نقل کیا ہے اور انھوں نے حضرت امام ابوالحسن علیہ السلام سے نقل کیا ہے کہ میں نے آپؑ کی خدمت میں عرض کیا کہ استنجا کی حد کیا ہے؟

آپؑ نے فرمایا: کوئی حد نہیں، بس نجاست زائل ہوجائے۔

میں نے عرض کیا: اگر نجاست زائل ہوجائے لیکن اس کی بو باقی رہ جائے تو؟

آپؑ نے فرمایا: بو کی طرف نہیں دیکھا جائے گا۔

اس کے بعد جناب الشیخ المفید رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں: پھر وہ استنجا کا اختتام مخرج بول کے دھونے پر کرے۔

اس پر ذیل کی روایت دلالت کرتی ہے۔

https://www.shiabookspdf.com

https://www.shiabookspdf.com

﴿حدیث نمبر 15/76﴾

ما أخبرني به الشيخ أيده الله تعالى قال: أخبرني أبو القاسم جعفر بن محمد عن محمد بن يعقوب عن أحمد بن ادريس عن محمد بن أحمد عن أحمد بن الحسن بن علي عن عمرو بن سعيد عن مصدق بن صدقة عن عمار الساباطي عن أبي عبد الله عليه السلام قال سألته عن الرجل إذا أراد أن يستنجي بأيما يبدأ بالمقعدة أو بالاحليل؛ فقال: بالمقعدة ثم بالاحليل.

ثم قال أيده الله تعالى: (فإذا فرغ من الاستنجاء فليقم وليمسح بيده اليمنى بطنه وليقل) وذكر الدعائين، أولهما قد تقدم الخبر فيه، والثاني.

جناب الشیخ المفید رحمۃ اللہ علیہ نے جناب عمار الساباطی سے نقل کیا ہے، وہ بیان کرتے ہیں کہ میں نے حضرت امام ابوعبداللہ الصادق علیہ السلام سے سوال کیا کہ بندۂ استنجا کرنے کا ارادہ کرے تو کس سے شروع کرے مقام پاخانہ سے یا آلۂ تناسل سے؟

https://www.shiabookspdf.com

آپؑ نے فرمایا: مقام پاخانہ سے شروع کرے اور آلہ پر ختم کرے۔

اس کے بعد جناب الشیخ المفید رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں کہ پس بندہ استنجا سے فارغ ہوجائے پھر اس کو چاہیے کہ وہ کھڑا ہوجائے اور پھر اپنے دائیں ہاتھ سے اپنے شکم کو مس کرے اور یہ دو دُعائیں پڑھے۔ جن میں سے ایک گزر چکی ہے۔ دوسری یہ ہے جس کو امام علیہ السلام نے بیان فرمایا ہے۔

﴿حدیث نمبر 16/77﴾

أخبرني به الشيخ أيده الله تعالى قال: أخبرني أحمد بن محمد بن الحسن عن أبيه عن محمد بن يحيى عن محمد بن علي بن محبوب عن العباس عن عبد الله بن المغيرة عن عبد الله بن ميمون القداح عن أبي عبد الله عن آبائه عن علي عليهم السلام انه كان إذا خرج من الخلاء قال: (الحمد لله الذي رزقني لذته وأبقى قوته في جسدي وأخرج عني أذاه يا لها من نعمة) ثلاثاً. ثم قال: (ويقدم رجله اليمنى قبل اليسرى لخروجه إن شاء الله تعالى).

https://www.shiabookspdf.com

https://www.shiabookspdf.com

فذكر ذلك للفرق الذى تقدم ذكره بين الخروج من المساجد والخروج من الخلاء۔

ثم قال: (ولا يجوز التغوط على شطوط الانهار لانها موارد الناس للشرب والطهارة. ولا يجوز أن يفعل فيها ما يتأذون به، ولا يجوز التغوط على جواد الطرق ولا فى أفنية الدور، ولا يجوز تحت الاشجار المثمرة، ولا فى المواضع التى ينزلها المسافرون ولا فى أفنية البيوت، ولا يجوز فى مجارى المياه ولا فى الماء الراكد).

فالذى يدل على هذا.

جناب الشیخ رحمہ نے جناب عبداللہ بن میمون القداح سے نقل کیا ہے اور انھوں نے حضرت امام ابوعبداللہ علیہ السلام سے اور اپنے آبائے کرام سے اور انھوں نے حضرت علی علیہ السلام سے نقل کیا ہے کہ آپ نے فرمایا: جب وہ بیت الخلاء سے نکلنے کا ارادہ کرے تو یوں دُعا پڑھے:

الحمد لله الذى رزقنى لذته وأبقى قوته فى جسدى وأخرج عنى أذاه يا لها من نعمة

https://www.shiabookspdf.com

اور اس دُعا کو تین مرتبہ پڑھے۔

اس کے بعد جناب الشیخ المفید رحمہ فرماتے ہیں: نکلتے وقت اپنا دایاں پاؤں آگے رکھے اور اس کو بیت الخلاء سے پہلے باہر نکالے، ان شاء اللہ

اور اس حکم کی علت بیان کرتے ہوئے فرمایا جیسا کہ پہلے گزر چکا ہے کہ مسجد سے نکلنے اور بیت الخلاء سے نکلنے کے درمیان فرق باقی رہے۔

اس کے بعد جناب الشیخ المفید رحمہ فرماتے ہیں: نہروں کے کناروں پر پاخانہ کرنا جائز نہیں ہے کیونکہ یہ لوگ پانی پینے اور طہارت کرنے کے موارد ہیں اور ایسے ہی ان موارد میں بھی پاخانہ کرنا جائز نہیں جن میں لوگوں کو اذیت ہو۔ اور ایسے ہی راستوں اور گزرگاہوں کے کنارے میں پاخانہ کرنا جائز نہیں ہے اور گھروں کے اطراف میں بھی پاخانہ کرنا جائز نہیں اور پھل دار درخت کے نیچے بھی پاخانہ کرنا جائز نہیں۔ اور ان منازل پر جن میں مسافر پڑاؤ کرتے ہیں وہاں بھی پاخانہ کرنا جائز نہیں۔ ایسے ہی پانی کی گزرگاہ میں پاخانہ کرنا جائز نہیں اور کھڑے پانی میں پاخانہ کرنا جائز نہیں اور وہ روایات جو ان کو بیان کرتی ہیں وہ ذیل میں ذکر ہو رہی ہیں۔

https://www.shiabookspdf.com

https://www.shiabookspdf.com

حدیث نمبر 17/78

ما أخبرني به الشيخ أيده الله تعالى قال: أخبرني أبو القاسم جعفر بن محمد عن محمد بن يعقوب عن أحمد بن ادريس عن محمد بن عبد الجبار عن صفوان بن يحيى عن عاصم بن حميد عن أبي عبد الله عليه السلام قال قال: رجل لعلي ابن الحسين صلوات الله عليهما اين يتوضأ الغرباء؟ فقال: يتقي شطوط الانهار والطرق النافذة وتحت الاشجار المثمرة ومواضع اللعن، قيل له واين مواضع اللعن؟ قال: أبواب الدور.

جناب الشیخ رحمہ اللہ نے جناب عاصم بن حمید سے نقل کیا ہے، وہ بیان کرتے ہیں کہ حضرت امام ابوعبداللہ الصادق علیہ السلام نے فرمایا: جناب امام علی بن حسین زین العابدین علیہ السلام سے عرض کیا گیا: مسافر حضرات کہاں رفع حاجت کریں؟

آپؑ نے فرمایا: نہروں کے کناروں، چلتے راستوں اور پھل دار درختوں کے نیچے سے مقام لعن وطعن سے پرہیز کرے۔ (باقی جہاں چاہیں کرسکتے ہیں)۔

آپؑ سے عرض کیا گیا: مقام لعن وطعن کون سے ہیں؟

آپؑ نے فرمایا: لوگوں کے گھروں کے دروازے۔

حدیث نمبر 18/79

وأخبرني الشيخ أيده الله تعالى قال: أخبرني أبو القاسم جعفر بن محمد عن محمد بن يعقوب عن علي بن ابراهيم رفعه قال: خرج أبو حنيفة من عند أبي عبد الله عليه السلام وأبو الحسن موسى عليه السلام قائم وهو غلام فقال له أبو حنيفة: يا غلام أين يضع الغريب ببلدكم؟ فقال: اجتنب أفنية المساجد وشطوط الانهار ومساقط الثمار ومنازل النزال ولا تستقبل القبلة بغائط ولا بول، وارفع ثوبك وضع حيث شئت.

جناب الشیخ رحمہ اللہ نے جناب علی بن ابراہیم سے سند مرفوعہ کے ساتھ نقل کیا ہے وہ بیان کرتے ہیں کہ جناب

https://www.shiabookspdf.com

https://www.shiabookspdf.com

ابوحنیفہ صاحب حضرت امام صادق علیہ السلام کی خدمت اقدس سے اُٹھ کر باہر آئے تو حضرت موسیٰ بن جعفر علیہ السلام کھڑے تھے۔ آپؑ اس وقت بچے تھے تو ابوحنیفہ صاحب نے آپؑ سے سوال کیا: اے لڑکے! آپؑ کے شہر میں مسافر پیشاب و پاخانہ کہاں کرے؟

آپؑ نے فرمایا: مساجد کے صحنوں، نہروں کے کناروں اور پھل دار درختوں کے نیچے کہ جہاں ان کے پھل گرتے ہیں اور پانی کے لیے اُترنے والے مقامات، رُو بقبلہ ہونے سے پرہیز کرے۔ باقی جس مقام پر چاہے اپنا کپڑا ہٹائے اور رفع حاجت کرے۔

{ حدیث نمبر 19/80 }

وأخبرني أحمد بن عبدون عن أبي الحسن علي بن محمد ابن الزبير عن الحسين بن عبد الملك الاودي عن الحسن بن محبوب عن ابراهيم بن أبي زياد الكرخي عن أبي عبد الله عليه السلام قال قال: رسول الله صلى الله عليه وآله ثلاثة من فعلهن ملعون المتغوط في ظل النزال، والمانع الماء المنتاب وساد الطريق المسلوك.

https://www.shiabookspdf.com

جناب الشیخ رحمہ اللہ نے جناب ابراہیم بن ابی زیاد الکرخی سے نقل کیا ہے اور انھوں نے جناب امام ابوعبداللہ الصادق علیہ السلام سے نقل کیا ہے وہ فرماتے ہیں کہ رسولِ خدا صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا: تین کام ایسے ہیں جو ان میں سے ایک بھی انجام دے گا وہ ملعون ہوگا:

[۱] وہ سایہ جس میں مسافر پڑاؤ کریں اس مقام پر پاخانہ کرنا۔

[۲] وہ پانی جس کو ہر کوئی پی رہا ہوں اس سے کسی کو روکنا۔

[۳] جاری راستہ کو بند کرنا۔

بیت الخلا جو بنایا جاتا ہے اس کا حکم

{ حدیث نمبر 20/81 }

وأخبرني الشيخ أيده الله تعالى قال: أخبرني أحمد بن محمد بن الحسن بن الوليد عن أبيه

https://www.shiabookspdf.com

https://www.shiabookspdf.com

عن محمد بن الحسن الصفار عن أحمد بن محمد والحسين بن الحسن بن أبان جميعا عن الحسين بن سعيد عن حماد عن ربعي عن الفضيل عن أبي عبد الله عليه السلام قال: لا بأس بأن يبول الرجل في الماء الجاري وكره ان يبول في الماء الراكد.

ثم قال ايده الله تعالى: (وإذا دخل الانسان دارا قد بني فيها مقعد للغائط على استقبال القبلة أو استدبارها لم يضره ذلك وإنما يكره ذلك في الصحاري والمواضع التي يمكن فيها الانحراف عن القبلة). وقد مضى بيانه فيما تقدم.

ثم قال: (وإذا كان في يد الانسان اليسرى خاتم على فصه اسم من أسماء الله تعالى أو خاص أسماء أنبيائه). يعني انه لو كان اسما وافق اسم نبي من أنبياء الله تعالى ولم يقصد بذلك اسم النبي صلى الله عليه وآله والائمة عليهم السلام لم يجب نزعه.

ثم قال: (والائمة عليهم السلام فلينزعه عند الاستنجاء ولا يباشر به النجاسة وليننزهه عن ذلك تعظيما لله تعالى ولاوليائه عليهم السلام) يدل عليه:

جناب الشیخ رحمہ اللہ نے جناب الفضیل سے نقل کیا ہے اور انھوں نے حضرت امام ابوعبداللہ الصادق علیہ السلام سے نقل کیا ہے کہ آپؑ نے فرمایا: جاری پانی میں پیشاب کرنے میں کوئی حرج نہیں ہے اور کھڑے پانی میں پیشاب کرنا مکروہ ہے۔

جناب الشیخ المفید رحمہ اللہ فرماتے ہیں: جب انسان اس واش روم (بیت الخلا) میں داخل ہو کہ جس میں رُو بقبلہ یا وہ پشت بقبلہ بنی ہوئی ہو اس پر بیٹھنے میں کوئی حرج نہیں ہے اور وہ جو بیان ہوا ہے کہ بول و براز کرتے وقت بندہ رُو بقبلہ اور پشت بقبلہ نہ ہو وہ صحرا اور ان مقامات کے لیے جن میں قبلہ سے انحراف کرنا ممکن ہو (ان کے بارے تفصیلاً بیان گزر چکا ہے)۔

اس کے بعد جناب الشیخ رحمہ اللہ فرماتے ہیں: جب بندے کے دائیں ہاتھ میں ایسی انگوٹھی ہو کہ جس کے نگینہ پر اللہ کے ناموں میں سے کوئی نام درج ہو یا انبیاءؑ کے خاص ناموں میں سے کوئی نام درج ہو۔

(جناب شیخ طوسی رحمہ اللہ فرماتے ہیں: اس سے مراد ہے کہ اگر ایسا نام کہ جو انبیاء و خدا کے ناموں میں سے کسی نام کے موافق ہو (مثلاً ابراہیم لکھا ہوا ہے) اور اس سے مراد نبیؐ خدا نہیں یا نبیؐ خدا کا یا أئمہ علیہم السلام کے نام کے موافق نام ہے لیکن مراد نبیؐ خدا یا أئمہ علیہم السلام نہیں تو اس کے لیے یہ حکم نہیں۔ اس انگوٹھی کو اُتارنا ضروری نہیں)۔

https://www.shiabookspdf.com

https://www.shiabookspdf.com

پھر جناب شیخ مفید رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں کہ انگوٹھی کے نگینہ پر رسولؐ خدا یا ائمہ ہدیٰ علیہم السلام کا نام درج ہو تو بندے کو چاہیے کہ استنجا کرتے وقت اس انگوٹھی کو اُتارلے تاکہ اس کے ساتھ نجاست نہ لگ جائے۔ ان ناموں کی عزت و احترام کی خاطر اُتار دے تاکہ وہ نجاست سے پاک و منزہ رہے اور اس حکم پر یہ روایت دلالت کرتی ہے۔

حدیث نمبر 21/82

ما أخبرني به الشيخ أيده الله تعالى عن أحمد بن محمد عن أبيه عن أحمد بن ادريس عن محمد بن أحمد بن يحيى عن أحمد بن الحسن بن علي بن فضال عن عمرو بن سعيد عن مصدق بن صدقة عن عمار الساباطي عن أبي عبد الله عليه السلام انه قال: لا يمس الجنب درهما ولا دينارا عليه اسم الله، ولا يستنجي وعليه خاتم فيه اسم الله، ولا يجامع وهو عليه، ولا يدخل المخرج وهو عليه.

جناب الشیخ رحمۃ اللہ علیہ نے جناب عمار الساباطی سے نقل کیا ہے اور انھوں نے حضرت امام ابوعبداللہ الصادق علیہ السلام سے نقل کیا ہے کہ آپؑ نے فرمایا: جنب اُس درہم اور دینار کو مس نہ کرے جس پر اللہ تعالیٰ کا نام درج ہو اور اس ہاتھ سے استنجا نہ کرے کہ جس میں ایسی انگوٹھی ہو جس پر اللہ تعالیٰ کا نام درج ہو اور اس انگوٹھی کو ہاتھ میں رکھ کر مباشرت نہ کرے اور ایسی انگوٹھی یا درہم و دینار کو ساتھ لے کر بیت الخلا میں داخل نہ ہو۔

حدیث نمبر 22/83

فاما ما رواه أحمد بن محمد عن البرقي عن وهب بن وهب عن أبي عبد الله عليه السلام قال: كان نقش خاتم أبي العزة لله جميعا وكان في يساره يستنجي بها، وكان نقش خاتم أمير المؤمنين عليه السلام الملك لله وكان في يده اليسرى يستنجي بها.

فهذا الخبر محمول على التقية لان راويه وهب بن وهب وهو عامي متروك العمل بما يختص بروايته، على ان ما قدمناه من آداب الطهارة وليس من واجباتها.

جناب الشیخ رحمۃ اللہ علیہ نے جو روایت وہب بن وہب سے نقل کی ہے اور اس نے جناب امام ابوعبداللہ الصادق علیہ السلام سے نقل کی ہے جس میں آپؑ نے فرمایا: میرے والد بزرگوار کی انگوٹھی کے نگینہ پر یہ درج تھا: العزة لله جميعا۔ اور

https://www.shiabookspdf.com

https://www.shiabookspdf.com

وہ ان کے بائیں ہاتھ میں ہوتی اور آپؑ اس سے استنجا کرتے تھے۔ اور یہ بھی نقل کیا کہ امیر المومنین علی علیہ السلام کی انگوٹھی کے نگینہ پر درج تھا: الملك لله، اور وہ آپؑ کے بائیں ہاتھ میں ہوتی اور آپؑ اس سے استنجا کرتے تھے۔

جناب الشیخ الطوسی رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں: اوّلاً، اس روایت کو تقیہ پر حمل کریں گے کیونکہ اس کا راوی وھب بن وھب ہے جو عامی ہے اور اس کی روایات پر علماء عمل نہیں کرتے تھے۔

ثانیاً: بیان ہوا ہے کہ یہ طہارت کے آداب میں سے ہے، یعنی مستحب ہے، واجب نہیں۔

ثالثاً: آئمہؑ میں سے کوئی بھی بائیں ہاتھ میں انگوٹھی نہیں پہنتا تھا یہ جھوٹ ہے، جس کی آئمہ معصومینؑ کی طرف نسبت دی گئی ہے۔

حدیث نمبر 23/84

فأما ما رواه محمد بن أحمد بن يحيى عن سهل بن زياد عن علي ابن الحكم عن أبان بن عثمان عن أبي القاسم عن أبي عبد الله عليه السلام قال قلت: له الرجل يريد الخلاء وعليه خاتم فيه اسم الله تعالى فقال: ما أحب ذلك قال فيكون اسم محمد قال: لا بأس به. فلا ينافي ما قلناه لان قوله عليه السلام لا بأس به إذا كان عليه اسم محمد صلى الله عليه وآله إنما اجازه لمن يدخل الخلاء وذلك معه ولم يجزه ان يستنجي وذلك في يده يباشر به النجاسة.

ثم قال أيده الله تعالى: (ولا يجوز السواك والانسان على حال الغائط حتى ينصرف منه) يدل على ذلك:

بہرحال وہ روایت جو جناب الشیخ رحمۃ اللہ علیہ نے جناب ابوالقاسم سے نقل کی ہے کہ جس میں ذکر ہوا ہے کہ وہ بیان کرتا ہے کہ میں حضرت امام ابوعبداللہ الصادق علیہ السلام سے عرض کیا: ایک بندہ جو تخلی کا ارادہ کرتا ہے جبکہ اس کے ہاتھ میں ایک انگوٹھی جس پر اللہ کا نام درج ہے اس کے لیے کیا حکم ہے؟

آپؑ نے فرمایا: میں اس کو پسند نہیں کرتا۔

راوی: اگر اس پر نام محمدؐ درج ہو تو؟

https://www.shiabookspdf.com

https://www.shiabookspdf.com

آپؑ نے فرمایا: کوئی حرج نہیں ہے۔

جناب الشیخ رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں: یہ حدیث اس کے منافی نہیں جو ہم نے بیان کی ہے کیونکہ آپؑ نے فرمایا: اگر نام محمدؐ ہو تو پھر کوئی حرج نہیں۔ یہ فقط وفقط اس پر دلالت کرتی ہے جو بندہ بیت الخلا میں داخل ہونے کا ارادہ کرتا ہے اور اس کے پاس وہ انگوٹھی ہے جس پر نام درج ہے۔ اس کے پاس ہونے میں کوئی حرج نہیں ہے۔ اس کے لیے یہ جائز نہیں کہ وہ اس کے استنجا کرے اور وہ انگوٹھی اس کے ہاتھ میں جو نجاست سے مباشر ہے یعنی اس ہاتھ سے استنجا کرے۔

حالتِ تخلی میں مسواک کرنا جائز نہیں

مسئلۃ: جناب الشیخ المفید رحمۃ اللہ علیہ نے بیان کیا کہ رفع حاجت کے وقت انسان کے لیے مسواک کرنا جائز نہیں ہے اور اس پر یہ ذیل والی روایت دلالت کرتی ہے۔

{حدیث نمبر 24/85}

ما أخبرني به الشيخ أيده الله قال: أخبرني أحمد بن محمد ابن الحسن عن أبيه عن محمد بن يحيى وأحمد بن ادريس عن محمد بن أحمد بن يحيى عن أبي عبد الله عن علي بن سليمان عن الحسن بن أشيم قال: أكل الاشنان يذيب البدن، والتدلك بالخزف يبلي الجسد، والسواك في الخلاء يورث البخر. ثم قال أيده الله تعالى: (ومن أراد البول فليرتد موضعا له ويجتنب الارض الصلبة فانها ترده عليه).

جناب الشیخ رحمۃ اللہ علیہ نے جناب الحسن بن اشیم سے نقل کیا ہے، وہ بیان کرتے ہیں کہ اشنان (ایک بوٹی ہے) اس کے کھانے سے بدن کمزور ہوتا ہے اور ٹھیکری سے جسم کو ملنا جسم کو بوسیدہ کر دیتا ہے اور بیت الخلا میں مسواک کرنے سے ذہن کند ہو جاتا ہے، یعنی حافظہ کمزور ہوتا ہے۔

مسئلۃ: اس کے بعد جناب الشیخ رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں: جو بندہ پیشاب کرنا چاہتا ہے وہ لوگوں سے دور ہو جائے اور سخت زمین پر پیشاب کرنے سے پرہیز کرے کیونکہ ایسی زمین پیشاب کو اس کی طرف پلٹا دے گی (چھینٹیں اڑ کر اس پر گریں گی) اور اس پر ذیل والی دو روایات دلالت کرتی ہیں۔

https://www.shiabookspdf.com

https://www.shiabookspdf.com

حدیث نمبر 25/86

ما أخبرني به الشيخ أيده الله تعالى عن أحمد بن محمد بن الحسن عن أبيه عن محمد بن يحيى عن محمد بن علي بن محبوب عن أحمد بن محمد عن سعيد ابن جناح عن بعض اصحابنا عن سليمان الجعفري قال بت مع الرضا عليه السلام في سفح جبل فلما كان آخر الليل قام فتنحى وصار على موضع مرتفع فبال وتوضأ وقال: من فقه الرجل أن يرتاد لموضع بوله، وبسط سراويله وقام عليه وصلى صلاة الليل.

جناب الشیخ رحمہ اللہ نے جناب سلیمان جعفری سے نقل کیا ہے، وہ بیان کرتے ہیں میں نے حضرت امام ابوالحسن علیہ السلام کے ساتھ دامن کوہ میں ایک رات بسر کی جب رات کا پچھلا پہر ہوا تو آپؑ بیدار ہوئے اور ایک بلند مقام کی طرف گئے اور وہاں آپؑ نے پیشاب کیا اور پھر آپؑ نے وضو کیا اور فرمایا۔ ایک بندے کے فقہی آداب میں سے ہے کہ مناسب مقام تلاش کرے اور وہاں پیشاب کرے اور پھر وضو کرے اور مناسب مقام پر اپنا کپڑا (پاجامہ) بچھائے اور اس پر نماز شب پڑھے۔

https://www.shiabookspdf.com

حدیث نمبر 26/87

وأخبرني الشيخ أيده الله عن أحمد بن محمد عن أبيه عن محمد ابن يحيى عن محمد بن أحمد بن يحيى عن علي بن إسماعيل عن صفوان عن عبد الله بن مسكان عن أبي عبد الله عليه السلام قال: كان رسول الله صلى الله عليه وآله أشد الناس توقيا عن البول، كان إذا أراد البول يعمد إلى مكان مرتفع من الارض أو إلى مكان من الامكنة يكون فيه التراب الكثير كراهية أن ينضح عليه البول.

ثم قال: (ولا يستقبل الريح ببوله فانها تعكسه فترده على جسده وثيابه).

جناب الشیخ رحمہ اللہ نے جناب عبداللہ بن مسکان سے نقل کیا ہے اور انھوں نے جناب امام صادق علیہ السلام سے نقل کیا ہے کہ آپؑ نے فرمایا: جب رسولِ خدا صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم پیشاب کرنے کا ارادہ کرتے تو آپؐ ایسے مقام کا انتخاب کرتے جو زمین سے بلند ہو وہ زمین جس پر خاک زیادہ ہو کیونکہ مکروہ ہے کہ پیشاب کے چھینٹے بندے پر پڑیں۔

https://www.shiabookspdf.com

https://www.shiabookspdf.com

مسئلۃ: جناب الشیخ المفید رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں: پیشاب کرتے وقت ہوا کے رُخ نہ بیٹھا جائے کیونکہ ہوا پیشاب کو اس کے جسد یا کپڑوں پر پلٹا دے گی۔ اور اس پر ذیل والی روایت دلالت کرتی ہے۔

حدیث نمبر 27/88

وأخبرني الشيخ أيده الله تعالى قال: أخبرني أحمد بن محمد بن الحسن عن أبيه عن محمد بن يحيى وأحمد بن ادريس عن محمد بن أحمد بن يحيى عن يعقوب بن يزيد عن عبد الحميد بن أبي العلا أو غيره رفعه قال: سئل الحسن بن علي عليهما السلام ما حد الغائط؟

قال: لا تستقبل القبلة ولا تستدبرها ولا تستقبل الريح ولا تستدبرها.

ثم قال أيده الله تعالى: (ولا يجوز البول في الماء الراكد) فقد مضى ذكره.

ثم قال: (ولا بأس به في الماء الجاري واجتنابه أفضل).

جناب الشیخ رحمۃ اللہ علیہ نے جناب عبدالحمید بن ابی العلا سے نقل کیا ہے اور انھوں نے سند مرفوعہ کے ساتھ جناب امام الحسن بن علی علیہما السلام سے نقل کیا ہے کہ آپؑ سے سوال کیا گیا: بول و براز کی حدود کیا ہیں؟

https://www.shiabookspdf.com

آپؑ نے فرمایا: بول و براز کرنے والا رُو بقبلہ نہ ہو، پشت بقبلہ نہ ہو۔ ہوا کے رُخ پر نہ ہو اور نہ ہی ہوا کو پشت کرے۔

مسئلۃ: جناب الشیخ رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں: کھڑے پانی میں پیشاب کرنا جائز نہیں ہے۔ اس کے بارے میں بیان گزر چکا ہے اور اس کے بعد جناب الشیخ رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں: جاری پانی میں پیشاب کرنے میں کوئی حرج نہیں ہے لیکن اس سے اجتناب کرنا افضل ہے اور اس پر ذیل والی روایات دلالت کرتی ہیں۔

حدیث نمبر 28/89

ما أخبرني به الشيخ أيده الله تعالى قال: أخبرني أحمد ابن محمد بن الحسن عن أبيه عن محمد بن الحسن عن أحمد بن محمد والحسين بن الحسن ابن أبان عن الحسين بن سعيد عن عثمان عن سماعة قال: سألته عن الماء الجاري يبال فيه؛ قال: لا بأس.

ويدل على أن الاجتناب منه أفضل

https://www.shiabookspdf.com

https://www.shiabookspdf.com

جناب الشیخ رحمۃ اللہ علیہ نے جناب سماعہ سے نقل کیا ہے، وہ بیان کرتے ہیں کہ میں نے آپؑ سے جاری پانی میں پیشاب کرنے والوں کے بارے میں سوال کیا تو آپؑ نے فرمایا: کوئی حرج نہیں ہے لیکن اجتناب کرنا افضل ہے۔
اس پر یہ ذیل والی روایت دلالت کرتی ہے۔

حدیث نمبر 29/90

ما أخبرني به الشيخ أيده الله تعالى عن أحمد بن محمد عن أبيه عن محمد بن يحيى عن محمد بن علي بن محبوب عن علي بن الريان عن الحسين عن بعض أصحابه عن مسمع عن أبي عبد الله عليه السلام قال قال أمير المؤمنين عليه السلام: إنه نهى أن يبول الرجل في الماء الجاري إلا من ضرورة، وقال: إن للماء أهلا. ثم قال: (ولا يجوز لاحد أن يستقبل بفرجه قرصي الشمس والقمر في بول ولا في غائط).

جناب الشیخ رحمۃ اللہ علیہ نے جناب مسمع سے نقل کیا ہے اور انھوں نے حضرت امام ابوعبداللہ الصادق علیہ السلام سے نقل کیا ہے کہ آپؑ نے فرمایا: امیرالمومنین حضرت علی علیہ السلام نے جاری پانی میں پیشاب کرنے سے منع فرمایا ہے سوائے ضرورت کے وقت اور آپؑ نے فرمایا: اس لیے کہ پانی کے اہل ہیں جن کو اس سے اذیت ہوتی ہے۔

مسئلة: جناب الشیخ المفید رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں: کسی کے لیے جائز نہیں کہ وہ پیشاب و پاخانہ کرتے وقت سورج و چاند کی طرف شرمگاہ کا رُخ کرے (یعنی خود سورج و چاند کی ٹکی کی طرف شرمگاہ کا رُخ نہ کرے)۔ اور اس پر ذیل والی روایت دلالت کرتی ہے۔

حدیث نمبر 30/91

ما أخبرني به الشيخ أيده الله تعالى قال أخبرني أحمد بن محمد ابن الحسن عن أبيه عن محمد بن يحيى عن محمد بن علي بن محبوب عن أحمد البرقي عن النوفلي عن السكوني عن جعفر عن أبيه عن آبائه عليهم السلام قال: نهى رسول الله صلى الله عليه وآله أن يستقبل الرجل الشمس والقمر بفرجه وهو يبول.

جناب الشیخ رحمۃ اللہ علیہ نے جناب السکونی سے نقل کیا ہے اور انھوں نے جناب امام جعفر الصادق علیہ السلام سے نقل کیا ہے

https://www.shiabookspdf.com

https://www.shiabookspdf.com

اور انھوں نے اپنے آباؤ اجداد سے نقل کیا ہے کہ رسولِ خدا ﷺ نے منع فرمایا ہے اگر کوئی پیشاب کرتے وقت اپنی شرمگاہ کا رُخ سورج و چاند کی طرف کرے۔

حدیث نمبر 31/92

وبهذا الاسناد عن محمد بن علي بن محبوب عن محمد بن الحسين عن محمد بن حماد بن زيد عن عبد الله بن يحيى الكاهلي عن أبي عبد الله عليه السلام قال قال: رسول الله صلى الله عليه وآله لا يبولن أحد كم وفرجه باد للقمر يستقبل به.

جناب الشیخ علیہ الرحمہ نے جناب عبداللہ بن یحییٰ الکاہلی سے نقل کیا ہے، جناب ابوعبداللہ الصادق علیہ السلام سے نقل کیا ہے کہ آپؑ نے فرمایا کہ رسولِ خدا ﷺ نے فرمایا: تم میں سے کوئی اس حالت میں پیشاب نہ کرے کہ اس کی شرمگاہ کا رُخ چاند کی طرف ہو یعنی وہ چاند کے رُخ نہ ہو۔

https://www.shiabookspdf.com

پیشاب کو پاک کرنے کے لیے کتنا پانی ضروری ہے؟

پیشاب کے استنجا میں کم از کم پانی پیشاب کے اس قطرہ کے دو برابر ہونا چاہیے جو حشفہ پر پیشاب کے بعد باقی رہ جاتا ہے اور اس سے زیادہ ہونے کے جواز پر اور اس کی مقدار پر جواز پر دلالت ذیل والی روایت کرتی ہے۔

حدیث نمبر 32/93

فأخبرني به الشيخ أيده الله تعالى قال: أخبرني أحمد ابن محمد عن أبيه عن سعد بن عبد الله عن الهيثم بن أبي مسروق النهدي عن مروك ابن عبيد عن نشيط بن صالح عن أبي عبد الله عليه السلام قال: سألته كم يجزي من الماء في الاستنجاء من البول؛ فقال: بمثلي ما على الحشفة من البلل.

جناب الشیخ علیہ الرحمہ نے جناب نشیط بن صالح سے نقل کیا ہے، وہ بیان کرتے ہیں کہ میں نے حضرت امام ابوعبداللہ الصادق علیہ السلام سے سوال کیا کہ پیشاب کی طہارت کے لیے کتنا پانی ہونا چاہیے؟

آپؑ نے فرمایا: حشفہ پر جو تری موجود ہو اس سے کم از کم دو برابر پانی ہونا چاہیے۔

https://www.shiabookspdf.com

https://www.shiabookspdf.com

حدیث نمبر 33/94

والخبر الذی رواه سعد بن عبد الله عن أحمد بن محمد بن عیسٰی ویعقوب بن یزید عن مرك بن عبید عن نشیط بن صالح عن بعض أصحابنا عن أبی عبد الله علیه السلام قال: یجزی من البول أن یغسله بمثله.

فهذا أولاً خبر مرسل لان نشیط قال: عن بعض أصحابنا ومع هذا قد روی الخبر الاول مسنداً بخلاف ما تضمنه هذا الخبر، فیحتمل أیضاً أن یکون وهم الراوی عنه ولو سلم وصح لاحتمل أن یکون أراد بقوله بمثله یعنی بمثل ما خرج من البول وهو أکثر من مثلی ما یبقی علی رأس الحشفة. والذی یکشف عن هذا التأویل.

جناب الشیخ علیہ الرحمہ نے جناب نشیط بن صالح سے نقل کیا اور انھوں نے بعض اصحاب سے نقل کیا اور انھوں نے امام ابوعبداللہ الصادق علیہ السلام سے نقل کیا کہ آپؑ نے فرمایا: مقامِ پیشاب کواس کے مثل پانی سے پاک کرنا مجزی ہے۔

https://www.shiabookspdf.com

جناب الشیخ الطوسی علیہ الرحمہ فرماتے ہیں: اوّلاً یہ روایت مُرسلہ ہے کیونکہ جناب نشیط نے بیان کیا کہ انھوں نے بعض اصحاب سے نقل کیا ہے جبکہ اس سے قبل والی روایت مسند ہے۔ اور وہ روایت اس کے مضمون کے خلاف ہے اور یہ بھی احتمال ہے۔ یہ راوی کا وہم ہو اگر اس روایت کو تسلیم کرلیا جائے اور صحیح قرار دیا جائے تو پھر بھی یہ احتمال ہے کہ آپ نے فرمایا: پیشاب کی مثل پانی یعنی جتنی مقدار میں پیشاب کیا ہے اتنی مقدار پانی تو یہ لامحالہ طور پر اس تری سے زیادہ ہے جو حشفہ پر موجود ہے۔ اور اس روایت کی تاویل سے یہ ہی کشف ہوتا ہے۔ اسی پر یہ روایت بھی دلالت کرتی ہے۔

حدیث نمبر 34/95

ما أخبرنی به الشیخ أیده الله تعالی عن أبی القاسم جعفر ابن محمد عن أبیه عن سعد بن عبد الله عن أحمد وعبد الله ابنی محمد بن عیسٰی عن داود الصرمی قال: رأیت أبا الحسن الثالث علیه السلام غیر مرة یبول ویتناول کوزا صغیرا ویصب الماء علیه من ساعته. قوله: یصب الماء علیه یدل علی أن قدر الماء أکثر من مقدار بقیة البول لانه لا ینصب إلا مقدار یزید علی ذلك.

https://www.shiabookspdf.com

https://www.shiabookspdf.com

ثم قال: (ومن أجنب فأراد الغسل فلا يدخل يده في الماء إذا كان في إناء حتى يغسلها ثلاثاً، وان كان وضوءه من الغائط فليغسلها قبل ادخالها مرتين على ما ذكرناه ومن حدث البول يغسلها مرة واحدة قبل ادخالها الاناء وكذلك من حدث النوم).

جناب الشیخ رحمۃ اللہ علیہ نے جناب داؤد صرمی سے نقل کیا ہے وہ بیان کرتے ہیں کہ میں نے حضرت امام ابوالحسن الثالث (امام نقی علیہ السلام) کو کافی مرتبہ دیکھا کہ آپؑ پیشاب کرتے اور ایک چھوٹے سے کوزے میں پانی لے کر اسی وقت اس پر ڈالتے، یعنی استنجا کرتے تھے۔

جناب الشیخ الطوسی رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں کہ جناب راوی نے فرمایا: (وہ پانی کو اس پر ڈالتے تھے) یہ دلالت کرتا ہے کہ پانی کی مقدار پیشاب سے حتماً زیادہ ہے کیونکہ ڈالنا ممکن نہیں مگر اس وقت جب پانی زیادہ ہو۔

مسئلۃ: جناب الشیخ المفید رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں: جو بندہ مجنب ہو پس وہ غسل کا ارادہ کرے تو اگر پانی کسی برتن میں موجود ہے تو اپنے ہاتھوں کو پانی میں داخل کرنے سے پہلے تین دفعہ دھوئے اور اگر وہ پاخانہ کرنے کے بعد وضو کرنا چاہتا ہے اور پانی برتن میں ہے تو پانی ہاتھ پر ڈالنے سے قبل ہاتھ کو دو مرتبہ دھوئے جیسا کہ ہم نے ذکر کر دیا ہے۔

اور اگر اس کا وضو پیشاب کرنے کے بعد ہو تو پانی میں ہاتھ ڈالنے سے قبل ہاتھوں کو ایک دفعہ دھوئے اور ایسے ہی نیند کے حدث کے بعد وضو کرنا چاہتا ہے تو ایک مرتبہ پہلے ہاتھوں کو دھوئے پھر برتن میں ہاتھ ڈالے اور اس پر درج ذیل روایت دلالت کرتی ہے۔

حدیث نمبر 35/96

ما أخبرني به الشيخ أيده الله تعالى عن أحمد بن محمد عن أبيه عن محمد بن يحيى وأحمد بن ادريس جميعا عن محمد بن أحمد بن يحيى عن محمد بن أحمد عن أبيه عن ابن أبي عمير عن حماد بن عثمان عن عبيد الله الحلبي (عن أبي عبد الله عليه السلام) قال سألته عن الوضوء كم يفرغ الرجل على يده اليمنى قبل أن يدخلها في الاناء؛ قال: واحدة من حدث (النوم [٢] و) البول واثنتان من الغائط وثلاثا من الجنابة.

جناب الشیخ رحمۃ اللہ علیہ نے جناب عبید اللہ الحلبی سے نقل کیا ہے، وہ بیان کرتے ہیں کہ میں نے حضرت امام صادق علیہ السلام

https://www.shiabookspdf.com

https://www.shiabookspdf.com

سے سوال کیا کہ وضو کرنے سے قبل پانی والے برتن میں ہاتھ ڈالنے سے قبل کتنی مرتبہ دائیں ہاتھ کو دھونا چاہیے؟
آپؑ نے فرمایا: نیند اور پیشاب والے حدث کے لیے ایک دفعہ دھونا چاہیے اور پاخانہ کے حدث کے بعد دومرتبہ اور جنابت کے حدث کے بعد برتن میں ہاتھ داخل کرنے سے قبل تین مرتبہ ہاتھ کو دھوئے۔

حدیث نمبر 36/97

وبهذا الاسناد عن محمد بن أحمد بن يحيى عن علي بن السندي عن حماد بن عيسى عن حريز عن أبي جعفر عليه السلام قال: يغسل الرجل يده من النوم مرة ومن الغائط والبول مرتين ومن الجنابة ثلاثاً.

فلو أدخل يده في الاناء قبل أن يغسلها لم يفسد الماء إذا كانت طاهرة. يدل على ذلك:
جناب الشیخ رحمہ اللہ نے جناب حریز سے نقل کیا ہے اور انھوں نے حضرت امام ابوجعفر الباقر علیہ السلام سے نقل کیا ہے کہ آپؑ نے فرمایا: بندہ نیند والے حدث کے بعد ایک دفعہ ہاتھ دھوئے اور بول و براز کے حدث کے بعد دومرتبہ ہاتھوں کو دھوئے۔ اور جنابت کے بعد تین مرتبہ ہاتھوں کو دھوئے۔

مسئلة: جناب الشیخ رحمہ اللہ فرماتے ہیں: اگر بندے کے ہاتھ ظاہری نجاست سے پاک ہیں اور وہ ہاتھوں کو دھوئے بغیر پانی والے برتن میں داخل کردے تو یہ پانی فاسد و نجس نہیں ہوگا۔ اور اس پر ذیل والی روایت دلالت کرتی ہے۔

حدیث نمبر 37/98

ما أخبرني به الشيخ أيده الله تعالى قال: أخبرني أحمد ابن محمد عن أبيه عن سعد بن عبد الله عن أحمد بن محمد عن الحسين بن سعيد عن صفوان ابن يحيي وفضالة بن أيوب عن العلاء بن رزين عن محمد بن مسلم عن أحدهما عليهما السلام قال: سألته عن الرجل يبول ولم تمس يده اليمنى شيئاً أيغمسها في الماء؟ قال: نعم وان كان جنبا.

يعني إذا كانت يده طاهرة، دلالة ذلك.
جناب الشیخ رحمہ اللہ نے جناب محمد بن مسلم سے نقل کیا ہے، وہ بیان کرتے ہیں کہ میں نے امام محمد باقر اور امام صادق علیہ السلام سے سوال کیا: ایک بندہ جو پیشاب کرتا ہے اور اس کے ہاتھوں کو ظاہری نجاست نہیں لگی اور کیا وہ ہاتھوں کو

https://www.shiabookspdf.com

https://www.shiabookspdf.com

دھوئے بغیر پانی والے برتن میں ہاتھ ڈال سکتا ہے؟

آپؑ نے فرمایا: ہاں، خواہ مجنب ہو تب بھی ہاتھ ڈال سکتا ہے۔

مراد ہے جب اس کے ہاتھ ظاہری نجاست سے پاک ہو اور اس پر یہ روایت دلالت کرتی ہے۔

حدیث نمبر 38/99

ما أخبرني به الشيخ أيده الله تعالى بهذا الاسناد عن سعد عن أحمد بن محمد عن الحسين بن سعيد عن أخيه الحسن عن زرعة بن محمد الحضرمي عن سماعة بن مهران عن أبي عبد الله عليه السلام قال: إذا أصابت الرجل جنابة فأدخل يده في الاناء فلا بأس إن لم يكن أصاب يده شيء من المني.

جناب الشیخ رحمۃ اللہ علیہ نے جناب سماعہ بن مہران سے نقل کیا ہے اور انھوں نے جناب امام جعفر صادق علیہ السلام سے نقل کیا ہے کہ آپؑ نے فرمایا: جب کوئی بندہ مجنب ہو جائے تو اس کا برتن میں ہاتھوں کو داخل کرنے میں کوئی حرج نہیں ہے۔ اگر اس کے ہاتھوں پر منی لگی نہ ہو (یعنی اس کے ہاتھ منی کی وجہ سے نجس نہ ہوئے ہوں)۔

حدیث نمبر 39/100

الحسين بن سعيد عن ابن سنان عن ابن مسكان عن أبي بصير عن أبي عبد الله عليه السلام قال: سألته عن الجنب يحمل الركوة أو التور فيدخل اصبعه فيه قال: ان كانت يده قذرة فاهرقه وان كانت لم يصبها قذر فليغتسل منه هذا مما قال الله تعالى :(ما جعل عليكم في الدين من حرج).

ثم قال: (فإن كان وضوءه من ماء كثير في غدير أو نهر فلا بأس بأن يدخل يده من هذه الاحداث فيه وإن لم يغسلها).

جناب الشیخ رحمۃ اللہ علیہ نے جناب ابو بصیر رحمۃ اللہ علیہ سے نقل کیا ہے اور بیان کیا ہے کہ میں نے حضرت امام ابو عبد اللہ علیہ السلام سے سوال کیا: مجنب بندے نے پانی والا چھوٹا برتن اٹھایا ہوا ہے اور اس کی انگلیاں اس میں داخل ہیں تو کیا حکم ہے؟

آپؑ نے فرمایا: اگر اس کی انگلیاں نجس ہیں تو وہ پانی کو گرا دے اور اگر اس کی انگلیوں کو نجاست نہیں لگی ہوئی تو

https://www.shiabookspdf.com

https://www.shiabookspdf.com

وہ ان ہاتھوں کو اس پانی سے دھو سکتا ہے اور یہ ان موارد میں سے ہے جن کے بارے میں اللہ تعالیٰ نے فرمایا: ”دین کے بارے میں تمھارے اُوپر حرج نہیں قرار دیا یعنی تنگی نہیں ہے“۔

اگر کثیر پانی سے وضو کرنا ہے یا جاری سے تو پھر دھونے کا حکم

مسئلہ: اس کے بعد جناب الشیخ رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں کہ اگر بندے کا وضو کثیر پانی سے ہو جو تالاب کا پانی ہے یا نہر کا پانی ہے تو پھر ان احداث میں بغیر ہاتھ دھوئے بھی ہاتھوں کو پانی میں ڈال سکتا ہے۔ اس پر ذیل والی روایت دلالت کرتی ہے۔

حدیث نمبر 40/101

ما أخبرني به الشيخ أيده الله تعالى عن أحمد بن محمد عن أبيه عن سعد بن عبد الله عن أحمد بن محمد عن محمد بن خالد عن محمد بن سنان عن إسماعيل بن جابر قال: سألت أبا عبد الله عليه السلام عن قدر الماء الذي لا ينجسه شيء فقال: كر. قلت وكم الكر؟ قال: ثلاثة أشبار في ثلاثة أشبار. وسنتكلم في كمية الكر إن شاء الله تعالى.

ثم قال: (ولو أدخلها من غير غسل على ما وصفناه لم يفسد بذلك الماء ولم يضر بطهارته منه).

جناب الشیخ رحمۃ اللہ علیہ نے جناب اسماعیل بن جابر سے نقل کیا ہے، وہ بیان کرتے ہیں کہ میں نے حضرت امام ابوعبداللہ الصادق علیہ السلام سے سوال کیا: پانی کی وہ مقدار جس کو کوئی چیز نجس نہیں کر سکتی وہ کتنی ہے؟

آپؑ نے فرمایا: وہ مقدار کُر پانی ہے۔

راوی: میں نے عرض کیا: کُر پانی کتنا ہوتا ہے؟

آپؑ نے فرمایا: تین بالش ضرب، تین بالش ضرب تین بالش (یعنی تین بالش چوڑائی، تین بالش لمبائی اور تین بالش گہرائی ہو)۔

جناب الشیخ رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں: عنقریب ہم کُر کی مقدار کے بارے میں بحث کریں گے۔ ان شاء اللہ!

مسئلہ: جناب الشیخ رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں: اگر ہاتھوں کو دھوئے بغیر کُر پانی میں داخل کر دیا جائے تو اس کی وجہ

https://www.shiabookspdf.com

https://www.shiabookspdf.com

سے وہ پانی فاسد نہیں ہوگا اور اس کی طہارت کو اس وجہ سے کوئی ضرر و نقصان نہیں ہوگا۔ اس پر دلالت کرنے والی روایت گزر چکی ہے۔

مسئلة: پھر جناب الشیخ رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں کہ اگر نجس ہاتھ پانی میں داخل کیا جائے تو اگر پانی قلیل اور کھڑا ہو وہ فاسد ہو جائے گا۔ پھر اس پانی سے طہارت جائز نہیں ہوگی اور اس پر ذیل والی روایت دلالت کرتی ہے۔

حدیث نمبر 42/102

ما أخبرني به الشيخ أيده الله تعالى قال: أخبرني أحمد ابن محمد عن أبيه عن محمد بن الحسن وسعد بن عبد الله عن أحمد بن محمد بن عيسى والحسين بن الحسن بن أبان عن الحسين بن سعيد عن أخيه عن زرعة عن سماعة قال: سألته عن رجل يمس الطست أو الركوة ثم يدخل يده في الاناء قبل أن يفرغ على كفيه قال: يهريق من الماء ثلاث حفنات وإن لم يفعل فلا بأس، وإن كانت أصابته جنابة فأدخل يده في الماء فلا بأس به ان لم يكن أصاب يده شيء من المني، وإن كان أصاب يده فأدخل يده في الماء قبل أن يفرغ على كفيه فليهرق الماء كله.

جناب الشیخ رحمۃ اللہ علیہ نے جناب سماعہ سے نقل کیا ہے، وہ بیان کرتے ہیں کہ میں نے آپ سے ایک بندے کے بارے میں سوال کیا جس نے طشت کو یا چھوٹے پانی کے برتن کو مس کیا ہے اور پھر اپنے دونوں ہاتھوں کو دھوئے بغیر اس نے اس پانی والے برتن میں ڈالے دیئے ہیں تو اس کا کیا حکم ہے؟

آپؑ نے فرمایا: اس کو چاہیے کہ اس پانی سے تین چلو پانی گرا دے اور وہ ایسا نہ بھی کرے تب بھی کوئی حرج نہیں ہے۔ اگر وہ مجنب ہو اور اگر اس کے ہاتھوں کو منی نہیں لگی تو تب بھی کوئی حرج نہیں ہے اور اگر اس کے ہاتھوں کو منی لگی ہے تو پھر وہ ہاتھوں کو دھوئے بغیر پانی میں داخل کر دے تو اس سارے پانی کو گرا دیا جائے۔

حدیث نمبر 42/103

وبهذا الاسناد عن الحسين بن سعيد عن ابن سنان عن ابن مسكان عن أبي بصير عن أبي عبد الله عليه السلام قال: سألته عن الجنب يحمل الركوة أو التور فيدخل اصبعه

https://www.shiabookspdf.com

https://www.shiabookspdf.com

فيه قال: إن كانت يده قذرة فليهرقه، وإن كان لم يصبها قذر فليغتسل منه هذا مما قال الله تعالى: (ما جعل عليكم في الدين من حرج).

جناب الشیخ رحمہ اللہ نے جناب ابوبصیر رحمہ اللہ سے نقل کیا ہے، وہ بیان کرتے ہیں کہ میں نے حضرت امام صادق علیہ السلام سے مجنب بندے کے بارے میں سوال کیا جس نے پانی کے چھوٹے برتن کو اُٹھایا ہوا ہے پھر اس کی انگلی پانی میں داخل ہوگئی ہے تو اس کا کیا حکم ہے؟

آپؑ نے فرمایا: اگر اس کا ہاتھ نجس ہے تو پانی کو گرا دیا جائے۔ اور اگر اس کا پانی ظاہری نجاست سے نجس نہیں ہے تو پھر اس کو چاہیے اس سے غسل کرے۔ یہ ان موارد سے ہے جن کے بارے میں اللہ تعالیٰ نے فرمایا ہے: تمہارے اُوپر دین کے معاملہ میں کوئی حرج قرار نہیں دیا گیا۔

حدیث نمبر 43/104

فأما ما رواه الحسين بن سعيد عن القاسم بن محمد عن أبان عن زكار بن فرقد عن عثمان بن زياد قال قلت: لأبي عبد الله عليه السلام أكون في السفر فآتي الماء النقيع ويدي قذرة فأغمسها في الماء قال لا بأس. فالمراد به إذا كان الماء قد بلغ مقدار الكر الذي لا يقبل النجاسة والذي يبين ذلك.

وہ روایت جس کو جناب الشیخ رحمہ اللہ نے جناب عثمان بن زیاد سے نقل کیا ہے کہ جس میں وہ بیان کرتے ہیں کہ میں نے حضرت امام ابوعبداللہ الصادق علیہ السلام کی خدمت میں عرض کیا: میں سفر میں تھا اور میرے پاس پانی کا ایک ذخیرہ تھا اور میرا ہاتھ نجس تھا جس کو میں نے پانی میں ڈال دیا تو اس کے لیے کیا حکم ہے؟

آپؑ نے فرمایا: کوئی حرج نہیں ہے۔

جناب الشیخ الطوسی رحمہ اللہ فرماتے ہیں: اس سے مراد ہے کہ جب پانی کُر کی مقدار ہو تو وہ نجاست کو قبول نہیں کرتا یعنی وہ نجس نہیں ہوتا۔

حدیث نمبر 45/105

ما أخبرني به الشيخ أيده الله تعالى عن أحمد بن محمد عن أبيه عن الحسين بن الحسن بن

https://www.shiabookspdf.com

https://www.shiabookspdf.com

أبان عن الحسين بن سعيد عن أحمد بن محمد بن أبي نصر قال: سألت أبا الحسن عليه السلام عن الرجل يدخل يده في الاناء وهي قذرة قال: يكفي الاناء.

جناب الشیخ رحمۃ اللہ علیہ نے جناب احمد بن محمد بن ابی نصر سے نقل کیا ہے، وہ بیان کرتے ہیں کہ میں نے امام ابوالحسن الرضا علیہ السلام سے ایک بندے کے بارے میں سوال کیا کہ جس کا ہاتھ نجس ہے اور اس نے اپنا ہاتھ پانی والے برتن میں داخل کر دیا ہے تو اس کا کیا حکم ہے؟

آپؑ نے فرمایا: اس برتن کو اُلٹا دیا جائے، یعنی اس کا پانی گرا دیا جائے۔

حدیث نمبر 45/106

فأما ما رواه الحسين بن سعيد عن ابن سنان وعثمان بن عيسى جميعا عن ابن مسكان عن ليث المرادي أبي بصير عن عبد الكريم بن عتبة الكوفي الهاشمي قال سألت أبا عبدالله عليه السلام عن الرجل يبول ولم يمس يده اليمنى شئ أيدخلها في وضوءه قبل أن يغسلها؛ قال: لا حتى يغسلها قلت: فانه استيقظ من نومه ولم يبل أيدخل يده في وضوءه قبل أن يغسلها؛ قال: لا لانه لا يدري حيث بأتت يده فليغسلها.

فهذا الخبر محمول على الاستحباب دون الوجوب بدلالة ما قدمناه من الاخبار.

ثم قال أيده الله تعالى: (وان كان كرا وقدره الف رطل ومائتا رطل بالعراقي لم يفسده وان كان راكدا).

جناب الشیخ الطوسی رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں: وہ روایت جس کو جناب الشیخ المفید رحمۃ اللہ علیہ نے جناب عبدالکریم بن عتبہ الکوفی الہاشمی سے نقل کیا، وہ بیان کرتے ہیں کہ میں نے حضرت امام ابوعبداللہ الصادق علیہ السلام سے ایک بندے کے بارے میں سوال کیا کہ جو پیشاب کرتا ہے اور اس کے ہاتھ کو ظاہری نجاست نہیں لگی تو وہ ہاتھوں کو دھونے سے قبل وضو والے پانی میں ہاتھ داخل کر سکتا ہے؟

آپؑ نے فرمایا: نہیں، جب تک وہ دھو نہ لے۔

پھر میں نے عرض کیا: وہ بندہ نیند سے بیدار ہوا ہے اور اس نے پیشاب نہیں کیا تو کیا وہ بندہ ہاتھوں کے دھونے سے قبل وضو والے پانی میں ہاتھ داخل کر سکتا ہے؟

https://www.shiabookspdf.com

https://www.shiabookspdf.com

آپؑ نے فرمایا: نہیں، وہ سویا ہوا تھا، اس کو کیا معلوم۔ پس وہ ہاتھوں کو دھوئے۔

جناب الطوسی رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں: اس روایت کو استحباب پر حمل کیا جائے گا نا کہ وجوب پر۔ یعنی یہ مستحب ہے۔ ان روایات کی وجہ سے جو پہلے گزر چکی ہیں۔

مسئلة: جناب الشیخ رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں: اگر پانی کی مقدار کُر ہو اور اس کی مقدار بارہ سو عراقی رطل ہے۔ اگر اس مقدار میں پانی گھڑا بھی ہو تب بھی نجاست کی وجہ سے فاسد و نجس نہیں ہوتا۔ (یہ مقدار تقریباً ۳۸۰ کلوگرام بنے گی)

حدیث نمبر 46/107

فأخبرني الشيخ أيده الله تعالى قال: أخبرني أحمد بن محمد بن الحسن عن أبيه عن محمد بن الحسن وسعد بن عبد الله عن أحمد بن محمد بن عيسى والحسين بن الحسن بن أبان عن الحسين بن سعيد عن ابن أبي عمير عن أبي أيوب عن محمد بن مسلم عن أبي عبد الله عليه السلام وسئل عن الماء تبول فيه الدواب وتلغ فيه الكلاب ويغتسل فيه الجنب قال: إذا كان الماء قدر كر لم ينجسه شئ.

https://www.shiabookspdf.com

جناب الشیخ رحمۃ اللہ علیہ نے جناب محمد بن مسلم سے نقل کیا ہے، وہ بیان کرتے ہیں کہ حضرت امام صادق علیہ السلام سے سوال کیا گیا وہ پانی جس میں جانور پیشاب کرے اور اس سے کتا پانی پی لے اور مجنب شخص غسل کرے تو اس کا کیا حکم ہے؟

آپؑ نے فرمایا: اگر وہ کُر کی مقدار میں ہو تو اس کو کوئی چیز نجس نہیں کر سکتی۔

حدیث نمبر 47/108

وبهذا الاسناد عن الحسين بن سعيد عن حماد عن معاوية ابن عمار عن أبي عبد الله عليه السلام قال: إذا كان الماء قدر كر لم ينجسه شئ.

جناب الشیخ رحمۃ اللہ علیہ نے جناب معاویہ بن عمار سے نقل کیا ہے اور انھوں نے جناب امام ابوعبداللہ الصادق علیہ السلام سے نقل کیا ہے کہ آپؑ نے فرمایا: اگر پانی کُر کی مقدار میں ہو تو اس کو کوئی چیز نجس نہیں کر سکتی۔

حدیث نمبر 48/109

وأخبرني الشيخ أيده الله تعالى عن أبي القاسم جعفر بن محمد عن محمد بن يعقوب عن

https://www.shiabookspdf.com

https://www.shiabookspdf.com

محمد بن اسماعیل عن الفضل بن شاذان عن صفوان، وعلی ابن ابراهیم عن أبیه عن حماد بن عیسیٰ جمیعا عن معاویة بن عمار قال: سمعت أبا عبد الله علیه السلام یقول: إذا کان الماء قدر کر لم ینجسه شیٔ.

جناب الشیخ رحمہ اللہ نے ایک دوسری سند کے ساتھ جناب معاویہ بن عمار سے نقل کیا ہے، وہ بیان کرتے ہیں کہ میں نے حضرت امام ابوعبداللہ الصادق علیہ السلام سے سنا ہے کہ آپؑ نے فرمایا: جب پانی کُر کی مقدار میں ہو تو اس کو کوئی چیز نجس نہیں کرسکتی۔

حدیث نمبر 49/110

فأما الخبر الذی رواه الحسین بن سعید عن عثمان بن عیسیٰ عن سماعة عن أبی بصیر قال سألته عن کر من ماء مررت به وأنا فی سفر قد بال فیه حمار أو بغل أو انسان قال: لا توضأ منه ولا تشرب منه.

https://www.shiabookspdf.com

فالمراد به إذا تغیر لونه أو طعمه أو رائحته، والذی یدل علی ذلک.

وہ روایت جس کو جناب الشیخ المفید رحمہ اللہ نے جناب ابوبصیر رحمہ اللہ سے نقل کیا ہے وہ بیان کرتے ہیں کہ میں نے حضرت امام علیہ السلام سے کُر پانی کے بارے میں سوال کیا کہ میں حالتِ سفر میں تھا۔ میرا گزر کُر پانی سے ہوا کہ جس میں گدھے نے پیشاب کیا یا خچر نے یا انسان نے تو اس کا کیا حکم ہے؟

آپؑ نے فرمایا: اس سے نہ وضو کرنا اور نہ اس سے پینا۔

جناب الشیخ الطوسی رحمہ اللہ فرماتے ہیں: اس سے مراد ہے کہ جب نجاست کی وجہ سے اس کا رنگ یا بُو یا ذائقہ تبدیل ہو جائے اور اس پر ذیل والی روایت دلالت کرتی ہے۔

حدیث نمبر 50/111

ما أخبرنی به الشیخ أیده الله تعالی قال: أخبرنی أحمد بن محمد بن الحسن عن أبیه عن سعد بن عبد الله عن محمد بن عیسیٰ عن یاسین البصری عن حریز بن عبد الله عن أبی بصیر عن أبی عبد الله علیه السلام انه سئل عن الماء النقیع تبول فیه الدواب

https://www.shiabookspdf.com

https://www.shiabookspdf.com

فقال: إن تغير الماء فلا تتوضأ منه، وإن لم تغيره أبوالها فتوضأ منه و كذلك الدم إذا سال في الماء وأشباهه.

جناب الشیخ المفید رحمہ اللہ نے جناب ابوبصیر رحمہ اللہ سے نقل کیا ہے اور انھوں نے جناب امام ابوعبداللہ الصادق علیہ السلام سے نقل کیا ہے کہ آپؑ سے سوال کیا کہ پانی ایک جگہ جمع تھا۔ اس میں جانور پیشاب کر رہے تھے تو اس کا کیا حکم ہے؟

آپؑ نے فرمایا: اگر اس پانی کا رنگ تبدیل ہو چکا ہے تو اس سے وضو نہ کرو۔ اور اگر جانوروں کے پیشاب سے اس کا رنگ تبدیل نہیں ہو تو اس سے وضو کرو اور ایسے ہی اگر خون یا اس جیسی نجاست پانی میں چلی جائے تو اس کا حکم بھی یہی ہے۔

حدیث نمبر 51/112

وبهذا الاسناد عن سعد بن عبد الله عن أحمد بن محمد بن عيسى عن العباس بن معروف عن حماد بن عيسى عن إبراهيم بن عمر اليماني عن أبي خالد القماط أنه سمع أباعبد الله عليه السلام يقول: في الماء يمر به الرجل وهو نقيع فيه الميتة الجيفة فقال أبو عبد الله عليه السلام: إن كان الماء قد تغير ريحه أو طعمه فلا تشرب ولا تتوضأ منه، وإن لم يتغير ريحه وطعمه فاشرب وتوضأ.

https://www.shiabookspdf.com

جناب الشیخ رحمہ اللہ نے جناب ابوالخالد القماط سے نقل کیا ہے، وہ بیان کرتے ہیں کہ انھوں نے حضرت امام جعفر صادق علیہ السلام سے سنا ہے کہ آپؑ سے اس پانی کے بارے میں سوال کیا گیا جس کے پاس سے ایک بندہ گزرا جو ایک تالاب میں تھا اور اس میں ایک مردار تھا تو اس کا کیا حکم ہے؟

جناب امام ابوعبداللہ الصادق علیہ السلام نے فرمایا: اگر اس پانی کا رنگ یا بو یا ذائقہ بدل چکا ہے تو اس سے نہ وضو کرنا اور نہ اُس کو پینا۔ اور اگر اس کا رنگ اور بو تبدیل نہیں ہوا تو اس پانی کو پی سکتے ہو اور اس سے وضو بھی کر سکتے ہو۔

کر پانی کی مقدار

بہرحال وہ روایات جو کر پانی کی مقدار پر دلالت کرتی ہیں:

https://www.shiabookspdf.com

https://www.shiabookspdf.com

حدیث نمبر 52/113

فما أخبرني به الشيخ أيده الله تعالى عن أحمد بن محمد بن الحسن عن أبيه عن محمد بن يحيى عن محمد بن أحمد بن يحيى عن يعقوب بن يزيد عن ابن أبي عمير عن بعض أصحابنا عن أبي عبد الله عليه السلام قال: الكر من الماء الذي لا ينجسه شيء ألف ومائتا رطل. فأما الاخبار التي رويت مما يتضمن التحديد بثلاثة اشبار والذراعين وما أشبه ذلك، فليس بينها وبين ما رويناه تناقض، لانه لا يمتنع أن يكون ما قدره هذه الاقدار وزنه ألف رطل ومائتا رطل، وأنا أورد طرفا من الاخبار التي تتضمن ذكر ذلك، فمنها.

جناب الشیخ رحمہ اللہ نے جناب ابن ابی عمیر سے نقل کیا ہے، وہ بیان کرتے ہیں، ہمارے بعض اصحاب نے امام ابوعبداللہ الصادق علیہ السلام سے نقل کیا ہے کہ آپؑ نے فرمایا: کر پانی جس کو کوئی نجاست نجس نہیں کرتی اس کی مقدار بارہ سو رطل عراقی ہے۔

https://www.shiabookspdf.com

جناب الشیخ الطوسی رحمہ اللہ فرماتے ہیں: وہ روایات کہ جن میں کر کی مقدار بیان کرتے ہوئے ذکر ہوا ہے: تین بالش یا دو ذراع یا جو اس کے مشابہ ہیں۔

ان روایات اور جو ہم نے روایت ذکر کی ہے۔ اس میں کوئی تناقض نہیں ہے کیونکہ ممکن ہے اس مقدار پانی کے ذخیرہ کا وزن بارہ سو رطل عراقی ہو اور میں ان روایات کو ذکر کرتا ہوں جن میں اس کے بارے میں ذکر ہوا ہے۔

حدیث نمبر 53/114

ما أخبرني به الشيخ أيده الله تعالى عن أحمد بن محمد ابن الحسن عن أبيه عن محمد بن يحيى عن محمد بن أحمد بن يحيى عن أيوب بن نوح عن صفوان عن اسماعيل بن جابر قال قلت: لابي عبد الله عليه السلام الماء الذي لا ينجسه شيء قال: ذراعان عمقه في ذراع وشبر سعته.

جناب الشیخ رحمہ اللہ نے جناب اسماعیل بن جابر سے نقل کیا ہے وہ بیان کرتے ہیں کہ میں نے حضرت امام

https://www.shiabookspdf.com

https://www.shiabookspdf.com

ابوعبداللہ الصادق علیہ السلام سے عرض کیا: وہ پانی جو کسی چیز سے نجس نہیں ہوتا؟

آپؑ نے فرمایا: وہ پانی دو ذراع کی گہرائی ایک ذراع اور ایک بالش چوڑائی ہو۔

حدیث نمبر 54/115

وبهذا الاسناد عن محمد بن أحمد بن يحيى عن أحمد بن محمد عن البرقي عن عبد الله بن سنان عن اسماعيل بن جابر قال: سألت أبا عبد الله عليه السلام عن الماء الذي لا ينجسه شيء قال: كر، قلت وما الكر؛ قال: ثلاثة أشبار في ثلاثة أشبار.

جناب الشیخ رحمہ اللہ نے جناب عبداللہ بن سنان سے اور انھوں نے جناب اسماعیل بن جابر سے نقل کیا، وہ بیان کرتے ہیں کہ میں نے حضرت امام ابوعبداللہ الصادق علیہ السلام سے اس پانی کے بارے میں سوال کیا کہ جس کو کوئی نجاست نجس نہ کرے۔

آپؑ نے فرمایا: وہ کر پانی ہے۔

https://www.shiabookspdf.com

میں نے عرض کیا: کر کیا ہوتا ہے؟

آپؑ نے فرمایا: تین بالش ضرب تین بالش کا ذخیرہ۔

حدیث نمبر 55/116

وأخبرني الشيخ عن أبي القاسم جعفر بن محمد عن محمد ابن يعقوب عن محمد بن يحيى عن أحمد بن محمد بن يحيى عن عثمان بن عيسى عن ابن مسكان عن أبي بصير قال سألت أبا عبد الله عليه السلام: عن الكر من الماء كم يكون قدره؟ قال: إذا كان الماء ثلاثة أشبار ونصفاً في مثله ثلاثة أشبار ونصف في عمقه في الارض فذلك الكر من الماء.

جناب الشیخ رحمہ اللہ نے جناب ابوبصیر رحمہ اللہ سے نقل کیا ہے، وہ بیان کرتے ہیں کہ میں نے حضرت امام ابوعبداللہ الصادق علیہ السلام سے کر پانی کی مقدار کے بارے میں سوال کیا کہ اس کی مقدار کیا ہے؟

آپؑ نے فرمایا: جب پانی ساڑھے تین بالش لمبائی اور ساڑھے تین بالش چوڑائی اور ایسے ہی ساڑھے تین بالش گہرائی ہو تو یہ کر پانی ہے۔

https://www.shiabookspdf.com

https://www.shiabookspdf.com

﴿حدیث نمبر 56/117﴾

فاما الخبر الذي رواه محمد بن يعقوب عن علي بن إبراهيم عن أبيه عن ابن أبي عمير ومحمد بن إسماعيل عن الفضل بن شاذان جميعا عن حماد ابن عيسى عن حريز عن زرارة قال: إذا كان الماء أكثر من راوية لم ينجسه شيء، تفسخ فيه أو لم يتفسخ فيه إلا أن يجيء له ريح يغلب على ريح الماء. فليس فيه خلاف لما رويناه أولا وذكرناه، لانه قال: إذا كان الماء أكثر من راوية، فبين أنه إنما لم يحمل نجاسة إذا زاد على الراوية، وتلك الزيادة لا يمتنع أن يكون أرادبها ما يكون به تمام الكر.

وہ روایت جس کو جناب محمد بن یعقوب الکلینی علیہ نے جناب زرارہ علیہ سے نقل کیا ہے جس میں آپؑ نے فرمایا: جب پانی مشک سے زیادہ ہو تو اس کو کوئی نجاست نجس نہیں کرتی، خواہ وہ نجاست اس سے پھیل جائے یا نہ پھیلے سوائے اس صورت کے جب نجاست کی بو پانی کی بو پر غالب آجائے تو اس وقت وہ نجس ہو جائے گا۔

جناب الشیخ الطوسی علیہ فرماتے ہیں: یہ روایت ہماری بیان کردہ روایات کے منافی نہیں ہے، اولاً کو اس وجہ سے جو ہم نے ذکر کی ہے کیونکہ انھوں نے بیان کیا ہے کہ جب پانی مشک سے زیادہ ہو تو اس پر نجاست کو حمل نہیں کیا جائے گا، یعنی اس کو نجس نہیں کہا جائے گا اور یہ زیادتی اس سے روکتی نہیں کہ اس سے مراد وہ ہے جس میں پورا کر ہو۔ ممکن ہے وہ مشک ہی پورا کر ہو۔

﴿حدیث نمبر 57/118﴾

وأما الخبر الذي رواه محمد بن يعقوب عن علي بن إبراهيم عن أبيه عن عبد الله بن المغيرة عن بعض أصحابنا عن أبي عبد الله عليه السلام قال: الكر من الماء نحو حبي هذا وأشار إلى حب من تلك الحباب التي تكون بالمدينة. فلا يمتنع أن يكون الحب يسع من الماء مقدار كر وليس هذا ببعيد.

وہ روایت جس کو جناب الکلینی علیہ نے جناب عبداللہ بن مغیرہ سے اور انھوں نے بعض اصحاب سے اور انھوں نے حضرت امام ابوعبداللہ علیہ السلام سے نقل کیا ہے کہ آپؑ نے فرمایا: کر پانی جیسے میرا یہ مٹکا ہے اور آپؑ نے ایک مٹکے کی

https://www.shiabookspdf.com

https://www.shiabookspdf.com

طرف اشارہ فرمایا کہ جو مدینہ کے بڑے مٹکوں میں سے ایک تھا۔

جناب الشیخ الطوسی رحمہ اللہ نے اس کے ذیل میں فرمایا ہے: یہ بات ممتنع نہیں کہ وہ مٹکا گر پانی کی وسعت رکھتا ہو اور یہ بعید بھی نہیں ہے۔

﴿حدیث نمبر 58/119﴾

(۱۱۹) ۵۸. فأما ما رواه محمد بن أبي عمير قال: روى لي عن عبد الله يعني ابن المغيرة يرفعه إلى أبي عبد الله عليه السلام أن الكر ستمائة رطل.

فأول ما فيه أنه مرسل غير مسند، ومع ذلك مضاد للأحاديث التي رويناها، ومع هذا لم يعمل عليه أحد من فقهائنا، ويحتمل أن يكون الذي سأل عن الكر كان من البلد الذي عادة أرطالهم ما يوازن رطلين بالبغدادي فأفتاه على ما علم من عادته ويكون مشتملا على القدر الذي قدمناه في الكر.

https://www.shiabookspdf.com

ثم قال الشيخ أيده الله تعالى: (ولا يفسد الماء الجاري بذلك قليلا كان أم كثيرا).

فالذي يدل عليه.

جناب الشیخ الطوسی رحمہ اللہ فرماتے ہیں کہ وہ روایت جس کو جناب الشیخ رحمہ اللہ نے جناب محمد بن ابی عمیر سے نقل کیا ہے جس میں وہ فرماتے ہیں کہ میرے لیے جناب عبداللہ بن مغیرہ سے نقل کیا گیا اور سند مرفوعہ کے ساتھ حضرت امام ابوعبداللہ الصادق علیہ السلام سے نقل کیا ہے کہ آپؑ نے فرمایا: کر کی مقدار چھ سو رطل ہے۔

جناب الشیخ الطوسی رحمہ اللہ نے اس کے ذیل میں فرمایا: جو اس روایت میں ذکر ہوا ہے اس کی تاویل کی جائے گی۔

اوّلاً: یہ روایت مرسلہ ہے اس کی سند پوری نہیں اور اس کے باوجود یہ روایت ان کافی روایات سے تضاد رکھتی ہے جن کو ہم نے ذکر کیا ہے۔

ثانیاً: اس روایت پر ہمارے علماء میں سے کسی نے بھی عمل نہیں کیا۔

ثالثاً: یہ بھی ممکن ہے کہ امامؑ سے سوال کرنے والا اس شہر کا باشندہ ہو جن کے شہر میں ایک رطل عراقی، دو رطل کے برابر ہو۔ آپ نے اس کو اس کے علم کے مطابق جواب دیا ہو اور یہ بھی ممکن ہے کہ وہ مقدار بھی اس مقدار پر مشتمل ہو

https://www.shiabookspdf.com

https://www.shiabookspdf.com

جس کو ہم نے بیان کیا ہے۔

مسئلۃ: جناب الشیخ المفید رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں: جاری پانی خواہ قلیل ہو یا کثیر، وہ نجاست کی وجہ سے فاسد اور نجس نہیں ہوتا۔ اور اس پر ذیل والی روایات دلالت کرتی ہیں۔

حدیث نمبر 59/120

ما أخبرني به الشيخ أيده الله تعالى عن أحمد بن محمد بن الحسن عن أبيه عن سعد بن عبد الله عن أحمد بن محمد بن عيسى والحسين بن الحسن ابن أبان عن الحسين بن سعيد عن ابن سنان عن عنبسة بن مصعب قال: سألت أبا عبد الله عليه السلام عن الرجل يبول في الماء الجاري؛ قال: لا بأس به إذا كان الماء جاريا.

جناب الشیخ المفید رحمۃ اللہ علیہ نے جناب عنبسہ بن مصعب سے نقل کیا ہے اور وہ بیان کرتے ہیں کہ میں نے حضرت امام ابوعبداللہ الصادق علیہ السلام سے سوال کیا کہ ایک بندہ ہے جو جاری پانی میں پیشاب کردیتا ہے تو اس کا کیا حکم ہے؟ آپؑ نے فرمایا: اگر پانی جاری ہے تو کوئی حرج نہیں۔

حدیث نمبر 60/121

وبهذا الاسناد عن الحسين بن سعيد عن حماد عن ربعي عن الفضيل عن أبي عبد الله عليه السلام قال: لا بأس أن يبول الرجل في الماء الجاري وكره أن يبول في الماء الراكد.

جناب الشیخ رحمۃ اللہ علیہ نے جناب الفضیل سے نقل کیا ہے اور انھوں نے جناب امام ابوعبداللہ الصادق علیہ السلام سے نقل کیا ہے، آپؑ نے فرمایا: مرد کا جاری پانی میں پیشاب کرنے میں کوئی حرج نہیں ہے اور کھڑے پانی میں پیشاب کرنا مکروہ ہے۔

حدیث نمبر 61/122

وبهذا الاسناد عن حماد عن حريز عن ابن بكير عن أبي عبد الله عليه السلام قال: لا بأس بالبول في الماء الجاري. فهذه الاخبار كلها دالة على أن الماء الجاري لا يحتمل

https://www.shiabookspdf.com

https://www.shiabookspdf.com

شيئاً من النجاسة حكماً. ثم قال أيده الله تعالى: (وليس على المتطهر من حدث النوم والريح استنجاء وإنما ذلك على المتغوط).

يدل على ذلك أن الذمم بريئة من أحكام تتعلق عليها ونحن لا نعلق عليها إلا ما قطع عليه دليل شرعي، وليس في الشرع ما يدل على وجوب الاستنجاء من النوم والريح، ويدل عليه ايضا.

جناب الشیخ رحمہ اللہ نے جناب ابن بکیر سے نقل کیا ہے اور انھوں نے جناب امام ابوعبداللہ علیہ السلام سے نقل کیا ہے، آپؑ نے فرمایا: جاری پانی میں پیشاب کرنے میں کوئی حرج نہیں (مراد وہ نجس نہیں ہوگا)۔

جناب الشیخ الطوسی رحمہ اللہ فرماتے ہیں: یہ سب روایات اس پر دلالت کرتی ہیں کہ جاری پانی کو نجاست میں سے کوئی چیز نجس نہیں کرتی۔

مسئلة: جناب الشیخ المفید رحمہ اللہ فرماتے ہیں: وہ بندہ جو نیند یا ہوا کے خارج ہونے کے بعد حدث سے طہارت کے لیے وضو کرنا چاہتا ہے۔ ہر وضو کرنے سے قبل استنجا کرنا ضروری نہیں ہے۔ یہ فقط اس بندے کے لیے ہے جو پاخانہ یا پیشاب کرتا ہے۔

https://www.shiabookspdf.com

جناب الشیخ الطوسی رحمہ اللہ فرماتے ہیں: اس حکم پر یہ چیز دلالت کرتی ہے۔ عامہ احکام کو اپنے اُوپر آنے والے احکام سے بری ہوتے ہیں اور ہم اپنے اُوپر احکام کو لازم نہیں کرتے مگر اس دلیل شرعی سے جو قطع آور ہو۔ شریعت میں کوئی ایسی دلیل موجود نہیں جو نیند اور ہوا کے خارج ہونے کے بعد استنجا کو واجب قرار دے، لہٰذا یہ واجب نہیں اور اس پر نیز یہ روایت بھی دلالت کرتی ہے جو ذیل میں ذکر ہو رہی ہے۔

حدیث نمبر 62/123

ما أخبرني به الشيخ أيده الله عن أحمد بن محمد بن الحسن بن الوليد عن أبيه عن محمد بن يحيى عن محمد بن علي بن محبوب عن أحمد بن الحسن بن علي بن فضال عن عمرو بن سعيد عن مصدق بن صدقة عن عمار الساباطي عن أبي عبد الله عليه السلام قال: سألته عن الرجل يكون منه الريح أعليه أن يستنجي؟ قال: لا.

https://www.shiabookspdf.com

https://www.shiabookspdf.com

جناب الشیخ رحمۃ اللہ علیہ نے جناب عمار الساباطی سے نقل کیا ہے اور وہ بیان کرتے ہیں کہ میں نے حضرت امام جعفر صادق علیہ السلام سے سوال کیا: اگر بندے سے ریح (ہوا) خارج ہوجائے تو کیا اس پر استنجا کرنا ضروری ہے؟

آپؑ نے فرمایا: نہیں۔

﴿حدیث نمبر 63/124﴾

وأخبرني الشيخ أيده الله تعالى عن أحمد بن محمد عن أبيه عن الحسين بن الحسن بن أبان عن الحسين بن سعيد عن سليمان بن جعفر الجعفري قال: رأيت أبا الحسن عليه السلام يستيقظ من نومه يتوضأ ولا يستنجي وقال عليه السلام: كالمتعجب من رجل سماه بلغني انه إذا خرجت منه الريح استنجى. فأما ما يدل على وجوب الاستنجاء على المتغوط.

جناب الشیخ رحمۃ اللہ علیہ نے جناب سلیمان بن جعفر الجعفری سے نقل کیا، وہ بیان کرتے ہیں کہ میں نے حضرت امام ابوالحسن علیہ السلام کو دیکھا کہ وہ نیند سے بیدار ہوئے اور آپؑ نے بغیر استنجا کے وضو کیا اور آپؑ نے فرمایا: مجھے فلاں پر تعجب ہے کہ اس کے بارے میں مجھے خبر ملی ہے کہ جب اس سے ہوا خارج ہوجائے تو وہ استنجا کرتا ہے۔

وہ روایات جو بول و براز کے بعد استنجا کو واجب قرار دیتی ہے

﴿حدیث نمبر 64/125﴾

ما رواه محمد بن علي بن محبوب عن هارون بن مسلم عن مسعدة بن زياد عن جعفر عن أبيه عن آبائه عليهم السلام أن النبي صلى الله عليه وآله قال لبعض نسائه: مري نساء المؤمنين أن يستنجين بالماء ويبالغن فانه مطهرة للحواشي ومذهبة للبواسير.

جناب الشیخ رحمۃ اللہ علیہ نے جناب سعدۃ بن زیاد سے نقل کیا ہے اور انھوں نے امام جعفر الصادق علیہ السلام سے اور انھوں نے اپنے والد امام محمد باقر علیہ السلام سے اور انھوں نے اجداد سے نقل کیا ہے کہ رسول خدا صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے اپنی ایک زوجہ سے فرمایا کہ تم مومنین کی عورتوں کو حکم دو کہ وہ پانی کے ساتھ استنجا کریں اور اچھی طرح دھوئیں۔ اس طرح ایک تو اطراف پاک ہوجاتی ہیں اور بواسیر کے آثار ختم ہوجاتے ہیں۔

https://www.shiabookspdf.com

https://www.shiabookspdf.com

﴿حدیث نمبر 65/126﴾

عنه عن محمد بن الحسين عن محمد بن عبد الله بن زرارة عن عيسى بن عبد الله عن أبيه عن جده عن علي عليه السلام قال قال رسول الله صلى الله عليه وآله: إذا استنجى أحدكم فليوتر بها وترا إذا لم يكن الماء.

جناب الشیخ رحمۃ اللہ علیہ نے جناب عیسیٰ بن عبداللہ سے نقل کیا ہے اور انھوں نے اپنے دادا سے نقل کیا ہے اور انھوں نے حضرت علی علیہ السلام سے نقل کیا ہے کہ آپؑ نے فرمایا: رسولِ خدا صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا: جب تم میں سے کوئی شخص استنجا کرنا چاہے اور اس کے پاس پانی نہ ہو تو اس کو چاہیے طاق عدد میں ڈھیلے استعمال کرلے۔

﴿حدیث نمبر 66/127﴾

محمد بن أحمد بن يحيى عن أحمد بن الحسن بن علي بن فضال عن عمرو بن سعيد عن مصدق بن صدقة عن عمار بن موسى عن أبي عبد الله عليه السلام في الرجل ينسى أن يغسل دبره بالماء حتى صلى إلا أنه قد تمسح بثلاثة أحجار قال: إن كان في وقت تلك الصلاة فليعد الوضوء وليعد الصلاة، وإن كان قد مضى وقت تلك الصلاة التي صلى فقد جازت صلاته وليتوضأ لما يستقبل من الصلاة، وعن الرجل يخرج منه الريح أعليه أن يستنجي؟ قال: لا، وقال: إذا بال الرجل ولم يخرج منه شيء غيره فإنما عليه أن يغسل احليله وحده ولا يغسل مقعدته، وإن خرج من مقعدته شيء ولم يبل فإنما عليه ان يغسل المقعدة وحدها ولا يغسل الاحليل وقال إنما عليه أن يغسل ما ظهر منها وليس عليه أن يغسل باطنها، وسئل عن الرجل يتوضأ ثم يمس باطن دبره قال: قد نقض وضوءه، وإن مس باطن احليله فعليه أن يعيد الوضوء، وإن كان في الصلاة قطع الصلاة ويتوضأ ويعيد الصلاة، وإن فتح احليله أعاد الوضوء وأعاد الصلاة. فما تضمن صدر هذا الحديث من الامر بأعادة الوضوء والصلاة إذا تمسح بثلاثة أحجار ما دام في الوقت محمول على الاستحباب، لان الاستنجاء بالاحجار جائز على ما بيناه.

جناب الشیخ رحمۃ اللہ علیہ نے جناب عمار بن موسیٰ سے نقل کیا ہے اور انھوں نے حضرت امام ابوعبداللہ الصادق علیہ السلام سے

https://www.shiabookspdf.com

https://www.shiabookspdf.com

نقل کیا ہے کہ آپؑ سے عرض کیا گیا کہ ایک بندہ جو اپنے مقامِ پاخانہ کو پانی سے دھونا بھول گیا اور اس نے وضو کر کے نماز پڑھی لی حالانکہ اس نے وضو سے قبل تین پتھروں سے استنجا کیا تھا تو اس کے لیے کیا حکم ہے؟

آپؑ نے فرمایا: اگر اس نماز کا وقت باقی ہے تو وہ دوبارہ وضو کرے اور اس نماز کو دوبارہ پڑھے۔ اور اگر اس نماز کا وقت گزر چکا ہے تو اس نے نماز پڑھ لی ہے تو وہ کافی ہے اور بعد میں آنے والی نماز کے لیے وضو کرے۔

پھر آپؑ سے عرض کیا گیا کہ ایک بندہ جس کی ہوا خارج ہوئی ہے کیا اس پر استنجا کرنا ضروری ہے؟

آپؑ نے فرمایا: نہیں۔

پھر آپؑ نے فرمایا: جب بندہ پیشاب کرے اور مقامِ پاخانہ سے کوئی چیز نہ نکلے تو اس کے لیے ضروری ہے کہ اپنے آلۂ تناسل کو دھوئے، مقامِ پاخانہ کو دھونا ضروری نہیں ہے۔ اور اگر مقامِ پاخانہ سے کوئی چیز نکلے (پاخانہ کرے) اور پیشاب نہ کرے تو اس پر مقامِ پاخانہ کو دھونا ضروری ہے۔ آلۂ تناسل کو دھونا ضروری نہیں۔

پھر آپؑ نے فرمایا: اس پر شرمگاہ کا ظاہری حصہ دھونا واجب ہے اس کے باطن کو دھونا ضروری ہے۔

https://www.shiabookspdf.com

پھر آپؑ سے سوال کیا گیا کہ ایک بندہ جس نے وضو کیا اور پھر وہ اپنے مقامِ پاخانہ کے اندرونی حصہ کو مس کرتا ہے تو اس کے لیے کیا حکم ہے؟

آپؑ نے فرمایا: اس کا وضو باطل ہوگا اور اگر وہ آلۂ تناسل کے باطن کو مس کرے تو بھی وہ اعادہ وضو کرے۔ اور اگر وہ نماز کے دوران یہ کام کرے تو وہ نماز کو توڑ دے اور دوبارہ وضو کرے اور پھر سے نماز ادا کرے۔ اور اگر نماز کے دوران اس کا آلۂ تناسل انتشار میں آجائے تو وہ وضو اور نماز کا اعادہ کرے۔

جناب الشیخ الطوسی علیہ الرحمہ فرماتے ہیں: اس حدیث میں جو وضو اور نماز کے اعادہ کرنے کا حکم ہوا ہے۔ جب اس بندے نے تین پتھروں سے استنجا کیا تھا اس کو استحباب پر حمل کرے یعنی مستحب ہے کہ وہ دوبارہ وضو کرے اور نماز پڑھے کیونکہ پتھروں سے استنجا کرنا کافی و مجزی ہے، جائز ہے جیسا کہ ہم نے اس کو بیان کیا ہے۔

حدیث نمبر 67/128

وأخبرني الشيخ أيده الله تعالى عن أبي القاسم جعفر بن محمد عن أبيه عن سعد بن عبد الله عن أحمد بن محمد عن ابراهيم بن أبي محمود عن الرضا عليه السلام قال: سمعته

https://www.shiabookspdf.com

https://www.shiabookspdf.com

يقول: في الاستنجاء يغسل ما ظهر على الشرج ولا يدخل فيه الانملة.

جناب الشیخ رحمہ اللہ نے جناب ابراہیم بن ابی محمود سے نقل کیا ہے، اور وہ بیان کرتے ہیں کہ میں نے حضرت امام الرضا علیہ السلام سے سنا ہے کہ آپؑ نے فرمایا: استنجا میں مقعد کا ظاہر دھونا ضروری ہے۔ انگلی کو اندر ڈال کر باطنی حصّہ کو دھونا ضروری نہیں ہے۔

﴿حدیث نمبر 68/129﴾

وبهذا الاسناد عن أحمد بن محمد عن علي بن حديد وابن أبي نجران عن حماد بن عيسى عن حريز بن عبد الله عن زرارة عن أبي جعفر عليه السلام قال: جرت السنة في أثر الغائط بثلاثة أحجار أن يمسح العجان [۲] ولا يغسله، ويجوز أن يمسح رجليه ولا يغسلهما.

جناب الشیخ رحمہ اللہ نے جناب زرارہ رحمہ اللہ سے نقل کیا ہے اور انھوں نے جناب ابوجعفر امام محمد باقر علیہ السلام سے نقل کیا ہے کہ آپؑ نے فرمایا: سنت یہ جاری ہے کہ پاخانہ کرنے کے بعد تین پتھروں یا ڈھیلوں سے مقعد کو صاف کیا جائے۔ اس کو دھونا ضروری نہیں ہے اور دونوں سرین کو بھی اس سے صاف کرلیا جائے۔ ان کو بھی دھونا ضروری نہیں ہے۔

﴿حدیث نمبر 69/130﴾

وبهذا الاسناد عن بعض أصحابنا رفعه إلى أبي عبد الله عليه السلام قال: جرت السنة في الاستنجاء بثلاثة أحجار أبكار ويتبع بالماء.

جناب الشیخ رحمہ اللہ نے سند مرفوعہ کے ساتھ امام ابوعبداللہ الصادق علیہ السلام سے نقل کیا ہے کہ آپؑ نے فرمایا: استنجا میں یہ سنت ہے کہ تین ڈھیلوں یا پتھروں سے جو خود پاک ہو، ان سے مقام پاخانہ کو صاف کیا جائے اور اس کے بعد پانی سے پاک کیا جائے۔

﴿حدیث نمبر 70/131﴾

وبهذا الاسناد عن أحمد بن محمد عن علي بن أشيم عن صفوان بن يحيى قال: سأل الرضا عليه السلام رجل وأنا حاضر فقال: ان في خراجا في مقعدتي فأتوضأ واستنجي

https://www.shiabookspdf.com

https://www.shiabookspdf.com

ثم أجد بعد ذلك الندا (وخ ل) الصفرة يخرج من المقعدة أفأعيد الوضوء؛ قال: وقد أنقيت؛ قال: نعم قال: لا ولكن رشه بالماء ولا تعد الوضوء.

جناب الشیخ علیہ الرحمہ نے جناب صفوان بن یحییٰ سے نقل کیا ہے، وہ بیان کرتے ہیں کہ میں امام رضا علیہ السلام کی خدمت میں موجود تھا کہ ایک بندے نے آپؑ سے سوال کیا کہ میری دونوں شرم گاہوں میں سے کچھ نکلا۔ میں نے استنجا کیا۔ پھر میں نے وضو کر لیا۔ پھر میں نے اس کے بعد محسوس کیا کہ کوئی تری باہر آئی ہے، جو میری مقعد سے خارج ہوئی ہے تو کیا میں دوبارہ وضو کروں؟

آپؑ نے فرمایا: کیا تُو نے اس مقام کو پاک کیا تھا؟

اس نے عرض کیا: جی ہاں۔

آپؑ نے فرمایا: پھر نہیں، وضو ضروری نہیں ہے صرف اس کو پانی سے صاف کر دو۔

https://www.shiabookspdf.com

حدیث نمبر 71/132

وبهذا الاسناد عن سعد بن عبد الله عن العباس بن معروف عن علي بن مهزيار عن محمد بن أبي عمير عن عمر بن أذينة أو غيره عن بكير بن أعين عن أبي جعفر وأبي عبد الله عليهما السلام قال: سمعتهما يقولان على ما بين الاليتين والحشفة لا يمسح ولا يغسل.

فبين بقوله عليه السلام على ما بين الاليتين والحشفة أن ما عداه غير معفو عنه.

جناب الشیخ علیہ الرحمہ نے جناب بکیر بن اعین سے نقل کیا ہے، وہ بیان کرتے ہیں کہ میں نے حضرت امام ابو جعفر اور امام ابو عبد اللہ علیہما السلام سے سنا ہے کہ دونوں معصومینؑ نے فرمایا: سرین اور حشفہ کے درمیانی حصّہ کا دھونا معاف ہے، اس کو نہ مس کرنا ضروری ہے اور نہ دھونا ضروری ہے۔

جناب الشیخ الطوسی علیہ الرحمہ فرماتے ہیں کہ آپؑ کے قول سے واضح ہو گیا ہے کہ سرین اور حشفہ کے درمیانی حصّہ کے علاوہ دوسرا مقام یعنی مقعد اور حشفہ یہ معاف نہیں اس کو دھونا واجب ہے۔

حدیث نمبر 72/133

محمد بن الحسن الصفار عن أيوب بن نوح عن صفوان بن يحيى قال: حدثني عمرو بن أبي

https://www.shiabookspdf.com

https://www.shiabookspdf.com

نصر قال قلت: لابی عبد الله علیه السلام أبول وأتوضأ وأنسی استنجائی ثم اذکر بعد ما صلیت قال: اغسل ذکرك وأعد صلاتك ولا تعد وضوءك.

جناب الشیخ رضی اللہ عنہ نے جناب عمرو بن ابی نصر سے نقل کیا ہے، وہ بیان کرتے ہیں کہ میں نے حضرت امام ابوعبداللہ علیہ السلام کی خدمت میں عرض کیا کہ میں نے پیشاب کیا اور اس کے بعد وضو کیا لیکن میں استنجا کرنا بھول گیا۔ پھر میں نے نماز پڑھ لی۔ نماز کے بعد مجھے یاد آیا کہ میں نے پیشاب کے بعد استنجا نہیں کیا تو اس کا کیا حکم ہے؟

آپؑ نے فرمایا: اپنے آلہ تناسل کو دھولو اور نماز کو دوبارہ پڑھو۔ وضو دوبارہ کرنے کی ضرورت نہیں۔

حدیث نمبر 73/134

عنه عن السندی بن محمد عن یونس بن یعقوب قال قلت: لابی عبد الله علیه السلام الوضوء الذی افترضه الله علی العباد لمن جاء من الغائط أو بال قال: یغسل ذکره ویذهب الغائط ثم یتوضأ مرتین مرتین.

https://www.shiabookspdf.com

جناب الشیخ رضی اللہ عنہ نے جناب یونس بن یعقوب سے نقل کیا ہے، وہ بیان کرتے ہیں کہ میں نے حضرت امام ابوعبداللہ علیہ السلام کی خدمت میں عرض کیا: جو بندہ بول و براز سے فارغ ہوجائے اس پر اللہ تعالیٰ نے جو وضو فرض کیا ہے وہ کیا ہے؟

آپؑ نے فرمایا: وہ مقامِ پیشاب و پاخانہ کو پاک کرے اور بعد میں وضو میں دو دو مرتبہ دھوئے، یعنی اعضاء وضو کو دو دو مرتبہ دھوئے۔

حدیث نمبر 74/135

وبهذا الاسناد عن سعد بن عبد الله عن أحمد بن محمد عن أبیه والحسین بن سعید عن محمد بن أبی عمیر عن عمر بن أذینة عن زرارة قال: توضأت یوما ولم أغسل ذکری ثم صلیت فسألت أبا عبد الله علیه السلام عن ذلك فقال: اغسل ذکرك وأعد صلاتك.

جناب الشیخ رضی اللہ عنہ نے جنابِ زرارہ سے نقل کیا ہے، وہ بیان کرتے ہیں کہ میں نے ایک وضو کیا لیکن میں وضو سے قبل اپنے آلہ تناسل کو دھونا بھول گیا۔ پھر میں نے نماز پڑھ لی۔ میں نے اس کے بارے میں امام صادق علیہ السلام

https://www.shiabookspdf.com

https://www.shiabookspdf.com

سے سوال کیا۔

آپؑ نے فرمایا: اپنے آلۂ تناسل کو دھولو اور نماز کو دوبارہ پڑھو۔

حدیث نمبر 75/136

وبهذا الاسناد عن الحسين بن سعيد عن فضالة بن أيوب عن حسين بن عثمان عن سماعة بن مهران عن أبي بصير قال قال: أبو عبد الله عليه السلام إذا أهرقت الماء ونسيت أن تغسل ذكرك حتى صليت فعليك إعادة الوضوء وغسل ذكرك.

هذا يعني به إذا لم يكن قد توضأ. فأما إذا توضأ ونسي غسل الذكر لا غير فلا يجب عليه إعادة الوضوء وإنما يجب عليه غسل الموضع. والذي يدل على ذلك.

جناب الشیخ رحمۃ اللہ علیہ نے جناب ابوبصیر رحمۃ اللہ علیہ سے نقل کیا ہے، وہ بیان کرتے ہیں کہ حضرت امام صادق علیہ السلام نے فرمایا: جب تو پانی ڈالے اور اپنے آلۂ تناسل کو دھونا بھول جائے اور نماز پڑھ لے تو اس صورت میں تیرے اُوپر واجب ہے کہ اپنے آلۂ تناسل کو دھولو اور وضو کرو۔

https://www.shiabookspdf.com

جناب الشیخ الطوسی رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں کہ اس سے مراد یہ ہے کہ جب تم نے وضو نہ کیا ہو اور اگر تم نے وضو کیا ہے اور آلۂ تناسل کو دونا بھول گئے ہو تو اس صورت میں فقط اس مقام کو دھونا ضروری ہے۔ دوبارہ وضو کرنا واجب نہیں ہے۔ فقط پیشاب والے مقام کو دھونا واجب ہے اور اس پر ذیل کی روایات دلالت کرتی ہیں۔

حدیث نمبر 76/137

ما رواه لنا الشيخ أيده الله تعالى عن أحمد بن محمد بن الحسن عن أبيه عن الحسين بن الحسن بن أبان عن الحسين بن سعيد عن ابن أبي عمير عن ابن أذينة قال: ذكر أبو مريم الانصاري ان الحكم بن عتيبة بال يوما ولم يغسل ذكره متعمدا فذكرت ذلك لابي عبد الله عليه السلام فقال: بئس ما صنع، عليه أن يغسل ذكره ويعيد صلاته ولا يعيد وضوءه.

جناب الشیخ رحمۃ اللہ علیہ نے جناب ابن اذینہ سے نقل کیا ہے، وہ بیان کرتے ہیں کہ جناب ابومریم الانصاری نے

https://www.shiabookspdf.com

https://www.shiabookspdf.com

بیان کیا ہے کہ حکم بن حکیم نے کہا کہ ایک دن میں نے پیشاب کیا اور عمداً اپنے پیشاب والی جگہ کو نہ دھویا۔ میں نے امام صادق علیہ السلام کے سامنے اس کا ذکر کیا تو آپؑ نے فرمایا: اس نے برا کام کیا ہے۔ اب اس پر واجب ہے کہ مقامِ پیشاب کو دھوئے اور نماز کو دوبارہ پڑھے۔ وضو کا اعادہ کرنا واجب نہیں ہے۔

حدیث نمبر 77/138

وأخبرني الشيخ أيده الله تعالى قال: أخبرني أحمد ابن محمد بن الحسن عن أبيه عن سعد بن عبد الله عن أيوب بن نوح عن محمد بن أبي حمزة عن علي بن يقطين عن أبي الحسن موسى عليه السلام قال: سألته عن الرجل يبول فلا يغسل ذكره حتى يتوضأ وضوء الصلاة فقال: يغسل ذكره ولا يعيد وضوءه.

جناب الشیخ رحمہ اللہ نے جناب علی بن یقطین سے نقل کیا ہے وہ بیان کرتے ہیں: میں نے حضرت امام ابوالحسن موسیٰ بن جعفر علیہما السلام سے سوال کیا کہ ایک بندہ پیشاب کرتا ہے اور اپنے مقامِ پیشاب کو پاک نہیں کرتا اور پھر نماز کے لیے وضو کرتا ہے۔

https://www.shiabookspdf.com

آپؑ نے فرمایا: اس پر مقامِ پیشاب کو دھونا ضروری ہے، وضو کا اعادہ کرنا واجب نہیں ہے۔

حدیث نمبر 78/139

سعد بن عبد الله عن أحمد بن محمد عن العباس بن معروف عن علي بن مهزيار عن علي بن أسباط عن محمد بن يحيى الخزاز عن عمرو بن أبي نصر قال: سألت أبا عبد الله عليه السلام عن الرجل يبول فينسى أن يغسل ذكره ويتوضأ قال: يغسل ذكره ولا يعيد وضوءه.

جناب الشیخ رحمہ اللہ نے جناب عمرو بن ابی نصر سے نقل کیا ہے اور انھوں نے حضرت امام ابوعبداللہ الصادق علیہ السلام سے نقل کیا ہے کہ میں نے آپ سے عرض کیا: ایک بندہ جو پیشاب کرتا ہے لیکن مقامِ پیشاب کو دھونا بھول گیا ہے اور پھر اس نے وضو بھی کر لیا ہے؟

آپؑ نے فرمایا: وہ مقامِ پیشاب کو دھوئے، وضو کا اعادہ کرنا ضروری نہیں ہے۔

https://www.shiabookspdf.com

https://www.shiabookspdf.com

حدیث نمبر 79/140

وأما ما رواه سعد عن موسى بن الحسن والحسن بن علي عن أحمد بن هلال عن محمد بن أبي عمير عن هشام بن سالم عن أبي عبد الله عليه السلام في الرجل يتوضأ وينسى أن يغسل ذكره وقد بال فقال: يغسل ذكره ولا يعيد الصلاة. فهذا الخبر مخصوص بمن لم يجد الماء فانه والحال على ما ذكرناه أجزأه الاستنجاء بالاحجار فإذا وجد بعد ذلك الماء غسل ذكره وليس عليه إعادة الصلاة. فأما مع وجدان الماء فان تلك الصلاة لا تجزيه على ما بيناه ونبينه فيما بعد إن شاء الله تعالى.

جناب الشیخ رحمۃ اللہ علیہ نے جناب ہشام بن سالم سے نقل کیا ہے اور انھوں نے حضرت امام ابوعبداللہ علیہ السلام سے نقل کیا ہے کہ آپؑ سے عرض کیا گیا کہ ایک بندہ وضو کر لیتا ہے لیکن مقامِ پیشاب کو دھونا بھول گیا ہے حالانکہ اس نے پیشاب کیا تھا۔

آپؑ نے فرمایا: وہ مقامِ پیشاب کو دھوئے اور نماز کا اعادہ کرنا ضروری نہیں ہے۔

جناب الشیخ الطوسی رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں کہ یہ روایت مخصوص ہے اس شخص کے ساتھ جس کے پاس پانی نہ ہو حالانکہ ہم نے ذکر کیا ہے کہ پتھروں سے استنجا کرنا مجزی ہے۔ پس اگر وہ پتھروں سے استنجا کرنے کے بعد پانی کو پالے تو پھر وہ اپنے مقامِ پیشاب کو پانی سے دھولے۔ اس پر نماز کا دوبارہ پڑھنا ضروری نہیں ہے۔ لیکن اگر پانی اس کے پاس موجود ہو تو پھر یہ نماز کافی نہیں ہے اور ان شاء اللہ اس کو بعد میں ذکر کریں گے۔

حدیث نمبر 80/141

محمد بن أحمد بن يحيى عن محمد بن الحسين عن محمد بن خالد عن عبد الله بن بكير قال قلت: لابي عبد الله عليه السلام الرجل يبول ولا يكون عنده الماء فيمسح ذكره بالحائط؛ قال: كل شئ يابس ذكي.

جناب الشیخ رحمۃ اللہ علیہ نے جناب عبداللہ بن بکیر سے نقل کیا ہے، وہ بیان کرتے ہیں کہ میں نے حضرت امام صادق علیہ السلام سے عرض کیا: بندہ پیشاب کرتا ہے اور اس کے پاس پانی نہ ہو تو پھر وہ اپنا آلہ تناسل دیوار کے ساتھ مس

https://www.shiabookspdf.com

https://www.shiabookspdf.com

کرتا ہے (تا کہ خشک ہو جائے) تو اس کے لیے کیا حکم ہے؟

آپؑ نے فرمایا: ہر وہ چیز جو خشک ہے، پاک ہے۔

حدیث نمبر 81/142

وأما ما رواه الحسين بن سعيد عن صفوان عن منصور ابن حازم عن سليمان بن خالد عن أبي جعفر عليه السلام في الرجل يتوضأ فينسى غسل ذكره قال: يغسل ذكره ثم يعيد الوضوء. فمحمول على الاستحباب والندب بدلالة الاخبار المتقدمة، وانه لا يجوز التناقض بين أخبار الائمة عليهم السلام وأقوالهم.

جناب الشیخ علیہ الرحمہ فرماتے ہیں کہ وہ روایت جس کو جناب الشیخ علیہ الرحمہ نے جناب سلیمان بن خالد سے نقل کیا جس میں ذکر ہوا ہے کہ حضرت امام ابوجعفر علیہ السلام نے فرمایا: بندہ وضو کر لیتا ہے جبکہ وہ اپنے آلہ تناسل کو دھونا بھول جاتا ہے تو آپؑ نے فرمایا: وہ اپنا آلہ تناسل دھوئے اور پھر دوبارہ وضو کرے۔

اس روایت کو ہم استحباب پر حمل کریں گے اور اس پر گذشتہ بیان ہونے والی روایات دلالت کرتی ہیں کیونکہ ائمہ معصومینؑ کے افعال اور اقوال میں تضاد نہیں پایا جاتا۔ (لہٰذا اس کو استحباب پر حمل کریں گے کہ مستحب ہے)۔

حدیث نمبر 82/143

وأما ما رواه سعد بن عبد الله عن محمد بن الحسين بن أبي الخطاب عن جعفر بن بشير البجلي عن حماد بن عثمان عن عمار بن موسى قال: سمعت أبا عبد الله عليه السلام يقول: لو أن رجلا نسي أن يستنجي من الغائط حتى يصلي لم يعد الصلاة. فمعناه إذا نسي أن يستنجي بالماء لا أنه نسي أن يستنجي على كل وجه، لانه إذا استنجى بالحجر فقد أجزأه ذلك عن الماء، يدل على ذلك ما تقدم ذكره من الاخبار، ويزيده تأكيدا.

جناب الشیخ علیہ الرحمہ فرماتے ہیں لیکن وہ روایت جس کو جناب الشیخ علیہ الرحمہ نے جناب عمار بن موسیٰ سے نقل کیا ہے جس میں وہ بیان کرتے ہیں کہ میں نے جناب امام ابوعبداللہ الصادق علیہ السلام سے سنا ہے کہ آپؑ نے فرمایا: اگر کوئی بندہ پاخانہ کرنے کے بعد استنجا کرنا بھول جائے یہاں تک کہ وہ نماز ادا کرے تو وہ نماز کا اعادہ نہیں کرے گا۔

https://www.shiabookspdf.com

https://www.shiabookspdf.com

اس میں جناب الشیخ الطوسی رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں کہ اس کو حمل کریں گے اس سے مراد ہے کہ اگر کوئی پانی سے استنجا کرنا بھول جائے تا کہ وہ ہر طرح کا استنجا بھول جائے کیونکہ جب اس نے پتھروں سے استنجا کرلیا ہے تو پھر وہ پانی کے استنجا سے مجزی ہے اور اس پر گذشتہ اخبار دلالت کرتی ہیں اور مزید اخبار ہم ذکر کرتے ہیں جو اس کے جواز پر دلالت کرتی ہیں۔

حدیث نمبر 83/144

ما أخبرني به الشيخ أيده الله تعالى قال: أخبرني أحمد ابن محمد عن أبيه عن محمد بن يحيى عن أحمد بن محمد عن الحسين بن سعيد عن حماد عن حريز عن زرارة عن أبي جعفر عليه السلام قال: لا صلاة إلا بطهور، ويجزيك من الاستنجاء ثلاثة أحجار وبذلك جرت السنة من رسول الله صلى الله عليه وآله وأما البول فانه لا بد من غسله.

جناب الشیخ رحمۃ اللہ علیہ نے جناب زرارہ رحمۃ اللہ علیہ سے نقل کیا ہے اور انھوں نے جناب امام ابوجعفر علیہ السلام سے نقل کیا ہے کہ آپؑ نے فرمایا: نماز بغیر طہارت کے نہیں ہوگی اور پانی کے عوض تین پاک پتھروں سے استنجا کرنا تیرے لیے مجزی و کافی ہے اور رسولِ خدا صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم سے یہ سنت جاری وساری ہے۔ بہرحال پیشاب میں مقامِ پیشاب کو پانی سے دھونا ضروری ہے۔

حدیث نمبر 84/145

وأما ما رواه محمد بن علي بن محبوب عن أحمد بن محمد عن موسى بن القاسم عن علي بن جعفر عن أخيه موسى بن جعفر عليهما السلام قال: سألته عن رجل ذكر وهو في صلاته انه لم يستنج من الخلاء قال: ينصرف ويستنجي من الخلاء ويعيد الصلاة، وإن ذكر وقد فرغ من صلاته أجزأه ذلك ولا إعادة عليه. فالوجه أيضاً فيه ما ذكرناه من أن ذكر أنه لم يستنج بالماء وإن كان قد استنجى بالحجر فحينئذ يستحب له الانصراف من الصلاة ما دام فيها ويستنجي بالماء ويعيد الصلاة وإذا انصرف منها لم يكن عليه شيء، ولو كان لم يستنج أصلا لوجب عليه إعادة الصلاة على كل حال انصرف أو لم

https://www.shiabookspdf.com

https://www.shiabookspdf.com

ينصرف على ما بيناه. ويزيد ذلك بيانا.

جناب الشیخ رحمۃ اللہ علیہ نے جو روایت جناب علی بن جعفر سے نقل کی ہے اور انھوں نے اپنے بھائی موسیٰ بن جعفر علیہ السلام سے نقل کی ہے کہ آپؑ سے سوال کیا گیا کہ ایک بندہ نماز میں ہے اور اس کو یاد آگیا ہے کہ اس نے تخلی کے بعد استنجا نہیں کیا تو اس کا کیا حکم ہے؟

آپؑ نے فرمایا: وہ نماز کو چھوڑ دے اور استنجا کرے اور نماز کو دوبارہ پڑھے اور اگر اس کو نماز سے فارغ ہونے کے بعد یاد آئے تو وہ نماز مجزی و کافی ہے، اس کا اعادہ نہیں ہے۔

اس کے بارے میں جناب الشیخ الطوسی رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں کہ اس روایت میں بھی وہی ہے جس کو ہم نے ذکر کیا ہے کہ مراد ہے کہ اگر اس نے پتھروں سے استنجا کیا ہو لیکن پانی سے استنجا کرنا بھول گیا ہے اس صورت میں اگر اسے نماز میں یاد آجائے تو اس کے لیے مستحب ہے کہ وہ نماز چھوڑ دے اور دوبارہ پانی کے ساتھ استنجا کرے اور دوبارہ نماز پڑھے۔ اور اگر نماز سے فارغ ہونے کے بعد یاد آئے تو پھر اس پر نماز کا اعادہ نہیں ہے اور اگر اس نے اصلاً استنجا نہیں کیا، نہ پتھروں سے اور نہ پانی سے، اس صورت میں ہر حال میں خواہ نماز کے دوران یاد آئے یا بعد میں، نماز کا اعادہ کرنا ضروری ہے جیسا کہ بیان ہو چکا ہے۔ ہم اس کو مزید بیان کریں گے۔

حدیث نمبر 85/146

ما رواه محمد بن يعقوب عن علي بن إبراهيم عن محمد بن عيسى عن يونس عن زرعة عن سماعة قال قال أبو عبد الله عليه السلام: إذا دخلت الغائط فقضيت الحاجة فلم تهرق الماء ثم توضأت ونسيت أن تستنجي فذكرت بعد ما صليت فعليك الاعادة فان كنت أهرقت الماء فنسيت أن تغسل ذكرك حتى صليت فعليك إعادة الوضوء والصلاة وغسل ذكرك لان البول مثل البراز.

ويدل على أنه لابد في البول من الماء.

جناب الشیخ محمد بن یعقوب رحمۃ اللہ علیہ نے جو روایت جناب سماعہ سے نقل کی ہے وہ بیان کرتے ہیں کہ حضرت امام ابوعبداللہ علیہ السلام نے فرمایا: جب تو بیت الخلا میں داخل ہو اور قضائے حاجت کرے تو پھر اس پر پانی نہیں ڈالتا اور استنجا

https://www.shiabookspdf.com

https://www.shiabookspdf.com

کرنا بھول گیا ہے اور وضو کر لیتا ہے اور نماز پڑھنے کے بعد تجھے یاد آتا ہے تو نماز کا اعادہ کرنا تیرے اُوپر واجب ہے اور اگر تُو نے پانی ڈالا ہے تو پھر اپنا آلہ تناسل دھونا بھول گیا ہے یہاں تک کہ تم نے نماز پڑھ لی ہے تو تمھارے لیے ضروری ہے کہ اپنا آلہ تناسل کو دھوؤ اور وضو دوبارہ کرو اور نماز دوبارہ پڑھو کیونکہ پیشاب براز کی مانند ہے۔

جناب الشیخ الطوسی رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں: یہ روایت بھی دلالت کرتی ہے کہ پیشاب کو پانی سے دھونا ضروری اور واجب ہے۔

حدیث نمبر 86/147

ما رواه الحسين بن سعيد عن القاسم بن محمد عن أبان ابن عثمان عن بريد بن معاوية عن أبي جعفر عليه السلام انه قال: يجزى من الغائط المسح بالاحجار ولا يجزى من البول إلا الماء.

جناب الشیخ رحمۃ اللہ علیہ نے جناب برید بن معاویہ سے نقل کیا ہے اور انھوں نے جناب امام ابوجعفر الباقر علیہ السلام سے نقل کیا ہے کہ آپؑ نے فرمایا: پاخانہ کے بعد تین پتھروں سے استنجا کرنا کافی و مجزی ہے اور پیشاب میں پانی کے علاوہ کوئی چیز مجزی نہیں ہے۔

https://www.shiabookspdf.com

حدیث نمبر 88/148

فأما الخبر الذى رواه سعد بن عبد الله عن الحسن بن على ابن عبد الله بن المغيرة عن العباس بن عامر القصباني عن المثنى الحناط عن عمرو بن أبي نصر قال: قلت لابي عبد الله عليه السلام إنى صليت فذكرت انى لم أغسل ذكرى بعد ما صليت أفأعيد؟ قال: لا. فمعناه انه لا يجب عليه أن يعيد الوضوء وانما يجب عليه إعادة غسل الموضع، وليس فى الخبر انه لا يجب عليه إعادة الصلاة، والذى يدل على هذا التأويل ما تقدم ذكره من الاخبار، ويزيده بياناً.

جناب الشیخ الطوسی رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں لیکن وہ روایت جس کو جناب الشیخ رحمۃ اللہ علیہ نے جناب عمرو بن ابی نصر سے نقل کیا ہے جس میں وہ بیان کرتے ہیں کہ میں نے حضرت امام ابوعبداللہ الصادق علیہ السلام کی خدمت میں عرض کیا: میں نے

https://www.shiabookspdf.com

https://www.shiabookspdf.com

نماز پڑھ لی اور نماز کے بعد مجھے یاد آیا کہ میں نے اپنے آلۂ تناسل کو نہیں دھویا تو کیا میں اعادہ کروں؟

آپؑ نے فرمایا: نہیں۔

جناب الشیخ الطوسی رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں: اس سے مراد ہے کہ اس پر وضو کا اعادہ کرنا واجب نہیں۔ فقط وفقط اس پر اس مقام کو دھونا واجب ہے لیکن روایت میں یہ بیان نہیں کہ اس پر نماز کا اعادہ واجب نہیں اور اس تاویل پر گذشتہ بیان ہونے والی روایات دلالت کرتی ہیں اور اس میں مزید بیان کریں گے۔

حدیث نمبر 88/149

ما أخبرني به الشيخ أيده الله تعالى عن أحمد بن محمد عن أبيه عن الحسين بن الحسن بن أبان عن الحسين بن سعيد عن ابن أبي عمير عن عمر بن أذينة عن زرارة قال: توضأت يوما ولم أغسل ذكري ثم صليت فذكرت فسألت أبا عبد الله عليه السلام فقال: اغسل ذكرك وأعد صلاتك. فأوجب اعادة الصلاة وغسل الموضع على ما ذكرناه.

https://www.shiabookspdf.com

جناب الشیخ رحمۃ اللہ علیہ نے جناب زرارہ رحمۃ اللہ علیہ سے نقل کیا ہے، وہ بیان کرتے ہیں کہ میں نے ایک دن وضو کیا اور مقام پیشاب نہ دھویا اور پھر نماز پڑھ لی تو مجھے یاد آیا۔ پھر میں نے اس کے بارے میں حضرت امام ابوعبداللہ علیہ السلام سے اس کے بارے میں سوال کیا۔

آپؑ نے فرمایا: مقام پیشاب کو پاک کرو اور نماز کا اعادہ کرو۔

جناب الشیخ الطوسی رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں کہ آپؑ نے اس پر مقام کو پاک کرنا اور نماز کے اعادہ کو واجب قرار دیا ہے جس کو ہم نے ذکر کیا ہے۔

حدیث نمبر 89/150

فأما ما رواه محمد بن علي بن محبوب عن الهيثم بن أبي مسروق النهدي عن الحكم بن مسكين عن سماعة قال قلت: لابي الحسن موسى عليه السلام إني ابول ثم أتمسح بالاحجار فيجيء مني البلل (بعد استبرائي) ما يفسد سراويلي قال: ليس به بأس.

فليس بمناف لما قلناه من ان البول لا بد من غسله لشيئين، أحدهما: انه يجوز أن

https://www.shiabookspdf.com

https://www.shiabookspdf.com

يكون ذلك مختصا بحال لم يكن فيها واجدا للماء فجاز له حينئذ الاقتصار على الاحجار، والثاني: انه ليس في الخبر انه قال: يجوز له استباحة الصلاة بذلك وإن لم يغسله، وإنما قال: ليس بأس بذلك البلل الذي يخرج بعد الاستبراء وذلك صحيح على انه يحتمل أن يكون البلل الذي خرج منه بعد الاستبراء هو الودي لانه معتاد من ذلك وهو لا ينقض الوضوء عندنا.

ثم قال أيده الله تعالى: (ومن بال فعليه غسل مخرج البول دون غيره، و كذلك الجنب يغسل ذكره وليس عليه استنجاء مفرد لان غسل ظاهر جميع جسده يأتي على كل موضع يصل الماء منه إليه). يدل على ذلك.

جناب الشیخ الطوسی رحمہ اللہ فرماتے ہیں: وہ روایت جس کو جناب الشیخ المفید رحمہ اللہ نے جناب سماعہ سے نقل کی ہے جس میں وہ بیان کرتے ہیں کہ میں نے حضرت امام ابوالحسن موسیٰ بن جعفر علیہما السلام سے عرض کیا کہ میں نے پیشاب کیا تھا۔ پھر میں نے اس کو پتھر سے صاف کیا (اور پھر میرے استبراء کرنے کے بعد) پھر ایک رطوبت خارج ہوئی تھی۔ اس سے میری شلوار بھی آلودہ ہوگئی؟

آپؑ نے فرمایا: کوئی حرج نہیں ہے۔

جناب الشیخ رحمہ اللہ فرماتے ہیں: یہ روایت جو ہم نے بیان کی ہے کہ مقامِ پیشاب کو دھونا ضروری ہے دو وجوں سے منافی نہیں:

[۱] یہ ممکن ہے کہ اس بندے کے لیے جس کو پانی میسر نہ ہو تو اس کے لیے پتھر پر اکتفاء کرنا جائز ہے۔

[۲] اور دوسرا اس روایت میں یہ ذکر نہیں ہوا کہ اگر وہ مقامِ پیشاب کو پانی سے نہ بھی دھوئے تب بھی اس کے لیے نماز مباح ہے۔

امام علیہ السلام نے فقط فرمایا: کوئی حرج و باس نہیں۔ اس سے مراد وہ رطوبت جو استبراء کے بعد خارج ہو اس میں کوئی حرج نہیں کیونکہ وہ ودی ہے جس کا نکلنا عادت ہے اور یہ ہمارے نزدیک وضو کو باطل نہیں کرتی اور نجس بھی نہیں ہوتی۔

مسئلة: پھر جناب الشیخ المفید رحمہ اللہ فرماتے ہیں: جو بندہ پیشاب کرے اس پر واجب ہے کہ وہ مقامِ پیشاب کو پانی کے ساتھ دھوئے، اس کے علاوہ کچھ نہیں۔

https://www.shiabookspdf.com

https://www.shiabookspdf.com

ایسے ہی مجب پر بھی واجب ہے کہ وہ آلہ کو پانی سے دھوئے۔ اس پر صرف استنجا کرنا کافی نہیں ہے کیونکہ جسم کا ہر وہ حصہ جس پر اس سے نکلنے والا پانی لگے گا اس کو دھونا واجب ہے اور اس پر ذیل والی روایت دلالت کرتی ہے۔

حدیث نمبر 90/151

ما أخبرني به الشيخ أيده الله تعالى عن أحمد بن محمد ابن الحسن عن أبيه عن محمد بن يحيى وأحمد بن ادريس جميعاً عن محمد بن أحمد بن يحيى عن أحمد بن الحسن بن فضال عن عمرو بن سعيد عن مصدق بن صدقة عن عمار ابن موسى عن أبي عبد الله عليه السلام في حديث طويل قال: وعن الرجل يخرج منه الريح أعليه أن يستنجي؛ قال: لا، وقال إذا بال الرجل ولم يخرج منه شيء غيره فانما عليه أن يغسل احليله وحده ولا يغسل مقعدته وان خرج من مقعدته شيء ولم يبل فانما عليه أن يغسل المقعدة وحدها ولا يغسل الاحليل وقال: إنما عليه أن يغسل ما ظهر منها وليس عليه أن يغسل باطنها.

https://www.shiabookspdf.com

جناب الشیخ المفید رحمہ اللہ نے جناب عمار بن موسیٰ سے نقل کیا ہے اور انھوں نے حضرت امام ابوعبداللہ الصادق علیہ السلام سے نقل کیا ہے، آپؑ نے ایک طویل حدیث میں ذکر فرمایا۔ آپؑ سے سوال کیا گیا کہ ایک بندہ جس سے ہوا خارج ہوئی ہے کیا اس پر استنجا ضروری ہے؟

آپؑ نے فرمایا: نہیں۔

پھر آپؑ نے فرمایا: جب کوئی بندہ پیشاب کرے اور اس سے کوئی چیز خارج نہ ہو تو اس پر فقط مقامِ پیشاب کو دھونا واجب ہے، مقامِ پاخانہ کو دھونا ضروری نہیں ہے۔ اور اگر کوئی بندہ پاخانہ کرے لیکن پیشاب نہ کرے تو اس پر فقط مقامِ پاخانہ کو دھونا ضروری ہے۔ مقامِ پیشاب کو دھونا ضروری نہیں ہے اور اس پر واجب ہے کہ وہ ان کے ظاہر کو دھوئے باطن کو دھونا ضروری نہیں ہے۔

https://www.shiabookspdf.com

https://www.shiabookspdf.com

باب 4

وضو کی صفات

وضو کے بیان میں اس کے واجبات، مستحبات اور اس کی فضیلت کو اس باب میں بیان کیا جائے گا۔

مسئلۃ: جناب الشیخ المفید رحمۃ اللہ علیہ بیان کرتے ہیں: وہ بندہ جو محدث ہے (اس کو حدث طاری ہو گیا ہے) وہ ان بعض اشیاء کی خاطر وضو کرنے کا ارادہ کرے کہ جن کا ذکر پہلے ہو چکا ہے جن کو حدث کا نام دیا گیا ہے تو کعبان سے مراد پاؤں کے ابھار کو کہا جاتا ہے۔ اور وہ روایات جو اس پر دلالت کرتی ہیں وہ مندرجہ ذیل ہیں:

حدیث نمبر 1/152

https://www.shiabookspdf.com

ما أخبرنی به الشیخ أیده الله تعالی قال أخبرنی أحمد بن محمد عن أبیه عن محمد بن یحیی واحمد بن ادریس عن محمد بن أحمد بن یحیی عن الحسن ابن علی بن عبد الله عن علی بن حسان عن عمه عبد الرحمن بن کثیر الهاشمی مولی محمد ابن علی عن أبی عبد الله علیه السلام.

جناب الشیخ رحمۃ اللہ علیہ نے جناب محمد بن علی نے جناب امام ابو عبداللہ علیہ السلام سے نقل کیا ہے کہ آپؑ نے فرمایا: کعبان سے مرا پاؤں کے ابھار والی جگہ کو کہا جاتا ہے۔

حدیث نمبر 2/153

وأخبرنی الشیخ عن أبی القاسم جعفر بن محمد عن محمد بن یعقوب عن علی بن إبراهیم عن أبیه عن قاسم الخزاز عن عبد الرحمن بن کثیر عن أبی عبد الله علیه السلام مثله قال: بینا أمیر المؤمنین علیه السلام ذات یوم جالس مع ابن الحنیفة إذا قال له: یا محمد ایتنی بإناء من ماء أتوضأ للصلاة، فأتاه محمد بالماء فأکفاه بیده الیسری علی

https://www.shiabookspdf.com

https://www.shiabookspdf.com

يده اليمنى ثم قال: بسم الله والحمد لله الذى جعل الماء طهورا ولم يجعله نجسا قال: ثم استنجى فقال: اللهم حصن فرجى واعفه واستر عورتى وحرمنى على النار. قال: ثم تمضمض فقال: اللهم لقنى حجتى يوم ألقاك وأطلق لسانى بذكرك ثم استنشق فقال: اللهم لا تحرم على ريح الجنة واجعلنى ممن يشم ريحها وروحها وطيبها. قال: ثم غسل وجهه فقال: اللهم بيض وجهى يوم تسود فيه الوجوه ولا تسود وجهى يوم تبيض فيه الوجوه. ثم غسل يده اليمنى فقال: اللهم أعطنى كتابى بيمينى والخلد فى الجنان بيسارى وحاسبنى حسابا يسيرا. ثم غسل يده اليسرى فقال: اللهم لا تعطنى كتابى بشمالى ولا تجعلها مغلولة إلى عنقى وأعوذ بك من مقطعات النيران. ثم مسح رأسه فقال: اللهم غشنى برحمتك وبركاتك. ثم مسح رجليه فقال: اللهم ثبتنى على الصراط يوم تزل فيه الاقدام واجعل سعيى فيما يرضيك عنى. ثم رفع رأسه فنظر إلى محمد فقال يا محمد من توضأ مثل وضوئى وقال مثل قولى خلق الله له من كل قطرة ملكا يقدسه ويسبحه ويكبره فيكتب الله له ثواب ذلك إلى يوم القيامة.

فأما ما يتضمن جملة كلام الشيخ أيده الله تعالى فى حد الوجه فى الوضوء وأنه من قصاص الشعر إلى محادر شعر الذقن وما دارت عليه الابهام والوسطى، فالذى يدل عليه ان ما اعتبرناه لا خلاف انه من الوجه وما زاد على ذلك مختلف فيه فأخذنا بما أجمعت الامة عليه وتركنا ما اختلفت فيه، وليس لاحد أن يقول ان الوجه هو ما واجه به الانسان لانه يلزم عليه أن يكون الاذنان من الوجه والصدر من الوجه وكل عضو يواجه به الانسان من الوجه وهذا فاسد بلا خلاف، ويدل عليه ايضا.

جناب الشیخ رحمۃ اللہ علیہ نے جناب عبدالرحمٰن بن کثیر سے نقل کیا ہے اور انھوں نے امام ابوعبداللہ علیہ السلام سے نقل کیا ہے کہ آپؑ نے فرمایا کہ ایک دن امیر المومنین علی علیہ السلام اپنے بیٹے محمد بن حنفیہ کے پاس بیٹھے ہوئے تھے کہ آپؑ نے اُن سے فرمایا: اے محمد! میرے لیے وضو کے لیے برتن میں پانی لے کر آؤ تا کہ میں نماز کے لیے وضو کروں۔

تو جناب محمد آپؑ کے لیے پانی کا برتن لے کر آئے۔ آپؑ نے بائیں ہاتھ سے دائیں ہاتھ پر پانی ڈالا پھر یوں دُعا پڑھی:

https://www.shiabookspdf.com

https://www.shiabookspdf.com

بسم الله والحمد لله الذی جعل الماء طهورا ولم يجعله نجسا

"اللہ کے نام سے اور تمام حمد اس اللہ کے لیے ہے جس نے پانی کو پاک قرار دیا ہے، نجس نہیں قرار دیا"۔

اس کے بعد آپؑ نے استنجا کیا اور یوں دُعا کی:

اللهم حصن فرجی وعفه واستر عورتی وحرمنی علی النار

"اے اللہ! میری شرمگاہ کی حفاظت فرما اور محفوظ وعفت عطا فرما اور میری شرمگاہ کو مستور قرار دے اور مجھے آگ پر حرام قرار فرما"۔

اس کے بعد آپؑ نے کلی کی اور یوں دُعا کی:

اللهم لقنی حجتی یوم ألقاك وأطلق لسانی بذکرك

"اے میرے اللہ! اپنی ملاقات کے دن مجھے میری حجت کی تلقین فرما اور میری زبان کو اپنے ذکر کے لیے آزاد فرما"۔

https://www.shiabookspdf.com

پھر آپؑ نے ناک میں پانی ڈالا اور یوں دُعا کی:

اللهم لا تحرم علی ریح الجنة واجعلنی ممن یشم ریحها وروحها وطیبها.

"اے اللہ! مجھے جنت خوشبو سے محروم نہ رکھنا اور مجھے ان لوگوں سے قرار دے جو جنت کی ہوا اور خوشبو کو سونگھے"۔

اس کے بعد آپؑ نے چہرے کو دھویا اور یوں دُعا فرمائی:

اللهم بیض وجهی یوم تسود فیه الوجوه ولا تسود وجهی یوم تبیض فیه الوجوه.

"اے اللہ! میرے چہرے کو اس دن روشن قرار دے جس دن چہرے سیاہ ہوں گے اور میرے چہرے کو اس دن سیاہ نہ قرار دینا جس دن چہرے سفید ہوں گے"۔

پھر آپؑ نے دایاں ہاتھ دھویا اور یوں دُعا فرمائی:

اللهم أعطنی کتابی بیمینی والخلد فی الجنان بیساری وحاسبنی حسابا یسیرا.

اے میرے اللہ! میرا نامہ اعمال میرے دائیں ہاتھ میں عطا کرنا اور جنت میں ہمیشہ رہنے کا پروانہ عطا کرنا اور میرا حساب تھوڑا قرار دینا"۔

https://www.shiabookspdf.com

https://www.shiabookspdf.com

اللهم لا تعطني كتابي بشمالي ولا تجعلها مغلولة إلى عنقي وأعوذ بك من مقطعات النيران.

"اے میرے اللہ! میرے نامہ اعمال کو میرے بائیں ہاتھ نہ قرار دینا اور اس کو میری گردن کے ساتھ بھی نہ باندھنا اور میں جہنم کے شعلوں سے تیری پناہ طلب کرتا ہوں"۔

اس کے بعد آپؑ نے سر کا مسح کیا اور یوں دُعا فرمائی:

اللهم غشني برحمتك وبركاتك.

"اے میرے اللہ! مجھے اپنی رحمت اور برکات سے ڈھانپ لے"۔

اللهم ثبتني على الصراط يوم تزل فيه الاقدام واجعل سعيي فيما يرضيك عني.

"اے میرے اللہ! مجھے اس دن صراط پر ثابت قدم رکھنا جس دن قدم ڈگمگا جائیں گے اور میری کوشش و سعی ان میں قرار دے کہ تو مجھ سے راضی ہو جائے"۔

https://www.shiabookspdf.com

پھر آپؑ نے اپنا سر اُٹھایا اور اپنے بیٹے محمد کی طرف دیکھا اور فرمایا: بیٹا محمد! جو بندہ میرے وضو کی مثل وضو کرے گا اور میری مانند دُعاؤں کو پڑھے گا تو اللہ تعالیٰ اس کے وضو کے پانی کے ہر قطرے کے بدلے ایک فرشتہ خلق کرے گا جو اللہ کی تقدیس و تسبیح کرے گا اور اس کی کبریائی بیان کرے گا۔ پس اس کا ثواب اس وضو کرنے والوں کے لیے قیامت تک لکھا جاتا رہے گا۔

جناب الشیخ الطوسی رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں کہ جناب الشیخ المفید رحمۃ اللہ علیہ نے وضو میں چہرے کی حد معین کی ہے کہ جو سر کے بالوں کے اُگنے سے لے کر ٹھوڑی کے نیچے تک اور چوڑائی میں جو انگوٹھے اور درمیانی بڑی انگلی کے درمیان آجائے۔ یہ وہ حد ہے جس کو بیان کیا گیا ہے وہ ہے جس پر کسی کو کوئی اختلاف نہیں ہے اور اس سے اضافہ اور زائد میں اختلاف پایا جاتا ہے۔

ہم نے اس کو ذکر کیا ہے جس پر اتفاق ہے اور اُمت کا اجماع ہے اور جس میں اختلاف پایا جاتا ہے اس کو ہم نے ترک کر دیا ہے۔ کسی ایک کے لیے مناسب نہیں ہے کہ وہ چہرے اور وجہ سے مراد وہ حصّہ جس سے انسان رُوبرو ہوتا ہے کیونکہ اس سے مراد کان اور سینہ بھی چہرے میں شمار ہوگا۔ ہر وہ عضو جو رُوبرو ہونے سے سامنے ہوگا وہ بھی چہرے میں سے شمار ہوگا حالانکہ اس کا کوئی بھی قائل نہیں ہے اور تمام کا اتفاق ہے کہ یہ مراد نہیں ہے اور اس پر نیز یہ

https://www.shiabookspdf.com

https://www.shiabookspdf.com

ذیل والی روایت بھی دلالت کرتی ہے۔

حدیث نمبر 3/154

ما أخبرني به الشيخ أيده الله تعالى عن أبي القاسم جعفر ابن محمد عن محمد بن يعقوب عن علي بن ابراهيم عن أبيه ومحمد بن اسماعيل عن الفضل بن شاذان جميعا عن حماد بن عيسى عن حريز عن زرارة قال قلت له: اخبرني عن حد الوجه الذي ينبغي له أن يوضأ الذي قال الله عزوجل فقال: الوجه الذي أمر الله عزوجل بغسله الذي لا ينبغي لاحد أن يزيد عليه ولا ينقص منه إن زاد عليه لم يؤجر وإن نقص منه أثم ما دارت عليه السبابة والوسطى والابهام من قصاص شعر الرأس إلى الذقن وما جرت عليه الاصبعان من الوجه مستديرا فهو من الوجه وما سوى ذلك فليس، قلت الصدغ ليس من الوجه؟ قال: لا.

https://www.shiabookspdf.com

جناب الشیخؒ نے جناب زرارہؒ سے نقل کیا ہے، وہ بیان کرتے ہیں کہ میں نے حضرت امام علیہ السلام کی خدمت میں عرض کیا: آپؑ مجھے چہرے کی وہ حد بیان کریں جس کا خداوند متعال نے وضو میں دھونے کا حکم دیا ہے؟ آپؑ نے فرمایا: وہ چہرہ ہے جس کو اللہ تعالیٰ نے وضو میں دھونے کا حکم دیا ہے کہ جس میں نہ کوئی کمی کی جا سکتی ہے اور نہ اس میں اضافہ ہوگا۔ اگر کوئی اس حد سے زیادہ کرے گا تو اس کو اجر و ثواب نہیں ملے گا اور جو کمی کرے گا وہ گنہگار ہوگا (اور اس کا وضو باطل ہوگا)۔ اور اس کی چوڑائی وہ ہے جس میں انگوٹھا اور بڑی انگلی کے درمیان آجائے اور لمبائی، سر کے بال اُگنے کی جگہ سے لے کر ٹھوڑی کے آخر تک ہے، پس جو اس کے علاوہ ہے وہ چہرہ نہیں۔

میں نے عرض کیا: کیا کنپٹی چہرے کا حصّہ ہے؟

آپؑ نے فرمایا: نہیں۔

حدیث نمبر 4/155

وبهذا الاسناد عن محمد بن يعقوب عن علي بن محمد عن سهل بن زياد عن اسماعيل بن مهران قال: كتبت إلى الرضا عليه السلام اسأله عن حد الوجه فكتب إلي: من أول

https://www.shiabookspdf.com

https://www.shiabookspdf.com

الشعر إلى آخر الوجه و كذلك الجبينين حينئذ.

جناب الشیخ رحمہ اللہ نے جناب اسماعیل بن مہران سے نقل کیا ہے، وہ بیان کرتے ہیں کہ میں نے حضرت امام رضا علیہ السلام کی خدمت میں خط لکھا اور ان سے وضو میں چہرے کی حد کے بارے میں سوال کیا۔

آپؑ نے فرمایا: (لمبائی میں) بالوں کی ابتدا سے لے کر چہرے کے آخر تک (ٹھوڑی کے نیچے تک) اور ایسے ہی دونوں اَبروؤں کے اُوپر والی دونوں جانب بھی ہے۔

﴿حدیث نمبر 5/156﴾

وبهذا الاسناد عن محمد بن يعقوب عن محمد بن يحيى عن أحمد بن محمد عن ابن فضال عن ابن بكير عن زرارة قال: سألت أبا جعفر عليه السلام ان أناسا يقولون ان الاذنين من الوجه وظهرهما من الرأس فقال: ليس عليهما غسل ولا مسح.

https://www.shiabookspdf.com

وما ذكره من انه (يأخذ الماء لغسل يده اليمنى بيده اليمنى [٢] فيديرها إلى يده اليسرى، ثم يغسل يده اليمنى). فيدل عليه ما تضمنه الخبر المتقدم في صفة وضوء أمير المؤمنين عليه السلام ويزيده تأكيدا.

جناب الشیخ رحمہ اللہ نے جنابِ زرارہ رحمہ اللہ سے نقل کیا ہے، وہ بیان کرتے ہیں کہ میں نے جناب امام ابوجعفر الباقر علیہ السلام سے سوال کیا کہ لوگ کہتے ہیں کہ دونوں کان چہرے میں سے ہیں اور ان کا ظاہر سر کا حصہ ہے۔

آپؑ نے فرمایا: کانوں کا دھونا نہ واجب ہے نہ ہی مسح کرنا۔

مسئلۃ: جناب الشیخ رحمہ اللہ نے فرمایا: دائیں ہاتھ کو دھونے کے لیے وہ پانی کو دائیں ہاتھ میں لے گا پھر وہ اس کو بائیں ہاتھ کے چلّو میں ڈالے گا اور پھر اس سے دائیں ہاتھ کو دھوئے گا۔

اس کے بارے میں جناب الشیخ الطوسی رحمہ اللہ فرماتے ہیں کہ اس پر ایک وہ روایت جس میں وضو کی صفات ذکر ہوئی ہیں وہ بھی دلالت کرتی ہیں اور اس کے علاوہ ذیل کی روایت بھی اس پر دلالت کرتی ہے۔

﴿حدیث نمبر 6/157﴾

ما أخبرني به الشيخ أيده الله تعالى عن أحمد بن محمد عن أبيه عن الحسين بن الحسن بن

https://www.shiabookspdf.com

https://www.shiabookspdf.com

أبان عن الحسين بن سعيد عن ابن أبي عمير وفضالة عن جميل بن دراج عن زرارة بن أعين قال: حكى لنا أبو جعفر عليه السلام وضوء رسول الله صلى الله عليه وآله فدعا بقدح من ماء فأدخل يده اليمنى فأخذ كفا من ماء فأسدلها على وجهه من أعلى الوجه ثم مسح بيده الحاجبين [۲] جميعا ، ثم أعاد اليسرى في الاناء فاسدلها على اليمنى ثم مسح جوانبها ، ثم أعاد اليمنى في الاناء ثم صبها على اليسرى فصنع بها كما صنع باليمنى ثم مسح ببقية ما بقي في يديه رأسه ورجليه ولم يعدها في الاناء.

وأما قوله: (ولا يستقبل شعر ذراعيه) فدلالته.

جناب الشیخ رحمۃ اللہ علیہ نے جناب زرارہ بن اعین سے نقل کیا ہے، وہ بیان کرتے ہیں کہ حضرت امام ابوجعفر الباقر نے ہمارے سامنے رسولِ خدا صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے وضو کا طریقہ بیان کیا۔ پھر آپؑ نے پانی کا برتن منگوایا۔ آپؑ نے اپنا دایاں ہاتھ برتن میں ڈالا اور پانی کا ایک چلو بھرا۔ پھر اس کو اپنے چہرے کے اُوپر والے حصّے پر ڈالا۔ پھر آپؑ نے دونوں حاجب کو ہاتھ سے مَس کیا۔ پھر آپؑ نے اپنا بایاں ہاتھ برتن میں ڈالا اور پانی کا چلو لیا تو اس کو دائیں ہاتھ پر ڈالا اور پھر بائیں ہاتھ کے دونوں اطراف پھیرا۔ پھر آپؑ نے دوبارہ دایاں ہاتھ پانی کے برتن میں ڈالے اور پانی کا چلو بھرا (اور بائیں ہاتھ) ڈالا اور دائیں ہاتھ کی مانند اس کے بھی اطراف پر ہاتھ پھیرا۔ پھر جو تری ہاتھوں پر باقی رہ گئی اس سے آپؑ نے سر اور دونوں پاؤں کا مسح کیا۔ دوبارہ پانی لینے کے لیے ہاتھ برتن میں نہ ڈالا۔

مسئلۃ: بہرحال الشیخ المفید رحمۃ اللہ علیہ کا یہ کہنا۔

حدیث نمبر 7/158

ما أخبرني به الشيخ أيده الله تعالى عن أحمد بن محمد عن ابيه عن سعد بن احمد بن محمد عن عثمان بن عيسى عن ابن أذينة عن بكير وزرارة ابني أعين انهما سألا أبا جعفر عليه السلام عن وضوء رسول الله صلى الله عليه وآله فدعا بطست أو بتور فيه ماء فغسل كفيه ثم غمس كفه اليمنى في التور فغسل وجهه بها واستعان بيده اليسرى بكفه على غسل وجهه، ثم غمس كفه اليمنى في الماء فاغترف بها من الماء فغسل يده اليمنى من المرفق إلى الاصابع لا يرد الماء إلى المرفقين ، ثم غمس كفه اليمنى في الماء

https://www.shiabookspdf.com

https://www.shiabookspdf.com

فاغترف بها من الماء فأفرغه علی يده اليسری من المرفق إلی الكف لا يرد الماء إلی المرفق كما صنع باليمنی، ثم مسح رأسه وقدميه إلی الكعبين بفضل كفيه ولم يجدد ماء. فان قيل كيف يمكنكم القول بذلك وظاهر قوله تعالی: يدل علی خلافه لانه تعالی قال فی آية الوضوء: (فاغسلوا وجوهكم وأيديكم إلی المرافق) وإلی معناها الانتهاء والغاية ألا تری إنهم يقولون خرجت من الكوفة إلی البصرة أی حتی انتهيت إلی البصرة وهذا يوجب أن يكون المرفق غاية فی الوضوء لا أن يكون المبدأ به؛ قيل له: ليس فی الآية ما ينافی ما ذكرناه لان إلی قد تكون بمعنی مع ولها تصرف كثير واستعمالها فی ذلك ظاهر عند أهل اللغة قال تعالی: (ولا تأكلوا أموالهم إلی أموالكم) وقال تعالی حاكيا عن عيسی عليه السلام (من أنصاری إلی الله) أی مع الله، ويقال فلان ولی الكوفة إلی البصرة ولا يراد الغاية بل المعنی فيه مع البصرة، ويقولون فلان فعل كذا وأقدم علی كذا هذا إلی ما فعله من كذا أی مع ما فعله.

https://www.shiabookspdf.com

وقال امرؤ القيس:

له كفل كالدعص لبده الندی   إلی حارك مثل الرتاج المضبب

أراد: مع حارك.

وقال النابغة الجعدی:

ولوح ذراعين فی منكب   إلی جؤجؤ رهل المنكب

أی مع جؤجؤ وهذا أكثر من أن يحتاج إلی الاطناب فيه، وإذا ثبت ان إلی بمعنی مع دل علی وجوب غسل المرافق أيضا علی حسب ما تضمنه الفصل ويؤكد ان إلی فی الآية ليست بمعنی الغاية.

جناب الشیخ رحمۃ اللہ علیہ نے جناب زرارہ بن اعین اور بکر بن اعین دونوں نے حضرت امام محمد باقر علیہ السلام سے رسول خدا صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے وضو کے بارے میں سوال کیا تو آپؑ نے ایک برتن منگوایا کہ جس میں پانی تھا۔ پھر آپؑ نے دونوں ہاتھوں کی ہتھیلیوں کو دھویا۔ پھر آپؑ نے اپنا دایاں ہاتھ پانی میں ڈالا اور پانی کا چلو بھرا اور اس سے اپنا چہرہ دھویا اور اپنے بائیں ہاتھ کی مدد سے چہرے کو دھویا۔ پھر آپؑ نے دائیں ہاتھ کو پانی میں ڈالا۔ پھر اپنے دائیں ہاتھ سے چلو

https://www.shiabookspdf.com

https://www.shiabookspdf.com

بھرا، پھر اس پانی سے اپنے دائیں ہاتھ کو کہنی سے انگلیوں کی طرف دھویا۔آپؑ نے کہنیوں کی طرف پانی کو نہیں پلٹایا۔پھر آپ نے دائیں ہاتھ کو پانی میں ڈالا اور چلو بھرا اور اس سے بائیں ہاتھ کو کہنی سے انگلیوں کی طرف دھویا، پانی کو کہنی کی طرف نہیں پلٹایا جیسا کہ آپؑ نے دائیں ہاتھ سے کیا تھا۔ پھر آپؑ نے سر کا مسح کیا اور پھر دونوں قدموں کا مسح کعبین (پاؤں کے اُبھار) تک کیا اور آپؑ نے ہاتھوں پر موجود تری سے انجام دیا۔آپؑ نے نیا پانی نہیں لیا تھا۔

اعتراض: اگر یہ کہا جائے کہ آپؑ کے قول کو کیسے قبول کیا جاسکتا ہے حالانکہ قرآن کا ظاہر اس کے خلاف ہے کیونکہ آیت وضو میں اللہ تعالیٰ فرماتا ہے: فَاغْسِلُوْا وُجُوْهَكُمْ وَاَيْدِيَكُمْ اِلَى الْمَرَافِقِ (سورۂ مائدہ: آیت ۶) ''اپنے چہروں کو دھوؤ اور اپنے ہاتھوں کو کہنیوں تک دھوؤ''۔

اس آیت میں اِلی انتہاء الغایت کے لیے آیا ہے یعنی تمھارا ہاتھوں کو دھونے کی انتہا کہنیاں ہیں جیسا کہ عرب والے کہتے ہیں کہ خرجت من البصرة الی الکوفه (میں بصرہ سے کوفہ کی طرف نکلا)۔یعنی میرے جانے کی انتہا کوفہ ہے۔یہ اِلی وضو میں دھونے کی انتہا کہنی کو بیان کر رہا ہے تاکہ کہنی سے ابتداء کرنے کو بیان کر رہی ہے تو کہنیوں تک دھونا ثابت ہوتا ہے نہ کہ کہنیوں سے ابتداء۔

https://www.shiabookspdf.com

جواب:اس کے جواب میں کہا جائے گا جو ہم نے ذکر کیا ہے (کہنیوں سے ابتداء کی جائے گی) اس کے ساتھ آیت منافات نہیں رکھتی کیونکہ اِلی ہمیشہ انتہا کے لیے نہیں آتا بلکہ اِلی جیسے انتہا کے لیے آتا ہے ایسے ہی اِلی ''مع'' کے معنی میں بھی آتا ہے جیسا کہ نحویوں نے اس کو ذکر کیا ہے اور اس کا ''مع'' کے معنی میں آنا کافی موارد میں ہے اور اِلی کا ''مع'' کے معنی میں استعمال ہونا اہل لغت کے ہاں ظاہر ہے جیسا کہ اللہ تعالیٰ کے اس قول میں ہے: لَا تَاْكُلُوْٓا اَمْوَالَهُمْ اِلٰٓى اَمْوَالِكُمْ (سورۂ نساء: آیت ۲) ''تم ان کے اموال کو اپنے اموال کے ساتھ ملا کر نہ کھاؤ''۔

یا دوسری آیت ہے کہ اللہ تعالیٰ نے حضرت عیسیٰ علیہ السلام کے قول کی حکایت کرتے ہوئے فرمایا: مَنْ اَنْصَارِيْٓ اِلَى اللّٰهِ (سورہ آل عمران: آیت ۵۲) ''تم میں سے اللہ کے ساتھ میرا مددگار کون ہے''۔ان دونوں آیتوں میں اِلی ''مع'' کے معنی میں ہے۔یا یوں کہا جاتا ہے کہ فلاں ولی الکوفی الی البصرة۔اس میں بھی اِلی انتہا کے لیے نہیں بلکہ ''مع'' کے معنی میں ہے کہ فلاں کوفہ کے ساتھ بصرہ کا بھی ولی ہے۔

یا یوں کہا جاتا ہے: فلاں فعل کذا واقدم علی کذا هذا الی ما فعله من کذا اس میں بھی اِلی ''مع'' کے

https://www.shiabookspdf.com

https://www.shiabookspdf.com

معنی میں ہے۔

جناب امرؤ القیس نے اپنے شعر میں کہا ہے:

له کفل کالدعص لبده الندی إلی حارك مثل الرتاج المضبب

اس میں بھی اس کی مراد إلی "مع" کے معنی میں ہے۔

یا جناب النابغة الجعدی نے کہا:

ولوح ذراعین فی منکب إلی جؤجؤ رهل المنکب

اس میں بھی إلی "مع" کے معنی میں ہے۔

اور اس کے علاوہ بھی بہت زیادہ موارد ہے جن میں إلی "مع" کے معنی میں استعمال ہوا ہے۔ جب یہ ثابت ہوگیا کہ إلی "مع" کے معنی میں آتا ہے تو آیت وضو میں بھی إلی "مع" کے معنی میں ہے جو دھونے کو کہنی سے واجب کردیا ہے۔ جیسا کہ خود فعل بھی اس کے معنی کو متضمن ہے اور یہ تاکید کرتا ہے کہ آیت میں إلی انتہا کے معنی میں نہیں ہے بلکہ "مع" کے معنی میں ہے۔

https://www.shiabookspdf.com

حدیث نمبر 8/159

ما أخبرنی به الشیخ أیده الله تعالی عن أبی القاسم جعفر ابن محمد عن محمد بن یعقوب عن محمد بن الحسین وغیره عن سهل بن زیاد عن علی بن الحکم عن الهیثم بن عروة التمیمی قال: سألت أبا عبد الله علیه السلام عن قوله تعالی: فاغسلوا وجوهکم وأیدیکم إلی المرافق فقال: لیس هکذا تنزیلها إنما هی فاغسلوا وجوهکم وأیدیکم من المرافق ثم أمر یده من مرفقه إلی أصابعه وعلی هذه القرائة یسقط السؤال من أصله.

جناب الشیخ رحمہ اللہ فرماتے ہیں اس کے ساتھ وہ روایت جس کو جناب الہیثم بن عروۃ التمیمی نے بیان کیا جس میں وہ بیان کرتے ہیں کہ میں نے حضرت امام ابوعبداللہ الصادق علیہ السلام سے اس آیت: فَاغْسِلُوا وُجُوهَكُمْ وَأَيْدِيَكُمْ إِلَى الْمَرَافِقِ (سورۂ مائدہ: آیت ۶) کے بارے میں سوال کیا۔

https://www.shiabookspdf.com

https://www.shiabookspdf.com

آپؑ نے فرمایا: تنزیل قرآن یوں نہیں ہے بلکہ تنزیل قرآن یوں ہے: فَاغْسِلُوا وُجُوهَكُمْ وَأَيْدِيَكُمْ مِنَ الْمَرَافِقِ (الیٰ کی جگہ مِن ذکر ہوا ہے)۔

پھر آپؑ نے ہاتھ کو کہنی سے انگلیوں کی طرف دھونے کا حکم دیا۔

جناب الشیخ رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں: اس قرأت کے تحت اصل سے ہی سوال ساقط ہوجاتا ہے۔

حدیث نمبر 9/160

فأما الخبر الذى رواه محمد بن يعقوب عن أحمد بن ادريس عن محمد بن أحمد عن محمد بن عيسى عن يونس قال أخبرني من رأى أبا الحسن عليه السلام بمنى يمسح ظهر قدميه من أعلى القدم إلى الكعب ومن الكعب إلى أعلى القدم.

فمقصور على مسح الرجلين ولا يتعدى إلى الرأس واليدين. ويدل على ذلك أيضا.

جناب الشیخ الطوسی رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں: وہ روایت جس کو جناب محمد بن یعقوب الکلینی میں فروع الکافی میں جناب یونس سے نقل کیا ہے، وہ بیان کرتے ہیں کہ مجھے اس بندے نے خبر دی ہے جس نے حضرت امام ابوالحسن علیہ السلام کو منیٰ میں دیکھا کہ آپؑ نے پاؤں کا مسح قدم کے اعلیٰ سے کعب تک کیا اور کعب سے اعلی القدم کی طرف کیا۔ یعنی اُوپر سے نیچے کی طرف اور نیچے سے اُوپر کی طرف۔

یہ روایت میں اوّلاً منحصر ہے قدموں کے مسح کرنے میں کہ آپؑ نے قدموں میں مسح کیا۔ اس سے سر اور ہاتھوں کی طرف تجاوز نہیں کیا جاسکتا۔ یعنی اس سے یہ ثابت نہیں ہوتا کہ سر اور ہاتھوں میں بھی نیچے سے اُوپر کی طرف ہے اور اس پر نیز یہ بھی دلالت کرتی ہے۔

حدیث نمبر 10/161

ما رواه الشيخ عن أبي القاسم جعفر بن محمد عن أبيه عن سعد بن عبد الله عن أحمد بن محمد عن العباس عن محمد بن أبي عمير عن حماد بن عثمان عن أبي عبد الله عليه السلام قال: لا بأس بمسح الوضوء مقبلا ومدبرا.

وأما قوله : (ويمسح ببلل يديه رأسه ورجليه مر.. غير أن يستأنف ماء جديدا).

https://www.shiabookspdf.com

https://www.shiabookspdf.com

فالخبران المتقدمان يدلان عليه لان خبر زرارة عن أبي جعفر عليه السلام يتضمن في آخره (ثم مسح ببقية ما بقي في يده رأسه ورجليه ولم يعدها في الاناء) وكذلك الخبر الآخر الذي رواه زرارة مع أخيه بكير عن أبي جعفر عليه السلام في آخره (ثم مسح رأسه وقدميه إلى الكعبين بفضل كفيه ولم يجدد ماء) وهذا صريح بسقوط وجوب تناول الماء الجديد للمسح على ما ترى، ويدل على ذلك أيضا:

جناب الشیخ رحمہ اللہ نے جناب حماد بن عثمان سے نقل کیا اور وہ بیان کرتے ہیں کہ حضرت امام ابوعبداللہ علیہ السلام نے فرمایا: سر کا مسح اُلٹا یا سیدھا کرنے میں کوئی حرج نہیں ہے۔

مسئلة: جناب الشیخ المفید رحمہ اللہ فرماتے ہیں کہ ہاتھوں پر موجود تری سے سر اور دونوں پاؤں کا مسح کیا جائے گا۔ نئے سرے سے مسح کے لیے پانی نہیں لیا جائے گا۔

جناب الشیخ الطوسی رحمہ اللہ فرماتے ہیں: اس پر پہلے والی دونوں روایتیں دلالت کرتی ہیں کیونکہ جنابِ زرارہ رحمہ اللہ نے جو روایت امام ابوجعفر الباقر علیہ السلام سے نقل کی ہے اس کے آخر میں آپؑ نے اپنے ہاتھوں پر موجود تری سے ہی سر اور دونوں قدموں کے اُوپر مسح کیا۔ دوبارہ ہاتھ پانی میں نہیں ڈالا۔

اور ایسے وہ روایت جس کو جنابِ زرارہ نے اپنے بھائی بکیر کے ساتھ مل کر حضرت امام محمد باقر علیہ السلام سے نقل کیا ہے جس کے آخر میں ذکر ہوا ہے۔ پھر انھوں نے سر اور دونوں قدموں کا مسح ہاتھوں پر موجود تری سے دونوں قدموں کے اُبھار تک کیا۔ نیا پانی نہیں لیا۔

یہ روایت صراحت سے دلالت کرتی ہے مسح کرنے کے لیے جدید پانی لینے کا وجوب ساقط ہے اور اس پر نیز ذیل والی روایت بھی دلالت کرتی ہے۔

حدیث نمبر 11/162

ما أخبرني به الشيخ أيده الله تعالى عن أحمد بن محمد عن أبيه عن الحسين بن الحسن بن أبان ومحمد بن يحيى عن أحمد بن محمد عن الحسين ابن سعيد عن صفوان وفضالة ابن أيوب عن فضيل بن عثمان عن أبي عبيدة الحذاء قال: وضأت أبا جعفر عليه السلام

https://www.shiabookspdf.com

https://www.shiabookspdf.com

بجمع وقد بال فناولته ماء فاستنجى ثم صببت عليه كفا فغسل وجهه و كفا غسل به ذراعه الايمن و كفا غسل به ذراعه الايسر ثم مسح بفضل الندا رأسه ورجليه.

جناب الشیخ رضی اللہ عنہ نے جناب ابوعبیدة الحذاء سے نقل کیا ہے وہ بیان کرتے ہیں کہ میں نے حضرت امام ابوجعفر باقر علیہ السلام کو وضو کروایا۔ اس سے قبل آپؑ پیشاب کر چکے تھے۔ پھر آپؑ نے پانی لیا اور استنجا کیا۔ پھر آپؑ نے پانی میں ہاتھ ڈالا اور پانی کا ایک چلو لیا اور اس سے چہرہ دھویا اور پھر دوبارہ ہاتھ پانی میں ڈالا اور اس سے دایاں ہاتھ دھویا اور پھر چلو میں پانی لیا اور بایاں ہاتھ دھویا۔ پھر بقیہ تری سے سر اور قدموں کا مسح کیا۔

حدیث نمبر 12/163

فاما ما رواه أحمد بن محمد بن عيسى عن معمر بن خلاد قال: سألت أبا الحسن عليه السلام أيجزى الرجل أن يمسح قدميه بفضل رأسه؟ فقال: برأسه لا . فقلت أبماء جديد؟ فقال: برأسه نعم.

جناب الشیخ الطوسی رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ وہ روایت جس کو جناب الشیخ المفید رضی اللہ عنہ نے جناب معمر بن خلاد سے نقل کیا ہے جس میں وہ بیان کرتے ہیں کہ میں نے حضرت امام ابوالحسن علیہ السلام سے سوال کیا: کیا بندہ کے سر سے اضافی پانی کے ساتھ دونوں قدموں کا مسح کرنا مجزی ہے؟

آپؑ نے فرمایا: نہیں، سر کے ساتھ نہیں۔

میں نے عرض کیا: کیا وہ جدید (نیا) پانی لے گا؟

آپؑ نے فرمایا: سر کے لیے ہاں۔

حدیث نمبر 13/164

والخبر الذى رواه الحسين بن سعيد عن حماد عن شعيب عن أبي بصير قال: سألت أبا عبد الله عليه السلام عن مسح الرأس قلت أمسح بما في يدى من الندا رأسى؟ قال: لا بل تضع يدك في الماء ثم تمسح. فهذه الاخبار وردت للتقية وعلى ما يوافق مذهب المخالفين، والذى يدل على ذلك ما قدمنا ذكره من الاخبار وتضمنها نفي تناول

https://www.shiabookspdf.com

https://www.shiabookspdf.com

الماء للمسح ولا يجوز التناقض فى أقوالهم وأفعالهم، ويحتمل أن يكون أراد به إذا جف وجهه أو أعضاء طهارته فيحتاج أن يجدد غسله فيأخذ ماء جديدا ويكون الاخذ له أخذا للمسح حسب ما تضمنه الخبر، ويحتمل أيضا أن يكون أراد بالخبر الثانى من قوله: (بل تضع يدك فى الماء) يعنى الماء الذى بقى فى لحيته أو حاجبيه وليس فى الخبر انه يضع يده فى الماء الذى فى الاناء أو غيره، وإذا احتمل ذلك بطل التعارض فيهما، والذى يدل على هذا التأويل.

اور وہ روایت جس کو جناب الشیخ رحمہ اللہ نے جناب ابوبصیر رحمہ اللہ سے نقل کیا ہے جس سے وہ بیان کرتے ہیں کہ میں نے حضرت امام ابوعبداللہ علیہ السلام سے سر کے مسح کے بارے میں سوال کیا: کیا میں اپنے ہاتھوں پر موجود بقیہ تری سے اپنے سر کا مسح کرسکتا ہوں؟

آپؑ نے فرمایا: نہیں، بلکہ تم دوبارہ اپنے ہاتھ کو پانی پر رکھو۔

https://www.shiabookspdf.com

پھر مسح کرو (یعنی جدید پانی لو اور مسح کرو)۔

یہ روایات تقیہ پر حمل ہوں گی۔

جناب الشیخ الطوسی رحمہ اللہ فرماتے ہیں: یہ دونوں خبریں تقیہ پر وارد ہوئی ہیں اور یہ مخالفین کے مبنی کے موافق وارد ہوئی ہیں اور اس پر وہ روایات دلالت کرتی ہیں جن کا ہم نے پہلے ذکر کیا ہے وہ روایات مسح کے لیے جدید پانی لینے کی نفی کرتے ہیں اور ائمہؑ کے افعال واقوال میں تناقض اور تضاد نہیں پایا جاتا اور ان دونوں روایتوں کو حمل کریں گے اس پر کہ جب چہرے اور اعضاء کا پانی خشک ہوجائے اور وہ جدید پانی لینے کا محتاج ہو تو پھر وہ جدید پانی لے گا۔ اور یہ جدید پانی کا مسح کے لیے لینا اس حساب سے جس کو خبر متضمن ہے۔

اور یہ بھی احتمال ہے کہ دوسری روایت کو اس پر حمل کیا جائے کہ آپؑ نے فرمایا: بلکہ ہاتھ کو پانی میں رکھو۔ اس سے مراد وہ پانی ہے جو داڑھی یا دونوں آبروؤں پر موجود ہے اس پر رکھو۔ اس کے علاوہ روایت بیان نہیں کررہی روایت میں یہ ذکر نہیں ہے کہ تم ہاتھ کو اس پانی میں رکھو جو برتن میں ہے یا کسی دوسری جگہ پر ہے تو جب یہ احتمال پایا جاتا ہے پھر دونوں میں تعارض ختم ہوجائے گا۔ اور اس تاویل پر ذیل والی روایت دلالت کرتی ہے۔

https://www.shiabookspdf.com

https://www.shiabookspdf.com

حدیث نمبر 14/165

ما أخبرني به الشيخ أيده الله تعالى عن أحمد بن محمد عن أبيه عن سعد بن عبد الله عن موسى بن جعفر عن وهب عن الحسن بن علي الوشا عن خلف بن حماد عمن أخبره عن أبي عبد الله عليه السلام قال قلت: له الرجل ينسى مسح رأسه وهو في الصلاة قال: ان كان في لحيته بلل فليمسح به. قلت فان لم يكن له لحية قال: يمسح من حاجبه أو من أشفار عينيه.

جناب الشیخ رحمہ اللہ نے جناب خلف بن حماد سے نقل کیا ہے اور انھوں نے اس سے نقل کیا ہے جس نے اس کو خبر دی ہے اور اس نے حضرت امام ابوعبداللہ الصادق علیہ السلام سے نقل کیا ہے کہ میں نے آپؑ سے عرض کیا ہے کہ ایک بندہ جو سر کا مسح کرنا بھول گیا ہے اور وہ نماز میں ہے کہ اسے یاد آیا ہے تو اس کے لیے کیا حکم ہے؟

آپؑ نے فرمایا: اگر اس کی داڑھی میں تری موجود ہے تو اس تری سے مسح کرے۔

https://www.shiabookspdf.com

میں نے عرض کیا: اگر داڑھی میں تری نہ ہو؟

آپؑ نے فرمایا: اپنی آنکھوں کے اُوپر آبروؤں یا پلکوں سے تری حاصل کرے۔

حدیث نمبر 15/166

فما ما رواه ابن عقدة عن فضل بن يوسف عن محمد بن عكاشه عن جعفر بن عمارة الحارثي قال: سألت جعفر بن محمد عليه السلام أمسح رأسي ببلل يدي؛ قال: خذ لرأسك ماء جديدا. فالوجه فيه ايضا ما قدمناه من التقية لان رجاله رجال العامة والزيدية. وأما قوله أيده الله تعالى: (يمسح برأسه بمقدار ثلاث اصابع مضمومة من ناصيته إلى قصاص شعر رأسه مرة واحدة) فدليله.

جناب الشیخ الطوسی رحمہ اللہ فرماتے ہیں کہ وہ روایت جس کو جناب الشیخ رحمہ اللہ نے جناب ابن عقدہ سے اور انھوں نے فضل بن یوسف سے اور انھوں نے محمد بن عکاشہ سے اور انھوں نے جعفر بن عمارہ ابی عمارہ الحارثی سے نقل کیا ہے، اِن کرتے ہیں کہ میں نے امام جعفر بن محمد علیہ السلام سے سوال کیا: کیا میں اپنے سر کا اپنے ہاتھوں سے موجود بقیہ تری

https://www.shiabookspdf.com

https://www.shiabookspdf.com

سے مسح کر سکتا ہوں؟

آپؑ نے فرمایا: اپنے سر کے مسح کے لیے جدید پانی لو۔

جناب الشیخ الطوسی علیہ الرحمہ فرماتے ہیں کہ یہ روایت بھی تقیہ پر حمل کریں گے جیسا کہ گزر چکا ہے کیونکہ اس کی سند میں عامہ اور زیدیہ مذہب کے افراد موجود ہیں۔

مسئلة: جناب الشیخ المفید علیہ الرحمہ فرماتے ہیں: سر کا مسح تین ملی ہوئی انگلیوں کی مقدار میں سر کے سامنے حصے سے سر کے بالوں کے اُگنے تک ایک دفعہ مسح کرے۔ اس کی دلیل ذیل والی روایت ہے۔

﴿حدیث نمبر 16/167﴾

ما أخبرني به الشيخ أيده الله تعالى قال: أخبرني أبو القاسم جعفر بن محمد عن محمد بن يعقوب عن عدة من أصحابنا عن أحمد بن محمد عن شاذان بن الخليل النيسابوري عن معمر بن عمر عن أبي جعفر عليه السلام قال: يجزي من مسح الرأس موضع ثلاث أصابع و كذلك الرجل.

فان قيل كيف يمكنكم التعلق بهذا الخبر مع ان ظاهر القرآن يدفعه لان الله تعالى قال: (وامسحوا برؤوسكم) والباء ههنا للالصاق وإنما دخلت لتعلق المسح بالرؤوس لا أن تفيد التبعيض لان افادتها للتبعيض غير موجود في كلام العرب فإذا كان هذا هكذا فالظاهر يقتضي مسح جميع الرأس؛

قيل لهم: قد استدل أصحابنا بهذه الآية على أن المسح في الرأس والرجلين ببعضها لانهم قالوا قد ثبت ان الباء لها مراتب في دخولها في الكلام فتارة تدخل للزيادة والالصاق، وتارة تدخل للتبعيض ولا يجوز حملها على الزيادة والالصاق الا لضرورة لان حقيقة موضع الكلام للفائدة خاصة إذا صدر من حكيم عالم وبها يتميز من كلام الساهي والنائم والهاذي، ولان الباء إنما تدخل للالصاق في الموضع الذي لا يتعدى الفعل إلى المفعول بنفسه مثل قولهم مررت بزيد وذهبت بعمرو فالمرور والذهاب لا يتعديان بأنفسهما فدخلت الباء لتوصل الفعلين إلى المفعولين، فأما

https://www.shiabookspdf.com

https://www.shiabookspdf.com

إذا كان الفعل مما يتعدى بنفسه ولا يفتقر في تعديته إلى الباء ووجدناهم أدخلوا الباء عليه علمنا أنهم ادخلوها لوجود فائدة لم تكن وهي التبعيض وقوله تعالى: « وامسحوا برؤوسكم » مما يتعدى الفعل بنفسه، ألا ترى انه لو قال امسحوا رؤوسكم كان الكلام مستقلا بنفسه مفيدا فوجب أن يكون لدخولها في هذا الموضع فائدة مجددة حسب ما ذكرناه وليس هو إلا التبعيض، لانا متى حملناها على ما ذهب إليه الخصوم من الإلصاق والزيادة كان دخولها وخروجها على حد سواء وهذا عبث لا يجوز على الله تعالى، فإن قيل: فقد قال الله تعالى في آية التيمم: " فامسحوا بوجوهكم وأيديكم " فينبغي أن يكون المسح ببعض الوجه، قلنا: كذلك نقول لان عندنا ان المسح يجب في التيمم ببعض الوجه وهو الجبهة والحاجبان، ويدل على ان الباء توجب التبعيض من جهة الخبر.

جناب الشیخ رحمہ اللہ نے جناب معمر بن عمر سے نقل کیا ہے اور انھوں نے حضرت امام ابوجعفر الباقر علیہ السلام سے نقل کیا ہے کہ آپؑ نے فرمایا: سر کا مسح تین انگلیوں کی مقدار میں مجزی وکافی ہے اور ایسے ہی پاؤں کا مسح بھی۔

اعتراض: جناب الشیخ رحمہ اللہ فرماتے ہیں: اگر یہ کہا جائے کہ اس روایت پر عمل کرنا کس طرح ممکن ہے کہ سر کا مسح تین انگلیوں کی مقدار میں کافی ہے جبکہ یہ حکم ظاہر قرآن کے منافی ہے اور ظاہر قرآن اس کے خلاف ہے اور اس حکم کو رد کرتا ہے کیونکہ اللہ تعالیٰ نے قرآن میں فرمایا ہے: وَامْسَحُوْا بِرُءُوْسِكُمْ (سورۂ مائدہ: آیت ۶) ''اور تم اپنے سروں کا مسح کرو''۔

اس آیت میں جو بِرُءُوْسِكُمْ پر باء داخل ہے وہ الصاق کے لیے ہے اور یہ بیان کرتا ہے کہ مسح کا تعلق سروں کے ساتھ ہے، یعنی پورے سر کے ساتھ اس سے بعض کا فائدہ حاصل نہیں ہوتا اور باء کا بعض کے معنی میں آنا کلام عرب میں موجود نہیں ہے۔ تو اگر ایسے ہی ہے تو پھر ظاہر قرآن کا اقتضاء پورے سر کا مسح کرنا ہے نا کہ بعض کا۔

جواب: جناب الشیخ الطوسی رحمہ اللہ اس کا جواب دیتے ہیں کہ ہمارے علماء نے اس آیت سے بعض سر اور بعض قدموں کے مسح پر استدلال کیا ہے اور ان کا یہ کہنا ہے کہ کلام عرب میں باء کے داخلہ کے کئی مراتب ہیں۔ ان میں بعض مرتبہ باء الصاق اور زیادۃ کے لیے داخل ہوتا ہے۔ یعنی دونوں کے لیے آتا ہے۔ گویا (الصاق+زیادۃ=باء) اور

https://www.shiabookspdf.com

https://www.shiabookspdf.com

بعض اوقات یہ باء بعض کے معنی میں آتا ہے۔ لہٰذا اس باء کو زیادۃ اور الصاق پر حمل کرنا ممکن نہیں ہے مگر اس وقت جب اس پر حمل کرنا ضروری ہو کیونکہ موضع کلام میں یہ باء ایک خاص فائدہ کے لیے داخل ہوا ہے۔ اس لیے یہ کلام ایک عالم وحکیم سے صادر ہوا اور کلام ساھی، نائم اور حاذی کے کلام کی مانند نہیں کہ ایک بھولنے والے یا ایک سونے والے یا ایک مذاق کرنے والے کا کلام ہے بلکہ ایک حکیم و عالم کا کلام ہے۔ اس میں اگر باء داخل ہوا ہے تو ایک خاص مقصد کے لیے ہے۔ باء جو الصاق کے لیے ہوتا ہے وہ فقط ان افعال کے بعد آتا ہے کہ جو بذاتِ خود مفعول کی طرف متعدی نہیں ہوتے، لازم ہوتے ہیں ان کو مفعول کی طرف متعدی کرنے کے لیے باء الصاق کو داخل کیا جاتا ہے جیسا کہ عربوں کا قول ہے۔ مرات بزید یا ذھبت بزید تو یہ مرور اور ذھاب دونوں بذاتِ خود مفعول بہ کی طرف متعدی نہیں ہوتے۔ تو ان کے بعد باء کو داخل کیا جاتا ہے تا کہ مرور اور ذھاب دونوں مفعول کے ساتھ وصل پا لیں۔

پس اگر فعل بذاتِ خود متعدی ہے تو وہ اس تعدیہ میں باء کا محتاج نہیں ہے۔ اور ہم دیکھ رہے ہیں کہ انھوں نے باء کو داخل کیا ہے تو ہمیں معلوم ہو جائے گا کہ اس باء کا داخلہ ایک خاص فائدہ کے لیے ہے کہ جو اس سے قبل نہیں تھا اور وہ فائدہ ہے بعض کا معنی لینا ہے۔

اللہ تعالیٰ کے اس قول: وَامْسَحُوا بِرُءُوسِكُمْ میں امْسَحُوا ان افعال میں سے ہیں جو بذاتِ خود متعدی ہوتے ہیں۔ اگر آپ غور کریں تو یہ امسحوا رؤسکم بھی کہہ دیا جاتا ہے تو جو معنی آپ نے ذکر کیا ہے وہ مراد تھا اور یہ کلام مستقلاً اس معنی کا فائدہ دے رہی تھی تو پھر اگر اس پر یہ باء داخل ہوا ہے تو لازماً ایک نئے فائدہ کے لیے داخل کیا گیا ہے جیسا کہ ہم نے ذکر کیا ہے اور وہ فائدہ سوائے بعض کے معنی کے کوئی اور نہیں ہے۔

اور اگر ہم اس کلام کو اس معنی پر حمل کریں جس کو ہمارا خصم (مقابل) بیان کر دیا ہے تو پھر اس باء کا داخلہ اور عدم داخلہ دونوں مساوی ہیں۔ پھر اس باء کا داخلہ عبث ہوگا اور عبث کام اللہ تعالیٰ جو حکیم ہے اس کے لیے ممکن نہیں ہے۔

اعتراض: اگر کہا جائے کہ اگر آپ کا یہ استدلال درست ہے تو پھر آیت تیمم میں بھی باء استعمال ہوا ہے تو پھر اس میں بعض چہرے کا مسح کرنا واجب ہوگا نا کہ تمام کا۔

جواب: ہم عرض کرتے ہیں کہ ہم تیمم میں بھی بعض چہرے کے مسح کے قائل ہیں نا کہ سارے کا۔ ہمارے ہاں بعض چہرے کے تیمم واجب ہے اور وہ پیشانی اور آبروؤں ہیں۔

https://www.shiabookspdf.com

https://www.shiabookspdf.com

https://www.shiabookspdf.com

اور وہ روایت جو دلالت کرتی ہے کہ خبر کے اعتبار سے باء بعض کے معنی میں ہے وہ ذیل میں ذکر ہو رہی ہے۔

﴿حدیث نمبر 17/168﴾

ما أخبرنا به الشيخ أيده الله تعالى عن أبي القاسم جعفر ابن محمد عن محمد بن يعقوب عن علي بن ابراهيم عن أبيه ومحمد بن اسماعيل عن الفضل ابن شاذان جميعا عن حماد بن عيسى عن حريز عن زرارة قال قلت: لابي جعفر عليه السلام الا تخبرني من أين علمت وقلت إن المسح ببعض الرأس وبعض الرجلين؛ فضحك ثم قال: يا زرارة قاله: رسول الله صلى الله عليه وآله ونزل به الكتاب من الله تعالى لان الله تعالى يقول : فاغسلوا وجوهكم فعرفنا ان الوجه كله ينبغي له أن يغسل ثم قاله: وأيديكم إلى المرافق ثم فصل بين الكلامين فقال وامسحوا برؤوسكم فعرفنا حين قال برؤوسكم ان المسح ببعض الرأس لمكان الباء، ثم وصل الرجلين بالرأس كما وصل اليدين بالوجه فقال: وارجلكم إلى الكعبين فعرفنا حين وصلهما بالرأس ان المسح على بعضهما، ثم فسر ذلك رسول الله صلى الله عليه وآله للناس فضيعوه ثم قال: فلم تجدوا ماء فتيمموا صعيدا طيبا فامسحوا بوجوهكم وأيديكم فلما وضع الوضوء عمن لم يجد الماء أثبت بعوض الغسل مسحا لانه قال: بوجوهكم ثم وصل بها وأيديكم ثم قال منه أي من ذلك التيمم لانه علم ان ذلك أجمع لا يجري على الوجه لانه يعلق من ذلك الصعيد ببعض الكف ولا يعلق ببعضها، ثم قال: ما يريد الله ليجعل عليكم من حرج والحرج الضيق.

جناب الشیخ علیہ نے جناب زرارہ علیہ سے نقل کیا ہے، وہ بیان کرتے ہیں کہ میں نے حضرت امام ابوجعفر الباقر علیہ السلام سے عرض کیا: آپؑ مجھے بتائیں کہ آپؑ نے کہاں سے سمجھا ہے، کہاں سے آپؑ کو معلوم ہوا ہے کہ آپؑ نے فرمایا کہ سر اور قدموں کے بعض حصے کا مسح کرنا واجب ہے؟

آپؑ مسکرائے اور فرمایا: اے زرارہ! اس کو رسولِ خدا صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا ہے اور قرآن میں بھی ایسے ہی نازل ہوا ہے کیونکہ اللہ تعالیٰ نے فرمایا ہے: فَاغْسِلُوْا وُجُوْهَكُمْ (سورۂ مائدہ: آیت ۶) ”پس تم اپنے چہروں کو دھولو“۔

https://www.shiabookspdf.com

https://www.shiabookspdf.com

پس ہم اس سے سمجھ گئے کہ وجوہ سے مراد پورا چہرہ ہے۔ سزاوار کہ پورے چہرے کو دھویا جائے۔ پھر اللہ تعالیٰ نے فرمایا: وَاَيْدِيَكُمْ اِلَى الْمَرَافِقِ (سورۂ مائدہ: آیت ۶) "اور اپنے ہاتھوں کو کہنیوں سمیت دھولو"۔ پھر اللہ تعالیٰ نے دونوں کلام کے درمیان فاصلہ قرار دیتے ہوئے فرمایا: وَامْسَحُوْا بِرُءُوْسِكُمْ (سورۂ مائدہ: آیت ۶) جب اللہ تعالیٰ نے فرمایا: وَامْسَحُوْا یعنی باء کے ساتھ تو اس سے سمجھ گئے کہ مراد سر کا بعض حصّہ ہے اور یہ باء کی وجہ سے معلوم ہوا ہے۔ پھر اللہ نے قدموں کو سر کے ساتھ ملایا جیسا کہ ہاتھوں کو چہرے کے ساتھ ملایا اور فرمایا: اَرْجُلَكُمْ اِلَى الْكَعْبَيْنِ تو جب اللہ تعالیٰ نے ارجل کو سر کے ساتھ ملایا تو ہم سمجھ گئے کہ بعض پاؤں کا مسح ہے نا کہ تمام کا۔

پھر رسولِ خدا ﷺ نے اپنے عمل سے لوگوں کے لیے اس کی تفسیر فرمائی لیکن لوگوں نے اس کو ضائع کردیا اور فراموش کردیا (ترک کردیا)۔ پھر اللہ تعالیٰ نے فرمایا: فَلَمْ تَجِدُوْا مَآءً فَتَيَمَّمُوْا صَعِيْدًا طَيِّبًا فَامْسَحُوْا بِوُجُوْهِكُمْ وَاَيْدِيْكُمْ مِّنْهُ (سورۂ نساء: آیت ۴۳) "پس تم پانی نہ پاؤ تو پاک مٹی پر تیمم کرو۔ بس اپنے چہروں سے بعض اور اپنے ہاتھوں سے بعض کو مسح کرو"۔ پس جب اللہ تعالیٰ نے اس بندے سے وضو کو اُٹھایا کہ جس کے پاس پانی نہیں تو اس کے لیے دھونے کے بجائے مسح کرنے کو ثابت کیا ہے کیونکہ اس نے بِوُجُوْهِكُمْ کے ساتھ اَيْدِيْكُمْ کو ملایا ہے اور پھر کہا منہ، یعنی تیمم میں سے، یعنی اس تیمم سے۔ تو اس سے معلوم ہوگیا کہ سارے چہرے کے لیے جاری نہیں ہے تو اَيْدِيْكُمْ کو ملایا گیا تو معلوم ہوگیا کہ سارے ہاتھوں کو مٹی سے مسح نہیں کرنا۔ پھر اس نے فرمایا: اللہ نہیں چاہتا کہ تم پر حرج و مرج قرار دے اور حرج سے ضیق یعنی تنگی ہے۔

حدیث نمبر 18/169

فاما ما رواه الحسين بن سعيد عن يونس عن علي بن رئاب قال: سألت أبا عبد الله عليه السلام الأذنان من الرأس؟ قال: نعم. قلت فإذا مسحت رأسي مسحت اذني؟ قال: نعم كأني انظر إلى أبي وفي عنقه عكنة [۲] وكان يحفي رأسه إذا جزه كأني انظر إليه والماء ينحدر على عنقه.

جناب الشیخ الطوسی رحمہ اللہ نے ذکر کیا ہے کہ وہ روایت جس کو جناب علی بن رئاب سے نقل کیا ہے، وہ بیان کرتے ہیں کہ میں نے حضرت امام ابوعبداللہ الصادق علیہ السلام سے سوال کیا: کیا دونوں کان سر کا حصّہ ہیں؟ (یعنی مسح کرتے وقت

https://www.shiabookspdf.com

https://www.shiabookspdf.com

ان کو شامل کیا جائے گا)۔

آپؑ نے فرمایا: ہاں۔

پھر میں نے عرض کیا: جب میں سر کا مسح کروں تو اپنے کانوں کا بھی مسح کروں؟

آپؑ نے فرمایا: ہاں۔ گویا میں اپنے والد کو دیکھ رہا ہوں کہ آپؑ کی گردن میں بٹ تھا۔ جب آپ سر منڈواتے تھے تو گویا میں دیکھ رہا ہوں کہ پانی ان کی گردن سے نیچے گر رہا ہوتا تھا۔

حدیث نمبر 19/170

وما رواه هو ايضا عن فضالة عن الحسين بن أبي العلا قال قال أبو عبد الله عليه السلام: امسح الرأس على مقدمه ومؤخره. فمحمولان على التقية لانهما ينافيان القرآن، حسب ما ذكرناه ويدفعان الاخبار على ما أثبتناه ولا يجوز التناقض في كلامهم أو يسمع منهم ما ينافي القرآن ويؤكد ما ذكرناه.

https://www.shiabookspdf.com

جناب الشیخ علیہ الرحمہ نے جناب فضالہ سے اور انھوں نے جناب الحسین بن ابی العلا سے نقل کیا ہے، وہ بیان کرتے ہیں کہ جناب امام ابوعبداللہ الصادق علیہ السلام نے فرمایا: تم سر کا آگے اور پیچھے سے مسح کرو۔

جناب الشیخ الطوسی علیہ الرحمہ فرماتے ہیں: ان دونوں روایتوں کو تقیہ پر حمل کریں گے کیونکہ دونوں قرآن کے منافی ہیں اور ان اخبار سے بھی منافی ہیں اور ان کو رد کرتی ہیں جن کو ہم نے ثابت کیا ہے اور آئمہ معصومینؑ کے کلام میں تناقض نہیں پایا جاتا اور آئمہ معصومینؑ سے کوئی ایسی حدیث نہیں سنی گئی جو قرآن کے منافی ہو اور جو ہم نے ذکر کیا ہے اس کی تاکید ذیل والی روایت کرتی ہے کہ سر کے سامنے حصے کا مسح کرنا ہے۔

حدیث نمبر 20/171

ما أخبرني به الشيخ أيده الله تعالى عن أحمد بن محمد عن أبيه عن محمد بن يحيى عن أحمد بن محمد عن الحسين بن سعيد عن ابن أبي عمير عن أبي أيوب عن محمد بن مسلم عن أبي عبد الله عليه السلام قال: مسح الرأس على مقدمه. فان قال قائل قد مضى في كلامكم ان المسح على الرجلين هو الفرض ومخالفوكم يدفعونكم عن ذلك ويقولون

https://www.shiabookspdf.com

https://www.shiabookspdf.com

إن ذٰلك بدعة وان الفرض هو الغسل دون المسح فما دليلكم عليهم؟

قيل له : دليلنا عليه قوله تعالىٰ : يا أيها الذين آمنوا إذا قمتم إلى الصلاة فاغسلوا وجوهكم وأيديكم إلى المرافق وامسحوا برؤوسكم وارجلكم إلى الكعبين فصرح في الآية بحكمين في عضوين ثم عطف الايدي على الوجوه فأوجب لها بالعطف مثل حكمها ، وعطف الارجل على الرؤس فاوجب أن يكون لها في المسح مثل حكمها بمقتضى العطف، ولو جاز أن يخالف بين حكمها مع العطف جاز أن يخالف بين حكمها في الوجوه، ويدل على ذٰلك أيضاً.

جناب الشیخ رحمۃ اللہ علیہ نے جناب محمد بن مسلم سے نقل کیا ہے اور انھوں نے جناب امام ابوعبداللہ الصادق علیہ السلام سے نقل کیا ہے کہ آپؑ نے فرمایا: مسح سر کے سامنے حصے پر ہے۔

اعتراض: جناب الشیخ الطوسی رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں: اگر کوئی کہنے والا یہ کہے کہ تمھاری کلام میں گزر چکا ہے کہ دونوں پاؤں کا مسح واجب ہے اور آپ کے مخالف آپ کی بات کو رد کرتے ہیں۔ وہ بیان کرتے ہیں کہ پاؤں کا مسح کرنا بدعت ہے کیونکہ جو فرض وواجب ہے وہ پاؤں کا دھونا ہے نا کہ مسح کرنا۔ تو آپ کی اس مسح کرنے پر کیا دلیل ہے؟

جواب: ہم کہتے ہیں کہ ہماری دلیل اللہ تعالیٰ کا فرمان ہے کہ اللہ تعالیٰ نے قرآن میں فرمایا ہے: يٰٓاَيُّهَا الَّذِيْنَ اٰمَنُوْٓا اِذَا قُمْتُمْ اِلَى الصَّلٰوةِ فَاغْسِلُوْا وُجُوْهَكُمْ وَاَيْدِيَكُمْ اِلَى الْمَرَافِقِ وَامْسَحُوْا بِرُءُوْسِكُمْ وَاَرْجُلَكُمْ اِلَى الْكَعْبَيْنِ ۔ (سورۂ مائدہ: آیت ۶)

اس آیت میں دونوں عضو کا صراحت سے حکم ذکر ہوا ہے۔ اللہ تعالیٰ نے فَاغْسِلُوْا وُجُوْهَكُمْ فرمایا اور اس پر اَيْدِيَكُمْ کا عطف کیا تو عطف کے ذریعے اَيْدِيَكُمْ کے لیے وُجُوْهَكُمْ کے حکم کو ثابت کیا اور اس کے لیے واجب قرار دیا اور پھر اَرْجُلَكُمْ کا عطف بِرُءُوْسِكُمْ پر کیا ہے۔ پس بِرُءُوْسِكُمْ کا حکم اَرْجُلَكُمْ کے لیے واجب قرار دیا اور عطف کے اقتضاء کے تحت یہ والا حکم اَرْجُلَكُمْ کے لیے بھی ثابت ہے۔ وُجُوْهَكُمْ اور اَيْدِيَكُمْ کے حکم میں بھی اختلاف ہونا چاہیے۔ اس کا کوئی قائل نہیں۔ اور اس مسح پر نیز یہ روایت بھی دلالت کرتی ہے۔

https://www.shiabookspdf.com

https://www.shiabookspdf.com

حدیث نمبر 21/172

ما روی عن أمیر المؤمنین علیه السلام وابن عباس رضی الله عنه عن النبی صلی الله علیه وآله أنه توضأ ومسح علی قدمیه ونعلیه.

جناب الشیخ رحمۃ اللہ علیہ نے ذکر کیا ہے کہ جناب امیر المومنین علی علیہ السلام سے اور ابن عباس رضی اللہ عنہ سے نقل ہوا ہے کہ ان دونوں نے رسول خدا صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم سے نقل کیا ہے کہ آپؐ نے وضو کیا اور سر اور نعلین پر مسح کیا۔

حدیث نمبر 22/173

ورووا أیضاً عن ابن عباس انه وصف وضوء رسول الله صلی الله علیه وآله فمسح علی رجلیه.

نیز جناب ابن عباس رضی اللہ عنہ سے نقل ہوا ہے کہ آپ نے رسول خدا صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے وضو کو بیان کرتے ہوئے فرمایا کہ رسول خدا صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے دونوں قدموں کا مسح کیا۔

https://www.shiabookspdf.com

حدیث نمبر 23/174

وروی عنه أیضا انه قال: إن فی کتاب الله المسح ویأبی الناس إلا الغسل.

نیز جناب ابن عباس رضی اللہ عنہ سے نقل ہوا ہے کہ آپ نے فرمایا: کتاب خدا میں مسح ہے اور لوگوں نے اس کا انکار کر دیا اور دھونے کو بیان کیا ہے۔

حدیث نمبر 24/175

وقد روی مثل هذا عن أمیر المؤمنین علیه السلام انه قال: ما أنزل القرآن إلا بالمسح.

اس کی مثل جناب امیر المومنین علی علیہ السلام سے نقل ہوئی ہے کہ آپؑ نے فرمایا: قرآن میں نہیں نازل ہوا مگر قدموں کا مسح کرنا۔

حدیث نمبر 25/176

وروی عن ابن عباس ایضا انه قال: غسلتان ومسحتان. وکل هذه الاخبار قد رواها

https://www.shiabookspdf.com

https://www.shiabookspdf.com

مخالفنا، والذی تفرد به أصحابنا أكثر من أن يحصى وأنا أذكر طرفا من ذلك إن شاء الله،
فمن ذلك.

جناب ابن عباس رضی اللہ عنہ سے نقل ہوا ہے، آپ نے فرمایا: دو دھونے اور دو مسح کرنا ہیں (یعنی وضو میں دو اعضاء کا دھونا اور دو کا مسح کرنا ہے)۔

جناب الشیخ الطوسی رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں: یہ ساری وہ روایات ہیں جو ہمارے مخالفوں نے نقل کی ہیں اور وہ روایت جو ہمارے اصحاب نے ذکر کی ہیں وہ اس سے بہت زیادہ ہیں کہ ان کو شمار کیا جائے اور ہم ان میں سے کچھ کا ذکر کریں گے، ان شاء اللہ ان میں سے چند روایات یہ ہیں۔

حدیث نمبر 26/177

ما أخبرني به الشيخ أيده الله تعالى قال: أخبرني أحمد ابن محمد بن الحسن عن أبيه عن الحسين بن الحسن بن أبان ومحمد بن يحيى عن أحمد ابن محمد جميعا عن الحسين بن سعيد عن فضالة عن حماد بن عثمان عن سالم وغالب بن هذيل قال سألت أبا جعفر عليه السلام: عن المسح على الرجلين فقال: هو الذي نزل به جبرئيل عليه السلام.

جناب الشیخ رحمۃ اللہ علیہ نے جناب غالب بن ہذیل سے نقل کیا ہے، وہ بیان کرتے ہیں کہ میں نے حضرت امام ابو جعفر الباقر علیہ السلام سے دونوں پاؤں کے مسح کے بارے میں سوال کیا۔

آپؑ نے فرمایا: پاؤں کا مسح وہ حکم ہے جس کو حضرت جبرئیلؑ لے کر نازل ہوئے تھے۔

حدیث نمبر 27/178

وبهذا الاسناد عن الحسين بن سعيد عن صفوان عن العلا عن محمد بن مسلم عن أحدهما عليه السلام قال: سألته عن المسح على الرجلين فقال: لا بأس.

جناب الشیخ رحمۃ اللہ علیہ نے جناب محمد بن مسلم سے نقل کیا ہے، اور وہ بیان کرتے ہیں کہ میں نے حضرت امام محمد باقر علیہ السلام یا امام جعفر صادق علیہ السلام سے دونوں پاؤں کے مسح کرنے کے بارے میں سوال کیا تو آپؑ نے فرمایا: کوئی حرج نہیں ہے۔

https://www.shiabookspdf.com

https://www.shiabookspdf.com

حدیث نمبر 28/179

وبهذا الاسناد عن الحسين بن سعيد عن أحمد بن محمد قال سألت أبا الحسن عليه السلام: عن المسح عن القدمين كيف هو؟ فوضع كفه على الاصابع ثم مسحها إلى الكعبين، فقلت له لو أن رجلا قال بأصبعين من أصابعه هكذا إلى الكعبين قال: لا إلا بكفه كلها.

جناب الشیخ رحمۃ اللہ علیہ نے جناب احمد بن محمد سے نقل کیا ہے، وہ بیان کرتے ہیں کہ میں نے حضرت امام ابوالحسن علیہ السلام سے پاؤں کے مسح کرنے کے بارے میں سوال کیا کہ وہ کیسے کرنا ہے؟

آپؑ نے اپنے ہاتھ پاؤں کی انگلیوں پر رکھا، پھر اس کو پاؤں کے ابھار تک مسح کیا۔

پھر میں نے عرض کیا: اگر بندہ اپنی دو انگلیوں کے ساتھ مسح کرے؟

آپؑ نے فرمایا: نہیں بلکہ پوری ہتھیلی کے ساتھ کرے۔

https://www.shiabookspdf.com

حدیث نمبر 29/180

وأخبرني الشيخ أيده الله تعالى عن أحمد بن محمد عن أبيه عن سعد بن عبد الله عن أحمد بن محمد عن أيوب بن نوح قال: كتبت إلى أبي الحسن عليه السلام أسأله عن المسح على القدمين فقال: الوضوء بالمسح ولا يجب فيه إلا ذلك ومن غسل فلا بأس.

يعني إذا أراد به التنظيف. يدل على ذلك.

جناب الشیخ رحمۃ اللہ علیہ نے جناب ایوب بن نوح سے نقل کیا ہے، وہ بیان کرتے ہیں کہ میں نے حضرت امام ابوالحسن علیہ السلام کی خدمت میں لکھا اور آپؑ سے دونوں قدموں کے مسح کرنے کے بارے میں سوال کیا۔

آپؑ نے فرمایا: وضو میں مسح کرنا ہے اور وضو میں سوائے مسح کے اور کوئی واجب نہیں ہے اور جو دھولے اس پر کوئی حرج نہیں۔

جناب الشیخ الطوسی رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں: اس سے مراد ہے کہ اگر کوئی صفائی کے لیے دھونا چاہتا ہے تو اس میں کوئی حرج نہیں ہے اور اس تاویل پر ذیل کی روایت دلالت کرتی ہے۔

https://www.shiabookspdf.com

https://www.shiabookspdf.com

حدیث نمبر 30/181

ما أخبرني به الشيخ أيده الله تعالى قال: أخبرني أحمد ابن محمد عن أبيه عن محمد بن يحيى عن محمد بن علي بن محبوب عن أحمد بن علي عن أبي همام عن أبي الحسن الرضا عليه السلام في الوضوء الفريضة في كتاب الله تعالى المسح، والغسل في الوضوء للتنظيف.

جناب الشیخ رحمہ اللہ نے جناب ابوہمام سے نقل کیا ہے اور انھوں نے جناب امام ابوالحسن الرضا علیہ السلام سے نقل کیا ہے کہ آپؑ نے فرمایا: کتاب خدا میں وضو میں فریضہ مسح کرنا ہے اور وضو میں قدموں کا دھونا ظاہری صفائی و ستھرائی کے لیے ہے۔

حدیث نمبر 31/182

وبالاسناد الاول عن سعد بن عبد الله عن أحمد بن محمد عن الحجال عن ثعلبة بن ميمون عن زرارة عن أبي جعفر عليه السلام ان عليا عليه السلام مسح على النعلين ولم يستبطن الشراكين. يعني إذا كانا عربيين لانهما لا يمنعان من وصول الماء إلى الرجل بقدر ما يجب فيه عليه المسح.

https://www.shiabookspdf.com

جناب الشیخ رحمہ اللہ نے جناب زرارہ رحمہ اللہ سے جناب امام ابوجعفر الباقر علیہ السلام سے نقل کیا ہے کہ حضرت علی علیہ السلام نے نعلین پر ہی مسح کیا اور آپؑ نے اپنا ہاتھ تسموں کے اندر داخل نہیں کیا۔

جناب الشیخ الطوسی رحمہ اللہ فرماتے ہیں مراد ہے کہ جب نعلین عربی ہو تو؟ اس وقت کیونکہ عربی نعلین پانی کے پاؤں تک پہنچنے سے مانع نہیں ہوتی۔ جس مقدار میں مسح کرنا ضروری ہے وہ جلد تک پہنچ جاتا ہے۔

حدیث نمبر 32/183

وأخبرني الشيخ أيده الله تعالى قال: أخبرني أبو القاسم جعفر بن محمد عن محمد بن يعقوب عن أحمد بن إدريس عن محمد بن أحمد عن محمد بن عيسى عن يونس قال: أخبرني من رأى أبا الحسن عليه السلام بمنى يمسح ظهر قدميه من أعلى القدم إلى الكعب ومن الكعب إلى أعلى القدم. وقد مضى تفسير هذا الحديث.

https://www.shiabookspdf.com

https://www.shiabookspdf.com

جناب الشیخ رحمۃ اللہ علیہ نے جناب یونس سے نقل کیا ہے وہ بیان کرتے ہیں کہ مجھے اس بندے نے بیان کیا ہے جس نے حضرت امام ابوالحسن علیہ السلام کو منیٰ میں دیکھا کہ آپؑ نے اپنے دونوں قدموں کے اُوپر انگلیوں کے اُوپر سے کعبین تک اور کعبین سے انگلیوں کی طرف مسح کیا۔ (مسح کرنے میں وسعت ہے)۔

جناب الشیخ الطوسی رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں کہ اس حدیث کی تفسیر بیان ہو چکی ہے۔

حدیث نمبر 33/184

وبهذا الاسناد عن محمد بن يعقوب عن محمد بن يحيى عن محمد بن الحسين بن أبي الخطاب عن الحكم بن مسكين عن محمد بن مراون قال قال: أبو عبد الله عليه السلام انه يأتي على الرجل ستون وسبعون سنة ما قبل الله منه صلاة قلت و كيف ذلك؟ قال: لانه يغسل ما أمر الله بمسحه.

جناب الشیخ رحمۃ اللہ علیہ نے جناب محمد بن مروان سے نقل کیا ہے، وہ بیان کرتے ہیں کہ حضرت امام ابوعبداللہ علیہ السلام نے فرمایا: ایک بندہ ساٹھ یا ستر سال زندگی بسر کرتا ہے اور اللہ تعالیٰ اس کی ایک نماز قبول نہیں کرتا۔

https://www.shiabookspdf.com

میں نے عرض کیا: یہ کیسے ہو سکتا ہے؟

آپؑ نے فرمایا: جس کا اللہ تعالیٰ نے مسح کا حکم دیا ہے وہ اس کو دھوتا رہا ہے۔

حدیث نمبر 34/185

محمد بن يعقوب عن محمد بن يحيى عن علي بن إسماعيل عن علي بن النعمان عن القاسم بن محمد عن جعفر بن سليمان عمه قال: سألت أبا الحسن موسى عليه السلام فقلت جعلت فداك يكون خف الرجل مخرقا فيدخل يده فيمسح ظهر قدميه أيجزيه؟ قال: نعم.

جناب محمد بن یعقوب الکلینی رحمۃ اللہ علیہ نے جناب جعفر بن سلیمان سے نقل کیا ہے، وہ بیان کرتے ہیں کہ میں نے حضرت امام ابوالحسن موسیٰ الکاظم علیہ السلام سے سوال کیا: میں آپؑ پر قربان ہو جاؤں۔

اگر پاؤں کی جراب پھٹی ہوئی ہو اور بندہ اس کے اندر ہاتھ داخل کر کے پاؤں کے اُوپر، جلد پر مسح کرلے تو کیا یہ مجزہ و کافی ہے؟

https://www.shiabookspdf.com

https://www.shiabookspdf.com

آپؑ نے فرمایا: ہاں۔

﴿ حدیث نمبر 35/186 ﴾

الحسين بن سعيد عن حماد عن حريز عن زرارة قال قال لي: لو أنك توضأت فجعلت مسح الرجلين غسلا ثم أضمرت ان ذلك من المفروض لم يكن ذلك بوضوء، ثم قال ابدء بالمسح على الرجلين فان بدا لك غسل فغسلته فامسح بعده ليكون آخر ذلك المفروض.

جناب الشیخؒ نے جناب زرارہؒ سے نقل کیا ہے وہ بیان کرتے ہیں کہ حضرت امام علیہ السلام نے مجھے فرمایا: اگر تم وضو کرو اور پاؤں کے مسح کے بجائے پاؤں کو دھولو اور یہ تصور کرو کہ قرآن کا حکم یہ ہی ہے (یعنی دھونا ہی ہے) تو یہ تمہارا وضو نہیں ہے۔ پھر دونوں پاؤں کو مسح کرو اور اگر تم نے مسح کے بدلے وضو میں پاؤں دھو لیے ہیں (یعنی مجبوری کی وجہ سے) بعد میں پاؤں کے ظاہر پر مسح کرو تا کہ تمہارے وضو کا اختتام خدا کے واجب کردہ پر ہو۔

https://www.shiabookspdf.com

﴿ حدیث نمبر 36/187 ﴾

فأما ما رواه محمد بن أحمد بن يحيى عن أحمد بن الحسن بن علي بن فضال عن عمرو بن سعيد المدايني عن مصدق بن صدقة عن عمار بن موسى عن أبي عبد الله عليه السلام في الرجل يتوضأ الوضوء كله الا رجليه ثم يخوض الماء بهما خوضا قال: أجزأه ذلك. فهذا الخبر محمول على حال التقية، فأما مع الاختيار فانه لا يجوز إلا المسح عليهما على ما بيناه. فان قال قائل ما أنكرتم أن يكون ما اعتمدتموه في الآية من القراءة بالجر لا يوجب المسح وإنما يفيد اشتراك الرجل بالرأس في الاعراب لا أن يوجب اشتراكهما في الحكم فيكون ذلك على المجاورة كما جاء في كثير من كلام العرب مثل قولهم (جحر ضب خرب) وان كان خرب من صفات الجحر لا الضب وإنما جر لمجاورته للضب وكما قال الشاعر:

كأن بثيرا في عرانين وبله　　كبير اناس في بجاد مزمل

https://www.shiabookspdf.com

https://www.shiabookspdf.com

والمزمل من صفات الكبير لا البجاد، وكما قال الاعشى:

لقد كان فى حول ثواء ثويته تقضى لبانات ويسأم سائم

وعلى هذا لا ينكر أن تكون الارجل مغسولة وان كانت مجرورة. قلنا هذا بأطل من وجوه (أحدها) انه لا خلاف بين أهل العربية فى أن الاعراب بالمجاورة لا يتعدى إلى غيرها وما هذه منزلته فى الشذوذ والخروج عن الاصول لا يجوز أن يحمل كلام الله تعالى عليه. (وثانيها) ان كل موضع أعرب بالمجاورة مما ذكره السائل ومما لم يذكره مفقود منه حرف العطف الذى تضمنته الآية وعليه اعتمدنا فى تساوى حكم الارجل والرؤوس، فلو كان ما أورده من حكم المجاورة يسوغ القياس عليه لكانت الآية خارجة عنه لتضمنها من دليل العطف ما فقدنا فى المواضع المعربة بالمجاورة، ولا شبهة على أحد ممن يفهم العربية فى أن المجاورة لا حكم لها مع العطف. (وثالثها) ان الاعراب بالجوار إنما استحسن بحيث ترتفع الشبهة فى المعنى ألا ترى ان الشبهة زائلة فى كون خرب صفة للضب والمعرفة حاصلة بأنه من صفات الجحر وكذلك قوله: مزمل معلوم انه من صفات الكبير لا البجاد، وليس هكذا الآية لان الارجل يصح أن يكون فرضها المسح كما يصح أن يكون الغسل، والشك فى ذلك واقع غير ممتنع فلا يجوز اعمال المجاورة فيها لحصول اللبس والشبهة، ولخروجه عن باب ما عهد استعمال القوم الجوار فيه. فأما البيت الذى انشدوه للاعشى فقد أخطأوا فى توهمهم ان هناك مجاورة وإنما جر ثواء بالبدل من الحول والمعنى لقد كان فى ثواء ثويته تقضى لبانات، وهذا القسم من البدل هو بدل الاشتمال كما قال تعالى: (قتل أصحاب الاخدود النار) وقال: (يسألونك عن الشهر الحرام قتال فيه.

فان قيل: كيف ادعيتم ان المجاورة لا حكم لها مع واو العطف مع قوله تعالى: (يطوف عليهم ولدان مخلدون بأكواب وأباريق) إلى قوله: (وحور عين) فخفضهن بالمجاورة لانهن يطفن ولا يطاف بهن ومثل ذلك أيضا قول الشاعر:

لم يبق إلا أسير غير منفلت وموثق فى عقال الاسر مكبول

https://www.shiabookspdf.com

https://www.shiabookspdf.com

مخفض موثقاً بالمجاورة للمنفلت وكان من حقه أن يكون مرفوعاً لان تقدير الكلام لم يبق الا أسير وموثق. قلنا: أول ما يبطل هذا الكلام انه ليس جميع القراء على جر (حور عين) بل أكثر قراء السبعة على الرفع وهم نافع وابن كثير وعاصم في رواية وأبو عمرو وابن عامر، والذي جر حمزة والكسائي وفي رواية المفضل عن عاصم وقد حكي انه كان ينصب (وحورا عينا) وللجر وجه غير المجاورة وهو انه لما تقدم قوله تعالى: (أولئك المقربون في جنات النعيم عطف بحور عين على جنات النعيم فكأنه قال هم في جنات النعيم وفي مقارنة أو معاشة حور العين وحذف المضاف وهذا وجه حسن ذكره أبو علي الفارسي في كتاب الحجة في القراءة، فأما البيت الذي أنشده السائل فعلى خلاف ما توهمه لان معنى قوله لم يبق الا أسير أي لم يبق غير أسير وغير تعاقب إلا في الاستثناء، ثم قال وموثق بالجر عطفاً على المعنى وعلى موضع أسير، فكأنه قال لم يبق غير اسير وغير منفلت ولم يبق غير موثق. فأما قول الشاعر:

فهل انت ان ماتت أتانك راحل إلى آل بسطام بن قيس فخاطب

يمكن أن يكون الوجه في خاطب الرفع وإنما جر الراوي وهماً ويكون عطفاً على راحل ويمكن أن يكون المراد بخاطب الامر وإنما جر لاطلاق الشعر. فان قيل: ما انكرتم على تسليم ايجاب الآية لمسح الرجلين أن يكون المسح بمعنى الغسل لان المسح عند العرب هو الغسل الخفيف حكى ذلك عن أبي زيد الانصاري واستشهد بقولهم: تمسحت للصلاة فسموا الغسل مسحاً وعلى ذلك حمل المفسرون قوله تعالى: (فطفق مسحاً بالسوق والاعناق اي انه غسل سوقها وأعناقها.

قلنا: هذا باطل من وجوه: (منها) انه لا معتبر باحتمال اللفظة في اللغة إذا كانت في عرف الشرع مختصة بفائدة واحدة، فلو سلمنا ان الغسل في اللغة مسح لم يقدح ذلك في تأويلنا الآية لان اطلاق المسح في الشرع يستفاد به ما لا يستفاد بالغسل، ولهذا جعل أهل الشرع بعض أعضاء الطهارة ممسوحاً وبعضها مغسولا وفصلوا بين الحكمين وفرقوا بين قول القائل: فلان يرى ان الفرض في الرجلين المسح وبين قوله

https://www.shiabookspdf.com

https://www.shiabookspdf.com

فلان يرى الغسل (ومنها) ان الرؤوس إذا كانت ممسوحة المسح الذى لا يدخل فى معنى الغسل بلا خلاف وعطف الارجل عليها فواجب أن يكون حكمها مثل حكم الرؤوس فى المسح و كيفيته، لان من فرق بينهما مع العطف فى كيفية المسح كمن فرق بينهما فى المسح. (ومنها) ان المسح لو كان غسلا والغسل مسحا لسقط ما لا يزال يستدل به مخالفونا ويجعلونه عمدتهم من روايتهم عنه عليه السلام انه توضأ وغسل رجليه لانه كان لا ينكر أن يكون الغسل المذكور إنما هو المسح فصار تأويلهم الآية على هذا يبطل أصل مذهبهم فى غسل الرجلين. (ومنها): ان شبهة من جعل المسح غسلا من أهل اللغة هى من حيث اشتمال الغسل على المسح، وليس كل شئ اشتمل على غيره يصح ان يسمى باسمه لانا نعلم ان الغسل يشتمل على أفعال مثل الاعتماد والحركة ولا يجوز أن يسمى بأسماء ما يشتمل عليه، واما استشهاد أبي زيد بقولهم: تمسحت للصلاة فالمعنى فيه انهم لما أرادوا أن يخبروا عن الطهور بلفظ مختصر ولم يجز ان يقولوا اغتسلت للصلاة لان فى الطهارة ما ليس بغسل واستطالوا أن يقولوا اغتسلت وتمسحت للصلاة قالوا بدلا من ذلك تمسحت لان المغسول من الاعضاء ممسوح ايضا فتجوزوا بذلك اختصارا أو تعويلا على أن المراد مفهوم وهذا لا يقتضى أن يكونوا جعلوا المسح من أسماء الغسل، فأما الآية فاكثر المفسرين ذهبوا فيها إلى غير ما ذكر فى السؤال، وقال أبو عبيدة والفراء وغيرهما: معنى فطفق مسحا أى ضربا، وقال آخرون: اراد المسح فى الحقيقة وانه كان مسح أعرافها وسوقها وقال شاذ منهم: انه أراد الغسل ومن قال بذلك لا يدفع أن يكون حمل المسح على الغسل استعارة وتجوزا وليس لنا أن نعدل فى كلام الله تعالى عن الحقيقة إلى المجاز إلا عند الضرورة.

فان قيل: ما أنكرتم أن يكون القراءة بالجر تقتضى المسح إلا انه متعلق بالخفين لا بالرجلين، وان كانت القراءة بالنصب توجب الغسل المتعلق بالرجلين على الحقيقة ويكون الآية بالقرائتين مفيدة لكلا الامرين.

https://www.shiabookspdf.com

https://www.shiabookspdf.com

https://www.shiabookspdf.com

- قلنا : الخف لا يسمى رجلا فى لغة ولا شرع كما ان العمامة لا تسمى رأسا ولا البرقع وجها فلو ساغ حمل ما ذكر فى الآية من الارجل على ان المراد به الخفاف لساغ فى جميع ما ذكرناه. فإن قيل: فاين انتم عن القراءة بنصب الارجل وعليها أكثر القراء وهى موجبة للغسل ولا يحتمل سواه؟ قلنا : (أول) ما فى ذلك ان القراءة بالجر مجمع عليها والقراءة بالنصب مختلف فيها لانا نقول ان القراءة بالنصب غير جائزة وإنما القراءة المنزلة هى القراءة بالجر. والذى يدل على ذلك.

جناب الشیخ رحمہ اللہ فرماتے ہیں وہ روایت جو عمار بن موسیٰ نے نقل کی ہے اور انھوں نے امام جعفر صادق علیہ السلام سے نقل کیا ہے، آپ سے کہا گیا: ایک بندہ پورا وضو کرتا ہے سوائے قدموں کے پھر وہ دونوں کو پانی میں ڈبو دیتا ہے۔

آپؑ نے فرمایا: یہ اس کے لیے مجزی ہے۔

جناب شیخ رحمہ اللہ فرماتے ہیں: اس روایت کو تقیہ پر حمل کیا جائے لیکن اختیار میں مسح کے علاوہ کچھ واجب نہیں۔ وضو میں قدموں کا دھونا اس میں عامہ اور امامیہ میں اختلاف پایا جاتا ہے۔ ہمارے اہل سنت بھائی اس بات کے قائل ہیں کہ وضو میں دونوں پاؤں کو دھونا واجب ہے اور اس پر آیت وضو سے استدلال کرتے ہیں کہ آیت کریمہ میں یوں ذکر ہے: فَاغْسِلُوْا وُجُوْهَكُمْ وَاَيْدِيَكُمْ اِلَى الْمَرَافِقِ وَامْسَحُوْا بِرُءُوْسِكُمْ وَاَرْجُلَكُمْ (سورۂ مائدہ: آیت ۶)

وہ اس آیت سے اپنے مدعا پر استدلال کرتے ہوئے فرماتے ہیں کہ اَرْجُلَكُمْ منصوب ہے اور اس کا عطف ہو رہا ہے وُجُوْهَكُمْ پر اور معطوف علیہ اور معطوف دونوں ایک حکم فَاغْسِلُوْا میں شریک ہیں۔ لہٰذا دونوں میں دھونا واجب ہے اور اس کے علاوہ روایات کو بھی نقل کرتے ہیں۔

لیکن ان کے مقابل میں علماء امامیہ آئمہ ہدیٰ علیہم السلام کی بیان کردہ تفسیر اور روایات کے تحت قائل ہیں کہ دونوں قدموں کو دھونا جائز نہیں ہے بلکہ دونوں کا مسح کرنا واجب ہے اور یہ لوگ بھی اسی آیت وضو سے استدلال کرتے ہیں کہ اَرْجُلَكُمْ کا عطف وُجُوْهَكُمْ پر نہیں بلکہ بِرُءُوْسِكُمْ پر ہو رہا ہے۔ اور یہ بیان کرتے ہیں کہ اسی وجہ سے آئمہ ہدیٰ علیہم السلام کی قرأت میں اَرْجُلَكُمْ کو مجرور پڑھا گیا ہے اور اس بناء پر جیسے سر کے مسح کو آیت بیان کر رہی ہے ایسے ہی پاؤں کا بھی مسح کرنا واجب ہے۔ اور اگر اَرْجُلَكُمْ کا عطف وُجُوْهَكُمْ پر کیا جائے تو پھر معطوف علیہ اور معطوف کے درمیان ایک اجنبی جملہ کا فاصلہ لازم آتا ہے، اور دوسرا یہ کہ معطوف علیہ قریب تو اس پر عطف کیا جائے

https://www.shiabookspdf.com

https://www.shiabookspdf.com

اور اس کو بھی ائمہ معصومینؑ نے بیان کیا ہے اور جو گذشتہ روایت ہے جو بیان کرتی ہے کہ دونوں پاؤں کو دھویا جائے گا۔اس کے بارے میں جناب الشیخ الطوسی رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں: اس روایت کو تقیہ پر حمل کیا جائے گا لیکن حالت اختیاری میں قدموں کا سوائے مسح کرنے کے اور کچھ جائز نہیں ہے جیسا کہ ہم نے اس کو بیان کر دیا ہے۔

اعتراض: اگر یہ اعتراض کیا جائے کہ جس آیت وضو پر تم قرأت جر پر اعتماد کرتے ہو۔اس پر اعتماد کرتے ہوئے اس کے منکر کیوں ہو کہ اَرْجُلَکُمْ کو جر پڑھنے کے باوجود بھی حکم دھونے کا ہی ثابت ہوتا ہے۔اس عطف سے مسح کرنا واجب نہیں ہوتا۔اور اَرْجُلَکُمْ کا عطف بِرُءُوْسِکُمْ پر کیا جائے تو اس عطف سے فقط یہ ثابت ہوتا ہے کہ معطوف علیہ اور معطوف دونوں ایک اعراب میں شریک ہیں لیکن حکم میں شریک نہیں ہیں کیونکہ بعض اوقات عطف قرب اور مجاورت کی وجہ سے بھی ہو جاتا ہے اور یہ کلام عرب میں بہت زیادہ پایا جاتا ہے کہ ایک کلمے کا دوسرے پر مجاورت و قرب کی وجہ سے عطف کر دیا جاتا اور یہ عطف فقط معطوف علیہ اور معطوف کے درمیان اعرابی اشتراک کو بیان کرتا ہے جب کہ دونوں کا حکم الگ الگ ہوتا ہے۔جیسا کہ عربوں کا یہ قول ہے: جحر ضبٍ خربٍ تو اس مثال میں خربٍ اگرچہ جحر کی صفت ہے، لہٰذا اس کو رفع پڑھنا چاہیے تھا لیکن مجاورت کی وجہ سے اس ضب کے تابع قرار دیا گیا ہے۔

ایسے ہی اس شعر میں بھی ہے کہ جس میں شاعر کہتا ہے:

کأن بثيرا فى عرانين وبله   كبير اناس فى بجاد مزمل

اس شعر میں بھی مزمل کبیر کی صفت ہے لیکن بجاد کے مجاور ہونے سے مزمل کو بجاد کے تابع قرار دیا گیا ہے۔

ایسے ہی ما نحن فیہ میں ہے اگرچہ اَرْجُلَکُمْ مجرور ہے لیکن پھر بھی دھونا ہی ثابت ہوتا ہے۔

جواب: ہم کہتے ہیں یہ اس کا اعتراض چند وجوہ پر باطل ہے:

اوّل: اہل العربیہ میں کوئی اختلاف نہیں کہ مجاورۃ کی وجہ سے اعراب غیر کی طرف تجاوز نہیں کرتا، یعنی اس کے موارد محدود ہیں اور یہ شاذ اور اصول سے خروج کی منزلت ہے۔پھر اس پر خدا کی کلام کو حمل نہیں کیا جا سکتا۔

دوم: وہ موارد جو اس اعتراض کرنے والے نے ذکر کیے ہیں یا جن کو اس نے ذکر نہیں کیا وہ سب وہ موارد ہیں جن میں دونوں کے درمیان حرف عطف نہیں پایا جاتا جبکہ آیت کریمہ میں حرف عطف پایا جاتا ہے۔اسی حرف عطف پر اعتماد کر کے ہم کہتے ہیں کہ معطوف علیہ اور معطوف (روس اور ارجل) دونوں ایک حکم میں شریک ہیں۔

https://www.shiabookspdf.com

https://www.shiabookspdf.com

پس اگر جو مجاورت کا حکم اس اعتراض کرنے والے نے ذکر کیا ہے۔ قیاسی ہو تب بھی آیت اس سے خارج ہے کیونکہ اس آیت میں عطف کی دلیل (حرف) پائی جاتی ہے جبکہ باقی موارد میں یہ دلیل موجود نہیں ہے اور جو بندہ عربی کے کچھ قوانین بھی جانتا ہے اس پر واضح ہے۔ عطف کی صورت میں مجاورت کا حکم لاگو نہیں ہوگا۔

- سوم: مجاورت کی وجہ سے اعراب اس وقت مستحسن شمار ہوگا جب اس کی وجہ سے شک وشبہ زائل ہو رہا ہو۔ کیا تو دیکھ نہیں رہا کہ خرب کا ضب کی صفت ہونے سے جو شبہ ہے وہ زائل ہوا ہے اور یہ معرفت حاصل ہوئی ہے کہ یہ حجر کی صفت ہے نا کہ ضب کی۔ ایسے ہی مزمل کو مجاورت کے ذریعے اعراب دینے کے باوجود بھی یہ معلوم ہو رہا ہے کہ مزمل بجاد کی صفت نہیں بلکہ الکبیر کی صفت ہے۔ لیکن آیت میں ایسا نہیں۔ اس مقام پر اگر مجاورت کی وجہ سے اعراب دیا جائے تو شک وشبہ زائل نہیں ہوگا بلکہ پایا جاتا ہے کیونکہ اس صورت میں قدموں کا مسح کرنا واجب ہے یا دھونا یہ شبہ برقرار رہے گا اور شک ختم نہیں ہوگا۔ پس جب شک وشبہ حاصل ہو رہا ہو تو پھر مجاورت کی وجہ سے اعراب دینا جائز نہیں ہے کیونکہ جس وجہ سے یہ باب مجاورت قائم ہوا اس سے خارج ہو جائے گا۔

اور وہ شعر جس کو اعشی نے ذکر کیا ہے اس کے سمجھنے میں ان لوگوں نے غلطی کی ہے۔ اس میں مجاورت کی وجہ سے اعراب نہیں دیا گیا بلکہ وہاں جو ثواء کو جر دیا گیا ہے وہ مجاورت کی وجہ سے نہیں بلکہ حول سے بدل کی وجہ سے ہے اور یہ بدل اشتمال ہے۔ جیسا کہ اللہ تعالیٰ کی اس آیت میں پایا جاتا ہے: قُتِلَ اَصْحٰبُ الْاُخْدُوْدِ ۙ النَّارِ (سورۂ بروج: آیت ۴-۵) یا اللہ تعالیٰ کے اس قول میں: یَسْـَٔلُوْنَكَ عَنِ الشَّهْرِ الْحَرَامِ قِتَالٍ فِیْهِ ؕ قُلْ قِتَالٌ فِیْهِ (سورۂ بقرہ: آیت ۲۱۷)

آیت اوّل میں النَّارِ کو جو جر دیا گیا ہے وہ بدل اشتمال کی بنا پر قتال فیہ میں جر بھی بدل اشتمال کی بنا پر ہے۔

اعتراض: اگر یہ اعتراض کیا جائے کہ آپ نے کہا ہے حرفِ عطف کے ساتھ مجاورت نہیں ہوتی۔ تو آپ کو ہم آیت پیش کرتے ہیں کہ حرفِ عطف بھی پایا جاتا ہے اور مجاورت بھی پائی جاتی ہے جیسا کہ اللہ تعالیٰ فرماتا ہے:

یَطُوْفُ عَلَیْهِمْ وِلْدَانٌ مُّخَلَّدُوْنَ ۙ﴿۱۷﴾ بِاَكْوَابٍ وَّاَبَارِیْقَ ۙ وَكَاْسٍ مِّنْ مَّعِیْنٍ ۙ﴿۱۸﴾ لَّا یُصَدَّعُوْنَ عَنْهَا وَلَا یُنْزِفُوْنَ ۙ﴿۱۹﴾ وَفَاكِهَةٍ مِّمَّا یَتَخَیَّرُوْنَ ۙ﴿۲۰﴾ وَلَحْمِ طَیْرٍ مِّمَّا یَشْتَهُوْنَ ؕ﴿۲۱﴾ وَحُوْرٌ عِیْنٌ ۙ﴿۲۲﴾ (سورۂ واقعہ: آیت ۱۷ تا ۲۲)

https://www.shiabookspdf.com

https://www.shiabookspdf.com

ان آیات میں وَحُوْرٌ عِيْنٌ کو جر دیا گیا ہے۔ وہ مجاورت کی وجہ سے وَحُوْرٌ عِيْنٌ کا عطف لَحْمِ طَيْرٍ پر ہوا ہے۔ یہ مجاورت کی وجہ سے حالانکہ لَحْمِ طَيْرٍ طواف کرنے والے نہیں ہیں۔ جیسا کہ اس شعر میں بھی ہوا ہے:

لم يبق إلا أسير غير منفلت　　　وموثق في عقال الاسر مكبول

اس میں وموثق کو مجاورت کی وجہ سے جر دیا گیا ہے اور حرف عطف بھی پایا جاتا ہے حالانکہ اس موثق کا حق تھا کہ اس کو رفع پڑھا جاتا اسیر پر عطف کرتے ہوئے کیونکہ اصل عبارت یوں ہے: لم يبق الا اسير وموثق۔

جواب: ہم اس کے جواب میں کہتے ہیں: اوّلاً: یہ جو آپ نے دعویٰ کیا ہے کہ حورعین کا جر مجاورت کی وجہ سے یہ غلط ہے بلکہ سات مشہور قاریوں میں سے زیادہ قاریوں نے اس حور عین کو مرفوع پڑھا ہے۔ اور جن قاریوں نے اس کو رفع پڑھا ہے وہ جناب نافع، ابن کثیر، عاصم اور ایک روایت میں ہے ابوعمرو اور ابن عامر نے بھی اس کو مرفوع پڑھا ہے۔

اور وہ قاری جنھوں نے اس کو جر پڑھا ہے وہ جناب حمزہ اور کسائی ہیں اور جناب مفضل نے روایت کیا ہے کہ اس کو حوراً عیناً بھی پڑھا گیا ہے۔ اور اگر اس کو جر بھی پڑھا جائے تو بھی مجاورت کے علاوہ وجہ ہے جس کی وجہ سے جر پڑھا جائے گا۔ اور وہ وجہ یہ ہے کہ گذشتہ آیت میں آیا ہے: أُولَٰئِكَ الْمُقَرَّبُونَ ﴿١١﴾ فِي جَنَّاتِ النَّعِيمِ ﴿١٢﴾ (سورۂ واقعہ: آیت ۱۱-۱۲) تو حورٍ عينٍ کا عطف جَنّٰتِ النَّعِيمِ پر ہورہا ہے۔ مراد ہے کہ وہ مومنین جنات نعیم میں ہوں گے اور حورعین کی مقارنت یا معاشرت میں ہوں گے۔ اس میں مضاف کو حذف کردیا گیا ہے اور اس وجہ کو جناب ابوعلی الفارسی نے اپنی کتاب لحجة فی القراءة میں ذکر کیا ہے اور اس کو حسن قرار دیا ہے۔ لهذا اذا جاء الاحتمال بطل الاستدلال، لہٰذا اس آیت سے استدلال نہیں کیا جاسکتا۔

اور اعتراض کرنے والے نے شعر بیان کیا ہے، اس نے جو اس سے توہم کیا ہے وہ اس کے خلاف ہے کیونکہ شعر میں ہے: لم يبق الا اسير۔ تو مراد ہے لم يبق غير اسير۔ اور غیر استثناء میں إلا کی جگہ استعمال ہوتا ہے۔ پھر اس نے کہا ہے: موثق جر کے ساتھ کہا ہے یہ عطف معنی پر ہے اور اسیر کے محل پر ہے۔ گویا وہ یوں کہنا چاہتا ہے: لم يبق غير اسير وغير منفلت ولم يبق غير موثق۔

ان قیل: اگر یہ کہا جائے: اگر آیت سے مسح ارجل کے وجوب کو تسلیم کرلیا جائے، یعنی مان لیا جائے کہ آیت

https://www.shiabookspdf.com

https://www.shiabookspdf.com

پاؤں کے مسح کو واجب قرار دیتی ہے۔ لیکن مسح سے مراد دھونا ہے اور مسح کا معنی دھونا ہے کیونکہ عربوں کے نزدیک مسح بھی خفیف سا دھونا ہی ہے۔ جیسا کہ اس کو جناب ابوزید الانصاری نے اس کی حکایت کی ہے اور اس پر شاہد عربوں کے اس قول سے قائم کیا ہے وہ کہتے ہیں کہ تمسحت للصلاۃ میں نماز کے لیے غسل کیا تو غسل کا نام عربوں نے مسح رکھا ہے اور اسی معنی پر مفسروں نے اس آیت کو حمل کیا ہے جس میں اللہ تعالیٰ فرماتا ہے: فَطَفِقَ مَسْحًا بِالسُّوْقِ وَالْاَعْنَاقِ (سورۂ ص: آیت ۳۳)

یعنی انھوں نے سوق اور اعناق کو دھونا شروع کر دیا۔

قلنا: ہم اس کا جواب دیتے ہیں یہ ان کا اعتراض چند وجوہ سے باطل ہے:

اوّل: جب کوئی لفظ شرع کے عرف میں کسی خاص معنی کے لیے خاص ہو جائے تو علی الاطلاق بولا جائے تو اس سے وہی شرعی معنی ہی مراد لیا جائے گا، لغوی معنی کا کوئی اعتبار نہیں ہوگا۔ پس اگر ہم تسلیم کر بھی لیں کہ لغت میں مسح سے مراد دھونا ہے تو بھی آیت میں جو ہم نے بیان کیا ہے اس پر کوئی قدح اور جرح واقع نہیں ہوتی کیونکہ شرع میں مسح کا اطلاق اس معنی پر نہیں ہوتا جس کا استفادہ غسل سے ہوتا ہے۔ اسی وجہ سے اہل شرع اعضائے وضو میں بعض اعضاء کو دھونا واجب قرار دیتے ہیں اور بعض کا مسح کرنا اور دونوں حکموں کے درمیان وہ جدائی ڈالتے ہیں اور دونوں کے درمیان فرق قرار دیتے ہیں اور فرماتے ہیں کہ فلاں پاؤں کا مسح واجب اور فرض قرار دیتے ہیں اور فلاں پاؤں کے دھونے کی رائے دیتے ہیں۔

دوم: اگر مسح وہی دھونا اور دھونا وہی مسح کرنا ہو تو جس کے ذریعے ہمارے مخالف ہمیشہ سے استدلال کرتے رہے ہیں وہ باطل ہو جائے گا اور جس کو وہ روایات میں سے عمدہ قرار دیتے ہیں کہ آپؐ سے روایت کرتے ہیں کہ آپؐ نے وضو کیا اور پاؤں کو دھویا اس سے ان کا استدلال ختم ہو جائے گا کیونکہ وہ انکار نہیں کر سکیں گے کہ دھونا سے مراد مسح ہی ہے تو پھر اس تاویل سے ان کا اصل مذہب پاؤں کے دھونے والا وہ باطل ہو جائے گا (کیونکہ مراد مسح کرنا ہو جائے)

سوم: اہل لغت نے جو مسح کرنے کو دھونا قرار دیا ہے یہ اس شبہ کی وجہ ہے کہ ہر دھونا حتماً مسح کرنے پر مشتمل ہوتا ہے تو اس وجہ سے انھوں اس کا نام مسح قرار دیا ہے لیکن ہر وہ چیز جو کسی پر مشتمل ہو اس کو اس کا نام نہیں دیا جا سکتا اور اس پر اس کا نام اطلاق کرنا صحیح نہیں ہے کیونکہ ہم جانتے ہیں کہ دھونا اعتماد پر اور حرکت پر بھی مشتمل ہوتا ہے ان میں

https://www.shiabookspdf.com

https://www.shiabookspdf.com

سے کسی کو دھونا نہیں کہا جاتا یا دھونے کو ان کا نام نہیں دیا جاتا اور نہ ہی دھونے کو التیمم دینا جائز ہے۔

لیکن ابوزید کے قول تمسحت للصلاۃ سے استشہاد کرنا اس سے مراد کہ جب اہل عرب طہارت کے لیے مختصر الفاظ کے ساتھ خبر دینا چاہتے ہیں ان کے لیے یوں کہنا جائز نہ ہو کہ وہ کہیں کہ اغتسلت للصلاۃ کیونکہ طہارت میں وہ ہے جو غسل میں نہیں پایا جاتا اور وہ کلام کو طول بھی نہیں دینا چاہتے کہ وہ یوں کہیں: اغتسلت للصلاۃ۔ تو وہ اس کے بدلے میں یوں کہہ دیتے ہیں کہ تمسحت کیونکہ جن اعضا کو دھویا گیا ہے وہ حتماً مسوح بھی ہیں اور اختصار کی وجہ سے اس طرح کہنے کو وہ جائز قرار دیتے ہیں اور اس کے مفہوم پر اعتماد کرتے ہیں اور یہ اس کا اقتضاء نہیں کرتا کہ وہ غسل کے ناموں میں ایک نام مسح کو قرار دیں۔

اور وہ آیت جس کو اعتراض کرنے والے نے ذکر کیا ہے اس میں اکثر مفسروں نے وہ مراد نہیں لیا جو اعتراض کرنے والے نے لیا ہے۔ جناب ابوعبیدہ اور فراد اور دونوں کے غیر نے اس آیت میں فرمایا ہے: طفق مسحا کا معنی ہے ضربا اور دوسرے مفسروں نے کہا ہے کہ اس جگہ مسح سے مراد اس کا معنی حقیقی ہے کہ وہ اعراف اور سوق کو مسح کرتے تھے۔ اور ان میں سے شاذ نے مراد غسل لیا ہے اور جس نے یہ مراد لیا ہے اس سے اس امکان کو رد نہیں کیا جاسکتا کہ اس نے استعارہ اور مجازاً یہ مراد لیا ہے۔

https://www.shiabookspdf.com

تو پھر ہمارے لیے جائز نہیں ہے کہ کلامِ خدا کو مجاز اور استعارہ پر حمل کریں جبکہ اس کی کوئی ضرورت بھی نہیں۔ سوائے ضرورت کے کلامِ خدا کو مجاز اور استعارہ پر حمل نہیں کیا جاسکتا۔

اعتراض: اگر یہ اعتراض کیا جائے تم اس کا انکار کیوں کرتے ہو کہ جر کی قرأت مسح کا تقاضا کرتی ہے مگر اس مسح کا تعلق موزوں (جرابوں) کے ساتھ ہو یعنی موزوں پر مسح کرو اور نصب کی قرأت سے دھونے مراد ہے اور اس کا تعلق قدموں اور پیروں کے ساتھ ہے۔ تو آیت میں دونوں قرائتیں دونوں حکم کا فائدہ دیتی ہیں؟

جواب: ہم کہتے ہیں: اوّلاً موزے کو پاؤں نہیں کہا جاتا، نہ لغت میں اور نہ شرع میں جیسا کہ عمامہ کو سر نہیں جاتا اور نہ ہی برقع کو چہرہ کیا جاتا ہے۔ پس اگر آیت میں جوارجل کا ذکر ہوا ہے اور اس کو موزوں پر حمل کرنا جائز ہے تو پھر تمام موارد میں یہ حمل کرنا جائز ہو جائے گا حالانکہ اس کا کوئی بھی قائل نہیں۔

اعتراض: اگر یہ کہا جائے کہ تم لوگ نصب کی قرأت کا انکار کیوں کرتے ہو حالانکہ اس آرجلکم کے نصب

https://www.shiabookspdf.com

https://www.shiabookspdf.com

کی قرأت اکثر قاریوں کی ہے جو دھونا ثابت کرتا ہے اور اس میں دھونے کے علاوہ کوئی اور احتمال نہیں ہے۔

جواب: ہم ان کے جواب میں عرض کرتے ہیں کہ جر کی قرأت میں تمام قاریوں کا اتفاق ہے اور نصب کی قرأت میں اختلاف پایا جاتا ہے کیونکہ ہم کہتے ہیں کہ نصب کی قرأت جائز نہیں اور وہ قرأت جس پر قرآن نازل ہوا ہے وہ جر کی قرأت ہے نا کہ نصب کی۔ اور اس پر دلیل ذیل کی حدیث ہے۔

حدیث نمبر 37/188

ما أخبرني به الشيخ أيده الله تعالى قال أخبرني أحمد ابن محمد عن أبيه عن أحمد بن ادريس وسعد بن عبد الله عن محمد بن أحمد بن يحيى عن أبي عبد الله عن حماد عن محمد بن النعمان عن غالب بن الهذيل قال: سألت أبا جعفر عليه السلام عن قول الله عزوجل : (فامسحوا برؤوسكم وأرجلكم إلى الكعبين) على الخفض هي أم على النصب؛ قال: بل هي على الخفض.

https://www.shiabookspdf.com

وهذا يسقط أصل السؤال، ثم لو سلمنا ان القراءة بالجر مساوية للقراءة بالنصب من حيث قرأ بالجر من السبعة ابن كثير وأبو عمرو وحمزة وفي رواية أبي بكر عن عاصم، والنصب قرأ به نافع وابن عامر والكسائي وفي رواية حفص عن عاصم لكانت ايضا مقتضية للمسح لان موضع الرؤوس موضع نصب بوقوع الفعل الذي هو المسح عليه وإنما جر الرؤوس بالباء، وعلى هذا لا ينكر ان تعطف الارجل على موضع الرؤوس لا لفظها فتنصب وإن كان الفرض فيها المسح كما كان في الرؤوس كذلك، والعطف على الموضع جائز مشهور في لغة العرب، الا ترى انهم يقولون: (لست بقائم ولا قاعدا) فينصب قاعدا على موضع بقائم لا لفظه وكذلك يقولون: (خشنت بصدره وصدر زيد) (وان زيدا في الدار وعمرو) فرفع عمرو على الموضع لان أن وما عملت فيه في موضع رفع ومثله من كلامهم (ان تأتني فلك درهم وأكرمك) لما كان قولهم فلك درهم في موضع جزم عطف وأكرمك عليه وجزم ومثله (من يضلل الله فلا هادي له ويذرهم) بالجزم على موضع قوله هادي لانه في موضع جزم، وقال الشاعر:

https://www.shiabookspdf.com

https://www.shiabookspdf.com

معاوی اننا بشر فاسجح فلسنا بالجبال ولا الحدیدا

فنصب الحدیدا علی موضع بالجبال. وقال آخر:

هل أنت باعث دینار لحاجتنا أو عبد رب أخا عونٍ بن مخراق

وإنما نصب عبد رب لان من حق الکلام ان یکون باعث دینارا فحمله علی الموضع لا اللفظ وقد سوغوا ما هو أبعد من هذا لانهم عطفوا علی المعنی وان کان اللفظ لا یقتضیه مثل قول الشاعر:

جئنی بمثل بنی بدر لقومهم أو مثل أسرة منظور بن سیار

لما کان معنی جئنی أی هات مثلهم أو اعطنی مثلهم قال: أو مثل بالنصب عطفا علی المعنی. فان قیل: ما تنکرون أن یکون القراءة بالنصب لا تقتضی الا الغسل ولا تحتمل المسح لان عطف الارجل علی موضع الرؤوس فی الایجاب توسع وتجوز والظاهر والحقیقة یوجبان عطفها علی اللفظ لا الموضع؛ قلنا: لیس الامر علی ما توهمتم بل العطف علی الموضع مستحسن فی لغة العرب وجائز لا علی سبیل الاتساع والعدول عن الحقیقة والمتکلم مخیر بین حمل الاعراب علی اللفظ تارة وبین حمله علی الموضع اخری. وهذا ظاهر فی العربیة مشهور عند أهلها وفی القرآن والشعر له نظائر کثیرة، علی انا لو سلمنا ان العطف علی اللفظ اقوی لکان عطف الارجل علی موضع الرؤوس أولی مع القراءة بالنصب، لان نصب الارجل لا یکون إلا علی أحد الوجهین إما بأن یعطف علی الایدی والوجوه فی الغسل، أو یعطف علی موضع الرؤوس فینصب ویکون حکمها المسح وعطفها علی موضع الرؤوس أولی، وذلک ان الکلام إذا حصل فیه عاملان احدهما قریب والآخر بعید فإعمال الاقرب أولی من اعمال الابعد، وقد نص أهل العربیة علی هذا فقالوا: إذا قال القائل اکرمنی واکرمت عبد الله وأکرمت واکرمنی عبد الله فحمل المذکور بعد الفعلین علی الفعل الثانی اولی من حمله علی الاول لان الثانی اقرب إلیه، وقد جاء القرآن وأکثر الشعر بإعمال الثانی قال الله تعالی: (وانهم ظنوا کما ظننتم ان لن یبعث الله احدا) لانه لو أعمل الاول لقال کما

https://www.shiabookspdf.com

https://www.shiabookspdf.com

ظننتموه وقال: (آتوني أفرغ عليه قطرا) ولو اعمل الاول لقال افرغه وقال: هاؤم اقرؤا كتابيه ولو اعمل الاول لقال هاؤم اقرؤه كتابيه، وقال الشاعر:

قضى كل ذي دين فوفى غريمه وعزة ممطول معنى غريمها

فاعمل الثاني دون الاول، لانه لو اعمل الاول لقال قضى كل ذي دين فوفاه عزيمه، ومما اعمل فيه الثاني قول الشاعر:

وكمتا مدماة كأن متونها جرى فوقها فاستشعرت لون مذهب

ولو اعمل الاول لرفع لون وفي الروآية منصوب، ومثله قول الفرزدق:

ولكن نصفا لو سببت وسبني بنو عبد شمس من مناف وهاشم

فقال بنو لانه اعمل الثاني دون الاول، فاما قول امرء القيس واعماله الاول:

ولو أن ما اسعى لادنى معيشة كفاني ولم اطلب قليل من المال

فاول ما فيه انه شاذ خارج عن بابه ولا حكم على شاذ، والثاني إنما رفع لانه لم يجعل القليل مطلوباً وإنما كان المطلوب عنده الملك وجعل القليل كافيا ولو لم يرد هذا ونصب فسد المعنى.

قال الشيخ أيده الله تعالى: (والكعبان هما قبتا القدمين أمام الساقين) إلى قوله (وهو ما علا منه في وسطه على ما ذكرناه). فالذي يدل على ذلك قوله تعالى: إلى الكعبين فبين ان منتهى المسح إلى الكعبين ولو أراد ما ذهب إليه مخالفونا لقال إلى الكعاب لان ذلك في كل رجل منه اثنان، ويدل عليه ايضا اجماع الامة، وهو أن الامة بين قائلين قائل يقول: بوجوب المسح دون غيره ولا يجوز التخيير ويقطع على ان المراد بالكعبين ما ذكرناه، وقائل يقول بوجوب الغسل أو الغسل والمسح على طريق التخيير ويقول الكعبان هما العظمان الناتيان خلف الساق ولا قول ثالث، فإذا ثبت بالدليل الذي قدمناه ذكره وجوب مسح الرجلين وانه لا يجوز غيره ثبت ما قلنا من ماهية الكعبين، ويدل على ذلك ايضا.

جناب الشیخ علیہ الرحمہ نے جناب غالب بن الہذیل سے نقل کیا ہے، وہ بیان کرتے ہیں کہ میں نے حضرت امام

https://www.shiabookspdf.com

https://www.shiabookspdf.com

ابوجعفر الباقر علیہ السلام سے اللہ تعالٰی کے اس قول: وَامْسَحُوْا بِرُءُوْسِكُمْ وَاَرْجُلَكُمْ اِلَى الْكَعْبَيْنِ کے بارے میں سوال کیا: کیا اَرْجُلَكُمْ پر جر ہے یا نصب؟

آپؑ نے فرمایا: نہیں، بلکہ اس پر جر ہے۔

یہ حدیث اصل سوال کو ہی ساقط کر دیتی ہے۔ اور اگر ہم تسلیم کر لیں کہ جر کی قرأت نصب کی قرأت کے مساوی ہے تو اس طرح کے سات قاریوں میں سے ابن کثیر، ابوعمرو، حمزہ اور ابوبکر کی روایت جو عاصم سے اس میں بھی یہ ہی ذکر ہے اور قرأت نصب اس کو نافع اور ابن عامر اور کسائی نے پڑھا ہے۔ دونوں برابر ہیں تو پھر بھی نصب مسح کو ہی ثابت کرتا ہے اور اسی کا اقتضاء کرتا ہے کیونکہ رؤوس کا محل نصب ہے کیونکہ وَامْسَحُوْا والا فعل اس پر واقع ہوا ہے (مفعول ہے) اور اس کو جر باء نے دیا ہے۔ تو اس بنا پر اَرْجُلَكُمْ کا عطف رؤوس کے محل پر ہوا ہے جو کہ منصوب ہے اور معطوف الیہ کے محل پر عطف کرنا لغت عرب میں جائز اور مشہور ہے۔ کیا تم نے نہیں دیکھا کہ عرب والے یوں کہتے ہیں: لست بقائم ولا قاعداً۔ "قاعداً" کا قائم کے محل پر عطف کرتے ہیں جو منصوب ہے کیونکہ وہ لست کی خبر ہے تو لفظ پر عطف نہیں کرتے بلکہ اس کے محل پر عطف کرتے ہیں۔

https://www.shiabookspdf.com

ایسے ہی وہ یوں کہتے ہیں: خشنت بصدره وصدر زيد یا ان زيدا في الدار وعمرو عمرو کو رفع دیتے ہیں زید کے محل پر عطف کرتے ہوئے کیونکہ اِنَّ اور مَا جس میں عمل کرتے ہیں وہ محلاً مرفوع ہوتے ہیں اور اس کی مثل ان کا یہ قول ہے: ان تأتني فلك درهم وأكرمك تو فلك درهم یہ محلاً مجزوم ہے کیونکہ شرط کی جزاء ہے تو اس کے محل پر اکرم کا عطف کر کے اس کو جزم پڑھا گیا ہے اور اسی کی مثل یہ آیت ہے: مَنْ يُّضْلِلِ اللّٰهُ فَلَا هَادِيَ لَهٗ، وَيَذَرُهُمْ (سورۃ اعراف: آیت ۱۸۶) اس میں يَذَرُ کو مجزوم پڑھا گیا ہے فَلَا هَادِيَ کے محل پر عطف کرتے ہوئے۔ اور خود اشعار میں بھی محل پر عطف کیا گیا ہے جیسا کہ اس شعر میں ہے:

معاوی اننا بشر فاسجح فلسنا بالجبال ولا الحديدا

اس میں حدیدا کو نصب پڑھا گیا جبال کے محل پر عطف کرتے ہوئے۔ یا دوسرا شعر:

هل أنت باعث دينار لحاجتنا أو عبد رب أخا عون بن مخراق

اس میں عبد رب کو نصب پڑھا گیا ہے اور اس کا عطف ہوا ہے دینار پر جو محلاً منصوب ہے کیونکہ حق کلام یوں تھا: ان يكون باعث دينارا تو دينارا کے محل پر عبد رب کا عطف کیا گیا ہے۔

https://www.shiabookspdf.com

https://www.shiabookspdf.com

اعتراض: اور اگر یہ کہا جائے کہ تم اس کا انکار کیوں کرتے ہو کہ اگر نصب پڑھا جائے گا تو پھر سوائے دھونے کے اور کچھ ثابت نہیں ہوگا۔ مسح کا احتمال نہیں ہے کیونکہ ارجل کا عطف رؤوس کے محل پر کلام موجب مجازاً ہوتا ہے اور وسعت دیتے ہوئے کہا جاتا ہے جبکہ ظاہر کلام اور حقیقت یہ دونوں لفظ پر عطف کو واجب قرار دیتے ہیں نا کہ محل پر؟

جواب: ہم عرض کریں گے جیسا تم لوگوں نے توہم کیا ہے ویسے نہیں ہے بلکہ محل پر عطف کرنا لغت عرب میں مستحسن اور جائز ہے اور یہ جواز مجازاً نہیں اور نہ ہی حقیقت سے عدول کی بنا پر۔ بلکہ متکلم کو اختیار حاصل ہے کہ بعض اوقات وہ اعراب کو حمل کرتا ہے، لفظ پر اور بعض اوقات وہ اعراب کو حمل کرتا ہے محل پر۔ اور یہ لغت عربیہ میں مشہور بھی ہے اور قرآن اور اشعار میں اس کی امثال بہت زیادہ پائی جاتی ہیں۔

اور اگر ہم تسلیم بھی کرلیں کہ لفظ پر عطف کرنا زیادہ قوی ہے۔ پھر اَرْجُلَكُمْ کا عطف قرأت نصب کے ساتھ برؤوس کے محل پر کرنا اولیٰ ہے۔ اور اس کی وجہ یہ ہے نصب قرأت۔ دو وجھوں میں سے کسی ایک کے تحت ہوگی یا اس وجہ سے اَرْجُلَكُمْ کو منصب پڑھا جائے کہ اس کا عطف ہورہا ہے وُجُوْهَكُمْ وَاَيْدِيَكُمْ کے لفظ پر۔ یہ دونوں منصوب ہیں۔ اور یا اس وجہ سے اس کا عطف برؤوس کے محل پر کیا جائے اور یہ منصوب ہو اور حکم مسح کرنے کا ثابت ہوجائے۔ لیکن اس کا عطف برؤوس کے محل پر کرنا، پھر بھی اولیٰ اور بہتر ہے۔

کیونکہ جب کلام میں دو عامل موجود ہو ان میں سے ایک قریب اور دوسرا بعید ہو تو عرب والے قریب والے عامل کو عمل دینا دوسرے والے کی نسبت اولیٰ و بہتر قرار دیتے ہیں (باب تنازع میں)۔ اسی وجہ سے اہل عرب اس جیسے مثال میں اکرمنی واکرمت عبداللہ یا اکرمت واکرمنی عبداللہ۔ دوسرے عامل کو عامل قرار دینا پہلے کی نسبت اولیٰ قرار دیتے ہیں کیونکہ دوسرا عامل معمول کے قریب تر ہے۔

اور قرآن میں اور اکثر شعراء کے اشعار میں بھی دوسرے کو عامل قرار دیا گیا ہے جیسا کہ قرآن کی اس آیت میں بیان ہوا ہے:

اَنَّهُمْ ظَنُّوْا كَمَا ظَنَنْتُمْ اَنْ لَّنْ يَّبْعَثَ اللّٰهُ اَحَدًا ۝ (سورۂ جن، آیت ۷)

اس آیت میں ظَنَنْتُمْ کو عامل قرار دیا گیا ہے اور اگر اوّل فعل کو عامل قرار دیا جاتا تو یوں کہتے: ظننتموہ۔ یا دوسری آیت ہے: اٰتُوْنِيْٓ اُفْرِغْ عَلَيْهِ قِطْرًا ۝ (سورۂ کہف: آیت ۹۶) اس میں بھی عامل دوسرے فعل کو قرار دیا گیا ہے اور اگر پہلے فعل کو قطر میں عامل قرار دیتے تو پھر یوں کہا جاتا: افرغہ۔

https://www.shiabookspdf.com

https://www.shiabookspdf.com

یا اس آیت میں ہے: هَاؤُمُ اقْرَءُوْا كِتٰبِيَهْ (سورۂ حاقہ: آیت ۱۹) اس میں بھی دوسرے فعل کو عامل قرار دیا گیا ہے۔ اگر پہلے کو عامل قرار دیا جاتا تو یوں کہا جاتا: هاؤم اقروه كتابيه۔

اور اشعار میں بھی ہے جیسا کہ اس شاعر نے کہا ہے:

قضى كل ذي دين فوفى غريمه　　وعزة ممطول معنى غريمها

اس میں بھی دوسرے فعل کو عمل دیا گیا ہے۔ اگر پہلے فعل قضی کو عمل دیا جاتا تو یوں کہا جاتا: قضى كل ذي دين فوفاه عزيمة۔

اور وہ شعر جس میں شاعر نے دوسرے فعل کو عمل دیا ہے، وہ یہ ہے:

وكمتا مدماة كأن متونها　　جرى فوقها فاستشعرت لون مذهب

اس میں اگر پہلے فعل جری کو عمل دیا جاتا تو لون مذہب کو مرفوع پڑھا جاتا حالانکہ اس کو نصب پڑھا گیا ہے۔

اور جناب الفرزدق کا قول:

https://www.shiabookspdf.com

ولكن نصفا لو سببت وسبني　　بنو عبد شمس من مناف وهاشم

اس نے بھی دوسرے فعل کو عمل دیا ہے اور بنو پڑھا ہے۔

سوال یہ ہے کہ ہم دیکھتے ہیں کہ امرؤ القیس نے اپنے شعر میں اوّل کو عامل قرار دیا ہے:

ولو أن ما اسعى لادنى معيشة　　كفاني ولم اطلب قليل من المال

اس نے قلیل کا عامل كفاني پہلا فعل قرار دیا ہے۔ اس کی پہلی بات جو پائی جاتی ہے یہ شاذ ہے اور باب سے خارج ہے اور شاذ پر حکم نہیں کیا جاتا۔

ثانیاً: اس نے قلیل کو مرفوع پڑھا ہے۔ اس نے قلیل کو مطلوب نہیں قرار دیا۔ مطلوب اس کا وہ ہے جو اس کے پاس ہے۔ ملک ہے اس قلیل کو کافی قرار دیا ہے اور اگر یہ مراد نہ لیا جائے تو پھر قلیل کو منصوب پڑھا جائے گا اور معنی میں فساد لازم آئے گا۔

مسئلة: جناب الشیخ المفید علیہ الرحمہ نے فرمایا: کعبان سے مراد پاؤں کا وہ اُبھار ہے جو پنڈلی کے سامنے ہوتا ہے اور وہ پاؤں کا اُونچا حصّہ ہے جو پاؤں کے درمیان ہوتا ہے جیسا کہ ہم نے ذکر کیا ہے۔

پس اللہ تعالیٰ کا وہ فرمان جو اس پر دلالت کرتا ہے وہ یہ فرمان ہے: اِلَى الْكَعْبَيْنِ کہ "مسح پاؤں کے کعبان

https://www.shiabookspdf.com

https://www.shiabookspdf.com

تک کرو"۔اس سے ثابت ہوتا ہے کہ مسح کی انتہا کعبین ہے۔

اور اگر وہ مراد لی جائے جس کے قائل ہمارے مخالف ہوئے ہیں تو پھر ضروری تھی کہ کعبین کے بجائے اللہ کعب کہتا۔کیونکہ ہر پاؤں میں دو ہڈیاں ہوتی ہیں جن میں اُبھار پایا جاتا ہے تو پھر دونوں قدموں میں چار ہوگیں تو کعب جمع لفظ مناسب تھا۔اس پر تمام اُمت کا اجماع بھی ہے اور اُمت ان قائلین کے درمیان ہے۔کہنے والے کہتے ہیں کہ مسح واجب ہے تا کہ کوئی اور حکم اور اس میں غسل اور مسح میں تخییر بھی نہیں ہے اور یہ بھی حتمی ہے کہ کعبین سے مراد وہی ہے جو ہم نے ذکر کیا ہے۔

بعض کہنے والے کہتے ہیں کہ دھونا واجب ہے یا دھونے اور مسح میں تخییر ہے اور یہ کہتے ہیں کہ کعبان سے مراد وہ دو ہڈیاں ہیں جو پنڈلی کے عقب میں اور باہر کو نکلی ہوئی ہیں (یعنی ایڑی)۔

ان دو قولوں کے علاوہ تیسرا کوئی قول نہیں ہے۔پس جب دلیل سے وہ چیز ثابت ہوگی جس کو ہم نے بیان کیا ہے کہ دونوں قدموں کا مسح واجب ہے اور اس کے علاوہ نہیں اور کعبان سے کیا مراد ہے وہ بھی ہم نے ثابت کر دیا ہے اور ہمارے اس مدعا پر ذیل کی روایات دلالت کرتی ہیں۔

https://www.shiabookspdf.com

﴿حدیث نمبر 38/189﴾

ما أخبرني به الشيخ قال اخبرني أحمد بن محمد عن أبيه عن الحسين بن الحسن بن أبان عن الحسين بن سعيد عن فضالة عن حماد بن عثمان عن علي بن أبي المغيرة عن ميسر عن أبي جعفر عليه السلام قال: الوضوء واحد ووصف الكعب في ظهر القدم.

جناب الشیخ علیہ الرحمہ نے جناب علی بن ابی مغیرہ سے اور انھوں نے جناب علی بن ابی مغیرہ سے اور انھوں نے میسر سے اور انھوں نے جناب امام ابوجعفر الباقر علیہ السلام سے نقل کیا ہے کہ آپؑ نے فرمایا: وضو ایک ایک ہے (یعنی چہرے اور ہاتھوں کو ایک ایک بار دھونا ہے اور سر اور قدموں کا مسح بھی ایک ایک بار ہے)۔(ہر ایک عضو ایک بار بیان ہوا ہے) پھر آپؑ نے کعب کی وضاحت کرتے ہوئے فرمایا: (اُبھرا ہوا مقام) پشت قدم ہے۔

﴿حدیث نمبر 39/190﴾

وبهذا الاسناد عن الحسين بن سعيد عن أحمد بن حمزة والقاسم بن محمد عن أبان بن

https://www.shiabookspdf.com

https://www.shiabookspdf.com

عثمان عن ميسر عن أبي جعفر عليه السلام قال: ألا أحكي لكم وضوء رسول الله صلى الله عليه وآله ثم أخذ كفا من ماء فصبها على وجهه، ثم أخذ كفا فصبها على ذراعه، ثم أخذ كفا آخر فصبها على ذراعه الاخرى، ثم مسح رأسه وقدميه، ثم وضع يده على ظهر القدم ثم قال هذا هو الكعب، قال وأومأ بيده إلى أسفل العرقوب، ثم قال إن هذا هو الظنبوب.

جناب الشیخ رحمہ اللہ نے جناب ابان بن عثمان سے اور انھوں نے جناب میسر سے نقل کیا ہے اور انھوں نے حضرت امام ابوجعفر الباقر علیہ السلام سے نقل کیا ہے کہ آپؑ نے فرمایا: کیا میں تمھارے سامنے رسول خدا صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے وضو کے طریقہ کو بیان کروں؟ پھر آپؑ نے ایک چلو پانی لیا اور چہرے پر ڈالا۔ اس کو دھویا اور پھر ایک چلو پانی لیا اور اپنے ایک ذراع (بازو) پر ڈالا اور دھویا۔ پھر ایک چلو لیا اور دوسرے ذراع پر ڈالا اور اس کو دھویا۔ پھر آپؑ نے سر اور دونوں پاؤں کا مسح کیا۔ پھر آپؑ نے پاؤں کی پشت پر ہاتھ رکھا اور فرمایا: یہ وہ کعب ہے اور آپؑ نے اپنے ہاتھ سے ایڑی کے اوپر والے پٹھے کی طرف اشارہ کیا۔ پھر آپؑ نے فرمایا: یہ وہ پنڈلی کی ہڈی ہے۔

حدیث نمبر 40/191

وبهذا الاسناد عن الحسين بن سعيد عن ابن أبي عمير عن ابن اذينة عن زرارة وبكير ابني اعين انهما سألا أبا جعفر عليه السلام عن وضوء رسول الله صلى الله عليه وآله فدعا بطست أو تور فيه ماء ثم حكى وضوء رسول الله صلى الله عليه وآله إلى ان انتهى إلى آخر ما قال الله تعالى: وامسحوا برؤوسكم وأرجلكم إلى الكعبين فإذا مسح بشيء من رأسه أو بشيء من رجليه (قدميه) ما بين الكعبين إلى آخر اطراف الاصابع فقد اجزأه، قلنا اصلحك الله فاين الكعبان قال: ههنا يعني المفصل دون عظم الساق فقالا هذا ما هو؛ قال: هذا عظم الساق.

ثم قال أيده الله تعالى: (فإذا فرغ المتوضي من الوضوء فليقل الدعاء الحمد لله رب العالمين اللهم اجعلني من التوابين واجعلني من المتطهرين).

جناب الشیخ رحمہ اللہ نے جناب اعین کے دونوں بیٹے زرارہ اور بکیر سے نقل کیا ہے، وہ دونوں بیان کرتے ہیں کہ

https://www.shiabookspdf.com

https://www.shiabookspdf.com

ہم دونوں نے امام محمد باقر علیہ السلام سے رسولِ خدا صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے وضو کے بارے میں سوال کیا۔

آپؑ نے ایک طشت یا ایک برتن منگوایا جس میں پانی تھا اور پھر آپؑ نے اوّل سے آخر تک رسولِ خدا کے وضو کی حکایت کی (کر کے دکھایا)۔ جب آپ آخر میں آئے تو آپؑ نے وہ آیت پڑھی جو اللہ نے وضو کے لیے نازل کی تھی (وَامْسَحُوا بِرُءُوسِكُمْ وَأَرْجُلَكُمْ إِلَى الْكَعْبَيْنِ)۔ پس پھر آپؑ نے سر کے ایک حصے پر اور دونوں قدموں کے ایک حصے پر جو کعبین سے انگلیوں کے درمیان تھا اس پر مسح کیا اور اس کو مجزی قرار دیا۔

پھر ہم دونوں نے آپؑ کی خدمت میں عرض کیا: اللہ تعالیٰ آپؑ کے اُمور کی اصلاح فرمائے یہ کعبین کیا ہیں؟

آپؑ نے اس جوڑ کی طرف اشارہ کیا جو پنڈلی کی ہڈی کے نیچے تھا۔

پھر ان دونوں نے کہا: یہ کیا ہے؟

آپؑ نے فرمایا: یہ پنڈلی کی ہڈی ہے۔

وضو سے فارغ ہونے پر دُعا

https://www.shiabookspdf.com

جناب الشیخ علیہ الرحمہ فرماتے ہیں: پس جب وضو کرنے والا وضو سے فارغ ہو جائے تو اس کو چاہیے کہ یوں دُعا کرے

الحمد لله رب العالمين اللهم اجعلني من التوابين واجعلني من المتطهرين۔

"تمام حمد اس اللہ کے لیے ہے جو عالمین کا ربّ ہے۔ اے میرے اللہ! مجھے توبہ کرنے والوں میں سے قرار دے اور مجھے پاک رہنے والوں میں سے قرار دے"۔

حدیث نمبر 41/192

(١٩٢) ٤١۔ فأخبرني الشيخ أيده الله تعالى قال أخبرني أحمد بن محمد عن أبيه عن أحمد بن ادريس عن أحمد بن محمد عن الحسين بن سعيد عن حماد عن حريز عن زرارة عن أبي جعفر عليه السلام قال: اذا وضعت يدك في الماء فقل (بسم الله وبالله اللهم اجعلني من التوابين واجعلني من المتطهرين) فإذا فرغت فقل (الحمد لله رب العالمين)۔

ثم قال: (ووضوء المرأة كوضوء الرجل سواء الا أن السنة أن تبتدء المرأة في غسل يديها بعد وجهها بباطن ذراعيها ويبتدء الرجل بغسل الظاهر منهما)۔

https://www.shiabookspdf.com

https://www.shiabookspdf.com

جناب الشیخ علیہ الرحمہ نے جناب زرارہ علیہ الرحمہ سے نقل کیا ہے اور انھوں نے حضرت امام ابوجعفر الباقر علیہ السلام سے نقل کیا ہے کہ آپ نے فرمایا: جب تو اپنا ہاتھ پانی پر رکھے (ڈالے)۔ تو یوں دُعا کرو: بسم اللہ وباللہ اللھم اجعلنی من التوابین واجعلنی من المتطھرین)

اور جب وضو سے فارغ ہو جاؤ تو یوں کہو: الحمد للہ رب العالمین.

عورت کا وضو

مسئلة: جناب الشیخ المفید علیہ الرحمہ فرماتے ہیں: عورت کا وضو مرد کے وضو کی مانند ہے، دونوں برابر ہیں مگر یہ کہ اس میں فرق ہے کہ عورت چہرہ دھونے کے بعد جب بازوؤں کو دھونا شروع کرے گی تو ذراع کے اندر کے حصّہ سے شروع کرے گی اور مرد دونوں ذراع میں باہر سے دھونا شروع کرے گا۔ اس پر یہ روایت دلالت کرتی ہے۔

حدیث نمبر 42/193

فاخبرنی الشیخ أیدہ اللہ تعالی قال: أخبرنی جعفر بن محمد عن محمد بن یعقوب عن علی بن ابراھیم عن أخیہ اسحاق بن ابراھیم عن محمد ابن اسماعیل بن بزیع عن أبی الحسن الرضا علیہ السلام قال: فرض اللہ تعالی علی النساء فی الوضوء أن یبدأن بباطن أذرعھن وفی الرجال بظاھر الذراع. ثم قال الشیخ أیدہ اللہ تعالی: (ومرخص للمرأۃ فی مسح رأسھا أن تمسح منہ باصبع واحدۃ ما اتصل بھا منہ وتدخل اصبعھا تحت قناعھا فتمسح علی شعرھا ولو کان ذلك مقدار أنملۃ فی صلاۃ الظھر والعصر والعشاء الآخرۃ وتنزع قناعھا فی صلاۃ الغداۃ والمغرب فتمسح بثلاث أصابع منہ).

جناب الشیخ علیہ الرحمہ نے جناب محمد بن اسماعیل بن بزیع سے نقل کیا ہے اور انھوں نے جناب ابوالحسن الرضا علیہ السلام سے نقل کیا ہے، آپ نے فرمایا: اللہ تعالی نے عورتوں پر وضو میں واجب قرار دیا ہے کہ وہ بازو دھوتے وقت اندر کی جانب سے شروع کریں اور مردوں میں ظاہر کی جانب سے دھونا واجب قرار دیا ہے۔

عورتوں کے سر کا مسح کرنے کا طریقہ

مسئلة: جناب الشیخ المفید علیہ الرحمہ فرماتے ہیں: عورت کے لیے سر کا مسح کرنے میں یہ رخصت (اجازت) ہے

https://www.shiabookspdf.com

https://www.shiabookspdf.com

کہ ایک انگلی سے سر کا مسح کرے اور اپنی انگلی کو اپنی چادر کے نیچے سر کا مسح کرے اور بالوں کے اُوپر ہی سے مسح کرے اور وہ مسح خواہ ایک پھورے کی مقدار میں ہی کیوں نہ ہو۔ یہ نماز ظہر، عصر اور عشاء کے لیے حکم ہے اور نماز فجر اور مغرب کے لیے جب وضو کرے تو پھر اپنے سر سے چادر یا دوسری کو اُتارے اور پھر تین انگلیوں کی مقدار میں مسح کرے۔ (اس پر ذیل کی روایات دلالت کرتی ہیں)۔

حدیث نمبر 43/194

محمد بن أحمد بن يحيى عن أبي اسحاق عن عبد الله بن الحسين بن زيد بن علي بن الحسين بن علي بن أبي طالب صلوات الله عليه وآله عن أبيه عن أبي عبد الله عليه السلام قال: لا تمسح المرأة بالرأس كما يمسح الرجال، إنما المرأة إذا اصبحت مسحت رأسها وتضع الخمار عنها. فإذا كان الظهر والعصر والمغرب والعشاء تمسح بناصيتها.

جناب الشیخ رحمہ اللہ نے جناب عبداللہ بن الحسین بن زید بن علی بن الحسین بن علی بن ابی طالب صلوات اللہ علیہم سے نقل کیا ہے اور انھوں نے اپنے والد سے اور انھوں نے امام ابوعبداللہ الصادق علیہ السلام سے نقل کیا ہے، وہ بیان کرتے ہیں: عورت مردوں کی مانند سر کا مسح نہ کرے۔ جب عورت صبح کرے (یعنی نماز فجر کے لیے) تو اپنے سر کا مسح کرے اور سر کی چادر یا دوپٹہ اُتار کر مسح کرے اور جب نماز ظہر، عصر، مغرب وعشاء کے لیے وضو کرے تو اپنے سر کے سامنے والے بالوں کے اُوپر مسح کرے یعنی پیشانی کے بالوں پر مسح کرے۔

حدیث نمبر 44/195

وأخبرني الشيخ أيده الله تعالى عن أبي القاسم جعفر بن محمد عن محمد بن يعقوب عن علي بن ابراهيم عن أبيه عن حماد عن حريز عن زرارة قال قال أبو جعفر عليه السلام المرأة يجزيها من مسح الرأس أن تمسح مقدمه قدر ثلاث أصابع ولا تلقي عنها خمارها.

جناب الشیخ رحمہ اللہ نے جناب زرارہ رحمہ اللہ سے نقل کیا ہے وہ بیان کرتے ہیں کہ حضرت امام ابوجعفر الباقر علیہ السلام نے فرمایا: عورت کے لیے مجزی ہے کہ اپنے سر کا مسح سر کے سامنے والے حصے پر تین انگلیوں کی مقدار میں کرے اور سر سے چادر بھی نہ اُتارے (یعنی چادر کے نیچے سے انگلیاں ڈال کر مسح کرے)۔

https://www.shiabookspdf.com

https://www.shiabookspdf.com

﴿حدیث نمبر 45/196﴾

وأخبرني بهذا الحديث الشيخ أيده الله تعالى عن أحمد ابن محمد عن أبيه عن سعد بن عبد الله عن أحمد بن محمد عن الحسين بن سعيد وعلي بن حديد وعبد الرحمن بن أبي نجران عن حماد بن عيسى عن حريز بن عبد الله عن زرارة قال قال أبو جعفر عليه السلام : مثل الحديث الاول. قال الشيخ أيده الله تعالى (ومن ترك المضمضة والاستنشاق في الوضوء لم يخل تركه بطهارته إلا أنه يكون تاركا فضلا).

جناب الشیخ علیہ الرحمہ نے جناب زرارہ علیہ الرحمہ سے نقل کیا ہے اور انھوں نے حضرت امام ابوجعفر الباقر علیہ السلام سے نقل کیا ہے اور آپؑ نے فرمایا...... (پہلی حدیث کی مانند حدیث ذکر ہوئی ہے)۔

کلی کرنا اور ناک میں پانی ڈالنا

مسئلۃ: جناب الشیخ علیہ الرحمہ فرماتے ہیں: جو بندہ وضو میں کلی کرنے اور ناک میں پانی ڈالنے کو ترک کرے گا اس کے وضو میں خلل نہیں ہوگا لیکن اس نے ایک فضیلت والے کام کو ترک کر دیا ہے (افضل یہ ہے یہ کام کیا جائے)۔

https://www.shiabookspdf.com

﴿حدیث نمبر 46/197﴾

أخبرني الشيخ أيده الله تعالى عن أحمد بن محمد عن أبيه عن الحسين بن الحسن بن أبان عن الحسين بن سعيد عن عثمان عن سماعة قال سألته عنهما فقال: هما من السنة فان نسيتهما لم تكن عليك اعادة.

جناب الشیخ علیہ الرحمہ نے جناب سماعہ سے نقل کیا ہے وہ بیان کرتے ہیں کہ میں نے امام علیہ السلام سے ان دونوں (کلی کرنا اور ناک میں پانی ڈالنے) کے بارے میں سوال کیا۔ آپؑ نے فرمایا: یہ دونوں سنتیں ہیں۔ پس اگر تم ان دونوں کو انجام دینا بھول جاؤں تو تمھارے اوپر اعادہ کرنا واجب نہیں ہے۔

﴿حدیث نمبر 47/198﴾

وبهذا الاسناد عن عثمان عن ابن مسكان عن مالك بن أعين قال سألت أبا عبد الله عليه السلام : عمن توضأ ونسي المضمضة والاستنشاق ثم ذكر بعد ما دخل في

https://www.shiabookspdf.com

https://www.shiabookspdf.com

صلاتہ قال: لا بأس.

جناب الشیخ رحمۃ اللہ علیہ نے جناب مالک بن اعین سے نقل کیا ہے وہ بیان کرتے ہیں کہ میں نے حضرت امام ابوعبداللہ الصادق علیہ السلام سے سوال کیا: بندہ وضو کر رہا ہے اور وہ کلی کرنا اور ناک میں پانی ڈالنا بھول گیا ہے اور جب وہ نماز میں داخل ہو گیا ہے تو اسے یاد آیا ہے کیا حکم ہے؟

آپؑ نے فرمایا: کوئی حرج نہیں ہے۔

حدیث نمبر 48/199

وبھذا الاسناد عن الحسین بن سعید عن ابن أبی عمیر عن جمیل عن زرارۃ عن أبی جعفر علیہ السلام قال: المضمضۃ والاستنشاق لیسا من الوضوء. یعنی لیسا من فرائض الوضوء یدل علی ذلک.

جناب الشیخ رحمۃ اللہ علیہ نے جناب زرارہ رحمۃ اللہ علیہ سے نقل کیا ہے اور انھوں نے امام ابوجعفر الباقر علیہ السلام سے نقل کیا ہے آپؑ نے فرمایا: کلی کرنا اور ناک میں پانی ڈالنا یہ وضو میں سے نہیں۔ مراد ہے کہ وضو کے واجبات میں سے نہیں ہیں اور اس پر یہ روایت دلالت کرتی ہیں۔

https://www.shiabookspdf.com

حدیث نمبر 49/200

ما أخبرنی بہ الشیخ أیدہ اللہ تعالی: عن احمد بن محمد عن أبیہ أحمد بن ادریس عن احمد بن محمد بن عیسٰی عن الحسین بن سعید عن حماد عن شعیب عن ابی بصیر قال سألت أبا عبد اللہ علیہ السلام عنھما فقال: ھما من الوضوء فان نسیتھما فلا تعد.

جناب الشیخ رحمۃ اللہ علیہ نے جناب ابوبصیر سے نقل کیا ہے، وہ بیان کرتے ہیں کہ میں نے حضرت امام جعفر صادق علیہ السلام سے ان دونوں (کلی اور ناک میں پانی ڈالنے) کے بارے میں سوال کیا۔ آپؑ نے فرمایا: یہ دونوں وضو میں ہیں لیکن اگر تو ان کو بھول جائے تو اعادہ کرنا واجب نہیں۔

حدیث نمبر 50/201

واخبرنی الشیخ أیدہ اللہ تعالی عن ابی القاسم جعفر بن محمد عن محمد بن یعقوب عن

https://www.shiabookspdf.com

https://www.shiabookspdf.com

محمد بن يحيى عن احمد بن محمد عن علي بن الحكم عن سيف بن عميرة عن أبي بكر الحضرمي عن أبي عبد الله عليه السلام قال: ليس عليك استنشاق ولا مضمضة لانهما من الجوف.

جناب الشیخ رحمہ اللہ نے جناب ابوبکر الحضرمی سے نقل کیا ہے اور انھوں نے جناب امام ابوعبداللہ الصادق علیہ السلام سے نقل کیا ہے کہ آپؑ نے فرمایا: تمھارے اُوپر کُلی کرنا اور ناک میں پانی ڈالنا واجب وضروری نہیں ہے کیونکہ ان دونوں کا تعلق اندرون سے ہے۔

حدیث نمبر 51/202

فاما ما رواه محمد بن علي بن محبوب عن العباس بن معروف عن القاسم بن عروة عن ابن بكير عن زرارة عن أبي جعفر عليه السلام قال: ليس المضمضة والاستنشاق فريضة ولا سنة إنما عليكم ان تغسل ما ظهر. فالوجه في قوله ولا سنة هو انه ليس من السنة التي لا يجوز تركها فاما أن يكون فعله بدعة فلا. يدل على ذلك.

https://www.shiabookspdf.com

جناب الشیخ رحمہ اللہ نے جو روایت جناب زرارہ رحمہ اللہ سے نقل کی ہے اور انھوں نے حضرت امام ابوجعفر الباقر علیہ السلام سے نقل کیا ہے کہ آپؑ نے فرمایا: کُلی کرنا اور ناک میں پانی ڈالنا وضو میں نہ فریضہ ہے اور نہ سنت ہے۔ تم پر فقط وفقط ظاہر کا دھونا واجب ہے۔

جناب الشیخ الطوسی رحمہ اللہ فرماتے ہیں: روایت میں جو آپ سے نقل ہوا ہے کہ یہ دونوں سنت بھی نہیں اس سے مراد ہے کہ ایسی سنت نہیں کہ جس کا ترک کرنا جائز نہ ہو اور اس کا انجام دینا بدعت بھی نہیں اور اس پر ذیل والی روایت دلالت کرتی ہے۔

حدیث نمبر 52/203

ما اخبرني به الشيخ ايده الله تعالى عن احمد بن محمد عن ابيه عن الحسين بن الحسن بن ابان عن الحسين بن سعيد عن القاسم بن عروة عن عبد الله بن سنان عن ابي عبد الله عليه السلام قال: المضمضة والاستنشاق مما سن رسول الله صلى الله عليه وآله.

https://www.shiabookspdf.com

https://www.shiabookspdf.com

قال الشیخ أیدہ اللہ تعالیٰ: (ومن غسل وجھه وذراعیه مرة مرة أدی الواجب وإذا غسل ھذہ الابعاض مرتین حاز به اجرا وأصاب فضلا واسبغ وضوءہ).

ویدل علی ذلك قوله تعالیٰ (إذا قمتم إلی الصلاۃ فاغسلوا وجوھکم وایدیکم) ومن غسل وجھه وذراعیه مرۃ واحدۃ فقد دخل فی امتثال ما یقتضیه الظاھر، وما زاد علی ذلك یحتاج إلی دلالة شرعیة ولیس ھھنا دلالة علی ان ما زاد علی ذلك فرض، ویدل ایضا علی ذلك.

جناب الشیخ رحمۃ اللہ علیہ نے جناب عبداللہ بن سنان سے نقل کیا ہے اور انھوں نے حضرت امام ابوعبداللہ الصادق علیہ السلام سے نقل کیا ہے کہ آپؑ نے فرمایا: کلی کرنا اور ناک میں پانی ڈالنا دونوں رسولِ خدا صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی سنتوں میں سے ہیں۔

وضو میں چہرے اور ہاتھوں کو ایک ایک دفعہ دھونا واجب ہے

مسئلۃ: جناب الشیخ رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں: جس بندے نے چہرے اور دونوں بازوؤں کو ایک ایک دفعہ دھویا اس نے واجب کو ادا کیا ہے اور جس نے دو دو مرتبہ دھویا تو بھی جائز ہے اور اس کا اجر ملے گا اور اس نے فضیلت کو پایا ہے اور اس کا وضو زیادہ کامل ہوگا۔ اور اس پر اللہ تعالیٰ کا یہ قول دلالت کرتا ہے کہ جس میں خداوند عالم نے فرمایا ہے: إِذَا قُمْتُمْ إِلَى الصَّلٰوةِ فَاغْسِلُوْا وُجُوْهَكُمْ وَاَيْدِيَكُمْ (سورۂ مائدہ: آیت ۶) "جب تم نماز کا ارادہ کرو تو اپنے چہروں اور ہاتھوں کو دھولو"۔

پس جس بندے نے چہرے اور ہاتھوں کو ایک ایک مرتبہ دھولیا اس نے آیت کے ظاہر پر عمل کرلیا ہے اور اسے زیادہ دلیل شرعی کی ضرورت ہے اور وہ دلیل شرعی یہاں موجود نہیں جو اس زیادہ کے وجوب پر دلالت کرے، لہٰذا یہی واجب ہے۔ اور اس پر یہ روایت دلالت کرتی ہے۔

حدیث نمبر 53/204

ما أخبرنی به الشیخ ایدہ اللہ تعالیٰ عن أحمد بن محمد عن أبیه عن الحسین بن الحسن بن أبان عن الحسین بن سعید عن صفوان وفضالة بن أیوب عن فضیل بن عثمان عن أبی عبیدۃ الحذاء قال: وضأت أبا جعفر علیه السلام بجمع وقد بال فناولته ماء فاستنجی

https://www.shiabookspdf.com

https://www.shiabookspdf.com

ثم أخذ كفاً فغسل به وجهه و كفاً غسل به ذراعه الايمن و كفاً غسل به ذراعه الايسر
ثم مسح بفضلة الندا رأسه ورجليه.

جناب الشیخ علیہ نے جناب ابوعبیدہ الحذاء سے نقل کیا ہے، وہ بیان کرتے ہیں کہ میں نے مزدلفہ میں حضرت امام ابوجعفر الباقر علیہ السلام کو وضو کروایا۔ جب آپؑ پیشاب کر چکے تھے (پیشاب کرنے کے بعد آپؑ نے وضو کیا)۔ پس آپؑ نے پانی لیا، اس کے ساتھ استنجا کیا۔ اس کے بعد آپؑ نے چلو میں پانی لیا اور اس کے ساتھ چہرے کو دھویا اور پھر ایک چلو لیا اور دائیں بازو کو دھویا اور پھر چلو میں پانی لیا اور بائیں ہاتھ کو دھویا۔ پھر ہاتھوں پر موجود بقیہ تری سے سر اور دونوں قدموں کا مسح کیا۔

حدیث نمبر 54/205

وبهذا الاسناد عن الحسين بن سعيد عن فضالة عن حماد ابن عثمان عن علي بن أبي المغيرة عن ميسرة عن أبي جعفر عليه السلام قال: الوضوء واحدة واحدة ووصف الكعب في ظهر القدم.

جناب الشیخ علیہ نے جناب میسرۃ سے نقل کیا ہے اور انھوں نے حضرت امام ابوجعفر الباقر علیہ السلام سے نقل کیا ہے کہ آپؑ نے فرمایا: وضو ایک ایک ہے اور پھر آپؑ نے بیان کیا کہ کعب قدم کی پشت ہے۔

حدیث نمبر 55/206

وأخبرني الشيخ أيده الله تعالى عن أبي القاسم جعفر ابن محمد عن محمد بن يعقوب عن محمد بن الحسن وغيره عن سهل بن زياد عن ابن محبوب عن ابن رباط عن يونس بن عمار قال سألت أبا عبد الله عليه السلام عن الوضوء للصلاة فقال: مرة مرة.

جناب الشیخ علیہ نے جناب یونس بن عمار سے نقل کیا ہے، وہ بیان کرتے ہیں کہ میں نے حضرت امام ابوعبداللہ الصادق علیہ السلام سے نماز کے لیے وضو کے بارے میں سوال کیا۔

آپؑ نے فرمایا: ایک ایک مرتبہ (یعنی ایک ایک مرتبہ اعضائے وضو کو دھونا ہے)۔

https://www.shiabookspdf.com

https://www.shiabookspdf.com

حدیث نمبر 56/207

وبهذا الاسناد عن سهل بن زياد عن احمد بن محمد عن عبد الكريم قال سألت أبا عبد الله عليه السلام عن الوضوء فقال ما كان وضوء علی علیه السلام الا مرة مرة.

جناب الشیخ رحمہ اللہ نے جناب عبدالکریم سے نقل کیا ہے، وہ بیان کرتے ہیں کہ میں نے حضرت امام ابوعبداللہ الصادق علیہ السلام سے وضو کے بارے میں سوال کیا۔

آپؑ نے فرمایا: حضرت علی علیہ السلام کا وضو نہیں تھا مگر ایک ایک (مرتبہ دھونا)۔

حدیث نمبر 57/208

فأما الخبر الذي رواه الحسين بن سعيد عن حماد عن يعقوب عن معاوية بن وهب قال سألت أبا عبد الله عليه السلام عن الوضوء فقال: مثنى مثنى.

جناب الشیخ الطوسی رحمہ اللہ فرماتے ہیں: وہ روایت جس کو جناب معاویہ بن وھب نے بیان کیا اور اس میں وہ بیان کرتے ہیں کہ میں نے حضرت امام جعفر صادق علیہ السلام سے وضو کے بارے میں سوال کیا۔

آپؑ نے فرمایا: دو دو مرتبہ (دھونا ہے)۔

حدیث نمبر 58/209

والخبر الآخر الذي رواه أحمد بن محمد عن صفوان عن أبي عبد الله عليه السلام قال: الوضوء مثنى مثنى. فمحمولان على السنة. والذي يدل على ذلك ما قدمنا ذكره من الاخبار وانها تتضمن الفرض مرة واحدة ولا يجوز التناقض في الاخبار، يدل على ذلك.

نیز جناب الشیخ رحمہ اللہ فرماتے ہیں کہ وہ دوسری روایت جس کو احمد بن محمد نے جناب صفوان سے نقل کیا ہے اور انھوں نے جناب امام ابوعبداللہ الصادق علیہ السلام سے نقل کیا ہے کہ آپؑ نے فرمایا: وضو دو دو مرتبہ (دھونا ہے)۔

جناب الشیخ الطوسی رحمہ اللہ فرماتے ہیں: ان دونوں کو حمل کیا جائے گا سنت پر کہ وضو میں ہر عضو کو دو دو مرتبہ دھونا واجب نہیں سنت ہے اور اس پر ہماری گذشتہ بیان ہونے والی روایات دلالت کرتی ہیں۔ وہ روایات اس کو بیان کرتی ہیں کہ ایک ایک مرتبہ فرض ہے اور اخبار ائمہ میں تضاد و تناقض نہیں پایا جاتا لہٰذا ایک ایک مرتبہ دھونا واجب

https://www.shiabookspdf.com

https://www.shiabookspdf.com

اور دو دو مرتبہ دھونا مستحب ہے۔ اور اس پر ہی ذیل والی روایات دلالت کرتی ہیں۔

حدیث نمبر 59/210

ما اخبرني به الشيخ عن احمد بن محمد عن أبيه عن احمد ابن ادريس عن احمد بن محمد عن الحسين بن سعيد عن القاسم بن عروة عن ابن بكير عن زرارة عن أبي عبد الله عليه السلام قال: الوضوء مثنى مثنى من زاد لم يؤجر عليه، وحكى لنا وضوء رسول الله صلى الله عليه وآله فغسل وجهه مرة واحدة وذراعيه مرة واحدة ومسح رأسه بفضل وضوئه ورجليه. حكايته لوضوء رسول الله صلى الله عليه وآله مرة مرة تدل على انه أراد بقوله الوضوء مثنى مثنى السنة لانه لا يجوز أن يكون الفريضة مرتين والنبي صلى الله عليه وآله يفعل مرة مرة، والذي يدل على ذلك.

جناب الشیخ رحمۃ اللہ علیہ نے جناب زرارہ رحمۃ اللہ علیہ سے نقل کیا ہے وہ بیان کرتے ہیں حضرت امام ابوعبداللہ علیہ السلام نے فرمایا: وضو کا دھونا دو دو مرتبہ ہے اور جو اس سے زیادہ کرے گا اس کو کوئی اجر نہیں ملے گا اور آپ نے ہمارے لیے رسول خدا صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے وضو کی حکایت کی۔ پھر آپؑ نے چہرے کو ایک مرتبہ دھویا اور دونوں بازوؤں کو بھی ایک ایک مرتبہ دھویا اور اضافی و بقیہ تری سے سر اور دونوں قدموں کا مسح کیا۔

جناب الشیخ الطوسی رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں کہ جناب امام علیہ السلام کا رسولؐ خدا کے وضو کی حکایت کرتے ہوئے ایک ایک مرتبہ دھونا یہ دلالت کرتا ہے۔ آپ یہ بیان کرنا چاہتے ہیں کہ دو دو مرتبہ دھونا سنت ہے۔ دو دو مرتبہ دھونا واجب نہیں ہوسکتا ورنہ رسولؐ خدا کبھی بھی ایک ایک مرتبہ نہ دھوتے اور اسی تاویل پر ذیل کی روایت دلالت کرتی ہے۔

https://www.shiabookspdf.com

حدیث نمبر 60/211

ما اخبرني به الشيخ أيده الله تعالى عن أبي القاسم جعفر ابن محمد عن محمد بن يعقوب عن علي بن ابراهيم عن أبيه عن ابن أبي عمير عن عمر ابن اذينة عن زرارة وبكير انهما سألا أبا جعفر عليه السلام عن وضوء رسول الله صلى الله عليه وآله فدعا بطست وذكر الحديث إلى أن قال فقلنا أصلحك الله فالغرفة الواحدة تجزي للوجه وغرفة

https://www.shiabookspdf.com

https://www.shiabookspdf.com

للذراع؛ فقال: نعم إذا بالغت فيها والثنتان تأتيان على ذلك كله.

جناب الشیخ رحمۃ اللہ علیہ نے جناب زرارہ اور جناب بکیر دونوں سے نقل کیا ہے اور ان دونوں نے حضرت امام ابوجعفر الباقر علیہ السلام سے رسول خدا صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے وضو کے بارے میں سوال کیا تو امام علیہ السلام نے ایک طشت منگوایا۔

دونوں نے عرض کیا کہ خداوند عالم آپؑ کے اُمور کی اصلاح فرمائے۔ ایک چلّو پانی چہرے کے لیے کافی و مجزی ہے اور ایک چلّو بازو کے لیے؟

آپؑ نے فرمایا: ہاں۔ اگر اس کا مبالغہ کرنا چاہو تو دو دو مرتبہ سب اعضاء کو دھویا جائے۔

حدیث نمبر 61/212

(۲۱۲) ۶۱. فأما الحديث الذي رواه محمد بن أحمد بن يحيى عن أحمد بن محمد عن موسى بن اسماعيل بن زياد والعباس بن السندي عن محمد بن بشير عن محمد بن أبي عمير عن بعض اصحابنا عن أبي عبد الله عليه السلام قال: الوضوء واحدة فرض والثنتان لا يؤجر والثالثة بدعة قوله. والثنتان لا يؤجر يعني إذا اعتقد انهما فرض لا يؤجر عليهما فاما إذا اعتقد انهما سنة فانه يؤجر على ذلك، والذي يدل على ما قلناه.

https://www.shiabookspdf.com

جناب الشیخ الطوسی رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں اور وہ روایت جس کو جناب الشیخ رحمۃ اللہ علیہ نے جناب محمد بن ابی عمیر سے نقل کیا ہے اور انھوں نے اپنے بعض اصحاب سے نقل کیا ہے اور انھوں نے حضرت امام ابوعبداللہ علیہ السلام سے نقل کیا ہے کہ آپؑ نے فرمایا: وضو ایک دفعہ (دھونا) فرض ہے اور دو دفعہ دھونے پر اجر نہیں اور تین مرتبہ دھونا بدعت ہے۔

جناب الشیخ رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں کہ آپ کا یہ فرمانا کہ دو دفعہ دھونے پر کوئی اجر نہیں مراد ہے کہ اگر وہ دو دفعہ دھونے کو واجب ہونے کا اعتقاد رکھے گا کہ دو مرتبہ دھونا فرض ہے پھر اس کو کوئی اجر نہیں ملے گا۔ لیکن اگر وہ دو مرتبہ دھونے کے سنت ہونے کا اعتقاد رکھے گا تو پھر اس پر اجر ملے گا۔

اور وہ روایت جو ہماری تاویل پر دلالت کرتی ہے وہ ذیل میں ہے۔

حدیث نمبر 62/213

(۲۱۳) ۶۲. ما أخبرني به الشيخ أيده الله تعالى عن أحمد بن محمد عن أبيه عن سعد بن عبد

https://www.shiabookspdf.com

https://www.shiabookspdf.com

الله عن محمد بن عيسى عن زياد بن مروان القندى عن عبد الله بن بكير عن أبي عبد الله عليه السلام قال: من لم يستيقن أن واحدة من الوضوء تجزيه لم يؤجر على الثنتين.

جناب الشیخ رحمۃ اللہ علیہ نے جناب عبداللہ بن بکیر سے نقل کیا ہے اور انھوں نے حضرت امام ابوعبداللہ علیہ السلام سے نقل کیا ہے کہ آپؑ نے فرمایا: جو بندہ یہ یقین نہیں رکھتا کہ وضو میں ایک مرتبہ دھونا مجزی ہے، اس کو دو مرتبہ دھونے پر کوئی اجر نہیں ملے گا۔

حدیث نمبر 63/214

محمد بن الحسن الصفار عن يعقوب بن يزيد عن الحسن ابن على الوشا عن داود بن زربى قال سألت أبا عبد الله عليه السلام: عن الوضوء فقال لى توضأ ثلاثا. قال ثم قال لى أليس تشهد بغداد وعساكرهم؛ قلت بلى قال فكنت يوما أتوضأ فى دار المهدى فرآنى بعضهم وانا لا اعلم به فقال كذب من زعم انك فلانى وأنت تتوضأ هذا الوضوء قال فقلت لهذا والله أمرنى. قال الشيخ أيده الله تعالى: (وليس فى المسح على الرأس والرجلين سنة أكثر من مرة وهو الفرض).

فالذى يدل على ذلك قوله تعالى: وامسحوا برؤوسكم ومن مسح دفعة واحدة فقد دخل تحت الظاهر وما زاد على المرة الواحدة يحتاج إلى دلالة شرعية وليس ها هنا دلالة شرعية على ان المسح بالرأس أكثر من دفعة واحدة، وأكثر الاخبار التى تقدم ذكرها فى صفة الوضوء يدل على ذلك ايضا، لانهم لما فرغوا عليهم السلام من صفة غسل الاعضاء قالوا: ومسح برأسه ورجليه ولم يقولوا دفعة أو دفعتين ولو كان أكثر من ذلك لبينوا، ويؤكد ذلك أيضا.

جناب الشیخ رحمۃ اللہ علیہ نے جناب داؤد بن زربی سے نقل کیا ہے وہ بیان کرتے ہیں کہ میں نے جناب امام ابوعبداللہ علیہ السلام سے وضو کے بارے میں سوال کیا۔ آپؑ نے مجھے فرمایا: تین تین مرتبہ کا (دھونے والا) وضو کرو (جیسا کہ مخالفین کرتے ہیں) وہ بیان کرتا ہے کہ پھر آپؑ نے مجھے فرمایا: کیا تو بغداد اور ان کے لشکر میں حاضر نہیں ہوتا؟ میں نے عرض کیا: جی ہاں۔

https://www.shiabookspdf.com

https://www.shiabookspdf.com

جناب داؤد بیان کرتے ہیں کہ میں ایک دن مہدی عباس کے گھر وضو کر رہا تھا اور ان میں سے بعض نے مجھے وضو کرتے ہوئے دیکھا جب کہ مجھے اس کا علم نہیں تھا تو اس نے پکارا اور کہا: فلاں شخص نے جھوٹ بولا ہے کہ یہ شخص رافضی ہے کہ آپ تو تین تین مرتبہ کے دھونے والا وضو کر رہے ہیں۔

تب میں نے اپنے دل میں کہا: خدا کی قسم! اسی وجہ سے آپؑ نے مجھے اس طرح وضو کرنے کا حکم دیا تھا (یہ روایت تقیہ کو بیان کر رہی ہے)۔

مسئلة: جناب الشیخ رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں: سر اور قدموں کا مسح کرنا ایک سے زائد مرتبہ کرنا سنت نہیں ہے (یعنی یہ فقط ایک مرتبہ ہی ہے) اور یہ ہی فرض ہے۔

جناب الشیخ الطوسی رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں کہ وضو میں ایک مرتبہ مسح کرنے کا وجوب پر اللہ تعالیٰ کا یہ قول دلالت کرتا ہے: وَامْسَحُوا بِرُءُوسِكُمْ (سورۂ مائدہ: آیت ۶) "اور تم سروں کا مسح کرو"۔ پس جس بندے نے ایک دفعہ مسح کرلیا ہے وہ اس آیت کے ظاہر کے تحت داخل ہوگیا۔ اس نے امتثال کرلیا ہے۔ ایک دفعہ واجب ہے اور ایک سے زیادہ مرتبہ مسح کا اثبات دلیل شرعی کا محتاج ہے اور اس مورد میں ایسی کوئی دلیل شرعی موجود نہیں جو دلالت کرے کہ زیادہ مرتبہ مسح ثابت ہے اور اکثر روایات جو بیان ہو چکی ہیں وہ سب ایک مرتبہ ہی مسح کرنے کو بیان کرتی ہیں کیونکہ ان روایات میں ذکر ہوا ہے کہ جب ائمہ علیہم السلام فرماتے ہیں کہ جب تم وضو کے دھونے سے فارغ ہو جاؤ تو سر اور دونوں قدموں کا مسح کرو۔ اس میں آپؑ نے نہیں فرمایا کہ ایک دفعہ کرو یا دو مرتبہ کرو۔ اگر ایک مرتبہ سے زیادہ مسح کرنا ہوتا تو ائمہ ہدیٰ علیہم السلام ضرور اس کو بیان کرتے اور اس کی تاکید یہ ذیل والی روایت کرتی ہے۔

حدیث نمبر 64/215

ما أخبرني به الشيخ أيده الله تعالى عن أحمد بن محمد عن أبيه عن سعد بن عبد الله عن أحمد بن محمد بن عيسى رفعه إلى أبي بصير عن أبي عبد الله عليه السلام في مسح القدمين ومسح الرأس قال: مسح الرأس واحدة من مقدم الرأس ومؤخرة ومسح القدمين ظاهرهما وباطنهما. قوله: (ومسح القدمين ظاهرهما وباطنهما) يريد مقبلا ومدبرا من الاصابع إلى الكعبين ومن الكعبين إلى الاصابع حسب ما قدمناه،

https://www.shiabookspdf.com

https://www.shiabookspdf.com

ویزیدہ بیاناً۔

جناب الشیخ رحمہ اللہ نے جناب ابو بصیر رحمہ اللہ سے نقل کیا ہے اور انھوں نے جناب امام ابو عبداللہ علیہ السلام سے نقل کیا ہے کہ آپؑ نے سر اور دونوں قدموں کے بارے میں فرمایا: سر کا مسح ایک مرتبہ ہے، سر کے سامنے سے اور دونوں قدموں کے ظاہر اور باطن کا مسح کرنا ہے۔

جناب الشیخ الطوسی رحمہ اللہ فرماتے ہیں کہ آپؑ کے قول قدموں کے ظاہر اور باطن کا مسح کرنا سے مراد ہے خواہ انگلیوں سے شروع کر کے کعب تک آؤ یا کعب سے شروع کر کے انگلیوں تک چلے جاؤ۔ جیسا کہ ہم نے بیان کر دیا ہے اور مزید بیان کرنے کے لیے ذیل کی روایت ذکر کی جارہی ہے جو اس کو بیان کر رہی ہے۔

حدیث نمبر 65/216

ما أخبرني به الشيخ أيده الله تعالى عن أبي القاسم جعفر ابن محمد عن محمد بن يعقوب عن احمد بن ادريس عن محمد بن أحمد عن محمد بن عيسى عن يونس قال أخبرني من رأى أبا الحسن عليه السلام بمنى يمسح ظهر قدميه من أعلى القدم إلى الكعب ومن الكعب إلى أعلى القدم.

جناب الشیخ رحمہ اللہ نے جناب یونس سے نقل کیا اور انھوں نے اس بندے سے نقل کیا ہے جس نے منیٰ میں حضرت امام ابوالحسن موسیٰ الکاظم علیہ السلام کو اپنے دونوں قدموں کا اعلیٰ قدم سے کعبین کی طرف اور کعبین سے اعلیٰ قدم کی طرف مسح کرتے ہوئے دیکھا تھا کہ آپؑ نے یوں مسح کیا تھا۔

حدیث نمبر 66/217

وأخبرني الشيخ أيده الله تعالى قال: أخبرني أحمد ابن محمد عن أبيه عن سعد بن عبد الله عن أحمد بن محمد عن العباس عن محمد بن أبي عمير عن حماد بن عثمان عن أبي عبد الله عليه السلام قال: لا بأس بمسح القدمين مقبلا ومدبرا. قال الشيخ أيده الله تعالى (والوضوء قربة إلى الله فينبغي للعبد أن يخلص النية فيه ويجعله لوجه الله تعالى).

فالذي يدل على وجوب النية قوله تعالى: يا أيها الذين آمنوا إذا قمتم إلى الصلاة

https://www.shiabookspdf.com

https://www.shiabookspdf.com

فاغسلوا وجوهكم الآية قوله فاغسلوا أي فاغسلوا للصلاة وإنما حذف ذكر الصلاة اختصاراً ومذهب العرب في ذلك واضح لانهم إذا قالوا إذا اردت لقاء الامير فالبس ثيابك وإذا أردت لقاء العدو فخذ سلاحك، فتقدير الكلام فالبس ثيابك للقاء الامير وخذ سلاحك للقاء العدو، وإذا أمرنا بالغسل للصلاة فلا بد من النية لان بالنية يتوجه الفعل إلى الصلاة دون غيرها، ويدل ايضا على وجوب النية.

جناب الشیخ رحمہ اللہ نے جناب حماد بن عثمان سے نقل کیا ہے اور انھوں نے حضرت امام ابوعبداللہ علیہ السلام سے نقل کیا ہے کہ آپؑ نے فرمایا: قدموں کا اُوپر سے نیچے کی طرف اور نیچے سے اُوپر کی طرف مسح کرنے میں کوئی حرج نہیں ہے۔

وضو کی نیت قربۃ الی اللہ ہونی چاہیے

مسئلۃ: جناب الشیخ المفید رحمہ اللہ فرماتے ہیں کہ وضو قربت خدا کے لیے ہونا چاہیے۔ پس بندے کے لیے سزاوار ہے کہ وضو میں نیت کو خالص اللہ کے لیے قرار دے اور وضو کو اللہ کی خوشنودی کے لیے قرار دے۔

جناب الشیخ الطوسی رحمہ اللہ فرماتے ہیں: وضو میں نیت کے وجوب پر یہ آیت دلالت کرتی ہے، اللہ تعالیٰ فرماتا ہے: يَاأَيُّهَا الَّذِينَ آمَنُوا إِذَا قُمْتُمْ إِلَى الصَّلَاةِ فَاغْسِلُوا وُجُوهَكُمْ (سورۂ مائدہ: آیت ۶)

اس آیت میں اللہ تعالیٰ نے فرمایا ہے: فَاغْسِلُوا سے مراد ہے کہ فَاغْسِلُوا للصلاۃ کہ نماز کے لیے اپنے چہروں کو دھوؤ۔ تو اس میں الصلاۃ کا لفظ اختصار کے لیے حذف کر دیا گیا ہے اور عربوں کی عادت ہے کہ وہ اختصار کی خاطر حذف کرتے ہیں اور ان کا یہ مذہب واضح ہے کیونکہ عرب والے یوں کہتے ہیں: اذا اردت لقاء الامیر فالبس ثیابك واذا اردت لقاء العدو فخذ سلاحك (جب تم بادشاہ کی ملاقات کا ارادہ کرو تو لباس زیب تن کرو اور جب دشمن کے سامنے جانے کا ارادہ کرو تو اسلحہ اُٹھاؤ)۔

تو اصل عبارت یوں ہے: فالبس ثیابك للقاء الامیر، وخذ سلاحك للقاء العدو۔ اختصار کی خاطر للقاء الامیر کو حذف کیا گیا ہے۔ ایسے ہی للقاء العدو کو بھی اختصار کی خاطر حذف کیا گیا ہے۔

ایسے ہی ما نحن فیہ میں ہے کہ اللہ تعالیٰ نے ہمیں حکم دیا ہے کہ نماز کے لیے چہروں کو دھوؤ تو ضروری ہے کہ نیت کی جائے کیونکہ نیت کی وجہ سے فعل (دھونا) نماز کی طرف متوجہ ہوگا نا کہ غیر کی طرف۔ یعنی انسان متوجہ ہوگا کہ

https://www.shiabookspdf.com

https://www.shiabookspdf.com

و یہ دھونا نماز کی خاطر ہے، نیز نیت کے وجوب پر ذیل کی روایات دلالت کرتی ہیں۔

حدیث نمبر 67/218

الخبر المروی عن النبی صلی الله علیه وآله إنما الاعمال بالنیات وإنما لامرء ما نوی، الخبر. فلما وجدنا الاعمال قد توجد اجناسها من غیر نیة علمنا ان المراد بالخبر انها لا تکون قربة وشرعیة مجزیة الا بالنیات، وقوله وإنما لامرء ما نوی یدل علی انه لیس له ما لم ینو وهذا حکم لفظة (انما) فی مقتضی اللغة ألا تری ان القائل إذا قال إنما لك عندی درهم وإنما اکلت رغیفا دل علی نفی أکثر من درهم واکل اکثر من رغیف، ویدل علی ان لفظة (انما) موضوعة لما ذکرنا ان ابن عباس رحمه الله کان یری جواز بیع الدرهم بالدرهمین نقدا وناظره علی ذلك وجوه الصحابة واحتجوا علیه بنهی النبی صلی الله علیه وآله عن بیع الذهب بالذهب والفضة بالفضة فعارضهم.

https://www.shiabookspdf.com

وہ حدیث جو رسولِ خدا ﷺ سے مروی ہے کہ آپؐ نے فرمایا: اِنَّمَا الْاَعْمَالُ بِالنِّیَّاتِ "اعمال کا رومدار نیت پر ہے" اور بندے کے لیے وہی کچھ ہے جس کی وہ نیت کرتا ہے۔ انما لامرئٍ ما نوی۔

جناب الشیخ الطوسی رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں: ہم دیکھتے ہیں: بغیر نیت کے افعال مختلف انواع میں وقوع پذیر ہوتے ہیں تو ہم جان جائیں گے کہ روایات میں جو نیت کے بارے میں ذکر ہوا ہے اس سے مراد ہے افعال میں قربت او شرعیت مجزیہ واقع نہیں ہوگی مگر نیت کی وجہ سے اور آپؐ کا قول وانما لامری ما نوی (پس ہر بندے کے لیے وہی ہے جس کی وہ نیت کرتا ہے) یہ قول اس پر دلالت کرتا ہے کہ جس کی اس نے نیت نہیں کی، وہ اس کے لیے نہیں ہے۔ لفظ اِنَّمَا کا حکم ہے جس کا لغت اقتضاء کرتی ہے۔ کیا تو نہیں دیکھتا کہ جب کوئی کہنے والا کہتا ہے: انما لك عندی درھم یا انما اکلت رغیفا تو یہ جملہ ایک سے زیادہ درہم کی نفی پر دلالت کرتا ہے یا ایک سے زیادہ روٹی کھانے کی نفی پر دلالت کرتا ہے؟ تو لفظ انما اس پر دلالت کرنے کے لیے ہی بنایا گیا ہے کہ یہ چیز اس میں منحصر ہے۔

تحقیق ابن عباسؓ ایک درہم کی دو درہموں کے مقابل میں فروخت کو نقد و جائز قرار دیتا ہے اور انھوں نے اس اصحاب کی مختلف وجوہ کو دیکھا ہے۔ لیکن اصحاب اس کے خلاف ہیں۔ انھوں نے اس پر رسولِ خدا کی نہی سے

https://www.shiabookspdf.com

https://www.shiabookspdf.com

استدلال کیا ہے کہ رسولؐ خدا نے سونے کو سونے کے بدلے اور چاندی کو چاندی کے بدلے فروخت کرنے سے منع کیا ہے، لہٰذا ان کا قول ابن عباس کے معارض ہے۔

حدیث نمبر 68/219

بقوله عليه السلام: إنما الربا في النسيئة. فرأى ابن عباس هذا الخبر دليلا على انه لا ربا إلا في النسيئة، ويدل ايضا على ان لفظة (إنما) تفيد ما ذكرناه ان الصحابة لما تنازعت في التقاء الختانين واحتج من لم ير ذلك موجبا للغسل.

امام علیہ السلام کا فرمان ہے کہ انما الربا فی النسیئۃ (سود فقط اُدھار کی فروخت میں ہے)۔ جناب ابن عباس نے اس خبر سے استدلال کیا ہے کہ سود کا تعلق فقط اُدھار کی فروخت میں ہے۔ تو یہ بھی اس پر دلالت کرتا ہے کہ لفظ إنما حصر پر دلالت کرتا ہے جیسا کہ ہم نے ذکر کیا ہے۔

ایسے ہی اصحاب میں اختلاف پایا جاتا ہے کہ جب دونوں ختنہ گاہ آپس میں ملیں تو فقط ملنے سے غسل کو واجب نہیں قرار دیتے اور اس پر انھوں نے اس سے استدلال کیا ہے۔

حدیث نمبر 69/220

بقوله عليه السلام: إنما الماء من الماء. قال الآخرون من الصحابة هذا الخبر منسوخ فلولا أن الفريقين رأوا هذه اللفظة مانعة من وجوب الغسل من غير انزال لما احتج بالخبر نافوا وجوب الغسل ولا ادعى نسخه الباقون.

ثم قال الشيخ أيده الله تعالى: (ومن توضأ وفي يده خاتم فليديره أو يحركه عند غسل يده ليصل الماء إلى تحته وكذلك المرأة إذا كان عليها سوار).

إلى قوله: (وليس يضر المتوضي ما وقع من الماء). يدل على ذلك.

امام علیہ السلام کا قول: انما الماء من الماء کہ پانی فقط پانی سے ہے یعنی جب انزال ہوگا تو غسل ہوگا ورنہ نہیں۔

لیکن دوسرے اصحاب نے اس خبر کو منسوخ قرار دیا ہے۔ تو اس خبر کے ذریعے دونوں فریقوں نے دیکھا ہے کہ پانی کے انزال کے بغیر غسل واجب نہیں ہوتا۔ جب ان اصحاب نے اس روایت سے استدلال کیا ہے اور وجوب غسل کو

https://www.shiabookspdf.com

https://www.shiabookspdf.com

غنی کی ہے تو یہ دلیل ہے کہ ابن عباس کے نزدیک لفظ اِنما اس پر دلالت کرتا ہے۔

اگر وضو کرنے والے کے ہاتھ میں انگوٹھی ہو

مسئلہ: جناب الشیخ المفید علیہ الرحمہ فرماتے ہیں: جو بندہ وضو کر رہا ہے اور اس کے ہاتھ میں انگوٹھی ہو تو ہاتھ کو دھوتے وقت اُسے اُتار لے یا اس کو حرکت دے تا کہ پانی اس کے نیچے تک پہنچ جائے اور ایسے ہی حکم اس عورت کے لیے جس کے ہاتھوں میں کنگن ہوں اور اگر وہ پانی کی رسائی کے لیے مانع نہ ہوں تو کوئی حرج نہیں ہے۔ اس پر ذیل کی روایات دلالت کرتی ہیں۔

حدیث نمبر 70/221

ما أخبرنی به الشیخ أیده الله تعالی عن أحمد بن محمد عن أبیه عن أحمد بن ادریس واخبرنی الشیخ عن أحمد بن جعفر عن أحمد بن ادریس عن محمد بن أحمد بن یحیی عن العمرکی عن علی بن جعفر عن أخیه موسی بن جعفر علیهما السلام قال: سألته عن الرجل علیه الخاتم الضیق لا یدری هل یجری الماء تحته أم لا. کیف یصنع؛ قال: ان علم ان الماء لا یدخله فلیخرجه إذا توضأ.

https://www.shiabookspdf.com

جناب الشیخ علیہ الرحمہ نے جناب علی بن جعفر سے نقل کیا ہے وہ بیان کرتے ہیں کہ میں نے اپنے بھائی امام موسیٰ بن جعفر علیہ السلام سے سوال کیا کہ ایک بندہ جس کے ہاتھ میں ایک تنگ انگوٹھی ہے وہ نہیں جانتا کہ وضو کرتے وقت پانی اس کے نیچے جاری ہوا ہے یا نہیں تو اس کے لیے کیا حکم ہے؟

آپؑ نے فرمایا: اگر وہ جانتا ہے کہ پانی اس کے نیچے داخل نہیں ہوگا تو اس کو وضو کرتے وقت اُتار دے۔

حدیث نمبر 70/222

وأخبرنی الشیخ أیده الله تعالی قال أخبرنی أبو القاسم جعفر بن محمد عن محمد بن یعقوب عن محمد بن یحیی عن العمرکی عن علی بن جعفر عن أخیه موسی بن جعفر قال: سألته عن المرأة علیها السوار والدملج فی بعض ذراعها لا تدری أیجری الماء تحتها أم لا کیف تصنع إذا توضأت أو اغتسلت؛ قال قال: تحرکه حتی تدخل الماء تحته أو

https://www.shiabookspdf.com

https://www.shiabookspdf.com

تنزعه، وعن الخاتم الضيق لا يدري هل يجري الماء تحته إذا توضأ أم لا كيف يصنع؟ قال: ان علم ان الماء لا يدخله فليخرجه إذا توضأ.

قال الشيخ أيده الله تعالى: (وليس يضر المتوضي ما وقع من الماء الواقع إلى الارض أو غيرها على ثيابه وبدنه بل هو طاهر، وكذلك ما يقع على الارض الطاهرة من الماء الذي يستنجي به ثم يرجع عليه لا يضره ولا ينجس شيئًا من ثيابه وبدنه إلا أن يقع على نجاسة ظاهرة فيحملها في رجوعه عليه فيجب عليه حينئذ غسل ما أصابه منه).

جناب الشیخ رحمۃ اللہ علیہ نے جناب علی بن جعفر سے نقل کیا ہے، وہ بیان کرتے ہیں کہ میں نے اپنے بھائی جناب امام موسیٰ بن جعفر علیہ السلام سے سوال کیا: ایک عورت جس کی کلائی میں کنگن ہیں اور بازو بند ہیں اور وہ عورت نہیں جانتی کہ وضو کرتے وقت پانی ان کے نیچے داخل ہوا ہے یا نہیں تو وہ وضو اور غسل کرتے وقت کیا کرے؟

آپؑ نے فرمایا: وہ ان کو حرکت دے تا کہ پانی ان کے نیچے جاری ہو جائے یا ان کو اُتار دے۔

پھر میں نے سوال کیا: اگر انگلی میں تنگ انگوٹھی ہو اور اس کے بارے میں نہیں جانتی کہ پانی اس کے نیچے جاری ہوا ہے یا نہیں تو وہ کیا کرے؟

آپؑ نے فرمایا: اگر وہ جانتی کہ پانی اس کے نیچے جاری نہیں ہوا تو ضروری ہے اس کو اُتار دے۔

مسئلۃ: جناب الشیخ المفید رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں: وضو کرتے وقت جو پانی زمین پر گرتا ہے یا کسی دوسری چیز پر گرتا ہے اور وہاں سے اس کے کپڑوں یا بدن پر گرے تو وضو کرنے والے پر کوئی حرج نہیں وہ پاک ہے۔ ایسے ہی استنجا کا پانی جو پاک زمین پر گرتا ہے وہاں سے اس کے بدن پر یا کپڑوں پر پڑتا ہے تو اس میں بھی کوئی حرج نہیں ہے۔ اس کے کپڑے اور بدن اس پانی سے نجس نہیں ہوں گے سوائے اس صورت میں جب وہ پانی کسی ظاہری نجاست پر گرے اور وہاں سے اس کے بدن یا کپڑوں پر گرے اور اس کے ساتھ اس نجاست کے آثار ہوں تو اس صورت میں وہ نجس ہو جائیں گے تو جس حصے پر وہ لگے گا اس کو پاک کرنا، دھونا واجب ہے۔

حدیث نمبر 72/223

فاخبرني الشيخ أيده الله تعالى عن أبي القاسم جعفر بن محمد عن محمد بن يعقوب عن

https://www.shiabookspdf.com

https://www.shiabookspdf.com

علی بن ابراهیم عن أبیه عن ابن أبي عمیر عن ابن اذینة عن الاحول قال قلت: لابي عبد الله علیه السلام أخرج من الخلا فأستنجي بالماء فیقع ثوبي فی ذلك الماء الذي استنجیت به فقال: لا بأس به.

جناب الشیخ ؒ نے جناب ابن اذینہ سے نقل کیا اور انھوں نے جناب الاحول سے نقل کیا ہے، وہ بیان کرتے ہیں کہ میں نے حضرت امام ابوعبداللہ علیہ السلام کی خدمت اقدس میں عرض کیا: جب میں بول و براز سے فارغ ہوتا ہوں اور پھر پانی سے استنجا کرتا ہوں اور اس پانی کے چھینٹے میرے کپڑوں پر پڑ جاتے ہیں۔ تو اس کے لیے حکم ہے؟

آپؑ نے فرمایا: اس میں کوئی حرج نہیں۔

حدیث نمبر 73/224

وبهذا الاسناد عن محمد بن یعقوب عن محمد بن اسماعیل عن الفضل بن شاذان عن حماد بن عیسٰی عن ربعي بن عبد الله عن الفضیل بن یسار عن أبي عبد الله علیه السلام قال: فی الرجل الجنب یغتسل فینتضح الماء فی إنائه فقال: لا بأس به مَا جَعَلَ عَلَيْكُمْ فِي الدِّينِ مِنْ حَرَجٍ.

جناب الشیخ ؒ نے جناب فضیل بن یسار سے نقل کیا ہے اور انھوں نے جناب امام ابوعبداللہ علیہ السلام سے نقل کیا کہ ایک بندہ جو مجنب ہے اور وہ غسل جنابت کر رہا ہے۔ اس کے غسل والے پانی سے چھینٹے دوبارہ پانی والے برتن میں گر پڑتے ہیں تو اس کے لیے کیا حکم ہے؟

آپؑ نے فرمایا: کوئی حرج نہیں (مَا جَعَلَ عَلَيْكُمْ فِي الدِّينِ مِنْ حَرَجٍ) "تمھارے اُوپر دین میں حرج و تنگی نہیں قرار دیا گیا"۔

حدیث نمبر 74/225

وأخبرني الشیخ أیده الله تعالی عن أحمد بن محمد عن أبیه عن الحسین بن الحسن بن أبان عن الحسین بن سعید عن ابن أبي عمیر عن ابن اذینة عن الفضیل قال سئل أبو عبد الله علیه السلام عن الجنب یغتسل فینتضح من الارض فی الاناء فقال: لا بأس هذا مما

https://www.shiabookspdf.com

https://www.shiabookspdf.com

قال اللہ تعالی: مَا جَعَلَ عَلَيْكُمْ فِي الدِّينِ مِنْ حَرَجٍ.

جناب الشیخ رحمۃ اللہ علیہ نے جناب ابن اذینہ سے اور انھوں نے جناب فضیل سے نقل کیا ہے، وہ بیان کرتے ہیں کہ حضرت امام ابوعبداللہ الصادق علیہ السلام سے سوال کیا گیا کہ مجنب بندہ جب غسل کرتا ہے اور اس کے غسل کا پانی زمین پر گرتا ہے اور زمین سے چھینٹے اُڑ کر اس کے پانی والے برتن میں گرتے ہیں۔ تو اس کے لیے کیا حکم ہے؟

آپؑ نے فرمایا: کوئی حرج نہیں ہے۔ یہ ان موارد میں سے ہے جن کے بارے میں اللہ تعالی نے فرمایا: مَا جَعَلَ عَلَيْكُمْ فِي الدِّينِ مِنْ حَرَجٍ (تمھارے اُوپر دین میں حرج نہیں قرار دیا)۔

حدیث نمبر 75/226

وأخبرني الشيخ أيده الله عن أحمد بن محمد عن أبيه عن سعد بن عبد الله عن أحمد بن الحسن بن علي بن فضال عن عمرو بن سعيد المدايني عن مصدق بن صدقة عن عمار بن موسى الساباطي قال سألت أبا عبد الله عليه السلام عن الرجل يغتسل من الجنابة وثوبه قريب منه فيصيب الثوب من الماء الذي يغتسل منه قال: نعم لا بأس به.

https://www.shiabookspdf.com

جناب الشیخ رحمۃ اللہ علیہ نے جناب عمار بن موسیٰ الساباطی سے نقل کیا ہے، وہ بیان کرتے ہیں کہ میں نے جناب امام ابوعبداللہ علیہ السلام سے سوال کیا کہ جب بندہ غسل جنابت کرتا ہے اور اس کے کپڑے اس کے قریب ہی پڑے ہوئے ہیں اور اس کے غسل والے پانی کے قطرے اس کے کپڑوں پر گرتے ہیں تو اس کے لیے کیا حکم ہے؟

آپؑ نے فرمایا: کوئی حرج نہیں۔

حدیث نمبر 76/227

وأخبرني الشيخ أيده الله تعالى عن أبي القاسم جعفر ابن محمد عن أبيه عن سعد بن عبد الله عن أحمد بن محمد عن علي بن الحكم عن أبان ابن عثمان عن محمد بن النعمان عن أبي عبد الله عليه السلام قال قلت: له استنجي ثم يقع ثوبي فيه وانا جنب فقال: لا بأس به.

جناب الشیخ رحمۃ اللہ علیہ نے جناب محمد بن نعمان سے نقل کیا ہے اور انھوں نے جناب امام ابوعبداللہ علیہ السلام سے نقل کیا

https://www.shiabookspdf.com

https://www.shiabookspdf.com

ہے کہ میں نے آپؑ سے عرض کیا: میں نے استنجا کیا اور پھر میرے کپڑے اسی پانی پر گرے حالانکہ میں جنب تھا۔
آپؑ نے فرمایا: کوئی حرج نہیں۔

حدیث نمبر 77/228

وبهذا الاسناد عن الحسين بن سعيد عن علی بن النعمان ومحمد بن سنان عن عبد الله بن مسكان عن ليث المرادی عن عبد الكريم بن عتبة الهاشمی قال سألت أبا عبد الله عليه السلام عن الرجل يقع ثوبه على الماء الذی استنجى به اينجس ذلك ثوبه؛ فقال: لا.

جناب الشیخ علیہ الرحمہ نے جناب عبدالکریم بن عتبۃ الہاشمی سے نقل کیا ہے، وہ بیان کرتے ہیں کہ میں نے حضرت امام ابوعبداللہ علیہ السلام سے سوال کیا: ایک بندہ کے کپڑے اس پانی پر گر گئے ہیں جس پانی سے اس نے استنجا کیا تھا کیا وہ کپڑے نجس ہو جائیں گے؟
آپؑ نے فرمایا: نہیں۔

https://www.shiabookspdf.com

حدیث نمبر 78/229

وبهذا الاسناد عن الحسين بن سعيد عن حماد بن عيسى عن الحسين بن المختار عن بريد بن معاوية قال قلت لابی عبد الله عليه السلام اغتسل من الجنابة فيقع الماء على الصفا فينزو فيقع على الثوب فقال: لا بأس به. قال الشيخ أيده الله تعالى: (ولا يجوز التفريق بين الوضوء) إلى قوله: (فأن فرق وضوءه لضرورة حتى يجف ما تقدم منه استأنف الوضوء من أوله وان لم يجف وصله من حيث قطعه).

فالذی يدل عليه قوله تعالى: يا أيها الذين آمنوا إذا قمتم إلى الصلاة فاغسلوا وجوهكم وأيديكم إلى المرافق وامسحوا برؤوسكم وأرجلكم إلى الكعبين وقد ثبت عندنا أن الامر يقتضی الفور ولا يسوغ فيه التراخی. فإذا ثبت ذلك وكان المأمور بالصلاة مأمورا بالوضوء قبله فيجب عليه فعل الوضوء عقيب توجه الامر

https://www.shiabookspdf.com

https://www.shiabookspdf.com

إليه، وكذلك جميع الاعضاء الاربعة لانه إذا غسل وجهه فهو مأمور بعد ذلك بغسل اليدين فلا يجوز له تأخيره. ومن جهة السنة.

جناب الشیخ رحمہ اللہ نے جناب برید بن معاویہ سے نقل کیا ہے، وہ بیان کرتے ہیں کہ میں نے حضرت امام ابوعبداللہ علیہ السلام کی خدمت میں عرض کیا: میں غسل جنابت کر رہا تھا تو اس کا پانی پتھر پر گرا اور وہاں سے اُٹھ کر میرے کپڑوں پر گرا تو اس کے لیے کیا حکم ہے؟

آپؑ نے فرمایا: کوئی حرج نہیں ہے۔

وضو میں فاصلہ ڈالنا

مسئلۃ: جناب الشیخ المفید رحمہ اللہ فرماتے ہیں کہ وضو کرتے وقت افعالِ وضو میں فاصلہ اور تفریق ڈالنا جائز نہیں ہے۔ اگر وہ کسی ضروری کام کی وجہ سے افعال وضو میں فاصلہ ڈالے اور پہلے والے اعضاء خشک ہو جائیں تو وضو کو نئے سرے سے شروع کرے اور وہ اعضاء خشک نہیں ہوئے پھر وہی سے ادامہ دے جہاں سے اس نے قطع کیا تھا۔

جناب الشیخ رحمہ اللہ فرماتے ہیں: جو جناب شیخ مفید رحمہ اللہ نے فرمایا ہے اس پر دلیل یہ آیت ہے: يَاأَيُّهَا الَّذِينَ آمَنُوا إِذَا قُمْتُمْ إِلَى الصَّلٰوةِ فَاغْسِلُوا وُجُوهَكُمْ وَأَيْدِيَكُمْ إِلَى الْمَرَافِقِ وَامْسَحُوا بِرُءُوسِكُمْ وَأَرْجُلَكُمْ إِلَى الْكَعْبَيْنِ ط

ہمارے ہاں یہ ثابت ہے کہ فعل امر فوریت کا اقتضاء کرتا ہے۔ اس کی تراخی (تاخیر) جائز نہیں تو جب یہ ثابت ہو گیا کہ فعل امر فوریت پر دلالت کرتا ہے تو جب نماز مامور بہ (نماز کا حکم دیا گیا) تو اس سے قبل وضو مور بہ تو اس پر وضو کے فعل کا انجام دینا واجب ہے۔ کیونکہ نماز کے بعد امر وضو کی طرف متوجہ ہوا ہے۔ تو اس کے بعد وضو کے اعضائے اربعہ کے لیے حکم ہوا ہے کیونکہ جب چہرہ دھل جائے تو اس کے بعد مامور بہ غسل یدین ہے۔ تو پھر ہاتھوں کو دھونے میں تاخیر نہیں ہونی چاہیے۔ ایسے ہی بعد والے مامور بہ میں بھی تاخیر جائز نہیں اور دوسرا سنت کے اعتبار سے بھی تاخیر نہیں۔

حدیث نمبر 79/230

ما أخبرني به الشيخ أيده الله تعالى قال: أخبرني أحمد ابن محمد عن أبيه عن أحمد بن ادريس عن أحمد بن محمد عن الحسين بن سعيد عن فضالة بن أيوب عن الحسين بن

https://www.shiabookspdf.com

https://www.shiabookspdf.com

عثمان عن سماعة عن أبي بصير عن أبي عبد الله عليه السلام قال: إذا توضأت بعض وضوئك فعرضت لك حاجة حتى يبس وضوؤك فاعد وضوءك فان الوضوء لا يبعض.

جناب الشیخ رحمہ اللہ نے جناب ابوبصیر رحمہ اللہ سے نقل کیا ہے اور انھوں نے حضرت امام ابوعبداللہ الصادق علیہ السلام سے نقل کیا ہے کہ آپؑ نے فرمایا: جب تو وضو کے بعض فعل انجام دے چکا ہو اور پھر تمہیں کوئی حاجت لاحق ہو جائے (اور وضو چھوڑنا پڑے) یہاں تک کہ اعضاء وضو خشک ہو جائیں تو دوبارہ سے وضو کرو کیونکہ وضو کو جدا جدا نہیں کیا جاسکتا یعنی وضو کے حصے نہیں کیے جاسکتے۔

﴿حدیث نمبر 80/231﴾

وبهذا الاسناد عن الحسين بن سعيد عن معاوية بن عمار قال قلت لابي عبد الله عليه السلام: ربما توضأت فنفد الماء فدعوت الجارية فأبطأت علي بالماء فيجف وضوئي قال: اعد

https://www.shiabookspdf.com

جناب الشیخ رحمہ اللہ نے جناب معاویہ بن عمار سے نقل کیا ہے، وہ بیان کرتے ہیں میں نے حضرت امام ابوعبداللہ علیہ السلام کی خدمت میں عرض کیا: بعض اوقات میں وضو کر رہا ہوتا ہوں اور پانی ختم ہو جاتا ہے۔ پھر میں اپنی کنیز کو آواز دیتا اور وہ پانی لانے میں سستی کر دیتی ہے اور دیر سے آتی ہے اور میرے اعضائے وضو خشک ہو جاتے ہیں۔

آپؑ نے فرمایا: تم دوبارہ وضو کرو۔

﴿حدیث نمبر 81/232﴾

فأما ما رواه محمد بن احمد بن يحيى عن أحمد بن محمد عن أبيه عن عبد الله بن المغيرة عن حريز في الوضوء يجف قال قلت: فان جف الاول قبل أن اغسل الذي يليه قال: جف أو لم يجف اغسل ما بقي، قلت و كذلك غسل الجنابة؟ قال: هو بتلك المنزلة وابدأ بالرأس ثم افض على ساير جسدك، قلت وان كان بعض يوم؟ قال: نعم.

فالوجه في هذا الخبر هو انه إذا لم يقطع المتوضي وضوءه وانما يجففه الريح الشديد أو الحر العظيم فعند ذلك لا يجب عليه اعادته، ومتى قطع الوضوء ثم جف ما كان وضأه

https://www.shiabookspdf.com

https://www.shiabookspdf.com

وجب عليه الاعادة على ما بيناه. قال الشيخ أيده الله تعالى: (وكذلك ان نسي مسح رأسه ثم ذكر وفي يده بلل من الوضوء فليمسح بذلك عليه وعلى رجليه، وان نسي مسح رجليه فليمسحهما إذا ذكر ببلل وضوءه من يده فان لم يكن في يده بلل وكان في لحيته أو في حاجبه أخذ منه ما تندت به اطراف اصابع يده ومسح بها رأسه وظاهر قدميه وان كان قليلا، فان ذكر ما نسيه وقد جف وضوؤه ولم يبق من نداوته شئ فليستأنف الوضوء من أوله). فيدل على ذلك.

جناب الشیخ رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں: پس وہ روایت جس میں جناب عبداللہ بن المغیرہ نے جناب حریز سے نقل کیا ہے جو وضو کے بارے میں ہے جب وہ خشک ہوجائے۔ وہ بیان کرتے ہیں کہ میں نے آپ کی خدمت میں عرض کیا: اگر وضو میں بعد والا عضو دھونے سے قبل پہلے والا عضو خشک ہوجائے تو اس کے لیے کیا حکم ہے؟

آپؑ نے فرمایا: خشک ہوجائے یا خشک نہ ہو تم بقیہ کو دھوؤ۔

پھر میں نے عرض کیا: ایسے ہی غسل جنابت کرتے ہوئے ہوجائے؟

آپؑ نے فرمایا: وہ بھی اسی کی منزلت پر ہے اور تم سر سے ابتداء کرو اور اس کے بعد اپنے بقیہ جسم پر پانی ڈالو۔

میں نے عرض کیا: خواہ بعض دن کا فاصلہ ہوجائے؟

آپؑ نے فرمایا: ہاں۔

https://www.shiabookspdf.com

جناب الشیخ الطوسی رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں: اس خبر (روایت) میں یہ وجہ ہے کہ جب وضو کرنے والا وضو کررہا ہے اور اس نے وضو کو قطع نہیں کیا اور پہلے والا عضو شدت گرمی یا سخت تیز لو کی وجہ سے خشک ہوجائے تو تب یہ حکم ہے۔ پھر وضو میں اعادہ کرنا واجب نہیں ہے اور جب وہ وضو کو قطع کردے اور پھر اعضائے وضو خشک ہوجائیں کہ جن کو وہ دھو چکا تھا پھر وضو کا اعادہ کرنا واجب ہے جیسا کہ ہم نے بیان کیا ہے۔

مسئلة: جناب الشیخ المفید رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں: ایسے ہی اگر وضو کرنے والا بندہ سر کا مسح کرنا بھول جائے پھر اسے یاد آئے تو اگر اس کے ہاتھ میں وضو کی تری باقی ہے تو اس تری سے سر اور قدموں کا مسح کرے اور اگر وہ دونوں قدموں کا مسح بھول گیا ہے تو جب اسے یاد آجائے ہاتھوں پر موجود وضو کے پانی کی اگر تری موجود ہے تو اس سے دونوں قدموں کا مسح کرے گا۔

https://www.shiabookspdf.com

https://www.shiabookspdf.com

پس اگر اس کے ہاتھوں پر تری موجود نہ ہو تو پھر داڑھی اور آبروؤں پر موجود تری سے حاصل کرے گا اور انگلیوں کے اطراف کو اس تری سے تر کرے اور پھر اس سے سر اور دونوں قدموں کا مسح کرے، خواہ وہ تری کم ہی کیوں نہ ہو۔

اور اگر وہ بھول گیا ہے اور اس کو اس وقت یاد آیا ہے جب وضو کے پانی کی تری اصلاً باقی نہیں رہی تو پھر نئے سرے سے وضو کرے گا اور اس پر ذیل کی روایات دلالت کرتی ہیں۔

﴿حدیث نمبر 82/233﴾

ما أخبرني به الشيخ أيده الله تعالى عن أحمد بن محمد عن أبيه عن الحسين بن الحسن بن أبان عن الحسين بن سعيد عن صفوان عن منصور قال سألت أبا عبد الله عليه السلام: عمن نسي أن يمسح رأسه حتى قام في الصلاة قال: ينصرف ويمسح رأسه ورجليه.

جناب الشیخ علیہ الرحمہ نے جناب منصور سے نقل کیا ہے، وہ بیان کرتے ہیں کہ میں جناب امام ابوعبداللہ الصادق علیہ السلام سے سوال کیا: جب بندہ وضو کے بعد سر کا مسح کرنا بھول گیا ہے یہاں تک کہ اس نے نماز شروع کر دی ہے پھر اسے یاد آیا ہے تو اس کے لیے کیا حکم ہے؟

آپؑ نے فرمایا: وہ نماز چھوڑ دے اور سر اور قدموں کا مسح کرے۔

﴿حدیث نمبر 83/234﴾

وبهذا الاسناد عن صفوان عن ابن مسكان عن أبي بصير عن أبي عبد الله عليه السلام قال: سألته عن رجل توضأ ونسي أن يمسح رأسه حتى قام في صلاته قال: ينصرف ويمسح رأسه ثم يعيد.

جناب الشیخ علیہ الرحمہ نے جناب ابوبصیر علیہ الرحمہ سے نقل کیا ہے، وہ بیان کرتے ہیں کہ میں نے امام جعفر صادق علیہ السلام سے ایک بندہ کے بارے میں سوال کیا جس نے وضو کیا اور سر کا مسح کرنا بھول گیا اور اس نے نماز شروع کر دی ہے تو اس کے لیے کیا حکم ہے؟

آپؑ نے فرمایا: وہ نماز کو چھوڑ دے اور سر کا مسح کرے پھر نماز کا اعادہ کرے۔

https://www.shiabookspdf.com

https://www.shiabookspdf.com

حدیث نمبر 84/235

وبهذا الاسناد عن الحسين بن سعيد عن القاسم بن عروة عن ابن بكير عن زرارة عن أبي عبد الله عليه السلام في الرجل ينسى مسح رأسه حتى يدخل في الصلاة قال: ان كان في لحيته بلل بقدر ما يمسح رأسه ورجليه فليفعل ذلك وليصل، قال وان نسي شيئاً من الوضوء المفروض فعليه أن يبدأ بما نسي ويعيد ما بقي لتمام الوضوء.

جناب الشیخ علیہ نے جناب زرارہ علیہ سے نقل کیا ہے اور انھوں نے جناب امام ابوعبداللہ علیہ السلام سے نقل کیا ہے کہ آپؑ نے ایک بندے کے بارے میں فرمایا کہ جو سر کا مسح کرنا بھول گیا اور اس نے نماز شروع کردی ہے۔

آپؑ نے فرمایا: اگر اس کی داڑھی پر اس قدر تری موجود ہے کہ جس سے سر اور قدموں کا مسح کیا جاسکتا ہے تو وہ یہ کام کرے اور پھر نماز کو شروع کرے۔ اور اگر وہ اس شے کا دھونا بھول گیا ہے کہ جس کے دھونے کو اللہ نے واجب قرار دیا ہے تو اس پر واجب ہے کہ جس عضو کو وہ بھولا ہے اس سے دوبارہ شروع کرے اور بعد والے اعضا کو دوبارہ دھوئے تاکہ وضو تمام ہوجائے۔

https://www.shiabookspdf.com

حدیث نمبر 85/236

محمد بن الحسن الصفار عن يعقوب بن يزيد عن أحمد ابن عمر قال سألت أبا الحسن عليه السلام عن رجل توضأ ونسي أن يمسح رأسه حتى قام في الصلاة قال: من نسي مسح رأسه أو شيئاً من الوضوء الذي ذكره الله تعالى في القرآن اعاد الصلاة. قال الشيخ أيده الله تعالى: (ويجزي الانسان في مسح رأسه أن يمسح من مقدمه مقدار اصبع يضعها عليه عرضاً مع الشعر إلى قصاصه وان مسح مقدار ثلاث اصابع مضمومة بالعرض كان قد اسبغ وفعل الافضل، وكذلك يجزيه في مسح رجليه أن يمسح كل واحدة منهما برأس مسبحته من اصابعهما إلى الكفين فإذا مسحهما بكفيه كان افضل). يدل على ذلك قوله تعالى: وامسحوا برؤوسكم وارجلكم إلى الكعبين ومن مسح رأسه ورجليه بأصبع واحدة فقد دخل تحت الاسم ويسمى ماسحا، ولا يلزم على ذلك ما دون الاصبع لانا لو خلينا والظاهر لقلنا بجواز ذلك لكن السنة منعت

https://www.shiabookspdf.com

https://www.shiabookspdf.com

منه، ویدل علی جواز ذلك ایضا.

جناب الشیخ رحمۃ اللہ علیہ نے جناب احمد بن عمر سے نقل کیا ہے، وہ بیان کرتے ہیں: میں نے حضرت امام ابوالحسن علیہ السلام سے ایک بندے کے بارے میں سوال کیا جو وضو کے بعد مسح کرنا بھول گیا تھا یہاں تک کہ نماز میں داخل ہوگیا؟

آپؑ نے فرمایا: جو بندہ سر کا مسح بھول جائے یا وضو میں سے کوئی ایسی چیز بھول جائے جس کو اللہ تعالیٰ نے قرآن میں ذکر کیا ہے (واجب قرار دیا ہے) تو وہ نماز کا اعادہ کرے گا۔

سر اور قدموں کے مسح کی مقدار

مسئلة: جناب الشیخ المفید رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں: سر کے مسح میں انسان کے لیے کافی ہے کہ وہ سر کے سامنے والے حصے پر ایک انگلی کو چوڑائی میں رکھے اور پھر اس کو سر کے بالوں کے اُگنے کی طرف مسح کرتے ہوئے کھینچے اور اگر وہ تین انگلیوں کو ملا کر چوڑائی میں رکھے اور مسح کرے تو یہ کامل اور افضل ہے۔ اور ایسے ہی قدموں کے مسح کرنے میں بھی ایک انگلی سے پاؤں کی انگلیوں کے سرے پر رکھے اور کعبین تک لے کر آئے اور اگر دونوں کو ہتھیلی سے مسح کرے گا تو یہ افضل ہے۔

جناب الشیخ الطوسی رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں کہ اس پر دلیل اللہ تعالیٰ کا یہ قول ہے: وَامْسَحُوْا بِرُءُوْسِكُمْ وَاَرْجُلَكُمْ اِلَى الْكَعْبَيْنِ ؕ (سورۂ مائدہ: آیت ۶) پس جب کوئی بندہ اپنے سر اور دونوں قدموں کو ایک انگلی سے مسح کرتا ہے تو وہ اسم کے تحت داخل ہوجاتا ہے۔ اس کو ماسح کہا جاتا ہے (مسح کرنے والا) اس پر ایک انگلی سے زیادہ لازم نہیں ہے کیونکہ ہر چیز سے قطع النظر اس نے ظاہر قرآن پر عمل کرلیا ہے تو ہم اس کے مجزی ہونے کے قائل ہوجائیں۔ لیکن اگر سنت نے اس کو منع قرار دے دیا ہے اور اس کے جواز پر سنت بھی دلالت کرتی ہے۔

حدیث نمبر 86/237

ما أخبرني به الشيخ أيده الله قال أخبرني أحمد بن محمد عن أبيه عن سعد بن عبد الله عن أحمد بن محمد بن عيسى عن الحسين بن سعيد وأبيه محمد بن عيسى عن محمد بن أبي عمير عن عمر بن أذينة عن زرارة وبكير ابني أعين عن أبي جعفر عليه السلام انه قال: في المسح تمسح على النعلين ولا تدخل يدك تحت الشراك، وإذا مسحت بشيء من رأسك

https://www.shiabookspdf.com

https://www.shiabookspdf.com

أو بشيء من قدميك ما بين كعبيك إلى اطراف الاصابع فقد اجزأك، ويدل عليه ايضا.

جناب الشیخ علیہ نے جناب زرارہ سے اور انھوں نے جناب بکیر بن اعین سے نقل کیا ہے اور انھوں نے جناب ابوجعفر الباقر علیہ السلام سے نقل کیا ہے کہ آپؑ نے مسح کرنے کے بارے میں فرمایا: نعلین پر مسح کرو اور اپنے ہاتھ کو تسموں کے اندر داخل نہ کرو اور جب تو نے اپنے سر کا کچھ حصہ پر مسح کر لیا اور کعبین سے انگلیوں کے اطراف کے درمیان کے کچھ حصے پر مسح کر لیا تو تیرے لیے یہی کافی و مجزی ہے اور اس پر یہ روایت بھی دلالت کرتی ہے۔

حدیث نمبر 87/238

ما أخبرني به الشيخ أيده الله تعالى عن أبي القاسم جعفر ابن محمد عن أبيه عن سعد بن عبد الله عن أحمد بن محمد بن عيسى عن العباس بن معروف عن علي بن مهزيار عن حماد بن عيسى عن بعض اصحابه عن احدهما عليهما السلام في الرجل يتوضأ وعليه العمامة قال: يرفع العمامة بقدر ما يدخل اصبعه فيمسح على مقدم رأسه.

جناب الشیخ علیہ نے جناب حماد بن عیسیٰ سے نقل کیا ہے اور اس نے بعض اصحاب سے نقل کیا اور انھوں نے حضرت امام محمد باقر یا امام جعفر صادق علیہ السلام سے نقل کیا ہے کہ آپؑ سے پوچھا گیا کہ ایک بندہ جو وضو کر رہا ہے اور اس کے سر عمامہ بھی ہے؟

آپؑ نے فرمایا: وہ عمامہ کو اس قدر اُٹھائے کہ اس کی انگلی اس کے نیچے چلی جائے۔ پس اس کے ذریعے سر کے سامنے والے حصے پر مسح کرے۔

حدیث نمبر 88/239

واخبرني الشيخ أيده الله تعالى عن أبي القاسم جعفر بن محمد عن محمد بن يعقوب عن محمد بن يحيى عن أحمد بن محمد بن شاذان بن الخليل النيسابوري عن يونس عن حماد عن الحسين قال قلت: لابي عبد الله عليه السلام رجل توضأ وهو معتم وثقل عليه نزع العمامة لمكان البرد فقال: ليدخل اصبعه.

وهذا الخبر يدل على ان الاقتصار على الاصبع الواحدة في حال الضرورة من البرد أو غيره مجز، وقد مضى ان المسح بثلاث اصابع أفضل فلا وجه لاعادته.

https://www.shiabookspdf.com

https://www.shiabookspdf.com

جناب الشیخ رحمہ اللہ نے جناب حماد سے نقل کیا ہے اور اس نے جناب الحسین سے نقل کیا ہے، وہ بیان کرتے ہیں میں نے حضرت امام ابوعبداللہ الصادق علیہ السلام کی خدمت میں عرض کیا کہ ایک بندہ وضو کر رہا ہے اور اس کے سر پر عمامہ ہے اور سردی کی وجہ سے اس کے لیے سر سے عمامہ اُتارنا مشکل ہے تو وہ کیا کرے؟

آپؑ نے فرمایا: وہ ایک انگلی عمامہ کے نیچے داخل کرے اور مسح کرے۔

جناب الشیخ الطوسی رحمہ اللہ فرماتے ہیں کہ یہ روایت دلالت کرتی ہے کہ حالت ضرورت میں خواہ سردی کی وجہ سے یا سردی کی وجہ سے ایک انگلی کی مقدار میں مسح کرنے پر اقتصاد کرنا جائز ہے اور گذشتہ روایت میں بیان ہو چکا ہے کہ تین انگلیوں سے مسح کرنا افضل ہے ان کو دوبارہ بیان کرنا ضروری نہیں ہے۔

حدیث نمبر 89/240

وأما ما رواه سعد عن أحمد بن محمد عن محمد بن اسماعيل ابن بزيع عن ظريف بن ناصح عن ثعلبة بن ميمون عن عبد الله بن يحيى عن الحسين ابن عبد الله قال سألت أبا عبدالله عليه السلام: عن الرجل يمسح رأسه من خلفه وعليه عمامة بأصبعه أيجزيه ذلك؟ فقال: نعم. فلا ينافي ما قدمناه من انه ينبغي أن يكون المسح بمقدم الرأس لانه ليس يمتنع أن يدخل الانسان اصبعه من خلفه ومع ذلك فيمسح بها مقدم رأسه، ويحتمل ان يكون الخبر خرج مخرج التقية لان ذلك مذهب بعض العامة. والذي يؤكد ما ذكرناه.

جناب الشیخ رحمہ اللہ فرماتے ہیں وہ روایت جس کو حسین بن عبداللہ سے نقل کیا گیا ہے، وہ بیان کرتے ہیں کہ میں نے حضرت امام ابوعبداللہ علیہ السلام سے سوال کیا کہ بندے کے سر پر عمامہ ہے تو وہ مسح کرنے کے لیے سر کے پچھلے حصے کی طرف سے ایک انگلی عمامہ کے نیچے داخل کرتا ہے اور مسح کر لیتا ہے تو کیا یہ مجزی ہے؟

آپؑ نے فرمایا: ہاں۔

جناب الشیخ الطوسی رحمہ اللہ فرماتے ہیں: ہم نے گذشتہ جو بیان کیا ہے کہ سر کا مسح سامنے والے حصے پر ہونا ضروری ہے یہ روایت اس کے منافی نہیں ہے کیونکہ کوئی مانع نہیں ہے کہ بندہ سر کے عقب کی جانب سے عمامے کے نیچے ایک انگلی داخل کرے اور مسح سر کے سامنے والے حصے پر کرے اور یہ بھی ممکن ہے کہ یہ روایت تقیہ کی بنیاد پر صادر ہوئی ہو

https://www.shiabookspdf.com

https://www.shiabookspdf.com

کیونکہ بعض عامہ کی سر کے مسح میں یہ بھی رائے ہے۔

اور وہ روایت جو ہمارے مدعا کی تاکید کرتی ہے وہ ذیل میں ہے۔

حدیث نمبر 90/241

ما رواه أحمد بن محمد بن عيسى عن علي بن الحكم عن أبي أيوب عن محمد بن مسلم قال قال أبو عبد الله عليه السلام: مسح الرأس على مقدمه.

جناب الشیخ علیہ الرحمہ نے جناب محمد بن مسلم سے نقل کیا ہے وہ بیان کرتے ہیں کہ حضرت امام ابوعبداللہ الصادق علیہ السلام نے فرمایا: سر کا مسح سامنے حصے پر ہے۔

حدیث نمبر 90/242

عنه عن علي بن الحكم عن الحسين بن أبي العلا قال: سألت أبا عبد الله عليه السلام عن المسح على الرأس فقال كأني انظر إلى عكنة في قفا أبي يمر عليها يده، وسألته عن الوضوء يمسح الرأس مقدمه ومؤخره، قال: كأني انظر إلى عكنة في رقبة أبي يمسح عليها. قال محمد بن الحسن الوجه في هذا الخبر مثل ما ذكرناه في الخبر الاول سواء.

https://www.shiabookspdf.com

جناب الشیخ علیہ الرحمہ نے جناب الحسین بن العلاء سے نقل کیا ہے، وہ بیان کرتے ہیں کہ میں نے حضرت امام ابوعبداللہ علیہ السلام سے سر کے مسح کے بارے میں سوال کیا۔

آپؑ نے فرمایا کہ میں گویا دیکھ رہا ہوں میرے بابا کی گردن پر ایک بٹ تھا۔ آپؑ اس پر اپنا ہاتھ پھیر رہے تھے تو میں نے وضو کے بارے میں سوال کیا کہ سر کا مسح سامنے اور عقب پر ہوگا؟

آپؑ نے فرمایا: گویا میں دیکھ رہا ہوں میرے بابا کی گردن پر ایک بٹ تھا اور آپؑ اس پر مسح کر رہے تھے۔

جناب الشیخ الطوسی علیہ الرحمہ فرماتے ہیں: اس روایت کو بھی گذشتہ روایت کی مانند تقیہ پر حمل کیا جائے گا۔

حدیث نمبر 92/243

وأما الخبر الذي رواه محمد بن يعقوب عن عدة من اصحابنا عن أحمد بن محمد عن أحمد

https://www.shiabookspdf.com

https://www.shiabookspdf.com

بن محمد بن أبي نصر عن أبي الحسن الرضا عليه السلام قال: سألته عن المسح على القدمين كيف هو؟ فوضع كفه على الاصابع فمسحها إلى الكعبين إلى ظاهر القدم فقلت جعلت فداك لو ان رجلا قال باصبعين من أصابعه فقال: لا الا بكفه. فمعناه لا يكون مستكملا لخصال الفضل.

جناب الشیخ علیہ الرحمہ فرماتے ہیں کہ وہ روایت جس کو جناب احمد بن محمد بن ابی نصر سے نقل کیا ہے اور انھوں نے حضرت امام ابوالحسن الرضاؑ سے نقل کیا ہے کہ میں نے آپؑ سے قدموں پر مسح کرنے کے بارے میں سوال کیا کہ کیسے کیا جائے گا؟

آپؑ نے اپنی ہتھیلی کو پاؤں کی انگلیوں پر رکھا۔ پھر آپؑ نے وہاں سے کعبین تک پھر وہاں سے پاؤں کی پشت پر مسح کیا۔

میں نے عرض کیا: میں آپؑ پر قربان ہو جاؤں اگر ایک بندہ اپنی انگلیوں میں سے دو انگلیوں سے مسح کرے تو؟

آپؑ نے فرمایا: نہیں، صرف ہتھیلی سے۔

https://www.shiabookspdf.com

جناب الشیخ علیہ الرحمہ نے فرمایا: اس سے مراد ہے پوری فضیلت کو پورا نہیں کرے گی۔ کامل فضیلت ہتھیلی سے ہی حاصل ہوگی۔ جناب الشیخ علیہ الرحمہ فرماتے ہیں: یہ بھی اس حدیث کی مانند ہے جو رسولؐ خدا نے بیان فرمائی ہے۔

حدیث نمبر 93/244

كما قال النبي عليه السلام لا صلاة لجار المسجد إلا في مسجده. وإنما أراد لا صلاة فاضلة كثيرة الثواب دون أن يكون أراد نفي الاجزاء على كل وجه.

جناب رسولِ خدا صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا: لا صلوة لجار المسجد الا فی المسجد (ہمسائے کی نماز نہیں ہے مگر مسجد میں)۔ تو اس سے فقط و فقط یہ مراد ہے کہ نماز فضیلت والی اور زیادہ ثواب والی نہیں۔ یہ مراد نہیں کہ مسجد کا ہمسایہ گھر آکر نماز پڑھے تو اس کی نماز مجزی و کافی نہیں۔

حدیث نمبر 94/245

وأما ما رواه أحمد بن محمد بن عيسى عن بكر بن صالح عن الحسن بن محمد بن عمران عن

https://www.shiabookspdf.com

https://www.shiabookspdf.com

زرعة عن سماعة بن مهران عن أبي عبد الله عليه السلام قال: إذا توضأت فامسح قدميك ظاهرهما وباطنهما، ثم قال هكذا فوضع يده على الكعب وضرب الاخرى على باطن قدمه ثم مسحهما إلى الاصابع. فهذا الخبر محمول على التقية لانه موافق لمذهب بعض العامة ممن يرى المسح ويقول باستيعاب الرجل وهو خلاف الحق على ما بيناه.

قال الشيخ أيده تعالى الله: (ولا يجوز لاحد أن يجعل موضع المسح من رجليه غسلا ولا يبدل مسح رأسه بغسله كما لا يجوز أن يجعل موضع غسل وجهه ويديه مسحا بل يضع الوضوء مواضعه). فالذي يدل عليه الآية وهو قوله تعالى: إذا قمتم إلى الصلاة فاغسلوا وجوهكم وأيديكم إلى المرافق وامسحوا برؤوسكم وارجلكم إلى الكعبين فاوجب الغسل بظاهر الامر في الوجه واليدين وفرض المسح في الرأس والرجلين. ومن مسح ما أمره الله بالغسل أو غسل ما أمره الله بالمسح لم يكن ممتثلا للامر

https://www.shiabookspdf.com

ومخالفة الامر لا تجزي، ويدل على ذلك أيضا.

جناب الشیخ رحمہ اللہ فرماتے ہیں وہ روایت جس کو جناب احمد بن محمد بن عیسیٰ نے جناب سماعہ بن مہران سے نقل کیا ہے اور انھوں نے حضرت امام ابوعبداللہ علیہ السلام سے نقل کیا ہے، آپؑ نے فرمایا: جب تو وضو کرے تو دونوں قدموں کے ظاہر اور باطن کا مسح کرو۔ پھر آپؑ نے اپنا ہاتھ کعب (ابھار) کی جگہ پر رکھا اور دوسرے کو پاؤں کی پشت پر رکھا۔ پھر دونوں انگلیوں کے سروں کا مسح کیا۔

جناب الشیخ الطوسی رحمہ اللہ فرماتے ہیں: اس روایت کو تقیہ پر حمل کیا جائے گا کیونکہ یہ روایت بعض عامہ کے مذہب کے موافق ہے جس کی رائے اور قول ہے کہ پورے قدم کا مسح کرنا واجب ہے اور یہ خلافِ حق ہے جیسا کہ ہم بیان کر چکے ہیں۔

مسئلۃ: جناب الشیخ المفید رحمہ اللہ فرماتے ہیں: کسی کے لیے جائز نہیں کہ قدموں کے مسح کے بجائے ان کو دھوئے اور سر کے مسح کے بجائے اس کو دھوئے۔ ایسے ہی کسی کے لیے جائز نہیں کہ وہ چہرے اور ہاتھوں کو دھونے کے بجائے ان کا مسح کرے بلکہ وضو کے ہر کام کو اس کی جگہ پر انجام دے۔ اور اس پر دلالت اللہ تعالیٰ کا یہ قول کرتا ہے جس میں اللہ تعالیٰ فرماتا ہے: إِذَا قُمْتُمْ إِلَى الصَّلٰوةِ فَاغْسِلُوْا وُجُوْهَكُمْ وَأَيْدِيَكُمْ إِلَى الْمَرَافِقِ وَامْسَحُوْا

https://www.shiabookspdf.com

https://www.shiabookspdf.com

بِرُءُوسِكُمْ وَأَرْجُلَكُمْ إِلَى الْكَعْبَيْنِ، (سورۂ مائدہ: آیت ٦) ظاہر امر چہرے اور ہاتھوں کے دھونے کو اور سر و قدموں کے مسح کرنے کو واجب قرار دیتا ہے۔ پس جس کا اللہ نے دھونے کا حکم دیا ہے اگر کوئی مسح کرے اور جس کے مسح کرنے کا حکم دیا ہے اس کو دھوئے گا تو اس نے اللہ کے امر کا امتثال نہیں کیا۔ اور امر خدا کی مخالفت کرنے پر جزاء نہیں ہے اور اس پر نیز یہ روایت بھی دلالت کرتی ہے۔

﴿حدیث نمبر 95/246﴾

ما أخبرني به الشيخ أيده الله تعالى عن أبي القاسم جعفر ابن محمد عن محمد بن يعقوب عن محمد بن يحيى عن محمد بن الحسين عن الحكم بن مسكين عن محمد بن مروان قال قال أبو عبد الله عليه السلام انه يأتي على الرجل ستون وسبعون سنة ما قبل الله منه صلاة، قلت وكيف ذلك؛ قال: لانه يغسل ما أمر الله بمسحه.

جناب الشیخ رحمه الله نے جناب محمد بن مروان سے نقل کیا ہے، وہ بیان کرتے ہیں کہ حضرت امام ابوعبداللہ علیہ السلام نے فرمایا: ایک بندہ ساٹھ یا ستر سال تک نمازیں پڑھتا ہے اور اللہ تعالیٰ اس کی ایک نماز بھی قبول نہیں کرتا۔

میں نے عرض کیا: وہ کیسے؟

آپؑ نے فرمایا: جس کے مسح کا اللہ تعالیٰ نے حکم دیا ہے وہ اس کو دھوتا ہے۔

﴿حدیث نمبر 96/247﴾

وأخبرني الشيخ أيده الله تعالى عن أحمد بن محمد عن أبيه عن الحسين بن الحسن بن أبان عن الحسين بن سعيد عن حماد عن حريز عن زرارة عن أبي عبد الله عليه السلام قال قال لي أبي: لوانك توضأت فجعلت مسح الرجلين غسلا ثم اضمرت ان ذلك من المفروض لم يكن ذلك بوضوء، ثم قال: ابدء بالمسح على الرجلين فان بدا لك غسل فغسلته فامسح بعده ليكون اخر ذلك المفروض. وما ذكره بعد ذلك من قوله: (فان احب الانسان أن يغسل رجليه لازالة أذى عنهما وتنظيفهما أو تبريدهما فليقدم ذلك قبل الوضوء ثم ليتوضأ بعده ويختم وضوءه بمسح رجليه حتى يكون ممتثلا لامر

https://www.shiabookspdf.com

https://www.shiabookspdf.com

الله تعالیٰ فی ترتیب الوضوء) فالخبر المتقدم یدل علیه لانه قال إبدأ بالمسح علی الرجلین فان بدالك غسل فغسلته یعنی إذا اردت ان تنظفهما فامسح بعده لیکون آخر ذلك المفروض.

جناب الشیخ رحمہ اللہ نے جناب زرارہ رحمہ اللہ سے نقل کیا ہے اور انھوں نے حضرت امام ابوعبداللہ علیہ السلام سے نقل کیا ہے کہ آپؑ نے فرمایا کہ مجھے میرے والد بزرگوارؑ نے فرمایا: اگر تم وضو کرو اور قدموں کے مسح کے بجائے ان کو دھوؤ اور یہ عقیدہ رکھو کہ اللہ تعالیٰ نے ان کے دھونے کا حکم دیا ہے اور ان کا دھونا فرض کیا گیا ہے تو یہ وضو نہیں ہوگا۔

پھر آپؑ نے فرمایا: اپنے قدموں سے شروع کرو اور اگر تجھے پاؤں دھونا مقصود ہو تو اور تُو نے دھوئے ہیں تو اس کے بعد مسح کرو تاکہ تیرے وضو کا اختتام اس پر ہو جائے جس کو واجب کیا گیا ہے۔

حدیث نمبر 97/248

فاما ما رواه محمد بن الحسن الصفار عن عبد الله بن المنبه عن الحسین بن علوان عن عمرو بن خالد عن زید بن علی عن آبائه عن علی علیهم السلام قال: جلست اتوضأ واقبل رسول الله صلی الله علیه وآله حین ابتدأت فی الوضوء فقال لی: تمضمض واستنشق واستن ثم غسلت وجهی ثلاثا فقال: قد یجزیك من ذلك المرتان قال فغسلت ذراعی ومسحت برأسی مرتین فقال: قد یجزیك من ذلك المرة وغسلت قدمی فقال: لی یا علی خلل ما بین الاصابع لا تخلل بالنار.

فهذا الخبر موافق للعامة قد ورد مورد التقیة لان المعلوم من مذهب الائمة علیهم السلام مسح الرجلین فی الوضوء دون غسلهما وذلك اشهر من أن یختلج أحدا فیه الریب وإذا کان الامر علی ما قلناه لم یجز ان تعارض به الاخبار التی قدمناها ولا ظاهر القرآن. ثم قال أیده الله تعالی: (فان نسی تنظیف رجلیه بالغسل قبل الوضوء أو أخره لسبب من الاسباب فلیجعل بینه وبین وضوئه مهلة ویفرق بینهما بزمان قل أو کثر ولا یتابع بینه لیفصل الوضوء المأمور به من غیره). فقد مضی شرحه وما فی معناه. ثم قال أیده الله تعالی: (ولیس فی مسح الاذنین سنة ولا فضیلة

https://www.shiabookspdf.com

https://www.shiabookspdf.com

ومن مسح ظاهر اذنیه وباطنهما فقد ابدع). فالذی یدل علیه ان غسل الاعضاء فی الطهارة ومسحها حکم شرعی فینبغی أن یتبع فی ذلك دلیلا شرعیا ولیس فی الشرع ما یدل علی وجوب مسح الاذنین فی الوضوء ومن اثبت فی الشریعة حکما من غیر دلیل شرعی فهو مبدع بلا خلاف بین المسلمین، ویدل علی ذلك ایضا.

جناب الشیخ رحمہ اللہ فرماتے ہیں: وہ روایت جس کو جناب زید بن علیؑ نے اپنے آباء کرام سے نقل کرتے ہوئے حضرت علی علیہ السلام سے نقل کیا ہے کہ آپؑ نے فرمایا: میں رسولؐ خدا کے سامنے وضو کرنے کے لیے بیٹھا۔ جب میں نے وضو شروع کرنا چاہا تو رسولؐ خدا نے مجھے فرمایا: کلی کرو، ناک میں پانی ڈالو اور اس کو صاف کرو۔ پھر میں نے تین مرتبہ منہ دھویا تو آپؑ نے فرمایا: تیرے لیے دو مرتبہ دھونا بھی مجزی تھا۔ پھر میں نے اپنے دونوں بازو دھوئے اور میں نے سر کا دو مرتبہ مسح کیا تو آپؑ نے فرمایا: اگر ایک بھی مسح کر لیتے تو کافی تھا۔ پھر میں نے دونوں پاؤں کو دھویا۔

پس آپؑ نے مجھے فرمایا: انگلیوں کے درمیان خلال کرو، ایسا نہ ہو کہ تجھے آگ سے خلال کرنا پڑے۔

جناب الشیخ الطوسی رحمہ اللہ فرماتے ہیں: یہ روایت عامہ کے موافق ہے اور یہ مقام تقیہ میں وارد ہوئی ہے کیونکہ مذہب ائمہ معصومینؑ میں ثابت ہے کہ وضو میں قدموں کا مسح کرنا ہے، دھونا نہیں ہے اور یہ بہت زیادہ شہرت رکھتا ہے کہ کوئی اس میں شک کرے اور جب معاملہ ایسا ہے جیسا ہم نے بیان کیا ہے تو ممکن نہیں ہے کہ کوئی روایت ان گذشتہ روایات کا مقابلہ کرے اور تعارض کرے اور ظاہر قرآن میں بھی ایسا نہیں ہے۔

مسئلة: جناب الشیخ المفید رحمہ اللہ فرماتے ہیں: اگر کوئی صفائی ستھرائی کی خاطر قدموں کے وضو سے قبل دھونا بھول جائے یا کسی وجہ سے پاؤں کا دھونا وضو سے مؤخر کر دے تو اس کو چاہیے کہ وضو اور قدموں کو دھونے کے درمیان مہلت و فاصلہ قرار دے خواہ مہلت کم ہو یا زیادہ، وضو سے فارغ ہونے کے فوراً بعد قدموں کو نہ دھوئے تاکہ مامور بہ وضو اور دوسرے کے درمیان فاصلہ ہو جائے۔

جناب الشیخ الطوسی رحمہ اللہ فرماتے ہیں کہ اس کے بارے میں تفصیل سے بیان ہو چکا ہے۔

مسئلة: جناب الشیخ المفید رحمہ اللہ فرماتے ہیں: وضو میں کانوں کا مسح کرنا نہ سنت ہے اور نہ ہی کوئی فضیلت۔ پس جس نے کانوں کے ظاہر اور باطن کو مسح کیا تو اس نے بدعت کو انجام دیا۔

جناب الشیخ الطوسی رحمہ اللہ فرماتے ہیں: طہارت (وضو) میں اعضا کا دھونا اور ان کا مسح کرنا یہ حکم شرعی ہے تو

https://www.shiabookspdf.com

https://www.shiabookspdf.com

سزاوار ہے کہ اس میں دلیل شرعی کی اتباع کی جائے اور شریعت میں کوئی ایسی چیز نہیں جو وضو میں کانوں کے مسح کرنے پر دلالت کرے اور جس نے بغیر دلیل کے کسی حکم کو شریعت میں داخل کیا تو اس نے بدعت ایجاد کی اور اس میں مسلمانوں کے درمیان کوئی اختلاف نہیں اور اس پر ذیل والی روایت دلالت کرتی ہے۔

﴿حدیث نمبر 98/249﴾

ما أخبرني به الشيخ أيده الله تعالى عن أبي القاسم جعفر بن محمد عن محمد بن يعقوب عن محمد بن يحيى عن أحمد بن محمد عن ابن فضال عن ابن بكير عن زرارة قال: سألت أبا جعفر عليه السلام ان اناسا يقولون إن بطن الاذنين من الوجه وظهرهما من الرأس فقال: ليس عليهما غسل ولا مسح. قال الشيخ أيده الله تعالى: (وغسل الوجه والذراعين في الوضوء مرة). إلى قوله: (ولا يستأنف ماءا للمسح جديدا بل يستعمل فيه نداوة الوضوء). فقد بينا ما في ذلك: ثم قال: (ومن أخطأ في الوضوء فقدم غسل يديه على غسل وجهه رجع فغسل وجهه ثم اعاد غسل يديه وكذلك ان قدم غسل يده اليسرى على يده اليمنى وجب عليه الرجوع إلى غسل يده اليمنى واعاد غسل يده اليسرى وكذلك ان قدم مسح رجليه على مسح رأسه رجع فمسح رأسه ثم اعاد مسح رجليه). والذي يدل على ذلك الآية وهي قوله تعالى: وإذا قمتم إلى الصلاة فاغسلوا وجوهكم وأيديكم إلى المرافق وأمسحوا برؤوسكم وارجلكم إلى الكعبين وقد قال جماعة من النحويين ان الواو يوجب الترتيب منهم الفراء وأبو عبيد القاسم بن سلام وغيرهما وإذا كانت موجبة للترتيب فلا يجوز تقديم بعض الاعضاء على بعض، وتدل الآية من وجه آخر وهو أنه قال: إذا قمتم إلى الصلاة فاغسلوا وجوهكم وأيديكم إلى المرافق فأوجب غسل الوجه عقيب القيام إلى الصلاة بدلالة الفاء في قوله فاغسلوا ولا خلاف ان الفاء توجب التعقيب، وإذا ثبت ان البدأة في الوضوء بالوجه وهو الواجب ثبت في باقي الاعضاء لان الامة بين قائلين قائل يقول: بعدم الترتيب ويجوز أن يبدأ بالرجلين اولا ويختم بالوجه، وقائل يقول: ان البدأة في

https://www.shiabookspdf.com

https://www.shiabookspdf.com

الوضوء بالوجه وهو الواجب ويوجب فى باقى الاعضاء كذلك،

فان قال قائل على هذه الطريقة ان الفاء فى الآية فى هذا الموضع ليست للتعقيب بل هى للجزاء، والفاء التى توجب التعقيب مثل قول القائل اضرب زيدا فعمروا والفاء فى الآية تجرى فى الجزاء مجرى قول القائل إذا جاء زيد فأكرمه، والفرق بين الفائين ان الفاء إذا دخلت فى الجزاء لا يصح قطع الكلام عنها وإذا كانت للتعقيب يصح قطع الكلام ألا ترى انه يصح فى قولك اضرب زيدا فعمروا ان تقتصر على قولك اضرب زيدا ولا يصح فى قولك إذا جاء زيد فأكرمه الاقتصار على الشرط فقط.

قلنا: لا فرق بين الفائين فى اللغة لانه لا اشكال فى ان الفاء فى اللغة تقتضى التعقيب بعد أن لا يكون من نفس الكلمة ولا فرق فى اقتضائها ما ذكرناه بين أن يكون جزاء أو عطفا لان قول القائل إذا دخل زيد فاعطه درهما الفاء فيه موجبة للتعقيب وإن كان جزاء لانه حين وقع منه الدخول استحق الاعطاء، كما انه فى قول القائل اضرب زيدا فعمروا إذا وقع الضرب بزيد يجب أن يوقعه بعمرو فكيف يظن الفرق بين الفائين، ويدل على وجوب الترتيب من جهة السنة.

جناب الشیخ رحمۃ اللہ علیہ نے جناب زرارہ رحمۃ اللہ علیہ سے نقل کیا ہے، وہ بیان کرتے ہیں کہ میں نے حضرت امام ابوجعفر الباقر علیہ السلام سے عرض کیا: لوگ کہتے ہیں کہ کان کا باطن چہرے میں سے ہے اور ان کا ظاہر سر میں سے ہے۔

آپؑ نے فرمایا: ان دونوں کا نہ دھونا ہے اور نہ ہی مسح کرنا۔

مسئلۃ: جناب الشیخ المفید رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں: وضو میں چہرے اور ہاتھوں کا دھونا ایک ایک مرتبہ ہے۔ مسح کے لیے جدید پانی نہیں لیا جائے گا بلکہ وضو کی تری سے ہی مسح کیا جائے گا۔

جناب الشیخ الطوسی رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں کہ اس کے بارے میں جو روایات تھیں وہ ہم نے ذکر کر دی ہیں۔

مسئلۃ: جناب الشیخ المفید رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں: جو بندہ وضو میں غلطی کرے۔ پس وہ چہرے کے دھونے سے پہلے ہاتھوں کو دھولے تو اس پر واجب ہے واپس پلٹے اور چہرے کو دھوئے اور پھر ہاتھوں کو دھوئے۔ ایسے ہی اگر کوئی بندہ بائیں ہاتھ کو دائیں سے پہلے دھولے تو اس پر واجب ہے کہ وہ واپس پلٹے اور اولاً ہاتھ کو دھوئے اور پھر بائیں کو

https://www.shiabookspdf.com

https://www.shiabookspdf.com

دھوئے۔ ایسے ہی اگر کوئی بندہ سر کا مسح کرنے سے قبل قدموں کا مسح کرلے تو اس پر واجب ہے کہ وہ واپس پلٹے اور پہلے سر کا مسح کرے اور پھر قدموں کا مسح کرے (یعنی وضو میں ترتیب واجب ہے)۔

جناب الشیخ الطوسی رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں: اس ترتیب پر دلیل قرآن کی یہ آیت ہے جس میں اللہ تعالیٰ نے فرمایا ہے: إِذَا قُمْتُمْ إِلَى الصَّلوٰةِ فَاغْسِلُوْا وُجُوْهَكُمْ وَأَيْدِيَكُمْ إِلَى الْمَرَافِقِ وَامْسَحُوْا بِرُءُوْسِكُمْ وَأَرْجُلَكُمْ إِلَى الْكَعْبَيْنِ۔ (سورۂ مائدہ: آیت ۶)

نحویوں کی ایک جماعت قائل ہے کہ واؤ عاطفہ ترتیب کو بیان کرتی ہے اور ان لوگوں میں ایک فراء نحوی ابوعبیدہ القاسم بن سلام اور ان کے علاوہ بھی نحوی ہیں جو اس رائے کے قائل ہیں۔ اگر واؤ جب ترتیب پر دلالت کرتی ہے تو پھر بعض اعضاء کو دوسرے بعض پر مقدم کرنا جائز نہیں ہے۔ (اگرچہ جمہور نحویوں کا قول ہے کہ واؤ عاطف تشریک پر دلالت کرتی ہے نہ کہ ترتیب پر۔ مترجم)

جناب الشیخ الطوسی رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں: مذکورہ آیت ایک اور وجہ سے ترتیب پر دلالت کرتی ہے اور وہ یہ ہے کہ اللہ تعالیٰ نے فرمایا ہے: إِذَا قُمْتُمْ إِلَى الصَّلوٰةِ فَاغْسِلُوْا وُجُوْهَكُمْ وَأَيْدِيَكُمْ إِلَى الْمَرَافِقِ پس آیت نے چہرے کے دھونے کو نماز کے لیے کھڑے ہونے (ارادہ کرنے) کے بعد واجب قرار دیا ہے۔ اس تعقیب پر فاء دلالت کرتا ہے جو فَاغْسِلُوْا کے شروع میں ہے اور اس میں کوئی اختلاف نہیں کہ فاء تعقیب پر دلالت کرتا ہے۔

پس جب یہ ثابت ہوگیا کہ وضو کی ابتدا چہرے کے دھونے سے ہے اور یہ واجب ہے تو یہ ترتیب باقی اعضائے وضو میں بھی ثابت ہوجائے گی۔ کیونکہ اُمت میں سے کچھ لوگ ایسے بھی ہیں جو قائل ہیں کہ وضو میں ترتیب ضروری نہیں ہے۔ وہ وضو کو پاؤں سے بھی شروع کرنا جائز قرار دیتے ہیں اور اختتام چہرے کے دھونے پر کرتے ہیں۔ اور کہنے والے یہ بھی کہتے ہیں کہ وضو کی ابتداء چہرہ دھونے سے ہے اور یہ ہی واجب ہے۔ تو یہ ہی ترتیب بھی باقی اعضاء میں بھی واجب ہوجائے گی۔

اعتراض: اگر کہنے والا یہ کہتا ہے کہ یہ اس صورت میں جب فاء تعقیب پر دلالت کرے اور آیت میں موجود فاء تعقیب پر دلالت نہیں کرتا بلکہ یہ فاء جزاء کے لیے ہے اور وہ فاء جو تعقیب پر دلالت کرے وہ اس طرح کا ہوتا ہے جیسا کہ اضرب زیداً فعمرواً (زید کو مارو، پھر عمرو کو مارو)۔ لیکن آیت میں فاء جزاء کے لیے جو اس کی مثل ہے،

https://www.shiabookspdf.com

https://www.shiabookspdf.com

اذا جاء زید فاکرمہ (اگر زید آئے تو اس کا اکرام کرنا)۔

دونوں میں فرق: فاء جب جزاء کے لیے ہو اس سے کلام کو قطع کرنا جائز نہیں۔ آپ یوں نہیں کہہ سکتے: اذا جاء زیدٌ لیکن فاء تعقیب میں کلام کو قطع کرنا جائز ہے، لہٰذا یوں کہا جاسکتا ہے: اضرب زیدًا۔ تو اضرب زید میں اکتفا کرنا ممکن و جائز ہے لیکن اذا جاء زید میں شرط پر کلام کو قطع کرنا جائز نہیں۔

جواب: جناب الشیخ الطوسی علیہ الرحمہ فرماتے ہیں: لغت کے اعتبار سے دونوں قسم کے فاء میں کوئی فرق نہیں ہے کیونکہ اس میں کوئی اشکال نہیں ہے کہ لغت میں فاء تعقیب کا اقتضاء کرتا ہے اور اس کا یہ اقتضاء خود کلمہ میں نہیں ہے اور تعقیب پر دلالت کرنے میں دونوں میں بھی فرق نہیں ہے یعنی عاطفہ اور جزائیہ ہونے میں کوئی فرق نہیں ہے کیونکہ کہنے والے کا قول: اذا دخل زید فاعطہ درھما۔ اس مثال میں فاء تعقیب کا موجب ہے اگرچہ فاء جزاء کا ہے کیونکہ جب زید سے دخول والا فعل واقع ہوگا تو پھر وہ درہم کا حق دار ہوگا۔ یہ ایسے ہی ہے جیسے آپ نے کہا کہ اضرب زیدًا فعمروا، یعنی جب ضرب زید پر واقع ہوئی پھر واجب ہے اس کو عمرو پر واقع کیا جائے۔ تو دونوں قسم کے فاء کے درمیان کیسے فرق کا گمان کرلیا گیا ہے۔ پس فاء ترتیب پر دلالت کرتا ہے۔

اس ترتیب کے وجوب پر احادیث بھی دلالت کرتی ہیں۔

﴿حدیث نمبر 99/250﴾

ماروی عن النبی صلی اللہ علیہ وآلہ انہ طاف وخرج من المسجد فبدأ بالصفا وقال ابدؤا بما بدء اللہ بہ. وقولہ: علی لفظۃ أمر وهو يقتضي الوجوب بأن يبدأ فعلا بما بدء اللہ تعالی. فان قیل قولہ: ابدؤا بما بدء اللہ یقتضی أن یبدؤا قولا بما بدء اللہ بہ قولا، والخلاف انما وقع فی البداءۃ بالفعل.

قلنا لا یجوز حمل ذلک علی القول من وجهين، أحدهما: انه إذا قال ابدؤا بما بدء اللہ به وكان ذلک لفظ عموم يدخل تحته القول والفعل فليس لنا ان نخصص إلا بدليل، والثانی: انه عليه السلام بدء فعلا بالصفا وقال: أبدؤا بما بدء اللہ به فاقتضی ذلک ابدؤا فعلا بما بدء اللہ به قولا: فان قيل على الوجه الاول ان قوله عليه السلام ابدؤا

https://www.shiabookspdf.com

https://www.shiabookspdf.com

بما بدء الله به يمنع من حمل قوله ابدؤا على العموم ألا ترى أن القائل إذا قال: إضرب زيدا بما ضرب به عمرو، وكان عمرو انما ضرب به بعصا لم يجز أن يحمل قوله إضرب زيدا على العموم في كل ما يضرب به بل يجب قصره على ما ضرب. قلنا بين الامرين فرق لانه لا يمكن أن يضرب به على وجوه مختلفه بغير العصا ويكون ضاربا بما ضرب به عمرو فلهذا اختص الكلام بما ضرب به عمرو بعينه، وليس هكذا الخبر لانه يمكن أن يبدؤا قولا وفعلا بما بدء الله تعالى به قولا ونحن إذا بدأنا به فعلا نكون مبتدئين بما بدء الله تعالى به على الحقيقة فبان الفرق بين الامرين، ويدل على وجوب الترتيب ايضا.

وہ روایت جو رسولِ خدا ﷺ سے مروی ہے کہ آپؐ نے طواف کیا اور مسجد سے خارج ہوئے پھر آپؐ نے صفا سے شروع کیا اور فرمایا: اس سے شروع کرو جس سے اللہ نے شروع کیا ہے۔ (یہ روایت بیان کرتی ہے کہ ترتیب ہے۔ اس کو قاہ نے بیان کیا ہے)۔ اور ان کا قول کہ فعل امر وجوب کا اقتضاء کرتا ہے کہ واجب ہے فعل کو اس سے شروع کیا جائے جس سے اللہ تعالیٰ نے شروع کیا ہے۔

اعتراض: اگر کہا جائے کہ آپؐ نے فرمایا: اس سے شروع کرو جس سے اللہ نے شروع کیا ہے تو یہ تقاضا کرتا ہے اس قول سے شروع کیا جائے جس سے اللہ نے شروع کیا ہے۔ اس میں اختلاف نہیں۔ اختلاف فعل کہ فعل کے شروع کرنے میں اختلاف واقع ہوا ہے۔

جواب: جناب الشیخ الطوسی رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں: اس فرمان کو قول پر حمل کرنا دو وجہوں سے جائز و ممکن نہیں۔

اوّلاً: جب آپ نے فرمایا کہ ابدؤا بما بدء الله به (اس سے شروع کرو جس سے اللہ نے شروع کیا ہے)۔ یہ لفظ عام ہے اور اس عموم میں قول اور فعل داخل ہیں تو ہمیں حق حاصل نہیں کہ ہم عام کو ایک فرد کے ساتھ خاص کریں۔ جب کوئی دلیل نہ ہو اور وہ نہیں ہے۔

ثانیاً: آپؐ نے صفا سے اپنا فعل شروع کیا تھا اور پھر فرمایا: ابدؤا بما بدء الله به، یہ قرینہ ہے کہ اس کا اقتضاء ہے کہ فعل کو اس سے شروع کرو جس سے اللہ نے قول کو شروع کیا ہے۔

اعتراض: وجہ اوّل پر اگر اعتراض کیا جائے۔ آپؐ نے فرمایا: ابدؤا بما بدء الله به تو اس حدیث میں آپ کے لفظ ابدؤا کو عموم پر حمل کرنا منع ہے، اس کو عام مراد نہیں لیا جاسکتا جیسا کہ اگر کہا جائے اضرب زیداً بما

https://www.shiabookspdf.com

https://www.shiabookspdf.com

ضربه به عمرو ا۔عمرو کو عصا کے ساتھ مارا گیا ہے تو زید کو بھی عصا سے مارا جائے گا جائز نہیں کہ آپ اضرب زیدا میں امر کو عموم پر حمل کریں کہ جس سے بھی مارا جائے بلکہ واجب ہے کہ زید کی مار کو بھی اسی پر منحصر کیا جائے جس سے عمرو کو مارا گیا ہے۔

جواب: دونوں امروں میں فرق ہے کیونکہ عصا کے بغیر زید کو مختلف وجوہ سے مارنا ممکن نہیں تھا اور اس کا مارنا اس چیز سے ہوگا جس سے عمرو کو مارا گیا تھا۔ پس یہ کلام اس چیز سے خاص ہو جائے گا جس سے عمرو کو مارا گیا تھا۔ لیکن اس حدیث میں ایسا نہیں ہے کیونکہ اس میں فعل اور قول دونوں سے ابتداء ممکن ہے کہ جس سے اللہ نے ابتداء کی قول کے اعتبار سے۔ اور جب ہم نے فعل سے ابتداء کی تو ہم اس چیز سے ابتداء کرنے والے ہو گئے جس سے اللہ نے ابتداء کی اور یہ حقیقت ہے۔ پس دونوں امروں میں فرق ہے اور ترتیب کے وجوب پر ذیل کی روایات دلالت کرتی ہیں۔

حدیث نمبر 100/251

ما أخبرني به الشيخ أيده الله تعالى عن أبي القاسم جعفر ابن محمد عن محمد بن يعقوب عن علي بن ابراهيم عن أبيه و محمد بن اسماعيل عن الفضل بن شاذان جميعا عن حماد بن عيسى عن حريز عن زرارة قال قال: أبو جعفر عليه السلام: تابع بين الوضوء كما قال الله عزوجل، ابدء بالوجه ثم باليدين ثم امسح بالرأس والرجلين ولا تقدمن شيئاً بين يدي شي تخالف ما أمرت به فان غسلت الذراع قبل الوجه فابدء بالوجه واعد على الذراع فان مسحت الرجل قبل الرأس فامسح على الرأس قبل الرجل ثم اعد على الرجل ابدء بما بدء الله عزوجل به.

جناب الشیخ رحمہ اللہ نے جناب زرارہ سے نقل کیا ہے اور انھوں نے بیان کیا ہے کہ جناب امام ابوجعفر الباقر علیہ السلام نے فرمایا: وضو میں جیسا اللہ تعالیٰ نے فرمایا اس کی اتباع کرو۔ چہرے سے ابتداء کرو، پھر ہاتھوں کو، پھر سر کا مسح اور پھر پاؤں کا مسح کرو۔ ان میں سے کسی کو دوسرے پر مقدم نہ کرو۔ اگر ایسا کرو گے، پس اگر تو نے بازو کو چہرے سے پہلے دھو لیا پھر چہرے سے شروع کرو اور پھر ہاتھوں کو دھوؤ۔ اور اگر تو نے قدموں کا مسح پہلے کر لیا ہے تو واپس پلٹ جاؤ اور سر کا مسح کرو اور اگر تو نے قدموں کا مسح پہلے کر لیا ہے تو واپس پلٹ جاؤ اور سر کا مسح کرو اور پھر دوبارہ پاؤں کا

https://www.shiabookspdf.com

https://www.shiabookspdf.com

مسح کرو۔ اس سے شروع کرو جس سے اللہ نے شروع کیا ہے۔

حدیث نمبر 101/252

واخبرني الشيخ أيده الله تعالى عن أحمد بن محمد عن أبيه عن الحسين بن الحسن بن أبان عن الحسين بن سعيد عن محمد بن أبي عمير عن ابن اذينة عن زرارة قال: سئل أحدهما عليه السلام عن رجل بدء بيده قبل وجهه وبرجليه قبل يديه قال يبدء بما بدء الله به وليعد ما كان.

جناب الشیخ علیہ الرحمہ نے جناب ابن اذینہ سے نقل کیا ہے اور انھوں نے جناب زرارہ سے نقل کیا ہے، وہ بیان کرتے ہیں کہ امام محمد باقر علیہ السلام یا امام جعفر صادق علیہ السلام سے ایک بندے کے بارے میں سوال کیا گیا جس نے وضو میں چہرے سے قبل بازو سے شروع کر دیا اور یا سر سے قبل پاؤں کا مسح کر لیا۔

آپؑ نے فرمایا: اس سے شروع کیا جائے جس سے اللہ نے شروع کیا ہے، لہٰذا وہ دوبارہ وضو کرے۔

https://www.shiabookspdf.com

حدیث نمبر 102/253

وبهذا الاسناد عن الحسين بن سعيد عن صفوان عن منصور بن حازم عن أبي عبد الله عليه السلام في الرجل يتوضأ فيبدء بالشمال قبل اليمين قال: يغسل اليمين ويعيد اليسار.

جناب الشیخ علیہ الرحمہ نے اسی سند کے ساتھ جناب منصور بن حازم سے نقل کیا ہے، وہ بیان کرتے ہیں کہ حضرت امام ابوعبداللہ علیہ السلام سے ایک بندے کے بارے میں عرض کیا گیا کہ جو وضو کر رہا ہے اور اس نے دائیں سے قبل بائیں سے شروع کر لیا ہے۔ پہلے دائیں کو دھوئے اور پھر بائیں کو دوبارہ دھوئے۔

حدیث نمبر 103/254

وأخبرني الشيخ أيده الله تعالى عن احمد بن محمد عن أبيه عن سعد بن عبد الله عن احمد بن محمد عن الحسين بن سعيد عن صفوان عن منصور ابن حازم قال: سألت أبا عبد الله عليه السلام عمن نسي ان يمسح رأسه حتى قام في الصلاة قال: ينصرف

https://www.shiabookspdf.com

https://www.shiabookspdf.com

ویمسح رأسه ورجلیه. ثم قال أیده الله تعالی: (فان ترك ذلك حتی یجف ما وضأه من جوارحه اعاد الوضوء مستأنفا لیکون وضوؤه متتابعا غیر متفرق). فالذی یدل علی ذلك.

جناب الشیخ رحمہ اللہ نے جناب منصور بن حازم سے نقل کیا ہے، وہ بیان کرتے ہیں کہ میں نے حضرت امام ابوعبداللہ علیہ السلام سے سوال کیا اس بندے کے بارے میں جو سر کا مسح کرنا بھول گیا اور وہ نماز میں کھڑا ہو گیا ہے۔

آپؑ نے فرمایا: وہ نماز کو چھوڑ دے اور پھر اوّلاً سر کا مسح کرے اور پھر پاؤں کا۔

مسئلۃ: جناب الشیخ المفید رحمہ اللہ فرماتے ہیں: اگر بندہ وضو کو چھوڑ دے یہاں تک کہ جو اعضاء اس نے دھوئے ہیں خشک ہو جائیں تو وہ نئے سرے سے وضو کو شروع کرے گا تاکہ اس کا وضو بغیر فاصلہ کے پے در پے ہو جائے۔ اور اس پر ذیل کی دو روایات دلالت کرتی ہیں۔

https://www.shiabookspdf.com

حدیث نمبر 104/255

ما أخبرنی به الشیخ ایده الله تعالی عن أبی القاسم جعفر بن محمد عن محمد بن یعقوب عن عدة من اصحابنا عن أحمد بن محمد وأبی داود جمیعا عن الحسین بن سعید عن فضالة بن أیوب عن الحسین بن عثمان عن سماعة عن أبی بصیر عن أبی عبد الله علیه السلام انه قال: إذا توضأت بعض وضوئك فعرضت لك حاجة حتی یبس وضوؤك فأعد وضوءك فان الوضوء لا یبعض.

جناب الشیخ رحمہ اللہ نے جناب ابوبصیر رحمہ اللہ سے نقل کیا ہے اور وہ بیان کرتے ہیں کہ حضرت امام ابوعبداللہ علیہ السلام نے فرمایا: جب تو بعض حصوں کا وضو کر چکا ہو اور تجھے کوئی حاجت پیش آجائے یہاں تک کہ دھوئے ہوئے اعضاء خشک ہو جائیں تو وضو کو دوبارہ کرو کیونکہ وضو تبعیض کو قبول نہیں کرتا۔

حدیث نمبر 105/256

علی بن ابراهیم عن أبیه عن صالح بن السندی عن جعفر ابن بشیر عن محمد بن أبی حمزة عن معاویة بن عمار قال قلت لابی عبد الله علیه السلام: ربما توضأت ونفد الماء

https://www.shiabookspdf.com

https://www.shiabookspdf.com

فدعوت الجارية فابطأت على بالماء فيجف وضوئى فقال: اعد. فان سأل سائل عن الخبر الذى رواه.

جناب علی بن ابراہیم نے جناب معاویہ بن عمار سے نقل کیا ہے، وہ بیان کرتے ہیں کہ میں نے حضرت امام ابوعبداللہ علیہ السلام سے عرض کیا: بعض اوقات میں وضو کر رہا ہوتا ہوں اور پانی ختم ہو جاتا ہے۔ پھر میں کنیز کو پانی کے لیے آواز دیتا ہوں اور وہ آنے میں دیر کر دیتی ہے تو میرے دھلے ہوئے اعضاء خشک ہو جاتے ہیں تو میرے لیے کیا حکم ہے؟

آپؑ نے فرمایا: وضو دوبارہ کرو۔

حدیث نمبر 106/257

سعد بن عبد الله عن أحمد بن محمد عن موسى بن القاسم وأبى قتادة عن على بن جعفر عن أخيه موسى بن جعفر عليه السلام قال: سألته عن رجل توضأ ونسى غسل يساره فقال: يغسل يساره وحدها ولا يعيد وضوء شئ غيرها.

https://www.shiabookspdf.com

فقال هذا الخبر يدل على خلاف ما ذكرتموه فى وجوب الترتيب لانه لو كان واجبا لما اجاز اعادة غسل اليسار وحدها لانها حينئذ تكون آخر الاعضاء فى الطهارة. قلنا معنى هذا الخبر انه لا يعيد وضوء شئ غيرها مما تقدمها دون ما تأخر عنها مثل غسل الوجه واليد اليمنى. فاما ما تأخر عنها فانه يجب إعادة مسحها. والذى يدل على ذلك.

جناب الشیخ علیہ الرحمہ فرماتے ہیں کہ اگر سوال کرنے والا اس روایت کے بارے میں سوال کرے جس کو جناب سعد بن عبداللہ نے علی بن جعفر سے نقل کیا ہے، وہ بیان کرتے ہیں کہ میں نے اپنے بھائی امام ابوالحسن الموسیٰ الکاظم علیہ السلام سے ایک بندے کے بارے میں سوال کیا کہ جو وضو کر رہا تھا اور وہ اپنا بایاں بازو دھونا بھول گیا ہے۔

آپؑ نے فرمایا: وہ اکیلے بایاں بازو دھوئے۔ اس پر وضو دوبارہ کرنا یا کسی اور اعضائے وضو میں کسی کا اعادہ نہ کرے۔

پس یہ کہنے والا کہتا ہے کہ یہ جو تم نے دعویٰ کیا ہے کہ وضو میں ترتیب واجب ہے یہ روایت اس کے خلاف دلالت کرتی ہے کیونکہ اگر ترتیب واجب ہوتی تو امامؑ اس کو فقط بایاں ہاتھ دھونے کی اجازت دیتے کیونکہ یہ بایاں ہاتھ اعضائے طہارت میں سے آخری عضو ہے۔ آپؑ نے صرف اس اکیلے کے دھونے کا حکم دیا ہے۔

https://www.shiabookspdf.com

https://www.shiabookspdf.com

جواب: جناب الشیخ الطوسی رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں کہ ہم اس کا جواب دیں گے۔ اس روایت کا معنی ہے کہ اس کے علاوہ کسی اور چیز کا اعادہ نہ کرے، مراد وہ چیز ہے جو اس سے مقدم ہے کیونکہ یہ آخری عضو ہے جس کو دھویا جانا تھا اور وہ دھل گیا اس سے قبل چہرہ اور بایاں ہاتھ ہے۔ وہ تو دھلے ہوئے تھے۔ اس کو دوبارہ نہ دھویا جائے لیکن اس کے بعد کے افعال کہ سر کا مسح کرنا یا پاؤں کا مسح کرنا اس کا اعادہ واجب ہے۔ اس پر ذیل کی روایات دلالت کرتی ہیں۔

حدیث نمبر 107/258

ما أخبرني به الشيخ أيده الله تعالى عن أبي القاسم جعفر بن محمد عن محمد بن يعقوب عن عدة من اصحابنا عن احمد بن محمد وأبي داود جميعا عن الحسين بن سعيد عن فضالة بن أيوب عن الحسين بن عثمان عن سماعة عن أبي بصير عن أبي عبد الله عليه السلام قال: ان نسيت فغسلت ذراعيك قبل وجهك فأعد غسل وجهك ثم اغسل ذراعيك بعد الوجه فان بدأت بذراعك الأيسر قبل الايمن فأعد على الايمن ثم اغسل اليسار، وإن نسيت مسح رأسك حتى تغسل رجليك فامسح رأسك ثم اغسل رجليك.

https://www.shiabookspdf.com

جناب الشیخ رحمۃ اللہ علیہ نے جناب ابوبصیر رحمۃ اللہ علیہ سے نقل کیا ہے اور انھوں نے جناب امام ابوعبداللہ علیہ السلام سے نقل کیا اور وہ بیان کرتے ہیں کہ امام علیہ السلام نے فرمایا: اگر تو وضو کرتے ہوئے بھول جائے اور چہرے سے قبل بازو کو دھولے تو چہرے کو دھوؤ اور پھر دوبارہ بازؤ کو دھونا ضروری نہیں ہے اور اگر تو بایاں بازو دائیں سے قبل دھولے تو واپس پلٹ اور پہلے دائیں بازو کو دھوؤ اور پھر بائیں کو دھوؤ۔ پھر اگر سر کا مسح کرنا بھول جائے اور قدموں کا مسح کرے تو دوبارہ سر کا مسح کرو اور پھر قدموں کا مسح کرو۔

حدیث نمبر 108/259

علي بن ابراهيم عن أبيه عن ابن أبي عمير عن حماد عن الحلبي عن أبي عبد الله عليه السلام قال: إذا نسي الرجل أن يغسل يمينه فغسل شماله ومسح رأسه ورجليه فذكر بعد ذلك غسل يمينه وشماله فمسح رأسه ورجليه، وان كان انما نسي شماله فليغسل الشمال ولا يعيد على ما كان توضأ، قال: واتبع وضوءك بعضه بعضا.

https://www.shiabookspdf.com

https://www.shiabookspdf.com

جناب الشیخ رحمۃ اللہ علیہ نے جناب علی بن ابراہیم سے اور انھوں نے اپنے والد سے اور انھوں نے جناب ابن ابی عمیر سے اور انھوں نے حماد سے اور انھوں نے جناب الحلبی سے نقل کیا ہے، وہ بیان کرتے ہیں کہ حضرت امام ابوعبداللہ علیہ السلام نے فرمایا: اگر بندہ بھول کر وضو میں دائیں ہاتھ کو دھونے کے بجائے بائیں ہاتھ کو دھولے اور سر کا اور دونوں پاؤں کا مسح کرلے پھر اسے یاد آئے تو اس کو دوبارہ سے دایاں ہاتھ اور پھر بایاں ہاتھ دھونا چاہیے اور پھر سر اور دونوں پاؤں کا مسح کرے۔ اور اگر وہ صرف بایاں ہاتھ دھونا بھول گیا ہے تو اس کو صرف بایاں ہاتھ دھونا ہوگا۔ دوسرے کسی عضو کے دھونے کی ضرورت نہیں ہے۔ پھر فرمایا: وضو میں ایک دوسرے اعضاء میں ترتیب کی اتباع کرے۔

حدیث نمبر 109/260

الحسين بن سعيد عن القاسم بن عروة عن ابن بكير عن زرارة عن أبي عبد الله عليه السلام في الرجل ينسى مسح رأسه حتى يدخل في الصلاة قال: ان كان في لحيته بلل بقدر ما يمسح رأسه ورجليه فليفعل ذلك وليصل قال: وان نسي شيئاً من الوضوء المفروض فعليه أن يبدء بما نسي ويعيد ما بقي لتمام الوضوء.

قال الشيخ أيده الله تعالى: (ومن كان جالسا على حال الوضوء ولم يفرغ منه فعرض له ظن انه قد احدث ما ينقض وضوءه أو توهم انه قدم مؤخرا منه أو أخر مقدما منه وجب عليه اعادة الوضوء من أوله ليقوم من مجلسه وقد فرغ من وضوئه على يقين لسلامته من الفساد، فان عرض له شك فيه بعد فراغه منه وقيامه من مكانه لم يلتفت إلى ذلك وقضى باليقين عليه، فان تيقن انه قد انتقض بحادث يفسد الطهارة أو بتقديم مؤخر أو تأخير مقدم اعاد الوضوء من اوله). يدل على ذلك.

جناب الشیخ رحمۃ اللہ علیہ نے جناب زرارہ رحمۃ اللہ علیہ سے نقل کیا ہے اور انھوں نے جناب ابوعبداللہ علیہ السلام سے نقل کیا ہے کہ آپؑ سے ایک بندے کے بارے میں سوال ہوا کہ جو وضو میں سر کا مسح کرنا بھول گیا اور وہ نماز میں داخل ہوگیا۔ پھر اسے یاد آیا تو اس کے لیے کیا حکم ہے؟

آپؑ نے فرمایا: اگر اس کی داڑھی میں اس قدر تری موجود ہے کہ جس سے مسح ہوسکتا ہے تو اس تری سے سر اور قدموں کا مسح کرے اور پھر نماز کو پڑھے۔ اور اگر وہ ان اعضاء میں سے کسی عضو کو دھونا بھول گیا ہے جن کا دھ

https://www.shiabookspdf.com

https://www.shiabookspdf.com

واجب ہے تو اس کو چاہیے جس عضو کو بھولا ہے اسی سے دوبارہ شروع کرے اور پھر بعد والے افعال کو انجام دے کر وضو کو پورا کرے۔

دورانِ وضو میں شک لاحق ہو جائے

مسئلۃ: جناب الشیخ المفید رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں: جو بندہ وضو کی حالت میں بیٹھا ہوا ہو اور ابھی وضو سے فارغ نہ ہوا ہو اور اس کو گمان ہو جائے کہ اس سے کوئی ایسا حدث صادر ہوا ہے جو وضو کو باطل کر دیتا ہے، یا اس کو وہم ہوتا ہے کہ کوئی حدث صادر ہوا ہے پہلے یا بعد میں تو اس پر واجب ہے کہ وضو کو دوبارہ شروع کرے، تا کہ جب وہ مقامِ وضو سے اُٹھے اور وضو سے فارغ ہو تو اس یقین پر ہو کہ اس کا وضو فاسد و باطل ہونے سے سالم ہے۔

اور اگر وضو سے فارغ ہونے اور اپنی جگہ سے اُٹھنے کے بعد اسے شک لاحق ہو تو اپنے یقین پر باقی رہے اور شک کی پرواہ نہ کرے۔ اگر اس کو یقین ہو جائے کہ اس سے ایک حدث صادر ہوا ہے جو وضو کو باطل کرتا ہے، خواہ مقدم ہو یا مؤخر تو وہ دوبارہ وضو کرے۔

https://www.shiabookspdf.com

جناب الشیخ رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں: اس پر دلیل یہ روایات ہیں۔

حدیث نمبر 110/261

ما أخبرني به الشيخ أيده الله عن أحمد بن محمد عن أبيه عن أحمد بن ادريس وسعد بن عبد الله عن احمد بن محمد عن الحسين بن سعيد عن حماد، ومحمد بن يعقوب عن علي بن ابراهيم عن أبيه ومحمد بن اسماعيل عن الفضل بن شاذان جميعا عن حماد عن حريز عن زرارة عن أبي جعفر عليه السلام قال: إذا كنت قاعدا على وضوئك فلم تدر اغسلت ذراعيك أم لا فأعد عليهما وعلى جميع ما شككت فيه انك لم تغسله أو تمسحه مما سمى الله ما دمت في حال الوضوء، فإذا قمت عن الوضوء وفرغت منه وقد صرت في حال أخرى في الصلاة أو في غيرها فشككت في بعض ما قد سمى الله مما اوجب الله عليك فيه وضوءه لا شئ عليك فيه، فان شككت في مسح رأسك فاصبت في لحيتك بللا فامسح بها عليه وعلى ظهر قدميك، فان لم تصب بللا فلا تنقض الوضوء بالشك

https://www.shiabookspdf.com

https://www.shiabookspdf.com

وامض فی صلاتك، وان تیقنت انك لم تتم وضوءك فأعد علی ما ترکت یقیناً حتی تأتی علی الوضوء. قال حماد قال حریز قال زرارة قلت: له رجل ترك بعض ذراعه أو بعض جسده من غسل الجنابة فقال: إذا شك وکانت به بلة وهو فی صلاته مسح بها علیه وان کان استیقن رجع فأعاد علیهما ما لم یصب بلة. فان دخله الشك وقد دخل فی صلاته فلیمض فی صلاته ولا شیء علیه وان استیقن رجع فأعاد علیه الماء، وان رآه وبه بلة مسح علیه وأعاد الصلاة بأستیقان، وان کان شاکا فلیس علیه فی شکه شیء فلیمض فی صلاته.

جناب الشیخ رحمۃ اللہ علیہ نے جناب زرارہ رحمۃ اللہ علیہ سے نقل کیا ہے، وہ بیان کرتے ہیں کہ حضرت امام ابوجعفر الباقر علیہ السلام نے فرمایا: جب تم وضو کی جگہ بیٹھے ہوئے وضو کر رہے ہو اور تم نہیں جانتے کہ تم نے اپنے بازوؤں کو دھویا ہے یا نہیں، تو ان دونوں کو نئے سرے سے دھوؤ، اور ہر عضو کہ جس میں تم شک کرو کہ میں نے اس کو دھویا ہے یا نہیں یا مسح کیا ہے یا نہیں کہ جس کے دھونے یا مسح کرنے کا اللہ تعالیٰ نے حکم دیا ہے۔ تو جب تک حالتِ وضو میں ہو تو اس کا اعادہ کرو۔

اور اگر تم مقامِ وضو سے کھڑے ہو جاؤ اور وضو سے فارغ ہو جاؤ اور کسی دوسری حالت میں منتقل ہو جاؤ، خواہ نماز یا کوئی دوسری چیز اور پھر تم شک کرو کہ جس کو خدا نے دھونے یا مسح کرنے کا حکم دیا ہے۔ میں نے اس کو انجام دیا ہے یا نہیں۔ تو تیرا وضو باقی ہے۔ تم پر کچھ بھی واجب نہیں۔

اور اگر تم شک کرو کہ میں نے سر کا مسح کیا ہے یا نہیں تو اپنی داڑھی کی تری اگر باقی ہے تو اس سے سر اور قدموں پر مسح کرو اور اگر داڑھی پر تری باقی نہیں ہے تو پھر اپنے یقین (وضو پر یقین) کو شک کے ذریعے مت توڑو اور نماز کو جاری رکھو۔

اور اگر تمہیں یقین ہو جائے کہ تم نے وضو پورا نہیں کیا تو جس کا تم کو چھوڑنے کا یقین ہے اس کو دوبارہ انجام دو اور وہاں سے وضو کو پورا کرو۔

جناب زرارہ رحمۃ اللہ علیہ نے کہا: میں نے حضرت امام ابوجعفر الباقر علیہ السلام کی خدمت میں عرض کیا: ایک بندہ اپنا ایک بازو دھونا بھول گیا ہو یا غسلِ جنابت کرنے والا جسم کا بعض حصّہ دھونا بھول گیا ہو تو اس کے لیے کیا حکم ہے؟

آپ نے فرمایا: اگر وہ شک کرتا ہے اور اس وقت اس کے بعض حصّے پر تری موجود ہے اور وہ بندہ نماز کی حالت

https://www.shiabookspdf.com

https://www.shiabookspdf.com

میں ہے تو وہ اسی تری سے اس مورد مشکوک کو تر کرے اور اگر اسے یقین ہے کہ اس نے ترک کیا ہے تو وہ نماز کو چھوڑ دے اور دوبارہ ان کو دھوئے۔ اور اگر وہ نماز میں داخل ہو چکا ہے اور پھر اسے شک لاحق ہوتا ہے تو وہ اپنی نماز کو جاری رکھے، اس پر کوئی حکم نہیں ہے۔

اور اگر اسے یقین ہو تو وہ واپس پلٹے گا اور دوبارہ ان پر پانی کو جاری کرے اور اگر وہ دیکھتا ہے کہ ابھی تری باقی ہے تو اسی تری سے اس مشکوک عضو کو مسح کرے اور نماز کو دوبارہ یقین کے ساتھ شروع کرے۔ اور اگر وہ شک کرنے والا ہے تو اس کے شک میں کوئی چیز اس پر نہیں ہے۔ پس اس کو چاہیے کہ وہ اپنی نماز کو جاری کرے۔

حدیث نمبر 111/262

وأخبرني الشيخ أيده الله عن احمد بن محمد عن أبيه عن سعد بن عبد الله عن أحمد بن محمد بن عيسى عن أحمد بن محمد بن أبي نصر عن عبد الكريم بن عمرو عن عبد الله بن أبي يعفور عن أبي عبد الله عليه السلام قال: إذا شككت في شيء من الوضوء وقد دخلت في غيره فليس شكك بشيء إنما الشك إذا كنت في شيء لم تجزه.

https://www.shiabookspdf.com

جناب الشیخ رحمہ اللہ نے جناب عبداللہ بن ابی یعفور سے نقل کیا ہے، وہ بیان کرتے ہیں کہ حضرت امام ابوعبداللہ علیہ السلام نے فرمایا: جب تو وضو کی کسی چیز کے بارے میں شک کرے اور تو کسی دوسرے کام میں داخل ہو گیا ہے تو تیرے شک کی کوئی حیثیت نہیں ہے۔ شک فقط اس وقت معتبر ہے جب تو کسی چیز میں شک کرے اور اس سے تجاوز نہ کر چکا ہو۔

حدیث نمبر 112/263

علي بن ابراهيم عن ابن أبي عمير عن حماد عن الحلبي عن أبي عبد الله عليه السلام قال: ان ذكرت وأنت في صلاتك انك قد تركت شيئاً من وضوئك المفروض عليك فانصرف فاتم الذي نسيته من وضوئك واعد صلاتك ويكفيك من مسح رأسك ان تأخذ من لحيتك بللها إذا نسيت ان تمسح رأسك فتمسح به مقدم رأسك.

جناب الشیخ رحمہ اللہ نے جناب الحلبی سے اور اس نے امام ابوعبداللہ علیہ السلام سے نقل کیا ہے کہ آپؑ نے فرمایا: جب تو نماز میں ہے اور تجھے یاد آئے کہ تُو نے وضو کے کسی واجب فعل کو ترک کر دیا ہے تو تیرے اُوپر واجب ہے کہ نماز کو

https://www.shiabookspdf.com

https://www.shiabookspdf.com

چھوڑ دے اور جو بھول گیا ہے اس کو انجام دو اور دوبارہ نماز پڑھو اور تیرے سر کے مسح کے لیے یہ کافی ہے کہ تو داڑھی سے تری حاصل کرے۔ اگر تو سر کا مسح بھول گیا ہے تو سر کے سامنے والے حصے کا مسح کرو۔

حدیث نمبر 113/264

محمد بن علي بن محبوب عن يعقوب بن يزيد عن ابن أبي عمير عن محمد بن مسلم قال قلت: لابي عبد الله عليه السلام رجل شك في الوضوء بعد ما فرغ من الصلاة قال: يمضي على صلاته ولا يعيد.

جناب الشیخ علیہ الرحمہ نے جناب محمد بن مسلم سے نقل کیا ہے، وہ بیان کرتے ہیں کہ میں نے جناب امام ابوعبداللہ علیہ السلام کی خدمت میں عرض کیا کہ اگر بندہ نماز سے فارغ ہونے کے بعد وضو میں شک کرے تو اس کے بارے میں کیا حکم ہے؟

آپؑ نے فرمایا: وہ نماز کو مجزی قرار دے۔ اس پر کسی چیز کا اعادہ نہیں ہے (یعنی نہ وضو کا اعادہ کرے اور نہ نماز کا)۔

https://www.shiabookspdf.com

حدیث نمبر 114/265

الحسين بن سعيد عن فضالة عن أبان بن عثمان عن بكير بن أعين قال قلت له: الرجل يشك بعد ما يتوضأ قال: هو حين يتوضأ أذكر منه حين يشك.

جناب الشیخ علیہ الرحمہ نے جناب بکیر بن اعین سے نقل کیا ہے اور وہ بیان کرتے ہیں کہ میں نے آپؑ سے عرض کیا: ایک بندہ وضو کرنے کے بعد شک کرے تو اس کے لیے کیا حکم ہے؟

آپؑ نے فرمایا: جب وہ وضو کر رہا تھا تو اس وقت اس شک والی حالت سے زیادہ تھا (یعنی وہ اس حالت پر اعتماد کرے اور شک کی پروا نہ کرے)۔

حدیث نمبر 115/266

عنه عن عثمان عن سماعة عن أبي عبد الله عليه السلام قال: من نسي مسح رأسه أو قدميه أو شيئاً من الوضوء الذي ذكره الله في القرآن كان عليه اعادة الوضوء والصلاة.

https://www.shiabookspdf.com

https://www.shiabookspdf.com

جناب الشیخ رحمۃ اللہ علیہ نے جناب سماعہ سے نقل کیا ہے اور انھوں نے جناب امام ابوعبداللہ علیہ السلام سے نقل کیا ہے کہ آپؑ فرمایا: جو بندہ وضو میں سر یا پاؤں کا مسح کرنا بھول جائے یا اس چیز کو بھول جائے جس کا خدا نے قرآن میں ذکر کیا تو اس پر لازم ہے کہ وضو اور نماز کا اعادہ کرے۔

حدیث نمبر 116/267

عنه عن ابن أبي عمير عن أبي أيوب عن محمد بن مسلم قال قلت: لابي عبد الله عليه السلام رجل يشك في الوضوء بعد ما فرغ من الصلاة قال: يمضي على صلاته ولا يعيد.

قال الشيخ أيده الله تعالى: (فان تيقن انه قد احدث وتيقن أنه قد تطهر ولم يعلم أيهما سبق صاحبه وجب عليه الوضوء ليزول الشك عنه ويدخل في صلاته على يقين من الطهارة). يدل على ذلك انه مأخوذ على الانسان ان لا يدخل في الصلاة الا بطهارة، فينبغي أن يكون مستقينا بحصول الطهارة له ليسوغ له الدخول بها في الصلاة، ومن لا يعلم ان طهارته سابقة للحدث فليس على يقين من طهارته ووجب عليه استينافها حسب ما بيناه.

قال أيده الله تعالى: (ومن كان على يقين من الطهارة وشك في انتقاضها فليعمل على يقينه ولا يلتفت إلى الشك وليس عليه طهارة الا أن تيقن الحدث). يدل على ذلك.

جناب الشیخ رحمۃ اللہ علیہ نے جناب محمد بن مسلم سے نقل کیا ہے، وہ بیان کرتے ہیں کہ میں نے امام ابوعبداللہ علیہ السلام کی خدمت اقدس میں عرض کیا: اگر کوئی بندہ نماز سے فارغ ہونے کے بعد وضو میں شک کرے تو اس کے لیے کیا حکم ہے؟

آپؑ نے فرمایا: وہ نماز کو مجزی قرار دے اور اعادہ نہ کرے۔

مسئلۃ: جناب الشیخ المفید رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں: جب بندے کو یقین ہو کہ ایک حدث صادر ہوا ہے اور یہ بھی یقین ہو کہ اس نے ایک طہارت (وضو) بھی کی ہے اور یہ نہیں جانتا کہ ان دونوں میں سے پہلے کون سی ہے؟ تو اس پر واجب ہے کہ وضو کرے تا کہ اس سے شک زائل ہو جائے اور وہ نماز میں یقینی طہارت کے ساتھ داخل ہو۔

جناب الشیخ رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں کہ اس پر دلیل یہ ہے کہ جس کو روایات سے اخذ کیا ہے کہ انسان کے لیے ضروری ہے کہ وہ نماز میں داخل نہ ہو مگر طہارت کے ساتھ تو سزاوار ہے کہ اس کو طہارت کے حصول کا یقین ہوتا کہ اس کے

https://www.shiabookspdf.com

https://www.shiabookspdf.com

لیے نماز میں داخلہ طہارت کے ساتھ ہو۔ جو بندہ نہیں جانتا کہ اس کی طہارت حدث سے پہلے ہے تو اس کو اپنی طہارت کا یقین نہیں ہے حالانکہ اس پر واجب ہے کہ طہارت کے یقین کے ساتھ نماز میں داخل ہو جیسا کہ بیان کیا جا چکا ہے۔

مسئلۃ: جناب الشیخ المفید رحمہ اللہ فرماتے ہیں: جس بندے کو یقین ہے وہ طہارت پر تھا اور اس کو اس کے ٹوٹنے کے بارے میں شک ہے تو اس کو چاہیے کہ وہ اپنے یقین پر عمل کرے اور شک کی پرواہ نہ کرے اور اس پر دوبارہ طہارت کرنا ضروری نہیں جب تک کہ اس کو حدث کا یقین نہ ہو۔ اس پر یہ دلیل ہے۔

﴿حدیث نمبر 117/268﴾

ما أخبرني به الشيخ أيده الله تعالى عن أبي القاسم جعفر ابن محمد عن محمد بن يعقوب عن عدة من أصحابنا عن أحمد بن محمد عن العباس بن عامر القصباني عن عبد الله بن بكير عن أبيه قال قال لي أبو عبد الله عليه السلام: إذا استيقنت انك قد توضأت فإياك أن تحدث وضوءا أبدا حتى تستيقن انك قد أحدثت.

ثم قال ايده الله تعالى: (وكذلك ان كان على يقين من الحدث وشك في الطهارة فالواجب عليه استيناف الطهارة ليحصل له اليقين بها ولا تجزيه صلاة مع شك في الطهارة لها فينبغي ان يعرف هذا الباب ليكون العمل عليه).

قد بينا انه ماخوذ على الانسان ان لا يدخل في الصلاة الا وهو على طهر فإذا تيقن انه كان قد احدث فينبغي أن لا ينصرف عن هذا اليقين من حصول الطهارة له.

جناب الشیخ رحمہ اللہ نے جناب عبداللہ بن بکیر سے نقل کیا ہے اور انھوں نے اپنے والد سے نقل کیا ہے، وہ بیان کرتے ہیں کہ مجھے جناب ابوعبداللہ علیہ السلام نے فرمایا: جب تجھے یقین ہو کہ تُو نے وضو کیا ہے تو اس سے بچو کہ تم اس وضو کو باطل قرار دو۔ جب تک تمھیں یقین حاصل نہ ہو جائے کہ تجھ سے کوئی حدث صادر ہوا ہے۔

مسئلۃ: جناب الشیخ المفید رحمہ اللہ فرماتے ہیں: ایسے ہی اگر بندے کو یقین ہو کہ اس سے حدث صادر ہوا ہے اور وہ شک کرے کہ اس نے اس کے بعد طہارت حاصل کی ہے یا نہیں، تو اس پر واجب ہے کہ نئے سرے سے

https://www.shiabookspdf.com

https://www.shiabookspdf.com

طہارت حاصل کرے تا کہ اس کو طہارت کا یقین حاصل ہو جائے۔ کیونکہ نماز میں داخلہ طہارت میں شک کی صورت میں جائز نہیں ہے۔ اس کے لیے سزاوار ہے کہ اس باب میں معرفت حاصل کرے تا کہ اس پر عمل کرے۔

جناب الشیخ الطوسی علیہ الرحمہ فرماتے ہیں: یہ ماخوذ ہوا ہے کہ انسان کے لیے سزاوار ہے کہ وہ نماز میں داخل نہ ہو مگر طہارت کے ساتھ۔ تو جب اسے یقین ہے کہ اس سے حدث صادر ہوا ہے تو اس کے لیے سزاوار ہے کہ وہ طہارت کا یقین حاصل کرنے سے انصراف نہ کرے بلکہ یقین حاصل کرے کہ میں نے طہارت حاصل کر لی ہے۔

https://www.shiabookspdf.com

https://www.shiabookspdf.com

https://www.shiabookspdf.com

﴿باب 5﴾

مستحب وواجب غسلوں کا باب

یہ باب چونتیس (۳۴) غسلوں کے بیان پر مشتمل ہے۔ ان میں سے چھ واجب غسل ہیں اور اٹھائیس مستحب غسل ہیں۔ اور میں اس باب میں واجب اور مستحب غسلوں میں فرق کو بھی بیان کروں گا۔ ان شاء اللہ!

مسئلة: جناب الشیخ المفید رحمہ اللہ فرماتے ہیں: ان میں سے واجب غسل چھ ہیں:

[۱] جنابت کی وجہ سے غسل [۲] عورتوں پر حیض کی وجہ سے غسل

[۳] عورتوں پر استحاضہ کی وجہ سے غسل [۴] عورتوں پر نفاس کی وجہ سے غسل

[۵] انسانی مردے کو موت کی وجہ سے ٹھنڈا ہونے کے بعد اور غسل کے ذریعے پاک ہونے سے قبل مس کرنے سے غسل

[۶] مردوں اور عورتوں اور بچوں کی میتوں کو ملت اسلامیہ میں غسل دینا واجب وفرض ہے۔

جناب الشیخ رحمہ اللہ فرماتے ہیں: وہ دلیل جو غسل جنابت کے واجب ہونے پر دلالت کرتی ہے وہ اللہ تعالیٰ کا یہ قول ہے جس میں اللہ تعالیٰ فرماتا ہے: وَاِنْ كُنْتُمْ جُنُبًا فَاطَّهَّرُوْا (سورۂ مائدہ: آیت ۶) (اگر تم مجنب ہو تو طہارت کرو)۔ لفظ اطہار سے مراد غسل کرنا ہے اور اس میں اہل لغت کے درمیان کوئی اختلاف نہیں ہے۔ پس لفظ کا ظاہر غسل کو واجب کرتا ہے جیسا کہ ہم نے بیان کیا ہے اور اس پر تمام مسلمانوں کا بھی اجماع ہے کیونکہ مسلمانوں کے درمیان کوئی اختلاف نہیں ہے کہ غسل جنابت واجب ہے۔

اور وہ دلیل جو عورتوں کے لیے حیض کے بعد غسل کو واجب قرار دیتی ہے اس پر بھی تمام مسلمانوں کا اجماع ہے کیونکہ اس میں کوئی نزاع و اختلاف ان کے درمیان نہیں پایا جاتا۔ نیز آیت قرآن بھی اس پر دلالت کرتی ہے:

وَيَسْئَلُوْنَكَ عَنِ الْمَحِيْضِ ط قُلْ هُوَ اَذًى لا فَاعْتَزِلُوا النِّسَآءَ فِي الْمَحِيْضِ لا وَلَا تَقْرَبُوْهُنَّ حَتّٰى يَطْهُرْنَ ج

https://www.shiabookspdf.com

https://www.shiabookspdf.com

(سورۂ بقرہ: آیت ۲۲۲) "یہ آپؐ سے حیض کے بارے میں سوال کرتے ہیں آپؐ ان سے کہہ دیں یہ ایک اذی ہے پس حیض کی حالت میں عورتوں سے پرہیز کرو اور ان کے قریب نہ جاؤ یہاں تک کہ وہ طہارت حاصل کر لیں"۔ پس جس بندے نے ان کی قرأت طا کی شد سے پڑھا ہے تو ہم نے بیان کیا ہے کہ اطہار کا معنی غسل کرنا ہے اور سنت بھی اس پر دلالت کرتی ہے۔

حدیث نمبر 1/269

ما أخبرني به الشيخ أيده الله تعالى قال أخبرني أحمد بن محمد عن أبيه عن سعد بن عبدالله عن أحمد بن محمد بن عيسى عن علي بن الحكم عن سيف بن عميرة عن أبي بكر قال: سألت أبا جعفر عليه السلام كيف اصنع إذا أجنبت؟ قال اغسل كفيك وفرجك وتوضأ وضوء الصلاة ثم اغتسل.

جناب الشیخ رحمہ اللہ نے جناب ابی بکر سے نقل کیا ہے، وہ بیان کرتے ہیں کہ میں نے حضرت ابوجعفر الباقر علیہ السلام سے سوال کیا: جب جنابت طاری ہوجائے تو مجھے کیا کرنا چاہیے؟

https://www.shiabookspdf.com

آپؑ نے فرمایا: اپنے دونوں ہاتھوں کو دھوؤ اور اپنی شرمگاہ کو دھوؤ اور نماز کے وضو کی مانند وضو کرو پھر غسل کرو۔

حدیث نمبر 2/270

وأخبرني الشيخ أيده الله تعالى قال: أخبرني أحمد بن محمد عن أبيه عن محمد بن يحيى عن محمد بن علي بن محبوب عن أحمد بن محمد عن الحسين ابن سعيد عن عثمان بن عيسى عن سماعة قال: سألت أبا عبد الله عليه السلام عن غسل الجمعة فقال: واجب في السفر والحضر إلا انه رخص للنساء في السفر لقلة الماء، وقال: غسل الجنابة واجب، وغسل الحائض إذا طهرت واجب، وغسل الاستحاضة واجب إذا احتشت بالكرسف فجاز الدم الكرسف فعليها الغسل لكل صلاتين وللفجر غسل، فإن لم يجز الدم الكرسف فعليها الغسل كل يوم مرة والوضوء لكل صلاة، وغسل النفساء واجب، وغسل المولود واجب، وغسل الميت واجب، وغسل من غسل ميتاً واجب، وغسل

https://www.shiabookspdf.com

https://www.shiabookspdf.com

المحرم واجب، وغسل يوم عرفة واجب، وغسل الزيارة واجب إلا من علة، وغسل دخول البيت واجب، وغسل دخول الحرم يستحب ان لا يدخله إلا بغسل، وغسل المباهلة واجب، وغسل الاستسقاء واجب، وغسل اول ليلة من شهر رمضان يستحب، وغسل ليلة احدى وعشرين سنة، وغسل ليلة ثلاث وعشرين سنة لا يتركها لانه يرجى فى احداهن ليلة القدر، وغسل يوم الفطر وغسل يوم الاضحى سنة لا احب تركها، وغسل الاستخارة مستحب.

فتضمن هذا الحديث وجوب الاغسال الستة المقدم ذكرها بظاهر اللفظ، وليس لاحد أن يقول لا يمكنكم الاستدلال بهذا الخبر لانه يتضمن ذكر وجوب اغسال اتفقتم على انها غير واجبة، لانا لو خلينا وظاهر الخبر لقلنا إن هذه الاغسال كلها واجبة الا انه منعنا عن ذلك اخبار مبينة لهذه الاغسال وانها ليست بواجبة، فإذا ثبتت هذه الاخبار حملنا ما يتضمن هذا الخبر من لفظ الوجوب على ان المراد به تأكيد السنة، ونحن نورد من بعد ما يدل على ذلك ان شاء الله تعالى.

جناب الشیخ رحمہ اللہ نے جناب سماعہ سے نقل کیا ہے، وہ بیان کرتے ہیں کہ میں نے جناب ابوعبداللہ علیہ السلام سے غسلِ جمعہ کے بارے میں سوال کیا۔

آپؑ نے فرمایا: سفر و حضر میں غسل جمعہ کرنا واجب ہے۔ صرف سفر میں عورتوں کو رخصت ہے کیونکہ سفر میں پانی کم ہوتا ہے۔ پھر آپؑ نے فرمایا: غسل جنابت واجب ہے۔ عورت جب حیض سے پاک ہوجائے تو اس پر غسل واجب ہے اور استحاضہ میں بھی اسی وقت غسل واجب ہے جب وہ شرمگاہ پر روئی رکھے اور خون روئی سے جاری ہوجائے تو اس پر ہر دو نمازوں کے لیے (ظہر و عصر اور مغرب اور عشاء) اور نمازِ فجر کے لیے غسل کرنا واجب ہے اور اگر اس کا خون روئی سے جاری نہ ہو تو ہر دن ایک دفعہ غسل کرنا واجب ہے اور ہر نماز کے لیے الگ سے وضو کرنا واجب ہے۔ غسل نفاس واجب (بچے کی ولادت کے وقت آنے والے خون کے پاک ہونے کے بعد غسل واجب ہے) مولود کو غسل دینا واجب ہے۔ میت کو غسل دینا واجب ہے اور جو بندہ میت کو غسل دے اس پر غسل واجب ہے۔ احرام کے لیے غسل واجب ہے۔ عرفہ کے دن کا غسل واجب ہے۔ زیارت کے لیے غسل کرنا واجب ہے سوائے اس

https://www.shiabookspdf.com

https://www.shiabookspdf.com

کے جو بیمار ہو۔

بیت اللہ میں داخل ہونے کے لیے غسل واجب ہے۔ حرم میں داخل ہونے کا غسل مستحب ہے کہ بندہ حرم میں غسل کے بغیر داخل نہ ہو۔ مباہلہ کا غسل اور استسقاء (طلب باراں کے لیے جو نماز پڑھی جاتی ہے) کے لیے غسل کرنا یکم ماہ مبارک رمضان کی رات کو غسل کرنا مستحب ہے۔ اکیس کی رات غسل سنت ہے اور تیئیس کی رات کو غسل کرنا مستحب ہے۔ ان کو ترک نہ کرو کیونکہ ان راتوں میں سے ایک رات کے شب قدر ہونے کی اُمید ہے۔ عیدالفطر کے دن کا غسل اور عیدالاضحیٰ کے دن کا غسل اور میں پسند کرتا ہوں ان کو ترک نہ کیا جائے۔ استخارہ کے لیے غسل واجب ہے۔

یہ حدیث چھ واجب غسلوں کو بھی متضمن ہے کہ جن کا ذکر پہلے ہوا ہے اور ظاہر الفاظ سے یہ حدیث ان کے وجوب پر دلیل ہے اور کسی ایک کے لیے ممکن نہیں کہ وہ یہ کہے کہ اس حدیث سے استدلال ممکن نہیں کیونکہ یہ حدیث ان غسلوں کو بھی واجب قرار دے رہی ہے جن کے بارے میں فقہ میں بیان ہو چکا ہے کہ وہ واجب نہیں ہیں۔

عدم استدلال کی وجہ یہ ہے اگر ہم قطع النظر اور قرائن کو دیکھیں تو یہ حدیث ثابت کرتی ہے کہ یہ غسل سب واجب ہیں مگر یہ کہ ہمیں دوسری اخبار اس سے منع کرتی ہیں جو بیان کرتی ہیں کہ یہ غسل واجب نہیں ہیں۔

پس جب ہمارے لیے ان روایات سے ثابت ہو گیا ہے کہ ہم اس روایت میں جن غسلوں کے وجوب کو بیان کیا گیا ہے ان کو ہم حمل کریں گے اس پر ان کی بہت زیادہ تاکید ہے۔ گویا وجوب کی حد تک تاکید ہے۔

جناب الشیخ نے فرمایا: ہم اس کے بعد اور روایات کو بھی ذکر کرتے ہیں جو اس پر دلالت کرتی ہیں۔ ان شاء اللہ!

https://www.shiabookspdf.com

حدیث نمبر 3/271

وأخبرني الشيخ أيده الله تعالى عن أحمد بن محمد عن أبيه عن احمد بن ادريس عن محمد بن أحمد بن يحيى عن محمد بن عيسى عن يونس عن بعض رجاله عن أبي عبد الله عليه السلام قال: الغسل في سبعة عشر موطنا منها الفرض ثلاثة. فقلت جعلت فداك ما الفرض منها؛ قال: غسل الجنابة وغسل من غسل ميتاً والغسل للاحرام. وأما قوله والغسل للاحرام وإن كان عندنا انه ليس بفرض فمعناه ان ثوابه ثواب غسل الفريضة.

جناب الشیخ رحمۃ اللہ علیہ نے جناب یونس سے نقل کیا ہے اور انھوں نے بعض مردوں سے نقل کیا ہے اور انھوں نے

https://www.shiabookspdf.com

https://www.shiabookspdf.com

جناب امام ابوعبداللہ الصادق علیہ السلام سے نقل کیا ہے کہ آپ نے فرمایا: سترہ مقام پر غسل ہے اور ان میں سے فرض غسل تین مقام پر ہے۔

میں نے عرض کیا: میں آپ پر قربان ہو جاؤں ان میں سے واجب غسل کون سے ہیں؟

آپ نے فرمایا: غسل جنابت، جس نے میت کو غسل دیا ہو، اس کا غسل، غسل احرام۔

جناب الشیخ رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں: اگرچہ غسل احرام ہمارے ہاں واجب نہیں ہے۔ اس کا معنی یہ ہے اس غسل کا ثواب فریضہ غسل کے برابر ہے۔

حدیث نمبر 4/272

واخبرني الشيخ أيده الله تعالى عن أحمد بن محمد عن أبيه عن الحسين بن الحسن بن ابان عن الحسين بن سعيد عن القاسم بن عروة عن عبد الحميد عن محمد بن مسلم عن أبي جعفر عليه السلام قال: الغسل من الجنابة وغسل الجمعة والعيدين ويوم عرفة وثلاث ليال في شهر رمضان وحين تدخل الحرم وإذا أردت دخول مسجد الرسول صلى الله عليه وآله ومن غسل الميت.

جناب الشیخ رحمۃ اللہ علیہ نے جناب محمد بن مسلم سے نقل کیا ہے اور انھوں نے جناب امام ابوجعفر الباقر علیہ السلام سے نقل کیا ہے کہ آپ نے فرمایا: غسل جنابت، غسل جمعہ، عیدین کا غسل، عرفہ کے دن کا غسل اور ماہ رمضان کی تین راتوں کا غسل اور حرم میں داخل ہونے کا غسل اور مسجد حرام میں داخل ہونے کا جب ارادہ کیا جائے تو اس وقت کا غسل اور جس نے میت کو غسل دیا ہو اس کا غسل۔

حدیث نمبر 5/273

وبهذا الاسناد عن الحسين بن سعيد عن صفوان عن ابن مسكان عن محمد الحلبي عن أبي عبد الله عليه السلام قال: اغتسل يوم الاضحى والفطر والجمعة وإذا غسلت ميتا، ولا تغتسل من مسه إذا ادخلته القبر ولا إذا حملته.

جناب الشیخ رحمۃ اللہ علیہ نے جناب محمد الحلبی سے نقل کیا ہے اور انھوں نے امام ابوعبداللہ علیہ السلام سے نقل کیا ہے، آپ نے

https://www.shiabookspdf.com

https://www.shiabookspdf.com

فرمایا: عیدالاضحیٰ کے دن اور عیدالفطر کے دن اور جب تم میت کو غسل دو اس وقت غسل کرو۔ اور جس نے میت کو مس کیا ہو اس وقت جب اس کو قبر میں داخل کیا گیا ہو۔ اس پر غسل نہیں اور جس نے اس کو اُٹھایا ہو اس پر بھی غسل نہیں۔

حدیث نمبر 6/274

وأخبرني أحمد بن عبدون عن علي بن محمد بن الزبير عن علي بن الحسن بن فضال عن محمد بن عبد الله بن زرارة عن محمد بن علي الحلبي عن أبي عبد الله عليه السلام قال: غسل الجنابة والحيض واحد، قال وسألت أبا عبد الله عليه السلام عن الحائض عليها غسل مثل غسل الجنب؛ قال: نعم.

جناب الشیخ رحمہ اللہ نے جناب محمد بن علی الحلبی سے نقل کیا اور انھوں نے جناب امام ابوعبداللہ علیہ السلام سے نقل کیا ہے کہ آپؑ نے فرمایا: غسلِ جنابت اور غسلِ حیض ایک ہی ہیں۔

راوی: میں نے آپؑ سے عرض کیا: کیا حائض عورت پر جنابت کی مانند غسل ہے؟

https://www.shiabookspdf.com

آپؑ نے فرمایا: ہاں، ایسا ہی ہے۔

حدیث نمبر 7/275

وبهذا الاسناد عن علي بن الحسن بن فضال عن علي بن اسباط عن عمه يعقوب بن سالم الاحمر عن أبي بصير عن أبي عبد الله عليه السلام قال: سألته أعليها غسل مثل غسل الجنب؛ قال: نعم، يعني الحائض.

جناب الشیخ رحمہ اللہ نے جناب ابوبصیر رحمہ اللہ سے نقل کیا ہے اور انھوں نے جناب امام ابوعبداللہ علیہ السلام سے نقل کیا ہے کہ وہ بیان کرتے ہیں کہ میں نے آپؑ سے سوال کیا: کیا حائض عورت پر غسلِ جنابت کی مانند غسل ہے؟

آپؑ نے فرمایا: ہاں، حائض پر بھی غسل واجب ہے۔

حدیث نمبر 8/276

واخبرني الشيخ أيده الله تعالى عن أبي القاسم جعفر بن محمد عن محمد بن يعقوب عن محمد بن يحيى عن احمد بن محمد بن أبي نصر عن مثنى الحناط عن الحسن الصيقل عن أبي

https://www.shiabookspdf.com

https://www.shiabookspdf.com

عبد اللّٰہ علیہ السلام قال: الطامث تغتسل بتسعة أرطال من الماء.

وهذا الخبر وإن كان ظاهره ظاهر الخبر فإن المراد به الأمر لاستحالة أن يكون المراد به الخبر، لأنه لو أراد الخبر لكان كذباً، ويجري هذا مجرى قوله تعالى: ومن دخله كان آمناً وإنما معناه آمنوه.

جناب الشیخ رحمہ اللہ نے جناب الحسن الصیقل سے نقل کیا ہے اور انھوں نے حضرت امام ابوعبداللہ علیہ السلام سے نقل کیا ہے کہ آپؑ نے فرمایا: حائض عورت نو رطل کے وزن کے برابر پانی سے غسل کرے۔

جناب الشیخ الطوسی رحمہ اللہ فرماتے ہیں: اگرچہ اس خبر کا ظاہر یہ ہے کہ یہ خبر دے رہی ہے لیکن مراد اس سے خبر نہیں بلکہ امر مراد ہے کیونکہ محال ہے۔ اس سے مراد خبر ہو کیونکہ اگر خبر مراد لی جائے گی تو کذب و جھوٹ لازم آئے گا۔ لہذا یہ اللہ تعالیٰ کے اس قول کے مجری پر جاری ہے کہ جس میں اللہ فرماتا ہے: من دخله كان آمناء مراد ہے کہ اس پر ایمان لاؤ۔ جس پر یہ آیت ظاہراً خبر ہے لیکن مراد امر ہے۔ ایسے ہی ما نحن فیہ والی روایت بھی ظاہراً خبر ہے اور مراد امر ہے۔

https://www.shiabookspdf.com

{حدیث نمبر 9/277}

وبهذا الاسناد عن محمد بن يعقوب عن محمد بن اسماعيل عن الفضل بن شاذان عن حماد بن عيسى وابن أبي عمير عن معاوية بن عمار عن أبي عبد الله عليه السلام قال: المستحاضة تنظر أيامها فلا تصلي فيها ولا يقربها بعلها، فإذا جازت أيامها ورأت الدم يثقب الكرسف اغتسلت للظهر والعصر تؤخر هذه وتعجل هذه، وللمغرب والعشاء الآخرة غسلا تؤخر هذه وتعجل هذه، وتغتسل للصبح وتحتشي وتستثفر ولا تحني وتضم فخذيها في المسجد وسائر جسدها خارج ولا يأتيها بعلها أيام قرئها، وإن كان الدم لا يثقب الكرسف توضأت ودخلت المسجد وصلت كل صلاة بوضوء، وهذه يأتيها بعلها إلا في أيام حيضها.

جناب الشیخ رحمہ اللہ نے جناب معاویہ بن عمار سے نقل کیا ہے اور انھوں نے حضرت امام ابوعبداللہ علیہ السلام سے نقل کیا ہے، آپؑ نے فرمایا: مستحاضہ عورت ایام میں انتظار کرے۔ پس وہ ان ایام میں نہ نماز پڑھے اور نہ ہی شوہر کے

https://www.shiabookspdf.com

https://www.shiabookspdf.com

قریب جائے (مباشرت نہ کریں)۔ پس جب وہ ایام (حیض) سے تجاوز کر جائے اور وہ پھر بھی خون دیکھے۔ اگر خون روئی سے باہر رس جائے تو وہ نماز ظہر اور عصر کے لیے ایک غسل کرے گی۔ نماز ظہر میں تاخیر کرے گی اور نماز عصر کو جلدی پڑھے گی۔ اور نماز مغرب اور عشاء کے لیے ایک غسل کرے گی۔ نماز مغرب کو دیر سے پڑھے اور نماز عشاء کو جلدی پڑھے اور پھر نماز فجر کے لیے ایک غسل کرے گی اور وہ اپنی شرم گاہ پر روئی رکھے گی اور اس پر کس کر لنگوٹ باندھے گی اور وہ مہندی کا خضاب نہیں کرے گی۔ وہ جھک کر مسجد سے کوئی چیز اٹھا سکے گی جب کہ اس کا بدن باہر رہے گا۔ اور اگر اس کا خون روئی کو لگے لیکن اندر نہ جائے تو ہر نماز کے لیے الگ الگ وضو کرے گی اور مسجد میں جا سکے گی اور اس صورت میں اس کا شوہر اس سے شرمگاہ کو دھو کر مباشرت کر سکے گا سوائے ایام حیض کے اس میں مباشرت حرام ہے۔

حدیث نمبر 10/278

وأخبرني الشيخ أيده الله تعالى بهذا الاسناد عن محمد بن يعقوب عن علي بن ابراهيم عن أبيه عن ابن أبي عمير عن عمر بن اذينة عن الفضيل ابن يسار وزرارة عن احدهما عليهما السلام قال: النفساء تكف عن الصلاة أيام اقرائها التي كانت تمكث فيها ثم تغتسل وتعمل كما تعمل المستحاضة.

جناب الشیخ رحمہ اللہ نے جناب زرارہ سے نقل کیا ہے اور انھوں نے حضرت امام محمد باقر علیہ السلام یا امام جعفر صادق علیہ السلام سے نقل کیا ہے کہ آپؑ نے فرمایا: نفاس والی عورت خون والے ایام میں نماز کو ترک کر دے گی۔ اور ایام نفاس گزرنے کے بعد وہ غسل نفاس کرے گی اور اگر اس کے بعد وہ خون دیکھے تو وہ مستحاضہ عورت کے طریقہ پر عمل کرے گی۔

حدیث نمبر 11/279

محمد بن علي بن محبوب عن علي بن السندي عن حماد بن عيسى عن حريز عن زرارة عن احدهما عليهما السلام قال: إذا اغتسلت بعد طلوع الفجر أجزأك غسلك ذلك للجنابة والجمعة وعرفة والنحر والذبح والزيارة، فإذا اجتمعت لله عليك حقوق أجزأها عنك غسل واحد، قال ثم قال: وكذلك المرأة يجزيها غسل واحد لجنابتها

https://www.shiabookspdf.com

https://www.shiabookspdf.com

واحرامها وجمعتها وغسلها من حیضها وعیدها.

جناب الشیخ رحمۃ اللہ علیہ نے جناب زرارہ رحمۃ اللہ علیہ سے نقل کیا ہے انھوں نے امام محمد باقر علیہ السلام یا امام جعفر صادق علیہ السلام سے نقل کیا ہے، آپؑ نے فرمایا: اگر تُو نے طلوع فجر کے بعد غسل کرلیا ہے تو تیرا یہ غسل غسلِ جنابت و جمعہ عرفہ اور یوم قربان اور ذبح اور زیارت کے غسلوں سے مجزی ہوجائے گا۔

اور اگر تیرے ذمہ اللہ کے حقوق میں سے چند ہوں (یعنی غسل تیرے ذمہ ہو) تو ان سب سے ایک غسل مجزی ہوجائے گا۔ ایسے ہی اگر عورت بھی ایک غسل کرے تو وہ غسلِ جنابت احرام، جمعہ اور اس کے غسلِ حیض و نفاس سے مجزی ہوجائے گا۔

حدیث نمبر 12/280

والخبر الذی رواه سعد بن عبد الله عن علی بن خالد عن محمد بن الولید عن حماد بن عثمان عن معاویة بن عمار عن أبی عبد الله علیه السلام قال: سمعته یقول: لیس علی النفساء غسل فی السفر. إنما یرید لیس علیها غسل إذا لم تتمكن من استعمال الماء أما لعوز الماء أو مخافة البرد أو لحاجتها إلیه للشرب، ولم یرد انه لیس علیها غسل علی كل حال.

جناب الشیخ رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں: وہ روایت جس کو جناب معاویہ بن عمار نے جناب امام ابو عبداللہ علیہ السلام سے نقل کیا ہے، آپؑ نے فرمایا: سفر کی حالت میں عورت پر غسلِ نفاس واجب نہیں ہے۔

جناب الشیخ الطوسی رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں: اس سے مراد یہ ہے کہ اس نفاس والی عورت پر سفر میں غسل واجب نہیں جب اس کے لیے پانی کا استعمال ممکن نہ ہو یا پانی کی احتیاج کی وجہ سے یا اس وجہ سے سردی کا خوف ہے یا اس وجہ سے اگر وہ غسل کرے گی تو اس کے پینے کے لیے پانی نہیں بچے گا۔ یا کسی اور وجہ سے ورنہ ہر حال میں غسل کا نہ ہونا مراد نہیں ہے۔

حدیث نمبر 13/281

محمد بن الحسن الصفار عن محمد بن عیسی عن القاسم بن الصیقل قال كتبت إلیه

https://www.shiabookspdf.com

https://www.shiabookspdf.com

جعلت فداك هل اغتسل أمير المؤمنين صلوات الله عليه حين غسل رسول الله صلى الله عليه وآله عند موته؛ فأجابه: النبي صلى الله عليه وآله طاهر مطهر ولكن أمير المؤمنين عليه السلام فعل وجرت به السنة.

جناب الشیخ رحمۃ اللہ علیہ نے جناب قاسم بن الصیقل سے نقل کیا ہے، وہ بیان کرتے ہیں کہ میں نے امام علیہ السلام کی خدمت میں لکھا ہے کہ جب امیرالمومنین علی علیہ السلام نے رسولِ خدا صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کو غسل دیا تھا کیا آپؑ نے اس کے بعد غسل مَسِ میت کیا تھا؟

آپؑ نے جواب میں لکھا: نبی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم طاہر و مطہر تھے لیکن اس کے باوجود بھی امیرالمومنین علی علیہ السلام نے بعد میں غسل مَس میت کیا تا کہ ایک سنت جاری ہو جائے۔

حدیث نمبر 14/282

وبهذا الاسناد عن محمد بن يعقوب عن محمد بن يحيى عن أحمد بن محمد عن الحسين بن سعيد ومحمد بن خالد عن النضر بن سويد عن ابن مسكان عن أبي عبد الله عليه السلام قال: سألته عن غسل الميت فقال: اغسله بماء وسدر، ثم اغسله على أثر ذلك غسلة اخرى بماء وكافور وذريرة إن كانت، واغسله الثالثة بماء قراح، قلت ثلاث غسلات لجسده كله؛ قال: نعم، قلت يكون عليه ثوب إذا غسل؛ فقال: ان استطعت أن يكون عليه قميص تغسله من تحته، وقال احب لمن غسل الميت أن يلف على يده الخرقة حين يغسله.

https://www.shiabookspdf.com

جناب الشیخ رحمۃ اللہ علیہ نے جناب ابن مسکان سے نقل کیا ہے اور وہ بیان کرتے ہیں کہ میں نے حضرت امام ابوعبداللہ علیہ السلام سے میت کے غسل کے بارے میں سوال کیا۔ آپؑ نے فرمایا: میت کو بیری کے پتوں کے پانی سے غسل دو اور اس کے بعد اس کو کافور اور ذریرہ (خوشبو) کے پانی سے غسل دو اور تیسرا غسل خالص پانی کے ساتھ دو۔

راوی: میں نے عرض کیا: تین غسل سارے جسم کو دینا ہیں؟

آپؑ نے فرمایا: ہاں، ایسا ہی ہے۔

راوی: میں نے عرض کیا: جب میت کو غسل دیا جائے تو اس پر کپڑا ہونا چاہیے؟

https://www.shiabookspdf.com

https://www.shiabookspdf.com

آپؑ نے فرمایا: اگر ممکن ہو تو اس کی قمیص کے نیچے سے غسل دو۔
پھر آپؑ نے فرمایا: میں پسند کرتا ہوں کہ جو میت کو غسل دے وہ غسل کے وقت ہاتھوں کو کپڑے سے لپیٹ کر غسل دے۔

{حدیث نمبر 15/283}

وبهذا الاسناد عن محمد بن يعقوب عن على بن ابراهيم عن أبيه عن حماد بن عيسى عن حريز عن أبي عبد الله عليه السلام قال: من غسل ميتاً فليغتسل، قال: وان مسه مادام حاراً فلا غسل عليه، فإذا برد ثم مسه فليغتسل، قلت فمن أدخله القبر؛ قال: لا غسل عليه إنما يمس الثياب.

جناب الشیخ رحمہ اللہ نے جناب حریز سے نقل کیا ہے، انھوں نے حضرت امام ابوعبداللہ علیہ السلام سے نقل کیا کہ آپؑ نے فرمایا: جو میت کو غسل دے وہ خود بھی غسل کرے۔ پھر فرمایا: جو میت کو اس وقت مس کرے جب وہ گرم ہو تو اس وقت اس پر غسل مس میت نہیں ہے اور جب میت ٹھنڈی ہو جائے تو اس کے بعد مس کرے تو پھر اس پر غسل مس میت واجب ہے، یعنی وہ غسل کرے۔

https://www.shiabookspdf.com

راوی: جو بندہ میت کو قبر میں اُتارے تو اس کے لیے کیا حکم ہے؟
آپؑ نے فرمایا: اس پر غسل نہیں ہے۔ اس نے فقط کپڑوں کو مس کیا ہے۔

{حدیث نمبر 16/284}

وبهذا الاسناد عن محمد بن يعقوب عن عدة من اصحابنا عن سهل بن زياد عن أحمد بن محمد بن أبي نصر عن عبد الله بن سنان عن أبي عبد الله عليه السلام قال: يغتسل الذى غسل الميت، وان قبل الميت انسان بعد موته وهو حار فليس عليه غسل، ولكن إذا مسه وقبله وقد برد فعليه الغسل، ولا بأس أن يمسه بعد الغسل ويقبله. فما تتضمن هذه الاخبار من لفظ الامر بالغسل من مس الميت وتغسيل الاموات يدل على الوجوب لان الامر يقتضى بظاهره الوجوب ولا يعدل عن الوجوب إلى الندب الا بدلالة.

https://www.shiabookspdf.com

https://www.shiabookspdf.com

جناب الشیخ رحمہ اللہ نے جناب عبداللہ بن سنان سے نقل کیا ہے اور انھوں نے جناب امام ابوعبداللہ علیہ السلام سے نقل کیا ہے کہ آپؑ نے فرمایا: جو میت کو غسل دے وہ غسل کرے اور اگر کوئی گرم میت کا بوسہ لے تو اس پر غسل نہیں ہے۔ لیکن اگر کوئی میت کو ٹھنڈا ہونے کے بعد مس کرے یا بوسہ دے تو اس پر غسل واجب ہے۔ اور میت کو غسل دیئے جانے کے بعد مس کرنا یا بوسہ دینے سے کوئی حرج نہیں۔

جناب الشیخ الطوسی رحمہ اللہ فرماتے ہیں کہ یہ روایات میں الفاظ ذکر ہوئے ہیں کہ جو میت کو مس کرے اور میت کو غسل دے اس پر غسل لازم ہے۔ یہ الفاظ دلالت کرتے ہیں کہ غسل مس میت واجب ہے کیونکہ امر کا ظہور وجوب میں ہے۔ اس کا ظاہر وجوب کا اقتضاء کرتا ہے اور وجوب سے استحباب کی طرف عدول کرنا جائز نہیں مگر کسی دلیل کی وجہ سے۔

حدیث نمبر 17/285

فأما ما رواه محمد بن الحسن الصفار عن محمد بن عيسى عن عبد الرحمن بن أبي نجران عن رجل حدثه قال: سألت أبا الحسن عليه السلام عن ثلاثة نفر كانوا في سفر أحدهم جنب والثاني ميت والثالث على غير وضوء، وحضرت الصلاة ومعهم من الماء ما يكفي أحدهم من يأخذ الماء ويغتسل به؛ وكيف يصنعون؛ قال: يغتسل الجنب ويدفن الميت وتيمم الذي عليه وضوء لان الغسل من الجنابة فريضة وغسل الميت سنة والتيمم للاخر جائز.

فما تضمن هذا الحديث من أن غسل الميت سنة لا يعترض ما قلناه من وجوه احدها: ان هذا الخبر مرسل لان ابن أبي نجران قال عن رجل ولم يذكره، ويجوز أن يكون غير مأمون ولا موثوق به، ثم لو صح لكان المراد في اضافة هذا الغسل إلى السنة أن فرضه عرف من جهة السنة لان القرآن لا يدل على فرض غسل الميت وانما علمناه بالسنة، وقد قدمنا رواية يونس عن بعض اصحابه عن أبي عبد الله عليه السلام انه قال الاغسال منها ثلاثة فرض ثم ذكر منها غسل الميت وقد تكلمنا على هذا الخبر فيما مضى.

جناب الشیخ رحمہ اللہ فرماتے ہیں: وہ روایت جس کو جناب عبدالرحمن بن ابی نجران نے ایک شخص سے نقل کی ہے، وہ

https://www.shiabookspdf.com

https://www.shiabookspdf.com

بیان کرتا ہے کہ میں نے حضرت امام ابوالحسن علیہ السلام سے تین بندوں کے بارے میں سوال کیا جو سفر میں ہیں: [۱] جنب [۲] میت [۳] ایک وہ ہے جو وضو کے بغیر ہے اور نماز کا وقت ہوگیا ہے اور ان کے پاس جو پانی ہے کسی ایک کے لیے کافی ہے، ان کے لیے کیا حکم ہے؟ وہ کیا کریں؟ کون پانی حاصل کرے اور غسل کرے؟

آپؑ نے فرمایا: جنب پانی سے غسل کرے اور میت کو دفن کردیا جائے اور وضو والا بندہ تیمم کرے کیونکہ غسل جنابت فریضہ ہے اور غسل میت سنت ہے اور آخری کے لیے تیمم جائز ہے۔

جناب الشیخ الطوسی رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں: اس حدیث میں جو بیان کیا ہے کہ غسل میت سنت ہے وہ ہمارے اس قول (کہ غسل میت واجب ہے) سے منافات نہیں رکھتا اور اس کی چند وجوہ ہیں:

[۱] اوّلاً، یہ روایت مرسل ہے کیونکہ عبدالرحمٰن بن ابی نجران نے ذکر کیا کہ اس نے ایک بندے سے نقل کیا ہے کہ اس نے اس بندے کا ذکر نہیں کیا کہ وہ کون ہے۔ ممکن ہے وہ قابلِ اعتماد و اطمینان نہ ہو، موثق نہ ہو۔

[۲] اگر اس حدیث کو درست مان بھی لیا جائے تب بھی روایت بیان کررہی ہے کہ غسل میت سنت ہے۔ اس نے غسل میت کو سنت کی طرف نسبت دی ہے تو میت کا غسل کی معرفت وجوب بھی سنت و رسولِ خدا کی حدیث سے حاصل ہوا ہے ورنہ قرآن پاک نے اس کو ذکر نہیں کیا اور نہ ہی قرآن غسل میت کے وجوب پر دلالت کرتا ہے اس کا وجوب ہمیں سنت سے معلوم ہوا ہے اور گذشتہ حدیث میں ذکر کرچکے ہیں کہ جس کو جناب یونس نے ذکر کیا ہے اور انھوں نے جناب امام ابوعبداللہ علیہ السلام سے نقل کیا ہے کہ آپؑ نے فرمایا: غسل تین ہیں: پھر ان میں سے ایک غسل میت کو ذکر کیا ہے اور ہم اس روایت کے بارے میں گذشتہ صفحات میں بیان کرچکے ہیں۔

حدیث نمبر 18/286

وما رواه أحمد بن محمد بن عيسى عن الحسن بن علي عن أحمد بن محمد عن الحسن التفليسي قال: سألت أبا الحسن عليه السلام عن ميت وجنب اجتمعا ومعهما ما يكفي أحدهما أيهما يغتسل؟ قال: إذا اجتمعت سنة وفريضة بدأ بالفرض.

جناب الشیخ رحمۃ اللہ علیہ نے جناب الحسن التفلیسی سے نقل کیا ہے، وہ بیان کرتے ہیں کہ میں نے حضرت امام ابوالحسن علیہ السلام سے میت و جنب کے بارے میں سوال کیا۔ اگر دونوں جمع ہوجائیں اور اس کے پاس اتنا پانی ہے کہ ایک

https://www.shiabookspdf.com

https://www.shiabookspdf.com

ے لیے کافی ہے تو کون غسل کرے؟

آپؑ نے فرمایا: جب سنت اور فریضہ جمع ہو جائیں تو فریضہ سے ابتداء کی جائے گی۔

حدیث نمبر 19/287

عنه عن الحسين بن النضر الارمني قال: سألت أبا الحسن الرضا عليه السلام القوم يكونون في السفر فيموت منهم ميت ومعهم جنب ومعهم ماء قليل قدر ما يكفي أحدهما أيهما يبدء به؛ قال: يغتسل الجنب ويترك الميت لان هذا فريضة وهذا سنة.

فالوجه في هذين الخبرين ما قدمناه في الخبر الاول سواء وقد روى انه إذا اجتمع الميت والجنب غسل الميت وتيمم الجنب.

جناب الشیخ رحمۃ اللہ علیہ نے جناب الحسین بن النضر الارمنی سے نقل کی ہے، وہ بیان کرتے ہیں کہ میں نے حضرت م ابوالحسن الرضا علیہ السلام سے سوال کیا: ایک قوم سفر کررہی ہے ان میں سے ایک مرگیا ہے اور ان کے ساتھ ایک مجنب ں ہے اور ان کے پاس تھوڑا ہے جو دونوں کے غسل کے لیے کافی نہیں تو وہ ان میں سے کس سے ابتدا کریں یعنی ں کا غسل شروع کریں؟

آپؑ نے فرمایا: مجنب غسل کرے اور میت کو چھوڑ دیں کیونکہ غسل جنابت فرض ہے اور غسل میت سنت ہے۔

جناب الشیخ الطوسی رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں: ان دونوں حدیثوں میں بھی گذشتہ والی تاویل جاری کریں گے اور یہ نقل ا ہے کہ جب میت اور مجنب ایک مقام پر موجود ہوں تو میت کو غسل دیا جائے اور مجنب تیمم کرے۔

حدیث نمبر 20/288

روى ذلك علي بن محمد عن محمد بن علي عن بعض اصحابنا عن أبي عبد الله عليه السلام قال قلت: الميت والجنب يتفقان في مكان واحد لا يكون فيه الماء إلا بقدر ما يكتفي به احدهما ايهما اولى أن يجعل الماء له؛ قال: تيمم الجنب ويغسل الميت بالماء.

جناب الشیخ رحمۃ اللہ علیہ نے جناب علی بن محمد سے اور انھوں نے محمد بن علی سے اور بعض اصحاب سے اور انھوں نے ب امام ابوعبداللہ علیہ السلام سے نقل کیا ہے کہ راوی بیان کرتا ہے کہ میں نے حضرت امام ابوعبداللہ علیہ السلام کی خدمت میں

https://www.shiabookspdf.com

https://www.shiabookspdf.com

عرض کیا: ایک جگہ میت اور مجنب دونوں موجود ہیں اور اس جگہ پانی صرف اتنا ہے کہ ایک کے لیے کافی ہوگا دونوں کے لیے نہیں تو ان دونوں میں کس کے لیے پانی کو قرار دینا اولیٰ ہے؟
آپؑ نے فرمایا: مجنب تیمم کرے اور میت کو پانی کے ساتھ غسل دیا جائے۔

حدیث نمبر 21/289

وأما الخبر الذي رواه محمد بن أحمد بن يحيى عن الحسين ابن الحسن اللؤلؤي عن احمد بن محمد عن سعد بن أبي خلف قال سمعت أبا عبد الله عليه السلام يقول: الغسل في اربعة عشر موطناً، واحد فريضة والباقي سنة فالمراد به انه ليس بفرض المذكور بظاهر اللفظ في القرآن وان جاز ان تثبت بالسنة اغسال أخر مفترضة. وقد بينا ما ورد من جهة السنة مما يتضمن وجوب هذه الاغسال، ثم ابتدأ بذكر الاغسال المسنونة.
فقال: (وأما الاغسال المسنونة فغسل الجمعة سنة مؤكدة على الرجال والنساء).
يدل على ذلك ما يتضمن حديث عثمان بن عيسى عن سماعة عن أبي عبد الله عليه السلام المقدم ذكره، وايضاً

جناب الشیخ علیہ الرحمہ فرماتے ہیں: وہ روایت جس کو جناب سعد بن ابی خلف نے نقل کیا ہے، وہ بیان کرتے ہیں کہ میں نے حضرت امام ابوعبداللہ علیہ السلام سے سنا ہے کہ آپؑ نے فرمایا: غسل چودہ ہیں، ان میں سے ایک واجب باقی سنت ہیں۔

جناب الشیخ الطوسی علیہ الرحمہ فرماتے ہیں: اس سے مراد ہیں کہ فرض سے مراد ہے کہ ظاہر قرآن کے الفاظ میں ذکر نہیں ہوئے۔ اگر دوسرے غسلوں کو سنتِ رسولؐ سے وجوب ثابت ہے اور ہم بیان کر چکے ہیں سنت میں سے وہ روایات جو ان غسلوں کے وجوب کو متضمن ہیں۔

مستحب غسل

مسئلۃ: جناب الشیخ علیہ الرحمہ فرماتے ہیں: بہرحال مستحب غسل پس ان میں سے غسلِ جمعہ کہ جو مردوں اور

https://www.shiabookspdf.com

https://www.shiabookspdf.com

عورتوں کے لیے سنتِ موکدہ [1] ہے۔

جناب الشیخ الطوسی علیہ الرحمہ فرماتے ہیں: ان پر وہ حدیث دلالت کرتی ہے جس کو جناب عثمان بن عیسیٰ نے جناب سماعہ سے اور انھوں نے جناب امام جعفر صادق علیہ السلام سے ذکر کی ہے کہ جس کا ذکر پہلے سے گزر چکا ہے اور چند اور روایات جو ان کے استحباب کو بیان کرتی ہیں۔

{حدیث نمبر 22/290}

ما أخبرني به الشيخ أيده الله تعالى عن أحمد بن محمد عن أبيه عن الحسين بن الحسن بن أبان عن الحسين بن سعيد عن النضر بن سويد عن ابن سنان عن أبي عبد الله عليه السلام قال: الغسل من الجنابة، ويوم الجمعة، ويوم الفطر، ويوم الاضحى، ويوم عرفة عند زوال الشمس، ومن غسل ميتاً وحين يحرم، وعند دخول مكة والمدينة، ودخول الكعبة، وغسل الزيارة، والثلاث الليالي من شهر رمضان.

جناب الشیخ علیہ الرحمہ نے جناب عبداللہ ابن سنان سے نقل کیا ہے، وہ بیان کرتے ہیں کہ حضرت امام ابوعبداللہ الصادق علیہ السلام نے فرمایا: غسلِ جنابت، غسلِ جمعہ، عیدالفطر کے دن کا غسل، عیدالاضحیٰ کے دن کا غسل، عرفہ کے دن زوالِ آفتاب کے وقت کا غسل اور جو میت کو غسل دے (غسل مس میت) اور احرام باندھنے سے قبل غسل، مکہ اور مدینہ میں داخل ہونے کے لیے غسل، کعبہ میں داخل ہونے کے لیے غسل، زیارت کے لیے غسل اور ماہِ مبارک رمضان کی تین راتوں کا غسل (مستحب ہے)۔

{حدیث نمبر 23/291}

واخبرني الشيخ أيده الله تعالى عن أبي القاسم جعفر بن محمد عن محمد بن يعقوب عن علي بن ابراهيم عن أبيه عن عبد الله بن المغيرة عن أبي الحسن الرضا عليه السلام قال: سألته عن الغسل يوم الجمعة فقال: واجب على كل ذكر وأنثى من عبد أو حر.

---

[1] سنت موکدہ: یعنی سنت میں اس کی بہت زیادہ تاکید کی گئی ہے حتیٰ کہ اگر ترک ہوجائے تو دوسرے دنوں میں اس کی قضا کرنا مستحب ہے۔(مترجم)

https://www.shiabookspdf.com

https://www.shiabookspdf.com

جناب الشیخ رحمہ اللہ نے جناب عبداللہ بن المغیرہ سے نقل کیا ہے، وہ بیان کرتے ہیں کہ میں نے حضرت امام ابوالحسن الرضا علیہ السلام سے جمعہ کے دن کے غسل کے بارے میں سوال کیا۔

آپؑ نے فرمایا: ہر مرد وعورت، آزاد وغلام سب پر واجب ہے۔

﴿حدیث نمبر 24/292﴾

وبهذا الاسناد عن محمد بن يعقوب عن علي بن محمد عن سهل بن زياد ومحمد بن يحيى عن أحمد بن محمد عن ابن أبي نصر عن محمد بن عبيد الله قال سألت الرضا عليه السلام عن غسل يوم الجمعة فقال: واجب على كل ذكر وأنثى من عبد أو حر.

جناب الشیخ رحمہ اللہ نے جناب محمد بن عبیداللہ سے نقل کیا ہے، وہ بیان کرتے ہیں کہ میں نے حضرت امام ابوالحسن الرضا علیہ السلام سے جمعہ کے دن کے غسل کے بارے میں سوال کیا۔

آپؑ نے فرمایا: ہر مرد وعورت، آزاد اور غلام پر واجب ہے۔

﴿حدیث نمبر 25/293﴾

وبهذا الاسناد عن محمد بن يعقوب عن عدة من أصحابنا عن أحمد بن محمد عن علي بن سيف عن أبيه سيف بن عميرة عن الحسين بن خالد قال: سألت أبا الحسن الاول عليه السلام كيف صار غسل يوم الجمعة واجبا؛ قال: إن الله تعالى أتم صلاة الفريضة بصلاة النافلة، وأتم صيام الفريضة بصيام النافلة، وأتم وضوء النافلة بغسل الجمعة ما كان من ذلك من سهو أو تقصير أو نقصان.

جناب الشیخ رحمہ اللہ نے جناب الحسین بن خالد سے نقل کیا ہے اور انھوں نے بیان کیا ہے کہ میں نے حضرت ابوالحسن الرضا علیہ السلام سے سوال کیا کہ غسلِ جمعہ کس طرح واجب ہوگیا ہے؟

جناب امام ابوالحسن علیہ السلام نے فرمایا: تحقیق، اللہ تعالیٰ نے واجب نمازوں کو مستحب نمازوں کے لیے کامل فرمایا اور واجب روزوں کو مستحب روزوں کے ذریعے کامل فرمایا۔ پھر وضو نافلہ کو غسل جمعہ کے ذریعے کامل کیا تاکہ جو اس میں کمی اور سہو اور تقصیر رہ گئی ہے وہ اس سے پوری ہوجائے۔

https://www.shiabookspdf.com

https://www.shiabookspdf.com

حدیث نمبر 26/294

وأخبرني الشيخ أيده الله تعالى عن أحمد بن محمد عن أبيه عن سعد بن عبد الله عن أحمد بن محمد بن عيسى عن علي بن يقطين قال: سألت أبا الحسن عليه السلام عن النساء أعليهن غسل الجمعة؛ قال: نعم. فان قال قائل: كيف تستدلون بهذه الاخبار وهي تتضمن أن غسل الجمعة واجب وعندكم أنه سنة ليس بفريضة؛ قلنا: ما يتمضن هذه الاخبار من لفظ الوجوب فالمراد به أن الاولى على الانسان أن يفعله، وقد يسمى الشئ واجباً إذا كان الاولى فعله والذي يدل على هذا التأويل وان المراد ليس به الفرض الذي لا يسوغ تركه على كل حال.

جناب الشیخ علیہ نے جناب علی بن یقطین سے نقل کیا ہے وہ بیان کرتے ہیں کہ میں امام ابوالحسن اوّل (موسیٰ کاظمؑ) سے سوال کیا کہ کیا عورتوں پر بھی غسلِ جمعہ ہے؟

https://www.shiabookspdf.com

آپؑ نے فرمایا: ہاں، ایسا ہی ہے۔

سوال: اگر سوال کرنے والا سوال کرے ان روایات میں ذکر ہوا ہے کہ غسلِ جمعہ فرض و واجب ہے۔ آپ کے نزدیک سنت کیسے ہوگیا ہے؟

جواب: ہم عرض کرتے ہیں: یہ روایات جو لفظ وجوب کو متضمن ہوں (یعنی وجوب کو ذکر کیا گیا ہے) اس وجوب و فرض سے مراد ہے کہ وہ جس کا انسان کے لیے کرنا اولیٰ ہو۔ بعض اوقات کسی چیز کو اس وقت واجب کہا جاتا ہے جب اس کا کرنا اولیٰ و بہتر ہو۔ اس سے یہ مراد نہیں کہ اس کا کرنا اولیٰ ہے لیکن ترک کرنا کسی حال میں جائز نہیں۔ یہ اور اس تاویل پر ذیل روایات دلالت کرتی ہیں۔

حدیث نمبر 27/295

ما أخبرني به الشيخ أيده الله تعالى عن أحمد بن محمد عن أبيه عن سعد بن عبد الله عن أحمد بن محمد بن عيسى عن الحسن بن علي بن يقطين عن أخيه الحسين عن علي بن يقطين قال سألت أبا الحسن عليه السلام: عن الغسل في الجمعة والاضحى والفطر قال: سنة

https://www.shiabookspdf.com

https://www.shiabookspdf.com

وليس بفريضة.

جناب الشیخ علیہ الرحمہ نے جناب علی بن یقطین سے نقل کیا ہے، وہ بیان کرتے ہیں کہ میں نے امام ابوالحسن علیہ السلام سے جمعہ کے دن غسل اور عید الفطر کے دن کے غسل اور عید الاضحیٰ کے دن کے غسل کے بارے میں سوال کیا۔

آپؑ نے فرمایا: یہ سب سنت ہیں، فرض و واجب نہیں ہیں۔

حدیث نمبر 28/296

واخبرني الشيخ ايده الله تعالى عن أبي القاسم جعفر بن محمد عن أبيه عن سعد بن عبد الله عن يعقوب بن يزيد عن محمد بن أبي عمير عن عمر بن اذينة عن زرارة عن أبي عبد الله عليه السلام قال سألته عن غسل الجمعة: فقال سنة في السفر والحضر إلا أن يخاف المسافر على نفسه القر.

جناب الشیخ علیہ الرحمہ نے جناب زرارہ سے نقل کیا ہے، وہ بیان کرتے ہیں کہ میں نے حضرت امام ابوعبداللہ علیہ السلام سے جمعہ کے دن کے غسل کے بارے میں سوال کیا۔

https://www.shiabookspdf.com

آپؑ نے فرمایا: سفر و حضر دونوں میں سنت ہے سوائے اس صورت کے کہ مسافر سردی کے خوف سے غسل کو چھوڑ سکتا ہے۔

حدیث نمبر 29/297

وبهذا الاسناد عن سعد بن عبد الله عن أحمد بن محمد عن القاسم عن علي قال: سألت أبا عبد الله عليه السلام عن غسل العيدين أواجب هو؟ فقال: هو سنة. قلت فالجمعة؟ قال: هو سنة. فهذا الخبر يدل على أن ما تضمن حديث عثمان بن عيسى عن سماعة من ذكر وجوب غسل العيدين المراد به ما ذكرناه من تأكيد السنة.

جناب الشیخ علیہ الرحمہ نے جناب القاسم سے اور انھوں نے جناب علی سے نقل کیا ہے، وہ بیان کرتے ہیں کہ میں نے حضرت امام ابوعبداللہ الصادق علیہ السلام سے عیدین کے غسل کے بارے میں سوال کیا۔

آپؑ نے فرمایا: دونوں غسل سنت و مستحب ہیں۔

https://www.shiabookspdf.com

https://www.shiabookspdf.com

پھر میں نے روز جمعہ کے غسل کے بارے میں سوال کیا۔

آپؑ نے فرمایا: سنت ہے۔

جناب الشیخ الطوسی علیہ الرحمہ فرماتے ہیں کہ روایت اس پر دلالت کرتی ہے جس کو جناب عثمان بن عیسٰی نے سماعہ سے نقل کیا ہے جس میں ذکر ہوا ہے کہ عیدین کے غسل واجب ہیں۔ اس سے مراد سنت ہے کہ جس کی تاکید کی گئی ہے۔

حدیث نمبر 30/298

فاما ما رواه محمد بن علی بن محبوب عن احمد بن الحسن بن علی عن عمرو بن سعید عن مصدق بن صدقة عن عمار الساباطی قال سألت أبا عبد الله علیه السلام عن الرجل ینسی الغسل یوم الجمعة حتی صلی قال: ان کان فی وقت فعلیه أن یغتسل ویعید الصلاة، وان مضی الوقت فقد جازت صلاته. فهذا الخبر محمول علی الاستحباب، و کذلك ما روی فی قضاء غسل یوم الجمعة من الغد وتقدیمه یوم الخمیس إذا خیف الفوت الوجه فیه الاستحباب علی ما بیناه.

https://www.shiabookspdf.com

جناب الشیخ علیہ الرحمہ فرماتے ہیں وہ روایت جس کو جناب عمار الساباطی نے جناب امام جعفر صادق علیہ السلام سے نقل کیا ہے، جس میں وہ بیان کرتے ہیں کہ میں نے حضرت امام جعفر صادق علیہ السلام سے سوال کیا کہ ایک بندہ جو جمعہ کے دن کا غسل کرنا بھول گیا ہے اور اس نے نماز بھی پڑھ لی ہے تو اس کے لیے کیا حکم ہے؟

آپؑ نے فرمایا: اگر اس کی نماز کا وقت باقی ہے تو وہ شخص غسلِ جمعہ کرے اور دوبارہ اس نماز کو پڑھے۔ اور اگر وقت گزر چکا ہے تو اس کی نماز مجزی و کافی ہے۔

جناب الشیخ الطوسی علیہ الرحمہ فرماتے ہیں اس روایت استحباب پر حمل کیا جائے گا۔ ایسے ہی وہ روایت جو بیان کرتی ہے کہ جس سے غسل جمعہ فوت ہو جائے اس کی قضا کرے یا وہ روایت جو بیان کرتی ہے جس بندے کو خوف ہو کہ جمعہ والے دن وہ غسل نہیں کر سکے گا تو وہ جمعرات کے دن غسل کرے۔ تو اس کو بھی استحباب پر حمل کیا جائے گا جیسا کہ ہم نے بیان کیا ہے۔

https://www.shiabookspdf.com

https://www.shiabookspdf.com

حدیث نمبر 31/299

روى ما ذكرناه أحمد بن محمد عن محمد بن سهل عن أبيه قال سألت أبا الحسن عليه السلام: عن الرجل يدع غسل يوم الجمعة ناسيا أو غير ذلك قال: ان كان ناسيا فقد تمت صلاته وان كان متعمدا فالغسل احب إلي وان هو فعل فليستغفر الله ولا يعود.

جناب الشیخ رحمہ اللہ نے جناب محمد بن سہل سے، اور انھوں نے اپنے والد سے نقل کیا ہے، وہ بیان کرتے ہیں کہ میں نے حضرت امام ابوالحسن علیہ السلام سے سوال کیا: ایک بندہ جس سے جمعہ کے دن کا غسل چھوٹ گیا ہے، خواہ بھول گیا ہو یا ویسے ہی چھوٹ گیا ہے۔

آپؑ نے فرمایا: اگر اس کو بھول گیا ہے تو اس کی نماز درست و مجزی ہے اور اگر اس نے عمداً چھوڑا ہے تو میں زیادہ پسند کرتا ہوں کہ وہ غسل کرے اور پھر اللہ کی بارگاہ میں استغفار کرے اور نماز کا اعادہ نہیں ہے۔

حدیث نمبر 32/300

https://www.shiabookspdf.com

الصفار عن يعقوب بن يزيد عن ابن أبي عمير عن جعفر ابن عثمان عن سماعة بن مهران عن أبي عبد الله عليه السلام في الرجل لا يغتسل يوم الجمعة في اول النهار قال: يقضيه في آخر النهار، فإن لم يجد فليقضه يوم السبت.

جناب الشیخ رحمہ اللہ نے جناب سماعہ بن مہران سے نقل کیا ہے، وہ بیان کرتے ہیں کہ حضرت امام جعفر صادق علیہ السلام نے فرمایا: جو بندہ جمعہ کے دن قبل از ظہر غسل نہ کر سکے تو وہ بعد از ظہر اس کی قضا کرے اور اگر وہ نہ کر سکے تو پھر وہ ہفتہ کے دن اس کی قضا کرے۔

حدیث نمبر 33/301

محمد بن علي بن محبوب عن محمد بن الحسين عن الحسن ابن علي بن فضال عن عبد الله بن بكير عن أبي عبد الله عليه السلام قال: سألته عن رجل فاته الغسل يوم الجمعة قال: يغتسل ما بينه وبين الليل فإن فاته اغتسل يوم السبت.

ثم قال أيده الله تعالى: (وغسل الاحرام للحج سنة ايضا بلا خلاف و كذلك غسل

https://www.shiabookspdf.com

https://www.shiabookspdf.com

الاحرام للعمرة سنة). ويدل على ذلك ما أوردناه من الخبر عن الحسين بن سعيد عن النضر عن ابن سنان عن أبي عبد الله عليه السلام من قوله وحين يحرم ، وإذا كان الاحرام قد يكون للحج والعمرة فقد ثبت ان السنة فيهما جميعاً الغسل.

ثم قال: (وغسل يوم الفطر وغسل يوم الاضحى سنة).

يدل عليه الخبر المذكور من أنه قال ويوم الفطر ويوم الاضحى.

ثم قال: (وغسل يوم الغدير سنة).

ونحن نذكر فيما بعد عند ذكرنا صلاة يوم الغدير ما يدل على أن الغسل في هذا اليوم مستحب مندوب إليه، وعليه ايضا اجماع الفرقة المحقة لا يختلفون في ذلك.

ثم قال أيده الله تعالى: (وغسل يوم عرفة سنة) فالحديث الذي رويناه عن عثمان بن عيسى عن سماعة يتضمن ذكر غسل يوم عرفة.

https://www.shiabookspdf.com

ثم قال أيده الله تعالى: (وغسل اول ليلة من شهر رمضان وغسل ليلة النصف منه وغسل ليلة سبع عشرة منه وليلة تسع عشرة وليلة احدى وعشرين وليلة ثلاث وعشرين سنة مؤكدة) يتضمن ذكر هذه الاغسال الخبر عن عثمان بن عيسى عن سماعة ، وكذلك الخبر الذي رواه الحسين بن سعيد عن النضر عن ابن سنان عن أبي عبد الله عليه السلام، ويدل عليه ايضاً.

جناب الشیخ رحمہ اللہ نے جناب عبداللہ بن بکیر سے نقل کیا ہے، وہ بیان کرتے ہیں کہ میں نے حضرت امام ابوعبداللہ علیہ السلام سے سوال کیا کہ ایک بندہ جس سے جمعہ کے دن کا غسل چھوٹ گیا ہے؟

آپؑ نے فرمایا: وہ اس کے بعد والی رات میں اس کی قضا کرے اور اگر وہ اس رات بھی نہ کر سکے تو اس کو چاہیے کہ وہ ہفتہ کے دن غسل کرے۔

مسئلة: جناب الشیخ المفید رحمہ اللہ فرماتے ہیں: حج کے احرام کے لیے غسل کرنا بھی سنت ہے اور اس میں کوئی خلاف نہیں۔ ایسے ہی عمرہ کے احرام کے لیے غسل کرنا سنت ہے۔

جناب الشیخ رحمہ اللہ فرماتے ہیں جو ہم نے بیان کیا اس پر وہ روایت دلالت کرتی ہے جس کو جناب عبداللہ بن

https://www.shiabookspdf.com

https://www.shiabookspdf.com

سنان نے حضرت امام ابوعبداللہ علیہ السلام سے نقل کیا ہے۔ اس روایت میں آپؑ کا قول ہے: وحین یحرم ، اور احرام کے وقت بھی غسل ہے۔ جب احرام حج وعمرہ کا احرام ہو تو پس ثابت ہو گیا دونوں میں غسل مستحب ہے اور دونوں میں سنت ثابت ہے۔

مسئلۃ: جناب الشیخ المفید رحمہ اللہ فرماتے ہیں: عیدالفطر اور عیدالاضحیٰ کے دنوں کا غسل سنت ہے۔

جناب الشیخ رحمہ اللہ فرماتے ہیں: اس پر وہ روایت دلالت کرتی ہے جس میں آپ نے فرمایا ہے کہ یوم فطر اور یوم ضحیٰ کے دن کا غسل ہے۔

مسئلۃ: پھر جناب الشیخ المفید رحمہ اللہ نے فرمایا: غدیر کے دن کا غسل سنت ہے۔

جناب الشیخ رحمہ اللہ فرماتے ہیں کہ جب ہم روز غدیر کی نماز کا ذکر کریں گے یہ بھی دلالت کرتا ہے کہ غدیر کے دن کا غسل مستحب ہے کہ جس کی تاکید کی گئی ہے۔ اور اس دن کے غسل کے استحباب پر پورے فرقہ حقہ کا اجماع ہے۔ کوئی بھی اس میں اختلاف کرنے والا نہیں۔

https://www.shiabookspdf.com

مسئلۃ: جناب الشیخ المفید رحمہ اللہ نے ذکر کیا ہے کہ عرفہ کے دن کا غسل بھی سنت و مستحب ہے اور وہ حدیث جس کو جناب عثمان بن عیسیٰ نے بیان کیا ہے، اس کے ضمن میں اس کو ذکر کیا گیا ہے۔

مسئلۃ: جناب الشیخ المفید رحمہ اللہ نے فرمایا ہے: ماہِ مبارک رمضان کی پہلی شب کا غسل اور نصف ماہِ رمضان کی شب کا غسل، سترہ ماہِ رمضان کی رات کا غسل، انیس کی رات اور اکیس کی رات اور تئیس کی رات کا غسل یہ سنت موکدہ ہے۔

ان سب غسلوں کو جناب عثمان بن عیسیٰ کی روایت میں ذکر کیا گیا ہے۔ ایسے ہی وہ روایت جس کو جناب الحسین بن سعید نے جناب نضر نے اور انھوں نے جناب عبداللہ بن سنان سے اور اس نے جناب امام جعفر صادق علیہ السلام سے نقل کیا ہے، اس میں بھی ذکر ہوا ہے۔ نیز اس پر ذیل کی روایت دلالت کرتی ہے۔

حدیث نمبر 34/302

ما أخبرني به الشيخ أيده الله عن أحمد بن محمد عن أبيه عن الحسين بن الحسن بن أبان عن الحسين بن سعيد عن حماد عن حريز عن محمد بن مسلم عن أحدهما عليه السلام

https://www.shiabookspdf.com

https://www.shiabookspdf.com

قال: الغسل في سبعة عشر موطناً، ليلة سبع عشرة من شهر رمضان وهي ليلة التقى الجمعان، وليلة تسع عشرة وفيها يكتب الوفد وفد السنة، وليلة احدى وعشرين وهي الليلة التي اصيب فيها أوصياء الانبياء وفيها رفع عيسى بن مريم عليه السلام وقبض موسى عليه السلام، وليلة ثلاث وعشرين يرجى فيها ليلة القدر، ويومي العيدين، وإذا دخلت الحرمين، ويوم تحرم، ويوم الزيارة، ويوم تدخل البيت، ويوم التروية، ويوم عرفة، وإذا غسلت ميتاً أو كفنته أو مسسته بعد ما يبرد، ويوم الجمعة ،وغسل الجنابة فريضة، وغسل الكسوف إذا احترق القرص كله فاغتسل.

ثم قال أيده الله تعالى: (وغسل ليلة الفطر سنة). والذي يدل عليه

جناب الشیخ رحمہ اللہ نے جناب محمد بن مسلم سے نقل کیا ہے، وہ بیان کرتے ہیں کہ امام محمد باقر علیہ السلام یا امام جعفر صادق علیہ السلام نے فرمایا: سترہ قسم کے غسل مستحب ہیں:

1] ماہِ رمضان کی سترہ کی رات جو فریقین کے جمع ہونے کی رات ہے۔

2] انیس کی رات کا غسل کرنا یہ وہ رات ہے جس میں پورے سال کے اُمور کو لکھا جاتا ہے۔

3] اکیس ماہِ رمضان کی رات جس میں انبیاءؑ کے اوصیاءؑ کی آزمائش لی گئی ہے۔ اس رات حضرت عیسیٰ بن مریم کو اُٹھایا گیا اور حضرت موسیٰ کی رحلت ہوئی تھی۔

4] تیئیس کی رات یہ وہ رات ہے جس میں شب قدر ہونے کی اُمید ہے۔

5] عیدین کے دنوں میں غسل

6] حرمین میں داخل ہونے کا غسل

7] احرام باندھنے کے دن کا غسل

8] زیارت کا غسل

9] بیت اللہ میں داخل ہونے کے دن کا غسل

10] عرفہ کے دن کا غسل

11] جب تو میّت کو غسل دے اس کے بعد کا غسل (غسل مسِ میّت)

https://www.shiabookspdf.com

https://www.shiabookspdf.com

یا اس کو کفن دے یا میت کے ٹھنڈا ہونے کے بعد اس کو مس کرنے کا غسل۔

[۱۲] جمعہ کے دن کا غسل فرض ہے۔

[۱۳] گرہن کے دن کا غسل جب سورج کی پوری کی گرہن میں آجائے۔

ان اوقات میں غسل کیا جائے۔

مسئلۃ: اس کے بعد جناب الشیخ المفید رحمۃ اللہ علیہ نے فرمایا ہے: عید الفطر کی رات کا غسل کرنا سنت ہے۔ اور وہ روایت جو اس پر دلالت کرتی ہے وہ ذیل میں ذکر کی جارہی ہے۔

حدیث نمبر 35/303

ما أخبرني به الشيخ أيده الله تعالى عن أبي القاسم جعفر ابن محمد بن يعقوب عن محمد بن يحيى عن أحمد بن محمد عن القاسم بن يحيى عن جده الحسن بن راشد قال قلت: لابي عبد الله عليه السلام إن الناس يقولون ان المغفرة تنزل على من صام شهر رمضان ليلة القدر فقال: يا حسن إن القاريجار إنما يعطى أجره عند فراغه و كذلك العبد، قلت: فما ينبغي لنا ان نعمل فيها؛ فقال: إذا غربت الشمس فاغتسل فإذا صليت الثلاث ركعات فارفع يدك وقل. تمام الحديث.

قال الشيخ أيده الله تعالى: (وغسل دخول مدينة الرسول صلى الله عليه وآله لاداء فرض فيها أونفل سنة وغسل دخول مكة لمثل ذلك سنة وغسل زيارة قبر النبي صلى الله عليه وآله (سنة) وغسل زيارة قبور الائمة عليهم السلام (سنة) وغسل دخول الكعبة (سنة) وغسل دخول المسجد الحرام (سنة) وغسل المباهلة (سنة)).

فهذه الاغسال قد مضى ذكرها في حديث عثمان بن عيسى عن سماعة وبعضها في حديث محمد بن مسلم المقدم ذكره وفيهما غنى عن ايراد غيره ان شاء الله تعالى.

قال الشيخ أيده الله تعالى: (وغسل التوبة من الكبائر (سنة)).

جناب الشیخ رحمۃ اللہ علیہ نے جناب الحسن بن راشد سے نقل کیا ہے وہ بیان کرتے ہیں کہ میں نے حضرت امام صادق علیہ السلام کی خدمت میں عرض کیا: اے فرزند رسولؐ! لوگ یہ کہتے ہیں کہ مغفرت اس پر نازل ہوتی ہے جو ماہ رمضان کے

https://www.shiabookspdf.com

https://www.shiabookspdf.com

روزے رکھے؟

آپؑ نے فرمایا: اے حسن! کاریگر کو کام مکمل کرنے کے بعد اُجرت دی جاتی ہے اور بندے کو بھی ایسا ہی ہے۔

راوی: میں نے عرض کیا: تو ہمارے لیے کیا سزاوار ہے کہ ہم اس رات میں کریں۔

آپؑ نے فرمایا: جب ماہِ رمضان کا آخری سورج غروب ہوجائے تو غسل کرو اور پھر جب تم تین رکعت نماز (نمازِ مغرب) پڑھ لو تو اپنے ہاتھوں کو اُٹھاؤ اور پھر کہو۔

اس کے بعد پوری حدیث درج ہوئی ہے۔اس حصّہ میں آپ نے عیدالفطر کی رات غروبِ آفتاب کے بعد غسل کرنے کا کہا ہے۔

مسئلة: جناب الشیخ المفید رحمہ اللہ فرماتے ہیں: مدینۃ الرسولؐ میں داخل ہونے کا غسل تاکہ اس میں فرض کو ادا کیا جائے یا نفل ادا کیے جائیں۔اور مکہ میں داخل ہونے کا غسل یہ بھی اس کی مثل سنت ہے۔اور رسولِ خدا صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی قبر کی زیارت کے لیے غسل کرنا سنت ہے اور ائمہ علیہم السلام کی قبور کی زیارت کے لیے غسل کرنا سنت ہے۔

https://www.shiabookspdf.com

اور کعبہ میں داخل ہونے کے لیے غسل کرنا سنت ہے اور مسجد الحرام میں داخل ہونے کا غسل سنت ہے اور مباہلہ کے لیے غسل کرنا سنت ہے۔

جناب الشیخ الطوسی رحمہ اللہ فرماتے ہیں: ان میں سے اکثر غسلوں کا ذکر جناب عثمان بن عیسٰی کی روایت کہ جو انھوں نے جناب سماعہ سے نقل کی ہے، اس میں ہوا ہے اور کچھ کا ذکر اس روایت میں بھی ہوا ہے جس کو جناب محمد بن مسلم نے نقل کیا ہے جس کا ذکر ہوچکا ہے۔اور ان دونوں کی وجہ سے کسی روایت کو ذکر کرنے سے بے نیاز ہوجاتے ہیں۔

مسئلة: جناب الشیخ المفید رحمہ اللہ فرماتے ہیں: گناہانِ کبیرہ سے توبہ کرنے کے لیے غسل کرنا بھی سنت ہے۔

حدیث نمبر 36/304

روی عن أبي عبد الله عليه السلام ان رجلا جاء إليه فقال له: ان لي جيرانا ولهم جوار يتغنين ويضربن بالعود فربما دخلت المخرج فأطيل الجلوس استماعا مني لهن فقال له عليه السلام لا تفعل، فقال والله ما هو شيء آتيه برجلي إنما هو سماع اسمعه بأذني فقال الصادق عليه السلام يالله أنت أما سمعت الله يقول: (ان السمع والبصر

https://www.shiabookspdf.com

https://www.shiabookspdf.com

والفؤاد كل أولئك كان عنه مسؤولا) فقال الرجل كأني لم أسمع بهذه الآية من كتاب الله عزوجل من عربي ولا عجمي لا جرم إني قد تركتها وإني استغفر الله تعالى فقال له الصادق عليه السلام: قم فاغتسل وصل ما بدا لك فلقد كنت مقيما على أمر عظيم ما كان اسوء حالك لو مت على ذلك استغفر الله واسأله التوبة من كل ما يكره فانه لا يكره إلا القبيح دعه لاهله فان لكل اهلا. ثم ذكر غسل الاستسقاء وقد مضى ذكره في حديث بن عيسى عن سماعة ثم ذكر بعد غسل صلاة الاستخارة وغسل صلاة الحوائج. فيدل على ذلك.

جناب الشیخ رحمہ اللہ نے جناب مسعدہ بن زیاد سے نقل کیا ہے، وہ بیان کرتے ہیں کہ میں حضرت امام صادق علیہ السلام کی خدمت میں موجود تھا کہ ایک شخص نے آپؑ کی خدمت میں عرض کیا: میرے ماں باپ آپؑ پر قربان ہو جائیں میرے پڑوس میں کچھ گانے بجانے والی لڑکیاں ہیں جو گاتی اور سارنگی بجاتی ہیں اور میں بعض اوقات اپنے غسل خانہ میں جاتا ہوں تو وہاں زیادہ دیر بیٹھا رہتا ہوں تاکہ میں ان کی آواز کو سنو تو اس کے لیے کیا حکم ہے؟

آپؑ نے فرمایا: ایسا نہ کیا کرو۔

راوی: میں نے عرض کیا: میں اپنے قدموں پر چل کر سننے نہیں جاتا وہ ان کی فقط آواز ہے جو میں سنتا ہوں۔

امامؑ نے فرمایا: تُو نے اللہ تعالیٰ کا یہ فرمان نہیں سنا جس میں وہ فرماتا ہے: إِنَّ السَّمْعَ وَالْبَصَرَ وَالْفُؤَادَ كُلُّ أُولَٰئِكَ كَانَ عَنْهُ مَسْئُولًا (سورۂ اسراء: آیت ۳۶) "تحقیق کان، آنکھیں اور دل ان میں سے ہر ایک سے سوال کیا جائے گا"۔

اس بندے نے عرض کیا: گویا میں نے قرآن کریم کی اس آیت کو آج تک کسی سے نہیں سنا، نہ کسی عربی سے اور نہ کسی عجمی سے۔ میں آج کے بعد اس کو چھوڑ دوں گا اور میں اللہ کی بارگاہ میں توبہ و استغفار کرتا ہوں۔

امامؑ نے فرمایا: اٹھو اور غسل کرو اور جو تیرے لیے ظاہر ہوا ہے اس کی مغفرت کے لیے نماز ادا کرو اور توبہ کرو۔ اگر تو اس حالت پر باقی رہتا اور اگر اس حالت میں مر جاتا تو تیرا بہت برا حال ہوتا۔ پس اللہ سے استغفار کرو اور اس کی بارگاہ میں ہر مکروہ سے توبہ کرو اور وہ کسی کو ناپسند و مکروہ نہیں قرار دیتا مگر جو قبیح ہوتا ہے اور قبیح اور برے کام کو چھوڑ دو۔ ہر برائی کا کوئی اہل ہوتا ہے (جو اس کے ساتھ ہوگا)۔

https://www.shiabookspdf.com

https://www.shiabookspdf.com

مسئلہ: جناب الشیخ المفید رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں: طلب باراں کے لیے پڑھی جانے والی نماز سے قبل بھی غسل کرو اور جناب عثمان بن عیسیٰ کی نقل کردہ حدیث میں اس کا ذکر موجود ہے اور اس کے بعد استخارہ کی خاطر پڑھی جانے والی نماز سے قبل بھی غسل مستحب ہے۔ اور نماز حاجت سے قبل بھی غسل مستحب ہے۔ اور اس پر ذیل والی روایت دلالت کرتی ہے۔

حدیث نمبر 37/305

ما أخبرني به الشيخ أيده الله تعالى عن أبي القاسم جعفر بن محمد عن محمد بن يعقوب عن علي بن ابراهيم عن أحمد بن أبي عبد الله عن زياد القندي عن عبد الرحيم القصير قال دخلت على أبي عبد الله عليه السلام فقلت له: جعلت فداك اني اخترعت دعاء فقال: دعني من اختراعك إذا نزل بك أمر فافزع إلى رسول الله صلى الله عليه وآله وصل ركعتين تهديهما إلى رسول الله صلى الله عليه وآله، قلت كيف أصنع؟ قال: تغتسل وتصلي ركعتين، وذكر الحديث، الخ، ثم قال أبو عبد الله عليه السلام: أنا الضامن على الله أن لا تبرح من مكانك حتى تقضى حاجتك.

https://www.shiabookspdf.com

جناب الشیخ رحمۃ اللہ علیہ نے جناب عبدالرحیم القصیر سے نقل کیا ہے، وہ بیان کرتے ہیں کہ میں حضرت امام ابوعبداللہ الصادق علیہ السلام کی خدمت میں حاضر ہوا اور عرض کیا: میں آپؑ پر قربان ہو جاؤں میں نے ایک دُعا اختراع (بنائی) کی ہے۔

آپؑ نے فرمایا: جس کو تُو نے اختراع کیا ہے اس کو چھوڑو۔ جب بھی تیرے لیے کوئی مصیبت آئے تو رسولؐ خدا کی پناہ میں چلے جاؤ اور دو رکعت نماز پڑھو اور ان کو ہدیہ کرو۔

راوی: میں نے عرض کیا: مجھے اس کے لیے کیا کرنا چاہیے؟

آپؑ نے فرمایا: تم غسل کرو اور دو رکعت نماز پڑھو اور پھر اپنی حاجت طلب کرو۔

جناب امام ابوعبداللہ علیہ السلام نے فرمایا: میں اللہ کو ضامن بنا کر کہتا ہوں کہ تم اپنی جگہ سے نہیں ہٹو گے مگر یہ کہ تیری حاجت پوری ہو جائے گی۔

حدیث نمبر 38/306

وبهذا الاسناد عن محمد بن يعقوب عن محمد بن يحيى عن أحمد بن محمد عن علي بن ذويل

https://www.shiabookspdf.com

https://www.shiabookspdf.com

عن مقاتل بن مقاتل قال قلت: للرضا عليه السلام جعلت فداك علمني دعاء لقضاء الحوائج قال فقال: إذا كانت لك حاجة إلى الله تعالى مهمة فاغتسل والبس انظف ثيابك، وذكر الحديث.

جناب الشیخ رحمۃ اللہ علیہ نے جناب مقاتل بن مقاتل سے نقل کیا ہے، وہ بیان کرتے ہیں کہ میں نے حضرت امام رضا علیہ السلام کی خدمت میں عرض کیا: میں آپؑ پر قربان ہوجاؤں مجھے طلب حاجت کے لیے کوئی دُعا تعلیم فرمائیں۔

آپؑ نے فرمایا: جب بھی تجھے اللہ کی بارگاہ میں اہم حاجت پیش جائے تو غسل کرو، پاک وصاف کپڑے زیب تن کرو اور نماز پڑھو اور پھر دُعا کرو۔

حدیث نمبر 39/307

واخبرني الشيخ أيده الله تعالى عن أحمد بن محمد عن أبيه عن الحسين بن الحسن بن أبان عن الحسين بن سعيد عن فضالة عن معاوية بن وهب عن زرارة عن أبي عبد الله عليه السلام في الامر يطلبه الطالب من ربه قال: يتصدق في يومه على ستين مسكينا على كل مسكين صاع بصاع النبي صلى الله عليه وآله فإذا كان الليل فاغتسل في ثلث الليل الثاني ويلبس ادنى ما يلبس، وذكر الحديث إلى ان قال: فإذا رفع رأسه في السجدة الثانية استخار الله مائة مرة يقول: وذكر الدعاء.

ثم قال أيده الله تعالى: (وغسل ليلة النصف من شعبان سنة).

جناب الشیخ رحمۃ اللہ علیہ نے جنابِ زرارہ سے نقل کیا ہے اور انھوں نے جناب امام ابوعبداللہ علیہ السلام سے نقل کیا ہے کہ آپؑ نے اللہ تعالیٰ سے حاجت طلب کرنے والا کس طرح حاجت کرے۔

آپؑ نے فرمایا: ایک دن میں ساٹھ مساکین پر صدقہ کرے اور ہر مسکین کو ایک صاع رسولؐ خدا کے صاع کے حساب سے دے اور پھر جب رات ہوجائے تو رات کے دوسرے ثلث کے بعد غسل کرے (یعنی آخری ثلث میں غسل کرے) ادنیٰ لباس زیب تن کرے اور پھر نماز پڑھے۔

فرمایا: جب دوسرے سجدے سے سر اُٹھائے اور سو مرتبہ اللہ تعالیٰ سے خیر کو طلب کرے اور پھر دُعا کرے۔

مسئلۃ: جناب الشیخ المفید رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں: ۱۵ شعبان کی رات کا غسل سنت ہے۔

https://www.shiabookspdf.com

https://www.shiabookspdf.com

حدیث نمبر 40/308

اخبرنی جماعة عن أبي محمد هارون بن موسٰی عن الحسین بن محمد بن الفرزدق القطعی البزاز قال حدثنا الحسین بن أحمد المالکی قال حدثنا احمد ابن هلال العبرتائی قال حدثنا محمد بن أبي عمیر عن حماد بن عثمان عن أبي بصیر عن أبي عبد الله علیه السلام قال: صوموا شعبان واغتسلوا لیلة النصف منه ذلك تخفیف من ربکم.

ثم قال: (وغسل قاضی صلاة الکسوف ولترکه ایاها متعمدا سنة). یدل علی ذلك.

جناب الشیخ رحمۃ اللہ علیہ نے جناب ابوبصیر رحمۃ اللہ علیہ سے نقل کیا ہے اور انھوں نے حضرت امام ابوعبداللہ الصادق علیہ السلام سے روایت کیا ہے کہ آپؑ نے فرمایا: شعبان میں روزے رکھو اور نصف شعبان کی رات کو غسل کرو یہ تمھارے ربّ کی طرف سے تخفیف ہے۔

مسئلة: جس بندے نے گرہن کی نماز کو عمداً چھوڑا ہو، جب وہ اس کی قضا کرے تو اس کے لیے غسل کرنا سنت ہے۔ اس پر دلیل ذیل کی روایت ہے۔

https://www.shiabookspdf.com

حدیث نمبر 41/309

ما أخبرنی به الشیخ أیده الله تعالی عن أحمد بن محمد عن أبیه عن الحسین بن الحسن بن ابان عن الحسین بن سعید عن حماد عن حریز عمن أخبره عن أبي عبد الله علیه السلام قال: ذا انکسف القمر فاستیقظ الرجل ولم یصل فلیغتسل من غد ولیقض الصلاة ،وان لم یستیقظ ولم یعلم بانکساف القمر فلیس علیه الا القضاء بغیر غسل.

وقال الشیخ ایده الله تعالی: (وغسل المولود عند ولادته سنة) وقد تقدم ذکره فی حدیث عثمان بن عیسٰی عن سماعة.

جناب الشیخ رحمۃ اللہ علیہ نے جناب حریز سے نقل کیا ہے اور انھوں نے اس بندے سے نقل کیا ہے جس نے امام صادق علیہ السلام سے اس کو خبر دی ہے وہ بیان کرتے ہیں کہ حضرت امام صادق علیہ السلام نے فرمایا: چاند کو گرہن لگے اور کوئی بندہ نیند سے بیدار ہوا اور اس نے عمداً نماز نہیں پڑھی، اس کو چاہیے کہ اس کی قضا کرنے سے قبل غسل کرے اور

https://www.shiabookspdf.com

https://www.shiabookspdf.com

اگر وہ سو رہا ہو، بیدار نہ ہو اور اس کو گرہن کا علم بھی نہ ہو تو اس صورت میں اس پر بغیر غسل کے قضا واجب ہے۔

مسئلة: جناب الشیخ المفید رضی اللہ عنہ سے فرماتے ہیں: ولادت کے وقت مولود کو غسل دینا سنت ہے اور اس بارے میں جناب عثمان بن عیسیٰ کی روایت میں ذکر ہو چکا ہے۔

https://www.shiabookspdf.com

https://www.shiabookspdf.com

https://www.shiabookspdf.com

﴿باب 6﴾

جنابت کا حکم اور اس سے طہارت حاصل کرنے کا بیان

جناب الشیخ المفید رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں: جنابت دو چیزوں کی وجہ سے ہوتی ہے:

[۱] منی کا اُچھل کر نکلنا خواہ بیداری کی حالت میں نکلے یا نیند کی حالت میں ہر حالت میں۔

[۲] دخول، شرمگاہ میں دخول، خواہ منی خارج ہو یا نہ ہو۔

مرد اور عورت دونوں اس میں شریک ہیں کیونکہ اگر عورت کی منی نکل آئے خواہ نیند میں یا بیداری کی صورت میں اس پر بھی غسل واجب ہے اور ایسے ہی مرد اگر عورت میں دخول کرے خواہ دونوں کا انزال ہوا ہو یا نہ ہوا ہو دونوں پر غسل کرنا واجب ہے۔

https://www.shiabookspdf.com

وہ روایات جو اس پر دلالت کرتی ہیں ان کو ان شاء اللہ بیان کروں گا۔

﴿حدیث نمبر 1/310﴾

ما أخبرني الشيخ أيده الله تعالى عن أبي القاسم جعفر بن محمد عن محمد بن يعقوب عن محمد بن يحيى عن محمد بن الحسين عن صفوان بن يحيى عن العلا بن رزين عن محمد بن مسلم عن احدهما عليهما السلام قال سألته متى يجب الغسل على الرجل والمرأة؟ فقال: إذا ادخله فقد وجب الغسل والمهر والرجم.

جناب الشیخ رحمۃ اللہ علیہ نے جناب محمد بن مسلم سے نقل کیا ہے، وہ بیان کرتے ہیں کہ میں نے حضرت امام محمد باقر علیہ السلام یا امام جعفر صادق علیہ السلام سے سوال کیا: عورت اور مرد پر غسل کب واجب ہوگا؟

آپؑ نے فرمایا: جب مرد عورت میں دخول کرے تو اس پر غسل واجب ہوگا اور مہر بھی واجب ہو جائے گا۔ اگر نکاح ہوا ہوگا اور اگر نکاح نہیں تو رجم ثابت ہو جائے گا۔

https://www.shiabookspdf.com

https://www.shiabookspdf.com

حدیث نمبر 2/311

وبهذا الاسناد عن محمد بن يعقوب عن عدة من اصحابنا عن أحمد بن محمد بن عيسى عن محمد بن اسماعيل قال سألت الرضا عليه السلام عن الرجل يجامع المرأة قريبا من الفرج فلا ينزلان متى يجب الغسل؟ فقال: إذا التقى الختانان فقد وجب الغسل، قلت التقاء الختانين هو غيبوبة الحشفة؟ قال: نعم.

جناب الشیخ رحمۃ اللہ علیہ نے جناب محمد بن اسماعیل سے نقل کیا ہے، وہ بیان کرتے ہیں کہ میں نے حضرت امام ابوالحسن الرضا علیہ السلام سے سوال کیا کہ مرد اگر عورت کے ساتھ اس کی شرمگاہ کے قریب مباشرت کرے اور دونوں کا انزال نہ ہوا ہو تو ان پر غسل کب واجب ہوگا؟

آپؑ نے فرمایا: جب دونوں ختنہ گاہیں آپس میں مل جائیں تو غسل واجب ہو جائے گا۔

میں نے عرض کیا: ملنے سے مراد حشفہ کا عورت کی شرمگاہ میں غائب ہونا ہے؟

آپؑ نے فرمایا: ہاں، ایسا ہی ہے۔

https://www.shiabookspdf.com

حدیث نمبر 3/312

وبهذا الاسناد عن احمد بن محمد عن الحسن بن علي بن يقطين عن أخيه الحسين عن علي بن يقطين قال: سألت أبا الحسن عليه السلام عن الرجل يصيب الجارية البكر لا يفضي إليها أعليها الغسل؟ قال: إذا وضع الختان على الختان فقد وجب الغسل البكر وغير البكر.

جناب الشیخ رحمۃ اللہ علیہ نے جناب علی بن یقطین سے نقل کیا ہے، وہ بیان کرتے ہیں کہ میں نے حضرت امام ابوالحسن الکاظم علیہ السلام سے سوال کیا کہ ایک مرد اپنی باکرہ کنیز سے مباشرت کرتا ہے (دخول کرتا ہے) لیکن اس کا پردہ بکارت نہیں پھٹتا تو کیا اس پر غسل واجب ہوگا؟

آپؑ نے فرمایا: ختنہ گاہ دوسرے کے ختنہ گاہ میں رکھو گے (داخل کرو گے) تو اس پر غسل واجب ہے خواہ باکرہ ہو یا باکرہ نہ ہو۔

https://www.shiabookspdf.com

https://www.shiabookspdf.com

حدیث نمبر 4/313

وبهذا الاسناد عن محمد بن يعقوب عن علي بن إبراهيم عن أبيه عن ابن أبي عمير عن حماد بن عثمان عن الحلبي قال سألت أبا عبد الله عليه السلام عن المفخذ أعليه غسل؛ قال: نعم إذا انزل.

جناب الشیخ رحمہ اللہ نے جناب الحلبی سے نقل کیا ہے، وہ بیان کرتے ہیں کہ میں نے حضرت امام ابوعبداللہ علیہ السلام سے سوال کیا: اگر مرد اپنی عورت کے ران پر رکھے تو کیا اس پر غسل واجب ہے؟

آپؑ نے فرمایا: ہاں اگر انزال ہو جائے (یعنی اگر انزال نہ ہو تو پھر واجب نہیں)۔

حدیث نمبر 5/314

وأخبرني الشيخ أيده الله تعالى عن أحمد بن محمد عن أبيه عن الحسين بن الحسن بن أبان عن الحسين بن سعيد عن حماد عن ربعي بن عبد الله عن زرارة عن أبي جعفر عليه السلام قال: جمع عمر بن الخطاب أصحاب النبي صلى الله عليه وآله فقال ما تقولون في الرجل يأتي أهله فيخالطها ولا ينزل؛ فقالت الانصار الماء من الماء، وقال المهاجرون إذا التقى الختانان فقد وجب عليه الغسل، فقال عمر لعلي عليه السلام ما تقول يا أبا الحسن؛ فقال علي عليه السلام: أتوجبون عليه الحد والرجم ولا توجبون عليه صاعا من ماء إذا التقى الختانان فقد وجب عليه الغسل فقال عمر: القول ما قال المهاجرون ودعوا ما قالت الانصار.

جناب الشیخ رحمہ اللہ نے جناب زرارہ رحمہ اللہ سے نقل کیا ہے اور انھوں نے جناب امام ابوجعفر الباقر علیہ السلام سے نقل کیا ہے، آپؑ نے فرمایا: خلیفہ دوم نے رسول خدا صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے اصحاب کو جمع کیا اور کہا: اگر ایک مرد اپنی عورت سے دخول کرے لیکن اس کی منی خارج نہ ہو تو کیا اس پر غسل واجب ہے اس میں تمھاری کیا رائے ہے؟

انصار نے کہا: جب منی خارج ہوگی تو غسل واجب ہوگا۔

مہاجرین نے کہا: جب دونوں ختنہ گاہ آپس میں جمع ہوں گی تو غسل واجب ہے۔

https://www.shiabookspdf.com

https://www.shiabookspdf.com

خلیفہ صاحب نے حضرت علیؑ سے کہا: اے ابوالحسنؑ! آپؑ اس مسئلہ میں کیا فرماتے ہیں کہ اگر کوئی مرد کسی غیر عورت میں دخول کرے اور اس کی منی خارج نہ ہو تو کیا اس پر حد زنا ثابت کرتے ہیں اور اس پر رجم ثابت ہے لیکن تم اس پر غسل واجب نہیں قرار دیتے؟

تو آپؑ نے خلیفہ دوم سے فرمایا: وہ قول جو مہاجرین نے کہا وہ اخذ کرو اور جو انصار نے کہا ہے اس کو چھوڑ دو۔

حدیث نمبر 6/315

وبهذا الاسناد عن الحسين بن سعيد عن فضالة عن أبان ابن عثمان عن عنبسة بن مصعب عن أبي عبد الله عليه السلام قال: كان علي عليه السلام لا يرى في شيء الغسل إلا في الماء الاكبر. هذا الخبر يدل على وجوب الغسل من الماء الاكبر سواء أنزل بشهوة أو بغير شهوة في النوم كان ذلك أو في اليقظة وعلى كل حال، وقوله لم يكن يرى الغسل الا في الماء الاكبر فمعناه إذا لم يكن قد التقى الختانان فليس في شيء بعد ذلك غسل الا في الماء الاكبر بدلالة ما تقدم من الاخبار.

جناب الشیخ رحمۃ اللہ علیہ نے جناب عنبسہ بن مصعب سے نقل کیا ہے اور انھوں نے حضرت امام ابوعبداللہ الصادق علیہ السلام سے نقل کیا ہے کہ آپؑ نے فرمایا: امیرالمومنین حضرت علیؑ غسل کو ماء اکبر (منی) کے نکلنے پر قرار دیتے تھے۔

جناب الشیخ الطوسی رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں: یہ روایت دلالت کرتی ہے کہ غسل ماء اکبر (منی) کی وجہ سے واجب ہوتا ہے خواہ وہ شہوت کے ساتھ خارج ہو یا بغیر شہوت کے، نیند کی حالت میں خارج ہو یا جاگتے ہوئے، خواہ کسی حالت میں ہو اور آپؑ کا فرمانا کہ آپؑ غسل کو ماء اکبر میں فقط قرار دیتے تھے۔ اس سے مراد ہے کہ جب مرد اور عورت کی شرمگاہ آپس میں نہ ملیں (دخول نہ ہو) تو اس وقت تک سوائے انزال منی کے غسل واجب نہیں ہے جیسا کہ گذشتہ روایت بھی اسی پر دلالت کرتی ہے اور بعد والی بھی اس پر دلالت کرتی ہے۔

حدیث نمبر 7/316

واخبرني الشيخ أيده الله تعالى عن أبي القاسم جعفر بن محمد عن محمد بن يعقوب عن محمد بن يحيى عن أحمد بن محمد بن عيسى عن علي بن الحكم عن الحسين بن أبي العلا قال:

https://www.shiabookspdf.com

https://www.shiabookspdf.com

سألت أبا عبد الله علیه السلام عن الرجل یری فی المنام حتی یجد الشهوة وهو یری انه قد احتلم وإذا استیقظ لم یر فی ثوبه الماء ولا فی جسده قال: لیس علیه الغسل وقال کان علی علیه السلام یقول: إنما الغسل من الماء الاکبر فإذا رأی فی منامه ولم یر الماء الاکبر فلیس علیه غسل.

جناب الشیخ رحمہ اللہ نے جناب الحسین بن ابی العلاء سے نقل کیا ہے وہ بیان کرتے ہیں کہ میں نے حضرت ابوعبداللہ علیہ السلام سے سوال کیا: ایک بندہ خواب دیکھتا ہے کہ اس پر شہوت طاری ہوتی ہے اور وہ دیکھتا ہے کہ اس شہوت کی وجہ سے اس کو احتلام ہوا ہے (یعنی منی خارج ہوئی ہے) لیکن جب وہ بیدار ہوتا ہے تو وہ اپنے کپڑوں اور جسم پر منی کے آثار کو نہیں پاتا تو اس کا کیا حکم ہے؟

آپؑ نے فرمایا: اس پر غسل واجب نہیں ہے اور فرمایا: حضرت علیؑ فرماتے تھے کہ غسل فقط ماء اکبر کی وجہ سے ہے۔ پس جب اس نے خواب دیکھا ہے اور وہ منی کو اپنے کپڑوں اور جسم پر نہیں دیکھتا تو اس پر غسل بھی واجب نہیں ہے۔

https://www.shiabookspdf.com

حدیث نمبر 8/317

فأما ما رواه علی بن جعفر عن أخیه موسی بن جعفر علیه السلام قال سألته عن الرجل یلعب مع المرأة ویقبلها فیخرج منه المنی فما علیه؛ قال: إذا جاءت الشهوة ودفع وفتر بخروجه فعلیه الغسل، وإن کان إنما هو شئ لم یجد له فترة ولا شهوة فلا بأس. قوله علیه السلام وإن کان إنما هو شئ لم یجد له فترة ولا شهوة فلا بأس، معناه إذا لم یکن الخارج الماء الاکبر لان من المستبعد فی العادة والطبائع أن یخرج المنی من الانسان ولا یجد منه شهوة ولا لذة، وإنما اراد انه إذا اشتبه علی الانسان فاعتقد انه منی وان لم یکن فی الحقیقة منیا یعتبره بوجود الشهوة من نفسه، فإذا وجد وجب علیه الغسل وإذا لم یجد علم ان الخارج منه لیس بمنی.

جناب الشیخ رحمہ اللہ فرماتے ہیں: بہرحال وہ روایت جس کو جناب علی بن جعفر نے اپنے بھائی امام موسیٰ بن جعفر علیہ السلام سے نقل کیا ہے کہ میں نے آپؑ سے سوال کیا کہ ایک بندہ جو اپنی زوجہ سے کھیل رہا ہے اور اس کا بوسہ و کنار کر رہا ہے۔ پھر اس سے منی خارج ہو جائے تو کیا حکم ہے؟

https://www.shiabookspdf.com

https://www.shiabookspdf.com

آپؑ نے فرمایا: جب منی شہوت سے اُچھل کر نکلے اور بعد میں سُستی لاحق ہو جائے تو اس پر غسل واجب ہے۔ اور اگر اس سے کوئی چیز نکلے لیکن اس کے نکلنے کے بعد نہ سُستی ہو اور نہ وہ اُچھل کر نکلے اور نہ ہی شہوت سے نکلے تو اس پر کوئی چیز نہیں (یعنی غسل واجب نہیں) اس پر کوئی حرج نہیں ہے۔

جناب الشیخ الطوسی علیہ الرحمہ فرماتے ہیں کہ یہ جو آپؑ نے فرمایا: اگر وہ نکلنے والی وہ ہے جو نہ اُچھل کر نکلی ہے اور نہ ہی اس میں شہوت پا جائے تو اس پر کوئی حرج نہیں۔ اس سے مراد ہے جب نکلنے والا پانی منی نہ ہو تب اس پر کوئی حرج نہیں کیونکہ عادت اور طبائع سے یہ بہت دُور و بعید ہے کہ انسان سے منی خارج ہو اور اس میں شہوت ولذت نہ پائی جائے۔

مراد یہ ہے کہ جب انسان کے لیے مشتبہ ہو جائے اور وہ اعتقاد رکھتا تھا کہ وہ منی ہے اگرچہ وہ حقیقت میں منی نہ ہو تو اگر وہ اپنے وجود میں شہوت ولذت کو محسوس کرتا ہے۔ پس اگر وہ لذت کو پاتا ہے تو اس پر غسل واجب ہوگا اور اگر وہ اپنے اندر شہوت ولذت کو محسوس نہیں کرتا تو پھر وہ جانتا ہے کہ وہ جو پانی خارج ہوا ہے وہ منی نہیں (لہٰذا اس پر کچھ نہیں)۔

https://www.shiabookspdf.com

حدیث نمبر 9/318

وأخبرني الشيخ أيده الله تعالى عن أبي القاسم جعفر بن محمد عن محمد بن يعقوب عن محمد بن يحيى عن احمد بن محمد عن ابن محبوب عن عبد الله ابن سنان قال سألت أباعبد الله عليه السلام: عن المرأة ترى أن الرجل يجامعها في المنام في فرجها حتى تنزل قال: تغتسل.

جناب الشیخ علیہ الرحمہ نے جناب عبداللہ بن سنان سے نقل کیا ہے، وہ بیان کرتے ہیں کہ میں نے حضرت امام ابوعبداللہ علیہ السلام سے سوال کیا کہ ایک بندہ جس نے خواب میں دیکھا کہ وہ اپنی زوجہ سے مباشرت کر رہا ہے یہاں تک کہ اس کو انزال ہو گیا ہے؟

آپؑ نے فرمایا: اس پر غسل واجب ہے۔

حدیث نمبر 10/319

وأخبرني الشيخ أيده الله تعالى عن أحمد بن محمد عن أبيه عن الحسين بن الحسن بن أبان

https://www.shiabookspdf.com

https://www.shiabookspdf.com

عن الحسين بن سعيد عن حماد بن عثمان عن أديم ابن الحر قال سألت أبا عبد الله عليه السلام عن المرأة ترى في منامها ما يرى الرجل عليها غسل؟ قال: نعم ولا تحدثوهن فيتخذنه علة.

جناب الشیخ رحمۃ اللہ علیہ نے جناب ادیم بن الحر سے نقل کیا ہے، وہ بیان کرتے ہیں کہ میں نے حضرت امام ابوعبداللہ علیہ السلام سے سوال کیا کہ ایک عورت خواب میں وہ دیکھے جو مرد خواب میں دیکھتا ہے (یعنی مرد اس سے مباشرت کر رہا ہے) کیا اس پر غسل واجب ہے؟

آپؑ نے فرمایا: ہاں، لیکن تم ان سے ایسی چیزوں کے بارے میں بیان نہ کرو، ایسا نہ ہو کہ وہ اس کو علت و بہانہ قرار دیں۔ (بدکاری کا بہانہ نہ قرار دیں)۔

حدیث نمبر 11/320

محمد بن الحسن الصفار عن محمد بن عبد الحميد قال حدثني محمد بن الفضيل عن أبي الحسن عليه السلام قال قلت: تلزمني المرأة أو الجارية من خلفي وأنا متك على جنبي فتتحرك على ظهري فتأتيها الشهوة وتنزل الماء أفعليها غسل أم لا؟ قال: نعم إذا جاءت الشهوة وانزلت الماء وجب عليها الغسل.

جناب الشیخ رحمۃ اللہ علیہ نے جناب محمد بن الفضیل سے نقل کیا ہے اور انھوں نے بیان کیا ہے کہ میں نے حضرت امام ابوالحسن علیہ السلام سے عرض کیا: میری کنیز یا میری زوجہ میرے پیچھے سے میرے ساتھ چمٹ جاتی ہے (یعنی عقب سے معانقہ کرتی ہے) اور میری پشت پر بار بار حرکت کرتی ہے اور اس کو شہوت آجاتی ہے اور اس کا انزال ہوجاتا ہے تو کیا اس پر غسل واجب ہے یا نہیں؟

آپؑ نے فرمایا: ہاں، اگر اس پر شہوت طاری ہوئی ہے اور اس کا انزال ہوا ہے تو اس پر غسل واجب ہے۔

حدیث نمبر 12/321

فأما الخبر الذي رواه محمد بن علي بن محبوب عن أحمد بن محمد عن الحسين عن فضالة عن حماد بن عثمان عن عمر بن يزيد قال قلت: لابي عبد الله عليه السلام الرجل يضع

https://www.shiabookspdf.com

https://www.shiabookspdf.com

ذكره على فرج المرأة فيمني أعليها غسل؟ فقال: ان أصابها من الماء شئ فلتغسله وليس عليها شئ إلا أن يدخله. قلت فان امنت هي ولم يدخله؟ قال: ليس عليها الغسل.

جناب الشیخ رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں کہ وہ روایت جس کو جناب عمر بن یزید نے نقل کیا ہے، وہ بیان کرتے ہیں کہ میں نے حضرت امام ابوعبداللہ علیہ السلام سے عرض کیا: ایک بندہ اپنی زوجہ کی شرمگاہ پر اپنا آلہ تناسل رکھتا ہے اور اس کی منی خارج ہوجاتی ہے (بغیر دخول کے) تو کیا عورت پر غسل واجب ہے؟

آپؑ نے فرمایا: اگر منی اس کی شرمگاہ کو لگی ہے تو اس کو دھونا ضروری ہے لیکن اس پر غسل اس وقت تک واجب نہیں ہوگا جب تک دخول نہ ہو۔

راوی: میں نے عرض کیا: اس سے دخول نہیں ہوا اور اس کی منی کا انزال ہوگیا ہے تو اس کا کیا حکم ہے؟

آپؑ نے فرمایا: اس پر غسل واجب نہیں۔

https://www.shiabookspdf.com

حدیث نمبر 13/322

وروى هذا الحديث الحسن بن محبوب في كتاب المشيخة بلفظ آخر عن عمر بن يزيد قال: اغتسلت يوم الجمعة بالمدينة ولبست ثيابي، وتطيبت فمرت بي وصيفة ففخذت لها فأمذيت انا وأمنت هي فدخلني من ذلك ضيق فسألت أبا عبد الله عليه السلام عن ذلك فقال: ليس عليك وضوء ولا عليها غسل. فيحتمل أن يكون السامع قد وهم في سماعه وأنه انما قال أمذت فوقع له أمنت فرواه على ما ظن، ويحتمل أن يكون إنما اجابه عليه السلام على حسب ما ظهر له في الحال منه وعلم انه اعتقد انها أمنت ولم يكن كذلك فأجابه عليه السلام على ما يقتضيه الحكم لا على اعتقاده.

جناب الشیخ رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں: نیز وہ روایت جس کو جناب عمر بن یزید نے نقل کیا ہے، جس میں بیان کرتا ہے کہ میں نے جمعہ کے دن مدینہ میں غسل کیا (غسلِ جمعہ کیا) اور لباس زیب تن کیا اور خوشبو لگائی تو میرے قریب سے میری بیوی گزری اور میں نے اس کو پکڑا اور اس کی رانوں پر اپنا آلہ تناسل رگڑا اور میری مذی خارج ہوئی اور اس کی منی خارج ہوگئی تو مجھے اپنے وضو و غسل کے بارے میں تنگی لاحق ہوئی (یعنی آیا غسل یا وضو واجب ہوا ہے یا نہیں؟)

https://www.shiabookspdf.com

https://www.shiabookspdf.com

ں نے اس کے بارے میں امام جعفر صادق علیہ السلام سے سوال کیا تو آپؑ نے فرمایا: نہ تیرے پر وضو واجب ہے اور
سا پر غسل واجب ہے۔

جناب الشیخ الطوسی رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں: ممکن ہے کہ سننے والے کو سننے میں وہم ہو گیا ہو۔ اس نے کہا ہو کہ میری
خارج ہوئی ہے اور اس سننے والے کو وہم ہوا ہے کہ اس نے کہا کہ وہ کنیز کی منی خارج ہو گئی ہے اور اس کو اس نے
ظن کے مطابق روایت کر دیا ہے۔

اور یہ بھی احتمال ہے کہ امام علیہ السلام نے اس کے حسب ظاہر سے اس کو جواب دیا ہو اور وہ گمان کر رہا تھا کہ اس کی
خارج ہوئی ہے حالانکہ ایسا نہیں تھا تو آپؑ نے اس کو جواب دیا جس کا حکم اقتضاء کرتا تھا نہ کہ اس کے اعتقاد کا۔

حدیث نمبر 14/323

فأما ما رواه محمد بن علي بن محبوب عن أحمد بن محمد عن الحسن بن محبوب عن العلاء بن رزين عن محمد بن مسلم قال قلت: لابي جعفر عليه السلام كيف جعل على المرأة إذا رأت في النوم ان الرجل يجامعها في فرجها الغسل ولم يجعل عليها الغسل إذا جامعها دون الفرج في اليقظة فأمنت؛ قال: لانها رأت في منامها ان الرجل يجامعها في فرجها فوجب عليها الغسل، والآخر إنما جامعها دون الفرج فلم يجب عليها الغسل لانه لم يدخله ولو كان ادخله في اليقظة وجب عليها الغسل أمنت أو لم تمن.

فالوجه في هذا الخبر ايضا ما ذكرناه في الخبر الاول سواء، يدل على ذلك.

جناب الشیخ رحمۃ اللہ علیہ نے جناب محمد بن مسلم سے نقل کیا ہے، وہ بیان کرتے ہیں کہ میں نے حضرت امام ابوجعفر
قر علیہ السلام کی خدمت میں عرض کیا: کیا وجہ ہے جب عورت خواب میں دیکھتی ہے کہ اس کے ساتھ مرد نے اس کی فرج
مباشرت کی ہے تو اس پر غسل واجب ہے اور جب مرد جاگتے ہوئے اس کی فرج کے علاوہ مباشرت کرے پھر
کی منی نکل جائے تب اس پر غسل واجب نہیں؟

آپؑ نے فرمایا: وہ خواب میں دیکھتی ہے کہ مرد نے اس کی شرمگاہ میں دخول کیا ہے۔ بس اس پر غسل واجب
ہے اور جاگتے ہوئے اس کی شرمگاہ میں مباشرت نہیں ہوتی یعنی دخول نہیں ہوا، لہٰذا غسل واجب نہیں ہے۔ غسل

https://www.shiabookspdf.com

https://www.shiabookspdf.com

فقط اس صورت میں ہوگا جب شرمگاہ میں دخول ہو اور اگر جاگتے ہوئے اس میں دخول ہو خواہ منی کا خروج ہو یا نہ ہو دونوں صورتوں میں غسل واجب ہوگا۔

جناب الشیخ الطوسی رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں: اس روایت کو بھی گذشتہ روایت پر حمل کریں گے جو اس پر دلالت کرتی ہے۔

حدیث نمبر 15/324

ما أخبرني به جماعة عن أبي محمد هارون بن موسى عن أبي العباس أحمد بن محمد بن سعيد عن أحمد بن الحسين بن عبد الكريم الاودي عن الحسن بن محبوب عن معاوية بن حكيم قال سمعت أبا عبد الله عليه السلام يقول: إذا امنت المرأة والامة من شهوة جامعها الرجل أو لم يجامعها في نوم كان ذلك أو في يقظة فان عليها الغسل.

جناب الشیخ رحمۃ اللہ علیہ نے جناب احمد بن الحسین بن عبدالکریم الاودی سے نقل کیا ہے اور اس نے جناب الحسن بن محبوب سے اور انھوں نے جناب معاویہ بن حکیم سے نقل کیا ہے، وہ بیان کرتے ہیں کہ میں نے حضرت امام ابوعبداللہ علیہ السلام سے سنا ہے کہ آپؑ نے فرمایا: جب کسی آزاد عورت کو یا کنیز کو منی خارج ہو، خواہ مرد نے اس سے دخول کیا ہے نہیں کیا، خواہ جاگتے میں نکلے یا نیند میں، اس پر غسل واجب ہے۔

حدیث نمبر 16/325

الصفار عن أحمد بن شاذان عن يحيى بن أبي طلحة انه سأل عبدا صالحا عن رجل مس فرج امرأته أو جاريته يعبث بها حتى انزلت، عليها غسل أم لا؟ قال: أليس قد أنزلت من شهوة؟ قلت بلى قال: عليها غسل.

جناب الشیخ رحمۃ اللہ علیہ نے جناب یحییٰ بن ابی طلحہ سے نقل کیا ہے، وہ بیان کرتے ہیں کہ جناب امام موسیٰ کاظم علیہ السلام سے سوال کیا گیا کہ ایک مرد جو اپنی زوجہ یا کنیز کی شرمگاہ کو چھو رہا ہے اور اس سے لذت لے رہا ہے یہاں تک کہ اس کی زوجہ یا کنیز کا انزال ہو گیا ہے تو کیا اس پر غسل واجب ہوگا یا نہیں؟

آپؑ نے فرمایا: کیا اس کا انزال شہوت سے نہیں ہوا؟

میں نے عرض کیا: کیوں نہیں (یعنی شہوت سے ہوا ہے)۔

https://www.shiabookspdf.com

https://www.shiabookspdf.com

آپؑ نے فرمایا: اس پر غسل واجب ہے۔

حدیث نمبر 17/326

وأخبرني الشيخ أيده الله تعالى عن أبي القاسم جعفر ابن محمد بن محمد بن يعقوب عن الحسين بن محمد عن عبد الله بن عامر عن علي بن مهزيار عن الحسين بن سعيد عن محمد بن الفضيل قال سألت أبا الحسن عليه السلام عن المرأة تعانق زوجها من خلفه فتتحرك على ظهره فتأتيها الشهوة فتنزل الماء عليها الغسل اولا يجب عليها الغسل؟

قال: إذا جاءت الشهوة فأنزلت الماء وجب عليها الغسل.

جناب الشیخ رحمہ اللہ نے جناب محمد بن الفضیل سے نقل کیا ہے، وہ بیان کرتے ہیں کہ میں نے حضرت امام ابوالحسن موسیٰ الکاظم علیہ السلام سے سوال کیا:

ایک عورت اپنے شوہر کی پشت سے معانقہ کرتی ہے پھر اس پشت پر ہی حرکت کرتی ہے، پس اس کو شہوت لاحق ہوجاتی ہے۔ پھر اس سے منی کا انزال ہوجاتا ہے تو کیا اس عورت پر غسل واجب ہوگا؟

آپؑ نے فرمایا: اگر اس پر شہوت طاری ہوئی اور پھر انزال ہوا تو اس پر غسل واجب ہے۔

حدیث نمبر 18/327

أحمد بن محمد عن اسماعيل بن سعد الأشعري قال: سألت الرضا عليه السلام عن الرجل يلمس فرج جاريته حتى ينزل الماء من غير أن يباشر يعبث بها بيده حتى تنزل

قال: إذا أنزلت من شهوة فعليها الغسل.

جناب الشیخ رحمہ اللہ نے جناب احمد بن محمد سے اور انھوں نے جناب اسماعیل بن سعد الاشعری سے نقل کیا ہے، وہ بیان کرتے ہیں کہ میں نے جناب امام رضا علیہ السلام سے سوال کیا: جب بندہ اپنی کنیز کی شرمگاہ کو ہاتھ سے مس کرتا ہے یہاں تک کہ بغیر مباشرت کیے ہی اس کا انزال ہوجاتا ہے اور اپنے ہاتھ سے اس کی شرمگاہ کے ساتھ کھیل رہا تھا اور کنیز کا انزال ہوجائے تو اس کا کیا حکم ہے؟

آپؑ نے فرمایا: جب اس کا انزال شہوت سے ہوا ہو تو اس پر غسل واجب ہے۔

https://www.shiabookspdf.com

https://www.shiabookspdf.com

﴿حدیث نمبر 19/328﴾

عنه عن محمد بن اسماعیل بن بزیع قال: سألت الرضا علیه السلام عن الرجل یجامع المرأة فیما دون الفرج فتنزل المرأة هل علیها غسل؛ قال: نعم.

جناب الشیخ رحمۃ اللہ علیہ نے جناب محمد بن اسماعیل بن بزیع سے نقل کیا ہے، وہ بیان کرتے ہیں کہ میں حضرت امام رضا علیہ السلام سے سوال کیا: بندہ اپنی زوجہ سے شرمگاہ کے علاوہ میں مباشرت کرے (جسم کے کسی حصے کے ساتھ اپنا آلہ تناسل رگڑے) اور عورت کو انزال ہوجائے تو کیا اس پر غسل واجب ہے؟۔

آپؑ نے فرمایا: ہاں، واجب ہے۔

﴿حدیث نمبر 20/329﴾

فاما ما رواه الحسین بن سعید عن ابن أبی عمیر عن عمر ابن اذینة قال قلت: لابی عبد الله علیه السلام المرأة تحتلم فی المنام فتهریق الماء الاعظم قال: لیس علیها الغسل.

https://www.shiabookspdf.com

جناب الشیخ رحمۃ اللہ علیہ نے جناب عمر بن اذینہ سے نقل کیا ہے، وہ بیان کرتے ہیں کہ میں نے حضرت امام جعفر صادق علیہ السلام کی خدمت میں عرض کیا: عورت کو نیند میں احتلام ہوجائے اور اس کا مادہ منویہ بھی جاری ہوجائے تو اس کا کیا حکم ہے؟

آپؑ نے فرمایا: اس پر غسل واجب نہیں ہے۔

﴿حدیث نمبر 21/330﴾

وروی هذا الحدیث سعد بن عبد الله عن جمیل بن صالح وحماد بن عثمان عن عمر بن یزید مثل ذلك. فمعناه انها إذا رأت الماء الاعظم فی حال منامها فإذا انتبهت لم تر شیئاً فانه لا یجب علیها الغسل، والذی یدل علی ما قلناه.

جناب الشیخ رحمۃ اللہ علیہ نے اسی قسم کی روایت جناب عمر بن یزید سے بھی نقل کی ہے جس میں امام علیہ السلام نے فرمایا: اس پر غسل واجب نہیں ہے۔

https://www.shiabookspdf.com

https://www.shiabookspdf.com

جناب الشیخ الطوسی علیہ الرحمہ فرماتے ہیں اس کا معنی و مراد یہ ہے کہ اس عورت نے خواب میں ہی دیکھا کہ اس کی منی خارج ہوئی ہے لیکن جب وہ بیدار ہوئی تو اس نے کچھ نہیں دیکھا۔ اس نے منی کے آثار کو نہیں پایا تو اس کے لیے غسل واجب نہیں ہے اور ہماری اس تاویل پر یہ حدیث دلالت کرتی ہے۔

حدیث نمبر 22/331

ما اخبرنی به الشیخ عن أبي القاسم جعفر بن محمد عن محمد بن يعقوب عن عدة من أصحابنا عن أحمد بن محمد عن ابن أبي عمير عن حماد عن الحلبي قال: سألت أبا عبد الله عليه السلام عن المرأة ترى في المنام ما يرى الرجل قال: ان انزلت فعليها الغسل وان لم تنزل فليس عليها الغسل.

جناب الشیخ علیہ الرحمہ نے جناب الحلبی سے نقل کیا ہے، وہ بیان کرتے ہیں کہ میں نے حضرت امام ابوعبداللہ علیہ السلام سے سوال کیا: عورت خواب میں وہ کچھ دیکھتی ہے جو مرد خواب میں دیکھتا ہے (وہ دیکھتی ہے مرد نے اس سے مباشرت کی ہے) اس کا کیا حکم ہے؟

آپؑ نے فرمایا: اگر اس کا انزال ہوگیا ہے تو اس پر غسل واجب ہے اور اگر اس کا انزال نہیں ہوا تو اس پر غسل بھی واجب نہیں ہوگا۔

حدیث نمبر 23/332

فأما ما رواه الصفار عن ابراهيم بن هاشم عن نوح بن شعيب عمن رواه عن عبيد بن زرارة قال قلت له: هل على المرأة غسل من جنابتها إذا لم يأتها الرجل؟ قال: لا، وأيكم يرضى أن يرى أو يصبر على ذلك ان يرى ابنته أو اخته أو أمه أو زوجته أو احدا من قرابته قائمة تغتسل فيقول مالك فتقول احتلمت وليس لها بعل؟ ثم قال: لا ليس عليهن ذلك وقد وضع الله ذلك عليكم، قال: وان كنتم جنبا فاطهروا ولم يقل ذلك لهن. فهذا خبر مرسل لا يعارض به ما قدمناه من الاخبار، ويحتمل أن يكون الوجه فيه ما قلناه في الخبر الاول، ويزيد ما ذكرناه بيانا.

https://www.shiabookspdf.com

https://www.shiabookspdf.com

جناب الشیخ رحمۃ اللہ علیہ نے جناب عبید بن زرارہ سے نقل کیا ہے، وہ بیان کرتے ہیں کہ میں نے امام علیہ السلام کی خدمت میں عرض کیا: عورت سے مرد نے مباشرت نہیں کی تو کیا اس پر غسل واجب ہو جائے گا؟

آپؑ نے فرمایا: نہیں۔

پھر فرمایا: کیا تم میں سے کوئی یہ پسند کرے گا یا اس کو برداشت کرے گا کہ اس کی بیٹی یا ہمشیرہ یا ماں یا زوجہ یا عزیز و اقارب میں سے کوئی عورت غسل کر رہی ہو اور وہ اس سے پوچھے کہ غسل کیوں کر رہی ہو؟ اور وہ جواب دے کہ مجھے احتلام ہو گیا ہے جبکہ اس کا شوہر بھی نہ ہو؟

پھر فرمایا: عورتوں پر غسل واجب نہیں۔ اللہ نے مردوں کے لیے فرمایا: اگر تم جنب ہو تو غسل کرو عورتوں کے لیے نہیں فرمایا کہ وہ غسل کریں۔

جناب الشیخ الطوسی رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں:

اوّلاً: یہ روایت مرسلہ ہے اور گذشتہ صحیح روایات کا مقابلہ کرنے کی صلاحیت نہیں رکھتی۔

https://www.shiabookspdf.com

ثانیاً: اس کو بھی اس پر حمل کریں گے جس پر تاویل پر گذشتہ روایت کو حمل کیا گیا ہے کہ وہ بیدار ہو اور اپنے لباس اور جسم پر منی کے آثار کو نہ پائے تو اس پر غسل واجب نہیں اور اس تاویل کی مزید تائید ذیل والی روایت کرتی ہے۔

حدیث نمبر 24/333

ما أخبرني به الشيخ أيده الله تعالى عن أحمد بن محمد عن أبيه عن سعد بن عبد الله ومحمد بن الحسن الصفار عن أحمد بن محمد عيسى عن الحسين ابن سعيد عن محمد بن اسماعيل قال: سألت أبا الحسن عليه السلام عن المرأة ترى في منامها فتنزل عليها غسل؛ قال: نعم.

جناب الشیخ رحمۃ اللہ علیہ نے جناب محمد بن اسماعیل سے نقل کیا ہے وہ بیان کرتے ہیں کہ میں نے حضرت امام ابوالحسن علیہ السلام سے سوال کیا: عورت خواب دیکھتی ہے پھر اس کا انزال ہو جاتا ہے کیا اس پر غسل ہے؟

آپؑ نے فرمایا: ہاں، ہے۔

https://www.shiabookspdf.com

https://www.shiabookspdf.com

حدیث نمبر 25/334

واخبرنی الشیخ عن أبي القاسم جعفر بن محمد عن محمد ابن یعقوب عن محمد بن یحیی عن احمد بن محمد عن ابن محبوب عن عبد الله بن سنان قال: سألت أبا عبد الله علیه السلام عن المرأة تری ان الرجل یجامعها فی المنام فی فرجها حتی تنزل قال: تغتسل.

جناب الشیخ رحمہ اللہ نے جناب عبداللہ بن سنان سے نقل کیا ہے، وہ بیان کرتے ہیں کہ میں نے حضرت امام ابو عبداللہ علیہ السلام سے سوال کیا: عورت خواب میں دیکھتی ہے کہ اس کے شوہر نے اس کی فرج میں مباشرت کی ہے اور اس کو انزال ہو جائے تو کیا حکم ہے؟

آپؑ نے فرمایا: وہ غسل کرے۔

حدیث نمبر 26/335

https://www.shiabookspdf.com

محمد بن علی بن محبوب عن أحمد بن محمد عن ابن أبي عمیر عن حماد عن الحلبی قال: سئل أبو عبد الله علیه السلام عن الرجل یصیب المرأة فیما دون الفرج اعلیها غسل ان هو انزل ولم تنزل هی؛ قال: لیس علیها غسل، وان لم ینزل هو فلیس علیه غسل.

جناب الشیخ رحمہ اللہ نے جناب الحلبی سے نقل کیا ہے، وہ بیان کرتے ہیں کہ حضرت امام ابو عبداللہ علیہ السلام سے سوال ہوا: مرد عورت کی شرمگاہ کے علاوہ کسی دوسرے مقام کے ساتھ دخول کرتا ہے اور اس کو انزال ہو جاتا ہے، عورت کو انزال نہیں ہوتا تو اس کے لیے کیا حکم ہے؟

آپؑ نے فرمایا: اس عورت پر غسل نہیں ہے اور اگر دوسری جگہ دخول کرنے سے مرد کو انزال نہ ہو تو اس پر بھی غسل واجب نہیں (اور اگر انزال ہوا ہے تو پھر مرد پر غسل واجب ہو جائے گا)۔

حدیث نمبر 27/336

أحمد بن محمد عن البرقی رفعه عن أبي عبد الله علیه السلام قال: إذا أتی الرجل المرأة فی دبرها فلم ینزل فلا غسل علیهما، فان انزل فعلیه الغسل ولا غسل علیها.

https://www.shiabookspdf.com

https://www.shiabookspdf.com

جناب الشیخ علیہ الرحمہ نے جناب احمد بن محمد سے اور انھوں نے جناب البرقی سے نقل کیا ہے اور انھوں نے ستر مرفوعاً کے ساتھ جناب امام ابوعبداللہ الصادق علیہ السلام سے نقل کیا ہے کہ آپؑ نے فرمایا: جب مرد عورت کی دُبر (مقام پاخانہ) میں دخول کرے اور انزال نہ ہو تو دونوں پر غسل واجب نہیں ہے اور اگر مرد کو انزال ہو جائے تو پھر اس پر غسل واجب ہے عورت پر نہیں۔ ①

حدیث نمبر 28/337

عنه عن محمد بن اسماعيل قال سألت الرضا عليه السلام: عن الرجل يجامع المرأة فيما دون الفرج وتنزل المرأة هل عليها غسل؟ قال: نعم.

قال الشيخ أيده الله تعالى: (فإذا أجنب الانسان بأحد هذين الشيئين فلا يقرب المساجد الا عابر سبيل، ولا يجلس في شيء منها إلا لضرورة). فيدل عليه.

جناب الشیخ علیہ الرحمہ نے جناب محمد بن اسماعیل سے نقل کیا ہے، وہ بیان کرتے ہیں کہ میں نے حضرت امام رضا علیہ السلام سے سوال کیا: بندہ عورت کی شرمگاہ کے علاوہ دوسری جگہ جماع کرتا ہے اور عورت کو انزال ہو جاتا ہے تو کیا اس پر غسل واجب ہے؟

آپؑ نے فرمایا: ہاں، واجب ہے۔

مجنب انسان مسجد میں نہیں بیٹھ سکتا

مسئلۃ: جناب شیخ مفید علیہ الرحمہ فرماتے ہیں: جب انسان ان دو امور کی وجہ سے مجنب ہو جائے وہ مساجد کے قریب نہ جائے مگر راستہ سے گزر سکتا ہے اور کسی مسجد میں بیٹھ نہیں سکتا سوائے ضرورت کے۔ اس پر دلیل ذیل کی روایات ہیں۔

حدیث نمبر 29/338

ما أخبرني به الشيخ أيده الله تعالى: عن أبي القاسم جعفر بن محمد عن محمد بن يعقوب عن علي بن ابراهيم عن أبيه عن ابن أبي عمير عن جميل قال: سألت أبا عبد الله عليه

① یہ روایت مرفوعہ ہے لہٰذا یہ ان روایات کا مقابلہ نہیں کر سکتی جو بیان کرتی ہیں دخول خواہ قُبل میں ہو یا دُبر میں خواہ انزال ہو یا نہ ہو دونوں پر غسل واجب ہے۔ (مترجم)

https://www.shiabookspdf.com

https://www.shiabookspdf.com

السلام عن الجنب یجلس فی المساجد؟ قال: لا ولکن یمر فیها کلها الا المسجد الحرام ومسجد الرسول صلی الله علیه وآله.

جناب الشیخ رحمہ اللہ نے جناب جمیل سے نقل کیا ہے، وہ بیان کرتے ہیں کہ میں نے حضرت امام ابوعبداللہ علیہ السلام سے سوال کیا: کیا جنب شخص مساجد میں بیٹھ سکتا ہے؟

آپؑ نے فرمایا: نہیں، لیکن وہ تمام مساجد سے گزر سکتا ہے سوائے مسجد الحرام اور مسجد نبویؐ کے۔ (یعنی ان سے جنب کے لیے گزرنا بھی جائز نہیں ہے)۔

حدیث نمبر 30/339

الحسین بن سعید عن فضالة عن عبد الله بن سنان قال: سألت أبا عبد الله علیه السلام عن الجنب والحایض یتناولان من المسجد المتاع یکون فیه؟ قال: نعم ولکن لا یضعان فی المسجد شیئًا. ثم قال أیده الله تعالی: (ولا یمس اسما من اسماء الله تعالی مکتوبا فی لوح أو قرطاس أو فص أو غیر ذلک). یدل علی ذلک.

جناب الشیخ رحمہ اللہ نے جناب عبداللہ بن سنان سے نقل کیا ہے، وہ بیان کرتے ہیں کہ میں نے حضرت امام جعفر صادق علیہ السلام سے سوال کیا: کیا جنب شخص اور حائضہ عورت مسجد سے کوئی چیز اُٹھا سکتے ہیں؟

آپؑ نے فرمایا: ہاں لیکن یہ دونوں مسجد میں کوئی چیز رکھ نہیں سکتے۔

مسئلة: جناب الشیخ المفید رحمہ اللہ فرماتے ہیں: جنب شخص کے لیے جائز نہیں کہ وہ اللہ تعالیٰ کے اسماء میں کسی اسم کو مس کرے خواہ تختی پر لکھا ہوا ہو یا کاغذ پر یا انگوٹھی کے نگینہ پر یا کسی دوسری چیز پر لکھا ہو۔ اور اس پر ذیل کی روایت دلالت کرتی ہے۔

حدیث نمبر 31/340

ما اخبرنی به الشیخ أیده الله تعالی: عن أحمد بن محمد عن أبیه عن محمد بن یحیی واحمد بن ادریس عن محمد بن أحمد بن یحیی عن احمد بن الحسن بن علی بن فضال عن عمرو بن سعید المدائنی عن مصدق بن صدقة عن عمار بن موسی عن أبی عبد الله علیه السلام

https://www.shiabookspdf.com

https://www.shiabookspdf.com

قال: لا يمس الجنب درهما ولا دينارا عليه اسم الله تعالى. ولا ينافي هذا.

جناب الشیخ رحمۃ اللہ علیہ نے جناب عمار بن موسیٰ سے نقل کیا ہے اور وہ بیان کرتے ہیں کہ حضرت امام ابوعبداللہ الصادق علیہ السلام فرماتے ہیں: مجنب شخص اس درہم و دینار کو مس نہ کرے جس پر اللہ تعالیٰ کا نام لکھا ہوا ہو۔

جناب الشیخ الطوسی رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں کہ اس روایت کے ساتھ وہ روایت منافی نہیں جو جناب اسحاق بن عمار سے نقل کی ہے۔

حدیث نمبر 32/341

ما رواه محمد بن علي بن محبوب عن محمد بن الحسين وعلي ابن السندي عن صفوان بن يحيى عن اسحاق بن عمار عن ابي ابراهيم عليه السلام قال: سألته عن الجنب والطامث يمسان بأيديهما الدراهم البيض؟ قال: لا بأس. لانه لا يمتنع أن يكون إنما أجاز ذلك له إذا لم يكن عليها اسم الله تعالى وان كانت دراهم بيضا والاول نهى إذا كان عليها شيء من ذلك. ثم قال أيده الله تعالى: (ولا يمس القرآن).

فيدل على ذلك قوله تعالى: (لا يمسه الا المطهرون) فحظر مس الكتاب مع ارتفاع الطهارة. فإن قال قائل: هذا يلزمكم عليه ألا تجوزوا من ليس على الطهارة الصغرى أن يمس القرآن، قيل له: كذلك نقول وإنما نجيز له أن يمس حواشي المصحف فاما نفس المكتوب فلا نجوز. ويدل على ذلك.

جناب الشیخ رحمۃ اللہ علیہ نے جناب اسحاق بن عمار سے نقل کیا ہے اور اس نے جناب ابوابراہیم الکاظم علیہ السلام سے نقل کیا ہے، وہ بیان کرتے ہیں کہ میں نے امامؑ سے مجنب اور حائض (حیض والی عورت) کے بارے میں سوال کیا کہ کیا یہ دونوں سفید درہم کو مس کرسکتے ہیں؟

آپؑ نے فرمایا: کوئی حرج نہیں۔

جناب الشیخ الطوسی رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں: یہ ممکن نہیں ہے کہ اس کے لیے جائز ہو لیکن جب اس درہم سفید پر اللہ تعالیٰ کا نام لکھا ہوا نہ ہو تو اس کو مس کرنے میں کوئی حرج نہیں ہے۔ اس سے یہی مراد ہے اور اگر اس سفید درہم پر اللہ تعالیٰ کا نام درج ہو تو پھر اس کو مس کرنا جائز نہیں۔

https://www.shiabookspdf.com

https://www.shiabookspdf.com

مسئلۃ: جناب الشیخ المفید علیہ الرحمہ فرماتے ہیں: اور دونوں قرآن کو مس نہیں کر سکتے۔ اور اس پر اللہ تعالیٰ کا یہ فرمان دلالت کرتا ہے: لَا يَمَسُّهُ إِلَّا الْمُطَهَّرُونَ (سورۂ واقعہ: آیت ۷۹) "اس کو مس نہیں کر سکتے سوائے پاک لوگوں کے"۔

پس طہارت کے نہ ہونے کی صورت میں قرآن کو مس کرنا ممنوع ہے۔ اگر کوئی کہنے والا سوال کرے۔ اس سے لازم آتا ہے کہ جو بندہ طہارتِ صغریٰ نہیں رکھتا اس کے لیے بھی جائز نہیں کہ وہ قرآن کو مس کرے؟ (باوضو نہ ہو)۔

اس کے جواب میں کہا جائے گا: اس کے لیے قرآن کے حاشیہ کو مس کرنا جائز ہے۔ لیکن خود کتابت قرآن کو مس کرنا اس کے لیے جائز نہیں ہے اور اس پر ذیل والی روایت دلالت کرتی ہے۔

حدیث نمبر 33/342

ما أخبرنی به الشیخ أیده الله تعالی عن أحمد بن محمد عن أبیه عن محمد بن الحسن الصفار واسماعیل بن عبد الله عن أحمد بن محمد عن الحسین بن سعید عن حماد عن حریز عمن أخبره عن أبی عبد الله علیه السلام قال: کان اسماعیل ابن أبی عبد الله عنده فقال: یا بنی اقرأ المصحف فقال: إنی لست علی وضوء فقال: لا تمس الکتاب ومس الورق واقرأه.

جناب الشیخ علیہ الرحمہ نے جناب حریز سے نقل کیا ہے اور انھوں نے اس سے نقل کیا ہے جس نے امام ابوعبداللہ علیہ السلام سے اسے خبر دی ہے، وہ بندہ بیان کرتا ہے کہ حضرت امام ابوعبداللہ علیہ السلام کے بیٹے جناب اسماعیل آپؑ کے پاس موجود تھے۔ آپؑ نے فرمایا: اے بیٹے! قرآن کی تلاوت کرو۔

اس نے عرض کیا: میں حالتِ وضو میں نہیں (یعنی میرا وضو نہیں)۔

آپؑ نے فرمایا: کتابت قرآن کو مس نہ کرو، اوراق کو چھو کر تلاوت کرو۔

حدیث نمبر 34/343

وأخبرنی الشیخ أیده الله تعالی عن أبی القاسم جعفر بن محمد عن محمد بن یعقوب عن محمد بن یحیی عن أحمد بن محمد عن الحسین بن سعید عن حماد بن عیسی عن الحسین بن

https://www.shiabookspdf.com

https://www.shiabookspdf.com

المختار عن أبي بصير قال: سألت أبا عبد الله عليه السلام عن قرأ في المصحف وهو على غير وضوء قال: لا بأس ولا يمس الكتاب.

جناب الشیخ رحمہ اللہ نے جناب ابوبصیر رحمہ اللہ سے نقل کیا ہے، وہ بیان کرتے ہیں کہ میں نے حضرت امام ابوعبداللہ علیہ السلام سے سوال کیا: میں بعض اوقات قرآن کی تلاوت کرتا ہوں، میرا وضو نہیں ہوتا۔

آپؑ نے فرمایا: کوئی حرج نہیں۔ قرآن کے حروف وکلمات کومس نہ کرو۔

حدیث نمبر 35/344

علی بن الحسن بن فضال عن جعفر بن محمد بن حكيم وجعفر بن محمد بن أبي الصباح جميعاً عن ابراهيم بن عبد الحميد عن أبي الحسن عليه السلام قال: المصحف لا تمسه على غير طهر ولا جنبا ولا تمس خيطه ولا تعلقه ان الله تعالى يقول: (لا يمسه الا المطهرون).

https://www.shiabookspdf.com

جناب الشیخ رحمہ اللہ نے جناب ابراہیم بن عبدالحمید سے نقل کیا ہے، انھوں نے جناب امام ابوالحسن موسیٰ الکاظم علیہ السلام سے نقل کیا ہے کہ آپؑ نے فرمایا: قرآن کو بغیر وضو کے مس نہ کرو اور نہ ہی مجنب مس کرے اور نہ ہی اس خط (تحریری) کومس کرو اور نہ ہی اس کو اٹھاؤ کیونکہ اللہ تعالیٰ فرماتا ہے: لَّا يَمَسُّهُۥٓ إِلَّا ٱلْمُطَهَّرُونَ (سورۂ واقعہ: آیت ۷۹)

حدیث نمبر 35/345

وسأل علي بن جعفر اخاه موسى بن جعفر عليهما السلام عن الرجل أيحل له ان يكتب القرآن في الالواح والصحيفة وهو على غير وضوء قال: لا. ثم قال أيده الله تعالى: (ولا بأس أن يقرأ من سور القرآن ما شاء ما بينه وبين سبع آيات). يدل عليه.

جناب الشیخ رحمہ اللہ نے جناب علی بن جعفر سے نقل کیا ہے، وہ بیان کرتے ہیں کہ اس نے اپنے بھائی امام موسیٰ بن جعفر علیہما السلام سے سوال کیا کہ جو بندہ باطہارت نہ ہو، کیا وہ قرآن کو تختی یا کسی کاپی ورجسٹر پر لکھ سکتا ہے؟

آپؑ نے فرمایا: نہیں۔

مسئلة: جناب الشیخ المفید رحمہ اللہ فرماتے ہیں: قرآن کی سورتوں میں جس سورہ سے وہ چاہے سات آیات تک

https://www.shiabookspdf.com

https://www.shiabookspdf.com

کی تلاوت کرسکتا ہے۔ اس میں کوئی حرج نہیں اور اس پر دلیل ذیل کی روایات ہیں۔

حدیث نمبر 37/346

ما أخبرني به الشيخ أيده الله تعالى عن أبي القاسم جعفر بن محمد عن محمد بن يعقوب عن عدة من اصحابنا عن احمد بن محمد عن ابن فضال عن ابن بكير قال سألت أبا عبد الله عليه السلام عن الجنب يأكل ويشرب ويقرأ القرآن قال: نعم يأكل ويشرب ويقرأ القرآن ويذكر الله عزوجل ما شاء.

جناب الشیخ رحمہ اللہ نے جناب ابن بکیر سے نقل کیا ہے، وہ بیان کرتے ہیں کہ میں نے حضرت امام ابوعبداللہ علیہ السلام سے مجنب شخص کے کھانا کھانے اور پینے اور قرآن کی تلاوت کرنے کے بارے میں سوال کیا۔

آپؑ نے فرمایا: ہاں، وہ کھانا کھا سکتا ہے اور پی سکتا ہے اور قرآن کی تلاوت کرسکتا ہے اور اللہ تعالیٰ کا ذکر جس قدر چاہے کرسکتا ہے۔

https://www.shiabookspdf.com

حدیث نمبر 38/347

وأخبرني الشيخ أيده الله تعالى عن أحمد بن محمد عن أبيه عن سعد بن عبد الله عن احمد بن محمد بن عيسى عن الحسين بن سعيد عن فضالة بن ايوب عن أبان بن عثمان عن الفضيل بن يسار عن أبي جعفر عليه السلام قال: لا بأس ان تتلو الحائض والجنب القرآن.

جناب الشیخ رحمہ اللہ نے جناب ابان بن عثمان سے نقل کیا اور انھوں نے جناب فضیل بن یسار سے نقل کیا اور انھوں نے امام ابوعبداللہ علیہ السلام سے نقل کیا ہے کہ آپؑ نے فرمایا: حائض عورت اور مجنب کے لیے قرآن کی تلاوت کرنے میں کوئی حرج نہیں ہے۔

حدیث نمبر 39/348

وبهذا الاسناد عن احمد بن محمد عن ابن أبي عمير عن عبيد الله بن علي الحلبي عن أبي عبد الله عليه السلام قال: سألته أتقرأ النفساء والحائض والجنب والرجل المتغوط القرآن؟ فقال: يقرؤن ما شاؤا.

https://www.shiabookspdf.com

https://www.shiabookspdf.com

جناب الشیخ رحمہ اللہ نے جناب عبیداللہ بن علی الحلبی رحمہ اللہ سے نقل کیا ہے، وہ بیان کرتے ہیں کہ میں نے حضرت امام ابوعبداللہ علیہ السلام سے سوال کیا: کیا نفاس والی عورت اور حیض والی عورت اور مجنب شخص اور جس بندہ نے بول و براز کیا ہو یہ سب قرآن کی تلاوت کر سکتے ہیں؟

آپؑ نے فرمایا: جتنا چاہیں پڑھ سکتے ہیں۔

حدیث نمبر 40/349

وبهذا الاسناد عن سعد بن عبد الله عن محمد بن الحسين ابن ابي الخطاب عن النضر بن سويد عن شعيب عن عبد الغفار الجازي عن ابي عبد الله عليه السلام قال قال: الحائض تقرأ ما شاءت من القرآن. فما تتضمن هذه الاخبار من اباحة قراءة القرآن ماشاء للجنب والحائض فمعناه ماشاء من أي سورة شاء سبع آيات على ما بيناه. يدل على هذا التأويل.

جناب الشیخ رحمہ اللہ نے جناب عبدالغفار الجازی سے نقل کیا ہے، وہ بیان کرتے ہیں کہ حضرت امام ابوعبداللہ علیہ السلام نے فرمایا: حیض والی عورت جتنا چاہے قرآن پڑھ سکتی ہے۔

جناب الشیخ الطوسی رحمہ اللہ فرماتے ہیں ان روایات میں ذکر ہوا ہے کہ مجنب اور حائض جتنا چاہے قرآن کی تلاوت کر سکتے ہیں، اس سے مراد ہے کہ جس سورۃ سے چاہے سات آیت کی تلاوت کر سکتے ہیں اور ہماری اس تاویل پر دلیل ذیل کی روایت ہے۔

حدیث نمبر 41/350

ما أخبرني به الشيخ أيده الله تعالى عن أحمد بن محمد عن أبيه عن الحسين بن الحسن بن أبان عن الحسين بن سعيد عن عثمان عن سماعة قال: سألته عن الجنب هل يقرأ القرآن؟ قال: ما بينه وبين سبع آيات.

جناب الشیخ رحمہ اللہ نے جناب سماعہ سے نقل کیا ہے، وہ بیان کرتے ہیں کہ میں نے حضرت امام علیہ السلام سے سوال کیا کہ کیا مجنب شخص قرآن کی تلاوت کر سکتا ہے؟

https://www.shiabookspdf.com

https://www.shiabookspdf.com

آپؑ نے فرمایا: سات آیات تک کی تلاوت کرسکتا ہے؟

﴿حدیث نمبر 42/351﴾

وفی روایة زرعة عن سماعة سبعین آیة. فاما ما ذکره من قوله: (الا أربع سور منه فانه لا یقرأها حتی یتطهر وهی سورة سجدة لقمان، وحم السجدة، والنجم إذا هوی، واقرأ باسم ربك) فالوجه فیه ما ذکره من قوله (لان فی هذه السور سجودا واجبا، ولا یجوز السجود الا لطاهر من النجاسات بلا خلاف) ویدل علیه ایضا.

نیز جناب سماعہ سے روایت نقل ہوئی ہے۔ اس میں اس نے ۷۰ آیات کا ذکر کیا ہے۔ (1)

مسئلة: جناب الشیخ المفید رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں: مجنب شخص قرآن کی تلاوت کرسکتا ہے سوائے ان چار سورتوں کے جن میں سجدہ واجب ہے۔ ان میں سے کسی سورہ سے کوئی آیت کی بغیر طہارت کے تلاوت نہیں کرسکتا اور وہ چار سورتیں یہ ہیں: سورۂ لقمان، سورہ حم السجدہ، سورۂ نجم اور سورہ اقراء باسم ربك (سورۂ علق)

https://www.shiabookspdf.com

اور اس کی وجہ یہ ہے کہ ان چار سورتوں میں سجدہ واجب ہے اور اللہ کی بارگاہ میں سجدہ جائز نہیں مگر اس کے لیے جو نجاسات سے پاک ہو اور اس میں کوئی اختلاف نہیں اور اس پر دلیل ذیل کی روایات ہیں۔

﴿حدیث نمبر 43/352﴾

ما أخبرنی به جماعة عن أبی محمد هارون بن موسیٰ عن أحمد بن محمد بن سعید عن علی بن الحسن واحمد بن عبدون عن علی بن محمد بن الزبیر عن علی بن الحسن عن عبد الرحمٰن بن أبی نجران عن حماد بن عیسٰی عن حریز عن زرارة ومحمد بن مسلم عن أبی جعفر علیه السلام قال: الحائض والجنب یقرأن شیئاً؛ قال: نعم ماشاء إلا السجدة ویذ کران الله تعالیٰ علیٰ کل حال. ولا ینافی ذٰلك.

جناب الشیخ رحمۃ اللہ علیہ نے جنابِ زرارہ اور جناب محمد بن مسلم سے نقل کیا ہے اور انھوں نے حضرت امام ابوجعفر علیہ السلام سے نقل کیا ہے کہ آپؑ سے سوال کیا گیا: کیا حائض اور مجنب قرآن کی تلاوت کرسکتا ہے؟

---

(1) یہ روایت مشہور کے خلاف ہے۔ مشہور سات ہی ہے۔ (مترجم)

https://www.shiabookspdf.com

https://www.shiabookspdf.com

آپؑ نے فرمایا: جو چاہے تلاوت کرے سوائے سجدہ والی کے اور اللہ تعالیٰ کا ذکر ہر حالت میں کر سکتے ہیں۔
جناب الشیخ الطوسی رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں کہ جو حکم ذکر ہوا ہے اس کے ذیل والی روایت منافی نہیں ہے۔

حدیث نمبر 44/353

ما رواه علی بن الحسن عن عمرو بن عثمان عن الحسن بن محبوب عن علی بن رئاب عن أبی عبیدة الحذاء قال: سألت أبا جعفر علیه السلام عن الطامث تسمع السجدة، قال: ان کانت من العزائم فلتسجد إذا سمعتها. لان هذه الروایة محمولة علی الاستحباب.

جناب الشیخ رحمۃ اللہ علیہ نے جناب ابوعبیدۃ الحذاء سے نقل کیا ہے، وہ بیان کرتے ہیں کہ میں نے امام ابوجعفر الباقر علیہ السلام سے سوال کیا: کیا حیض والی عورت جب سجدہ والی آیت سنے تو اس کے لیے کیا حکم ہے؟
آپؑ نے فرمایا: اگر وہ آیت ان چار سورتوں میں جن میں سجدہ واجب ہے تو جب وہ اس کو سنے تو سجدہ کرے۔
جناب الشیخ الطوسی رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں: اس کو مستحب پر حمل کریں۔

https://www.shiabookspdf.com

حدیث نمبر 45/354

علی بن ابراهیم عن أبیه عن حماد بن عیسی عن حریز عن زرارة عن أبی جعفر علیه السلام قال: الجنب إذا أراد أن یأکل ویشرب غسل یده وتمضمض وغسل وجهه وأکل وشرب.

جناب الشیخ رحمۃ اللہ علیہ نے جناب زرارۃ رحمۃ اللہ علیہ سے نقل کیا ہے اور وہ بیان کرتے ہیں کہ حضرت امام ابوجعفر الباقر علیہ السلام نے فرمایا: مجنب جب کھانا اور پینا چاہے تو ہاتھوں کو دھولے اور کلی کرے اور منہ کو دھوئے اور کھائے اور پیے۔

حدیث نمبر 46/355

الحسین بن سعید عن عبد الله بن بحر عن حریز قال قلت: لابی عبد الله علیه السلام الجنب یدهن ثم یغتسل، قال: لا.

جناب الشیخ رحمۃ اللہ علیہ نے جناب حریز سے نقل کیا ہے، وہ بیان کرتے ہیں کہ میں نے حضرت امام ابوعبداللہ علیہ السلام سے

https://www.shiabookspdf.com

https://www.shiabookspdf.com

سوال کیا: مجب جسم پر تیل کی مالش کرے اور پھر غسل کرے۔ ایسا کرنا درست ہے؟
آپؑ نے فرمایا: نہیں۔ (یعنی مجب تیل کی مالش نہیں کرسکتا۔ مترجم)

حدیث نمبر 47/356

أحمد بن محمد عن ابراهيم بن أبي محمود قال قلت: للرضا عليه السلام الرجل يجنب فيصيب جسده ورأسه الخلوق والطيب والشيء اللزق مثل علك الروم والطرار وما اشبهه فيغتسل فإذا فرغ وجد شيئًا في جسده قد بقي من اثر الخلوق والطيب وغيره فقال: لا بأس.

جناب الشیخ علیہ الرحمہ نے جناب ابراہیم بن ابی محمود سے نقل کیا ہے، وہ بیان کرتے ہیں کہ میں نے حضرت امام رضاعلیہ السلام کی خدمت میں عرض کیا: مجب شخص اپنے جسم اور سر کو روغنی چیز سے مالش کرے یا کوئی خوشبو لگائے یا کوئی لیس دار چیز جسم پر لگائے جیسا کہ رومی گوند (ایک لیس دار چیز ہوتی ہے) یا کوئی مرہم وغیرہ۔ پھر مجب غسل کرے۔ پھر جب وہ غسل سے فارغ ہو تو وہ اپنے جسم پر چکنائی یا خوشبو کے آثار کو پائے تو اس کے لیے کیا حکم ہے؟
آپؑ نے فرمایا: کوئی حرج نہیں ہے۔

حدیث نمبر 48/357

علي بن ابراهيم عن أبيه عن النوفلي عن السكوني عن أبي عبد الله عليه السلام قال: لا بأس بأن يختضب الرجل ويجنب وهو مختضب ولا بأس بأن يتنور الجنب ويحتجم ويذبح ولا يذوق شيئًا حتى يغسل يديه ويتمضمض فانه يخاف منه الوضح.

قال الشيخ أيده الله تعالى: (وإذا عزم الجنب على التطهير بالغسل فليستبرء بالبول ليخرج ما بقي من المني في مجاريه فان لم يتيسر له ذلك فليجتهد بالاستبراء بمسح تحت الانثيين إلى اصل القضيب وعصره إلى رأس الحشفة يخرج ما لعله باق فيه من نجاسته ثم ليغسل رأس احليله ومخرج المني منه، وان كان إصاب فخذه أو شيئًا من جسده مني غسله، ثم ليتمضمض ويستنشق ثلاثا سنة وفضيلة، ثم يأخذ كفا من

https://www.shiabookspdf.com

https://www.shiabookspdf.com

الماء بيمينه فيفيضه على ام رأسه ويغسله به ويميز الشعر منه حتى يصل الماء إلى اصوله وان اخذ بكفيه الماء فافاضه على رأسه كان اسبغ، فان أتى ذلك على غسل رأسه ولحيته وعنقه إلى اصل كتفيه والا غسل بكف آخر ويدخل اصبعيه السبابتين فى اذنيه فيغسل باطنهما بالماء، ويلحق ذلك بغسل ظاهرهما، ثم يغسل جانبه الايمن من أصل عنقه إلى تحت قدمه اليمنى بمقدار ثلاث اكف من الماء إلى ما زاد على ذلك، ثم يغسل جانبه الايسر كذلك ويمسح بيديه جميعا سائر جسده ليصل إلى جميعه الماء۔

جناب الشیخ رحمۃ اللہ علیہ نے جناب السکونی سے نقل کیا ہے، وہ بیان کرتے ہیں کہ حضرت امام ابوعبداللہ علیہ السلام نے فرمایا: اس میں کوئی حرج نہیں ہے کہ مجنب خضاب کرے اور اس میں بھی کوئی حرج نہیں ہے کہ خضاب کرنے کے بعد وہ مجنب ہو جائے اور مجنب کا نورا استعمال کرنے میں کوئی حرج نہیں اور حجامت کروانا اور ذبح کرنے میں بھی کوئی حرج نہیں اور وہ کسی چیز کو چکھے نہ یہاں تک کہ ہاتھوں کو دھو لے اور کلی کرے کیونکہ اس سے برص کا خوف ہوتا ہے۔

https://www.shiabookspdf.com

غسل جنابت کا طریقہ

مسئلۃ: جناب الشیخ المفید رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں: جب مجنب شخص غسل کے ذریعے طہارت کا ارادہ کرے تو اس کو چاہیے کہ وہ پہلے پیشاب کے ذریعے استبراء کرے تاکہ نالیوں میں جو منی کے آثار باقی ہیں وہ باہر نکل جائیں اور اگر پیشاب کے ذریعے استبراء ممکن نہ ہو تو پھر وہ استبراء بالاجتہاد کرے اور وہ یوں کرے کہ خصیین کے نیچے سے آلۂ تناسل کی جڑ تک مسح کرے اور پھر آلۂ تناسل کو جڑ سے حشفہ تک آلۂ تناسل کو یوں مسح کرے کہ اس کا انگوٹھا اُوپر اور دونوں ساتھ والی انگلیاں اس سے نیچے ہوں اور ان کو سر تک کھینچے اور پھر حشفہ کو نچوڑے تاکہ جو نالی میں منی کے آثار باقی ہیں وہ خارج ہو جائیں اور اس کے بعد اس سرے کو اور منی کے نکلنے والی جگہ کو اچھی طرح دھولے۔

پھر اگر منی اس کی رانوں پر یا جسم کے کسی حصّے پر لگی ہو تو اس کو دھوئے اور پھر تین دفعہ کلی کرے اور تین دفعہ ناک میں پانی ڈالے۔ یہ سنت اور فضیلت ہے۔ پھر وہ اپنے دائیں ہاتھ کی ہتھیلی سے پانی کا چلّو لے اور اس کو سر پر ڈالے اور اس کے ذریعے سر کو دھوئے اور بالوں میں خلال کرے تاکہ پانی بالوں کی جڑوں تک چلا جائے اور اگر وہ پانی دونوں ہاتھوں کو ملا کر اس کو پانی سے پُر کر کے لے تو یہ بہت بہتر ہوگا اور افضل ہے۔

https://www.shiabookspdf.com

https://www.shiabookspdf.com

اگر وہ پانی سر اور داڑھی اور گردن اور کندھوں تک دھونے کے لیے کافی ہو تو درست ورنہ پھر دوبارہ کف میں پانی لے اور دھوئے اور اپنے دونوں انگوٹھوں کو کانوں میں داخل کرے اور ان کے باطن کو بھی دھوئے اور اسی سے ان کے ظاہر کو بھی ساتھ ملائے۔

اس کے بعد وہ اپنے جسم کے دائیں جانب کو گردن کی ابتداء سے شروع کرے، قدموں تک دھوئے اور یہ دھونا تین کف پانی سے یا اس سے زیادہ سے دھوئے۔ پھر بائیں جانب کو ایسے ہی تین کف یا اس سے زیادہ سے دھوئے اور دونوں ہاتھوں کو جسم پر پھیرے تاکہ پانی تمام بدن تک پہنچ جائے۔ [1]

حدیث نمبر 49/358

أحمد بن محمد عن محمد بن الحسين عن الحسين عن موسى ابن سعدان عن عبد الله بن سنان قال قال: أبو عبد الله عليه السلام لا يجنب الانف والفم لا نهما سائلان.

جناب الشیخ رحمۃ اللہ علیہ نے جناب عبداللہ بن سنان سے نقل کیا ہے، وہ بیان کرتے ہیں کہ حضرت امام ابوعبداللہ علیہ السلام نے فرمایا: ناک اور منہ کا باطن مجنب نہیں ہوتا کیونکہ یہ دونوں جاری رہتے ہیں۔

https://www.shiabookspdf.com

حدیث نمبر 50/359

أحمد بن محمد عن علي بن الحكم عن سيف بن عميرة عن أبي بكر الحضرمي عن أبي عبد الله عليه السلام قال: ليس عليك مضمضة ولا استنشاق لانهما من الجوف.

جناب الشیخ رحمۃ اللہ علیہ نے جناب ابوبکر الحضرمی سے نقل کیا ہے، وہ بیان کرتے ہیں کہ حضرت امام صادق علیہ السلام نے فرمایا: تیرے لیے کلی کرنا اور ناک میں پانی ڈالنا واجب نہیں ہے کیونکہ ان دونوں کا تعلق باطن اور پیٹ سے ہے۔

حدیث نمبر 51/360

عنه عن أبي يحيى الواسطي عن بعض اصحابه قال قلت: لابي عبد الله عليه السلام الجنب يتمضمض؛ قال: لا إنما يجنب الظاهر.

---

[1] غسل کے لیے پانی کی یہ مقدار کم از کم ہے، زیادہ بھی ہو سکتی ہے۔ (مترجم)

https://www.shiabookspdf.com

https://www.shiabookspdf.com

جناب الشیخ رحمۃ اللہ علیہ نے جناب ابویحییٰ الواسطی سے نقل کیا ہے اور انھوں نے اپنے بعض اصحاب سے نقل کیا ہے، وہ بیان کرتے ہیں کہ میں نے حضرت امام ابوعبداللہ علیہ السلام سے عرض کیا: کیا جنب پر کلی کرنا ضروری ہے؟

آپؑ نے فرمایا: نہیں، جنب کا تعلق ظاہر بدن کے ساتھ ہے۔

حدیث نمبر 52/361

محمد بن علی بن محبوب عن محمد بن عیسیٰ عن الحسن ابن راشد قال قال الفقیه العسکری علیه السلام: لیس فی الغسل ولا فی الوضوء مضمضة ولا استنشاق. قال محمد بن الحسن: الوجه فی هذه الاخبار ان المضمضة والاستنشاق لیسا من فرائض الوضوء وانما هما من المسنونات، والذی یدل علی انهما مسنونان فی غسل الجنابة.

جناب الشیخ رحمۃ اللہ علیہ نے جناب الحسن بن راشد سے نقل کیا ہے، وہ بیان کرتے ہیں کہ حضرت امام عسکری علیہ السلام نے فرمایا: غسل اور وضو میں کلی کرنا اور ناک میں پانی ڈالنا واجب نہیں۔

https://www.shiabookspdf.com

جناب محمد بن الحسن فرماتے ہیں کہ ان اخبار میں ذکر ہوا ہے کہ کلی کرنا اور ناک میں پانی ڈالنا دونوں وضو اور غسل کے واجبات میں سے نہیں ہیں۔ یہ دونوں فقط مستحب و سنّت ہے اور وہ روایت جو بیان کرتی ہے کہ یہ دونوں غسل جنابت میں سنت ہیں وہ ذیل میں ہیں۔

حدیث نمبر 53/362

ما رواه الحسین بن سعید عن حماد عن شعیب عن أبی بصیر قال: سألت أبا عبد الله علیه السلام عن غسل الجنابة فقال: تصب علی یدیك الماء فتغسل كفیك ثم تدخل یدك فتغسل فرجك ثم تمضمض وتستنشق وتصب الماء علی رأسك ثلاث مرات وتغسل وجهك وتفیض علی جسدك الماء.

جناب الشیخ رحمۃ اللہ علیہ نے جناب ابوبصیر سے نقل کیا ہے، وہ بیان کرتے ہیں کہ میں نے حضرت امام ابوعبداللہ علیہ السلام سے غسل جنابت کے بارے میں سوال کیا۔

آپؑ نے فرمایا: اپنے دونوں ہاتھوں پر پانی ڈالو اور ان کو دھولو۔ پھر پانی میں ہاتھ ڈالو اور اس سے پانی لے کر

https://www.shiabookspdf.com

https://www.shiabookspdf.com

اپنی شرمگاہ کو دھولو۔ پھر کلی کرو اور ناک میں پانی ڈالو۔ پھر اپنے سر پر تین مرتبہ پانی ڈالو اور اپنے چہرے کو دھوؤ اور پھر اپنے جسم پر پانی ڈالو۔

حدیث نمبر 54/363

وأخبرني الشيخ أيده الله تعالى عن أحمد بن محمد عن أبيه عن الحسين بن الحسن بن أبان عن الحسين بن سعيد عن أحمد بن محمد قال: سألت أبا الحسن عليه السلام عن غسل الجنابة فقال تغسل يدك اليمنى من المرفقين إلى أصابعك وتبول ان قدرت على البول ثم تدخل يدك في الاناء ثم اغسل ما أصابك منه ثم أفض على رأسك وجسدك ولا وضوء فيه.

جناب الشیخ رحمہ اللہ نے جناب احمد بن محمد سے نقل کیا ہے، وہ بیان کرتے ہیں کہ میں نے حضرت امام ابوالحسن علیہ السلام سے غسل جنابت کے بارے میں سوال کیا۔

آپؑ نے فرمایا: تو اپنا دایاں ہاتھ کہنی سے انگلیوں تک دھوؤ اور اس کے بعد پیشاب کرو۔ اگر ممکن ہو تو پھر اپنا ہاتھ پانی والے برتن میں ڈالو۔ پھر اس سے پانی لے کر اس مقام کو دھولو جس پر منی کے آثار موجود ہوں اور پھر اپنے سر اور جسم پر پانی ڈالو اور اس میں وضو نہیں ہے۔

حدیث نمبر 55/364

وبهذا الاسناد عن الحسين بن سعيد عن أخيه الحسن عن زرعة عن سماعة عن أبي عبدالله عليه السلام قال: إذا أصاب الرجل جنابة فأراد الغسل فليفرغ على كفيه فليغسلهما دون المرفق ثم يدخل يده في إنائه ثم يغسل فرجه ثم ليصب على رأسه ثلاث مرات ملأ كفيه ثم يضرب بكف من ماء على صدره وكف بين كتفيه ثم يفيض الماء على جسده كله فما انتضح من مائه في انائه بما صنع ما وصفت فلا بأس.

جناب الشیخ رحمہ اللہ نے جناب سماعہ سے نقل کیا ہے اور اس نے جناب امام ابوعبداللہ علیہ السلام سے نقل کیا ہے کہ آپؑ نے فرمایا: جب کسی مرد کو جنابت لاحق ہو جائے اور وہ غسل کرنے کا ارادہ کرے تو اس کو چاہیے وہ اپنے دونوں ہاتھوں پر

https://www.shiabookspdf.com

https://www.shiabookspdf.com

پانی ڈالے اور پھر ان دونوں کو کہنیوں کے بغیر دھوئے۔ پھر وہ اپنا ہاتھ پانی میں ڈالے اور پانی لے اور اپنی شرمگاہ کو دھوئے پھر تین مرتبہ ہاتھوں کو ملا کر پانی سے بھرے اور اپنے سر پر ڈالے۔ پھر ایک کف پانی سینے پر ڈالے اور ایک کف پانی دونوں کندھوں کے درمیان ڈالے پھر پانی کو پورے جسم پر ڈالے۔ پھر پانی کو برتن سے لے اور جو بیان کیا گیا ہے ویسے کرے تو کوئی حرج نہیں ہے (یعنی دوبارہ پانی ڈالے تو کوئی حرج نہیں ہے)۔

﴿حدیث نمبر 56/365﴾

وبهذا الاسناد عن الحسين بن سعيد عن صفوان وفضالة عن العلا عن محمد عن أحدهما عليهما السلام قال: سألته عن غسل الجنابة قال: تبدأ بكفيك ثم تغسل فرجك ثم تصب على رأسك ثلاثا ثم تصب على ساير جسدك مرتين، فما جرى الماء عليه فقد طهره.

جناب الشیخ رحمۃ اللہ علیہ نے جناب العلاء سے نقل کیا ہے اور اس نے جناب محمد سے نقل کیا ہے اور انھوں نے امام محمد باقر علیہ السلام یا امام جعفر صادق علیہ السلام سے نقل کیا ہے کہ میں نے آپؑ سے غسل جنابت کے بارے میں سوال کیا۔

آپؑ نے فرمایا: اپنے دونوں ہاتھوں سے ابتداء کرو۔ پھر اپنی شرمگاہ کو دھولو۔ پھر تین مرتبہ سر پر پانی ڈالو اور پھر باقی سارے جسم پر تین مرتبہ پانی ڈالو۔ پس پانی جسم پر جاری ہوجائے تو وہ پاک ہوجائے گا۔

﴿حدیث نمبر 57/366﴾

محمد بن يعقوب عن محمد بن يحيى عن محمد بن الحسين عن حماد عن بكر بن كرب قال: سألت أبا عبد الله عليه السلام عن الرجل يغتسل من الجنابة أيغسل رجليه بعد الغسل؟ فقال: إن كان يغتسل في مكان يسيل الماء على رجليه فلا عليه ان لم يغسلهما، وان كان يغتسل في مكان تستنقع رجلاه في الماء فليغسلهما.

جناب الشیخ رحمۃ اللہ علیہ نے جناب بکر بن کرب سے نقل کیا ہے وہ بیان کرتے ہیں کہ میں نے حضرت امام ابوعبداللہ علیہ السلام سے سوال کیا کہ جو بندہ غسل جنابت کر رہا ہے کیا وہ غسل کے بعد دونوں پاؤں کو دھوئے۔

آپؑ نے فرمایا: اگر وہ بندہ اس جگہ کھڑا ہو کر غسل کر رہا ہے کہ پانی اس کے دونوں پاؤں پر جاری ہوگیا ہے تو

https://www.shiabookspdf.com

https://www.shiabookspdf.com

پھر دوبارہ دھونا ضروری نہیں۔
اور اگر اس جگہ غسل کر رہا ہے کہ پانی اس کے دونوں پاؤں پر جاری نہیں ہوا تو پھر وہ ان دونوں کو دھوئے۔

حدیث نمبر 58/367

أحمد بن محمد عن أبي يحيى الواسطي عن هشام بن سالم عن أبي عبد الله عليه السلام قال: قلت له جعلت فداك اغتسل في الكنيف الذي يبال فيه وعلى نعل سندية فقال: ان كان الماء الذي يسيل من جسدك يصيب اسفل قدميك فلا تغسل قدميك.

جناب الشیخ رحمۃ اللہ علیہ نے جناب ہشام بن سالم سے نقل کیا ہے، وہ بیان کرتے ہیں کہ میں نے حضرت امام ابوعبداللہ علیہ السلام سے عرض کیا: میں آپؑ پر قربان ہو جاؤں میں ایسی جگہ کھڑے ہو کر غسل کرتا ہوں کہ جہاں پیشاب کیا جاتا تھا اور میرے پاؤں میں سندھی جوتی ہوتی ہے تو کیا غسل کے بعد دوبارہ پاؤں دھونا ضروری ہے؟
آپؑ نے فرمایا: اگر غسل کا پانی تیرے قدموں کے نیچے تک جاری ہو گیا ہے تو پھر قدموں کو دھونا ضروری نہیں۔

https://www.shiabookspdf.com

حدیث نمبر 59/368

وأخبرني الشيخ أيده الله تعالى عن أبي القاسم جعفر ابن محمد عن محمد بن يعقوب عن علي بن ابراهيم عن أبيه عن حماد بن عيسى عن حريز عن زرارة قال: قلت له كيف يغتسل الجنب؟ فقال: ان لم يكن اصاب كفه مني غمسها في الماء ثم بدأ بفرجه فانقاه ثم صب على رأسه ثلاث اكف ثم صب على منكبه الايمن مرتين وعلى منكبه الايسر مرتين فما جرى عليه الماء فقد أجزأه. وهذه الاخبار كلها تدل على وجوب الترتيب في الغسل لانه لما عطف حكم بعض الاعضاء على بعض بثم ولا خلاف انها للترتيب ويزيد ذلك ايضا وجوبا.

جناب الشیخ رحمۃ اللہ علیہ نے جناب زرارۃ رحمۃ اللہ علیہ سے نقل کیا ہے، وہ بیان کرتے ہیں کہ میں نے حضرت امام علیہ السلام کی خدمت میں عرض کیا: غسلِ جنابت کیسے کیا جائے؟
آپؑ نے فرمایا: اگر تیرے ہاتھوں کو منی نہیں لگی تو ان کو پانی میں ڈالو اور اس سے پانی لے کر شرمگاہ سے شروع

https://www.shiabookspdf.com

https://www.shiabookspdf.com

کرو اور اس کو دھولو۔ پھر تین کف پانی سر پر ڈالو، پھر دائیں کندھے پر دو مرتبہ پانی ڈالو اور پھر بائیں کندھے پر بھی دو مرتبہ پانی ڈالو۔ پس ان پر پانی جاری ہو جائے تو مجزی وکافی ہے۔

جناب الشیخ الطوسی رحمہ اللہ فرماتے ہیں کہ یہ ساری بیان شدہ روایات غسل ہیں۔ ترتیب کے واجب ہونے پر دلالت کرتی ہیں کیونکہ جب ایک چیز کا دوسری چیز پر ثم کے ذریعے عطف کیا جائے تو اس میں کوئی اختلاف نہیں ہے کہ وہ ترتیب پر دلالت کرتی ہے اور مزید اس پر ذیل کی روایات دلالت کرتی ہیں۔

حدیث نمبر 60/369

ما اخبرنا به الشيخ أيده الله تعالى عن احمد بن محمد عن أبيه عن محمد بن يحيى وأحمد بن ادريس عن محمد بن أحمد بن يحيى عن علي بن اسماعيل عن حماد بن عيسى عن حريز عن أبي عبد الله عليه السلام قال: من اغتسل من جنابة ولم يغسل رأسه ثم بدا له أن يغسل رأسه لم يجد بدا من اعادة الغسل.

فبين عليه السلام ان من اخر غسل الرأس حتى يغسل باقي أعضائه فانه يجب عليه غسل الرأس وإعادة غسل ساير الاعضاء فلولا أن الترتيب واجب لما أوجب اعادة غسل الاعضاء. وقد مضى فيما تقدم ما يكفي في وجوب الترتيب في الوضوء والغسل معا واوردنا هيهنا ما يؤكد ذلك وفيه كفاية ان شاء الله تعالى.

https://www.shiabookspdf.com

جناب الشیخ رحمہ اللہ نے جناب حریز سے نقل کیا ہے وہ بیان کرتے ہیں کہ حضرت امام جعفر صادق علیہ السلام نے فرمایا: جو بندہ غسل جنابت کررہا ہے اور اس نے سر نہیں دھویا۔ پھر وہ سر دھوئے اور دوبارہ باقی بدن دھوئے تو دوبارہ بدن دھونا ضروری ہے تاکہ ترتیب حاصل ہو جائے۔

جناب الشیخ الطوسی رحمہ اللہ فرماتے ہیں کہ امام علیہ السلام نے بیان کیا ہے جس نے باقی بدن کو دھولیا ہے اور سر کے دھونے کو موخر کر دیا ہے تو اس پر واجب ہے کہ وہ سر کو دھوئے اور پھر دوسرے بدن کو دوبارہ دھوئے۔ پس اگر ترتیب واجب نہ ہوتی تو اس پر دوبارہ بقیہ بدن کو دھونا واجب نہ ہوتا۔ وضو کی بحث میں وہ روایات بیان ہو چکی ہیں جو وضو اور غسل دونوں میں ترتیب کو کرتی ہیں اور اس مقام پر ہم مزید روایات کو ذکر کرتے ہیں کہ جو اس کی تاکید کرتی ہیں

https://www.shiabookspdf.com

https://www.shiabookspdf.com

اوران شاء اللہ وہ کفایت کریں گی۔

حدیث نمبر 61/370

فأما ما رواه الحسين بن سعيد عن ابن أبي عمير عن هشام ابن سالم قال: كان أبو عبد الله عليه السلام فيما بين مكة والمدينة ومعه ام اسماعيل فاصاب من جارية له فأمرها فغسلت جسدها وتركت رأسها وقال لها إذا اردت ان تركبي فاغسلي رأسك ففعلت ذلك فعلمت بذلك ام اسماعيل فحلقت رأسها فلما كان من قابل انتهى أبو عبد الله عليه السلام إلى ذلك المكان فقالت له ام اسماعيل: أي موضع هذا؟ قال لها: هذا الموضع الذي أحبط الله فيه حجك عام أول.

فهذا الخبر قد وهم الراوي فيه واشتبه عليه لانه لا يمتنع أن يكون قد سمع أن يقول لها أبو عبد الله عليه السلام اغسلي رأسك فإذا أردت الركوب فاغسلي جسدك فاشتبه على الراوي فروى بالعكس من ذلك، والذي يدل على ذلك أن هشام بن سالم راوي هذا الحديث قد روى ما قلناه.

https://www.shiabookspdf.com

جناب الشیخ الطوسی رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں لیکن وہ روایت جس کو جناب ہشام بن سالم نے نقل کیا امام جعفر صادق علیہ السلام سے نقل کیا وہ ترتیب پر دلالت نہیں کرتی جس میں جناب ہشام بن سالم نے ذکر کیا ہے کہ مکہ و مدینہ کے راستے میں تھے اوران کے ساتھ جناب اسماعیل کی والدہ تھی تو آپؑ نے اپنی کنیز سے مباشرت کی۔ پھر آپؑ نے اس کو حکم دیا کہ تو اپنا جسم دھولو اور سر کا دھونا چھوڑ دو۔ اس نے ایسے ہی کیا اور آپؑ نے اس کو حکم دیا کہ جب تو سواری پر سوار ہونے کا ارادہ کرے تو اس وقت اپنا سر دھو لینا۔ پس اس نے ایسے ہی کیا۔ پس جناب اسماعیل کی ماں کو اس کے بارے میں معلوم ہوگیا۔ تو اس نے اس کنیز کے سر کے بال منڈوا دیے اور جب دوسرا سال ہوا اور آپؑ حج کے سفر کے دوران اسی مقام پر آئے تو آپؑ سے جناب مادرِ اسماعیل نے پوچھا: یہ کون سی جگہ ہے؟

آپؑ نے اس سے فرمایا: یہ وہی جگہ ہے جس میں اللہ تعالیٰ نے گذشتہ سال تیرے حج کو برباد کیا تھا۔

جناب الشیخ الطوسی رحمۃ اللہ علیہ نے فرمایا: اس روایت میں راوی کو اشتباہ ہوا ہے اور اس کو وہم ہوا ہے کیونکہ جو اس نے سنا ہے وہ ممکن نہیں ہے کہ امامؑ اپنی کنیز کو حکم دیں کہ تو اپنا بدن دھولے اور سر کو چھوڑ دے اور جب سواری پر سوار ہونا

https://www.shiabookspdf.com

https://www.shiabookspdf.com

تو سر دھو لینا، یہ ممکن نہیں۔ یہ راوی کو اشتباہ ہوا ہے۔ امامؑ نے کنیز سے فرمایا تھا تو سر کو دھو لے اور جب سواری پر سوار ہونے کا ارادہ کرے تو اس وقت بقیہ بدن دھو لینا اور اس پر وہ روایت دلالت کرتی ہے جس کو ہشام بن سالم نے یوں نقل کیا ہے جیسا کہ ہم نے بیان کیا ہے اور وہ روایت ذیل میں بیان کی جاتی ہے۔

حدیث نمبر 62/371

روى الحسين بن سعيد عن النضر عن هشام ابن سالم عن محمد بن مسلم قال دخلت على أبي عبد الله عليه السلام فسطاطه وهو يكلم امرأة فابطأت عليه فقال ادنه هذه ام اسماعيل جاءت وانا ازعم ان هذا المكان الذى أحبط الله فيه حجها عام اول، كنت اردت الاحرام فقلت ضعوا لى الماء فى الخباء فذهبت الجارية بالماء فوضعته فاستخففتها فأصبت منها فقلت اغسلى رأسك وامسحيه مسحا شديدا لا تعلم به مولاتك فإذا أردت الاحرام فاغسلى جسدك ولا تغسلى رأسك فتستريب مولاتك فدخلت فسطاط مولاتها فذهبت تتناول شيئاً فمست مولاتها رأسها فإذا لزوجة الماء فحلقت رأسها وضربتها، فقلت لها هذا المكان الذى أحبط الله فيه حجك.

جناب الشیخ رحمۃ اللہ علیہ نے جناب محمد بن مسلم سے نقل کیا ہے، وہ بیان کرتے ہیں کہ میں نے حضرت امام ابوعبداللہ علیہ السلام کے خیمے میں ان کی خدمت میں حاضر ہوا۔ اس وقت وہ ایک عورت سے بات کر رہے تھے جس نے بہت دیر لگائی۔ (جب وہ چلی گئی) آپؑ نے مجھے آواز دی کہ میرے قریب آؤ (پھر آپؑ نے خود ہی فرمایا) یہ اسماعیل کی والدہ تھی جو آئی تھی اور میں گمان کرتا ہوں کہ یہ وہی مقام ہے جس میں اس عورت کے حج کو اللہ نے برباد کیا تھا۔

(اور ہوا یوں) میں نے احرام باندھنا چاہا تو میں نے کہا کہ میرے چھوٹے خیمے میں غسل کے لیے پانی رکھو۔ پس میری کنیز پانی لے کر گئی تو میں نے اس سے مباشرت کر دی۔ پس وہ اس سے ڈر گئی کہ اس (مادر اسماعیل کو معلوم ہو جائے گا) تو میرے اوپر غصہ کرے گی تو میں نے اس سے کہا: تم اپنا سر دھو لو اور اس کو اچھی طرح کپڑے سے صاف کر لو تاکہ تیری مالکہ کو معلوم نہ ہو۔ پھر جب تو احرام باندھنے کا ارادہ کرو تو اس وقت بقیہ جسم کو دھو لینا اور اپنے سر کو نہ دھونا (اس طرح تیرا غسل جنابت مکمل ہو جائے گا) اور تیری مالکن کو شک بھی نہیں ہوگا۔

https://www.shiabookspdf.com

https://www.shiabookspdf.com

پس جب وہ مالکن کے خیمے میں کوئی چیز اُٹھانے کے لیے داخل ہوئی تو اس کی مالکن نے اس کے سر کو مس کیا۔ پس اس نے اس کے سر میں پانی کی تری کو محسوس کیا تو اس نے اس کے سر کے بالوں کو منڈوا دیا اور اس کو مارا بھی۔ پس میں نے مادرِ اسماعیل سے کہا تھا کہ یہ وہ جگہ ہے جس میں اللہ تعالیٰ نے تیرے حج کو اکارت کیا تھا۔

حدیث نمبر 63/372

فأما الخبر الذي رواه محمد بن يعقوب عن علي بن ابراهيم عن أبيه ومحمد بن اسماعيل عن الفضل بن شاذان عن حماد بن عيسى عن ابراهيم بن عمر اليماني عن أبي عبد الله عليه السلام قال: ان عليا عليه السلام لم ير بأسا أن يغسل الجنب رأسه غدوة ويغسل سائر جسده عند الصلاة. فلا يدل على خلاف ما ذكرناه في وجوب الترتيب، وإنما يدل على ان الموالاة غير واجبة، وعندنا أن الموالاة لا تجب في الغسل إنما تجب في الوضوء وقد مضى الكلام عليها بما فيه كفاية ان شاء الله تعالى.

ثم قال أيده الله تعالى (وان أفاض الماء بأداء يستعين به فليصنع كما وصفناه من الابتداء بالرأس ثم ميامن الجسد ثم مياسره). فقد بينا ما في ذلك من وجوب الترتيب. ثم قال أيده الله تعالى: (وليجتهد ان لا يترك شيئًا من ظاهر جسده الا ويمسه الماء). فيدل على ذلك.

جناب الشیخ رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں لیکن وہ روایت جس کو جناب ابراہیم بن عمر الیمانی نے حضرت امام صادق علیہ السلام سے نقل کیا ہے جس میں آپؑ نے فرمایا: حضرت علی علیہ السلام اس میں کوئی حرج نہیں دیکھتے تھے کہ مجنب شدہ غسل کی نیت سے سر صبح کے وقت دھو لے اور باقی جسم نماز کے وقت دھوئے (تاکہ غسل پورا ہو جائے)۔

جناب الشیخ الطوسی رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں جو ہم نے بیان کیا ہے کہ غسل جنابت میں ترتیب ضروری ہے یہ روایت اس کے خلاف نہیں ہے۔ یہ روایت اس پر دلالت کرتی ہے کہ غسل کے افعال میں موالات (پے در پے انجام دینا) واجب نہیں ہے اور ہمارے نزدیک بھی غسل کے افعال میں موالات واجب نہیں ہے۔ موالات فقط وفقط وضو میں واجب ہے۔ اس کے بارے میں گفتگو پہلے بیان ہو چکی ہے۔

مسئلۃ: جناب الشیخ المفید رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں: اگر مجنب شخص برتن کی مدد سے اپنے اُوپر پانی ڈالے تو اس کو

https://www.shiabookspdf.com

https://www.shiabookspdf.com

ویسے ہی کرنا چاہیے کہ جو ہم نے بیان کیا ہے کہ سر سے ابتداء کرے۔ پھر جسم کی دائیں جانب اور پھر بائیں جانب پانی ڈالے۔

جناب الشیخ الطوسی رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں کہ اس میں بھی وہی بیان ہوا ہے جس کو ہم نے بیان کیا ہے کہ غسل کے افعال میں ترتیب لازم ہے۔

مسئلۃ: جناب الشیخ المفید رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں: غسل کرنے والے پر ضروری ہے کہ پوری کوشش کرے کہ جسم کے ظاہری حصے سے کوئی شے نہ بچے مگر یہ کہ اس پر پانی جاری ہو جائے (یا اس کو ہاتھ سے مس کرے) یعنی جسم کا کوئی حصہ خشک نہ رہے)۔

﴿حدیث نمبر 64/373﴾

ما أخبرني به الشيخ عن أبي جعفر محمد بن علي بن الحسين عن محمد بن الحسن عن محمد بن يحيي عن محمد بن أحمد بن يحيي عن محمد بن الحسين عن جعفر بن بشير عن حجر بن زائدة عن أبي عبد الله عليه السلام قال: من ترك شعرة من الجنابة متعمدا فهو في النار. ثم قال أيده الله تعالى: (والغسل بصاع من الماء وقدره تسعة أرطال بالبغدادي وذلك اسباغ. ودون ذلك مجز في الطهارة). فيدل على ذلك

جناب الشیخ رحمۃ اللہ علیہ نے جناب حجر بن زائدۃ سے نقل کیا ہے اور انھوں نے حضرت امام ابوعبداللہ علیہ السلام سے نقل کیا ہے جو بندہ جان بوجھ کر غسل جنابت کرتے ہوئے جسم کا ایک بال بھی خشک چھوڑ دے، وہ جہنم میں جائے گا۔

مسئلۃ: جناب الشیخ المفید رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں: غسل جنابت کے لیے پانی ایک صاع ہونا کہ جس کا وزن نو رطل بغدادی ہوتا ہے۔ یہ فضیلت ہے اور اس سے کم مجزی و کافی ہے۔ اور اس پر ذیل کی روایات دلالت کرتی ہیں۔

﴿حدیث نمبر 65/374﴾

ما أخبرني به الشيخ أيده الله تعالى عن أبي جعفر محمد ابن علي عن محمد بن الحسن واحمد بن محمد عن أبيه محمد بن الحسن عن محمد بن يحيي عن محمد بن احمد بن يحيي عن علي بن محمد عن رجل عن سليمان بن حفص المروزي قال: قال أبو الحسن عليه السلام:

https://www.shiabookspdf.com

https://www.shiabookspdf.com

الغسل بصاع من ماء والوضوء بمد من ماء، وصاع النبی صلی اللہ علیہ وآلہ خمسة امداد، والمد وزن مائتین وثمانین درھما، والدرھم وزن ستة دوانیق، والدانق وزن ستة حبات، والحبة وزن حبتی شعیر من أوساط الحب لا من صغارہ ولا من کبارہ.

جناب الشیخ رحمہ اللہ نے جناب سلیمان بن حفص المروزی سے نقل کیا ہے، وہ بیان کرتے ہیں کہ حضرت امام ابوالحسن علیہ السلام نے فرمایا: غسل کے لیے پانی کا ایک صاع اور وضو کے لیے پانی کا ایک مد کافی ہے۔

رسولِ خدا صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کا صاع پانچ مد کے برابر تھا۔ اور ایک مد کا وزن ۲۸۰ درہم اور درہم کا وزن چھ دوانق ہے اور ایک دانق کا وزن چھ حبہ اور ایک حبہ جو کے دو دانوں کے برابر ہے کہ جو اوسط (درمیانہ) دانا ہو، نہ بڑا اور نہ چھوٹا۔

حدیث نمبر 66/375

وروی ھذا الحدیث محمد بن الحسن الصفار عن موسٰی بن عمر عن سلیمان بن حفص المروزی.

https://www.shiabookspdf.com

جناب الشیخ رحمہ اللہ فرماتے ہیں کہ اسی حدیث کو جناب محمد بن الحسن الصفار سے نقل کیا ہے اور انھوں نے جناب موسٰی بن عمر سے اور انھوں نے جناب سلیمان بن حفص المروزی سے نقل کیا ہے۔

حدیث نمبر 67/376

وبھذا الاسناد عن محمد بن أحمد بن یحیی عن أبی جعفر عن أبیہ عن زرعة عن سماعة قال سألتہ عن الذی یجزی من الماء للغسل فقال: اغتسل رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ بصاعٍ وتوضأ بمد، وکان الصاع علی عھدہ خمسة ارطال وکان المد قدر رطل وثلاث أواق.

جناب الشیخ رحمہ اللہ نے جناب سماعہ سے نقل کیا ہے، وہ بیان کرتے ہیں کہ میں نے آپؑ سے غسل کے پانی کی مقدار کے بارے میں سوال کیا۔

آپؑ نے فرمایا: رسولِ خدا صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا: غسل ایک صاع پانی سے کرو اور وضو ایک مد کے ساتھ۔ رسولِ خدا کے دور میں ایک صاع کا وزن پانچ رطل تھا اور ایک مد ایک رطل تین اوقیہ کے برابر ہوتا ہے۔

https://www.shiabookspdf.com

https://www.shiabookspdf.com

حدیث نمبر 68/377

وأخبرني الشيخ أيده الله تعالى عن أحمد بن محمد عن أبيه عن سعد بن عبد الله عن أحمد بن محمد عن الحسين بن سعيد عن النضر عن عاصم ابن حميد عن أبي بصير ومحمد بن مسلم عن أبي جعفر عليه السلام انهما سمعاه يقول: كان رسول الله صلى الله عليه وآله يغتسل بصاع من ماء ويتوضأ بمد من ماء.

جناب الشیخ رحمۃ اللہ علیہ نے جناب محمد بن مسلم سے اور ابو بصیر سے نقل کیا ہے ان دونوں نے حضرات امام ابو جعفر الباقر علیہ السلام سے نقل کیا۔ وہ دونوں بیان کرتے ہیں کہ انھوں نے امام علیہ السلام سے سنا ہے کہ آپؑ نے فرمایا: رسولؐ خدا غسل ایک صاع پانی سے کرتے اور وضو ایک مد پانی سے کیا کرتے تھے۔

حدیث نمبر 69/378

وبهذا الاسناد عن الحسين بن سعيد عن ابن سنان عن ابن مسكان عن أبي بصير قال سألت أبا عبد الله عليه السلام: عن الوضوء فقال: كان رسول الله صلى الله عليه وآله يتوضأ بمد من ماء ويغتسل بصاع.

جناب الشیخ رحمۃ اللہ علیہ نے جناب ابن مسکان سے اور انھوں نے جناب ابو بصیر رحمۃ اللہ علیہ سے نقل کیا ہے، وہ بیان کرتے ہیں کہ میں نے حضرت امام ابو عبداللہ الصادق علیہ السلام سے وضو کے بارے میں سوال کیا۔

آپؑ نے فرمایا: رسولِ خدا صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم ایک مد پانی کے ساتھ وضو کرتے اور ایک صاع پانی سے غسل کرتے تھے۔

حدیث نمبر 70/379

وبهذا الاسناد عن الحسين بن سعيد عن حماد عن حريز عن زرارة عن أبي جعفر عليه السلام قال: كان رسول الله صلى الله عليه وآله يتوضأ بمد ويغتسل بصاع، والمد رطل ونصف والصاع ستة أرطال. يعني ارطال المدينة فيكون تسعة أرطال بالعراقي حسب ما ذكره في الكتاب.

جناب الشیخ رحمۃ اللہ علیہ نے جنابِ زرارہ رحمۃ اللہ علیہ سے نقل کیا ہے اور انھوں نے حضرت امام محمد باقر علیہ السلام سے نقل کیا ہے

https://www.shiabookspdf.com

https://www.shiabookspdf.com

کہ آپؑ نے فرمایا: رسولِ خدا صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم ایک مد پانی سے وضو کرتے اور ایک صاع پانی سے غسل کیا کرتے تھے۔ مد ایک رطل اور آدھے رطل (۱½ رطل) کے برابر اور ایک صاع چھ رطل کے برابر ہوتا ہے۔

جناب طوسی رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں: مدنی چھ رطل عراقی نو رطل کے برابر ہوتے ہیں جیسا کہ کتب میں ذکر ہوا ہے۔

حدیث نمبر 71/380

علی بن ابراھیم عن أبیه عن ابن أبی عمیر عن جمیل بن دراج عن زرارة عن أبی جعفر علیه السلام قال: الجنب ما جری علیه الماء من جسده قلیله و کثیره فقد اجزأه.

جناب الشیخ رحمۃ اللہ علیہ نے جناب جمیل بن دراج سے اور انھوں نے جناب زرارہ سے نقل کیا ہے اور انھوں نے حضرت امام محمد باقر علیہ السلام سے نقل کیا ہے کہ آپؑ نے فرمایا: جنب کے جسم پر جتنا پانی جاری ہو جائے خواہ وہ قلیل ہو یا کثیر وہی مجزی ہے۔[1]

حدیث نمبر 72/381

الحسین بن سعید عن فضالة بن أیوب عن جمیل عن زرارة عن أبی جعفر علیه السلام فی الوضوء قال: إذا مس جلدك الماء فحسبك.

جناب الشیخ رحمۃ اللہ علیہ نے جناب زرارہ رحمۃ اللہ علیہ سے نقل کیا ہے اور انھوں نے امام محمد باقر علیہ السلام سے نقل کیا ہے کہ آپؑ نے وضو کے بارے میں فرمایا: جب تیری جلد پانی سے تر ہو جائے تو کافی ہے۔

حدیث نمبر 73/382

محمد بن یحیی عن محمد بن الحسین عن صفوان عن العلا عن محمد بن مسلم عن أحدهما علیهما السلام قال سألته عن وقت غسل الجنابة کم یجزی من الماء؟ قال: کان رسول الله صلی الله علیه وآله یغتسل بخمسة أمداد بینه وبین صاحبته ویغتسلان جمیعا من اناء واحد.

---

[1] جس پانی سے اس کا سارا جسم تر ہو جائے خواہ وہ قلیل ہو یا کثیر، کافی ہے۔ (مترجم)

https://www.shiabookspdf.com

https://www.shiabookspdf.com

جناب الشیخ رحمۃ اللہ علیہ نے جناب محمد بن مسلم سے نقل کیا ہے اور وہ بیان کرتے ہیں کہ میں نے حضرت امام محمد باقر علیہ السلام یا امام جعفر صادق علیہ السلام سے سوال کیا کہ غسل جنابت کے لیے کس قدر پانی مجزی وکافی ہے؟

آپؑ نے فرمایا: رسولؐ خدا پانچ مد پانی کے ایک برتن سے خود اور آپؐ کی زوجہ دونوں غسل کیا کرتے تھے۔ (۱)

حدیث نمبر 74/383

الحسين بن سعيد عن النضر عن محمد بن أبي حمزة عن معاوية بن عمار قال: سمعت أبا عبد الله عليه السلام يقول: كان رسول الله صلى الله عليه وآله يغتسل بصاع وإذا كان معه بعض نسائه يغتسل بصاع ومد.

ثم قال أيده الله تعالى: (وأدنى ما يجزي في غسل الجنابة من الماء ما يكون كالدهن للبدن يمسح به الانسان عند الضرورة لشدة البرد أو عوز الماء). يدل على ذلك.

جناب الشیخ رحمۃ اللہ علیہ نے جناب معاویہ بن عمار سے نقل کیا ہے، وہ بیان کرتے ہیں کہ میں نے حضرت امام ابوعبداللہ الصادق علیہ السلام سے سنا ہے کہ آپؑ نے فرمایا: رسولؐ خدا ایک صاع سے غسل کرتے تھے اور جب ان کے ساتھ ان کی کوئی زوجہ غسل کرتی تو پھر پانی ایک صاع اور ایک مد سے دونوں غسل کرتے تھے۔

غسل کے لیے کم از کم پانی کی مقدار

مسئلة: جناب الشیخ المفید رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں: غسل جنابت کے لیے کم از کم پانی جو مجزی وکافی ہے وہ اتنا ہو جتنا انسان ضرورت کے لیے جسم پر تیل لگاتا ہے۔ سردی سے بچنے کے لیے یا پانی کی کمی کی وجہ سے استعمال کیا جائے۔ اس مقدار کے مجزی ہونے پر ذیل کی روایات دلالت کرتی ہیں۔

حدیث نمبر 75/384

ما أخبرني به الشيخ أيده الله تعالى عن أحمد بن محمد عن أبيه عن سعد بن عبد الله عن أحمد بن محمد عن الحسن بن علي بن فضال عن عبد الله بن بكير، والحسين بن سعيد عن

(۱) یہ کم از کم مقدار بیان کی گئی ہے۔ اس سے زیادہ بھی جائز ہے۔ (مترجم)

https://www.shiabookspdf.com

https://www.shiabookspdf.com

صفوان بن يحيى و محمد بن خالد الاشعرى عن الحسن بن علي بن فضال عن عبد الله بن بكير عن زرارة قال سألت أبا جعفر عليه السلام عن غسل الجنابة فقال: أفض على رأسك ثلاث أكف وعن يمينك وعن يسارك إنما يكفيك مثل الدهن.

جناب الشیخ رحمہ اللہ نے جناب عبداللہ بن بکیر سے اور انھوں نے جناب زرارہ رحمہ اللہ سے نقل کیا ہے، وہ بیان کرتے ہیں کہ میں نے حضرت امام محمد باقر علیہ السلام سے غسل جنابت کے بارے میں سوال کیا۔

آپ نے فرمایا: اپنے سر پر تین کف پانی ڈالو اور اپنے دائیں جانب اور اپنے بائیں جانب اور تیل کی مثل ہی کافی و مجزی ہے۔

حدیث نمبر 76/385

وأخبرني الشيخ أيده الله تعالى عن أحمد بن محمد عن أبيه عن محمد بن يحيى عن محمد بن أحمد بن يحيى عن الحسن بن موسى الخشاب عن غياث بن كلوب عن اسحاق بن عمار عن جعفر عن أبيه ان عليا عليه السلام كان يقول: الغسل من الجنابة والوضوء يجزى منه ما أجزأ من الدهن الذي يبل الجسد.

جناب الشیخ رحمہ اللہ نے جناب اسحاق بن عمار سے نقل کیا ہے اور انھوں نے جناب جعفر سے نقل کیا ہے اور انھوں نے اپنے والد علی علیہ السلام سے نقل کیا ہے کہ آپ فرمایا کرتے تھے: غسل جنابت اور وضو کے لیے اتنا پانی کافی ہے جس سے تیل کی مانند جسم تر ہو جائے۔

حدیث نمبر 77/386

وأخبرني الشيخ أيده الله تعالى عن أبي جعفر محمد بن علي عن محمد بن الحسن عن أحمد بن ادريس عن محمد بن أحمد بن يحيى عن محمد بن الحسين بن أبي الخطاب والحسن بن موسى الخشاب عن يزيد بن اسحاق عن هارون ابن حمزة الغنوي عن أبي عبد الله عليه السلام قال: يجزيك من الغسل والاستنجاء ما بللت يدك.

جناب الشیخ رحمہ اللہ نے جناب ہارون ابن حمزہ الغنوی سے نقل کیا ہے، وہ بیان کرتے ہیں کہ حضرت امام صادق علیہ السلام

https://www.shiabookspdf.com

https://www.shiabookspdf.com

نے فرمایا: غسل اور استنجاء کے لیے تیرے لیے اتنا پانی کافی ہے جو تیرے ہاتھوں کو تر کر دے۔

حدیث نمبر 78/387

علی بن ابراهیم عن أبيه عن حماد عن حريز عن زرارة ومحمد بن مسلم عن أبي جعفر عليه السلام قال: إنما الوضوء حد من حدود الله ليعلم الله من يطيعه ومن يعصيه، وإن المؤمن لا ينجسه شئ إنما يكفيه مثل الدهن.

جناب الشیخ رحمۃ اللہ علیہ نے جناب محمد بن مسلم سے نقل کیا ہے اور وہ بیان کرتے ہیں کہ حضرت امام محمد باقر علیہ السلام نے فرمایا: وضو اللہ کی حدود میں سے ایک حد ہے تاکہ اللہ جان لے کہ کون اس کی اطاعت کرتا ہے اور کون اس کی نافرمانی کرتا ہے اور مومن کو کوئی چیز نجس نہیں کر سکتی۔ اس کے لیے تیل کی مانند پانی کافی ہے۔

حدیث نمبر 79/388

الحسين بن سعيد عن صفوان عن ابن مسكان عن محمد ابن علي الحلبي عن أبي عبد الله عليه السلام قال: اسبغ الوضوء إن وجدت ماء وإلا فانه يكفيك اليسير.

ثم قال الشيخ أيده الله تعالى: (وليس على الجنب وضوء مع الغسل).

فيدل على ذلك قوله تعالى: في آية الطهارة: (وان كنتم جنبا فاطهروا) ومن اغتسل من الجنابة فقد اطهر بلا خلاف، وايضا

جناب الشیخ رحمۃ اللہ علیہ نے جناب محمد ابن علی الحلبی سے نقل کیا ہے اور انھوں نے حضرت امام ابوعبداللہ علیہ السلام سے نقل کیا ہے کہ آپؑ نے فرمایا: اگر تمھارے لیے پانی میسر ہے تو وضو کو فضیلت دو ورنہ تھوڑا پانی بھی کافی و مجزی ہے۔

غسل جنابت کے بعد وضو نہیں ہے

مسئلة: جناب الشیخ المفید رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں: مجنب پر غسل کے ساتھ وضو واجب نہیں ہے۔

جناب الشیخ الطوسی رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں: اس پر دلیل قرآن کی یہ آیت ہے جس میں اللہ تعالیٰ فرماتا ہے: وَإِنْ كُنْتُمْ جُنُبًا فَاطَّهَّرُوا (سورۂ مائدہ: آیت ۶) "اور اگر تم مجنب ہو تو طہارت کرو"۔ اور جو بندہ غسل جنابت کرے گا وہ طاہر ہو جائے گا اور اس کی طہارت پر کوئی اختلاف نہیں۔ نیز ذیل کی روایات بھی دال ہیں۔

https://www.shiabookspdf.com

https://www.shiabookspdf.com

حدیث نمبر 80/389

ما رواه محمد بن الحسن الصفار عن ابراهیم بن هاشم عن یعقوب بن شعیب عن حریز أو عمن رواه عن محمد بن مسلم قال قلت: لابي جعفر عليه السلام إن أهل الكوفة يروون عن علي عليه السلام انه كان يأمر بالوضوء قبل الغسل من الجنابة قال كذبوا على علي عليه السلام ما وجدنا ذلك في كتاب علي عليه السلام قال الله تعالى: (وإن كنتم جنبا فاطهروا).

جناب الشیخؒ نے جناب محمد بن مسلم سے نقل کیا ہے، وہ بیان کرتے ہیں کہ میں نے حضرت امام ابوجعفر باقر علیہ السلام سے عرض کیا: اہل کوفہ یہ روایت بیان کرتے ہیں کہ حضرت علی علیہ السلام غسل جنابت سے قبل وضو کرنے کا حکم کرتے تھے۔

آپؑ نے فرمایا: وہ حضرت علی علیہ السلام پر جھوٹ بولتے ہیں۔ ہم نے حضرت علی علیہ السلام کی کتاب میں اس طرح کا کوئی فرمان نہیں پایا۔ اللہ تعالیٰ فرماتا ہے: وَإِنْ كُنْتُمْ جُنُبًا فَاطَّهَّرُوْا (سورۂ مائدہ: آیت ۶) "اور اگر تم جنب ہو تو طہارت کرو"۔

https://www.shiabookspdf.com

حدیث نمبر 81/390

وأخبرني الشيخ أيده الله تعالى عن أحمد بن محمد عن أبيه عن سعد بن عبد الله عن أحمد بن محمد عن الحسين بن سعيد ومحمد بن خالد عن عبد الحميد بن عواض عن محمد بن مسلم عن أبي جعفر عليه السلام قال: الغسل يجزي عن الوضوء، وأي وضوء أطهر من الغسل.

جناب الشیخؒ نے جناب محمد بن مسلم سے نقل کیا ہے، وہ بیان کرتے ہیں کہ حضرت امام ابوجعفر الباقر علیہ السلام نے فرمایا: غسل وضوء سے مجزی ہے۔ کون سا وضو ہے جو غسل سے زیادہ پاک کرنے والا ہے۔

حدیث نمبر 82/391

وأخبرني الشيخ عن أبي القاسم جعفر بن محمد عن محمد ابن يعقوب عن محمد بن يحيى

https://www.shiabookspdf.com

https://www.shiabookspdf.com

وغیرہ عن محمد بن أحمد عن یعقوب بن یزید عن ابن أبي عمیر عن رجل عن أبي عبد الله علیہ السلام قال: کل غسل قبلہ وضوء إلا غسل الجنابۃ.

جناب الشیخ رحمہ اللہ نے جناب ابن ابی عمیر سے نقل کیا ہے اور انھوں نے ایک اور بندے سے نقل کیا ہے اور اس نے حضرت امام ابوعبداللہ الصادق علیہ السلام سے نقل کیا ہے کہ آپؑ نے فرمایا: ہر غسل سے قبل وضو ہے سوائے غسل جنابت کے۔

{حدیث نمبر 83/392}

وأخبرني الشيخ أیدہ الله تعالی عن أحمد بن محمد عن أبیہ عن الحسین بن الحسن بن أبان عن الحسین بن سعید عن فضالۃ عن حماد بن عثمان عن الحکم بن حکیم قال سألت أباعبد الله علیہ السلام : عن غسل الجنابۃ فقال: أفض علی کفك الیمنی من الماء فاغسلها، ثم اغسل ما أصاب جسدك من أذی، ثم اغسل فرجك وأفض علی رأسك وجسدك فاغتسل. فان کنت في مکان نظیف فلا یضرك ألا تغسل رجلیك، وان کنت في مکان لیس بنظیف فاغسل رجلیك، قلت ان الناس یقولون یتوضأ وضوء الصلاۃ قبل الغسل فضحك وقال: أي وضوء انقی من الغسل وأبلغ!

جناب الشیخ رحمہ اللہ نے جناب حکم بن حکیم سے نقل کیا ہے وہ بیان کرتے ہیں کہ میں نے حضرت امام ابوعبداللہ علیہ السلام سے غسل جنابت کے بارے میں سوال کیا۔

آپؑ نے فرمایا: تم اپنے دائیں ہاتھ پر پانی ڈالو اور پھر اس کو دھوؤ۔ پھر تیرے جسم پر جو نجاست لگی ہے اس کو دھوؤ اور پھر اپنی شرمگاہ کو دھوؤ، پھر اپنے سر اور جسم پر پانی ڈالو اور پھر غسل کرو۔ پھر اگر تو ایک پاک جگہ پر کھڑے ہو کر غسل کر رہے ہو تو پھر تیرے لیے پاؤں کے دھونے میں کوئی حرج نہیں ہے اور جگہ صاف نہیں تو پھر غسل کے بعد اپنے قدموں کو دھولو۔

راوی: میں نے عرض کیا: لوگ کہتے ہیں کہ غسل جنابت سے قبل نماز کے لیے وضو کرو۔

تو آپؑ مسکرائے اور فرمایا: غسل جنابت سے زیادہ پاک کرنے والا کون سا وضو ہے!؟

https://www.shiabookspdf.com

https://www.shiabookspdf.com

حدیث نمبر 84/393

فأما ما رواه الحسين بن سعيد عن فضالة عن سيف بن عميرة عن أبي بكر الحضرمي عن أبي جعفر عليه السلام قال سألته قلت: كيف أصنع إذا أجنبت؛ قال: اغسل كفك وفرجك وتوضأ وضوء الصلاة ثم اغتسل.

قوله عليه السلام: توضأ وضوء الصلاة فانما أراد به الندب والاستحباب لا الوجوب بدلالة ما تقدم من الاخبار، ولا ينقض هذا التأويل.

جناب الشیخ رضی اللہ عنہ نے جناب ابوبکر الحضرمی سے نقل کیا ہے اور وہ بیان کرتے ہیں کہ میں نے حضرت امام باقر علیہ السلام سے عرض کیا: جب مجھے جنابت لاحق ہو جائے تو مجھے کیا کرنا چاہیے؟

آپؑ نے فرمایا: اپنے ہاتھوں اور شرمگاہ کو دھولو اور نماز والا وضو کرو اور پھر غسل جنابت کرو۔

جناب الشیخ الطوسی رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں: امام علیہ السلام نے جو فرمایا کہ نماز والا وضو کرو اس سے مراد مستحب ہے واجب پر دلالت نہیں کرتا جیسا کہ گذشتہ روایات میں بیان ہوا ہے۔ یہ تاویل ہے نقض وارد نہیں ہوتا۔

https://www.shiabookspdf.com

حدیث نمبر 85/394

الخبر الذي رواه محمد بن أحمد بن يحيى مرسلا بأن الوضوء قبل الغسل، وبعده بدعة.

لان هذا خبر مرسل لم يسنده إلى إمام ولو صح لكان معناه انه إذا اعتقد انه فرض قبل الغسل فانه يكون مبدعا، فاما إذا توضأ ندبا واستحبابا فليس بمبدع.

وہ روایت جس کو جناب محمد بن احمد بن یحیٰی سے نقل کیا ہے اور یہ روایت مُرسلہ ہے کہ آپؑ نے فرمایا: غسل جنابت سے قبل یا بعد میں وضو کرنا بدعت ہے۔

جناب الشیخ الطوسی رضی اللہ عنہ نے ذکر کیا ہے کہ اوّلاً یہ روایت مُرسلہ ہے اس کی سند امام تک نہیں پہنچتی۔ اور اگر یہ روایت صحیح بھی ہو تو اگر اس کو فرض قرار دو تو پھر بدعت ہے اور اگر اس کو مستحب قرار دیا جائے تو پھر بدعت نہیں۔

حدیث نمبر 86/395

فأما ما رواه أحمد بن محمد عن شاذان بن الخليل عن يونس عن يحيى بن طلحة عن أبيه

https://www.shiabookspdf.com

https://www.shiabookspdf.com

عن عبد الله بن سليمان قال سمعت أبا عبد الله عليه السلام يقول: الوضوء بعد الغسل بدعة. فالوجه في هذا الخبر ما ذكرناه في الخبر الاول من انه إذا اعتقد ان الغسل لا يجزيه فيكون مبدعاً، ويحتمل أن يكون الخبر مخصوصا بما عدا غسل الجنابة لان من المسنون في هذه الاغسال أن يكون الوضوء فيها قبلها، فإذا أخره إلى بعد الغسل كان مبدعاً.

جناب الشیخ رحمہ اللہ فرماتے ہیں: وہ روایت جس کو جناب عبداللہ بن سلیمان نے نقل کیا ہے، وہ بیان کرتے ہیں کہ میں نے حضرت ابو عبداللہ علیہ السلام سے سنا ہے کہ آپؑ نے فرمایا: غسل کے بعد وضو بدعت ہے۔

جناب الشیخ الطوسی رحمہ اللہ نے فرمایا: یہ روایت میں وہی تاویل ہوگی جو ہم نے پہلی روایت میں ذکر کیا ہے کہ اگر ہم یہ عقیدہ رکھیں کہ وضو کے بغیر غسل مجزی وکافی نہیں ہے تو بدعت ہوگا۔

اور دوسرا احتمال یہ بھی ہے کہ ممکن ہے یہ روایت غسل جنابت کے علاوہ دوسرے غسلوں کے بارے میں ہو کیونکہ ان غسلوں میں وہ غسل جو مستحب ہیں ان میں غسل سے پہلے نماز کے لیے وضو ہے اور اگر غسل کے بعد وضو کو کیا جائے تو بدعت ہوگا۔

حدیث نمبر 87/396

وأما ما رواه الحسين بن سعيد عن عثمان عن ابن مسكان عن سليمان بن خالد عن أبي جعفر عليه السلام قال: الوضوء بعد الغسل بدعة. فالوجه فيه ايضا ما ذكرناه في الخبرين الاولين سواء، فاما في سائر الاغسال فيجب تقديم الطهارة عليها، والاخبار التي وردت بأن لا وضوء فيها مثل

جناب الشیخ رحمہ اللہ نے جناب سلیمان بن خالد سے نقل کیا ہے اور انھوں نے جناب امام محمد باقر علیہ السلام سے نقل کیا ہے کہ غسل کے بعد وضو بدعت ہے۔

جناب الشیخ الطوسی رحمہ اللہ فرماتے ہیں: اس راویت کی وہی تاویل کی جائے گی جو پہلے والی دونوں روایات میں کی گئی ہے۔ بہرحال غسل جنابت کے علاوہ باقی غسلوں میں ان سے قبل طہارت واجب ہے۔ اور روایات جو بیان

https://www.shiabookspdf.com

https://www.shiabookspdf.com

کرتی ہیں کہ اس کی مثل میں وضو نہیں وہ ذیل میں ذکر کرتے ہیں۔

حدیث نمبر 88/397

ما رواه سعد بن عبد الله عن الحسن بن علي بن ابراهيم ابن محمد عن جده ابراهيم بن محمد ان محمد بن عبد الرحمن الهمداني كتب إلى أبي الحسن الثالث عليه السلام يسأله عن الوضوء للصلاة في غسل الجمعة فكتب: لا وضوء للصلاة في غسل يوم الجمعة ولا غيره.

جناب الشیخ رحمہ اللہ نے جناب محمد بن عبدالرحمن الہمدانی رحمہ اللہ سے نقل کیا ہے، وہ بیان کرتے ہیں کہ میں نے حضرت امام ابوالحسن امام علی نقی علیہ السلام کی خدمت میں خط لکھا اور آپؑ سے غسل جمعہ کے ساتھ وضو کرنے کے بارے میں سوال کیا۔

آپؑ نے فرمایا: جمعہ کے دن کے غسل کے ساتھ نماز کے لیے وضو نہیں ہے اور نہ ہی اس کے غیر کے ساتھ۔

حدیث نمبر 89/398

ومثل ما رواه سعد ايضا عن أحمد بن الحسن بن علي بن فضال عن عمرو بن سعيد عن مصدق بن صدقة عن عمار الساباطي قال: سئل أبو عبد الله عليه السلام عن الرجل إذا اغتسل من جنابته أو يوم جمعة أو يوم عيد هل عليه الوضوء قبل ذلك أو بعده؟ فقال: لا ليس عليه قبل ولا بعد فقد أجزأه الغسل، والمرأة مثل ذلك إذا اغتسلت من حيض أو غير ذلك فليس عليها الوضوء لا قبل ولا بعد وقد أجزأها الغسل.

جناب الشیخ رحمہ اللہ نے جناب عمار الساباطی سے نقل کیا ہے، وہ بیان کرتے ہیں کہ حضرت امام ابوعبداللہ علیہ السلام سے سوال کیا گیا کہ بندہ جب غسل جنابت کرے یا غسل جمعہ یا عید کے دن کا غسل کرے تو کیا اس پر واجب ہے کہ وہ غسل سے پہلے یا بعد میں وضو کرے؟

آپؑ نے فرمایا: نہیں، نہ پہلے واجب ہے اور نہ بعد میں واجب ہے۔ اس کے لیے غسل ہی مجزی و کافی ہے اور عورت کے لیے بھی یہی حکم ہے۔ جب حیض کے لیے غسل کرے یا کوئی دوسرا غسل کرے تو اس پر بھی وضو واجب

https://www.shiabookspdf.com

https://www.shiabookspdf.com

نہیں ہے، نہ پہلے اور نہ ہی بعد میں، اس کے لیے بھی غسل ہی مجزی وکافی ہے۔

حدیث نمبر 90/399

ومثل ما رواه سعد عن موسى بن جعفر عن الحسن بن الحسين اللؤلؤي عن الحسن بن علي بن فضال عن حماد بن عثمان عن رجل عن أبي عبد الله عليه السلام في الرجل يغتسل للجمعة أو غير ذلك أيجزيه عن الوضوء؛ فقال أبو عبد الله عليه السلام: وأي وضوء أطهر من الغسل! فمعنى هذه الاخبار هو انه إذا اجتمعت هذه أو شيء منها مع غسل الجنابة فانه يسقط الوضوء فإذا انفردت هذه الاغسال أو شيء منها عن غسل الجنابة فأن الوضوء واجب قبلها بدلالة ما تقدم من قوله عليه السلام: (كل غسل قبله وضوء الا غسل الجنابة) ويزيد ذلك بيانا.

جناب الشیخ رحمہ اللہ نے جناب حماد بن عثمان سے نقل کیا ہے اور انھوں نے ایک اور بندے سے نقل کیا ہے اور اس نے حضرت امام ابوعبداللہ علیہ السلام سے نقل کیا ہے کہ آپؑ نے فرمایا: بندہ جمعہ کا غسل یا کوئی دوسرا غسل کرے تو وہ غسل وضو سے مجزی ہو جائے گا؟

آپؑ نے فرمایا: وہ کون سا وضو ہے جو غسل سے زیادہ پاک کرنے والا ہے؟!

جناب الشیخ الطوسی رحمہ اللہ فرماتے ہیں: ان روایات سے مراد ہے کہ جب یہ سارے غسل جمع ہو جائیں یا ان میں سے کوئی ایک غسل جنابت کے ساتھ جمع ہو جائے تو پھر وضو ساقط ہے۔ اور اگر غسل جنابت کے علاوہ غسل ہو یا ان میں سے کوئی غسل جنابت کے علاوہ ہو تو اس کے ساتھ غسل کرنے سے قبل وضو کرنا واجب ہے جیسا کہ امام علیہ السلام کا گزشتہ فرمان اس پر دلالت کرتا ہے جس میں آپؑ نے فرمایا: ہر غسل سے قبل وضو ہے سوائے غسل جنابت کے۔ اور اس سے مزید اضافہ کیا جاتا ہے۔

حدیث نمبر 91/400

ما رواه محمد بن الحسن الصفار عن ابراهيم بن هشام عن نوح بن شعيب عن حريز أو عمن رواه عن محمد بن مسلم قال قلت: لابي جعفر عليه السلام ان أهل الكوفة

https://www.shiabookspdf.com

https://www.shiabookspdf.com

يروون عن علی علیه السلام انه کان یأمر بالوضوء قبل الغسل من الجنابة قال کذبوا علی علی علیه السلام ما وجدوا ذلك فی کتاب علی علیه السلام قال الله تعالی: (وإن کنتم جنبا فاطهروا)، ويدل ايضا عليه.

جناب الشیخ رحمہ اللہ نے جناب محمد بن مسلم سے نقل کی ہے وہ بیان کرتے ہیں کہ میں نے حضرت امام ابوجعفر الباقر علیہ السلام سے عرض کیا کہ اہل کوفہ بیان کرتے ہیں کہ حضرت علی علیہ السلام غسل جنابت سے قبل وضو کرنے کا حکم دیا کرتے تھے؟

آپؑ نے فرمایا: یہ لوگ حضرت علی علیہ السلام کے بارے میں جھوٹ بولتے ہیں۔ حضرت علی علیہ السلام کی کتاب میں یہ حکم نہیں پایا جاتا۔ اللہ تعالیٰ کا یہ فرمان اس پر دلالت کرتا ہے: وَإِنْ كُنْتُمْ جُنُبًا فَاطَّهَّرُوا (سورۂ مائدہ: آیت ۶، "اور اگر تم مجنب ہو تو طہارت کرو")۔ اور اس پر یہ روایت دلالت کرتی ہیں۔

حدیث نمبر 92/401

ما رواه محمد بن الحسن بن یعقوب بن یزید عن سلیمان ابن الحسین عن علی بن یقطین عن أبي الحسن الاول علیه السلام قال: إذا أردت ان تغتسل للجمعة فتوضأ واغتسل. وأقوی ما یدل علی ذلك ان الوضوء فريضة لا یجوز استباحة الصلاة من دونها إلا بدليل شرعي وليس ههنا دليل شرعي فی سقوط الطهارة لهذه الاغسال يقطع العذر فيجب أن يكون وجوبه لازما، ولا يلزمنا مثل ذلك في سقوطها في غسل الجنابة لانا لم نقل ذلك الا بدليل وهو اجماع العصابة على ان غسل الجنابة والطهارة من الوضوء إذا اجتمعا فانه يجزی الغسل عنهما، وما رويناه من الاحاديث مؤكد لذلك ويزيده بيانا.

جناب الشیخ رحمہ اللہ نے جناب علی بن یقطین رحمہ اللہ نے جناب ابوالحسن موسیٰ الکاظم علیہ السلام سے نقل کیا کہ آپؑ نے فرمایا: اگر تم جمعہ کے دن غسل کرنا چاہو تو وضو کرو اور پھر غسل کرو۔

جناب الشیخ الطوسی رحمہ اللہ فرماتے ہیں کہ سب سے مضبوط وقوی دلیل کہ جو دلالت کرتی ہے کہ وضو واجب وفرض ہے اور اس کے بغیر نماز کا پڑھنا مباح وجائز نہیں مگر دلیل شرعی کے کہ جو بیان کرتے ہیں کہ اس وقت وضو کی ضرورت

https://www.shiabookspdf.com

https://www.shiabookspdf.com

نہیں اور ہمارے پاس کوئی دلیل شرعی نہیں ہے جو بیان کرے کہ (جنابت کے علاوہ) دوسرے غسلوں میں وضو ساقط ہے اور ہمارے عذر کو قطع کرے تو جب نہیں تو پھر ان غسلوں میں وضو واجب ولازم ہے۔

غسل جنابت میں ہمارے لیے ایسی دلیل لازم نہیں ہے کیونکہ غسل جنابت میں ہم وضو کو ساقط کرتے ہیں وہ دلیل کی وجہ سے جو تمام کا اجماع ہے کہ غسل جنابت اور وضو کے ذریعے طہارت کرنا دونوں جمع ہو جائیں تو غسل جنابت کرنا دونوں سے مجزی وکافی ہے اور جو روایات ہم نے ذکر کی ہیں وہ اس کی تاکید کرتی ہیں اور مزید بیان کے لیے اور روایت ذکر کرتے ہیں۔

﴿حدیث نمبر 93/402﴾

ما أخبرني به الشيخ أيده الله تعالى عن أحمد بن محمد عن أبيه عن الحسين بن الحسن بن أبان عن الحسين بن سعيد عن يعقوب بن يقطين عن أبي الحسن عليه السلام قال: سألته عن غسل الجنابة فيه وضوء أم لا فيما نزل به جبرئيل عليه السلام؟ فقال: الجنب يغتسل يبدأ فيغسل يديه إلى المرفقين قبل أن يغمسهما في الماء ثم يغسل ما أصابه من أذى ثم يصب على رأسه وعلى وجهه وعلى جسده كله ثم قد قضى الغسل ولا وضوء عليه.

قال الشيخ أيده الله تعالى: (وكل غسل لغير الجنابة فهو غير مجز في الطهارة حتى يتوضأ معه الانسان وضوء الصلاة قبل الغسل). فقد مضى ما فيه كفاية ان شاء الله تعالى ويزيده بيانا.

جناب الشیخ رحمہ اللہ نے جناب یعقوب بن یقطین سے نقل کیا ہے اور انھوں نے بیان کیا ہے کہ میں نے حضرت امام ابوالحسن الکاظم علیہ السلام سے غسل جنابت کے بارے میں سوال کیا: کیا جبرئیلؑ اس کے ساتھ وضو کا حکم لائے تھے یا نہیں؟

آپؑ نے فرمایا: مجنب جب غسل کرنے لگے تو ابتداء میں اپنے دونوں ہاتھوں کو پانی میں داخل کرے دونوں کو کہنیوں سمیت دھوئے اور پھر اس جگہ کو دھوئے جس پر نجاست لگی ہو اور اس کے بعد اپنے سر پر پانی ڈالے اور پھر پورے جسم پر پانی ڈالے تو پھر اس کا غسل پورا ہو جائے گا۔ اس کے بعد وضو نہیں ہے۔

https://www.shiabookspdf.com

https://www.shiabookspdf.com

مسئلة: جناب الشیخ المفید علیہ الرحمہ فرماتے ہیں: غسل جنابت کے علاوہ تمام باقی غسل نماز کی طہارت کے لیے مجزی نہیں یہاں تک کہ ایک شخص کو غسل سے قبل نماز کے لیے وضو کرنا ہے۔

جناب الشیخ الطوسی علیہ الرحمہ فرماتے ہیں کہ اس کے بارے میں وہ روایات بیان ہو چکی ہیں کہ جو ان شاء اللہ کفایت کرنے والی ہیں پھر مزید بیان کے لیے ہم ایک اور روایت ذکر کرتے ہیں۔

حدیث نمبر 94/403

ما رواه محمد بن الحسن الصفار عن يعقوب بن يزيد عن ابن أبي عمير عن حماد بن عثمان أو غيره عن أبي عبد الله عليه السلام قال: في كل غسل وضوء الا الجنابة. ثم قال الشيخ أيده الله تعالى: (وإذا وجد المغتسل من الجنابة بللا على رأس احليله أو أحس بخروج شيء بعد اغتساله فانه إن كان قد استبرأ بما ذكرناه قبل هذا من البول أو الاجتهاد فليس عليه وضوء ولا اعادة غسل، لان ذلك ربما كان وذيا أو مذيا وليس ينتقض من هذين، وإن لم يكن استبرأ بما شرحناه أعاد الغسل). يدل على ذلك.

https://www.shiabookspdf.com

جناب الشیخ علیہ الرحمہ نے جناب حماد بن عثمان سے نقل کیا ہے اور انھوں نے امام ابوعبداللہ علیہ السلام سے نقل کیا ہے کہ آپؑ نے فرمایا: ہر غسل کے ساتھ وضو ہے سوائے غسل جنابت کے (یعنی اس میں لازم نہیں)۔

مسئلة: جناب الشیخ المفید علیہ الرحمہ فرماتے ہیں: اگر بندہ غسل جنابت کرنے کے بعد اپنے آلہ تناسل کے سر پر کوئی لیس دار تری پائے یا وہ محسوس کرے کہ غسل کے بعد کوئی چیز آلہ تناسل سے خارج ہوئی ہے۔ پس اگر اس نے غسل کرنے سے قبل پیشاب کے ذریعے استبراء کیا تھا یا کوشش کے ذریعے استبراء کیا تھا جیسا کہ ہم نے بیان کیا ہے تو پھر اس کے لیے نہ وضو کرنا واجب ہے اور نہ غسل دوبارہ کرنا ضروری ہے کیونکہ وہ رطوبت یا مذی ہے یا وذی اور یہ دونوں ہی وضو وغسل کو باطل نہیں کرتیں۔ اور اگر اس نے غسل سے قبل استبراء نہیں کیا تو پھر اس پر دوبارہ غسل کرنا واجب ہے۔

جناب الشیخ الطوسی علیہ الرحمہ فرماتے ہیں: اس پر دلیل ذیل والی روایات ہیں۔

حدیث نمبر 95/404

ما رواه أحمد بن محمد عن عثمان بن عيسى عن عبد الله بن مسكان عن سليمان بن خالد

https://www.shiabookspdf.com

https://www.shiabookspdf.com

عن أبي عبد الله عليه السلام قال: سألته عن رجل أجنب فاغتسل قبل أن يبول فخرج منه شيء قال: يعيد الغسل، قلت فالمرأة يخرج منها شيء بعد الغسل قال: لا تعيد، قلت فما الفرق بينهما؛ قال: لان ما يخرج من المرأة إنما هو من ماء الرجل.

جناب الشیخ رحمہ اللہ نے جناب سلیمان بن خالد سے نقل کیا ہے، وہ بیان کرتے ہیں کہ میں نے حضرت امام ابوعبداللہ علیہ السلام سے سوال کیا: اگر کوئی مجنب بندہ غسل سے قبل پیشاب نہ کرے اور غسل کے بعد اس سے کوئی چیز خارج ہو تو کیا وہ دوبارہ غسل کرے گا؟

راوی: میں نے عرض کیا: اور اگر عورت کو یہ صورتِ حال پیش آجائے تو اس کو غسل کے بعد کوئی چیز نکل آئے؟

آپؑ نے فرمایا: اس پر دوبارہ غسل کرنا ضروری نہیں ہے۔

راوی: میں نے عرض کیا: ان دونوں میں فرق کیوں ہے؟

آپؑ نے فرمایا: اس لیے عورت سے اگر کوئی چیز نکلے گی تو وہ مرد کا ہی پانی ہوگا جو اس میں گیا تھا۔

حدیث نمبر 96/405

علي بن ابراهيم عن أبيه عن ابن أبي عمير عن حماد عن الحلبي عن أبي عبد الله عليه السلام قال سئل عن الرجل يغتسل ثم يجد بللا وقد كان بال قبل أن يغتسل قال: ان كان بال قبل الغسل فلا يعيد الغسل.

جناب الشیخ رحمہ اللہ نے جناب الحلبی سے نقل کیا ہے، وہ بیان کرتے ہیں کہ امام ابوعبداللہ علیہ السلام سے سوال کیا گیا: بندے نے غسل جنابت کیا ہے پھر وہ اپنے آلۂ تناسل پر تری کو پاتا ہے حالانکہ اس نے غسل سے قبل پیشاب بھی کیا تھا؟

آپؑ نے فرمایا: اگر اس نے غسل سے قبل پیشاب کیا تھا تو پھر اس پر دوبارہ غسل کرنا واجب نہیں ہے۔

حدیث نمبر 97/406

الحسين بن سعيد عن أخيه الحسن عن زرعة عن سماعة قال: سألته عن الرجل يجنب ثم يغتسل قبل أن يبول فيجد بللا بعد ما يغتسل قال: يعيد الغسل، فان كان بال قبل أن يغتسل فلا يعيد غسله ولكن يتوضأ ويستنجي.

https://www.shiabookspdf.com

https://www.shiabookspdf.com

جناب الشیخ رحمۃ اللہ علیہ نے جناب سماعہ سے نقل کیا ہے، وہ بیان کرتے ہیں کہ میں نے آپؑ سے سوال کیا کہ بندہ مجنب ہوگیا ہے اور پھر وہ پیشاب کیے بغیر غسل جنابت کرتا ہے اور پھر غسل کے بعد اپنے آلہ تناسل پر تری کو پاتا ہے تو اس کے لیے کیا حکم ہے؟

آپؑ نے فرمایا: وہ دوبارہ غسل کرے۔ اور اگر اس نے غسل سے قبل پیشاب کیا تھا تو پھر اس پر غسل دوبارہ کرنا واجب نہیں لیکن وہ استنجاء کرے اور وضو کرے۔

حدیث نمبر 98/407

وأخبرني الشيخ أيده الله تعالى عن أحمد بن محمد عن أبيه عن سعد بن عبد الله و محمد بن الحسن الصفار عن أحمد بن محمد عن الحسين بن سعيد عن حماد عن حريز عن محمد قال: سألت أبا عبد الله عليه السلام عن الرجل يخرج من إحليله بعد ما اغتسل شئ قال: يغتسل ويعيد الصلاة إلا أن يكون بال قبل أن يغتسل فإنه لا يعيد غسله، قال محمد قال أبو جعفر عليه السلام من اغتسل وهو جنب قبل أن يبول ثم يجد بللا فقد انتقض غسله، وإن كان بال ثم اغتسل ثم وجد بللا فليس ينقض غسله ولكن عليه الوضوء لأن البول لم يدع شيئًا.

جناب الشیخ رحمۃ اللہ علیہ نے جناب حریز سے اور انھوں نے جناب محمد سے نقل کیا ہے وہ بیان کرتے ہیں کہ میں نے حضرت امام ابوعبداللہ علیہ السلام سے سوال کیا: اگر بندہ کے غسل کرنے کے بعد اس کے آلہ تناسل سے کوئی چیز خارج ہو؟

آپؑ نے فرمایا: وہ غسل دوبارہ کرے اور نماز کا اعادہ کرے (اگر اس نے نماز پڑھی ہے)۔ سوائے اس صورت کے کہ اس نے غسل کرنے سے قبل پیشاب کیا ہو اگر اس نے غسل کرنے سے قبل پیشاب کرلیا ہے تو پھر اس پر دوبارہ غسل کرنا واجب نہیں ہے۔

جناب محمد بیان کرتے ہیں کہ امام ابوجعفر علیہ السلام نے فرمایا: جو بندہ مجنب ہے اور وہ پیشاب کرنے سے قبل ہی غسل کرے۔ پھر وہ کوئی رطوبت پائے تو اس کا غسل باطل ہوگیا ہے اور اگر اس نے غسل کرنے سے قبل پیشاب کیا ہے اور پھر غسل کے بعد کوئی تری پاتا ہے تو اس کا غسل نہیں ٹوٹا لیکن اس پر وضو کرنا ضروری ہے کیونکہ پیشاب اس پر جنابت کو لازم نہیں کرتا۔

https://www.shiabookspdf.com

https://www.shiabookspdf.com

حدیث نمبر 99/408

وبهذا الاسناد عن فضالة عن معاوية بن ميسرة قال: سمعت أبا عبد الله عليه السلام يقول في رجل رأى بعد الغسل شيئاً قال: ان كان بال بعد جماعه قبل الغسل فليتوضأ، وان لم يبل حتى اغتسل ثم وجد البلل فليعد الغسل. فما يتضمن هذان الحديثان من ذكر إعادة الوضوء فانما هو على طريقة الاستحباب لانه إذا صح بما قدمنا ذكره ان الغسل من الجنابة مجز عن الوضوء، ولم يحدث ههنا ما ينقض الوضوء فينبغي ان لا يجب عليه اعادة الطهارة ولا تعلق على ذمته الطهارة إلا بدليل قاطع. وليس ههنا دليل يقطع العذر، ويحتمل ايضاً أن يكون ما خرج منه بعد الغسل كان بولا فيجب عليه حينئذ الوضوء وإن لم يجب الغسل حسب ما تضمنه الخبر.

جناب الشیخ رحمۃ اللہ علیہ نے جناب معاویہ بن میسرہ سے نقل کیا ہے، وہ بیان کرتے ہیں کہ میں نے حضرت امام ابوعبداللہ علیہ السلام سے سنا ہے کہ آپؑ نے فرمایا: جب بندہ اگر غسل کرنے کے بعد کوئی رطوبت دیکھتا ہے۔

آپؑ نے فرمایا: اگر اس نے جماع کرنے کے بعد اور غسل کرنے سے قبل پیشاب کیا ہے تو وہ پھر وضو کرے۔ اگر اس نے غسل سے قبل پیشاب نہیں کیا تو پھر وہ کوئی تری پاتا ہے تو وہ دوبارہ غسل کرے۔

جناب الشیخ الطوسی رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں کہ یہ دونوں حدیثیں بیان کرتی ہیں کہ وہ وضو کرے۔ اس سے مراد ہے کہ اس پر وضو کرنا مستحب ہے۔ کیونکہ ہم نے بیان کردیا ہے کہ غسل جنابت وضو سے مجزی ہے۔ اور پھر اس سے کوئی ایسا حدث صادر نہیں ہوا جو ناقض وضو ہو۔ تو پھر سزاوار ہے کہ اس پر وضو کا دوبارہ کرنا بھی واجب نہ ہو اور اس کے ذمہ کوئی طہارت نہیں ہوگی مگر دلیل قاطع کے ساتھ۔ وہ اس مقام پر دلیل قاطع نہیں ہے۔

اور یہ بھی احتمال ہے کہ غسل کے بعد جو تری پائی گئی ہے وہ پیشاب ہو۔ پھر اس صورت میں اس پر فقط وضو واجب ہوگا۔ اگرچہ خبر کے اقتضاء کے حساب سے اس پر غسل واجب نہیں ہوگا۔

حدیث نمبر 100/409

فأما ما رواه محمد بن علي بن محبوب عن علي بن السندي عن ابن أبي عمير عن جميل بن

https://www.shiabookspdf.com

https://www.shiabookspdf.com

دراج قال: سألت أبا عبد الله عليه السلام عن الرجل تصيبه الجنابة فينسى أن يبول حتى يغتسل ثم يرى بعد الغسل شيئًا ايغتسل ايضا؛ قال: لا قد تعصرت ونزل من الحبائل. فهذا الخبر محمول على أنه إذا علم ان الخارج منه بعد الغسل مذى فحينئذ لا يجب عليه إعادة الغسل لان الذى يوجب اعادة الغسل خروج المنى قليلا كان أو كثيرا.

جناب الشیخ رحمہ اللہ نے جناب جمیل بن دراج سے نقل کیا ہے، وہ بیان کرتے ہیں کہ میں نے حضرت امام ابوعبداللہ علیہ السلام سے سوال کیا کہ بندہ مجنب ہو گیا ہے اور وہ پیشاب کرنا بھول گیا ہے اور اس نے غسل کر لیا ہے۔ پھر غسل کے بعد کوئی رُطوبت وتری کو پاتا ہے تو کیا وہ دوبارہ غسل کرے؟

آپؑ نے فرمایا: نہیں، منی وہ ہے جو نکل چکی ہے۔ اب تو فقط خصیتان سے تری خارج ہوئی ہے۔

جناب الشیخ الطوسی رحمہ اللہ فرماتے ہیں: اس روایت کو اس پر حمل کیا جائے گا کہ جب وہ بندہ جانتا ہے کہ وہ نکلنے والی رُطوبت مذی ہے یا وذی ہے تو اس صورت میں اس پر غسل کا اعادہ کرنا واجب نہیں کیونکہ وہ چیز جو غسل کو واجب کرتی ہے وہ منی کا نکلنا ہے خواہ کم ہو یا زیادہ۔

{حدیث نمبر 101/410}

وما رواه محمد بن الحسن الصفار عن محمد بن عيسى عن أحمد بن هلال قال سألته عن رجل اغتسل قبل أن يبول فكتب: ان الغسل بعد البول إلا أن يكون ناسيا فلا يعيد منه الغسل. فيحتمل هذا الخبر والذى تقدم أن يكونا مختصين بمن ترك ذلك ناسيا.

جناب الشیخ رحمہ اللہ نے جناب احمد بن ہلال سے نقل کیا ہے، وہ بیان کرتے ہیں کہ میں نے آپؑ سے سوال کیا کہ بندہ پیشاب کرنے سے قبل غسل جنابت کر لیتا ہے؟

آپؑ نے جواب میں لکھا: غسل پیشاب کے بعد ہے مگر یہ کہ وہ بھول جائے۔ پس اگر وہ بھول گیا ہے تو پھر اس پر غسل کو دوبارہ کرنا ضروری نہیں ہے۔

جناب الشیخ الطوسی رحمہ اللہ فرماتے ہیں: اس روایت کو اور جو اس سے قبل سے حمل کریں کہ یہ دونوں مختص ہیں اس

https://www.shiabookspdf.com

https://www.shiabookspdf.com

بندے کے ساتھ جس نے بھول کر ایسا کیا ہے۔ ①

حدیث نمبر 102/411

فأما ما رواه سعد بن عبد الله عن أحمد بن محمد عن عبد الله بن محمد الحجال عن ثعلبة بن ميمون عن عبد الله بن هلال قال: سألت أبا عبد الله عليه السلام عن الرجل يجامع أهله ثم يغتسل قبل أن يبول ثم يخرج منه شئ بعد الغسل فقال: لا شئ عليه إن ذلك مما وضعه الله عنه.

جناب الشیخ رحمہ اللہ نے جناب عبداللہ بن ہلال سے نقل کیا ہے وہ بیان کرتے ہیں کہ میں نے حضرت امام ابوعبداللہ علیہ السلام سے سوال کیا: بندہ اپنی زوجہ سے جماع کرتا ہے، پھر پیشاب کرنے سے قبل غسل کر لیتا ہے۔ پھر غسل کے بعد اس سے کوئی رُطوبت خارج ہوتی ہے تو اس کے لیے کیا حکم ہے؟

آپؑ نے فرمایا: اس پر کوئی چیز واجب نہیں کیونکہ یہ وہ ہے جس کو اللہ تعالیٰ نے اس سے اُٹھا لیا ہے۔

https://www.shiabookspdf.com

حدیث نمبر 103/412

وعنه عن موسى بن الحسن عن محمد بن عبد الحميد عن أبي جميلة المفضل بن صالح عن زيد الشحام عن أبي عبد الله عليه السلام قال: سألته عن رجل اجنب ثم اغتسل قبل ان يبول ثم رأى شيئاً قال: لا يعيد الغسل ليس ذلك الذي رأى شيئاً. فمعناه إذا كان قد اجتهد قبل الغسل بأن يبول فلم يتمكن ولم يتأت له فقد وضع الله عنه حينئذ اعادة الغسل. فاما مع التفريط فانه يلزم اعادة الغسل حسب ما ذكرناه.

جناب الشیخ رحمہ اللہ نے جناب زید الشحام سے نقل کیا ہے، وہ بیان کرتے ہیں کہ میں نے حضرت امام ابوعبداللہ علیہ السلام سے سوال کیا: جب بندہ مجنب ہو جاتا ہے اور پھر وہ پیشاب کرنے سے قبل غسل کر لیتا ہے۔ پھر وہ کوئی رُطوبت کو دیکھتا تو اس کے لیے کیا حکم ہے؟

آپؑ نے فرمایا: اس پر غسل دوبارہ کرنا واجب نہیں ہے۔ جو اس نے دیکھا ہے وہ منی نہیں ہے۔

---

① نسیان کو اس اُمت سے اُٹھا لیا گیا ہے یعنی اس پر کوئی حکم نہیں ہے۔ (مترجم)

https://www.shiabookspdf.com

https://www.shiabookspdf.com

جناب الشیخ الطوسی علیہ فرماتے ہیں: اس سے مراد ہے کہ وہ غسل کرنے سے قبل پیشاب کرنے کی کوشش کرتا ہے لیکن اس کو پیشاب نہیں آتا تو اس صورت میں اللہ تعالیٰ نے اس سے غسل کا اعادہ کرنے کا حکم اٹھالیا ہے۔ اگر اس نے تفریط کی ہو تو پھر اس پر غسل کا دوبارہ کرنا واجب ہے جیسا کہ ہم نے گذشتہ بحث میں بیان کر دیا ہے۔

حدیث نمبر 104/413

محمد بن علي بن محبوب عن العباس عن القاسم بن عروة عن أبان بن عثمان عن عبد الرحمن بن أبي عبد الله قال سألت أبا عبد الله عليه السلام عن المرأة تغتسل من الجنابة ثم ترى نطفة الرجل بعد ذلك هل عليها غسل؛ فقال: لا ثم قال الشيخ أيده الله تعالى: (وينبغي للجنب ان لا يدخل يده في الاناء حتى يغسلها ثلاثا).

فقد مضى ما يدل عليه في باب احكام الطهارة. ثم قال: (ويسمى الله تعالى عند اغتساله ويمجده ويسبحه فإذا فرغ من غسله فليقل اللهم طهر قلبي).

جناب الشیخ علیہ نے جناب عبدالرحمٰن بن ابی عبداللہ سے نقل کیا ہے، وہ بیان کرتے ہیں کہ میں حضرت امام ابوعبداللہ علیہ السلام سے سوال کیا: اگر عورت غسل جنابت کرنے کے بعد دیکھتی ہے کہ مرد کی منی اس کی شرمگاہ سے باہر آگئی ہے تو کیا اس پر غسل واجب ہے؟

آپؑ نے فرمایا: نہیں۔

مسئلة: جناب الشیخ المفید علیہ فرماتے ہیں: مجنب کے لیے سزاوار ہے کہ وہ پانی کے برتن میں ہاتھ ڈالنے سے قبل ہاتھوں کو تین مرتبہ دھولے۔

جناب الشیخ علیہ فرماتے ہیں: احکامِ طہارت میں اس کے بارے میں وہ روایات بیان ہو چکی ہیں جو اس پر دلالت کرتی ہیں۔

مسئلة: پھر جناب الشیخ المفید علیہ فرماتے ہیں: غسل کرتے وقت اللہ تعالیٰ کا نام ذکر کیا جائے اور اس کی حمد بیان کی جائے اور اس کی تسبیح ذکر کی جائے اور جب غسل سے فارغ ہو جائے تو اس کو چاہیے کہ وہ یوں دُعا کرے:

اَللّٰهُمَّ طَهِّرْ قَلْبِي (اے اللہ! میرے دل کو پاک کردے)۔

https://www.shiabookspdf.com

https://www.shiabookspdf.com

حدیث نمبر 105/414

فأخبرني الشيخ أيده الله تعالى عن أحمد بن محمد عن أبيه عن سعد بن عبد الله عن احمد بن محمد عن جعفر عن الحسن بن حماد عن محمد بن مروان عن أبي عبد الله عليه السلام قال تقول : في غسل الجمعة : (اللهم طهر قلبي من كل آفة تمحق بها ديني وتبطل بها عملي) وتقول في غسل الجنابة (اللهم طهر قلبي وزك عملي وتقبل سعيي واجعل ما عندك خيرا لي).

جناب الشیخ علیہ الرحمہ نے جناب محمد بن مروان سے نقل کیا ہے اور انھوں نے بیان کیا ہے کہ حضرت امام ابوعبداللہ علیہ السلام فرماتے ہیں: غسل جمعہ کے بعد یوں دُعا کرو: اللهم طهر قلبي من كل آفة تمحق بها ديني ويبطل بها عملي، "اے اللہ! میرے دل کو ہر اس آفت سے پاک کر دے جو میرے دین کو مٹا دے اور میرے عمل کو باطل کر دے"۔

اور غسل جنابت کے بعد یوں دُعا کرو: اللهم طهر قلبي وزك عملي وتقبل سعي واجعل ما عندك خيرا لي، "اے اللہ! میرے دل کو پاک فرما، میرے عمل کو زکی قرار دے اور میری کوشش کو قبول کرے اور اپنی بارگاہ سے میرے لیے خیر کو قرار دے"۔

حدیث نمبر 106/415

وفي حديث آخر (اللهم اجعلني من التوابين واجعلني من المتطهرين). ثم قال الشيخ أيده الله تعالى: (وغسل المرأة من الجنابة كغسل الرجل في الترتيب تبدأ بغسل رأسها حتى توصل الماء إلى اصول شعرها). قد بينا بما تقدم ان هذه الاحكام تلزم الجنب والجنب يقع على الرجل والمرأة فينبغي أن يكون الحكم لازما لهما.

ثم قال: (وان كان الشعر مشدودا حلته). يريد به إذا لم يصل الماء إليه إلا بعد حله. فاما مع وصول الماء إلى اصل الشعر فلا يجب ذلك. يدل على ذلك.

جناب الشیخ علیہ الرحمہ فرماتے ہیں: ایک دوسری حدیث میں ہے کہ آپؑ نے فرمایا یوں دُعا کرو: اللهم اجعلني من التوابين واجعلني من المتطهرين، "اے اللہ! مجھے توبہ کرنے والوں میں سے قرار دے اور مجھے پاک رہنے

https://www.shiabookspdf.com

https://www.shiabookspdf.com

والوں میں سے قرار دے"۔

مسئلۃ: جناب الشیخ المفید علیہ الرحمہ فرماتے ہیں: عورت کا غسل جنابت کا طریقہ ترتیب میں مرد کے غسل کی مانند ہے وہ بھی سر سے شروع کرے گی یہاں تک کہ پانی بالوں کی جڑوں تک پہنچائے گی۔

جناب الشیخ الطوسی علیہ الرحمہ فرماتے ہیں: وہ احکام جو جنب کے لیے لازم ہیں وہ بیان ہو چکے ہیں اور جنب کا لفظ عورت اور مرد دونوں پر بولا جاتا ہے تو سزاوار ہے کہ وہ احکام جنب دونوں کے لیے لازم ہوں۔

مسئلۃ: جناب الشیخ المفید علیہ الرحمہ فرماتے ہیں: اگر عورت کے بالوں کا جوڑا بنا ہوا ہو تو ان کو وہ کھول دے۔

جناب الشیخ الطوسی علیہ الرحمہ فرماتے ہیں: اس سے مراد ہے کہ اگر جوڑا کی صورت میں بالوں کی جڑوں پر پانی کے پہنچنے میں دشواری ہو تو پھر اس کو کھولنا ضروری ہے۔ اور اگر پانی کی جڑوں تک رسائی ممکن ہو تو پھر جوڑا کھولنا واجب نہیں ہے۔ اسی پر ذیل کی روایت دلالت کرتی ہے۔

حدیث نمبر 107/416

https://www.shiabookspdf.com

ما أخبرني به الشيخ أيده الله تعالى عن أبي القاسم جعفر بن محمد عن محمد بن يعقوب عن علي بن ابراهيم عن أبيه عن عبد الله بن المغيرة عن ابن مسكان عن محمد الحلبي عن رجل عن أبي عبد الله عليه السلام قال: لا تنقض المرأة شعرها إذا اغتسلت من الجنابة.

جناب الشیخ علیہ الرحمہ نے جناب محمد الحلبی سے نقل کیا ہے اور انھوں نے ایک بندے سے نقل کیا ہے وہ بیان کرتے ہیں کہ حضرت امام ابوعبداللہ الصادق علیہ السلام نے فرمایا: عورت غسل جنابت کرتے وقت سر سے بالوں کے جوڑے کو نہ کھولے۔

حدیث نمبر 108/417

وأخبرني الشيخ أيده الله عن أحمد بن محمد عن أبيه عن سعد بن عبد الله عن أحمد بن محمد عن أبيه ومحمد بن خالد عن عبد الله بن المغيرة عن عبد الله بن مسكان عن محمد بن علي الحلبي عن رجل عن أبي عبد الله عليه السلام عن أبيه عن علي عليهم السلام قال: لا تنقض المرأة شعرها إذا اغتسلت من الجنابة.

جناب الشیخ علیہ الرحمہ نے ایک دوسری سند کے ساتھ جناب محمد بن علی الحلبی سے نقل کیا ہے اور انھوں نے ایک بندے

https://www.shiabookspdf.com

https://www.shiabookspdf.com

سے نقل کیا ہے وہ بیان کرتے ہیں کہ حضرت امام ابوعبداللہ نے فرمایا: عورت غسل جنابت کرتے وقت بالوں کو نہ کھولے۔

حدیث نمبر 109/418

علی بن ابراھیم عن أبیه عن ابن أبی عمیر عن جمیل قال: سألت أبا عبد الله عما تصنع النساء فی الشعر والقرون فقال: لم تکن هذه المشطة إنما کن یجمعنه ثم وصف اربعة امکنة ثم قال یبالغن فی الغسل.

جناب الشیخ رحمہ اللہ نے جناب جمیل سے نقل کیا ہے، وہ بیان کرتے ہیں کہ میں نے سوال کیا: عورتیں جو اپنے سروں پر چوٹیاں بناتی ہیں اس کے لیے کیا حکم ہے؟

آپؑ نے فرمایا: پہلے عورتوں کے کنگھی کرنے کا یہ طریقہ نہیں تھا۔ پھر آپؑ نے عورتوں کے بالوں کی چار قسم کی چوٹیاں بیان کیں اور پھر فرمایا: عورتوں کو غسل کرتے وقت پوری کوشش کرنی چاہیے اور بہت زیادہ وقت کریں (تاکہ پانی بالوں کی جڑوں تک رسائی حاصل کرے)۔

https://www.shiabookspdf.com

حدیث نمبر 110/419

الحسین بن سعید عن حماد عن ربعی بن عبد الله عن محمد ابن مسلم عن أبی جعفر علیه السلام قال: حدثتنی سلمی خادم رسول الله صلی الله علیه وآله قالت: کان اشعار نساء رسول الله صلی الله علیه وآله قرون رؤوسهن مقدم رؤوسهن فکان یکفیهن من الماء شیء قلیل فأما النساء الآن فقد ینبغی لهن أن یبالغن فی الماء. ثم قال الشیخ أیده الله تعالی: (وینبغی لها أن تستبرء الآن قبل الغسل بالبول فان لم یتیسر لها ذلك لم یکن علیها شیء). یدل علی ذلك.

جناب الشیخ رحمہ اللہ نے جناب محمد بن مسلم سے نقل کیا ہے اور انھوں نے جناب امام ابوجعفر الباقر علیہ السلام سے نقل کیا ہے کہ آپؑ نے فرمایا: رسولِ خدا صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی ایک خادمہ سلمٰی نے مجھے بیان کیا ہے کہ رسولِ خدا کی ازواج اپنے سر کے سامنے والے حصے میں چوٹیاں بنایا کرتی تھیں اور ان کو غسل کرنے میں تھوڑا پانی بھی کافی ہوتا تھا۔ لیکن آج کے دور کی عورتیں جوڑے بناتی ہیں ان کے لیے سزاوار ہے کہ غسل جنابت کرنے میں زیادہ پانی استعمال کریں

https://www.shiabookspdf.com

https://www.shiabookspdf.com

(تا کہ بالوں کی جڑوں تک پانی پہنچ جائے)۔

مسئلۃ: جناب الشیخ المفید علیہ الرحمہ فرماتے ہیں: عورتوں کے لیے سزاوار ہے کہ وہ غسل کرنے سے قبل پیشاب کے ذریعے استبراء کریں اور اگر ان کے لیے ممکن نہ ہو تو ان کے لیے کوئی حرج نہیں، کوئی چیز واجب نہیں۔

جناب الشیخ علیہ الرحمہ بیان کرتے ہیں اس پر دلیل ذیل کی دو روایات ہیں۔

حدیث نمبر 111/420

ما أخبرني به الشيخ أيده الله تعالى عن أحمد بن محمد عن أبيه عن الحسين بن الحسن بن أبان عن الحسين بن سعيد عن عثمان عن ابن مسكان عن سليمان بن خالد عن أبي عبد الله عليه السلام قال: سألته عن رجل اجنب فاغتسل قبل أن يبول فخرج منه شيء قال: يعيد الغسل قلت: فالمرأة يخرج منها بعد الغسل؟ قال: لا تعيد الغسل، قلت فما الفرق بينهما؟ قال: لان ما يخرج من المرأة إنما هو من ماء الرجل.

https://www.shiabookspdf.com

جناب الشیخ علیہ الرحمہ نے جناب سلیمان بن خالد سے نقل کیا ہے وہ بیان کرتے ہیں کہ میں نے حضرت امام ابوعبداللہ علیہ السلام سے سوال کیا ایک مرد اپنے آپ کو جنب کرتا ہے اور پیشاب کرنے سے قبل وہ غسل کر لیتا ہے اور پھر غسل کے بعد کوئی چیز یا رطوبت اس کے آلہ تناسل سے خارج ہوتی ہے تو اس کے لیے کیا حکم ہے؟

آپؑ نے فرمایا: وہ دوبارہ غسل کرے۔

راوی: میں نے عرض کیا: اور اگر عورت کو غسل کے بعد کوئی رطوبت نکل آئے تو اس کے لیے کیا حکم ہے؟

آپؑ نے فرمایا: اس پر دوبارہ غسل کرنا واجب نہیں۔

راوی: میں نے عرض کیا: ان دونوں میں فرق کیوں ہے؟

آپؑ نے فرمایا: کیونکہ عورت سے جو نکلا ہے وہ مرد کا پانی ہے جو اس عورت کی شرمگاہ میں تھا۔

غسل ارتماسی

حدیث نمبر 112/421

وبهذا الاسناد عن الحسين بن سعيد عن فضالة عن الحسين بن عثمان عن ابن مسكان

https://www.shiabookspdf.com

https://www.shiabookspdf.com

عن منصور عن أبي عبد الله عليه السلام مثل ذلك وقال: لان ما يخرج من المرأة ماء الرجل. ثم قال: (والجنب إذا ارتمس في الماء اجزأه لطهارته ارتماسة واحدة).

يدل على ذلك.

جناب الشیخ علیہ الرحمہ نے جناب منصور سے نقل کیا ہے اور انھوں نے حضرت امام ابوعبداللہ علیہ السلام سے نقل کیا ہے، نے پہلی والی روایت کو نقل کیا۔ پھر آپؑ نے فرمایا: وہ چیز جو عورت سے نکلی ہے وہ مرد کا پانی ہے۔

مسئلة: جناب الشیخ المفید علیہ الرحمہ نے فرمایا: جب شخص جب غسل ارتماسی کرے تو اس کی طہارت کے لیے ایک ہی پانی میں ارتماسی (ڈبکی) ہی کافی ہے۔

جناب الشیخ علیہ الرحمہ فرماتے ہیں: اس پر دلیل ذیل کی روایت ہے۔

حدیث نمبر 113/422

ما أخبرني به الشيخ أيده الله تعالى عن احمد بن محمد عن أبيه عن الحسين بن الحسن بن أبان عن الحسين بن سعيد عن ابن أبي عمير عن عمر بن اذينة عن زرارة قال: سألت أبا عبد الله عليه السلام عن غسل الجنابة فقال: تبدأ فتغسل كفيك ثم تفرغ بيمينك على شمالك فتغسل فرجك ومرافقك ثم تمضمض واستنشق ثم تغسل جسدك من لدن قرنك إلى قدميك ليس قبله ولا بعده وضوء، وكل شيء أمسسته الماء فقد أنقيته ولو أن رجلا ارتمس في الماء ارتماسة واحدة أجزأه ذلك وان لم يدلك جسده.

جناب الشیخ علیہ الرحمہ نے جناب زرارہ علیہ الرحمہ سے نقل کیا ہے، وہ بیان کرتے ہیں کہ میں نے حضرت ابوعبداللہ علیہ السلام سے غسل جنابت کے بارے میں سوال کیا۔

آپؑ نے فرمایا: ابتداء میں اپنے دونوں ہاتھوں کو دھوؤ اور پھر اپنے دائیں ہاتھ سے فارغ ہو جاؤ تو بائیں ہاتھ کو دھولو۔ پھر تو اپنی شرمگاہ کو دھولو، پھر اپنے دونوں ہاتھوں کی کہنیوں تک دھولو۔ پھر کلی کرو اور پھر ناک میں پانی ڈالو۔ پھر اپنے بدن کو سر سے شروع کر کے قدموں تک دھولو۔ غسل سے پہلے اور بعد میں وضو نہیں اور جسم کے جس حصے کو پانی مس کرے گا وہ پاک ہوتا جائے گا۔ اور اگر بندہ پانی میں غسل ارتماسی کرے تو ایک ڈبکی ہی کافی ہے اگرچہ وہ اپنے

https://www.shiabookspdf.com

https://www.shiabookspdf.com

م پر ہاتھ نہ ہی مارے۔

حدیث نمبر 114/423

وأخبرني الشيخ أيده الله تعالى عن أبي القاسم جعفر ابن محمد عن محمد بن يعقوب عن علي بن ابراهيم عن أبيه عن ابن أبي عمير عن حماد عن الحلبي قال: سمعت أبا عبد الله عليه السلام يقول: إذا ارتمس الجنب في الماء ارتماسة واحدة أجزأه ذلك من غسله.

جناب الشیخ علیہ الرحمہ نے جناب حلبی سے نقل کیا وہ بیان کرتے ہیں کہ میں نے حضرت امام ابوعبداللہ علیہ السلام سے سنا ہے، آپؑ نے فرمایا: جب مجنب شخص پانی میں غسل ارتماسی کرے تو اس کے لیے ایک ڈبکی ہی کافی ہے۔ یہ اس کے غسل کے لیے کافی ہے۔

حدیث نمبر 115/424

محمد بن علي بن محبوب عن أحمد بن محمد عن موسى بن القاسم عن علي بن جعفر عن أخيه موسى بن جعفر عليه السلام قال: سألته عن الرجل يجنب هل يجزيه من غسل الجنابة أن يقوم في المطر حتى يغسل رأسه وجسده وهو يقدر على ما سوى ذلك؛ قال: ان كان يغسله اغتساله بالماء اجزأه ذلك. ثم قال ايده الله تعالى: (ولا ينبغي له ان يرتمس في الماء الراكد فانه ان كان قليلا أفسده). فالوجه فيه ان الجنب حكمه حكم النجس إلى ان يغتسل فمتى لاقى الماء الذي يصح فيه قبول النجاسة فسد، وليس ينقض هذا الحديث الذي.

جناب الشیخ علیہ الرحمہ نے جناب علی بن جعفر سے نقل کیا ہے اور انھوں نے بیان کیا کہ میں نے اپنے بھائی امام موسیٰ بن جعفر علیہ السلام سے سوال کیا کہ بندہ مجنب کے لیے کیا یہ مجزی ہے کہ وہ غسل جنابت کے لیے بارش میں کھڑا ہو جائے یہاں تک کہ وہ اپنا سر اور جسم کو دھو لے حالانکہ وہ اس کے علاوہ پر بھی قدرت رکھتا تھا؟

آپؑ نے فرمایا: اگر وہ بارش کے پانی سے غسل کرے تو وہ اس کے لیے مجزی ہے۔

مسئلۃ: جناب الشیخ المفید علیہ الرحمہ فرماتے ہیں: مجنب شخص کے لیے سزاوار و مناسب نہیں کہ وہ کھڑے پانی میں

https://www.shiabookspdf.com

https://www.shiabookspdf.com

غسل ارتماسی کرے کیونکہ اگر وہ قلیل پانی ہوا تو وہ فاسد ہو جائے گا۔

جناب الشیخ الطوسی رحمہ اللہ فرماتے ہیں: اس حکم کی وجہ یہ ہے کہ جنابت کا حکم نجس کا حکم ہے۔ پس جیسے ہی اس کو پانی لگے گا وہ پانی اگر ایسا ہوا کہ جو نجاست کو قبول کرتا ہے (یعنی کُر سے کم ہے) تو وہ نجس ہو جائے گا۔

اور ہمارے اس قول سے بعد والی حدیث منافی نہیں ہے اس سے تناقض وارد نہیں ہوتا۔

حدیث نمبر 116/425

رواه محمد بن يعقوب عن علي بن ابراهيم عن أبيه عن عبد الله بن المغيرة عن ابن مسكان قال: حدثني محمد بن ميسر قال سألت أبا عبد الله عليه السلام عن الرجل الجنب ينتهي إلى الماء القليل في الطريق ويريد أن يغتسل منه وليس معه اناء يغترف به ويداه قذرتان قال يضع يده ويتوضأ ويغتسل هذا مما قال الله تعالى: (ما جعل عليكم في الدين من حرج). لان معنى هذا الخبر أن يأخذ الماء من المستنقع بيده ولا ينزله بنفسه ويغتسل بصبه على البدن فاما إذا نزله فسد حسب ما بيناه يدل على ما ذكرناه.

جناب الشیخ رحمہ اللہ نے جناب ابن مسکان سے نقل کیا ہے وہ بیان کرتے ہیں کہ مجھے محمد بن میسر نے بیان کیا ہے وہ بیان کرتے ہیں کہ میں نے حضرت امام ابوعبداللہ علیہ السلام سے سوال کیا کہ بندہ مجنب راستہ چلتے ہوئے قلیل پانی تک پہنچ گیا ہے اور اس میں غسل کرنا چاہتا ہے اور اس کے پاس کوئی برتن بھی نہیں ہے کہ جس سے وہ پانی بھر کر غسل کرے اور اس کے دونوں ہاتھ بھی نجس ہیں، وہ کیا کرے؟

آپؑ نے فرمایا: وہ اپنا ہاتھ پانی میں ڈالے اور پھر اس سے وضو کرے اور بعد میں غسل کرے اور یہ وہ مورد ہے جس کے بارے میں اللہ تعالیٰ نے فرمایا ہے: مَا جَعَلَ عَلَيْكُمْ فِي الدِّينِ مِنْ حَرَجٍ "تمہارے اُوپر دین کے بارے میں کوئی حرج نہیں قرار دیا گیا"۔

جناب الشیخ الطوسی رحمہ اللہ فرماتے ہیں کہ اس روایت سے مراد ہے کہ اس میں جو ہاتھ صاف ہے اس سے پانی لے اور خود پانی میں داخل نہ ہو اور اپنے بدن پر پانی ڈال کر غسل کرے اور اگر وہ اس پانی میں داخل ہو گیا ہو تو پھر جیسے ہی اس میں داخل ہوگا پانی نجس ہو جائے گا۔ جیسا کہ بیان ہو چکا ہے۔

https://www.shiabookspdf.com

https://www.shiabookspdf.com

حدیث نمبر 117/426

ما أخبرني به الشيخ أيده الله تعالى عن أبي القاسم جعفر بن محمد عن محمد بن يعقوب عن محمد بن اسماعيل عن الفضل بن شاذان عن صفوان بن يحيى عن منصور بن حازم عن ابن أبي يعفور وعنبسة بن مصعب عن أبي عبد الله عليه السلام قال: إذا اتيت البئر وانت جنب ولم تجد دلوا ولا شيئاً تغترف به فتيمم بالصعيد فان رب الماء ورب الصعيد واحد ولا تقع في البئر ولا تفسد على القوم ماءهم. ثم قال الشيخ أيده الله تعالى: (وان كان كثيرا خالف السنة بالاغتسال فيه). يدل على ذلك.

جناب الشیخ رحمۃ اللہ علیہ نے جناب عنبسہ بن مصعب سے نقل کیا ہے، وہ بیان کرتے ہیں کہ حضرت امام ابوعبداللہ علیہ السلام نے فرمایا: جب کنویں کے پاس آئے اور تو جنب ہے اور تیرے پاس کوئی ڈول یا کوئی دوسرا برتن نہیں جس کے ذریعے تو کنویں سے پانی کو نکال سکے تو پھر تم تیمم کرو کیونکہ پاک مٹی کا ربّ اور پانی کا ربّ ایک ہی ہے۔ لہٰذا تم غسل کرنے کے لیے کنویں میں مت داخل ہونا اور قوم کے لیے اس کے پانی کو فاسد نہ کرنا۔

مسئلۃ: جناب الشیخ المفید رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں: اگر کھڑا پانی کثیر ہے پھر بھی اس میں غسل کرنا خلافِ سنت ہے اور اس پر دلیل ذیل کی روایت ہے۔

https://www.shiabookspdf.com

حدیث نمبر 118/427

ما أخبرني به الشيخ أيده الله تعالى: عن أحمد بن محمد عن أبيه عن الحسين بن الحسن بن أبان عن الحسين بن سعيد عن محمد بن اسماعيل ابن بزيع قال: كتبت إلى من يسأله عن الغدير يجتمع فيه ماء السماء أو يستقى فيه من بئر فيستنجي فيه الانسان من بول أو يغتسل فيه الجنب ما حده الذي لا يجوز؛ فكتب لا توضأ من مثل هذا إلا من ضرورة إليه. قوله عليه السلام: (لا توضأ من مثل هذا الا من ضرورة إليه) يدل على كراهية النزول فيه لانه لو لم يكن مكروها لما قيد الوضوء والغسل منه بحال الضرورة فاما الذي يدل على انه لا يفسد الماء إذا زاد على الكر بنزول الجنب فيه ما تقدم من الاخبار وانه إذا بلغ الماء كرا لا ينجسه شئ.

https://www.shiabookspdf.com

https://www.shiabookspdf.com

جناب الشیخ رحمۃ اللہ علیہ نے جناب محمد بن اسماعیل بن بزیع سے نقل کیا ہے، وہ بیان کرتے ہیں کہ میں نے امام علیہ السلام کی خدمت میں خط لکھا اور آپ سے تالاب کے بارے میں سوال کیا جس میں بارش کا پانی جمع ہوتا ہے یا اس کو کنویں کے پانی سے بھرا جاتا ہے اور اس سے انسان استنجاء کرتے ہیں یا مجنب اس سے غسل کرتے ہیں اس کے بارے میں کیا چیز جائز نہیں؟

پس آپؑ نے لکھا: اس قسم کے تالاب کے پانی سے وضو نہ کرو مگر ضرورت کے وقت (جب کوئی اور چارۂ کار نہ ہو)۔

جناب الشیخ الطوسی رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں: اس حدیث میں امام علیہ السلام کا فرمانا: اس قسم کے تالاب سے وضو نہ کرو مگر ضرورت کے وقت: یہ آپؑ کا فرمان اس پر دلالت کرتا ہے کہ اس جیسے تالاب میں داخل ہونا مکروہ ہے کیونکہ اگر مکروہ نہ ہوتا تو امامؑ اس سے وضو و غسل کو حالت ضرورت کے ساتھ مقید نہ کرتے۔

بہرحال وہ روایات جو بیان کرتی ہیں کہ پانی جب کُر سے زیادہ ہو تو وہ مجنب کے داخل ہونے سے نجس اور فاسد نہیں ہوتا ہے۔ وہ گزر چکی ہیں۔ ان میں ہے کہ جب پانی قدر کُر ہو تو اس کو کوئی چیز نجس نہیں کر سکتی۔

https://www.shiabookspdf.com

حدیث نمبر 119/428

محمد بن الحسن بن الوليد عن محمد بن الحسن الصفار عن احمد بن محمد عن ابن أبي عمير عن حماد عن الحلبي قال: سئل أبو عبد الله عليه السلام عن رجل أجنب في شهر رمضان فنسي أن يغتسل حتى خرج شهر رمضان قال.

جناب الشیخ رحمۃ اللہ علیہ نے جناب حلبی رحمۃ اللہ علیہ سے نقل کیا ہے، وہ بیان کرتے ہیں: حضرت امام ابوعبداللہ علیہ السلام سے سوال کیا گیا: بندہ ماہِ مبارک رمضان میں مجنب ہو جائے اور وہ غسل کرنا بھول جائے یہاں تک کہ ماہِ رمضان گزر جائے اور پھر اسے یاد آئے تو اس کے لیے کیا حکم ہے؟

آپؑ نے فرمایا: اس پر واجب ہے کہ غسل کے بعد نمازوں اور روزے کی قضاء کرے۔

https://www.shiabookspdf.com

https://www.shiabookspdf.com

باب 7

حیض و استحاضہ اور نفاس کا حکم اور ان سے طہارت

مسئلة: جناب الشیخ المفید علیہ الرحمہ فرماتے ہیں: حائض وہ عورت ہے جو اس خون کو دیکھتی ہے جو گاڑھا سرخ اور حرارت (گرم) سے نکلے۔

جناب الشیخ الطوسی علیہ الرحمہ فرماتے ہیں: اس پر دلیل ذیل کی روایات ہیں۔

حدیث نمبر 1/429

ما أخبرني به الشيخ أيده الله تعالى عن أبي القاسم جعفر ابن محمد عن محمد بن يعقوب عن علي بن ابراهيم عن أبيه عن ابن أبي عمير عن حفص بن البختري قال دخلت على أبي عبد الله عليه السلام امرأة سألته عن المرأة يستمر بها الدم فلا تدري حيض هو أو غيره قال فقال لها: إن دم الحيض حار عبيط أسود له دفع وحرارة، ودم الاستحاضة أصفر بارد، فإذا كان للدم حرارة ودفع وسواد فلتدع الصلاة قال: فخرجت وهي تقول لو كان امرأة ما زاد على هذا.

https://www.shiabookspdf.com

جناب الشیخ علیہ الرحمہ نے جناب حفص بن البختری سے نقل کیا ہے، وہ بیان کرتے ہیں کہ حضرت امام ابوعبداللہ الصادق علیہ السلام کی خدمت میں ایک عورت آئی اور اس نے آپؑ سے سوال کیا: ایک عورت جس کو متواتر خون آتا ہے وہ نہیں جانتی کہ حیض کا خون ہے یا کوئی دوسرا تو وہ کیا کرے؟

آپؑ نے فرمایا: تحقیق خونِ حیض گرم، گاڑھا، سیاہ اور اُچھل کر اور حرارت سے نکلتا ہے اور خون استحاضہ زرد، ٹھنڈا ہوتا ہے۔ پس جب اس کا خون گرم، سیاہ اور اُچھل کر نکلے تو اس کو چاہیے کہ نماز کو چھوڑ دے۔

راوی بیان کرتا ہے کہ وہ عورت آپ کے پاس سے یہ کہتے ہوئے نکلی: اگر کوئی عورت ہوتی تو بھی اس سے زیادہ بیان نہ کرسکتی۔

https://www.shiabookspdf.com

https://www.shiabookspdf.com

حدیث نمبر 2/430

وبهذا الاسناد عن محمد بن يعقوب عن محمد بن اسماعيل عن الفضل بن شاذان عن حماد بن عيسى وابن أبي عمير عن معاوية بن عمار قال قال أبو عبد الله عليه السلام: إن دم الاستحاضة والحيض ليس يخرجان من مكان واحد، إن دم الاستحاضة بارد وان دم الحيض حار.

جناب الشیخ علیہ نے جناب معاویہ بن عمار سے نقل کیا ہے، وہ بیان کرتے ہیں کہ حضرت امام ابوعبداللہ علیہ السلام نے فرمایا: تحقیق خونِ استحاضہ اور خونِ حیض دونوں ایک مکان سے خارج نہیں ہوتے۔ (یعنی دونوں کے اوصاف ایک جیسے نہیں ہیں)۔ استحاضہ کا خون ٹھنڈا ہوتا ہے اور حیض کا خون گرم ہوتا ہے۔

حدیث نمبر 3/431

أحمد بن محمد عن علي بن الحكم عن إسحاق بن جرير عن حريز قال: سألتني امرأة منا ان ادخلها على أبي عبد الله عليه السلام فاستأذنت لها فأذن لها فدخلت ومعها مولاة لها فقالت له: يا أبا عبد الله ما تقول في المرأة تحيض فتجوز أيام حيضها؛ قال: إن كان أيام حيضها دون عشرة أيام استظهرت بيوم واحد ثم هي مستحاضة، قالت: فان الدم يستمر بها الشهر والشهرين والثلاثة فكيف تصنع بالصلاة؛ قال: تجلس أيام حيضها ثم تغتسل لكل صلاتين، قالت له: إن أيام حيضها تختلف عليها وكان يتقدم الحيض اليوم واليومين والثلاثة ويتأخر مثل ذلك فما علمها به؛ قال: دم الحيض ليس به خفاء هو دم حار تجد له حرقة، ودم الاستحاضة دم فاسد بارد قال: فالتفت إلى مولاتها فقالت أترا ه كان امرأة مرة!

جناب الشیخ علیہ نے جناب اسحاق بن جریر سے اور انھوں نے جناب حریز سے نقل کیا ہے، وہ بیان کرتے ہیں کہ ہمارے خاندان کی ایک عورت نے مجھ سے التماس کی کہ میں اس کے لیے امام ابوعبداللہ علیہ السلام کی خدمت میں شرف یابی کی اجازت طلب کروں۔ پس میں نے آپؑ سے اس عورت کے حاضر ہونے کی اجازت طلب کی۔ آپؑ نے اجازت دے دی۔

https://www.shiabookspdf.com

https://www.shiabookspdf.com

پس وہ عورت اپنی ایک کنیز کے ساتھ آپؑ کی خدمت میں حاضر ہوئی اور اس نے آپؑ کی خدمت میں عرض کیا: آپؑ اس عورت کے بارے میں کیا کہتے ہیں جس کو خونِ حیض آتا ہے اور اس کا وہ خون ایامِ حیض سے تجاوز کر جاتا ہے؟

آپؑ نے فرمایا: اگر اس کی حیض کی عادت دس دن سے کم دن تھے اور پھر اس کا خون ایامِ حیض (عادت) سے تجاوز کر گیا ہے تو وہ ایک دن انتظار کرے اور اس کے بعد وہ اپنے آپ کو مستحاضہ قرار دے کر اس کے احکام پر عمل کرے۔

اس عورت نے پھر عرض کیا: اگر اس کا خون ایک ماہ یا دو ماہ یا تین ماہ تک متواتر جاری رہے تو پھر کیا کرے اور اس کی نماز کا کیا حکم ہے؟

آپؑ نے فرمایا: وہ اپنے ایامِ حیض میں بیٹھ جائے (یعنی نماز نہ پڑھے) اور اس کے بعد وہ ہر دو نمازوں کے لیے غسل کرے اور نمازیں ادا کرے۔

اس عورت نے پھر عرض کیا: اگر اس کی عادت کے ایام میں اختلاف پایا جائے اور حیض ایک دو دن پہلے یا بعد میں ہو جائے۔ تو پھر وہ حیض کی معرفت کیسے حاصل کرے گی؟ (یعنی اس کو کیسے معلوم ہوگا کہ اس کا خون حیض ہے؟)

آپؑ نے فرمایا: حیض کا خون مخفی نہیں۔ وہ خون گرم ہوتا ہے اور اس میں جلن پائی جاتی ہے اور خون استحاضہ فاسد اور ٹھنڈا ہوتا ہے۔

راوی بیان کرتا ہے کہ اس عورت نے اپنی کنیز کی طرف دیکھا اور کہا: کیا تو ان کو دیکھ رہی ہے (جس طرح یہ جواب دے رہے ہیں) ایسے لگتا ہے کہ یہ کبھی عورت رہی ہے۔

﴿حدیث نمبر 4/432﴾

أحمد بن محمد عن ابن محبوب عن علي بن رئاب عن زياد ابن سوقة قال: سئل أبو جعفر عليه السلام عن رجل افتض امرأته أو أمته فرأت دما كثيرا لا ينقطع عنها يومها كيف تصنع بالصلاة؟ قال: تمسك الكرسف فإن خرجت القطنة مطوقة بالدم فانه من العذرة تغتسل وتمسك معها قطنة وتصلي، وان خرج الكرسف منغمسا بالدم فهو من الطمث تقعد عن الصلاة ايام الحيض. ثم قال أيده الله تعالى: (فينبغي لها أن تعتزل الصلاة وهذا مما لا خلاف فيه بين المسلمين).

https://www.shiabookspdf.com

https://www.shiabookspdf.com

ویدل علیه ایضا الحدیث الاول من قوله: (فلتدع الصلاة) وأمرهم علی الوجوب.

ثم قال أیده الله تعالیٰ: (ولا تقرب المسجد الا مجتازة ولا تمس القرآن ولا اسماً من اسماء الله تعالیٰ مکتوبا فی شیء من الاشیاء). فقد مضی فی باب الجنابة ما فیه کفایة ودلالة علیه ان شاء الله تعالیٰ. ثم قال أیده الله تعالیٰ: (ولا یحل لها الصیام). وهذا ایضا مما علیه الاجماع، ویدل علیه ایضا.

جناب الشیخ رحمۃ اللہ علیہ نے جناب زیاد ابن سوقہ سے نقل کیا ہے وہ بیان کرتے ہیں کہ امام ابوجعفر الباقر علیہ السلام سے سوال کیا کہ ایک بندہ اپنی کنواری بیوی سے یا کنیز سے مباشرت کرتا ہے اور وہ عورت بہت زیادہ خون دیکھتی ہے کہ جو پورا دن بند نہیں ہوتا تو وہ اپنی نماز کا کیا کرے؟

آپؑ نے فرمایا: وہ روئی کو اپنی شرمگاہ میں رکھے اور پھر اسے کو باہر نکالے۔ اگر خون اس روئی کو گولائی میں لگا ہے تو پھر وہ بکارت کا خون ہے۔ پھر وہ غسل کرے اور شرمگاہ میں روئی رکھے اور نماز پڑھے۔ اور اگر خون اس روئی کے اندر گھس گیا ہے تو پھر وہ خونِ حیض ہے اور اپنے ایام حیض سے نماز کو چھوڑ دے۔

مسئلۃ: جناب الشیخ المفید رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں: پس اس عورت کے لیے سزاوار ہے کہ وہ نماز کو چھوڑ دے اور یہ وہ حکم ہے جس میں مسلمانوں کے درمیان کوئی اختلاف نہیں ہے۔

جناب الشیخ الطوسی رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں: اس پر دلیل وہ پہلی حدیث ہے جو اس باب کے شروع میں گزر چکی ہے کہ جس میں امام علیہ السلام نے فرمایا کہ وہ (فلتدع الصلوٰۃ) وہ نماز کو چھوڑ دے اور ان کا امر وجوب پر دال ہے۔

مسئلۃ: جناب الشیخ المفید رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں: وہ عورت (حائض) مسجدوں میں داخل نہ ہو مگر یہ کہ وہ مسجد کو عبور کر سکتی ہے۔ وہ قرآن کو مس نہ کرے اور اللہ تعالیٰ کے اسماء میں کوئی اسم کسی چیز پر لکھا ہوا ہو تو اس کو مس نہ کرے۔

جناب الشیخ الطوسی رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں کہ باب جنابت میں اس کے بارے میں اتنی روایات گزر چکی ہیں جو کفایت کرتی ہیں وہ اس پر دلالت کرتی ہیں، ان شاء اللہ۔

مسئلۃ: جناب الشیخ المفید رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں: حائض عورت کے لیے روزہ رکھنا جائز نہیں۔

جناب الشیخ الطوسی رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں کہ یہ حکم وہ ہے جس پر تمام علماء کا اجماع ہے۔ نیز ذیل کی روایات بھی اس پر دلالت کرتی ہیں۔

https://www.shiabookspdf.com

https://www.shiabookspdf.com

حدیث نمبر 5/433

ما أخبرني به جماعة عن أبي محمد هارون بن موسى عن أبي العباس أحمد بن محمد بن سعيد عن علي بن الحسن بن فضال، وأخبرني ايضا أحمد ابن عبدون عن علي بن محمد بن الزبير عن علي بن الحسن بن فضال عن عبد الرحمن ابن أبي نجران عن صفوان بن يحيى عن عيص بن القاسم البجلي عن أبي عبد الله عليه السلام قال: سألته عن امرأة طمثت في رمضان قبل أن تغيب الشمس قال: تفطر.

جناب الشیخ رحمہ اللہ نے جناب عیص بن القاسم البجلی سے نقل کیا ہے اور انھوں نے بیان کیا ہے کہ میں نے حضرت امام ابوعبداللہ علیہ السلام سے سوال کیا: ایک عورت ماہِ رمضان کے دن میں روزہ کی حالت میں غروبِ آفتاب سے قبل حائض ہوجائے؟

آپؑ نے فرمایا: وہ اس دن کا روزہ افطار کرے (یعنی وہ روزہ ختم ہوگیا ہے اس کے بعد قضا کرے گی)۔

https://www.shiabookspdf.com

حدیث نمبر 6/434

وبهذا الاسناد عن علي بن الحسن عن أحمد بن الحسن عن أبيه عن علي بن عقبة عن أبيه عن أبي عبد الله عليه السلام في امرأة حاضت في رمضان حتى إذا ارتفع النهار رأت الطهر قال: تفطر ذلك اليوم كله تأكل وتشرب ثم تقضيه وعن امرأة أصبحت في رمضان طاهرا حتى إذا ارتفع النهار رأت الحيض قال: تفطر ذلك اليوم كله.

جناب الشیخ رحمہ اللہ نے جناب علی بن عقبہ سے اور انھوں نے اپنے والد سے نقل کیا ہے اور انھوں نے حضرت امام ابوعبداللہ علیہ السلام سے نقل کیا ہے کہ آپؑ نے فرمایا: ایک عورت ماہِ رمضان میں حائض تھی اور جب دن بلند ہوجائے تو وہ حیض کے خون سے پاک ہوگئی ہے تو اس کا کیا حکم ہے؟

اس دن کا روزہ اس کا نہیں ہے۔ وہ کھائے، پیئے، بعد میں اس کی قضا کرے گی۔

پھر آپؑ سے سوال ہوا کہ ایک عورت ماہِ رمضان کے دن کے وقت روزہ رکھا اور جب دن بلند ہوا تو اس نے خونِ حیض دیکھ لیا وہ کیا کرے؟

https://www.shiabookspdf.com

https://www.shiabookspdf.com

آپؑ نے فرمایا: وہ اس دن کا روزہ افطار کرے۔

{حدیث نمبر 7/435}

وبهذا الاسناد عن أحمد بن الحسن عن أبيه وعلا بن رزين عن محمد بن مسلم عن أبي جعفر عليه السلام في المرأة تطهر في أول النهار في رمضان اتفطر أو تصوم؟ قال: تفطر. وفي المرأة ترى الدم في أول النهار في شهر رمضان اتفطر أم تصوم؟ قال: تفطر إنما فطرها من الدم.

قوله عليه السلام: إنما فطرها من الدم على انها لو لم تفطر بالطعام والشراب فانها تكون بحكم المفطرة. ثم قال: (ويحرم على زوجها وطؤها حتى تخرج من الحيض).

يدل على ذلك قوله تعالى: (ويسئلونك عن المحيض قل هو أذى، فاعتزلوا النساء في المحيض ولا تقربوهن حتى يطهرن) لحظر بهذا اللفظ قربهن وأوجب اعتزالهن إلى ان يطهرن وهذا ظاهر.

جناب الشیخ رحمۃ اللہ علیہ نے جناب محمد بن مسلم سے نقل کیا ہے کہ وہ بیان کرتے ہیں کہ حضرت امام ابوجعفر الباقر علیہ السلام سے عرض کیا گیا: ایک عورت دن کے شروع میں حیض سے پاک ہوگئی ہے تو وہ کیا کرے؟ روزہ رکھے یا افطار کرے؟

آپؑ نے فرمایا: وہ روزہ افطار کرے (یعنی اس کا روزہ نہیں ہے)۔

اور ایک عورت دن کے شروع میں حائض ہو جائے تو وہ کیا کرے؟ روزہ رکھے یا افطار کرے؟

آپؑ نے فرمایا: وہ افطار کرے، اس کا روزہ خون کی وجہ سے خودبخود افطار ہو گیا ہے۔

جناب الشیخ الطوسی رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں کہ آپؑ نے فرمایا کہ اس کا روزہ خونِ حیض کی وجہ سے افطار ہو گیا ہے۔ یہ اس بات پر دلالت کرتا ہے خواہ وہ کھانے یا پینے سے نہ بھی افطار کرے تب بھی اس کا روزہ ختم ہو گیا ہے۔ وہ حکم افطار میں ہے۔

مسئلة: جناب الشیخ المفید رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں: اس عورت کے شوہر پر اس سے جماع کرنا حرام ہے یہاں تک کہ وہ حیض سے پاک ہو جائے۔

https://www.shiabookspdf.com

https://www.shiabookspdf.com

جناب الشیخ الطوسی رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں: اس حرمت پر دلیل اللہ تعالیٰ کا وہ قول ہے جس میں اللہ فرماتا ہے:

وَيَسْـَٔلُونَكَ عَنِ الْمَحِيضِ ۖ قُلْ هُوَ أَذًى فَاعْتَزِلُوا النِّسَاءَ فِي الْمَحِيضِ ۖ وَلَا تَقْرَبُوهُنَّ حَتَّىٰ يَطْهُرْنَ ۖ (سورۂ بقرہ: آیت ۲۲۲) ''اور آپؐ سے حیض کے بارے میں سوال کرتے ہیں آپؐ ان سے کہہ دیں کہ یہ بیماری ہے۔ پس تم ان سے دُور رہو اور ان کے قریب مت جاؤ یہاں تک کہ وہ پاک ہو جائیں''۔

اللہ تعالیٰ نے ان الفاظ کے ذریعے ان کے قرب سے ڈرایا ہے اور ان سے دُور رہنے کو واجب قرار دیا ہے یہاں تک کہ وہ پاک ہو جائیں اور یہ اس آیت کا ظہور ہے۔ اس کے علاوہ ذیل کی روایات بھی اس حرمت پر دال ہیں۔

حدیث نمبر 8/436

ما أخبرني به الشيخ أيده الله بالاسناد المتقدم عن علي بن الحسن عن محمد وأحمد ابني الحسن عن أبيهما عن عبد الله بن بكير عن بعض اصحابنا عن أبي عبد الله عليه السلام قال: إذا حاضت المرأة فليأتها زوجها حيث شاء ما اتقى موضع الدم.

جناب الشیخ رحمۃ اللہ علیہ نے جناب عبداللہ بن بکیر سے نقل کیا ہے اور اس نے اپنے ایک ساتھی سے نقل کیا ہے اور انھوں نے حضرت امام ابوعبداللہ علیہ السلام سے نقل کیا ہے کہ آپؑ نے فرمایا: جب عورت کو حیض آجائے تو اس کا شوہر حیض والی جگہ کے علاوہ جہاں چاہے لذت حاصل کرسکتا ہے۔

حدیث نمبر 9/437

وبهذا الاسناد عن علي بن الحسن عن محمد بن علي عن محمد بن اسماعيل عن منصور بن بزرج عن اسحاق بن عمار عن عبد الملك بن عمرو قال سألت أبا عبد الله عليه السلام: عما لصاحب المرأة الحائض منها، قال: كل شيء ما عدا القبل بعينه.

جناب الشیخ رحمۃ اللہ علیہ نے جناب عبدالملک بن عمرو سے نقل کیا ہے وہ بیان کرتے ہیں کہ میں نے حضرت امام ابوعبداللہ علیہ السلام سے سوال کیا: جس عورت کو حیض آجائے تو اس کا شوہر اس کے کس مقام سے لذت حاصل کرسکتا ہے؟ آپؑ نے فرمایا: اس کی آگے والی شرمگاہ کے علاوہ باقی ہر مقام سے لذت حاصل کرسکتا ہے۔

https://www.shiabookspdf.com

https://www.shiabookspdf.com

حدیث نمبر 10/438

وبهذا الاسناد عن علي بن الحسن عن محمد بن عبد الله بن زرارة عن محمد بن أبي عمير عن هشام بن سالم عن أبي عبد الله عليه السلام في الرجل يأتي المرأة فيما دون الفرج وهي حائض؛ قال: لا بأس إذا اجتنب ذلك الموضع.

جناب الشیخ رحمۃ اللہ علیہ نے جناب ہشام بن سالم سے نقل کیا ہے اور انھوں نے حضرت امام ابوعبداللہ علیہ السلام سے نقل کیا ہے کہ آپؑ سے پوچھا گیا کہ ایک بندہ اپنی حیض والی عورت کے پاس فرج (آگے والی شرمگاہ) کے علاوہ آتا ہے؟

آپؑ نے فرمایا: جب وہ مقام حیض سے اجتناب کرے تو کوئی حرج نہیں ہے۔

حدیث نمبر 11/439

فاما ما رواه علي بن الحسن عن محمد بن عبد الله بن زرارة عن محمد بن أبي عمير عن حماد بن عثمان عن عبيد الله الحلبي عن أبي عبد الله عليه السلام في الحائض ما يحل لزوجها منها؛ قال: تتزر بأزار إلى الركبتين وتخرج سرتها ثم له ما فوق الازار.

https://www.shiabookspdf.com

جناب الشیخ رحمۃ اللہ علیہ نے جناب عبیداللہ الحلبی سے نقل کیا ہے اور انھوں نے جناب ابوعبداللہ علیہ السلام سے نقل کیا ہے (آپؑ سے سوال کیا گیا) حائض عورت سے اس کے شوہر کے لیے کیا حلال ہے؟

آپؑ نے فرمایا: وہ عورت کے دونوں گھٹنوں پر چادر باندھ لے اور ناف کے اُوپر والا حصّہ ننگا رکھے اور جس مقام پر چادر باندھی ہے اس سے اُوپر والے حصّے سے لذت حاصل کرے۔

حدیث نمبر 12/440

عنه عن علي بن اسباط عن عمه يعقوب بن سالم الاحمر عن أبي بصير عن أبي عبد الله عليه السلام قال: سئل عن الحائض ما يحل لزوجها منها؛ قال: تتزر بأزار إلى الركبتين وتخرج ساقها وله ما فوق الازار.

جناب الشیخ رحمۃ اللہ علیہ نے جناب ابوبصیر رحمۃ اللہ علیہ سے نقل کیا ہے، وہ بیان کرتے ہیں کہ حضرت امام ابوعبداللہ علیہ السلام سے سوال کیا گیا: حائض عورت سے اس کے شوہر کے لیے کیا حلال ہے؟

https://www.shiabookspdf.com

https://www.shiabookspdf.com

آپؑ نے فرمایا: وہ ناف سے گھٹنوں تک چادر باندھ لے اور اس کی پنڈلی باہر رکھے اور چادر کے اُوپر والے حصے سے لذت حاصل کرے۔

حدیث نمبر 13/441

عنه عن العباس بن عامر عن حجاج الخشاب قال سألت أبا عبد الله عليه السلام عن الحائض والنفساء ما يحل لزوجها منها؛ فقال: تلبس درعا ثم تضطجع معه.فلا تنافي بين هذه الاخبار وبين الاخبار التي قدمناها لان هذه نحملها على الاستحباب وتلك على ارتفاع الحظر عمن فعل ذلك ، ويجوز أن يكون وردت للتقية لانها موافقة لمذاهب كثير من العامة.

جناب الشیخ رحمه الله نے جناب حجاج بن خشاب سے نقل کیا ہے، وہ بیان کرتے ہیں کہ میں نے حضرت امام ابوعبداللہ علیہ السلام سے حائض اور نفساء کے بارے میں سوال کیا کہ اس کی زوج کے لیے کیا حلال ہے؟

https://www.shiabookspdf.com

آپؑ نے فرمایا: وہ چادر باندھ لے اور پھر شوہر کے ساتھ لیٹ جائے۔

جناب الشیخ الطوسی رحمه الله فرماتے ہیں: یہ روایات جو بیان ہوگیں ہیں اور وہ روایات جو پہلے سے بیان ہوچکی ہیں ان کے درمیان کوئی منافات نہیں۔ کیونکہ ان کو ہم استحباب پر حمل کریں گے۔ اور ان روایات کو حمل کریں کہ اس کام کرنے سے وہ خطر مرتفع ہوجائے گا اور یہ بھی ممکن ہے کہ ان کو تقیہ پر حمل کریں کیونکہ یہ روایات عامہ کے مذاہب کے اکثر کے موافق ہیں۔

حدیث نمبر 14/442

أحمد بن محمد عن البرقي عن اسماعيل عن عمر بن حنظلة قال قلت: لابي عبد الله عليه السلام ما للرجل من الحائض قال: ما بين الفخذين.

جناب الشیخ رحمه الله نے جناب عمر بن حنظلہ سے نقل کیا ہے کہ وہ بیان کرتے ہیں کہ میں نے حضرت امام ابوعبداللہ علیہ السلام کی خدمت میں عرض کیا کہ حائض عورت سے اس کے شوہر کے لیے کیا حلال ہے؟

آپؑ نے فرمایا: اس کی دونوں رانوں کے درمیان سے لذت حاصل کرے۔

https://www.shiabookspdf.com

https://www.shiabookspdf.com

حدیث نمبر 15/443

عنه عن البرقي عن عمر بن يزيد قال قلت لأبي عبد الله عليه السلام ما للرجل من الحائض قال: ما بين إليتيها ولا يوقب.

جناب الشیخ رحمة اللہ علیہ نے جناب عمر بن یزید سے نقل کیا ہے، وہ بیان کرتے ہیں کہ میں نے حضرت امام ابوعبداللہ علیہ السلام سے عرض کیا: حائض عورت سے مرد کے لیے کیا حلال ہے؟

آپؑ نے فرمایا: اس کے دونوں چوتڑوں کے درمیان لیکن اس کی دُبر میں داخل نہ کرے۔

حدیث نمبر 16/444

وبهذا الاسناد عن علي بن الحسن عن العباس بن عامر وجعفر بن محمد بن حكيم عن أبان بن عثمان عن عبد الرحمن بن أبي عبد الله قال: سألت أبا عبد الله عليه السلام عن الرجل ما يحل له من الطامث؟ قال: لا شيء حتى تطهر. قال محمد بن الحسن معناه لا شيء له من الوطي في الفرج وان كان يحل له ما عداه كما تضمنته الاخبار الاولة.

ثم قال أيده الله تعالى: (وأقل أيام الحيض ثلاثة أيام وأكثرها عشرة وأوسطها ما بين ذلك). يدل ذلك على.

جناب الشیخ رحمة اللہ علیہ نے جناب عبدالرحمن بن ابی عبداللہ سے نقل کیا ہے، وہ بیان کرتے ہیں کہ میں نے جناب امام ابوعبداللہ علیہ السلام سے عرض کیا: حیض والی عورت سے مرد کے لیے کیا حلال ہے؟

آپؑ نے فرمایا: جب تک غسل نہ کرے کچھ بھی حلال نہیں ہے۔

جناب محمد بن الحسن فرماتے ہیں کہ اس سے مراد ہے کہ اس کی شرمگاہ سے جماع کرنا ہے۔ لیکن اس کے علاوہ دوسرے جسم سے لذت حاصل کرنا مرد کے لیے جائز ہے جیسا کہ گذشتہ اخبار اس کو بیان کرچکی ہیں۔

مسئلة: جناب الشیخ المفید رحمة اللہ علیہ فرماتے ہیں: حیض کی کم ترین مدت تین دن ہے اور زیادہ سے زیادہ دس دن ہے اور اس کی درمیانی مدت جو ان دونوں کے درمیان ہے۔

جناب الشیخ الطوسی رحمة اللہ علیہ فرماتے ہیں: اس پر دلیل ذیل کی روایات ہیں۔

https://www.shiabookspdf.com

https://www.shiabookspdf.com

یض کی مدت

حدیث نمبر 17/445

ما اخبرني به الشيخ أيده الله تعالى عن أبي القاسم جعفر ابن محمد عن محمد بن يعقوب عن عدة من أصحابنا عن أحمد بن محمد بن عيسى عن علي بن أحمد بن أشيم عن أحمد بن محمد بن أبي نصر قال: سألت أبا الحسن الرضا عليه السلام عن أدنى ما يكون من الحيض، قال: ثلاثة أيام وأكثره عشرة.

جناب الشیخ رحمہ اللہ نے جناب احمد بن محمد بن ابی نصر سے نقل کیا ہے وہ بیان کرتے ہیں کہ میں نے حضرت ابوالحسن الرضا علیہ السلام سے حیض کی کم ترین مدت کے بارے میں سوال کیا۔

آپؑ نے فرمایا: تین دن اور زیادہ سے زیادہ دس دن ہے۔

https://www.shiabookspdf.com

حدیث نمبر 18/446

وبهذا الاسناد عن محمد بن يعقوب عن محمد بن اسماعيل عن الفضل بن شاذان عن صفوان بن يحيى قال سألت أبا الحسن عليه السلام عن أدنى ما يكون من الحيض فقال أدناه ثلاثة وأبعده عشرة.

جناب الشیخ رحمہ اللہ نے جناب صفوان بن یحییٰ سے نقل کیا ہے، وہ بیان کرتے ہیں کہ میں نے حضرت امام ابوالحسن علیہ السلام سے سوال کیا: حیض کی کم ترین مدت کیا ہے؟

آپؑ نے فرمایا: کم ترین مدت تین دن اور زیادہ مدت دس دن ہے۔

حدیث نمبر 19/447

وأخبرني الشيخ أيده الله تعالى، عن أحمد بن محمد عن أبيه عن الحسين بن الحسن بن أبان عن الحسين بن سعيد عن النضر عن يعقوب بن يقطين عن أبي الحسن عليه السلام قال: ادنى الحيض ثلاثة وأقصاه عشرة.

جناب الشیخ رحمہ اللہ نے جناب یعقوب بن یقطین سے نقل کیا ہے اور انھوں نے حضرت امام ابوالحسن علیہ السلام سے نقل

https://www.shiabookspdf.com

https://www.shiabookspdf.com

کیا ہے کہ آپؑ نے فرمایا: کم از کم حیض تین دن کا اور زیادہ سے زیادہ دس دن ہے۔

حدیث نمبر 20/448

وأخبرني أحمد بن عبدون عن علي بن محمد بن الزبير عن علي بن الحسن بن فضال عن يعقوب بن يزيد عن محمد بن أبي عمير عن جميل بن دراج عن محمد بن مسلم عن أبي عبد الله عليه السلام قال: أقل ما يكون الحيض ثلاثة أيام، وإذا رأت الدم قبل عشرة أيام فهي من الحيضة الاولى وإذا رأته بعد عشرة أيام فهو من حيضة اخرى مستقبلة.

جناب الشیخ علیہ الرحمہ نے جناب محمد بن مسلم سے نقل کیا ہے، وہ بیان کرتے ہیں کہ حضرت امام ابوعبداللہ علیہ السلام نے فرمایا: کم ترین جو حیض ہو سکتا ہے وہ تین دن ہے۔ پس اگر عورت تین دن کے بعد دوبارہ دس دن سے قبل خون کو دیکھے تو وہ پہلا حیض شمار ہوگا اور اگر وہ دس دن کے بعد خون دیکھتی ہے تو وہ دوسرا حیض ہوگا جس کا وہ سامنا کرنے والی ہے۔

https://www.shiabookspdf.com

حدیث نمبر 21/449

وبهذا الاسناد عن علي بن الحسن عن الحسن بن علي بن زياد الخزاز عن أبي الحسن عليه السلام قال: سألته عن المستحاضة كيف تصنع إذا رأت الدم وإذا رأت الصفرة وكم تدع الصلاة؛ فقال: أقل الحيض ثلاثة وأكثره عشرة وتجمع بين الصلاتين.

جناب الشیخ علیہ الرحمہ نے جناب الحسن بن علی بن زیاد الخزاز سے نقل کیا ہے، وہ بیان کرتے ہیں کہ میں نے امام ابوالحسن علیہ السلام سے سوال کیا: مستحاضہ عورت جب خون دیکھے تو وہ کیا کرے اور جب وہ زرد خون دیکھے تو کب نماز کو چھوڑ سکتی ہے؟

آپؑ نے فرمایا: اقل حیض تین دن ہے اور اکثر مدت حیض دس دن ہے۔ اور اگر اس سے تجاوز کرے تو پھر وہ دو نمازوں کے درمیان جمع کرے۔ (1)

حدیث نمبر 22/450

فأما الحديث الذي رواه محمد بن علي بن محبوب عن احمد ابن محمد عن أحمد بن محمد بن

(1) دو نمازوں کے لیے ایک غسل کرے اور اس سے دو نمازوں کو جمع کر کے پڑھے۔ (مترجم)

https://www.shiabookspdf.com

https://www.shiabookspdf.com

أبي نصر عن عبد الله بن سنان عن أبي عبد الله عليه السلام إن أكثر ما يكون الحيض ثمان وادنى ما يكون منه ثلاثة. فهذا الحديث شاذ أجمعت العصابة على ترك العمل به، ولو صح كان معناه ان المرأة إذا كان من عادتها أن لا تحيض اكثر من ثمانية أيام ثم استحاضت واستمر بها الدم حتى لا يتميز لها دم الحيض من دم الاستحاضة فان اكثر ما تحتسب به من أيام الحيض ثمانية أيام حسب ما جرت به عادتها قبل استمرار الدم، ونحن نبين ما يدل على هذا التأويل فيما بعد ان شاء الله تعالى.

جناب الشیخ علیہ الرحمہ فرماتے ہیں اور وہ روایت جس کو جناب عبداللہ بن سنان نے حضرت امام ابوعبداللہ علیہ السلام سے
ل کیا ہے کہ آپؑ نے فرمایا: حیض کی زیادہ مدت آٹھ دن اور کم ترین مدت تین دن ہے۔

جناب الشیخ الطوسی علیہ الرحمہ فرماتے ہیں کہ تمام علماء کا اس پر اجماع ہے کہ اس حدیث پر عمل کو ترک کیا جائے گا۔
س پر عمل نہیں کیا جائے گا۔

اور اگر یہ روایت صحیح بھی ہو تو بھی اس سے مراد یہ ہے کہ وہ عورت جس کی حیض کی عادت آٹھ دن ہے وہ آٹھ
ن سے زیادہ حیض نہیں دیکھتی۔ پھر اگر آٹھ دن سے خون تجاوز کر جائے اور پھر استمرار پکڑے یہاں تک کہ ایک وقت
ئے اس عورت کے خونِ حیض اور خونِ استحاضہ کے درمیان تمیز نہ کر سکے۔ تو وہ عورت اپنی عادت کے ایام کو حیض
ے ایام قرار دے گی جو استمراری خون سے قبل اس کی عادت تھی۔ اس کو حیض قرار دے گی اور باقی ایام کو استحاضہ کے
ام قرار دے گی۔ اور اس پر دلیل ذیل کی روایت ہے جس کو ہم ان شاء اللہ بیان کریں گے۔

حدیث نمبر 23/451

أحمد بن محمد بن صفوان عن العلا عن محمد بن مسلم عن أبي جعفر عليه السلام قال: لا يكون القرء [١] في أقل من عشرة فما زاد اقل ما يكون عشرة من حين تطهر إلى أن ترى الدم. قال الشيخ أيده الله تعالى: (ومتى رأت المرأة الدم أقل من ثلاثة أيام فليس ذلك بحيض وعليها أن تقضي ما تركت من الصلاة). يدل عليه ما تقدم وهو انه إذا ثبت أن اقل أيام الحيض ثلاثة أيام واكثره عشرة أيام ثبت أن ما ينقص عن الثلاثة ويزيد على العشرة ليس منه وإذا لم يكن من الحيض فلا خلاف بين

https://www.shiabookspdf.com

https://www.shiabookspdf.com

المسلمين انه يلزمها الصلاة والصوم وعليها قضاء الصلاة، ويؤيد ذلك.

جناب الشیخ رحمۃ اللہ علیہ نے جناب محمد بن مسلم سے نقل کیا ہے اور وہ کہ حضرت امام ابوجعفر الباقر علیہ السلام نے فرمایا: دو حیضوں کے درمیان پاکی کی مدت دس دن سے کم تر نہیں ہو سکتی اور اقل مدت دس دن سے زیادہ ہو سکتی ہے۔ پاک ہونے کے بعد دوسرا خون دیکھنے تک کم از کم دس دن ہوں گے۔

مسئلۃ: جناب الشیخ المفید رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں: جب کوئی عورت تین دن سے کم مدت خون دیکھے تو وہ حیض نہیں ہوگا۔ پس جو اس نے اس دوران نمازیں چھوڑی ہیں ان کی قضا کرے۔

جناب الشیخ الطوسی رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں: اس پر دلیل یہ ہے کہ بیان ہو چکا ہے اور ثابت ہو چکا ہے کہ حیض کی اقل مدت تین دن اور زیادہ مدت دس دن ہے۔ تو اس سے ہی ثابت ہو جائے گا کہ جو خون تین دن سے کم ہو یا جو خون دس دن سے زیادہ ہو تو وہ کم اور زیادہ دونوں حیض شمار نہیں ہوں گے تو جب وہ خون حیض شمار نہیں ہوگا تو مسلمانوں کے درمیان کوئی اختلاف نہیں ہے کہ اس کے لیے نماز اور روزہ لازم ہے اور جو اس نے ترک کیے ہیں اس کی قضا بھی واجب ہے۔

https://www.shiabookspdf.com

حدیث نمبر 24/452

ما أخبرني به الشيخ أيده الله تعالى عن أبي القاسم جعفر ابن محمد عن محمد بن يعقوب عن علي بن ابراهيم عن أبيه عن اسماعيل بن مرار عن يونس عن بعض رجاله عن أبي عبد الله عليه السلام قال: ادنى الطهر عشرة أيام وذلك أن المرأة أول ما تحيض ربما كانت كثيرة الدم فيكون حيضها عشرة أيام فلا تزال كلما كبرت نقصت حتى ترجع إلى ثلاثة أيام، فإذا رجعت إلى ثلاثة ايام ارتفع حيضها ولا يكون اقل من ثلاثة ايام فإذا رأت المرأة الدم في ايام حيضها تركت الصلاة فان استمر بها الدم ثلاثة ايام فهي حائض، وان انقطع الدم بعد ما رأته يوما أو يومين اغتسلت وصلت وانتظرت من يوم رأت الدم إلى عشرة أيام، فان رأت في تلك العشرة أيام من يوم رأت الدم يوما أو يومين حتى يتم لها ثلاثة أيام فذلك الذي رأته في اول الامر مع هذا الذي رأته بعد ذلك في العشرة هو من الحيض، وان مر بها من يوم رأت عشرة ايام ولم تر

https://www.shiabookspdf.com

https://www.shiabookspdf.com

الدم فذلك اليوم واليومان الذى رأته لم يكن من الحيض إنما كان من علة اما من قرحة فى الجوف وإما من الجوف فعليها أن تعيد الصلاة تلك اليومين التى تركتها لانها لم تكن حائضا، فيجب أن تقضى ما تركت من الصلاة فى اليوم واليومين، وإن تم لها ثلاثة أيام فهو من الحيض وهو أدنى الحيض ولم يجب عليها القضاء، ولا يكون الطهر أقل من عشرة أيام فإذا حاضت المرأة وكان حيضها خمسة ايام ثم انقطع الدم اغتسلت وصلت فان رأت بعد ذلك الدم ولم يتم لها من يوم طهرت عشرة ايام فذلك من الحيض تدع الصلاة، فان رأت الدم أول ما رأته الثانى الذى رأته تمام العشرة أيام ودام عليها عدت من اول ما رأت الدم الاول والثانى عشرة أيام ثم هى مستحاضة تعمل ما تعمله المستحاضة، وقال: كلما رأت المرأة فى ايام حيضها من صفرة أو حمرة فهو من الحيض وكلما رأته بعد أيام حيضها فليس من الحيض.

جناب الشیخ علیہ الرحمہ نے جناب یونس سے نقل کیا ہے اور انھوں نے ایک بندے سے نقل کیا ہے اور اس نے حضرت امام ابوعبداللہ علیہ السلام سے نقل کیا ہے کہ آپؑ نے فرمایا: پاکی کا اقل ترین زمانہ دس دن ہے۔ اس وجہ سے جب پہلی مرتبہ عورت حیض کا خون دیکھتی ہے تو بعض اوقات اس کا خون زیادہ ہوتا ہے تو حیض کا خون دس دن تک ہوتا ہے۔ وہ زائل نہیں ہوتا جیسے وہ بڑی عمر کی ہوتی ہے تو وہ خون کم ہوتا جاتا ہے۔ یہاں تک کہ وہ کم ہو کر تین دن تک رہ جاتا ہے۔ اگر تین دن سے کم ہو جائے تو وہ ختم ہو جاتا ہے اور حیض کا خون تین دن سے کم مدت کا نہیں ہوتا ہے۔

پس اگر عورت خون حیض کے ایام میں دیکھے تو نماز کو چھوڑ دے۔ پس وہ خون متواتر تین دن تک آتا رہے تو وہ عورت حائض ہوگی۔ اگر وہ عورت خون دیکھے اور وہ خون ایک دن یا دو دن بعد منقطع ہو جائے تو وہ غسل کرے اور نماز پڑھے۔ اور پھر ایک دن کا انتظار کرے۔ اگر خون دیکھنے کے اوّل وقت سے دس دن کے اندر پھر ایک دن خون دیکھ لے۔ پھر اگر وہ عورت اس عشرہ میں ایک دن یا دو دن خون دیکھے اور یوں اس کے تین دن پورے ہو جائیں تو وہ عورت اوّل وقت جس میں اس نے خون دیکھا اور اس کے دسویں دن تک وہ پورا عشرہ اپنے آپ حائض قرار دے گی (اور اس کے احکام کو اپنے اُوپر لاگو کرے گی)۔

اور اگر اس عورت نے خون دیکھا کہ جو اس کا اس عشرے میں ہے اور اس کے بعد عشرہ کامل ہونے تک اس

https://www.shiabookspdf.com

https://www.shiabookspdf.com

نے دوبارہ ایک یا دو دن خون نہیں دیکھا تو جس دن اس نے خون دیکھا ہے وہ حیض شمار نہیں ہوگا۔

وہ فقط وقفقط بیماری یا پیٹ میں کسی پھوڑے کی وجہ سے ہوگا تو اس صورت میں اس نے جن دنوں میں اپنی نماز حیض کے گمان سے ترک کی تھیں ان کی قضا کرے گی اور اس پر واجب ہے کہ ایک دن یا دو دن کی نمازیں قضا کرے۔ اور اگر وہ تین دن پورے کر لیتی ہے تو وہ حائض ہے کیونکہ اقل مدت حیض تین دن ہے اور اس پر ترک شدہ نمازوں کی قضا بھی واجب نہیں اور اقل طہر (پاکی کے ایام) دس دن سے کم نہیں ہوسکتا۔ پس اگر کوئی عورت حیض دیکھتی ہے اور اس کا حیض پانچ دن کے بعد منقطع ہوجائے پھر وہ غسل کرلے اور نماز پڑھے۔ اگر وہ اس کے بعد پھر وہ خون دیکھے اور پاکی کے دس دن ابھی پورے نہیں ہوئے تو وہ خون بھی حیض سے ہے اور نماز چھوڑ دے۔

پس اگر اس نے جو پہلی مرتبہ خون دیکھا اور دوسری دفعہ خون دیکھنے کے درمیان پورے دس دن ہوگئے ہیں اور پھر اس کا خون دوام پکڑتا ہے تو وہ اپنے اوّل خون سے دوسرے خون تک کے دنوں کو شمار کرے گی۔ اگر دس پورے ہوتے ہیں پھر بھی خون ہے تو وہ اپنے آپ مستحاضہ قرار دے گی اور اس کے احکام پر عمل کرے گی۔

https://www.shiabookspdf.com

آپؑ نے فرمایا: اگر عورت اپنے ایام حیض میں زرد رنگ یا کالے رنگ کا خون دیکھتی ہے تو وہ حیض شمار ہوگا اور اگر وہ ایام حیض کے بعد خون کو دیکھتی ہے جس میں حیض کی علامات ہیں تو وہ پھر بھی حیض شمار نہیں ہوگا۔

حدیث نمبر 25/453

علی بن مهزيار عن الحسين بن سعيد عن زرعة عن سماعة قال سألته عن المرأة ترى الدم قبل وقت حيضها قال: فلتدع الصلاة فانه ربما تعجل بها الوقت. فإذا كان اكثر من أيامها التي كانت تحيض فيهن فلتربص ثلاثة أيام بعد ما تمضي أيامها فإذا تربصت ثلاثة أيام فلم ينقطع الدم عنها فلتصنع كما تصنع المستحاضة.

جناب الشیخ الطوسی نے جناب سماعہ سے نقل کیا ہے وہ بیان کرتے ہیں کہ میں نے امام علیہ السلام سے اس عورت کے بارے میں سوال کیا جو اپنے ایام حیض سے پہلے خون دیکھتی ہے تو وہ کیا کرے؟

آپؑ نے فرمایا: وہ نماز کو چھوڑ دے کیونکہ بعض اوقات وقت سے قبل بھی حیض شروع ہوجاتا ہے۔ پس اگر وہ خون ایام حیض سے زیادہ ہوجائے تو اس کو چاہیے کہ تین دن تک انتظار کرے۔ جو اس کے ایام حیض کے تمام ہونے

https://www.shiabookspdf.com

https://www.shiabookspdf.com

کے بعد تین دن ہیں ان میں انتظار کرے۔ پھر اگر تین دن تک خون منقطع نہیں ہوتا تو وہ مستحاضہ والے احکام پر عمل کرے گی۔

حدیث نمبر 26/454

علی بن ابراھیم عن أبیه عن ابن أبی عمیر عن جمیل عن محمد بن مسلم عن أبی جعفر علیه السلام قال: إذا رأت المرأة الدم قبل عشرة أیام فهو من الحیضة الاولی، وإن کان بعد العشرة فهو من الحیضة المستقبلة. ثم قال أیده الله تعالی: (وینبغی للحائض ان تتوضأ وضوء الصلاة عند اوقاتها وتجلس ناحیة من مصلاها فتحمد الله وتکبره وتهلله وتسبحه بمقدار زمان صلاتها فی وقت کل صلاة).

جناب الشیخ رحمۃ اللہ علیہ نے جناب محمد بن مسلم سے نقل کیا ہے اور انھوں نے جناب امام ابو جعفر الباقر علیہ السلام سے نقل کیا ہے کہ آپؑ نے فرمایا: اگر عورت دس دن مکمل ہونے سے قبل دوبارہ خون دیکھے تو وہ پہلے حیض کا حصّہ ہوگا اور اگر وہ دس دن کامل ہونے کے بعد خون کو دیکھتی ہے تو وہ آنے والے حیض کا حصّہ ہے۔

مسئلۃ: جناب الشیخ المفید رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں: حائض کے لیے مناسب وسزاوار ہے کہ ایامِ حیض میں نماز کے وقت وضو کرے اور اپنی جائے نماز کی ایک جانب بیٹھ جائے اور نماز کے وقت کے برابر اللہ کی حمد کرے اور اس کی کبریائی بیان کرے اور تہلیل وتسبیح کرے۔

حدیث نمبر 27/455

فاخبرنی الشیخ أیده الله تعالی عن أبی القاسم جعفر بن محمد عن محمد بن یعقوب عن علی بن ابراهیم عن أبیه عن ابن أبی عمیر عن عمار بن مروان عن زید الشحام قال: سمعت أبا عبد الله علیه السلام یقول: ینبغی للحائض أن تتوضأ عند وقت کل صلاة ثم تستقبل القبلة فتذکر الله عز وجل مقدار ما کانت تصلی.

جناب الشیخ رحمۃ اللہ علیہ نے جناب زید الشحام سے نقل کیا ہے وہ بیان کرتے ہیں کہ میں نے حضرت امام ابو عبد اللہ علیہ السلام سے سنا ہے کہ آپؑ نے فرمایا: حائض کے لیے سزاوار (مستحب) ہے کہ ہر نماز کے وقت وضو کرے۔ پھر قبلہ رُخ ہو کر

https://www.shiabookspdf.com

https://www.shiabookspdf.com

بیٹھ جائے اور نماز کے وقت کے برابر اللہ تعالیٰ کا ذکر کرے۔ جتنے وقت میں وہ نماز پڑھتی ہے تو اس مقدار میں ذکر خدا کرے۔

حدیث نمبر 28/456

وبهذا الاسناد عن علي بن ابراهيم عن أبيه ومحمد بن اسماعيل عن الفضل بن شاذان جميعا عن حماد بن عيسى عن حريز عن زرارة عن أبي جعفر عليه السلام قال قال: إذا كانت المرأة طامثا فلا تحل لها الصلاة وعليها أن تتوضأ وضوء الصلاة عند وقت كل صلاة ثم تقعد في موضع طاهر فتذكر الله عزوجل وتسبحه وتهلله وتحمده بمقدار صلاتها ثم تفرغ لحاجتها. ثم قال أيده الله تعالى: (وليس عليها إذا طهرت قضاء شيء تركته من الصلاة لكن عليها قضاء ما تركته من الصيام).

جناب الشیخ علیہ الرحمہ نے جناب زرارہ علیہ الرحمہ سے نقل کیا ہے اور وہ بیان کرتے ہیں کہ حضرت امام ابوجعفر الباقر علیہ السلام نے فرمایا: جب عورت حائض ہو تو اس کے لیے نماز پڑھنا جائز نہیں ہے اور اس پر ہے کہ وہ نماز کے وضو کی مانند ہر نماز کے وقت وضو کرے اور کسی پاک مقام پر بیٹھ جائے۔ پھر نماز کے وقت کے برابر وقت میں اللہ تعالیٰ کا ذکر اور اس کی حمد و تہلیل کرے۔ پھر کسی کام کے لیے اپنے آپ کو فارغ کرے۔

مسئلة: جناب الشیخ المفید علیہ الرحمہ فرماتے ہیں: حائض عورت جب حیض سے پاک ہوجائے تو ان ایام میں جو نماز اس نے ترک کی ہیں ان کی قضا اس پر واجب نہیں لیکن اگر ان ایام میں اس نے روزے ترک کیے ہیں تو ان کی قضا اس پر واجب ہے۔

حدیث نمبر 29/457

فأخبرني الشيخ أيده الله تعالى عن أبي القاسم جعفر بن محمد عن محمد بن يعقوب عن الحسين بن محمد الاشعري عن معلى بن محمد عن أبان عمن أخبره عن أبي جعفر وأبي عبد الله عليهما السلام قالا: الحائض تقضي الصيام ولا تقضي الصلاة.

جناب الشیخ علیہ الرحمہ نے جناب ابان سے نقل کیا ہے اور اس نے اس بندے سے نقل کیا جس نے امام محمد باقر اور

https://www.shiabookspdf.com

https://www.shiabookspdf.com

امام جعفر صادق علیہ السلام سے سنا ہے کہ دونوں معصومینؑ نے فرمایا: حائض روزے کی قضا کرے گی، نمازوں کی قضا اس پر نہیں ہے۔

حدیث نمبر 30/458

واخبرنی الشیخ ایدہ اللہ تعالی عن ابی محمد الحسن بن حمزۃ العلوی عن علی بن ابراهیم عن ابی غالب الزراری، وابی القاسم جعفر بن محمد عن محمد بن یعقوب عن علی بن ابراهیم عن ابیه عن ابن أبي عمیر عن الحسن بن راشد قال قلت: لابی عبد اللہ علیه السلام الحائض تقضی الصلاۃ؛ قال: لا، قلت تقضی الصوم؛ قال: نعم قلت من أین جاء هذا؛ قال: ان اول من قاس ابلیس.

جناب الشیخ رحمہ اللہ نے جناب الحسن بن راشد سے نقل کیا ہے، وہ بیان کرتے ہیں کہ میں نے حضرت امام ابوعبداللہ علیہ السلام کی خدمت میں عرض کیا: کیا حائض نمازوں کی قضا کرے گی؟

آپؑ نے فرمایا: نہیں۔

https://www.shiabookspdf.com

راوی: میں نے عرض کیا: کیا حائض روزوں کی قضا کرے گی؟

آپؑ نے فرمایا: ہاں۔

راوی: میں نے عرض کیا: یہ کیسے ہو سکتا ہے؟

آپؑ نے فرمایا: قیاس نہ کرو۔ سب سے قیاس ابلیس نے کیا تھا۔

حدیث نمبر 31/459

وبهذا الاسناد عن علی بن ابراهیم عن ابن ابی عمیر عن عمر بن أذینة عن زرارۃ قال: سألت أبا جعفر علیه السلام عن قضاء الحائض الصلاۃ ثم تقضی الصیام فقال: لیس علیها أن تقضی الصلاۃ وعلیها أن تقضی صوم شهر رمضان، ثم أقبل علی فقال ان رسول اللہ صلی اللہ علیه وآله کان یأمر بذلك فاطمة علیها السلام وکانت تأمر بذلك المؤمنات.

https://www.shiabookspdf.com

https://www.shiabookspdf.com

قال الشيخ أيده الله تعالى: (وإذا أرادت الطهارة بالغسل فعليها أن تستبرء بقطنة تحتملها ثم تخرجها فان خرج عليها دم فهي بعد حائض فلتترك الغسل حتى تنقى وان خرجت نقية من الدم فلتغسل فرجها ثم تتوضأ وضوء الصلاة وتبدأ بالمضمضة والاستنشاق ثم تغسل وجهها ويديها وتمسح برأسها وظاهر قدميها ثم تغسل فتبدأ بغسل رأسها ثم جانبها الايمن ثم جانبها الايسر، فان تركت المضمضة والاستنشاق في وضوءها لم تخرج بذلك).

جناب الشیخ علیہ نے جناب زرارہ علیہ سے نقل کیا ہے، وہ بیان کرتے ہیں کہ میں نے حضرت امام ابوجعفر الباقر علیہ السلام سے سوال کیا: حائض نمازوں کی قضا اور پھر روزوں کی قضا کے بارے میں سوال کیا۔

آپؑ نے فرمایا: اس پر نمازوں کی قضا نہیں لیکن روزے کی قضا ہے۔

پھر آپ میری طرف متوجہ ہوئے اور فرمایا: رسول خدا نے حضرت فاطمہ زہراء علیہا کو حکم دیا کہ وہ مومنہ عورتوں کو حکم دیتی تھیں۔

https://www.shiabookspdf.com

مسئلة: جناب الشیخ المفید علیہ فرماتے ہیں: حائض عورت جب غسل کے ذریعے طہارت حاصل کرنا چاہے تو اس کے لیے ضروری ہے کہ وہ غسل سے قبل روئی کے ذریعے استبراء کرے کہ وہ روئی کو اپنی شرمگاہ میں رکھے، پھر اس کو نکالے۔ اگر اس پر خون لگا ہے تو وہ حائض ہے۔ پس وہ پاک ہونے تک غسل نہ کرے اور اگر وہ روئی خون سے صاف باہر آئی ہے تو پھر وہ اپنی شرمگاہ کو دھوئے، پھر نماز کے وضو کی مانند وضو کرے اور ابتداء میں کلی کرے ناک میں پانی ڈالے پھر اپنا چہرہ اور دونوں ہاتھوں کو دھوئے۔ پھر سر اور قدموں کا مسح کرے، پھر غسل کرے اور غسل کی ابتداء سر کے دھونے سے کرے۔ پھر دائیں جانب کو دھوئے اور پھر بائیں جانب کو دھوئے اور اگر وضو کرتے وقت کلی کرنا اور ناک میں پانی ڈالنا چھوڑ دے تو کوئی حرج نہیں۔

حدیث نمبر 32/460

فاخبرني الشيخ أيده الله تعالى عن أبي القاسم جعفر بن محمد عن بن يعقوب عن محمد بن يحيى عن أحمد بن محمد عن ابن محبوب عن أبي ايوب الخزاز عن محمد بن مسلم عن أبي

https://www.shiabookspdf.com

https://www.shiabookspdf.com

جعفر علیه السلام قال: إذا ارادت الحائض ان تغتسل فلتستدخل قطنة فأن خرج فيها شيء من الدم فلا تغتسل، وان لم تر شيئا فلتغتسل وان رأت بعد ذلك صفرة فلتتوضأ ولتصل.

جناب الشیخ رحمۃ اللہ علیہ نے جناب محمد بن مسلم سے نقل کیا ہے اور انھوں نے جناب امام محمد باقر علیہ السلام سے نقل کیا ہے کہ آپؑ نے فرمایا: جب حائض غسل کا ارادہ کرے تو غسل سے قبل روئی کو شرمگاہ میں داخل کرے پس اگر روئی پر خون لگا ہے تو پھر وہ غسل نہ کرے اور اگر روئی پر کوئی چیز نظر نہ آئے تو پھر اس کو چاہیے کہ وہ غسل کرے اور اگر غسل کرنے کے بعد کوئی داغ لگ جائے تو پھر وہ وضو کرے اور نماز پڑھے۔

حدیث نمبر 33/461

محمد بن يعقوب عن محمد بن يحيى عن سلمة بن الخطاب عن علي بن الحسن الطاطري عن محمد بن أبي حمزة عن ابن مسكان عن شرحبيل الكندي عن أبي عبد الله عليه السلام قال قال له كيف تعرف الطامث طهرها؛ قال: تعتمد برجلها اليسرى على الحائط وتستدخل الكرسف بيدها اليمنى فأن كان مثل رأس الذباب خرج على الكرسف.

https://www.shiabookspdf.com

جناب الشیخ رحمۃ اللہ علیہ نے جناب شرحبیل الکندی سے نقل کیا ہے اور انھوں نے بیان کیا ہے کہ میں نے حضرت امام جعفر صادق علیہ السلام سے عرض کیا: حائض کس طرح پہچانے گی کہ وہ حیض سے پاک ہوگئی ہے؟

آپؑ نے فرمایا: بائیں پاؤں کو دیوار پر لگائے اور اپنے دائیں ہاتھ سے روئی شرمگاہ میں داخل کرے۔ اگر مکھی کے سر کی مانند خون موجود ہو تو وہ بھی ضرور روئی پر آئے گا۔

حدیث نمبر 34/462

واخبرني الشيخ أيده الله تعالى عن أحمد بن محمد عن محمد بن يحيى عن محمد بن علي بن محبوب عن العباس عن عثمان بن عيسى عن سماعة عن أبي عبد الله عليه السلام قال قلت له: المرأة ترى الطهر وترى الصفرة أو الشيء فلا تدري أطهرت أم لا قال: فإذا كان كذلك فلتقم فلتلصق بطنها إلى حائط وترفع رجلها على حائط كما رأيت الكلب

https://www.shiabookspdf.com

https://www.shiabookspdf.com

يصنع إذا اراد أن يبول ثم تستدخل الكرسف فإذا كان ثمة من الدم مثل رأس الذباب خرج، فأن خرج دم فلم تطهر وان لم يخرج فقد طهرت.

هذا إذا كان مابين الايام القليلة من أيام الحيض إلى الايام الكثيرة منه، فاما إذا زاد على عشرة فأن خرج الدم فقد انقضى ايام حيضها حسب ما ذكرناه، واما ما ذكره من وجوب تقديم الوضوء على الغسل فقد بينا فيما تقدم انه ليس شيء من الاغسال يسقط معه فرض الوضوء الاغسل الجنابة وفي ذكره هناك كفاية ان شاء الله تعالى وما ذكره من حديث المضمضة والاستنشاق فانما هو سنة فقد مضى ذكر ذلك في باب الطهارة، وقوله في ترتيب الغسل فقد مضى ايضا في باب غسل الجنابة وفيه بيان وكفاية ان شاء الله تعالى، ويزيد ذلك بيانا.

جناب الشیخ رحمۃ اللہ علیہ نے جناب سماعہ سے اور انھوں نے بیان کیا ہے کہ میں نے حضرت امام ابوعبداللہ علیہ السلام کی خدمت میں عرض کیا: عورت پاکی کو دیکھتی ہے اور زردی رنگ خون کو بھی دیکھتی یا کوئی چیز اور وہ نہیں جانتی کہ وہ پاک ہوگئی ہے۔ نہیں تو پھر وہ کیا کرے؟

آپؑ نے فرمایا: اگر ایسی صورتِ حال ہو تو وہ اپنا بطن دیوار سے لگائے اور پھر اپنا پاؤں دیوار پر رکھے جیسا کہ تو کتے کو دیکھتا ہے کہ جب وہ پیشاب کرتا ہے۔ پھر روئی کو شرمگاہ میں داخل کرے۔ اگر اندر خون مکھی کے سر کے برابر بھی ہوا تو آجائے گا۔ پس اگر روئی پر خون ہے تو وہ ابھی پاک نہیں ہوئی۔ اور اگر خون نہیں نکلا تو وہ پاک ہوگئی ہے اور پھر وہ غسل کرے۔

جناب الشیخ الطوسی رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں: یہ استبراء اس وقت ممکن ہے جب حیض کے ایام قلیلہ اور ایام کثیرہ کے درمیان ہو پھر وہ یہ استبراء کرے۔ اور اگر حیض کے دن دس سے زیادہ ہوجائیں اور خون نکل بھی آئے تب ایام حیض ختم ہوجائیں گے۔ اس قانون کی بناء پر جس کو ہم نے ذکر کیا ہے کہ حیض زیادہ سے زیادہ دس دن تک ہے۔

اور پھر جو ذکر کیا گیا ہے کہ غسل سے قبل وضو کرے تو ہم سابقاً بیان کرچکے ہیں کہ وضو کا وجوب کسی غسل سے ساقط نہیں ہوتا سوائے غسل جنابت کے اور وہاں جو کچھ ذکر کیا گیا ہے وہ ان شاء اللہ کفایت کرے گا۔

اور جو حدیث میں کلی کرنا اور ناک میں پانی ڈالنے کا ذکر ہوا ہے یہ فقط و فقط سنت ہے اور اس کا باب طہارت

https://www.shiabookspdf.com

https://www.shiabookspdf.com

میں ذکر ہو چکا ہے۔ اور پھر آپ کا غسل کی ترتیب کو ذکر کرنا اس کے بارے میں بھی غسل جنابت میں ذکر گزر چکا ہے۔ اور وہ ان شاء اللہ کفایت کرنے والا ہے اس پر مزید بیان آئے گا۔

حدیث نمبر 35/463

ما رواه علي بن الحسن بن فضال عن محمد بن عبد الله بن زرارة عن محمد بن أبي عمير عن حماد بن عثمان عن عبيد الله بن علي الحلبي عن أبي عبد الله عليه السلام قال: غسل الجنابة والحيض واحد.

جناب الشیخ رحمہ اللہ نے جناب عبیداللہ بن علی الحلبی سے نقل کیا ہے اور انھوں نے حضرت امام ابوعبداللہ علیہ السلام سے نقل کیا ہے کہ آپ نے فرمایا: غسل جنابت اور غسل حیض ایک ہی ہیں۔

حدیث نمبر 36/464

عنه عن علي بن أسباط عن عمه يعقوب بن سالم الاحمر عن أبي بصير عن أبي عبد الله عليه السلام قال سألته أعليها غسل مثل غسل الجنب؟ قال: نعم يعني الحائض.

جناب الشیخ رحمہ اللہ نے جناب ابوبصیر رحمہ اللہ سے نقل کیا ہے، وہ بیان کرتے ہیں کہ میں نے حضرت امام ابوعبداللہ علیہ السلام سے سوال کیا: کیا عورت (حائض) پر غسل جنابت کی مانند غسل واجب ہے؟

آپ نے فرمایا: ہاں، واجب ہے۔

حدیث نمبر 37/465

عنه عن احمد بن الحسن عن عمرو بن سعيد عن مصدق ابن صدقة عن عمار بن موسى عن أبي عبد الله عليه السلام قال: سئل عن التيمم من الوضوء ومن الجنابة ومن الحيض للنساء سواء؟ قال: نعم.

جناب الشیخ رحمہ اللہ نے جناب عمار بن موسیٰ سے نقل کیا ہے اور انھوں نے بیان کیا ہے کہ حضرت امام ابوعبداللہ علیہ السلام سے سوال کیا: کیا وضو کے عوض اور غسل جنابت کے عوض اور عورتوں کے حیض کے غسل کے عوض سب کا تیمم برابر ہے؟

آپ نے فرمایا: ہاں۔

https://www.shiabookspdf.com

https://www.shiabookspdf.com

حدیث نمبر 37/466

عنه عن محمد بن علي عن محمد بن يحيى عن غياث بن ابراهيم عن أبي عبد الله عليه السلام عن أبيه عن علي عليهم السلام قال: لا تنقض المرأة شعرها إذا اغتسلت من الجنابة. ثم قال أيده الله تعالى: (ومن وطئ امرأته وهي حائض على علم بحالها أثم). قد ذكرنا ما ورد في حظر وطئ الحائض ومن فعل محظورا فقد أثم بلا خلاف. ثم قال: (وعليه ان يكفر ان كان وطؤه في أول الحيض بدينار قيمته عشرة دراهم فضة، وان كان في وسطه كفر بنصف دينار، وان كان في آخره كفر بربع دينار). فيدل عليه.

جناب الشیخ رحمۃ اللہ علیہ نے جناب غیاث بن ابراہیم سے نقل کیا ہے اور انھوں نے امام ابوعبداللہ علیہ السلام سے نقل کیا ہے، آپؑ نے اپنے باپ دادا کے ذریعے حضرت علی علیہ السلام سے نقل کیا ہے کہ آپؑ نے فرمایا: عورت جب غسل جنابت کرے تو بالوں کو نہ کھولے۔

مسئلۃ: جناب الشیخ المفید رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں: اگر شوہر اپنی بیوی سے مباشرت کرے جب وہ حائض ہو اور اس

https://www.shiabookspdf.com

کے حالت حیض میں ہونے کو جانتا ہو تو اس نے گناہ کیا ہے۔

جناب الشیخ الطوسی رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں: ہم نے اس آیت و روایت کو ذکر کیا ہے جو حائض کے ساتھ مباشرت کرنے کے خطر کو بیان کرتی ہیں اور جو اس محظور کام کو کرے گا وہ بلاخوف گناہ گار ہے (محظور یعنی نقصان دہ کام ہے جس سے روکا گیا ہے)۔

مسئلۃ: جناب الشیخ المفید رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں: اگر مرد حائض عورت سے مباشرت کرے تو اس کو چاہیے کہ وہ کفارہ دے۔ اگر اس نے شروع حیض میں مباشرت کی ہے تو ایک دینار کفارہ دے کہ جس کی قیمت دس درہم چاندی کی ہے اور اگر حیض کے وسط میں کی ہے تو اس کا کفارہ آدھا دینار ہے اور اگر آخری حصّہ میں کرے گا تو اس کا کفارہ ربع دینار (۱/۴) ہے۔

جناب الشیخ الطوسی رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں: اس کفارہ پر دلیل ذیل کی روایت ہے۔

حدیث نمبر 39/467

ما أخبرني به الشيخ أيده الله تعالى عن أحمد بن محمد عن أبيه عن سعد بن عبد الله عن

https://www.shiabookspdf.com

https://www.shiabookspdf.com

أحمد بن محمد عن الحسن بن علي الوشا عن عبد الله بن سنان عن حفص عن محمد بن مسلم قال سألته عمن أتى امرأته وهي طامث قال: يتصدق بدينار ويستغفر الله تعالى. هذا محمول على انه إذا كان الوطئ في اول الحيض، الا ترى إلى.

جناب الشیخ رحمۃ اللہ علیہ نے جناب محمد بن مسلم سے نقل کیا ہے، وہ بیان کرتے ہیں کہ میں نے حضرت امام ابوعبداللہ علیہ السلام سے سوال کیا: جو بندہ اپنی حائض بیوی سے مباشرت کرے تو اس کے لیے کیا حکم ہے؟

آپؑ نے فرمایا: وہ ایک دینار صدقہ دے اور اللہ تعالیٰ سے استغفار بھی کرے یعنی توبہ بھی کرے۔

جناب الشیخ الطوسی رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں کہ اس حدیث کو اس پر حمل کریں کہ اگر وہ اوّل حیض میں مباشرت کرے۔

حدیث نمبر 40/468

ما اخبرني به جماعة عن أبي محمد هارون بن موسى عن أحمد بن محمد بن سعيد عن علي بن الحسن بن فضال، وأخبرني أحمد بن عبدون عن علي بن محمد بن الزبير عن علي بن الحسن بن فضال عن محمد بن عيسى عن النضر بن سويد عن يحيى بن عمران الحلبي عن عبد الله بن مسكان عن أبي بصير عن أبي عبد الله عليه السلام قال من أتى حائضا فعليه نصف دينار يتصدق به. وهذا محمول على انه إذا كان الوطئ في وسط الحيض.

جناب الشیخ رحمۃ اللہ علیہ نے جناب ابوبصیر رحمۃ اللہ علیہ سے نقل کیا ہے اور انھوں نے حضرت امام ابوعبداللہ الصادق علیہ السلام سے نقل کیا ہے کہ آپؑ نے فرمایا: جو بندہ اپنی حائض زوجہ سے مباشرت کرے تو اس پر واجب ہے کہ وہ نصف دینار صدقہ دے۔

جناب الشیخ الطوسی رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں: اس حدیث کو حمل کریں گے اس پر اگر وہ وسط حیض میں مباشرت کرے۔

حدیث نمبر 41/469

وبهذا الاسناد عن علي بن الحسن عن محمد بن عبد الله بن زرارة عن محمد بن أبي عمير عن حماد بن عثمان عن عبيد الله بن علي الحلبي عن أبي عبد الله عليه السلام عن الرجل يقع على امرأته وهي حائض ما عليه؛ قال: يتصدق على مسكين بقدر شبعه. المعنى

https://www.shiabookspdf.com

https://www.shiabookspdf.com

فیہ إذا کان قیمتہ ما یبلغ الکفارۃ، والذی یکشف عن ذٰلک.

جناب الشیخ رحمۃ اللہ علیہ نے جناب عبداللہ بن علی الحلبی سے نقل کیا ہے اور انھوں نے حضرت امام ابوعبداللہ علیہ السلام سے نقل کیا ہے کہ آپؑ سے سوال کیا گیا: بندہ اپنی زوجہ سے مباشرت کرتا ہے جبکہ وہ حائض ہے تو اس کے لیے کیا حکم ہے؟

آپؑ نے فرمایا: وہ مسکین کو پیٹ بھر کر کھانا کھلائے۔

الشیخ الطوسی رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں: اس سے مراد ہے کہ جب اس کھانے کی قیمت اس کے کفارہ کی مقدار تک پہنچ جائے اور اس کو یہ والی روایت بیان کرتی ہے۔

حدیث نمبر 42/470

ما أخبرنی بہ الشیخ أیدہ اللہ تعالی عن أحمد بن محمد عن ابیہ عن سعد بن عبد اللہ عن أحمد بن محمد عن صفوان عن أبان بن عثمان عن عبد الملک بن عمرو قال: سألت أبا عبداللہ علیہ السلام عن رجل أتی جاریتہ وھی طامث قال: یستغفر ربہ. قال عبد الملک فان الناس یقولون علیہ نصف دینار أو دینار فقال أبو عبد اللہ علیہ السلام: فلیتصدق علی عشرۃ مساکین. ھذا محمول علی انہ إذا کان الوطئ فی آخر الحیض لانہ لو کان فی اولہ أو وسطہ لما عدل عن کفارۃ دینار أو نصف دینار حسب ما قدمناہ ولما کان آخر الحیض ورأی ما یلزمہ من الکفارۃ الاولی أن یفضہ علی عشرۃ مساکین امرہ بذٰلک، والذی یقضی علی جمیع ما قدمناہ من التفاصیل.

https://www.shiabookspdf.com

جناب الشیخ رحمۃ اللہ علیہ نے جناب عبدالملک بن عمرو سے نقل کیا ہے، وہ بیان کرتے ہیں کہ میں نے حضرت امام صادق علیہ السلام سے سوال کیا: ایک بندہ اپنی کنیز سے مباشرت کرتا ہے جبکہ وہ کنیز حیض کی حالت میں تھی؟

آپؑ نے فرمایا: وہ اللہ تعالی کی بارگاہ میں توبہ واستغفار کرے۔

جناب عبدالملک نے عرض کیا: لوگ کہتے ہیں کہ اس کا ایک دینار یا نصف دینار دینا واجب ہے؟

امام علیہ السلام نے فرمایا: پس اس کو چاہیے کہ وہ دس مساکین کو صدقہ دے۔

جناب الشیخ الطوسی رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں: اس حدیث کو اس پر حمل کیا جائے گا کہ اگر وہ حیض کے آخری حصے آخری ایام میں مباشرت کرے تو وہ کفارہ کے عوض مساکین پر صدقہ دے سکتا ہے لیکن اگر اس کے حیض کے اوّل

https://www.shiabookspdf.com

https://www.shiabookspdf.com

ف حصّہ میں مباشرت کی ہے تو اس کے کفارہ کا کوئی بدل نہیں ہے۔ اس کا کفارہ ایک دینار یا آدھا دینار ہے یسا کہ ہم نے بیان کردیا ہے اور جب اس کی مباشرت آخری حصّہ میں ہو تو وہ دس مساکین کو صدقہ دے۔ اوّل کفارہ ں کو دس مساکین عدل نہیں قرار دیا جائے گا۔

جناب الشیخ رحمہ اللہ فرماتے ہیں: جو کچھ ہم نے تفصیل بیان کی ہے اس کو یہ بعد والی روایت بیان کرتی ہے۔

حدیث نمبر 43/471

ما رواه محمد بن احمد بن يحيى عن بعض اصحابنا عن الطيالسي عن أحمد بن محمد عن داود بن فرقد عن أبي عبد الله عليه السلام في كفارة الطمث انه يتصدق إذا كان في اوله بدينار وفي وسطه نصف دينار وفي آخره ربع دينار قلت: فإن لم يكن عنده ما يكفر قال: فليتصدق على مسكين واحد والا استغفر الله ولا يعود فان الاستغفار توبة و كفارة لكل من لم يجد السبيل إلى شئ من الكفارة. فأما ما ورد من الاخبار التي رووها مثل.

جناب الشیخ رحمہ اللہ نے جناب داؤد بن فرقد سے نقل کیا ہے، وہ بیان کرتے ہیں کہ حضرت امام ابوعبداللہ علیہ السلام نے رمایا: حیض کی حالت میں مباشرت کرنے کا کفارہ اگر اس نے شروع حیض میں کیا ہے تو ایک دینار صدقہ کرے اور گر اس نے وسط میں کیا ہے تو آدھا دینار صدقہ کرے اور اگر اس نے آخری حصّہ میں کیا ہے تو پھر ایک چوتھائی دینار صدقہ کرے۔

راوی: میں نے عرض کیا: اگر اس بندے کے پاس کفارہ دینے کے لیے کچھ بھی نہ ہو تو وہ کیا کرے؟

آپؑ نے فرمایا: پھر اس کو چاہیے کہ ایک مسکین کو صدقہ دے ورنہ اللہ تعالیٰ سے توبہ و استغفار کرے اور دوبارہ یہ کام نہ کرے۔ اور توبہ و استغفار ہر اس کے لیے کفارہ ہے جو کفارہ دینے کی طاقت نہیں رکھتا۔

جناب الشیخ الطوسی رحمہ اللہ فرماتے ہیں: وہ روایات جن کو روایت کیا گیا اور جو اس کو بیان کرتی ہیں۔

حدیث نمبر 44/472

ما رواه أحمد بن محمد بن عيسى عن صفوان عن عيص ابن القاسم قال سألت أبا

https://www.shiabookspdf.com

https://www.shiabookspdf.com

عبداللہ علیہ السلام: عن رجل واقع امرأته وھی طامث قال: لا یلتمس فعل ذٰلک فقد نھی اللہ ان یقربھا. قلت فان فعل أعلیہ کفارۃ؛ قال: لا أعلم فیہ شیئا، یستغفر اللہ تعالیٰ.

جناب الشیخ علیہ الرحمہ نے جناب عیص بن ابی القاسم سے نقل کیا ہے وہ بیان کرتے ہیں کہ میں نے حضرت امام صادق علیہ السلام سے اس بندے کے بارے میں سوال کیا جس نے اپنی حائض بیوی سے مباشرت کی ہے۔

آپؑ نے فرمایا: انسان کو چاہیے وہ ایسا کام نہ کرے۔

اللہ تعالیٰ نے حیض کی حالت میں ان کے قریب جانے سے روکا ہے۔

راوی: میں نے عرض کیا: اگر وہ کرے تو کیا اس پر کفارہ واجب ہے؟

آپؑ نے فرمایا: میں اس کے لیے کوئی چیز نہیں جانتا (یعنی کفارہ نہیں ہے)۔ اس کو اللہ کی بارگاہ میں استغفار کرنا چاہیے۔

https://www.shiabookspdf.com

حدیث نمبر 45/473

ومثل ما رواہ علی بن الحسن بن فضال عن محمد بن الحسن عن أبیہ عن أبی جمیلۃ عن لیث المرادی قال: سألت أبا عبد اللہ علیہ السلام عن وقوع الرجل علی امرأتہ وھی طامث خطأ قال: لیس علیہ شیٔ وقد عصی ربہ.

جناب الشیخ علیہ الرحمہ نے جناب لیث المرادی سے نقل کیا ہے وہ بیان کرتے ہیں کہ میں نے حضرت امام ابوعبداللہ علیہ السلام سے سوال کیا: ایک بندہ حائض عورت سے خطا کرتے ہوئے مباشرت کرے تو اس کے لیے کیا حکم ہے؟

آپؑ نے فرمایا: اس پر کوئی چیز (کفارہ) نہیں۔ بس اس نے اپنے ربّ کی نافرمانی کی ہے۔

حدیث نمبر 46/474

وروی ایضا عن احمد بن الحسن عن أبیہ عن حماد بن عیسٰی عن حریز عن زرارۃ عن احدھما علیھما السلام قال سألتہ عن الحائض یأتیھا زوجھا قال: لیس علیہ شیٔ یستغفر اللہ ولا یعود. فھذہ الاخبار محمولۃ علی انہ إذا لم یعلم انھا حائض فأما مع

https://www.shiabookspdf.com

https://www.shiabookspdf.com

علمه بذلك فانه يلزمه الكفارة حسب ما ذكرناه، وليس لاحد ان يقول لا يمكن هذا التأويل لانه لو كانت هذه الاخبار محمولة على حال النسيان لما قالوا عليهم السلام يستغفر ربه مما فعل ولا انه عصى ربه، لانه لا يمتنع من اطلاق القول عليه بانه عصى ولا الحث على الاستغفار من حيث انه فرط في السؤال عنها هل هي طامث ام لا مع علمه انها لو كانت طامثا لحرم عليه وطؤها، فبهذا التفريط كان عاصيا ووجب عليه الاستغفار لانه اقدم على ما لا يأمن ان يكون قبيحا، والذي يكشف عن صحة هذا التأويل خبر ليث المرادي المتقدم قال سألت أبا عبد الله عليه السلام عن وقوع الرجل على امرأته وهي طامث خطأ، فقيد السؤال بأن وقوعه عليها كان في حال الخطأ فأجابه عليه السلام: (ليس عليه شيء وقد عصى ربه) وأما ما ذكره في الكتاب من اعتبار الايام في الفرق بين الاول والاوسط والاخير فلا بد منه لانه إذا كان اكثر الايام عشرة أيام وقال في اوله دينار وفي وسطه نصف دينار وفي آخره ربع دينار فلا بد من أمر يتميز به كل واحد من هذه الايام عن الاخر ولا يتميز إلا بما ذكره بأن تصير ثلاثة أقسام حسب ما بينه.

ثم قال أيده الله تعالى: (وإذا انقطع دم الحيض عن المرأة وأراد زوجها جماعها فالافضل له أن يتركها حتى تغتسل ثم يجامعها فان غلبته الشهوة وشق عليه الصبر إلى فراغها من الغسل فليأمرها بغسل فرجها ثم يطأها وليس عليه في ذلك حرج).

جناب الشیخ رحمۃ اللہ علیہ نے جناب زرارہ رحمۃ اللہ علیہ سے نقل کیا ہے، وہ بیان کرتے ہیں کہ میں امام محمد باقر علیہ السلام یا امام جعفر صادق علیہ السلام سے سوال کیا: حائض عورت سے اس کا شوہر مباشرت کرے تو اس کے لیے کیا حکم ہے؟

آپؑ نے فرمایا: اس پر کوئی چیز (کفارہ) نہیں وہ اللہ کی بارگاہ میں استغفار کرے اور دوبارہ یہ کام نہ کرے۔

جناب الشیخ الطوسی رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں کہ ان روایات کو ہم حمل کریں گے اس پر اگر وہ زوجہ کے حائض ہونے کو نہ جانتا ہو اور پھر وہ مباشرت کرے۔ پھر اس پر کوئی کفارہ نہیں اور وہ استغفار کرے۔ لیکن وہ حائض ہونے کو جانتا ہے تو پھر اس پر کفارہ واجب ہے جیسا کہ ہم نے ذکر کیا ہے۔

https://www.shiabookspdf.com

https://www.shiabookspdf.com

کسی بندے کو حق حاصل نہیں کہ وہ یہ کہے کہ ان تینوں روایات کی تاویل کرنا ممکن نہیں کیونکہ یہ تاویل ہوتی تو ان روایات کو نسیان یا عدم علم پر حمل کیا جائے گا۔ تو ائمہ معصومینؑ نے پھر کیوں فرمایا ہے کہ اس نے نافرمانی کی ہے اور اس کو استغفار پر اُبھارا گیا ہے کہ جو اس نے یہ کام کیا ہے اس پر استغفار کرے۔

جناب الطوسی رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں: اس وجہ سے کہنے کا حق نہیں کیونکہ نافرمانی کا اس پر بولا جانا یہ ممنوع اور ممتنع نہیں اور نہ ہی اس کو استغفار پر آمادہ کرنا ممتنع ہے۔ کیونکہ اس نے تفریط کی ہے۔ اس نے سوال کرنے میں کوتاہی کی ہے۔ اس نے یہ سوال کرنا تھا۔ وہ نہیں جانتا کہ وہ حائض ہے یا نہیں؟ کیونکہ اگر جانتا ہوتا کہ وہ حائض ہے تو اس پر مباشرت کرنا حرام تھا۔ جو اس نے تفریط کی ہے اس کی وجہ سے وہ نافرمان ہوا ہے اور اس پر استغفار واجب ہے کیونکہ اس نے وہ اقدام کیا ہے جس کی وجہ سے فعل قبیح میں واقع ہونے سے امن میں نہیں رہا۔

اور ہماری اس تاویل کو وہ حدیث بیان کرتی ہے جو لیث مرادی نے ذکر کی ہے جو کہ گزر چکی ہے کہ اس نے غلطی و خطا کرتے ہوئے مباشرت کی ہے تو اس نے اپنے سوال کو خطا سے مقید کیا ہے اور امامؑ نے جواب میں فرمایا ہے کہ اس پر کوئی چیز (کفارہ) نہیں ہے۔

https://www.shiabookspdf.com

جناب الشیخ رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں کہ جناب المفید رحمۃ اللہ علیہ نے جو بیان کیا کہ اوّل حیض میں یا وسط یا آخر میں تو اس صورت میں جب زیادہ سے زیادہ مدتِ حیض اس عورت کی دس دن ہو تو اوّل میں ایک دینار کفارہ اور وسط میں آدھا دینار اور آخر میں ایک چوتھائی دینار کفارہ ہے۔ تو ضروری ہے کہ ہر عورت اپنا خود حساب کرے اور تمیز دے لیکن اس سے یہ ثابت ہے جیسا کہ بیان بھی ہوا ہے کہ کفارہ کی تین قسمیں ہیں۔

مسئلۃ: جناب الشیخ المفید رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں کہ اگر عورت کا حیض ختم ہو جائے اور اس کا شوہر اس سے مباشرت کرنا چاہتا ہو تو اس کے لیے افضل یہ ہے کہ وہ غسل کرنے سے قبل مباشرت نہ کرے۔ پہلے وہ عورت غسل کرے اور پھر شوہر مباشرت کرے اور اگر مرد پر شہوت کا غلبہ آ جائے تو اس کے لیے صبر کرنا مشکل ہو تو پھر وہ زوجہ کو حکم دے کہ شرمگاہ کو دھوئے پھر مباشرت کرے۔ اس صورت میں اس پر کوئی حرج نہیں ہے۔

حدیث نمبر 47/475

أخبرني جماعة عن أبي محمد هارون بن موسى عن أحمد ابن محمد بن سعيد عن علي بن

https://www.shiabookspdf.com

https://www.shiabookspdf.com

الحسن بن فضال، واخبرنی احمد بن عبدون عن علی ابن محمد بن الزبیر عن علی بن الحسن بن فضال قال حدثنی أیوب بن نوح عن الحسن ابن محبوب عن علا عن محمد بن مسلم عن أبي جعفر علیه السلام قال: المرأة یقطع عنها الدم دم الحیضة فی آخر أیامها فقال: إن اصاب زوجها شبق فلتغسل فرجها ثم یمسها زوجها ان شاء قبل أن تغتسل.

جناب الشیخ رحمہ اللہ نے جناب محمد بن مسلم سے نقل کیا ہے اور انھوں نے حضرت امام ابوجعفر الباقر علیہ السلام سے نقل کیا ہے کہ آپؑ نے فرمایا: جس عورت کا حیض کے آخری دن خونِ حیض ختم ہوجائے۔ اگر اس کے شوہر پر شہوت کا غلبہ ہوجائے اور وہ غسل کرنے سے قبل مباشرت کرنا چاہتا ہے تو وہ عورت اپنی شرمگاہ کو دھوئے اور پھر شوہر مباشرت کرے۔

حدیث نمبر 48/476

وبھذا الاسناد عن علی بن الحسن عن محمد واحمد عن أبیھما عن عبد اللہ بن بکیر عن بعض اصحابنا عن علی بن یقطین عن أبي عبد اللہ علیہ السلام قال: إذا انقطع الدم ولم تغتسل فلیأتھا زوجھا إن شاء.

https://www.shiabookspdf.com

جناب الشیخ رحمہ اللہ نے جناب علی بن یقطین سے نقل کیا ہے اور انھوں نے جناب امام ابوعبداللہ علیہ السلام سے نقل کیا ہے کہ آپؑ نے فرمایا: جب عورت کا خون حیض منقطع ہوجائے اور اس نے غسل نہ کیا ہو اگر اس کا شوہر چاہے تو اس سے مباشرت کرسکتا ہے۔

حدیث نمبر 49/477

وبھذا الاسناد عن علی بن الحسن عن أیوب بن نوح عن الحسن بن محبوب عن علا عن محمد بن مسلم عن أبي جعفر علیہ السلام فی المرأة ینقطع عنها دم الحیضة فی آخر أیامها قال: ان اصاب زوجها شبق فلیأمرها فلتغسل فرجها ثم یمسها إن شاء قبل ان تغتسل. فأما الاخبار التي رواها علي بن الحسن انه لا یجوز مجامعتها إلا بعد الغسل مثل

جناب الشیخ رحمہ اللہ نے دوسری سند کے ساتھ جناب محمد بن مسلم سے نقل کیا ہے اور انھوں نے حضرت امام ابوجعفر الباقر علیہ السلام سے نقل کیا ہے کہ آپؑ سے اس عورت کے بارے میں پوچھا گیا جس کا خونِ حیض بند ہوگیا اور اس نے

https://www.shiabookspdf.com

https://www.shiabookspdf.com

ابھی غسل بھی نہیں کیا۔

آپؑ نے فرمایا: اگر اس کے شوہر پر شہوت غالب آجائے اور وہ غسل سے قبل مباشرت کرنا چاہتا ہے تو اس عورت کو چاہیے کہ وہ اپنی شرمگاہ کو دھوئے اور پھر اس کا شوہر مباشرت کرے۔

جناب الشیخ الطوسی رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں: وہ روایت جس کو علی بن الحسن نے نقل کیا ہے کہ جو یہ بیان کرتی ہے کہ غسل کرنے سے قبل شوہر کے لیے مباشرت کرنا جائز نہیں جیسا کہ ذیل میں ان کو ذکر کیا جارہا ہے۔

حدیث نمبر 50/478

ما رواه علی بن اسباط عن عمه یعقوب الاحمر عن أبی بصیر عن أبی عبد الله علیه السلام قال سألته عن امرأة كانت طامثا فرأت الطهر أيقع عليها زوجها قبل أن تغتسل؛ قال: لا حتى تغتسل، قال وسألته عن امرأة حاضت في السفر ثم طهرت فلم تجد ماء يوما أو اثنين يحل لزوجها ان يجامعها قبل أن تغتسل؛ قال: لا يصلح حتى تغتسل.

https://www.shiabookspdf.com

جناب الشیخ رحمۃ اللہ علیہ نے جناب ابوبصیر سے نقل کیا ہے وہ بیان کرتے ہیں کہ میں نے حضرت امام ابوعبداللہ علیہ السلام سے سوال کیا کہ وہ عورت جو حائض تھی اور اب پاک ہوگئی ہے یعنی اس کا خون بند ہوگیا ہے تو کیا غسل کرنے سے پہلے اس کا شوہر اس سے مباشرت کرسکتا ہے؟

آپؑ نے فرمایا: نہیں، یہاں تک کہ وہ غسل کرلے۔

راوی: پھر میں نے سوال کیا اگر میاں بیوی دونوں سفر پر ہیں اور اس کی بیوی دوران سفر حائض ہوگئی ہے اور پھر اسی سفر میں وہ پاک ہوگئی ہے پس وہ عورت ایک دن یا دو دن پانی نہیں پاتی تو کیا غسل سے قبل اس کا شوہر اس سے مباشرت کرسکتا ہے؟

آپؑ نے فرمایا: اصلاح نہیں یہاں تک کہ وہ غسل کرلے۔

حدیث نمبر 51/479

وروى عن أيوب بن نوح وسندي بن محمد جميعا عن صفوان بن يحيى عن سعيد بن

https://www.shiabookspdf.com

https://www.shiabookspdf.com

يسار عن أبي عبد الله عليه السلام قال قلت له: المرأة تحرم عليها الصلاة ثم تطهر فتوضأ من غير ان تغتسل أفلزوجها ان يأتيها قبل أن تغتسل؛ قال: لا حتى تغتسل.

فمحمولة على أن الاولى ان لا يقربها والافضل ان يتركها حتى تغتسل دون ان يكون ذلك محظورا حتى لو جامعها قبل أن تغتسل كان عاصيا. والذى يكشف عن هذا.

جناب الشیخ علیہ الرحمہ نے جناب سعید بن یسار سے نقل کیا ہے اور وہ بیان کرتے ہیں کہ میں نے حضرت امام ابوعبداللہ علیہ السلام کی خدمت میں عرض کیا: عورت پر نماز حرام تھی (حالت حیض میں تھی) پھر وہ پاک ہوگئی ہے اور اس نے وضو کرلیا ہے، غسل نہیں کیا تو کیا اس کا شوہر غسل سے قبل اس سے مباشرت کرسکتا ہے؟

آپؑ نے فرمایا: نہیں، یہاں تک کہ وہ غسل کرلے۔

جناب الشیخ الطوسی علیہ الرحمہ فرماتے ہیں کہ ان روایات کو اس پر حمل کیا جائے گا کہ اولیٰ اور افضل یہ ہے کہ اس کے قریب نہ جائے اور غسل کرنے تک اس کو ترک کرے لیکن محظور وممنوع نہیں ہے کہ اگر اس نے مباشرت کرلی تو گناہ گار ہوگا اور وہ روایت جو ہماری اس تاویل کو بیان کرتی ہے وہ ذیل میں ہے۔

https://www.shiabookspdf.com

{حدیث نمبر 52/480}

ما اخبرني به الشيخ أيده الله تعالى وأحمد بن عبدون بالاسناد المتقدم عن علي بن الحسن بن فضال عن معاوية بن حكيم وعمرو بن عثمان عن عبد الله بن المغيرة عمن سمعه من العبد الصالح عليه السلام في المرأة إذا طهرت من الحيض ولم تمس الماء فلا يقع عليها زوجها حتى تغتسل وان فعل فلا بأس به، وقال: تمس الماء احب الي.

جناب الشیخ علیہ الرحمہ نے جناب عبداللہ بن مغیرہ سے نقل کیا ہے اور انھوں نے اس بندے سے نقل کیا ہے جس نے امام ابوالحسن موسیٰ الکاظم عبد صالح علیہ السلام سے سنا ہے کہ آپؑ نے فرمایا:

عورت جب خون حیض سے پاک ہوجائے جب تک غسل نہ کرلے اس کا شوہر اس سے مباشرت نہ کرے اور اگر کرلے تو کوئی حرج نہیں۔

پھر فرمایا: لیکن غسل کرنے کے بعد مجھے زیادہ پسند ہے (یعنی زیادہ بہتر ہے)۔

https://www.shiabookspdf.com

https://www.shiabookspdf.com

حدیث نمبر 53/481

وبهذا الاسناد عن علی بن الحسن عن ايوب بن نوح عن محمد بن أبي حمزة عن علی بن يقطين عن أبي الحسن عليه السلام قال سألته عن الحائض ترى الطهر ايقع عليها زوجها قبل أن تغتسل؛ قال: لا بأس وبعد الغسل احب إلی. قال الشيخ أيده الله تعالى: (وأما المستحاضة فهي التي ترى في غير ايام حيضها دما رقيقا باردا صافيا).

فقد مضى في اول الباب ما يتضمن صفة دم الاستحاضة.

ثم قال: (فعليها ان تغسل فرجها منه ثم تحتشي بالقطن وتشد الموضع بالخرق ليمنع القطن من الخروج، وان كان الدم قليلا ولم يرشح على الخرق ولا ظهر عليها لقلته كان عليها نزع القطن عند وقت كل صلاة والاستنجاء وتغيير القطن والخرق وتجديد الوضوء للصلاة، وان كان رشح الدم على الخرق رشحا قليلا ولم يسل منها كان عليها تغيير القطن والخرق عند صلاة الفجر بعد الاستنجاء بالماء ثم الوضوء للصلاة والاغتسال بعد الوضوء لهذه الصلاة وتجديد الوضوء وتغيير القطن والخرق عند كل صلاة من غير اغتسال، وان كان الدم كثيرا فرشح على الخرق وسال منها وجب عليها أن تؤخر صلاة الظهر عن اول وقتها ثم تنزع الخرق والقطن وتستبرء بالماء وتستأنف قطنا نظيفا وخرقا طاهرة تتشدد بها وتتوضأ وضوء الصلاة ثم تغتسل وتصلي بغسلها ووضوئها صلاة الظهر والعصر معا على الاجتماع وتفعل مثل ذلك للمغرب وعشاء الآخرة فتؤخر المغرب عن اول وقتها ليكون فراغها منها عند مغيب الشفق وتقدم عشاء الاخرة في اول وقتها وتفعل مثل ذلك لصلاة الليل والغداة، فان تركت صلاة الليل فعلت ذلك لصلاة الغداة، وان توضأت واغتسلت على ما وصفناه حل لزوجها ان يطأها، وليس يجوز له ذلك حتى تفعل ما ذكرناه من نزع الخرق وغسل الفرج بالماء، والمستحاضة لا تترك الصوم والصلاة في حال استحاضتها وتتركهما في الايام التي كانت تعتاد الحيض فيها قبل تغير حالها بالاستحاضة). يدل على ذلك

جناب الشیخ رحمہ اللہ نے جناب علی بن یقطین سے نقل کیا ہے اور انھوں نے جناب امام ابوالحسن علیہ السلام سے نقل کیا

https://www.shiabookspdf.com

https://www.shiabookspdf.com

ہے کہ میں نے آپؑ سے سوال کیا کہ وہ حائض عورت جو پاکی کو دیکھ لے تو غسل سے قبل اس کا شوہر اس سے مباشرت کر سکتا ہے؟

آپؑ نے فرمایا: کوئی حرج نہیں لیکن میں زیادہ پسند کرتا ہوں کہ غسل کے بعد ہو۔

مستحاضہ عورت کے احکام

مسئلة: جناب الشیخ المفید رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں: مستحاضہ وہ عورت ہے جو ایام حیض کے علاوہ دنوں میں پتلا اور ٹھنڈا اور صاف خون دیکھے۔

جناب الشیخ الطوسی رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں: بابِ حیض کے شروع میں خون استحاضہ کے اوصاف بیان کیے جا چکے ہیں۔

مسئلة: جناب الشیخ المفید رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں: مستحاضہ عورت پر ضروری ہے کہ اپنی شرمگاہ کو دھوئے اور پھر اپنی شرمگاہ روئی سے بھر دے اور اس کے اُوپر کپڑا باندھ دے تا کہ وہ روئی باہر نہ آئے۔ اگر خون قلیل ہے اور کپڑے میں رِستا نہیں اور قلیل ہونے کی وجہ سے وہ روئی سے باہر نہیں نکلتا تو اس پر واجب ہے کہ ہر نماز کے وقت روئی نکالے اور پانی کے ساتھ استنجا کرے۔ پھر روئی اور کپڑا کو تبدیل کرے اور نماز کے لیے نیا وضو کرلے۔ اور اگر اس کا خون روئی میں رِس گیا ہے اور کپڑے کو لگ گیا ہے اور تھوڑا سا رِسا ہے لیکن جاری نہیں ہوا تو اس پر واجب ہے کہ نمازِ فجر کے وقت روئی اور کپڑا دونوں تبدیل کرے اور اس کے بعد پانی سے استنجا کرے۔ پھر وضو اور بعد میں غسل کرے اور پھر اس نمازِ فجر کے لیے تجدید وضو کرے اور پھر ہر نماز کے لیے روئی اور کپڑا تبدیل کرے گی اور غسل نہیں کرے گی۔

اور اگر خون زیادہ ہے کہ کپڑے سے رِس گیا ہے اور اس سے باہر جاری ہو گیا ہے تو اس عورت پر واجب ہے کہ وہ نمازِ ظہر کو اوّل وقت سے مؤخر کرے۔ پھر اپنی روئی اور کپڑا تبدیل کرے اور پانی سے استنجا کرے اور نئے سرے سے صاف روئی اور صاف کپڑا باندھے۔ اور پھر نماز کی مانند وضو کرے، پھر غسل کرے اور غسل کے بعد نمازِ ظہر اور عصر کو جمع کر کے پڑھے۔ پھر ایسے ہی نمازِ مغرب کو اوّل وقت سے مؤخر کرے اور پھر وہی کام کرے جو اس نے نمازِ ظہرین کے لیے کیا تھا اور نمازِ مغرب کو اُفق کی سرخی زائل ہونے کے بعد پڑھے اور نمازِ عشاء کو اوّل وقت سے پہلے پڑھے۔

https://www.shiabookspdf.com

https://www.shiabookspdf.com

اور پھر نماز شب اور نماز فجر کے لیے بھی ایسے ہی کرے جو اس نے نماز ظہرین کے لیے کیا تھا اور اگر وہ نماز شب کو ترک کردے تو پھر نماز فجر کے لیے یہ عمل کرے۔

اور اگر مستحاضہ عورت بیان کردہ طریقہ کے مطابق وضو اور غسل کرے تو پھر اس کے شوہر کے لیے اس سے مباشرت کرنا جائز ہے۔ اس شوہر کے لیے جائز نہیں کہ بیوی سے مباشرت نہ کرے مگر اس وقت جب وہ کام کرے جس کو ہم نے ذکر کیا ہے کہ کپڑے کو تبدیل کرے اور شرمگاہ کو پانی سے دھوئے۔ مستحاضہ عورت حالت و استحاضہ میں نماز اور روزہ کو نہیں چھوڑ سکتی لیکن ایام حیض میں حائض ان دونوں کو چھوڑ دے جب تک اس کا خون حیض سے استحاضہ میں تبدیل نہیں ہوتا وہ نماز اور روزے کو ترک کردے۔

جناب الشیخ الطوسی رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں: اس مسئلہ پر دلیل ذیل کی روایات ہیں۔

حدیث نمبر 54/482

ما أخبرني به الحسين بن عبيد الله عن أبي محمد هارون ابن موسى التلعكبري عن أبي العباس أحمد بن محمد بن سعيد بن عقدة الحافظ عن أحمد بن الحسين بن عبد الملك الاودي، واخبرني أحمد بن عبدون عن أبي الحسن علي بن محمد بن الزبير عن احمد بن الحسين بن عبد الملك عن الحسن بن محبوب عن حسين بن نعيم الصحاف قال قلت لابي عبد الله عليه السلام ان أم ولد لي ترى الدم وهي حامل كيف تصنع بالصلاة؟ قال فقال: إذا رأت الحامل الدم بعد ما يمضي عشرون يوما من الوقت الذي كانت ترى فيه الدم من الشهر الذي كانت تقعد فيه فان ذلك ليس من الرحم ولا من الطمث فلتتوضأ ولتحتش بالكرسف وتصلي، وإذا رأت الحامل الدم قبل الوقت الذي كانت ترى فيه الدم بقليل أو في الوقت من ذلك الشهر فانه من الحيضة فلتمسك عن الصلاة عدد أيامها التي كانت تقعد في حيضها فان انقطع الدم عنها قبل ذلك فلتغتسل ولتصل وان لم ينقطع عنها الدم إلا بعد ان تمضي الايام التي كانت ترى الدم فيها بيوم أو يومين فلتغتسل ولتحتش ولتستثفر وتصلي الظهر والعصر، ثم لتنظر فان كان الدم فيما بينها وبين المغرب لا يسيل من خلف الكرسف

https://www.shiabookspdf.com

https://www.shiabookspdf.com

فلتتوضأ ولتصل عند وقت كل صلاة ما لم تطرح الكرسف عنها ، فأن طرحت الكرسف عنها وسال الدم وجب عليها الغسل ، قال: وان طرحت الكرسف عنها ولم يسل الدم فلتوضأ ولتصل ولا غسل عليها ، قال: وان كان الدم إذا امسكت الكرسف يسيل من خلف الكرسف صبيبا لا يرقأ فان عليها ان تغتسل في كل يوم وليلة ثلاث مرات وتحتشي وتصلي تغتسل للفجر وتغتسل للظهر والعصر وتغتسل للمغرب والعشاء الاخرة ، قال: وكذلك تفعل المستحاضة فانها إذا فعلت ذلك أذهب الله بالدم عنها.

جناب الشیخ رحمۃ اللہ علیہ نے جناب حسین بن نعیم الصحاف سے نقل کیا ہے، وہ بیان کرتے ہیں کہ میں نے حضرت امام ابوعبداللہ علیہ السلام کی خدمت میں عرض کیا کہ میری کنیز اُم الولد حاملہ ہے اور اس نے حمل کی حالت میں خون دیکھ لیا ہے (یعنی اس کو خون آ گیا ہے) وہ نماز کے بارے میں کیا کرے؟

آپؑ نے فرمایا: اگر تیری کنیز حاملہ ہو اور اپنے حیض کے ایام کے بیس دن بعد خون دیکھتی ہے تو اس خون کا حیض کی عادت سے کوئی ربط نہیں رکھتا وہ وضو کرے اور روئی کو شرمگاہ میں داخل کرے اور نماز ادا کرے۔

اور اگر وہ اپنی عادتِ حیض کے بیس دن سے پہلے خون دیکھتی ہے خواہ تھوڑا سا ہو۔ یا اسی وقت حیض میں دیکھتی ہے تو پھر وہ خونِ حیض شمار ہوگا۔ وہ نماز پڑھنے سے رُک جائے اور حیض کی عادت کے ایام تک وہ نماز کو چھوڑ دے۔ پھر اگر وہ خون عادت کے ایام کے بعد بند ہو جائے تو پھر وہ غسل کرے اور نماز پڑھے۔ اور اگر عادت ایام سے ایک دن یا دو دن تجاوز کر گیا ہے تو پھر وہ غسل کرے اور روئی کو تبدیل کرے اور اس کے اُوپر کپڑا باندھے اور نماز ظہر و عصر پڑھے، پھر انتظار کرے۔ اگر اس دوران اس کا خون روئی سے تجاوز نہیں کرتا تو پھر نماز مغرب کے لیے وضو کرے اور ساتھ ہی نماز عشاء بھی پڑھے۔ اور اگر اس کا خون روئی سے تجاوز کر کے کپڑے سے باہر نکل گیا، یعنی خون زیادہ ہے تو پھر اس پر نماز مغربین کے لیے غسل کرنا واجب ہے۔

پھر آپؑ نے فرمایا: اگر وہ خون روئی میں سرایت کر گیا ہے لیکن کپڑے سے باہر جاری نہیں ہوا تو پھر وہ وضو کرے اور نماز پڑھے۔ اس پر غسل کرنا واجب نہیں ہے۔ اور اگر وہ خون کپڑے سے جاری کر گیا ہے تو پھر وہ بعد والی نماز کے لیے غسل کرے گی اور اگر اس کا خون کا سیلان ثابت ہے تو پھر وہ دن و رات میں نمازوں کے لیے

https://www.shiabookspdf.com

https://www.shiabookspdf.com

تین غسل کرے گی۔ یعنی روئی اور کپڑا بدلے گی اور نمازِ فجر کے لیے غسل کرے گی اور پھر روئی اور کپڑا بدلے گی اور نمازِ ظہر و عصر کے لیے غسل کرے گی۔ اور ایسے ہی نمازِ عشاء کے لیے بھی غسل کرے گی۔ مستحاضہ کے احکام پر عمل کرے گی۔ پس جب وہ یہ کام کرے گی تو اللہ تعالیٰ اس کا خون ختم کر دے گا۔

حدیث نمبر 55/483

وأخبرني الشيخ أيده الله تعالى عن أحمد بن محمد عن أبيه عن الحسين بن الحسن بن ابان عن الحسين بن سعيد عن محمد بن خالد الاشعري عن ابن بكير عن زرارة عن أبي جعفر عليه السلام قال سألته عن الطامث تقعد بعدد أيامها كيف تصنع؟ قال: تستظهر بيوم أو يومين ثم هي مستحاضة فلتغتسل وتستوثق من نفسها وتصلي كل صلاة بوضوء مالم ينفذ الدم فإذا نفذ اغتسلت وصلت.

جناب الشیخؒ نے جناب زرارہؒ سے نقل کیا ہے وہ بیان کرتے ہیں کہ میں نے حضرت امام ابوجعفر الباقرعلیہ السلام سے سوال کیا کہ حائض عورت اگر اپنی عادت کے ایام سے تجاوز کر جائے تو وہ نماز کا کیا کرے؟

آپؑ نے فرمایا: وہ ایک یا دو دن انتظار کرے۔ پھر وہ مستحاضہ ہے وہ غسل کرے اور اپنے نفس پر وثوق کرے اور ہر نماز کے لیے الگ سے وضو کرے۔ اگر اس کا خون روئی سے نفوذ نہ کرے اور اگر وہ روئی اور کپڑے سے تجاوز کرے تو پھر وہ غسل کرے اور نماز پڑھے۔

حدیث نمبر 56/484

وأخبرني الشيخ أيده الله عن أبي القاسم جعفر بن محمد عن محمد بن يعقوب عن محمد بن اسماعيل عن الفضل بن شاذان عن حماد بن عيسى وابن أبي عمير عن معاوية بن عمار عن أبي عبد الله عليه السلام قال: المستحاضة تنظر أيامها فلا تصل فيها ولا يقربها بعلها فإذا جازت أيامها ورأت الدم يثقب الكرسف اغتسلت للظهر والعصر تؤخر هذه وتعجل هذه. وللمغرب والعشاء غسلا تؤخر هذه وتعجل هذه وتغتسل للصبح وتحتشي وتستثفر وتحشي (1) وتضم فخذيها في المسجد وساير جسدها خارج ولا

https://www.shiabookspdf.com

https://www.shiabookspdf.com

يأتيها بعلها أيام قرئها، وان كان الدم لا يثقب الكرسف توضأت ودخلت المسجد وصلت كل صلاة بوضوء وهذه يأتيها بعلها إلا في أيام حيضها.

جناب الشیخ علیہ الرحمہ نے جناب معاویہ بن عمار سے نقل کیا ہے اور انھوں نے حضرت امام ابوعبداللہ علیہ السلام سے نقل کیا ہے کہ آپؑ نے فرمایا: مستحاضہ عورت اپنے ایام حیض کے زمانہ میں نہ نماز پڑھے اور نہ ہی اس کا شوہر اس کے قریب جائے۔ پس اگر اس کا خون ایام حیض سے تجاوز کر جائے اور پھر وہ خون کو دیکھتی ہے کہ اس کا خون روئی سے تجاوز کر گیا ہے تو وہ ظہر اور عصر کے لیے مشترکہ غسل کرے اور نماز ظہر کو موخر کرے اور نماز عصر کو پہلے پڑھ لے۔ اور ایسے ہی نماز مغرب اور عشاء کے لیے غسل کرے اور نماز مغرب کو تاخیر سے پڑھے اور نماز عشاء کو جلدی پڑھے اور پھر نماز فجر کے لیے بھی غسل کرے۔ روئی کو اندر رکھے اور اس کو اچھی طرح باندھ لے اور دونوں رانوں کو ملا کر رکھے۔ نماز پڑھے اور سجدہ گاہ مسجد میں رکھے اور باقی جسم مسجد سے باہر رکھے اور ان ایام میں اس کا شوہر اس کے قریب نہ جائے۔

اور اگر اس کا خون روئی میں داخل نہیں ہوتا تو وہ وضو کرے اور نماز مسجد میں پڑھے اور ہر نماز کے لیے الگ وضو کرے۔ اور اس کا شوہر بھی اس سے مباشرت کر سکتا ہے سوائے ایام حیض کے ان میں مباشرت حرام ہے۔

https://www.shiabookspdf.com

حدیث نمبر 57/485

وبهذا الاسناد عن محمد بن يعقوب عن محمد بن يحيى عن محمد بن الحسين عن عثمان بن عيسى عن سماعة قال قال: المستحاضة إذا ثقب الدم الكرسف اغتسلت لكل صلاتين وللفجر غسلا فان لم يجز الدم الكرسف فعليها الغسل كل يوم مرة والوضوء لكل صلاة، وان اراد زوجها أن يأتيها فحين تغتسل، هذا إذا كان دما عبيطا فان كانت صفرة فعليها الوضوء.

جناب الشیخ علیہ الرحمہ نے جناب عثمان بن عیسیٰ سے اور انھوں نے جناب سماعہ سے نقل کیا ہے، وہ بیان کرتے ہیں کہ امام علیہ السلام نے فرمایا: مستحاضہ عورت اگر اس کا خون روئی سے سرایت کر کے کپڑے سے باہر نکل گیا ہے تو وہ ہر دو نمازوں کے لیے غسل کرے گی اور نماز فجر کے لیے بھی غسل کرے گی۔ اور اگر اس کا خون روئی سے تجاوز نہیں کرتا تو دن میں ایک غسل کرے گی اور ہر نماز کے لیے وضو کرے گی اور اگر اس کا شوہر اس سے مباشرت کرنا چاہتا

https://www.shiabookspdf.com

https://www.shiabookspdf.com

ہے تو غسل کے بعد کرے۔ یہ اس صورت میں ہوگا جب اس کا خون زیادہ و سرخ ہے اور اگر اس کا خون زرد رنگ اور کم ہے تو پھر وہ ہر نماز کے لیے وضو کرے گی۔

حدیث نمبر 58/486

وبهذا الاسناد عن محمد بن يعقوب عن محمد بن اسماعيل عن الفضل بن شاذان عن صفوان بن يحيى عن أبي الحسن عليه السلام قال قلت له : جعلت فداك إذا مكثت المرأة عشرة أيام ترى الدم ثم طهرت فمكثت ثلاثة أيام طاهرا ثم رأت الدم بعد ذلك أتمسك عن الصلاة؛ قال: لا هذه مستحاضة تغتسل وتستدخل قطنة وتجمع بين صلاتين بغسل ويأتيها زوجها ان اراد.

جناب الشیخ رحمہ اللہ نے جناب صفوان بن یحییٰ سے نقل کیا ہے اور انھوں نے بیان کیا ہے کہ میں نے حضرت امام ابوالحسن علیہ السلام کی خدمت میں عرض کیا: میں آپؑ پر قربان ہوجاؤں ایک عورت دس دن خون دیکھتی ہے اور پھر وہ پاک ہوجاتی ہے اور تین دن تک وہ پاک رہتی ہے اور پھر وہ خون دیکھتی ہے تو کیا وہ نماز چھوڑ دے؟

آپؑ نے فرمایا: نہیں، یہ مستحاضہ ہے وہ غسل کرے اور روئی کو اندر رکھے اور پھر دو نمازوں کو ایک غسل کے ساتھ پڑھے اور اگر اس کا شوہر مباشرت کرنا چاہے تو کرسکتا ہے۔

https://www.shiabookspdf.com

حدیث نمبر 59/487

وأخبرني الشيخ أيده الله تعالى عن احمد بن محمد عن أبيه عن سعد بن عبد الله عن أحمد بن محمد عن الحسين بن سعيد عن النضر عن ابن سنان عن أبي عبد الله عليه السلام قال المستحاضة تغتسل عند صلاة الظهر وتصلي الظهر والعصر ثم تغتسل عند المغرب فتصلي المغرب والعشاء ثم تغتسل عند الصبح فتصلي الفجر ولا بأس أن يأتيها بعلها متى شاء إلا في أيام حيضها فيعتزلها زوجها ، وقال: لم تفعله امرأة قط احتسابا إلا عوفيت من ذلك.

جناب الشیخ رحمہ اللہ نے جناب عبداللہ ابن سنان سے نقل کیا ہے اور انھوں نے جناب امام ابوعبداللہ علیہ السلام سے نقل

https://www.shiabookspdf.com

https://www.shiabookspdf.com

کیا ہے کہ آپؑ نے فرمایا: مستحاضہ عورت نماز ظہر کے وقت غسل کرے اور اس غسل سے ظہر اور عصر دونوں کو پڑھے۔ پھر وہ مغرب کے وقت غسل کرے اور مغرب اور عشاء اسی غسل سے پڑھے۔ پھر وہ نماز فجر کے لیے غسل کرے اور اس کا شوہر جب چاہے اس سے مباشرت کرسکتا ہے سوائے ایام حیض کے۔ پس اب میں اس کے قریب نہ جائے۔

آپؑ نے فرمایا: اگر وہ عورت خلوص کے ساتھ ان احکام پر عمل کرے گی تو اللہ تعالیٰ اس کو اس خون سے نجات دے گا۔

حدیث نمبر 60/488

وبهذا الاسناد عن الحسين بن سعيد عن القاسم عن أبان عن اسماعيل الجعفي عن أبي جعفر عليه السلام قال المستحاضة تقعد ايام قرئها ثم تحتاط بيوم أو يومين فان هي رأت طهرا اغتسلت وان هي لم تر طهرا اغتسلت واحتشت فلا تزال تصلي بذلك الغسل حتى يظهر الدم على الكرسف فإذا ظهر اعادت الغسل واعادت الكرسف.

https://www.shiabookspdf.com

قوله تحتاط بيوم أو يومين هذا إذا كانت عادتها ما دون العشرة الايام تحتاط بيوم أو يومين، فاما من كان عادتها عشرة أيام فليس لها أن تستظهر بشئ آخر بل يلزمها حكم المستحاضة حسب ما ذكرناه، وكذلك معنى كلما روى في انها تستظهر بيوم أو يومين أو ثلاثة مثل.

جناب الشیخ رحمۃ اللہ علیہ نے جناب اسماعیل الجعفی سے نقل کیا ہے اور انھوں نے امام ابوجعفر الباقر علیہ السلام سے نقل کیا ہے کہ آپؑ نے فرمایا: مستحاضہ عورت جب اپنے ایام حیض کو پورا کرلے تو پھر وہ ایک یا دو دن احتیاط کرے۔ اگر اس نے پاکی دیکھ لی ہے (خون بند ہوگیا ہے) تو پھر وہ غسل کرے اور اگر وہ خون سے پاک نہیں ہوئی تو پھر وہ غسل کرے اور روئی شرمگاہ میں بھرے تاکہ خون باہر جاری نہ ہو۔ پھر اسی غسل سے نماز پڑھے۔ پھر اگر اس کا خون روئی میں داخل ہوگیا ہے اور روئی پر ظاہر ہوگیا ہے تو پھر وہ دوبارہ غسل کرے اور دوبارہ روئی بھی تبدیل کرے۔

جناب الشیخ الطوسی رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں: امام علیہ السلام کا قول کہ وہ ایک یا دو دن احتیاط کرے۔ یہ اس صورت میں ہے جب اس کی حیض کی عادت دس دن سے کم ہو۔ پھر وہ ایک یا دو دن احتیاط کرے گی اور اگر اس کی حیض کی عادت

https://www.shiabookspdf.com

https://www.shiabookspdf.com

دس دن ہے تو پھر اس پر کوئی انتظار نہیں بلکہ وہ اپنے آپ کو مستحاضہ قرار دے جیسا کہ ہم نے ذکر کیا ہے اور مستحاضہ کے احکام پر عمل کرے۔ یہ ہی تاویل ہے۔ ان سب روایات کی جس میں ذکر ہوا ہے کہ وہ ایک یا دو دن احتیاط کرے یا انتظار کرے۔

حدیث نمبر 61/489

ما رواه سعد بن عبد الله عن أبي جعفر عن ابن أبي نصر عن أبي الحسن الرضا عليه السلام قال: سألته عن الحائض كم تستظهر؟ فقال: تستظهر بيوم أو يومين أو ثلاثة.

جناب الشیخ رحمۃ اللہ علیہ نے جناب ابن ابی نصر سے نقل کیا ہے اور انھوں نے بیان کیا ہے کہ میں نے حضرت امام ابوالحسن الرضا علیہ السلام سے سوال کیا کہ حائض عورت کتنا انتظار کرے؟

آپؑ نے فرمایا: ایک دن، دودن یا پھر تین دن۔

https://www.shiabookspdf.com

حدیث نمبر 62/490

وعنه عن الحسين بن سعيد عن عثمان بن عيسى عن سعيد ابن يسار قال: سألت أبا عبد الله عليه السلام عن المرأة تحيض ثم تطهر وربما رأت بعد ذلك الشيء من الدم الرقيق بعد اغتسالها من طهرها فقال: تستظهر بعد أيامها بيومين أو ثلاثة ثم تصلي.

جناب الشیخ رحمۃ اللہ علیہ نے جناب سعید بن یسار سے نقل کیا ہے، وہ بیان کرتے ہیں کہ میں نے حضرت امام ابوعبداللہ علیہ السلام سے سوال کیا: عورت حائض ہوئی اور پھر وہ پاک ہوگئی۔ بعض اوقات وہ پاکی کے بعد غسل کرنے کے بعد پھر وہ پتلا خون دیکھتی ہے تو نماز کا کیا کرے؟

آپؑ نے فرمایا: وہ ایک، یا دو یا تین دن انتظار کرے اور پھر نماز پڑھے۔

حدیث نمبر 63/491

وعنه عن أحمد بن محمد بن خالد عن محمد بن عمرو بن سعيد عن أبي الحسن الرضا عليه السلام قال سألته عن الطامث كم حد جلوسها؟ فقال: تنتظر عدة ما كانت تحيض

https://www.shiabookspdf.com

https://www.shiabookspdf.com

ثم تستظهر ثلاثة أيام ثم هي مستحاضة. فمعناه ما ذكرناه يدل على ذلك.

جناب الشیخ رحمہ اللہ نے جناب محمد بن عمرو بن سعید سے نقل کیا ہے اور انھوں نے بیان کیا ہے کہ میں نے حضرت امام ابوالحسن الرضا علیہ السلام سے سوال کیا: حائض عورت کتنی مدت و حد تک نماز کو ترک کرے؟

آپؑ نے فرمایا: حیض کے ایام میں نماز کو ترک کرے۔ پھر تین دن تک انتظار کرے اور اس کے بعد بھی اگر خون ہے تو پھر وہ مستحاضہ ہے۔

جناب الشیخ الطوسی رحمہ اللہ فرماتے ہیں: وہ تاویل جو ہم نے ذکر کی ہے اس پر یہ روایات دلالت کرتی ہیں۔

حدیث نمبر 64/492

ما اخبرني به الشيخ أيده الله تعالى عن أحمد بن محمد عن أبيه عن سعد بن عبد الله عن احمد بن محمد عن محمد بن خالد البرقي عن محمد بن عمرو بن سعيد عن أبي الحسن الرضا عليه السلام قال: سألته عن الطامث وحد جلوسها فقال: تنتظر عدة ما كانت تحيض ثم تستظهر بثلاثة أيام ثم هي مستحاضة.

https://www.shiabookspdf.com

جناب الشیخ رحمہ اللہ نے دوسری سند کے ساتھ جناب محمد بن عمرو بن سعید سے نقل کیا ہے وہ بیان کرتے ہیں کہ میں نے امام ابوالحسن الرضا علیہ السلام سے حائض کے نماز کو ترک کرنے کی حد کے بارے میں سوال کیا۔

آپؑ نے فرمایا: اپنے ایام حیض کے پورے ہونے کا انتظار کرے اور پھر تین دن انتظار کرے۔ پھر اگر خون ہے تو وہ مستحاضہ ہے۔

حدیث نمبر 65/493

سعد بن عبد الله عن موسى بن الحسن عن احمد بن هلال عن محمد بن أبي عمير عن عبدالله بن المغيرة عن رجل عن أبي عبد الله عليه السلام في المرأة ترى الدم فقال: ان كان قرؤها دون العشرة انتظرت العشرة، وان كانت أيامها عشرة لم تستظهر.

جناب الشیخ رحمہ اللہ نے جناب عبداللہ بن المغیرہ سے نقل کیا ہے اور انھوں نے ایک بندے سے نقل کیا ہے اور اس نے امام جعفر صادق علیہ السلام سے اس عورت کے بارے میں سوال کیا جس نے خون دیکھا ہے۔

https://www.shiabookspdf.com

https://www.shiabookspdf.com

آپؑ نے فرمایا: اگر اس کا ایامِ حیض دن سے کم ہے تو وہ دس دن تک انتظار کرے یعنی نماز نہ پڑھے اور اگر کی عادتِ حیض دس دن ہے تو پھر وہ کوئی انتظار نہیں کرے گی (یعنی فوراً استحاضہ کے احکام پر عمل کرے گی)۔

حدیث نمبر 66/494

أحمد بن محمد بن علي بن الحكم عن داود مولى أبي المعزا عمن أخبره عن أبي عبد الله عليه السلام قال سألته عن المرأة تحيض ثم يمضي وقت طهرها وهي ترى الدم قال فقال: تستظهر بيوم ان كان حيضها دون العشرة أيام، فان استمر الدم فهي مستحاضة، وان انقطع الدم اغتسلت وصلت.

قال الشيخ أيده الله تعالى (وأما النفساء وهي التي تضع حملها فيخرج معه الدم فعليها ان تعتزل الصلاة وتجتنب الصوم ولا تقرب المسجد كما ذكرناه في باب الحيض والجنب، فإذا انقطع دمها استبرأت كاستبراء الحائض بالقطن فإذا خرج نقيا من الدم غسلت فرجها منه وتوضأت وضوء الصلاة ثم اغتسلت كما وصفناه من الغسل للحيض والجنابة وان خرج على القطن دم أخرت الغسل إلى آخر أيام النفاس وهو انقطاع الدم عنها). فقد مضى فيما تقدم ما يدل على انه ليس لها ان تقرب المسجد، ولا خلاف بين المسلمين انه لا يجب عليها الصوم والصلاة أيام نفاسها، وإنما اختلفوا في كمية أيام نفاسها، وانا أذكر بعد هذا ما يدل عليه إن شاء الله تعالى، ومما يتضمن هذه الجملة من الاخبار.

جناب الشیخ رحمۃ اللہ علیہ نے جناب ابوالمعزا کے غلام داؤد سے نقل کیا ہے اور انھوں نے اس سے نقل کیا ہے جس نے اس کو امام جعفر صادق علیہ السلام سے خبر دی ہے، وہ بیان کرتا ہے کہ میں نے حضرت امام جعفر صادق علیہ السلام سے اس عورت کے بارے میں سوال کیا جس کو خونِ حیض آیا ہے پھر اس کے حیض کا وقت پورا ہو گیا ہے اور وہ پھر بھی خون دیکھتی ہے تو اس کا کیا حکم ہے؟

آپؑ نے فرمایا: اگر اس کے حیض کی مدت دس دن سے کم ہے تو وہ ایک دن انتظار کرے۔ پھر اگر اس کا خون جاری رہتا ہے تو وہ مستحاضہ ہے۔ اور اگر اس کا خون بند ہو جائے تو پھر وہ غسل کرے اور نماز پڑھے۔

https://www.shiabookspdf.com

https://www.shiabookspdf.com

(باب) نفاس کا ذکر اور اس کے احکام کا ذکر

مسئلۃ: جناب الشیخ المفید رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں: نفساء وہ عورت ہے جو بچہ جنم دیتی ہے اور اس بچے کے ساتھ اس سے خون خارج ہوتا ہے (اس کو نفاس کہتے ہیں)۔

اس عورت پر واجب ہے کہ نماز کو چھوڑ دے اور روزہ نہ رکھے جیسا کہ باب حیض و جنابت میں ذکر کیا ہے اور یہ (عو)رت مسجد میں بھی داخل نہ ہو۔ اور جب اس کا خون بند ہو جائے تو وہ حائض عورت کی مانند استبراء کرے کہ اپنی (ش)رمگاہ میں روئی داخل کرے۔ اگر وہ روئی خون سے صاف نکلے تو پھر اپنی شرمگاہ کو دھوئے اور نماز کے وضو کی مانند (وض)و کرے۔ پھر اسی طرح غسل کرے جس طرح ہم نے حیض و جنابت کے لیے بیان کیا ہے اور اگر روئی پر خون لگے (تو) پھر وہ ایام نفاس کے آخری دن (دسویں دن) تک غسل نہ کرے اور وہ آخری ایام وہ ہیں جس میں اس کا خون بند ہو جائے۔

جناب الشیخ الطوسی رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں: وہ روایات جو بیان کرتی ہیں کہ اس کے لیے مسجد میں داخل ہونا جائز نہیں (او)ر اس پر مسلمانوں کے درمیان کوئی اختلاف نہیں۔ ایام نفاس میں اس پر نماز اور روزہ رکھنا واجب نہیں (یعنی جائز نہیں) اور اس کے بعد میں ان روایات کو ان شاء اللہ بیان کروں گا جو اس پر دلالت کرتی ہیں اور وہ اس حکم کو بیان کرتی ہیں۔

حدیث نمبر 67/495

ما أخبرني به الشيخ أيده الله تعالى عن أحمد بن محمد عن أبيه عن الحسين بن الحسن بن أبان عن الحسين بن سعيد عن بن ابي عمير عن ابن اذينة عن الفضيل ابن يسار عن زرارة عن أحدهما عليهما السلام قال: النفساء تكف عن الصلاة أيامها التي كانت تمكث فيها ثم تغتسل كما تغتسل المستحاضة.

جناب الشیخ رحمۃ اللہ علیہ نے جناب زرارہ رحمۃ اللہ علیہ سے نقل کیا ہے اور انھوں نے امام محمد باقر علیہ السلام یا امام جعفر صادق علیہ السلام سے نقل کیا ہے کہ آپؑ نے فرمایا: نفساء وہ عورت ہے جو اپنے ایام نفاس میں نماز سے رُک جائے۔ پھر وہ ایسے غسل کرے گی جیسے مستحاضہ عورت کرتی ہے۔

https://www.shiabookspdf.com

https://www.shiabookspdf.com

حدیث نمبر 68/496

واخبرنی الشیخ أیده الله تعالی عن أحمد بن محمد عن أبیه عن سعد بن عبد الله عن أحمد بن محمد عن الحسین بن سعید عن حماد بن عیسی عن حریز عن زرارة عن أبی عبد الله علیه السلام قال قلت : النفساء متی تصلی؟ قال: تقعد قدر حیضها وتستظهر بیومین فان انقطع الدم والا اغتسلت واحتشت واستثفرت وصلت فان جاز الدم الکرسف تعصبت واغتسلت ثم صلت الغداة بغسل والظهر والعصر بغسل والمغرب والعشاء بغسل، وان لم یجز الکرسف صلت بغسل واحد، قلت فالحائض؟ قال: مثل ذلك سواء فان انقطع عنها الدم وإلا فهی مستحاضة تصنع مثل النفساء سواء ثم تصلی ولا تدع الصلاة علی حال فان النبی علیه السلام قال: الصلاة عماد دینکم.

جناب الشیخ ؒ نے جناب زرارہ ؒ سے نقل کیا ہے، وہ بیان کرتے ہیں کہ میں نے حضرت امام ابوعبداللہ علیہ السلام کی خدمت میں عرض کیا: نفساء عورت کب نماز پڑھے گی؟

آپؑ نے فرمایا: وہ اپنے ایامِ حیض کے برابر نماز کو ترک کرے گی اور اس کے بعد ایک دن یا دو دن انتظار کرے گی۔ اگر خون منقطع ہوگیا تو پھر وہ غسل کرے اور نماز پڑھے۔

اور اگر خون بند نہ ہو تو غسل کرے (غسل استحاضہ) اور شرمگاہ میں روئی رکھے گی اور اس کو کپڑے سے اچھی طرح باندھے گی اور نماز پڑھے گی۔ پھر اگر اس کا خون روئی سے تجاوز کرجائے اور کپڑے سے بھی تجاوز کرجائے (استحاضہ کثیرہ) تو وہ ایک غسل نماز فجر کے لیے کرے اور اس کے ساتھ نماز پڑھے اور پھر ظہر وعصر کے لیے غسل کرے اور مغرب اور عشاء کے لیے ایک غسل کرے اور اگر وہ خون روئی سے تجاوز نہ کرے تو ایک غسل کے ساتھ نمازیں پڑھے گی۔

راوی: میں نے عرض کیا: یہ حائض کی مانند ہے؟

آپؑ نے فرمایا: یہ عورت حائض کی مانند ہے۔ اگر اس کا خون قطع ہوجائے ورنہ وہ مستحاضہ کی مانند ہے اور وہ عورت بھی مستحاضہ کے احکام پر عمل کرے اور نماز پڑھے اور نماز نہ چھوڑے کیونکہ رسولِ خدا صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا ہے کہ نماز دین کا ستون ہے۔

https://www.shiabookspdf.com

https://www.shiabookspdf.com

حدیث نمبر 69/497

وبهذا الاسناد عن أحمد بن محمد عن الحسن بن علي بن يقطين عن أخيه الحسين عن علي بن يقطين قال: سألت أبا الحسن الماضي عليه السلام عن النفساء وكم يجب عليها ترك الصلاة؟ قال: تدع الصلاة ما دامت ترى الدم العبيط إلى ثلاثين يوما، فإذا رق وكانت صفرة اغتسلت وصلت ان شاء الله تعالى.

جناب الشیخ رحمۃ اللہ علیہ نے جناب علی بن یقطین سے نقل کیا ہے اور وہ بیان کرتے ہیں کہ میں نے امام ابوالحسن علیہ السلام سے سوال کیا: نفاس والی عورت کتنے دن تک نماز ترک کرے؟

آپؑ نے فرمایا: جب تک وہ گاڑا خون دیکھتی رہے تیس دن تک وہ نماز نہ پڑھے اور اگر وہ پتلا اور زرد رنگ کا خون دیکھے تو پھر وہ غسل کرے اور نماز پڑھے۔ ان شاء اللہ!

حدیث نمبر 70/498

https://www.shiabookspdf.com

وأخبرني جماعة عن أبي محمد هارون بن موسى عن أحمد ابن محمد بن سعيد عن علي بن الحسن، وأخبرني احمد بن عبدون عن علي بن محمد ابن الزبير عن علي بن الحسن عن أيوب بن نوح عن صفوان بن يحيى عن عبد الرحمن بن الحجاج عن أبي الحسن عليه السلام قال: سألته عن النفساء تضع في شهر رمضان بعد صلاة العصر أتتم ذلك اليوم أم تفطر؛ فقال: تفطر ثم لتقض ذلك اليوم.

قال الشيخ أيده الله تعالى: (واكثر أيام النفاس ثمانية عشر يوما فان رأت الدم النفساء يوم التاسع عشر من وضعها الحمل فليس ذلك من النفاس إنما هو استحاضة فلتعمل بما رسمناه للمستحاضة وتصلي وتصوم وقد جاءت الاخبار معتمدة في ان أقصى مدة النفاس هو عشرة أيام وعليها أعمل لوضوحها عندي).

المعتمد في هذا أنه قد ثبت أن ذمة المرأة مرتهنة بالصلاة والصيام قبل نفاسها بلا خلاف فإذا طرأ عليها النفاس يجب ان لا يسقط عنها ما لزمها إلا بدلالة ولا خلاف بين المسلمين ان عشرة أيام إذا رأت المرأة الدم من النفاس، وما زاد على ذلك

https://www.shiabookspdf.com

https://www.shiabookspdf.com

مختلف فيه فينبغي ان لا تصير إليه الا بما يقطع العذر وكلما ورد من الاخبار المتضمنة لما زاد على عشرة أيام فهي أخبار احاد لا تقطع العذر أو خبر خرج عن سبب أو للتقية وأنا ابين عن معناها إن شاء الله تعالى، ويدل على ما ذكرنا، من أن أقصى أيام النفاس عشرة أيام.

جناب الشیخ رحمہ اللہ نے جناب عبدالرحمن بن الحجاج سے نقل کیا ہے، وہ بیان کرتے ہیں کہ میں نے امام ابوالحسن علیہ السلام سے نفاس والی عورت کے بارے میں سوال کیا: اگر کوئی عورت ماہِ رمضان میں نمازِ عصر کے وقت بچہ پیدا کرے تو کیا وہ اس کا روزہ پورے کرے یا کھول دے؟

آپؑ نے فرمایا: وہ روزہ کھول دے اور بعد میں اس دن کی قضا کرے گی۔

مسئلۃ: جناب الشیخ المفید رحمہ اللہ فرماتے ہیں: بچے کی پیدائش سے لے کر انیسویں دن خون دیکھے تو وہ نفاس کا خون نہیں ہے۔ وہ استحاضہ کا خون ہے۔ پھر وہ ان احکام پر عمل کرے گی جو ہم نے مستحاضہ عورت کے لیے بیان کیے ہیں۔ وہ ان احکام پر عمل کر کے نماز پڑھے اور اگر ماہِ رمضان ہے تو روزہ بھی رکھے۔ قابلِ اعتماد روایات ذکر ہوئی ہیں جو بیان کرتی ہیں کہ زیادہ سے زیادہ نفاس کی مدت دس دن ہے اور میں ان پر ہی عمل کرتا ہوں۔ وہ میرے نزدیک زیادہ واضح اور روشن ہیں۔

https://www.shiabookspdf.com

جناب الشیخ المفید رحمہ اللہ فرماتے ہیں: اس باب میں جو معتمد ہے وہ یہ ہے کہ اس عورت پر نفاس کے طاری ہونے سے قبل نماز اور روزہ واجب تھا اور اس میں کوئی اختلاف نہیں۔

اور جب اس کو نفاس عارض ہوا تو اس پر واجب ہے کہ جو چیزیں اس کے لیے واجب تھیں اس کو بغیر دلیل کے ترک نہ کرے اور جب اس کو نفاس عارض ہوا تو تمام مسلمانوں میں کوئی اختلاف نہیں ہے کہ وہ جب خونِ نفاس کو دیکھے تو دس دن تک نماز و روزہ چھوڑ دے۔ اس مقدار پر مسلمانوں کا اجماع ہے۔

تو اس سے زیادہ میں اختلاف ہے۔ تو اس صورت میں اس عورت کے لیے سزاوار ہے وہ اس طرف نہ جائے مگر اس چیز و دلیل کے ذریعے جو اس کے لیے عذر کو قطع کرے اور عمل کو مجری قرار دے۔

جتنی روایات ذکر ہوئی ہیں جو دس دن سے زیادہ کو بیان کرتی ہیں۔ وہ ساری خبر واحد ہیں اور خبر واحد قاطع عذر

https://www.shiabookspdf.com

https://www.shiabookspdf.com

نہیں ہیں۔ یا وہ خبر ہے جو کسی سبب سے خارج ہے یا وہ تقیہ کے تحت ذکر ہوئی ہیں۔ میں ان شاء اللہ ان سب کے معانی کو ذکر کروں گا۔ اور جو روایات اس پر دلالت کرتی ہیں کہ حدِ نفاس دس دن ہے ان کو بھی بیان کروں گا۔

حدیث نمبر 71/499

ما أخبرني به الشيخ أيده الله تعالى عن أبي القاسم جعفر ابن محمد عن محمد بن يعقوب عن علي بن ابراهيم عن أبيه عن ابن أبي عمير عن عمر ابن اذينة عن الفضيل بن يسار وزرارة عن أحدهما عليهما السلام قال: النفساء تكف عن الصلاة ايام قرائها التي كانت تمكث فيها ثم تغتسل وتعمل كما تعمل المستحاضة.

جناب الشیخ رحمہ اللہ نے جنابِ زرارہ سے نقل کیا ہے اور انھوں نے امام محمد باقر علیہ السلام یا امام جعفر صادق علیہ السلام سے نقل کیا ہے کہ آپؑ نے فرمایا: نفاس والی عورت اپنے ایام حیض کے دنوں کے برابر میں نماز کو ترک کردے۔ پھر غسل کرے اور پھر وہ مستحاضہ عورت کے احکام پر عمل کرے گی۔

https://www.shiabookspdf.com

حدیث نمبر 72/500

وبهذا الاسناد عن محمد بن يعقوب عن عدة من اصحابنا عن أحمد بن محمد وأبي داود عن الحسين بن سعيد عن النضر بن سويد عن محمد ابن أبي حمزة عن يونس بن يعقوب قال: سمعت أبا عبد الله عليه السلام يقول: النفساء تجلس أيام حيضها التي كانت تحيض ثم تستظهر وتغتسل وتصلي.

جناب الشیخ رحمہ اللہ نے جناب یونس بن یعقوب سے نقل کیا ہے وہ بیان کرتے ہیں کہ میں نے حضرت امام ابوعبداللہ علیہ السلام سے سنا ہے کہ آپؑ نے فرمایا: نفاس والی عورت اپنے حیض کے ایام کے برابر (حیض کی عادت کے برابر) ایام میں نماز کو ترک کرے، پھر انتظار کرے اور غسل کرے اور نماز پڑھے۔

حدیث نمبر 73/501

وبهذا الاسناد عن محمد بن يعقوب عن محمد بن يحيى عن أحمد بن محمد عن ابن فضال

https://www.shiabookspdf.com

https://www.shiabookspdf.com

عن ابن بكير عن زرارة عن أبي عبد الله عليه السلام قال: تقعد النفساء أيامها التي كانت تقعد في الحيض وتستظهر بيومين. وقد مضى حديث زرارة فيما رواه الحسين بن سعيد عن حماد عن حريز عن زرارة عن أبي جعفر عليه السلام مشروحاً.

جناب الشیخ رحمۃ اللہ علیہ نے جناب زرارہ رحمۃ اللہ علیہ سے نقل کیا ہے اور وہ بیان کرتے ہیں کہ حضرت امام ابوعبداللہ علیہ السلام نے فرمایا: نفاس والی عورت اپنے حیض کے ایام کی تعداد کے برابر اپنی نماز کو ترک کرے۔ پھر دو دن تک انتظار کرے۔

جناب الشیخ الطوسی رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں کہ جناب زرارہ کی وہ روایت جو انھوں نے امام ابوجعفر الباقر علیہ السلام سے نقل کی ہے اس کے ذیل میں وضاحت کے ساتھ اس مسئلہ کو ذکر کر دیا ہے۔

حدیث نمبر 74/502

وأخبرني الشيخ أيده الله تعالى عن احمد بن محمد عن أبيه عن سعد بن عبد الله عن أحمد بن محمد بن عيسى عن محمد بن عمرو عن يونس قال: سألت أبا عبد الله عليه السلام عن امرأة ولدت فرأت الدم أكثر مما كانت ترى قال: فلتقعد أيام قرئها التي كانت تجلس ثم تستظهر بعشرة أيام فإن رأت دما صبيباً فلتغتسل عند وقت كل صلاة وإن رأت صفرة فلتوضأ ثم لتصل. قوله عليه السلام تستظهر بعشرة أيام يعني إلى عشرة أيام لان حروف الصفات يقوم بعضها مقام بعض.

https://www.shiabookspdf.com

جناب الشیخ رحمۃ اللہ علیہ نے جناب یونس سے نقل کیا ہے، وہ بیان کرتے ہیں کہ میں نے حضرت امام ابوعبداللہ علیہ السلام سے ایسی عورت کے بارے میں سوال کیا جس کے ہاں بچے کی پیدائش ہوتی ہے اور وہ اپنی حیض کی عادت کے ایام سے زیادہ دن خون کو دیکھتی ہے تو وہ کیا کرے؟

آپؑ نے فرمایا: وہ عادت کے ایام کے برابر دنوں میں نماز کو ترک کر دے اور پھر دس دن تک انتظار کرے اور اگر اس کے بعد بھی خون دیکھتی ہے۔ اگر وہ سرخ رنگ کا خون دیکھتی ہے تو پھر وہ ہر نماز کے وقت غسل کرے اور نماز پڑھے اور اگر اس کے خون کا رنگ زرد ہے تو پھر وہ ہر نماز کے لیے وضو کرے گی۔

https://www.shiabookspdf.com

https://www.shiabookspdf.com

جناب الشیخ الطوسی علیہ الرحمہ فرماتے ہیں: آپ نے فرمایا ہے کہ دس دن تک انتظار کرے تو مراد ہے کہ وہ دسویں دن تک انتظار کرے۔

حدیث نمبر 75/503

وبهذا الاسناد عن سعد بن عبد الله عن احمد بن محمد عن الحسين بن سعيد ومحمد بن خالد البرقي والعباس بن معروف عن صفوان بن يحيى عن عبد الرحمن بن الحجاج قال سألت أبا الحسن موسى عليه السلام عن امرأة نفست وبقيت ثلاثين ليلة أو اكثر ثم طهرت وصلت ثم رأت دما أو صفرة فقال: إن كانت صفرة فلتغتسل ولتصل ولا تمسك عن الصلاة، وإن كان دما ليس بصفرة فلتمسك عن الصلاة أيام قرئها ثم لتغتسل ولتصل.

جناب الشیخ علیہ الرحمہ نے جناب عبدالرحمن بن الحجاج سے نقل کیا ہے، وہ بیان کرتے ہیں کہ میں نے امام ابوالحسن موسیٰ بن جعفر علیہ السلام سے سوال کیا کہ ایک عورت جو بچے کو جنم دیتی ہے اور اس کو نفاس آتا ہے اور وہ تیس دن تک باقی رہتا ہے یا اس سے بھی زیادہ۔ پھر وہ پاک ہوتی ہے اور غسل کرکے نماز پڑھتی ہے اور پھر وہ خون دیکھتی ہے یا زرد رنگ کا پتلا خون دیکھتی ہے تو اس کے لیے کیا حکم ہے؟

آپؑ نے فرمایا: اگر وہ زرد رنگ کا خون دیکھتی ہے تو پھر وہ غسل کرے اور نماز پڑھے، نماز ترک نہ کرے اور اگر وہ خون ہے تو زرد رنگ کا نہیں تو پھر وہ اپنے ایام حیض کے برابر ایام میں نماز کو ترک کرے۔ پھر غسل کرے اور نماز پڑھے۔

حدیث نمبر 76/504

وأخبرني جماعة عن أبي محمد هارون بن موسى عن أحمد ابن محمد بن سعيد عن علي بن الحسن، وأخبرني أحمد بن عبدون عن علي بن محمد ابن الزبير عن علي بن الحسن عن محمد بن عبد الله بن زرارة عن محمد بن أبي عمير عن عمر بن اذينة عن زرارة والفضيل عن أحدهما عليهما السلام قال: النفساء تكف عن الصلاة أيام أقرائها التي كانت تمكث فيها ثم تغتسل وتصلي كما تغتسل المستحاضة.

https://www.shiabookspdf.com

https://www.shiabookspdf.com

جناب الشیخ رحمۃ اللہ علیہ نے جناب زرارہ اور جناب فضیل سے نقل کیا ہے اور انھوں نے امام محمد باقر یا امام جعفر صادق علیہما السلام سے نقل کیا ہے کہ نفاس والی عورت اپنے حیض کی عادت کے ایام کے برابر دنوں میں نماز کو ترک کر دے پھر غسل کرے اور نماز پڑھے جیسا کہ مستحاضہ عورت کرتی ہے۔

{حدیث نمبر 77/505}

وبهذا الاسناد عن علي بن الحسن عن عمرو بن عثمان عن الحسن بن محبوب عن علي بن رئاب عن مالك بن اعين قال: سألت أبا جعفر عليه السلام عن النفساء يغشاها زوجها وهي في نفاسها من الدم؛ قال: نعم إذا مضى لها منذ يوم وضعت بقدر أيام عدة حيضها ثم تستظهر بيوم فلا بأس بعد ان يغشاها زوجها يأمرها فتغتسل ثم يغشاها إن احب. وهذا الحديث يدل على ان اكثر أيام النفاس مثل اكثر ايام الحيض لانه لو كان زائدا على ذلك لما وسع لزوجها وطؤها لما قدمناه من ان النفساء لا يجوز وطؤها أيام نفاسها، وما ينافي ما ذكرناه من الاخبار مثل.

جناب الشیخ رحمۃ اللہ علیہ نے جناب مالک بن اعین سے نقل کیا ہے، وہ بیان کرتے ہیں کہ میں نے حضرت امام ابوجعفر الباقر علیہ السلام سے سوال کیا کہ وہ عورت جس کو نفاس کا خون ہو تو اس کے نفاس کے خون کے ایام میں اس کا شوہر اس سے مباشرت کر سکتا ہے؟

آپؑ نے فرمایا: ہاں، جب اس کی ولادت کے وقت سے لے کر اس کے حیض کی عادت کے ایام کے برابر دن گزر چکے ہوں۔ پھر وہ ایک دن اور انتظار کرے تو اس کے بعد اس کا شوہر اس سے مباشرت کرنا چاہے تو وہ اس کو حکم دے کہ وہ پہلے غسل کرے پھر اگر چاہے تو اس سے مباشرت کر سکتا ہے۔

جناب الشیخ الطوسی رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں کہ یہ حدیث اس پر دلالت کرتی ہے کہ نفاس کا خون زیادہ سے زیادہ ایامِ حیض کے اکثر ایام کے برابر ہوتا ہے، لہٰذا اگر اس سے زیادہ ہوتا تو پھر امامؑ اس کے شوہر کو اس سے مباشرت کرنے کی اجازت نہ دیتے کیونکہ ہم پہلے بیان کر چکے ہیں کہ نفساء عورت سے نفاس کے دنوں میں مباشرت کرنا حرام ہے اور جو ہم نے ذکر کیا ہے یہ ان جیسی اخبار کے منافی نہیں ہے۔

https://www.shiabookspdf.com

https://www.shiabookspdf.com

حدیث نمبر 78/506

ما رواه محمد بن أحمد بن يحيى عن أبي جعفر عن ابيه عن حفص ابن غياث عن جعفر عن أبيه عن علي عليهم السلام قال: النفساء تقعد اربعين يوما فان طهرت والا اغتسلت وصلت ويأتيها زوجها وكانت بمنزلة المستحاضة تصوم وتصلي.

جناب الشیخ رحمۃ اللہ علیہ نے جناب حفص بن غیاث سے نقل کیا ہے اور انھوں نے جناب جعفر سے نقل کیا اور انھوں نے اپنے والد کے ذریعے امام علی علیہ السلام سے نقل کیا ہے کہ آپؑ نے فرمایا: نفساء عورت چالیس دن تک نماز کو ترک کردے۔ پس اگر وہ پاک ہوجائے تو ٹھیک ورنہ وہ غسل کرے اور نماز پڑھے اور اس کا شوہر اس کے قریب آنا چاہے تو آسکتا ہے۔ وہ مستحاضہ عورت کی مانند نماز اور روزے کے احکام پر عمل کرے۔

حدیث نمبر 79/507

وروى ايضا عن أحمد بن محمد عن الحسين بن سعيد عن القاسم بن محمد عن محمد بن يحيى الخثعمي قال: سألت أبا عبد الله عليه السلام عن النفساء فقال: كما كانت تكون مع ما مضى من اولادها وما جربت، قلت: فلم تلد فيما مضى قال: بين الاربعين إلى الخمسين.

https://www.shiabookspdf.com

جناب الشیخ رحمۃ اللہ علیہ نے جناب محمد بن یحییٰ الخثعمی سے نقل کیا ہے، وہ بیان کرتے ہیں کہ میں نے حضرت امام ابوعبداللہ علیہ السلام سے نفاس والی عورت کے بارے میں سوال کیا۔

آپؑ نے فرمایا: جس طرح وہ پہلی اولاد کے جنم پر عمل کرتی تھی ویسے ہی اب کرے۔

میں نے عرض کیا: وہ ایسی عورت ہے جس کا پہلا بچہ ہے۔

آپؑ نے فرمایا: چالیس سے پچاس دن تک ہے۔

حدیث نمبر 80/508

وروى أحمد بن محمد بن عيسى عن علي بن الحكم عن أبي أيوب عن محمد بن مسلم قال قلت: لابي عبد الله عليه السلام كم تقعد النفساء حتى تصلي؟ قال: ثماني عشرة سبع

https://www.shiabookspdf.com

https://www.shiabookspdf.com

عشرة ثم تغتسل و تحتشي و تصلي.

جناب الشیخ رحمۃ اللہ علیہ نے جناب محمد بن مسلم سے نقل کیا ہے، وہ بیان کرتے ہیں کہ میں نے امام ابوعبداللہ علیہ السلام سے سوال کیا کہ نفاس والی عورت کتنے دن نماز نہ پڑھے۔

آپؑ نے فرمایا: سترہ یا اٹھارہ دن پھر غسل کرے اور روئی شرمگاہ میں رکھے اور پھر نماز پڑھے۔

حدیث نمبر 81/509

وعنه عن العلا بن رزين عن محمد بن مسلم عن أبي عبد الله عليه السلام قال: تقعد النفساء إذا لم ينقطع عنها الدم ثلاثين اربعين يوما إلى الخمسين.

جناب الشیخ رحمۃ اللہ علیہ نے جناب محمد بن مسلم سے نقل کیا ہے، انھوں نے حضرت امام ابوعبداللہ علیہ السلام سے نقل فرمایا: جب نفاس والی عورت کا خون بند نہ ہو تو وہ چالیس سے پچاس دن تک نماز نہ پڑھے۔

https://www.shiabookspdf.com

حدیث نمبر 82/510

وروى الحسين بن سعيد عن النضر عن ابن سنان قال: سمعت أبا عبد الله عليه السلام يقول: تقعد النفساء تسع عشرة ليلة فان رأت دما صنعت كما تصنع المستحاضة.

وقد روينا عن ابن سنان ما ينافي هذا الخبر وأن ايام النفساء مثل ايام الحيض فتعارض الخبران.

جناب الشیخ رحمۃ اللہ علیہ نے جناب عبداللہ ابن سنان سے نقل کیا ہے، وہ بیان کرتے ہیں کہ میں نے حضرت امام ابوعبداللہ علیہ السلام سے سنا ہے کہ آپؑ نے فرمایا: نفاس والی عورت انیس راتوں تک نماز کو ترک کرے۔ پھر اگر وہ خون کو دیکھتی ہے تو وہ مستحاضہ عورت کے احکام پر عمل کرے۔

جناب الشیخ الطوسی رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں: یہ روایات جو نقل ہوئی ہیں۔ ان روایات کے منافی ہیں جن میں بیان ہوا ہے کہ ایامِ نفاس ایام حیض کی مانند ہیں تو ان کے درمیان تعارض پایا جاتا ہے۔

حدیث نمبر 83/511

وقد روى ايضا الحسين بن سعيد عن فضالة عن العلا عن محمد بن مسلم قال سألت

https://www.shiabookspdf.com

https://www.shiabookspdf.com

ابا جعفر علیه السلام عن النفساء کم تقعد؟ فقال: إن اسماء بنت عميس أمرها رسول الله صلى الله عليه وآله أن تغتسل لثمانى عشرة ولا بأس بأن تستظهر بيوم أو يومين.

قوله عليه السلام ان اسماء بنت عميس أمرها رسول الله صلى الله عليه وآله ان تغتسل لثمانى عشرة لا يدل على أن أيام النفاس ثمانى عشرة وانما يدل على أنه أمرها بعد الثمانى عشرة بالاغتسال وانما كان فيه حجة لو قال ان ايام النفاس ثمانى عشرة يوما، وليس هذا فى الخبر، وكلما روى مما يجرى مجرى ما رويناه فالطريق فى الكلام عليه واحدة، ولنا فى الكلام على هذه الاخبار طرق، احدها أن هذه الاخبار اخبار آحاد مختلفة الالفاظ متضادة المعانى لا يمكن العمل على جميعها لتضادها ولا على بعضها لانه ليس بعضها بالعمل عليه اولى من بعض، والثانية انه يحتمل ان يكون هذه الاخبار خرجت مخرج التقية لان كل من يخالفنا يذهب إلى ان ايام النفاس اكثر مما نقوله، ولهذا اختلفت الفاظ الاحاديث كاختلاف العامة فى مذاهبهم فكأنهم افتوا كل قوم منهم على حسب ما عرفوا من آرائهم ومذاهبهم، والثالثة: انه لا يمتنع ان يكون السائل سألهم عن امرأة اتت عليها هذه الايام فلم تغتسل فأمروها بعد ذلك بالاغتسال وان تعمل كما تعمل المستحاضة ولم تدل على ان ما فعلت المرأة فى هذه الايام كان حقا، والذى يكشف عما قلناه.

https://www.shiabookspdf.com

جناب الشیخ رحمہ اللہ نے جناب محمد بن مسلم سے نقل کیا ہے، وہ بیان کرتے ہیں کہ میں نے حضرت امام ابوجعفر الباقر علیہ السلام سے نفاس والی عورت کے بارے میں سوال کیا کہ وہ کتنے دن نماز کو ترک کرے؟

آپؑ نے فرمایا: رسولِ خدا صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے جناب اسماء بنت عمیس کو حکم دیا کہ وہ اٹھارہ دن بعد غسل کرے اور پھر ایک دن یا دو دن انتظار کرے۔

جناب الشیخ الطوسی رحمہ اللہ فرماتے ہیں: اس روایت میں آپؑ نے فرمایا کہ رسولِ خدا صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے اسماء بنت عمیس کو اٹھارہ دن کے بعد غسل کرنے کا حکم دیا تھا۔

یہ الفاظ اس پر دلالت نہیں کرتے کہ ایامِ نفاس اٹھارہ دن ہیں۔ یہ قول فقط وفقط اس پر دال ہے کہ آپؑ نے

https://www.shiabookspdf.com

https://www.shiabookspdf.com

اس کو اٹھارہ دن کے بعد غسل کا حکم دیا۔ یہ حدیث اس صورت میں حجت تھی جب آپؑ فرماتے کہ ایام نفاس اٹھارہ دن ہیں لیکن روایت میں یہ الفاظ نہیں ہیں۔

اور وہ روایات جو ہمارے طرق پر جاری ہیں ان میں ایک کلام ہے اور ان روایات میں مختلف طرق ہیں اور مختلف انداز میں بحث ہوسکتی ہے۔

[۱] یہ روایات جو بیان کرتی ہیں کہ ایام نفاس دس دن سے زیادہ ہیں۔ وہ سب خبر واحد ہیں اور ان کے الفاظ مختلف ہیں۔ اور متضاد معانی کو بیان کرتی ہیں کہ جن سب پر عمل کرنا ناممکن ہے کیونکہ سب میں تضاد پایا جاتا ہے اور اگر بعض پر عمل کیا جائے اور بعض کو ترک کردیا جائے تو جن بعض پر عمل کیا جائے ان میں کون سی اولویت پائی جاتی ہے تاکہ اس کی وجہ سے ان پر عمل کیا جائے۔

[۲] یہ بھی احتمال ہے کہ یہ اخبار تقیہ کی بنا پر جاری ہوئی ہیں کیونکہ ہمارے مخالفین کی اکثریت کا فتویٰ یہ ہی ہے کہ ایام نفاس دس دن سے زیادہ ہوتے ہیں، لہٰذا ان روایات کے الفاظ مختلف ہیں جیسا کہ عامہ علماء کے مذاہب وفتاویٰ مختلف ہیں۔ کیونکہ ان میں سے ہر قوم نے اپنی آرا اور مذاہب کے مطابق فتاویٰ دیئے ہیں۔

[۳] ممکن ہے کہ اس سوال کرنے والے نے اس عورت کے بارے میں سوال یا ہو کہ جس کو نفاس آیا ہو اور پھر اس نے غسل نہ کیا ہو تو آپ نے اس کو غسل کا حکم دیا ہو اگرچہ وہ استحاضہ کے احکام پر عمل کر رہی ہو۔ یہ روایت دلالت نہیں کرتی کہ جو وہ عورت کرتی رہی تھی وہ حق تھا اور جو ہم نے کہا اس کو یہ روایات بیان کرتی ہیں۔

حدیث نمبر 84/512

ما أخبرني به الشيخ ايده الله تعالى عن ابي القسم جعفر ابن محمد عن محمد بن يعقوب عن علي بن ابراهيم عن ابيه رفعه قال سالت امرأة ابا عبد الله عليه السلام فقالت اني كنت اقعد في نفاسي عشرين يوما حتى أفتوني بثمانية عشر يوما فقال أبو عبد الله عليه السلام : ولم افتوك بثمانية عشر يوما؛ فقال رجل للحديث الذي روى عن رسول الله صلى الله عليه وآله انه قال لاسماء بنت عميس حين نفست بمحمد بن ابي بكر فقال

أبو عبد الله عليه السلام : إن أسماء بنت عميس سالت رسول الله صلى الله عليه وآله

https://www.shiabookspdf.com

https://www.shiabookspdf.com

وقد أتى لها ثمانية عشر يوما ولو سألته قبل ذلك لامرها ان تغتسل وتفعل كما تفعل المستحاضة.

جناب الشیخ رحمہ اللہ نے جناب علی بن ابراہیم سے نقل کیا ہے اور انھوں نے اپنے والد سے نقل کیا اور وہ بیان کرتے ہیں کہ ایک عورت نے حضرت امام ابوعبداللہ علیہ السلام سے سوال کیا۔ اس نے عرض کیا کہ میں ایام نفاس میں بیس دن تک نماز ترک کرتی تھی یہاں تک کہ آپؑ نے مجھے فتویٰ میں اٹھارہ دن نماز کو ترک کرنے کا فتویٰ دیا۔

آپؑ نے فرمایا: میں نے تجھے اٹھارہ دن کا فتویٰ نہیں دیا۔

حدیث کا راوی بیان کرتا ہے کہ میں نے عرض کیا: رسول خدا صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم سے نقل ہوا ہے کہ آپؐ نے اسماءؓ بنت عمیس کو محمد بن ابی بکر کی ولادت کے وقت اٹھارہ دن بعد غسل کا حکم دیا تھا۔

آپؑ نے فرمایا: اسماءؓ نے آپؐ سے اٹھارہ دن بعد کا سوال کیا تھا اگر وہ اس سے قبل کرتی تو آپؐ اس کو غسل کرنے کا حکم دیتے اور مستحاضہ کے احکام پر عمل کرنے کا حکم فرماتے۔

https://www.shiabookspdf.com

﴿حدیث نمبر 85/513﴾

واخبرني الشيخ ايده الله تعالى عن احمد بن محمد عن ابيه عن الحسين بن الحسن بن ابان عن الحسين بن سعيد عن حماد عن حريز عن زرارة عن ابي جعفر عليه السلام ان اسماء بنت عميس نفست بمحمد بن ابي بكر فأمرها رسول الله صلى الله عليه وآله حين ارادت الاحرام بذي الحليفة ان تحتشي بالكرسف والخرق وتهل بالحج فلما قدموا ونسكوا المناسك فاتت لها ثماني عشرة ليلة فأمرها رسول الله صلى الله عليه وآله أن تطوف بالبيت وتصلي ولم ينقطع عنها الدم ففعلت ذلك.

وهذا الحديث يبين عما قدمنا ذكره لانه قال فاتت لها ثماني عشرة ليلة ولم يقل انه أمرها بالقعود ثماني عشرة ليلة وانما امرها بعد الثماني عشرة ليلة بالصلاة.

جناب الشیخ رحمہ اللہ نے جناب زرارہ رحمہ اللہ سے نقل کیا ہے وہ بیان کرتے ہیں کہ حضرت امام ابوجعفر الباقر علیہ السلام نے فرمایا: تحقیق اسماءؓ بنت عمیس کے ہاں حج کے سفر کے دوران محمد بن ابی بکر کی ولادت ہوئی تو جب اس نے مقام

https://www.shiabookspdf.com

https://www.shiabookspdf.com

ذوالحلیفہ (میقاتِ احرام) سے احرام باندھنے کا ارادہ کیا تو رسولِ خدا ﷺ نے اس کو غسل کرنے کا حکم دیا اور روئی کو شرمگاہ میں رکھنے اور اس کو مضبوطی سے باندھنے کا حکم دیا اور پھر اس نے حج کے لیے لبیک کی تہلیل کی۔ پس جب وہ سب حج کے لیے جاری تھے اور مناسکِ حج ادا کر رہے تھے تو اس کو اٹھارہ راتیں ہو چکی تھیں۔

رسولؐ خدا نے اس کو بیت اللہ کے طواف اور نماز کا حکم دیا حالانکہ اس کا خون ختم نہیں ہوا تھا اور اس نے ان افعال کو انجام دیا۔

جناب الشیخ رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں کہ یہ وہی بیان کر رہی ہے جو ہم نے گذشتہ بیان کیا ہے کیونکہ یہ بیان کر رہی ہے کہ اس کے لیے اٹھارہویں رات آئی تو آپؐ نے اس کو نماز ترک کرنے کا حکم نہیں دیا۔ آپؐ نے اس کو اٹھارہ راتوں بعد نماز کا حکم دیا ہے۔

{حدیث نمبر 86/514}

واخبرنی ایضا جماعة عن ابی محمد هارون بن موسى عن احمد بن محمد بن سعید عن علی بن الحسن واحمد بن عبدون عن علی بن محمد بن الزبیر عن علی بن الحسین عن محمد بن عبد الله بن زرارة عن محمد بن ابی عمیر عن عمر بن اذینة عن محمد وفضیل وزرارة عن ابی جعفر علیه السلام ان اسماء بنت عمیس نفست بمحمد بن ابی بکر فأمرها رسول الله صلی الله علیه وآله حین ارادت الاحرام من ذی الحلیفة ان تغتسل وتحتشی بالکرسف وتهل بالحج فلما قدموا ونسکوا المناسك سألت النبی علیه السلام عن الطواف بالبیت والصلاة فقال لها منذ کم ولدت؟ فقالت: منذ ثمانیة عشر فأمرها رسول الله صلی الله علیه وآله ان تغتسل وتطوف بالبیت وتصلی ولم ینقطع عنها الدم ففعلت ذلك. وهذا ایضا مثل الاول لانه سألها منذ کم ولدت؟ فأخبرته بانه منذ ثمانیة عشر یوما ولو اخبرته بما دون ذلك لکان یأمرها ایضا بالاغتسال حسب ما ذکرناه.

جناب الشیخ رحمۃ اللہ علیہ نے جناب زرارہ رحمۃ اللہ علیہ سے نقل کیا ہے، وہ بیان کرتے ہیں کہ حضرت امام ابوجعفر الباقر علیہ السلام نے بیان کیا ہے کہ جناب اسماء بنت عمیسؓ نے سفرِ حج کے دوران جناب محمد بن ابی بکرؓ کو جنم دیا تو جب اس بی بیؓ نے

https://www.shiabookspdf.com

https://www.shiabookspdf.com

مقام ذی الحلیفہ سے احرام باندھنے کا ارادہ کیا تو رسولِ خدا ﷺ نے اس سے فرمایا کہ تم غسل کرو اور روئی کو شرمگاہ میں بھرو اور پھر حج کے لیے تلبیہ کہو۔

جب وہ آگے بڑھے اور مناسکِ حج کو پورا کرلیا تو پھر اس نے بیت اللہ کے طواف اور نماز کے بارے میں آپؐ سے سوال کیا تو آپؐ نے اس سے فرمایا: تیرے ہاں ولادت ہوئے کو کتنے دن ہو گئے ہیں؟

تو اس نے عرض کیا: اٹھارہ دن ہو گئے ہیں۔

تو جنابِ رسولؐ خدا نے فرمایا: تم غسل کرو، بیت اللہ کا طواف کرو اور نماز پڑھو حالانکہ اس کا خون ابھی ختم نہیں ہوا تھا۔ پس اس نے یہ افعال انجام دیئے۔

جناب شیخ الطوسی رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں: یہ حدیث بھی پہلی حدیث کی مانند ہے کہ آپؐ نے اس سے سوال کیا کہ ولادت ہوئے کتنے دن گزرے ہیں؟ تو اس نے عرض کیا: اٹھارہ دن۔

پس اگر وہ عورت اس سے پہلے بھی آپؐ سے سوال کرتی تو بھی آپؐ یہ حکم صادر فرماتے کہ غسل کرو جیسا کہ ہم نے ذکر کیا ہے۔

https://www.shiabookspdf.com

حدیث نمبر 87/515

وبھذا الاسناد عن علی بن الحسن عن علی بن اسباط عن علا بن رزین عن محمد بن مسلم قال سألت ابا جعفر علیه السلام عن النفساء کم تقعد؟ قال: ان اسماء بنت عمیس نفست فأمرها رسول الله صلی الله علیه وآله ان تغتسل فی ثمانی عشرة فلا بأس ان تستظهر بیوم أو یومین. وهذا ایضا یتضمن انه امرها بالغسل فی الیوم الثامن عشر ولم یتضمن انها لو اخبرته بما دونه لقال لها مثل ذلك.

ثم قال ایده الله تعالی: (وکذلك إذا رأت الحائض دما فی الیوم الحادی عشر من اول حیضها اغتسلت بعد الاستبراء والوضوء وصلت وصامت فذلك دم استحاضة ولیس بحیض علی ما قدمناه). فقد مضی فیما تقدم شرح ذلك وفیه کفایة ان شاء الله.

جناب الشیخ رحمۃ اللہ علیہ نے جناب محمد بن مسلم سے نقل کیا ہے، وہ بیان کرتے ہیں کہ میں نے حضرت امام ابوجعفر

https://www.shiabookspdf.com

https://www.shiabookspdf.com

الباقر علیہ السلام سے نفاس والی عورت کے بارے میں سوال کیا کہ وہ کتنے دن نماز کو ترک کرے؟

آپؑ نے فرمایا: تحقیق حضرت رسول خدا صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے جناب اسماء بنت عمیسؓ کو اٹھارویں دن حکم دیا کہ غسل کرو اور اگر ایک یا دو دن انتظار کرو تو کوئی حرج نہیں ہے۔

جناب الشیخ الطوسی رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں کہ یہ حدیث بھی اسی کو بیان کرتی ہے کہ آپؑ نے اس کو اٹھارویں دن غسل کا حکم دیا۔ ہاں اس حدیث میں یہ ذکر نہیں ہوا کہ اگر وہ اس سے کم دنوں میں بھی آپؑ کو خبر دیتی تو آپؑ اس کو اسی کی مثل حکم دیتے۔

مسئلۃ: جناب الشیخ المفید رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں: ایسے ہی اگر حائض عورت اوّل حیض سے لے کر گیارہویں دن خون دیکھے تو اس پر بھی واجب ہے کہ روئی کے ذریعے استبراء کرنے کے بعد وضو کرے اور غسل کرے اور نماز پڑھے اور روزہ رکھے کیونکہ وہ گیارہویں دن کا خون خونِ استحاضہ ہے، حیض کا خون نہیں جیسا کہ ہم نے پہلے بیان کر دیا ہے۔

https://www.shiabookspdf.com

جناب الشیخ الطوسی رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں: اس مسئلہ کی شرح گزر چکی ہے اور اس میں ان شاء اللہ مورد کفایت کو ذکر کر دیا گیا ہے۔

حدیث نمبر 88/516

فأما ما رواه احمد بن علی بن محبوب عن احمد بن عبدوس عن الحسن بن علی عن المفضل بن صالح عن لیث المرادی عن ابی عبد الله علیه السلام قال سألته عن النفساء کم حد نفاسها حتی یجب علیها الصلاة؟ و کیف تصنع؟ قال: لیس لها حد.

فالوجه فی هذا الخبر انه إذا کان المراعی فی ذلک ایام حیضها فلیس لذلك حد لا بد منه بل تختلف عادة النساء فی ذلك، فمنهن من تحیض اقل ایام الحیض، ومنهن من تحیض اکثر ایامه، وذلك لا ینافی ما قدمناه من الاخبار.

قال ایده الله تعالی (ویکره للحائض والنفساء ان یخضبن أیدیهن وارجلهن بالحناء وشبهه مما لا یزیله الماء لان ذلك یمنع من وصول الماء إلی ظاهر جوارحهن التی علیها

https://www.shiabookspdf.com

https://www.shiabookspdf.com

الخضاب، و کذلك يكره للجنب الخضاب بعد الجنابة وقبل الغسل منها فان اجنب بعد الخضاب لم يحرج بذلك، و كذلك لا حرج على المرأة ان تختضب بعد الحيض ثم يأتيها الدم وعليها الخضاب وليس الحكم فى ذلك كالحكم فى استينافه مع الحيض والجنابة على ما بيناه)

جناب الشیخ رحمۃ اللہ علیہ نے جناب لیث المرادی سے نقل کیا ہے، وہ بیان کرتے ہیں کہ میں نے حضرت امام ابوعبداللہ علیہ السلام سے نفاس والی عورت کے بارے میں سوال کیا کہ نفاس کی حد کیا ہے تا کہ اس پر دوبارہ نماز واجب ہو اور وہ کیا کرے؟

آپؑ نے فرمایا: اس کی کوئی حد نہیں ہے۔

جناب الشیخ الطوسی رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں: اس حدیث میں وجہ یہ ہے کہ اگر وہ عورت نفاس میں ایام حیض کی رعایت کرے تو پھر اس کے لیے کوئی حد نہیں ہے کہ جس کا لحاظ رکھنا اس کے لیے ضروری ہو کیونکہ عورتیں حیض کی عادت میں مختلف ہوتی ہیں۔ پس ان میں سے بعض اقل مدتِ حیض میں حیض کو دیکھتی ہیں اور بعض اکثر ایام حیض میں حیض کو دیکھتی ہیں لہٰذا یہ خبر ہماری گذشتہ اخبار کے منافی نہیں ہے۔

مسئلۃ: جناب الشیخ المفید رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں کہ حائض اور نفساء عورت کے لیے ہاتھوں اور پاؤں پر مہندی یا اس کی مثل سے خضاب لگانا مکروہ ہے کہ جس سے پانی زائل ہو جاتا ہے کیونکہ یہ خضاب ان اعضاء و جوارح کی جلد تک پانی پہنچنے تک مانع ہوتا ہے جن اعضاء پر یہ ہوتا ہے۔ ایسے ہی مجنب پر بھی جنابت کے بعد اور غسل کرنے سے پہلے مہندی وغیرہ سے خضاب لگانا مکروہ ہے اور اگر وہ مہندی لگانے کے بعد مجنب ہو تو پھر کوئی حرج نہیں ہے۔

ایسے ہی اگر عورت نے خضاب کیا اور بعد میں اس کو خونِ حیض آجائے تو کوئی حرج نہیں ہے۔ اس کے لیے حیض و جنابت کے ساتھ خضاب لگانے کا حکم اس خضاب کی مانند نہیں جو پہلے سے لگا ہوا ہے۔

حدیث نمبر 89/517

فاخبرنى الشيخ ايده الله تعالى عن احمد بن محمد عن ابيه عن الحسين بن الحسن بن ابان عن الحسين بن سعيد عن القاسم بن محمد عن ابى سعيد قال قلت لابى ابراهيم عليه

https://www.shiabookspdf.com

https://www.shiabookspdf.com

السلام أيختضب الرجل وهو جنب؛ قال: لا، قلت فيجنب وهو مختضب؛ قال: لا ثم سكت قليلا ثم قال: يا ابا سعيد ألا أدلك على شئ تفعله؛ قلت بلى، قال: إذا اختضبت بالحناء واخذ الحناء مأخذه وبلغ فحينئذ فجامع

جناب الشیخ رحمہ اللہ نے جناب ابوسعید سے نقل کیا ہے، وہ بیان کرتے ہیں کہ میں نے حضرت امام ابوابراہیم موسیٰ الکاظم علیہ السلام سے عرض کیا: کیا مجنب خضاب لگا سکتا ہے؟

آپؑ نے فرمایا: نہیں۔

میں نے پھر سوال کیا: خضاب لگا کر بندہ مجنب ہو سکتا ہے؟

آپؑ نے فرمایا: نہیں۔ پھر کچھ دیر خاموش رہنے کے بعد فرمایا: اے ابوسعید! کیا میں تیری رہنمائی اس کام کی طرف نہ کروں جس کو تو انجام دے؟

میں نے عرض کیا: کیوں نہیں۔

آپؑ نے فرمایا: جب تو مہندی کے ذریعے خضاب کرے اور مہندی کو اپنی جگہ سے اُٹھالے اور پھر اس کے اُٹھانے میں کوشش کرے تو پھر تم جماع کر سکتے ہو۔

https://www.shiabookspdf.com

حدیث نمبر 90/518

وبهذا الاسناد عن الحسين بن سعيد عن عبد الله بن بحر عن كردين المسمعي قال سمعت ابا عبد الله عليه السلام يقول: لا يختضب الرجل وهو جنب ولا يغتسل وهو مختضب.

جناب الشیخ رحمہ اللہ نے جناب کردین المسمعی سے نقل کیا ہے اور وہ بیان کرتے ہیں کہ میں نے حضرت امام ابوعبداللہ الصادق علیہ السلام سے سنا ہے کہ آپؑ نے فرمایا: مجنب بندہ خضاب نہ لگائے اور خضاب لگا کر بندہ مجنب نہ ہو۔

حدیث نمبر 91/519

واخبرني الشيخ ايده الله تعالى عن ابي القاسم جعفر بن محمد عن أبيه عن سعد بن عبد الله عن احمد بن محمد بن عيسى عن محمد بن الحسن ابن علان [1] عن جعفر بن محمد بن

https://www.shiabookspdf.com

https://www.shiabookspdf.com

یونس ان اباہ کتب إلی ابی الحسن علیه السلام یسأله عن الجنب أیختضب أو یجنب وهو مختضب؛ فکتب: لا أحب له ذلك.

جناب الشیخ رحمہ اللہ نے جناب جعفر بن محمد بن یونس سے نقل کیا ہے، وہ بیان کرتے ہیں کہ ان کے والد نے حضرت امام ابوالحسن موسیٰ الکاظم علیہ السلام کی خدمت میں خط لکھا اور آپؑ سے سوال کیا: کیا مجنب خضاب لگا سکتا ہے یا خضاب لگا کر بندہ مجنب ہو سکتا ہے؟

آپؑ نے جواب میں لکھا: نہیں، میں اس کو پسند نہیں کرتا۔

﴿حدیث نمبر 92/520﴾

واخبرنی جماعة عن ابی محمد هارون بن موسی عن احمد ابن محمد بن سعید عن علی بن الحسن واحمد بن عبدون عن علی بن محمد بن الزبیر عن علی بن الحسن عن علی بن اسباط عن عمه یعقوب الاحمر عن ابی بصیر عن أبی عبد الله علیه السلام قال: فی المرأة الحائض هل تختضب؛ قال: لا، یخاف علیها الشیطان عند ذلك.

https://www.shiabookspdf.com

جناب الشیخ رحمہ اللہ نے جناب ابوبصیر رحمہ اللہ سے نقل کیا ہے، وہ بیان کرتے ہیں کہ حضرت امام ابوعبداللہ علیہ السلام سے سوال ہوا: کیا حائض عورت خضاب لگا سکتی ہے؟

آپؑ نے فرمایا: نہیں، اس وقت اس پر شیطان کا خوف ہوتا ہے۔

﴿حدیث نمبر 93/521﴾

وبهذا الاسناد عن علی بن الحسن عن علی بن اسباط عن عامر بن جذاعة عن أبی عبد الله علیه السلام قال: سمعته یقول: لا تختضب الحائض ولا الجنب، ولا تجنب وعلیها خضاب، ولا یجنب هو وعلیه خضاب، ولا یختضب وهو جنب. قوله ولا یجنب وعلیه خضاب یعنی إذا کان قد اجنب قبل ولم یغتسل بعد فلا یجنب جنابة ثانیة وعلیه خضاب حتی یغتسل من الجنابة الاولة، وأما ما یدل علی ان هذه الاخبار خرجت مخرج الکراهیة لا الحظر.

https://www.shiabookspdf.com

https://www.shiabookspdf.com

جناب الشیخ رحمۃ اللہ علیہ نے جناب عامر بن جذاعہ سے نقل کیا ہے، وہ بیان کرتے ہیں کہ میں نے حضرت امام ابوعبداللہ علیہ السلام سے سنا ہے کہ آپؑ نے فرمایا: حائض اور مجنب دونوں خضاب نہ کریں اور جب خضاب لگایا ہوا ہو تو اس وقت مجنب نہ ہو۔ اور ایسے ہی مرد خضاب لگا کر مجنب نہ ہو اور جنب کی حالت میں عورت بھی خضاب نہ لگائے۔

جناب الشیخ الطوسی رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں: امام علیہ السلام نے فرمایا: جب مرد نے خضاب لگایا ہوا ہو تو وہ اپنے آپ کو مجنب نہ کرے۔ اس سے مراد ہے کہ جب وہ پہلے مجنب ہو اور اس کے بعد اس نے غسل نہیں کیا تو وہ خضاب لگا کر دوبارہ اپنے آپ کو مجنب نہ کرے (یعنی دوبارہ وہ بیوی سے مباشرت نہ کرے)۔ یہاں تک کہ پہلے جنابت سے غسل کرے اور اس کے بعد ہم ان روایات کو ذکر کرتے ہیں کہ جو بیان کرتیں ہیں کہ ان روایات کو کراہت پر جاری کیا جائے تاکہ حرام پر (یعنی وہ روایات کراہت کو بیان کرتی ہیں نہ کہ حرام کو)۔

حدیث نمبر 94/522

ما اخبرنی به الشیخ أیده الله عن أبي القاسم جعفر بن محمد عن محمد بن يعقوب عن عدة من أصحابنا عن أحمد بن محمد عن محمد بن سهل عن أبيه عن سهل بن اليسع عن أبيه قال سألت أبا الحسن عليه السلام عن المرأة تختضب وهي حائض؛ قال: لا بأس به.

https://www.shiabookspdf.com

جناب الشیخ رحمۃ اللہ علیہ نے جناب سھل بن الیسع سے نقل کیا ہے اور انھوں نے اپنے والد سے نقل کیا، وہ بیان کرتے ہیں کہ میں نے حضرت امام ابوالحسن علیہ السلام سے سوال کیا: کیا حائض عورت خضاب لگا سکتی ہے؟

آپؑ نے فرمایا: کوئی حرج نہیں ہے۔

حدیث نمبر 95/523

وبهذا الاسناد عن محمد بن يعقوب عن عدة من أصحابنا عن أحمد بن محمد عن الحسين بن سعيد عن النضر بن سويد عن محمد بن أبي حمزة قال قلت لابي ابراهيم عليه السلام تختضب المرأة وهي طامث؛ فقال: نعم.

جناب الشیخ رحمۃ اللہ علیہ نے جناب محمد بن ابی حمزہ سے نقل کیا ہے، وہ بیان کرتے ہیں کہ میں نے حضرت امام ابوابراہیم سے عرض کیا: کیا حیض والی عورت خضاب لگا سکتی ہے؟

https://www.shiabookspdf.com

https://www.shiabookspdf.com

آپؑ نے فرمایا: ہاں۔

حدیث نمبر 96/524

وأخبرني الشيخ أيده الله تعالى عن أحمد بن محمد عن أبيه عن سعد بن عبد الله عن أحمد بن محمد عن الحسين بن سعيد عن فضالة عن ابي المعزا عن سماعة قال سألت العبد الصالح عليه السلام عن الجنب والحائض أيختضبان؟ قال: لا بأس.

جناب الشیخ رحمۃ اللہ علیہ نے جناب سماعہ سے نقل کیا ہے، وہ بیان کرتے ہیں کہ میں نے جناب امام العبد الصالح علیہ السلام سے جنب اور حائض کے بارے میں سوال کیا کہ کیا یہ دونوں خضاب لگا سکتے ہیں؟

آپؑ نے فرمایا: کوئی حرج نہیں ہے۔

حدیث نمبر 97/525

الحسين بن سعيد عن فضالة عن أبي المعزا عن علي عن العبد الصالح عليه السلام قال قلت الرجل يختضب وهو جنب؟ قال: لا بأس، وعن المرأة تختضب وهي حائضة؟ قال: ليس به بأس.

جناب الشیخ رحمۃ اللہ علیہ نے جناب علی سے اور انھوں نے جناب امام عبد صالح موسیٰ الکاظم علیہ السلام سے عرض کیا: کیا جنب شخص خضاب لگا سکتا ہے؟

آپؑ نے فرمایا: کوئی حرج نہیں ہے۔

پھر میں نے عرض کیا: کیا حائض عورت خضاب لگا سکتی ہے؟

آپؑ نے فرمایا: کوئی حرج نہیں۔

حدیث نمبر 98/526

الحسين بن سعيد عن فضالة عن داود عن رجل عن أبي عبد الله عليه السلام قال سألته عن التعويذ يعلق على الحائض؟ قال: لا بأس، وقال تقرأه وتكتبه ولا تمسه.

جناب الشیخ رحمۃ اللہ علیہ نے جناب داؤد سے نقل کیا ہے اور انھوں نے ایک بندے سے اور اس نے امام صادق علیہ السلام

https://www.shiabookspdf.com

https://www.shiabookspdf.com

سے نقل کیا ہے کہ میں نے آپؑ سے سوال کیا: کیا حائض عورت تعویذ گلے میں ڈال سکتی ہے؟

آپؑ نے فرمایا: کوئی حرج نہیں ہے۔

پھر میں نے عرض کیا: کیا وہ قرآن کی تلاوت کر سکتی ہے اور قرآن کو لکھ سکتی ہے؟

آپؑ نے فرمایا: وہ قرآن کو مسّ نہ کرے۔

https://www.shiabookspdf.com

https://www.shiabookspdf.com

https://www.shiabookspdf.com

باب 8

تیمم اور اس کے احکام

مسئلۃ: جناب الشیخ المفید رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں: جب محدث پانی نہ پائے یا پانی ہے لیکن پانی کو حاصل کرنے والے وسائل نہ پائے یا اس کے اور پانی کے درمیان کوئی چیز حائل ہو، مثلاً دشمن حائل ہو گیا ہے یا کوئی درندہ حائل ہے یا ان کی مثل کوئی چیز جس کی وجہ سے پانی تک رسائی ممکن نہ ہو۔ یا وہ مریض ہے اور پانی کے استعمال کی وجہ سے اس کے تلف اور ضائع ہونے کا خطرہ ہے یا مرض کے زیادہ ہونے کا خطرہ ہے یا سخت سردی ہو یا پانی سے طہارت کرنے کی وجہ سے خود اس کو خوف لاحق ہو، (مثلاً وہ بعد میں پیاس سے مرجائے گا) تو اس کو چاہیے کہ وہ مٹی پر تیمم کرے جیسا کہ خود اللہ تعالیٰ نے حکم دیا ہے اور بندوں کو رخصت دی ہے۔ پس اللہ تعالیٰ جل اسمہ نے فرمایا ہے:

وَاِنْ كُنْتُمْ مَّرْضٰٓى اَوْ عَلٰى سَفَرٍ اَوْ جَآءَ اَحَدٌ مِّنْكُمْ مِّنَ الْغَآئِطِ اَوْ لٰمَسْتُمُ النِّسَآءَ فَلَمْ تَجِدُوْا مَآءً فَتَيَمَّمُوْا صَعِيْدًا طَيِّبًا فَامْسَحُوْا بِوُجُوْهِكُمْ وَاَيْدِيْكُمْ مِّنْهُ ؕ (المائدہ: آیت ۶)

"اگر تم میں سے کوئی مریض ہو یا مسافر ہو یا کوئی بول و براز کرے یا کوئی عورت سے مباشرت کرے تو پھر وہ پانی نہ پائے تو اس پر واجب ہے کہ وہ پاک مٹی سے تیمم کرے۔ پس وہ اپنے چہرے اور اپنے ہاتھوں کو مسح کرے"۔

اس آیت سے استدلال

جناب الشیخ الطوسی رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں کہ اس آیت کی دلالت اس مسئلہ پر یوں ہے کہ اللہ تعالیٰ نے پانی کے نہ ہونے پر تیمم کو واجب قرار دیا ہے اور جہاں انسان پانی کو نہ پائے تو اس سے واضح و روشن ہے کہ وہ پانی پاتا ہے لیکن اس کا حصول ممکن نہیں یا اس کے حصول پر وہ قدرت نہیں رکھتا کیونکہ ممکن ہے کہ پانی موجود ہو لیکن اس پانی تک رسائی اس کے لیے ممکن نہ ہو، مثلاً پانی دشمن کے پاس یا اس کے کنٹرول میں ہے یا درندے کا خوف ہے، یا اس کے نفس کے تلف ہونے کا خوف ہے۔ ان موارد میں اس پر پانی کا استعمال کرنا واجب نہیں رہے گا۔ اور نہ ہی اس پر

https://www.shiabookspdf.com

https://www.shiabookspdf.com

پانی کو حاصل کرنا ممکن نہیں۔ پس معلوم ہو گیا کہ تمکن اور ممکن مراد ہے اور جن چیزوں کا ذکر کیا گیا ہے ان کی وجہ سے تمکن ختم ہو جاتا ہے۔ یا پانی نہیں یا پانی تک رسائی ممکن نہیں، یا اس کے اور پانی کے درمیان کوئی حائل ہے یا اس کی مثل دوسری کوئی چیز۔

پس آیت تنہا گذشتہ تمام اُمور پر دلالت کرتی ہے اور اس پر اس کے علاوہ بھی دلالت کرنے والی روایات ہیں۔

حدیث نمبر 1/527

ما أخبرني به الشيخ أيده الله تعالى عن أبي القاسم جعفر بن محمد عن محمد بن يعقوب عن عدة من أصحابنا عن أحمد بن محمد عن علي بن الحكم عن الحسين بن أبي العلا قال سألت أبا عبد الله عليه السلام عن الرجل يمر بالركية وليس معه دلو قال: ليس عليه أن ينزل الركية ان رب الماء هو رب الارض فليتيمم.

جناب الشیخ رحمہ اللہ نے جناب الحسین بن ابی العلاء سے نقل کیا ہے، وہ بیان کرتے ہیں کہ میں نے حضرت امام ابوعبداللہ الصادق علیہ السلام سے سوال کیا کہ ایک بندہ کنویں کے قریب سے گزر رہا ہے لیکن اس کے پاس پانی حاصل کرنے کے لیے کوئی ڈول نہیں تو وہ کیا کرے؟

آپؑ نے فرمایا: اس پر واجب نہیں کہ وہ پانی حاصل کرنے کے لیے کنویں میں اُترے۔ پانی کا ربّ وہی ہے جو زمین کا ربّ، پس وہ تیمم کرے۔

حدیث نمبر 2/528

وبهذا الإسناد عن محمد بن يعقوب عن الحسين بن محمد عن معلى بن محمد عن الوشا عن حماد بن عثمان عن يعقوب بن سالم قال سألت أبا عبد الله عليه السلام عن الرجل لا يكون معه ماء والماء عن يمين الطريق ويساره غلوتين أو نحو ذلك قال: لا آمره أن يغرر بنفسه فيعرض له لص أو سبع. وهذا الخبر يدل على انه متى لم يخف من لص أو سبع وجب عليه الطلب وان كان على مقدار غلوتين.

جناب الشیخ رحمہ اللہ نے جناب یعقوب بن سالم سے نقل کیا ہے، وہ بیان کرتے ہیں کہ میں نے حضرت امام

https://www.shiabookspdf.com

https://www.shiabookspdf.com

ابوعبداللہ علیہ السلام سے سوال کیا۔ ایک مسافر ہے اور اُس کے پاس پانی نہیں لیکن اس کے دائیں یا بائیں دو تیروں کی مسافت اس سے کم وبیش میں پانی موجود ہے۔اس کے لیے کیا حکم ہے؟

آپؑ نے فرمایا: میں اس کو پانی حاصل کرنے کا حکم نہیں دوں گا تا کہ اس کو ضرر نہ ہو۔چور یا کوئی درندہ اس کو نقصان نہ دے۔

حدیث نمبر 3/529

وبهذا الاسناد عن محمد بن يعقوب عن علي بن ابراهيم عن أبيه عن ابن أبي عمير عن محمد بن سكين [٢] وغيره عن أبي عبد الله عليه السلام قال قيل له ان فلاناً أصابته جنابة وهو مجدور فغسلوه فمات فقال: قتلوه ألا سألوا! ألا يمموه؟ إن شفاء العي السؤال، قال: وروى ذلك في الكسير والمبطون يتيمم ولا يغتسل.

جناب الشیخ رحمۃ اللہ علیہ نے جناب محمد بن مسکین سے نقل کیا ہے اور انھوں نے حضرت امام ابوعبداللہ علیہ السلام سے نقل کیا ہے کہ آپؑ سے عرض کیا گیا کہ فلاں شخص چیچک کا مریض تھا۔ اس کو جنابت طاری ہوگئی پس اس کو غسل کروایا گیا تو وہ مر گیا۔

آپؑ نے فرمایا: ان غسل دینے والوں نے اس کو قتل کیا ہے۔ انھوں نے پوچھا: کیوں نہیں؟ اور اس کو تیمم کیوں نہیں کروایا؟ جہالت اور حیرانگی کا علاج سوال کرنا ہے۔

راوی نے بیان کیا کہ روایت ہوا ہے۔ ٹوٹی ہوئی ہڈی اور اسہال کی بیماری میں مبتلا ہو تو وہ تیمم کرے اور غسل نہ کرے۔

حدیث نمبر 4/530

وروى الحسن بن محبوب عن أبي أيوب عن محمد بن مسلم قال سألت أبا جعفر عليه السلام عن الجنب تكون به القروح قال: لا بأس بأن لا يغتسل يتيمم.

جناب الشیخ رحمۃ اللہ علیہ نے جناب محمد بن مسلم سے نقل کیا ہے، وہ بیان کرتے ہیں کہ میں نے حضرت امام ابوجعفر الباقر علیہ السلام سے سوال کیا: مجنب شخص کو پھوڑا ہے۔

https://www.shiabookspdf.com

https://www.shiabookspdf.com

آپؑ نے فرمایا: کوئی حرج نہیں۔ وہ غسل نہ کرے، تیمم کرلے۔

﴿حدیث نمبر 5/531﴾

وأخبرني الشيخ أيده الله تعالى عن أحمد بن محمد عن أبيه عن سعد بن عبد الله عن أحمد بن محمد عن أحمد بن محمد بن ابي نصر عن داود بن سرحان عن أبي عبد الله عليه السلام في الرجل تصيبه الجنابة وبه جروح أو قروح أو يخاف على نفسه من البرد فقال: لا يغتسل ويتيمم.

جناب الشیخ رحمہ اللہ نے جناب داؤد بن سرحان سے نقل کیا ہے، اور انھوں نے حضرت امام ابوعبداللہ علیہ السلام سے نقل کیا (آپؑ سے عرض کیا گیا) بندہ ہے کہ اس پر جنابت طاری ہوگئی اور اس کے جسم پر زخم یا پھوڑا ہے یا اسے سردی کا خوف ہے تو وہ کیا کرے؟

https://www.shiabookspdf.com

آپؑ نے فرمایا: وہ غسل نہ کرے، تیمم کرلے۔

﴿حدیث نمبر 6/532﴾

سعد بن عبد الله عن محمد بن الحسن عن معاوية بن حكيم عن علي بن الحسن بن رباط عن عبد الله بن بكير عن محمد بن مسلم عن أحدهما عليهما السلام في الرجل تكون به القروح في جسده فتصيبه الجنابة قال: يتيمم.

جناب الشیخ رحمہ اللہ نے جناب محمد بن مسلم سے نقل کیا اور انھوں نے جناب امام محمد باقر یا امام جعفر صادق علیہ السلام سے نقل کیا ہے کہ آپؑ سے عرض کیا گیا: بندہ کے جسم پر پھوڑا ہے اور اس کو جنابت طاری ہوگئی ہے؟ تو وہ کیا کرے؟

آپؑ نے فرمایا: وہ تیمم کرے۔

﴿حدیث نمبر 7/533﴾

الحسين بن سعيد عن ابن أبي عمير عن بعض أصحابه عن أبي عبد الله عليه السلام قال: يتيمم المجدور والكسير إذا أصابتهما الجنابة.

جناب الشیخ رحمہ اللہ نے جناب ابن ابی عمیر سے نقل کیا ہے اور انھوں نے اپنے ساتھی سے نقل کیا ہے، وہ بیان

https://www.shiabookspdf.com

https://www.shiabookspdf.com

کرتے ہیں کہ حضرت امام ابوعبداللہ علیہ السلام نے فرمایا: ٹوٹی ہوئی ہڈی والا شخص یا جس کو چیچک کا مرض ہو اور اس کو جنابت طاری ہوجائے تو وہ تیمم کرے۔

حدیث نمبر 8/534

محمد بن علی بن محبوب عن العباس عن عبد الله بن بكير عن السكوني عن جعفر عن أبيه عن علي عليهم السلام انه سئل عن رجل يكون في وسط الزحام يوم الجمعة أو يوم عرفة لا يستطع الخروج من المسجد من كثرة الناس قال: يتيمم ويصلي معهم ويعيد إذا انصرف.

جناب الشیخ رحمہ اللہ نے جناب السکونی سے نقل کیا ہے اور انھوں نے امام جعفر صادق علیہ السلام سے نقل کیا ہے اور انھوں نے اپنے والد امام محمد باقر علیہ السلام سے نقل کیا اور آپؑ نے حضرت علی علیہ السلام سے نقل کیا کہ آپؑ سے سوال کیا گیا: اگر کوئی بندہ جمعہ کے دن ہجوم میں ہو یا عرفہ کے دن ہجوم میں ہو اور لوگوں کی بھیڑ کی وجہ سے نکلنا مشکل ہو تو وہ کیا کرے؟

https://www.shiabookspdf.com

آپؑ نے فرمایا: وہ تیمم کرے اور ان کے ساتھ نماز پڑھے اور جب اسے فرصت ملے تو وہ اس نماز کا اعادہ کرے۔

حدیث نمبر 9/535

الحسين بن سعيد عن صفوان بن يحيى عن منصور بن حازم عن عبد الله بن ابي يعفور وعنبسة بن مصعب عن أبي عبد الله عليه السلام قال: إذا اتيت البئر وانت جنب فلم تجد دلوا ولا شيئاً تغرف به فتيمم بالصعيد فان رب الماء رب الصعيد ولا تقع في البئر ولا تفسد على القوم ماءهم.

جناب الشیخ رحمہ اللہ نے جناب عبداللہ بن ابی یعفور اور عنبسہ بن مصعب سے نقل کیا ہے اور وہ انھوں نے حضرت امام ابوعبداللہ علیہ السلام سے نقل کیا ہے، آپؑ نے فرمایا: جب تو کنویں پر آئے اور تو مجنب ہو اور تیرے پاس ڈول بھی نہ ہو اور پانی نکالنے کے لیے کوئی اور چیز بھی نہیں ہے تاکہ اس کے ذریعے پانی بھر سکے تو تم مٹی پر تیمم کرو کیونکہ پانی کا رب وہی ہے جو مٹی کا رب ہے اور تم کنویں میں داخل نہ ہونا تاکہ قوم کے لیے ان کے پانی کو فاسد نہ کرو۔

https://www.shiabookspdf.com

https://www.shiabookspdf.com

حدیث نمبر 10/536

أحمد بن محمد عن ابن محبوب عن داود الرقي قال قلت لابي عبدالله عليه السلام أكون في السفر وتحضر الصلاة وليس معي ماء ويقال ان الماء قريب منا فاطلب الماء وأنا في وقت يميناً وشمالاً؛ قال: لا تطلب الماء ولكن تيمم فاني أخاف عليك التخلف عن أصحابك فتضل ويأكلك السبع. قال الشيخ أيده الله (والصعيد هو التراب وإنما سمي صعيدا لانه يصعد من الارض على وجهها والطيب ما لم يعلم فيه نجاسة). يدل على ذلك ما ذكره ابن دريد في كتاب الجمهرة عن ابي عبيدة معمر بن المثنى ان الصعيد هو التراب الخالص الذي لا يخالطه شيخ ولا رمل، وقوله حجة في اللغة ولانه لا يخلو أن يكون المراد به التراب أو نفس الارض أو ما تصاعد على الارض. فان كان الاول فقد تم ما قلناه، وان كان الثاني لم يدخل أيضاً فيه ما ذهب مخالفونا إليه من أصحاب أبي حنيفة لان الكحل والزرنيخ لا يسمى ارضا بالاطلاق كما لا يسمى سائر المعادن كالفضة والذهب والحديد بانه أرض، ألا ترى انه لا يقول من عنده شيء من الكحل أو الزرنيخ عندي قطعة من الارض، فعلم انه لا يطلق عليه اسم الارض، وان كان المراد به ما تصاعد على الارض فلا يخلو أن يراد ما تصاعد عليها مما هو من جنسها أو مالا يكون من جنسها فان كان الاول فقد ثبت ما ذكرناه وان كان الثاني فهو باطل لان فيما يتصاعد على الارض ما لا يطلق عليه اسم الصعيد مثل الثمار والمعادن وكل شي خارج من جنس الارض. ثم قال: (ويستحب التيمم من الربى وعوالي الارض التي تنحدر منها المياه فانها أطيب من مهابطها). يدل على ذلك.

جناب الشیخ علیہ الرحمہ نے جناب داؤد الرقی سے نقل کیا ہے اور وہ بیان کرتے ہیں کہ میں نے حضرت امام ابوعبداللہ علیہ السلام کی خدمت میں عرض کیا: میں سفر میں ہوں اور نماز کا وقت ہو گیا ہے اور میرے پاس پانی نہیں ہے۔ اور کہا گیا کہ پانی یہاں سے قریب ہے۔ کیا میں پانی تلاش کرنے، دائیں یا بائیں جانب جاؤں؟

آپؑ نے فرمایا: تم پانی تلاش نہ کرو اور تیمم کرو کیونکہ مجھے خوف ہے کہ تو اپنے ساتھیوں سے پیچھے نہ رہ جائے اور گم نہ ہو جائے یا کوئی درندہ تجھے نقصان دے۔

https://www.shiabookspdf.com

https://www.shiabookspdf.com

مسئلۃ: جناب الشیخ المفید علیہ الرحمہ فرماتے ہیں: صعید سے مراد تراب ہے اور اس کو صعید کا نام اس لیے دیا گیا ہے کیونکہ یہ زمین کے اُوپر اٹھی ہوتی ہے۔ (زمین کا ظاہر ہوتا ہے) اور طیب سے مراد ہے کہ جب تک اس کا نجس ہونا معلوم نہ ہو تو وہ طیب و پاک ہے۔

جناب الشیخ الطوسی علیہ الرحمہ فرماتے ہیں: جو مسئلہ جناب الشیخ المفید علیہ الرحمہ نے ذکر کیا ہے اس پر وہ قول دلالت کرتا ہے جس کو جناب ابن درید نے اپنی کتاب الجمرہ میں جناب ابی عبیدہ معمر بن المثنی سے نقل کیا کہ صعید سے مراد خالص تراب ہے کہ جس میں ریت اور شور مخلوط نہ ہو۔ اور اس بندے کا قول لغت میں حجت اور معتبر ہے کیونکہ صعید سے مراد یا تراب ہے یا خود زمین ہے یا وہ زمین کا جزء ہے جو زمین کے اُوپر ہے۔

پس صعید سے مراد تراب ہو تو پھر جو ہم نے کہا وہ کامل و پورا ہے۔ اور اگر اس سے مراد دوسرا (زمین) ہے تو پھر اس میں وہ چیز زمین میں داخل نہیں ہوگی جس کو ہمارے مخالفوں میں سے ابوحنیفہ کے بعض اصحاب نے ذکر کیا ہے کہ سُرمہ اور ہڑتال بھی زمین کا ہی حصّہ ہے حالانکہ ان دونوں پر علی الاطلاق زمین کا نام صادق نہیں آتا اور دوسرے معدنیات مثلاً سونا، چاندی اور لوہے کی مانند اس پر بھی زمین کا نام نہیں بولا جاتا۔

کیا تم دیکھتے نہیں کہ جس کے پاس سُرمہ یا ہڑتال کا کوئی ٹکڑا ہو تو وہ یہ نہیں کہتا کہ میرے پاس زمین کا ٹکڑا ہے۔ پس اس سے ثابت ہوگیا کہ ان دونوں پر زمین کا نام صادق نہیں آتا۔ اور اگر صعید سے مراد تیسرا قول لیا جائے تو اس کی دو صورتیں ہی ہو سکتی ہیں کہ جو زمین کا اُوپر والا حصّہ ہے یا اگر اس سے مراد وہ ہے جو زمین کی جنس سے ہے یا وہ مراد ہے جو زمین کی جنس سے نہیں۔ اگر پہلا احتمال مراد لیا جائے تو پھر ہمارا دعویٰ ثابت ہے۔ اگر دوسرا احتمال مراد لیا جائے تو یہ احتمال باطل ہے۔ کیونکہ وہ چیز جو زمین کے اُوپر ہے اس صعید کا نام صادق نہیں آتا جیسے پھل، معادن وغیرہ اور یہ سب زمین کی جنس سے خارج ہے۔

مسئلۃ: مستحب ہے کہ تیمم۔

جناب الشیخ علیہ الرحمہ فرماتے ہیں کہ اس پر دلیل ذیل کی روایات ہیں۔

حدیث نمبر 11/537

ما أخبرني به الشيخ عن ابي القاسم جعفر بن محمد عن محمد بن يعقوب عن محمد بن يحيى

https://www.shiabookspdf.com

https://www.shiabookspdf.com

عن الحسن بن علی الکوفی عن النوفلی عن غیاث ابن ابراھیم عن ابی عبد اللہ علیہ السلام قال قال أمیر المؤمنین صلوات اللہ علیہ: لا وضوء من موطأ قال النوفلی یعنی ما تطأ علیہ برجلك.

جناب الشیخ رحمۃ اللہ علیہ نے جناب ابوعبداللہ علیہ السلام سے نقل کیا ہے، آپؑ نے فرمایا کہ امیرالمومنین حضرت علی علیہ السلام نے فرمایا: قدموں سے لتاڑی ہوئی خاک سے تیمم نہ کرو۔

جناب نوفلی بیان کرتے ہیں اس سے مراد ہے کہ وہ زمین جو قدموں کی وجہ سے لتاڑی جائے اس پر تیمم نہ کرو۔

﴿حدیث نمبر 12/538﴾

وبھذا الاسناد عن محمد بن یعقوب عن الحسن بن علی العلوی عن سھل بن جمھور عن عبد العظیم بن عبد اللہ الحسنی عن الحسن بن الحسین العرنی عن غیاث بن ابراھیم عن ابی عبد اللہ علیہ السلام قال: نھی أمیر المؤمنین علیہ السلام أن یتیمم الرجل بتراب من أثر الطریق. وھذا الخبران یدلان علی کراھیۃ التیمم من أثر الطریق والمواضع الموطأۃ فلم یبق بعد ھذا إلا الربی والعوالی التی یستحب التیمم منھا

ثم قال أیدہ اللہ تعالی (ولا یجوز التیمم بغیر الارض مما أنبتت الارض وإن أشبہ التراب فی نعومتہ وإنسحاقہ کالاشنان والسعد والسدر وأشباہ ذلك ولا یجوز التیمم بالرماد ولا بأس بالتیمم بالارض الجصیۃ البیضاء وأرض النورۃ). إذا ثبت بما ذکرناہ ان التیمم یجب من التراب أو الارض أو مما یقع علیھا اسم التراب أو الارض بالاطلاق وکانت ھذہ الاشیاء مما لا یقع علیہ اسم التراب أو الارض فیجب أن یکون التیمم بھا غیر جائز ویدل أیضا علیہ.

جناب الشیخ رحمۃ اللہ علیہ نے جناب غیاث بن ابراہیم سے نقل کیا ہے اور انھوں نے حضرت امام صادق علیہ السلام سے نقل کیا کہ آپؑ نے فرمایا: امیرالمومنین حضرت علی علیہ السلام نے قدموں سے لتاڑی ہوئی زمین پر تیمم کرنے سے منع فرمایا ہے۔

جناب الشیخ الطوسی رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں کہ یہ دونوں روایتیں اس پر دلالت کرتی ہیں کہ راستے کی زمین پر اور قدموں کے نیچے لتاڑی ہوئی زمین پر تیمم کرنا مکروہ عمل ہے۔ تو اس کے بعد فقط وہ زمین باقی رہ جاتی ہے کہ بلند جگہ

https://www.shiabookspdf.com

https://www.shiabookspdf.com

ہو تو اس پر تیمم کرنا مستحب ہے۔

مسئلۃ: جناب الشیخ المفید رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں: زمین کے علاوہ دوسری چیزیں جو زمین میں اُگتی ہیں اگر وہ زمین کے مشابہ ہو، نرم و ملائم ہونے میں ان پر تیمم کرنا جائز نہیں جیسا کہ گھاس و بوٹی پر یا سدر وغیرہ ہو۔ پس راکھ پر تیمم جائز نہیں لیکن سفید گچ پر اور شور زدہ زمین پر تیمم کرنے میں کوئی حرج نہیں ہے۔

جناب الشیخ الطوسی رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں: جو کچھ ہم نے ذکر کیا ہے اس سے ثابت ہوگیا کہ تیمم میں واجب ہے کہ تراب پر ہو یا زمین پر یا اس چیز پر کہ جس پر تراب یا زمین کا نام بولا جائے۔ اور وہ چیز جن پر زمین کا نام نہیں بولا جاتا یا تراب کا اس پر اطلاق نہیں ہوتا ہے تو واجب ہے کہ اس چیز پر تیمم نہ کیا جائے۔

اور اس پر ذیل کی روایات دلالت کرتی ہیں۔

حدیث نمبر 13/539

ما أخبرني به الشيخ أيده الله تعالى عن أحمد بن محمد عن أبيه عن محمد بن يحيى عن محمد بن علي بن محبوب عن أحمد بن الحسين عن فضالة عن السكوني عن جعفر عن أبيه عن علي عليه السلام انه سئل عن التيمم بالجص؛ فقال: نعم فقيل بالنورة؛ فقال: نعم فقيل بالرماد؛ فقال: لا انه ليس يخرج من الارض إنما يخرج من الشجر.

https://www.shiabookspdf.com

جناب الشیخ رحمۃ اللہ علیہ نے جناب السکونی سے نقل کیا ہے اور انھوں نے امام جعفر صادق علیہ السلام سے اور آپؑ نے اپنے والد بزرگوارؑ سے اور انھوں نے امیر المومنین حضرت علی علیہ السلام سے نقل فرمایا ہے کہ آپؑ سے سوال کیا گیا: کیا چونا پر تیمم جائز ہے؟

آپؑ نے فرمایا: ہاں، جائز ہے۔

پھر سوال کیا گیا: کیا نورہ کے ساتھ تیمم جائز ہے؟

آپؑ نے فرمایا: ہاں!

پھر سوال کیا گیا: کیا راکھ پر تیمم جائز ہے؟

آپؑ نے فرمایا: نہیں، یہ زمین سے نہیں نکلتی، یہ فقط درخت سے بنتی ہے۔

https://www.shiabookspdf.com

https://www.shiabookspdf.com

حدیث نمبر 14/540

وأخبرني الشيخ أيده الله تعالى عن أبي جعفر محمد بن علي عن محمد بن الحسن عن محمد بن يحيى عن محمد بن أحمد بن يحيى عن محمد بن عيسى عن ياسين الضرير عن حريز عن أبي بصير عن أبي عبد الله عليه السلام عن الرجل يكون معه اللبن أيتوضأ منه للصلاة؟ قال: لا انما هو الماء والصعيد. فنفى أن يكون ما سوى الماء والصعيد يجوز التوضؤ به.

جناب الشیخ رحمۃ اللہ علیہ نے جناب ابوبصیر رحمۃ اللہ علیہ سے نقل کیا ہے، وہ بیان کرتے ہیں کہ حضرت امام ابوعبداللہ علیہ السلام سے سوال کیا گیا: کیا دودھ سے نماز کے لیے وضو کیا جاسکتا ہے؟

آپؑ نے فرمایا: نہیں، نماز کے لیے طہارت فقط پانی یا صعید سے حاصل ہوسکتی ہے۔

جناب الشیخ الطوسی رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں: اس حدیث میں بیان ہے کہ پانی اور صعید کے علاوہ سے تیمم جائز نہیں ہے۔

حدیث نمبر 15/541

https://www.shiabookspdf.com

وأما ما رواه الحسين بن سعيد عن صفوان عن ابن بكير عن عبيد بن زرارة قال سألت أبا عبد الله عليه السلام عن الدقيق يتوضأ به؟ قال: لا بأس بأن يتوضأ به وينتفع به. فمعناه انه يجوز التمسح به والتوضؤ الذي هو التحسين دون الوضوء للصلاة، والذي يكشف عن ذلك.

جناب الشیخ رحمۃ اللہ علیہ نے جنابِ زرارہ رحمۃ اللہ علیہ سے نقل کیا، وہ بیان کرتے ہیں کہ میں نے امام ابوعبداللہ علیہ السلام سے سوال کیا: کیا آٹے سے وضو (تیمم) ہوسکتا ہے؟

آپؑ نے فرمایا: کوئی حرج نہیں کہ اس سے تیمم کیا جائے اور اس سے فائدہ بھی حاصل کیا جائے۔

جناب الشیخ الطوسی رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں کہ اس سے مراد یہ ہے کہ آٹے پر مسح کرنا اور خوبصورتی کے لیے اس سے تیمم کرنا مراد ہے نا کہ نماز کے لیے تیمم کرنا۔ ذیل والی روایت بھی اسی کو بیان کرتی ہے۔

حدیث نمبر 16/542

ما أخبرني به الشيخ أيده الله تعالى عن أحمد بن محمد عن أبيه محمد بن الحسن عن

https://www.shiabookspdf.com

https://www.shiabookspdf.com

الحسين بن الحسن بن ابان عن الحسين بن سعيد عن صفوان عن عبد الرحمن بن الحجاج قال: سألت أبا عبد الله عليه السلام عن الرجل يطلي بالنورة فيجعل الدقيق بالزيت يلتيه به يتمسح به بعد النورة ليقطع ريحها قال: لا بأس.

ثم قال أيده الله تعالى (ولا يتيمم بالزرنيخ لانه معدن، وليس بأرض يكون ما علا فوقها ترابا). وهذا أيضا مثل ما تقدم لانه إذا ثبت وجوب التيمم مما يقع عليه إطلاق اسم التراب فكلما لا يقع عليه اسم التراب مطلقا لا يجوز التيمم به. ثم قال أيده الله تعالى: (وإذا حصل الانسان في أرض وحلة وهو محتاج إلى التيمم ولم يجد ترابا فلينفض ثوبه أو عرف دابته أو لبد سرجه أو رحله فان خرج من شيء من ذلك غبرة يتيمم بها، وإن لم يخرج منها غبرة فليضع يديه على الوحل ثم يرفعهما فيمسح إحداهما على الاخرى حتى لا يبقى فيهما نداوة ويمسح بهما وجهه وظاهر كفيه).

جناب الشیخ رحمہ اللہ نے جناب عبدالرحمن بن الحجاج سے نقل کیا ہے، وہ بیان کرتے ہیں کہ میں نے حضرت امام ابوعبداللہ علیہ السلام سے سوال کیا: ایک بندہ نُورہ استعمال کرے۔ پھر اس کو دھونے کے بعد آٹے کو تیل میں مخلوط کر کے اس نورہ والی جگہ پر لگائے تاکہ نورہ کی بُو ختم ہو جائے۔

https://www.shiabookspdf.com

آپؑ نے فرمایا: کوئی حرج نہیں ہے۔

مسئلہ: جناب الشیخ المفید رحمہ اللہ فرماتے ہیں: ہڑتال پر تیمم کرنا جائز نہیں کیونکہ یہ معدن ہے۔ اس پر زمین نہیں اور نہ ہی تراب ہے۔

جناب الشیخ الطوسی رحمہ اللہ فرماتے ہیں: یہ بھی گذشتہ کی مثل ہے کیونکہ جب ثابت ہو گیا کہ تیمم کے لیے واجب ہے کہ اس سے کیا جائے جس پر تراب کا نام بولا جائے۔ پس جس جس پر تراب کے نام کا اطلاق نہیں ہوتا اس سے تیمم جائز نہیں ہے۔

مسئلہ: جناب الشیخ المفید رحمہ اللہ فرماتے ہیں: جب کسی کیچڑ والی زمین پر ہو اور اس پر تیمم کرنا واجب ہو اور تراب (خشک مٹی) نہ پائے تو اس کو چاہیے کہ اپنے لباس کو جھاڑے یا گھوڑے کی جل کو یا اس کی زین کو جھاڑے۔ پس اگر اس سے کوئی گرد وغبار نکل آئے تو اس پر تیمم کرے اور اگر کچھ نہ نکلے تو پھر وہ اپنے دونوں ہاتھ کیچڑ پر رکھے

https://www.shiabookspdf.com

https://www.shiabookspdf.com

پھر ان کو اُٹھا لے۔ پھر ان دونوں کو آپس میں یوں مسح کرے کہ اس کی تری ختم ہو جائے پھر ان دونوں سے اپنے چہرے کو مسح کرے اور پھر دونوں ہاتھوں کے ظاہر (پشت) کو مسح کرے۔

جناب الشیخ الطوسی رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں کہ اس پر دلیل ذیل کی روایت ہے۔

حدیث نمبر 17/543

يدل على ذلك ما أخبرني به الشيخ عن أحمد بن محمد عن أبيه عن أحمد بن ادريس عن محمد بن أحمد بن يحيى عن العباس بن معروف عن الحسن بن محبوب عن على بن رئاب عن ابي بصير عن ابي عبد الله عليه السلام قال: إذا كنت في حال لا تقدر إلا على الطين فتيمم به فأن الله اولى بالعذر إذا لم يكن معك ثوب جاف ولا لبد تقدر على أن تنفضه وتتيمم به.

جناب الشیخ رحمۃ اللہ علیہ نے جناب ابوبصیر رحمۃ اللہ علیہ سے نقل کیا ہے، وہ فرماتے ہیں کہ حضرت امام ابوعبداللہ علیہ السلام فرماتے ہیں: اگر تم کسی حالت میں ہو کہ تمہیں سوائے کیچڑ والی زمین کے علاوہ کوئی چیز میسر نہیں۔ اگر تیرے پاس گرد آلود کوئی کپڑا بھی نہیں اور سواری کی زین سے بھی کوئی گرد و غبار حاصل کرنا ممکن نہ ہو تو پھر اسی کیچڑ پر تیمم کرلو کیونکہ خدا سب سے زیادہ عذر قبول کرنے والا ہے۔

حدیث نمبر 18/544

وأخبرني الشيخ أيده الله تعالى عن أحمد بن محمد عن أبيه عن الحسين بن الحسن بن ابان عن الحسين بن سعيد عن حماد عن حريز عن زرارة قال: قلت: لابي جعفر عليه السلام أرأيت المواقف ان لم يكن على وضوء كيف يصنع ولا يقدر على النزول؛ قال: تيمم من لبده أو سرجه أو معرفة دابته فان فيها غبارا ويصلي.

جناب الشیخ رحمۃ اللہ علیہ نے جناب زرارہ رحمۃ اللہ علیہ سے نقل کیا ہے، وہ بیان کرتے ہیں کہ میں نے امام ابوجعفر الباقر علیہ السلام سے عرض کیا: اگر کوئی بندہ عرفات کے میدان میں گھوڑے پر سوار ہے تو وہ کسی مجبوری کی وجہ سے گھوڑے سے اُتر نہیں سکتا تا کہ وضو کرے تو وہ پھر کیا کرے؟

https://www.shiabookspdf.com

https://www.shiabookspdf.com

آپؑ نے فرمایا: وہ گھوڑے کی زین پوشی یا خود زین یا گھوڑے کی گردن کے بالوں پر تیمم کرے کیونکہ ان میں غبار ہوتی ہے اور نماز پڑھ لے۔

حدیث نمبر 19/545

محمد بن علی بن محبوب عن معاویة بن حکیم عن عبد الله ابن المغیرة عن ابن بکیر عن زرارة عن ابی جعفر علیه السلام: قال: إن أصابه الثلج فلینظر لبد سرجه فیتیمم من غباره أو من شیء معه وإن کان فی حال لا یجد إلا الطین فلا بأس أن یتیمم منه.

جناب الشیخ رحمہ اللہ نے جناب زرارہ رحمہ اللہ سے نقل کیا ہے اور انھوں نے امام ابوجعفر الباقر علیہ السلام سے نقل کیا ہے کہ آپؑ نے فرمایا: اگر کوئی بندہ برف میں گِھر جائے۔ پس اگر وہ گھوڑے کی زین کی پوشش پر غبار پائے تو یا کوئی ایسی چیز اس کے پاس ہو کہ اس میں کوئی گرد و غبار ہو تو اس پر تیمم کرے اور اگر کیچڑ کے علاوہ کوئی چیز نہ ہو تو کوئی حرج نہیں کہ وہ اسی پر تیمم کرے۔

https://www.shiabookspdf.com

حدیث نمبر 20/546

سعد بن عبد الله عن أحمد عن أبیه عن عبد الله بن المغیرة عن رفاعة عن ابی عبد الله علیه السلام قال: إذا کانت الارض مبتلة لیس فیها تراب ولا ماء فانظر أجف موضع تجده فتیمم منه فان ذلك توسیع من الله عزوجل، قال: فان کان فی ثلج فلینظر لبد سرجه فلیتیمم من غباره أو شیء مغبر وإن کان فی حال لا یجد إلا الطین فلا بأس أن یتیمم منه.

جناب الشیخ رحمہ اللہ نے جناب رفاعہ سے نقل کیا ہے، انھوں نے حضرت امام ابوعبداللہ علیہ السلام سے نقل کیا ہے کہ آپؑ نے فرمایا: اگر ایسی زمین ہو جو تر ہو (کیچڑ ہو) اور اس پر تراب خشک یا پانی موجود نہ ہو۔ تو تم اس جگہ کو تلاش کرو کہ جو نسبتاً خشک ہو۔ اگر پاؤ تو اس پر تیمم کرو کیونکہ اس میں اللہ کی طرف سے وسعت ہے۔

پھر فرمایا: اگر وہ برف میں گِھر جائے تو اپنے گھوڑے کی زین پوش پر اگر غبار ہے یا کوئی اور چیز کہ جس میں غبار ہو تو اس پر تیمم کرو۔ اور اگر تم ایسے حال میں ہو کہ سوائے کیچڑ کے اور کچھ نہیں تو کوئی حرج نہیں اس پر تیمم کرو۔

https://www.shiabookspdf.com

https://www.shiabookspdf.com

حدیث نمبر 21/547

عنه عن الحسن بن علي عن أحمد بن هلال عن أحمد ابن محمد عن أبان بن عثمان عن زرارة عن أحدهما عليهما السلام قال قلت: رجل دخل الاجمة ليس فيها ماء وفيها طين ما يصنع؛ قال: يتيمم فانه الصعيد. قلت فانه راكب ولا يمكنه النزول من خوف وليس هو على وضوء قال: إن خاف على نفسه من سبع أو غيره وخاف فوت الوقت فليتيمم يضرب بيده على اللبد والبرذعة ويتيمم ويصلي.

جناب الشیخ رحمۃ اللہ علیہ نے جناب زرارہ رحمۃ اللہ علیہ سے نقل کیا ہے اور انھوں نے امام محمد باقر علیہ السلام یا امام جعفر صادق علیہ السلام سے نقل کیا ہے کہ میں نے آپؑ کی خدمت میں عرض کیا: ایک بندہ ایک مقام پر چلا جاتا ہے جس جگہ پانی نہیں ہے صرف کیچڑ ہے تو وہ کیا کرے؟

آپؑ نے فرمایا: وہ اس کیچڑ پر ہی تیمم کرے کیونکہ وہاں وہی صعید ہے۔

https://www.shiabookspdf.com

میں نے عرض کیا: اگر وہ گھوڑے پر سوار ہے وہ کسی خوف کی وجہ سے اس سے اتر بھی نہیں سکتا اور وہ باوضو بھی نہیں تو وہ کیا کرے؟

آپؑ نے فرمایا: اگر ایسے کسی درندے کا یا کوئی اور خوف ہے اور نماز کے وقت کے فوت ہونے کا بھی خوف ہے تو وہ تیمم کرے۔ پس وہ اپنے گھوڑے کی زین پوش پر ہاتھ مارے یا جانور کی پیٹھ پر ہاتھ مارے اور تیمم کرے اور نماز پڑھے۔

حدیث نمبر 22/548

الصفار عن محمد بن الحسين عن وهيب بن حفص عن ابي بصير قال: سألت أبا عبد الله عليه السلام عن قوم كانوا في سفر فاصاب بعضهم جنابة وليس معهم من الماء إلا ما يكفي الجنب لغسله يتوضؤن هم هو أفضل، أو يعطون الجنب فيغتسل وهم لا يتوضؤن؛ فقال: يتوضؤن هم ويتيمم الجنب.

جناب الشیخ رحمۃ اللہ علیہ نے جناب ابوبصیر رحمۃ اللہ علیہ سے نقل کیا ہے، وہ بیان کرتے ہیں کہ میں نے حضرت امام

https://www.shiabookspdf.com

https://www.shiabookspdf.com

ابوعبداللہ علیہ السلام سے سوال کیا کہ ایک قوم سفر پر ہے اور ان میں سے ایک کو جنابت طاری ہوگئی ہے اور ان کے پس صرف اتنا پانی ہے کہ جو اس مجنب کے غسل کے لیے کافی ہے۔ کیا ان کے لیے اس پانی سے وضو کرنا افضل ہے یا وہ سب پانی مجنب کو دے دیں تا کہ وہ غسل کرے اور وہ سب وضو نہ کریں؟

آپؑ نے فرمایا: وہ سب اس پانی سے وضو کریں اور وہ مجنب تیمم کرے۔

حدیث نمبر 23/549

واخبرنی الشیخ أیدہ الله تعالی عن ابی القاسم جعفر بن محمد عن أبیه عن سعد بن عبد الله عن أحمد بن محمد عن علی بن مطر عن بعض أصحابنا قال: سألت الرضا علیه السلام عن الرجل لا یصیب الماء ولا التراب أیتیمم بالطین؟ فقال: نعم صعید طیب وماء طهور. ثم قال أیدہ الله تعالی: (فان حصل فی ارض قد غطاها الثلج ولیس له سبیل إلی التراب فلیکسرہ ولیتوضأ بمائه وإن خاف علی نفسه من ذلك یضع بطن راحته الیمنی علی الثلج ویحرکه علیه باعتماد ثم یرفعها بما فیها من نداوته ویمسح بها وجهه ثم یضع راحته الیسری علی الثلج ویصنع بها کما صنع بالیمنی ویمسح بها یدہ الیمنی من المرفق إلی أطراف الاصابع کالدهن، ثم یضع یدہ الیمنی علی الثلج کما وضعها أولا ویمسح بها یدہ الیسری من مرفقه إلی أطراف الاصابع ثم یرفعها فیمسح بها مقدم رأسه ویمسح ببلل یدیه من الثلج قدمیه ولیصل إن شاء الله، وإن کان محتاجا إلی التطهیر بالغسل صنع بالثلج کما صنع به عند وضوئه من الاعتماد ومسح رأسه ووجهه ویدیه کالدهن حتی یأتی علی جمیعه فان خاف علی نفسه من ذلك أخر الصلاۃ حتی یتمکن من الطهارۃ بالماء أو یفقدہ ویجد التراب فیستعمله ویقضی ما فاته إن شاء الله تعالی).

جناب الشیخ رحمۃ اللہ علیہ نے جناب علی بن مطر سے نقل کیا ہے اور انھوں نے اپنے ایک ساتھی سے نقل کیا ہے، وہ بیان کرتا ہے کہ میں نے امام رضا علیہ السلام سے سوال کیا: ایک بندہ جس کی پانی اور مٹی دونوں تک رسائی نہیں سوائے کیچڑ کے۔ اس کے پاس کچھ نہیں تو کیا وہ اس کیچڑ پر تیمم کرلے؟

https://www.shiabookspdf.com

https://www.shiabookspdf.com

آپؑ نے فرمایا: ہاں، وہی صعید طیب اور ماء طہور ہے۔

مسئلۃ: جناب الشیخ المفید رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں: اگر کوئی ایسی زمین میں چلا جائے کہ جس کو ہر طرف سے برف نے ڈھانپ رکھا ہو اور اس کے لیے مٹی کو پانے کا کوئی راستہ نہ ہو تو وہ اس برف کو توڑے اور اس کے پانی سے وضو کرے۔ اور اگر اس کو اپنی جان کا خوف ہو تو وہ سواری پر ہی سے اپنے دائیں ہاتھ کی ہتھیلی کو برف پر رکھے اور پھر اس کو دبا کر حرکت دے۔ پھر اس کو اُٹھائے اور اس کی تری سے چہرے کو مسح کرے (یعنی وضوء کی نیت سے) اور پھر وہ اپنے بائیں ہاتھ کی ہتھیلی کو برف پر رکھے اور جیسے اس نے دائیں ہاتھ کے ساتھ کیا تھا ویسے ہی بائیں ہاتھ سے کرے اور پھر اس ہاتھ کی تری سے دائیں ہاتھ کو کہنی سے لے کر انگلیوں تک اسے ملے جیسے روغن یا تیل ملا جاتا ہے اور پھر وہ دائیں ہاتھ کی ہتھیلی کو برف پر رکھے اور اس سے تری حاصل کرے اور بائیں ہاتھ کو کہنی سمیت انگلیوں تک مسح کرے جیسا کہ اس نے اوّل میں کیا تھا اور پھر اس تری سے سر کے سامنے حصے کا مسح کرے اور پھر اسی برف کی تری سے دونوں پاؤں کا مسح کرے۔ پھر وہ نماز پڑھے۔

https://www.shiabookspdf.com

اور اگر وہ جنابت کی وجہ سے غسل کرنے کا محتاج ہے تو بھی غسل کے لیے یوں ہی کرے جیسا کہ اس نے وضو کے لیے کیا تھا۔ برف کی تری سے سر اور بدن کی دونوں جانب کو یوں مسح کرے جیسے تیل کے ساتھ مسح کیا جاتا ہے۔

اور اگر اسے ایسا کرنے سے اپنے آپ پر خوف ہو تو پھر وہ نماز کو مؤخر کرے یہاں تک کہ اس کے لیے پانی سے طہارت ممکن ہو جائے اور پانی کی طہارت کرے یا اس سے پانی مفقود ہو جائے اور وہ مٹی کو پائے اور اس مٹی کو استعمال کرے اور تیمم کرے۔ اور جو اس سے فوت ہو گیا ہے اس کی قضا کرے، ان شاء اللہ!

حدیث نمبر 24/550

أخبرني الشيخ أيده الله تعالى عن أبي جعفر محمد بن علي عن محمد بن الحسن عن أحمد بن إدريس عن محمد بن أحمد بن يحيى عن علي بن اسماعيل عن حماد بن عيسى عن حريز عن محمد بن مسلم قال: سألت أبا عبد الله عليه السلام عن الرجل يجنب في السفر لا يجد إلا الثلج قال: يغتسل بالثلج أو ماء النهر.

جناب الشیخ رحمۃ اللہ علیہ نے جناب محمد بن مسلم سے نقل کیا ہے، وہ فرماتے ہیں کہ میں نے حضرت امام ابوعبداللہ علیہ السلام

https://www.shiabookspdf.com

https://www.shiabookspdf.com

سے سوال کیا کہ ایک بندہ جو سفر میں ہے اور وہ مجنب ہو گیا ہے اور اس کے پاس برف کے علاوہ کچھ نہیں تو وہ کیا کرے؟

آپؑ نے فرمایا: وہ اس برف کے پانی سے غسل کرے یا نہر کے پانی سے غسل کرے۔

حدیث نمبر 25/551

وبهذا الاسناد عن محمد بن أحمد بن يحيى عن معاوية بن حكيم عن عبد الله بن المغيرة عن ابن بكير عن زرارة عن ابي جعفر عليه السلام قال: إن كان في الثلج فلينظر لبد سرجه فيتيمم من غبارة أو من شيء منه، وإذا كان في حال لا يجد إلا الطين فلا بأس أن يتيمم منه.

جناب الشیخ رحمہ اللہ نے جناب زرارہ رحمہ اللہ سے نقل کیا ہے، وہ بیان کرتے ہیں کہ حضرت امام ابو جعفر الباقر علیہ السلام نے فرمایا: اگر وہ برف میں ہے تو اس کو چاہیے وہ اپنی سواری کی پشت یا زین کی پوش پر دیکھے۔ اگر اس پر غبار ہے تو اس سے تیمم کرے اور اگر وہ اس حالت میں ہے کہ اس کو کیچڑ کے علاوہ کچھ میسر نہیں تو اس پر تیمم کرنے میں کوئی حرج نہیں ہے۔

حدیث نمبر 26/552

وبهذا الاسناد عن محمد بن أحمد بن يحيى عن أحمد ابن محمد عن عثمان بن عيسى عن معاوية بن شريح قال سأل رجل أبا عبد الله عليه السلام وأنا عنده فقال يصيبنا الدمق والثلج ونريد أن نتوضأ ولا نجد إلا ماء جامدا فكيف اتوضأ أدلك به جلدي؟ قال: نعم.

جناب الشیخ رحمہ اللہ نے جناب معاویہ بن شریح سے نقل کیا، وہ بیان کرتے ہیں کہ حضرت امام ابوعبداللہ علیہ السلام کی خدمت میں موجود تھا کہ ایک بندے نے آپؑ سے سوال کیا کہ اگر ہمارا سامنا برفانی ہوا[1] یا برف سے ہو جائے اور میں چاہتا ہوں کہ وضو کروں۔ میرے پاس پانی نہیں ہے مگر یہ کہ وہ برف بن گیا ہے تو میں کیسے وضو کروں؟ کیا میں

[1] یعنی ہمارے ہاں برف باری ہوتی ہے۔

https://www.shiabookspdf.com

https://www.shiabookspdf.com

اس برف پر اپنی جلد کو اس برف سے مس کر کے تر کروں؟
آپؑ نے فرمایا: ہاں۔

حدیث نمبر 27/553

فاما ما رواه محمد بن علی بن محبوب عن العبیدی عن حماد بن عیسٰی عن حریز عن محمد بن مسلم قال سألت أبا عبد الله علیه السلام عن الرجل یجنب فی السفر فلا یجد إلا الثلج أو ماء جامدا قال: هو بمنزلة الضرورة یتیمم ولا أری أن یعود إلی هذه الارض التی توبق دینه. فالوجه فی هذا الخبر انه إذا لم یتمکن من استعماله من برد أو غیره یدل علی ذلك ما رواه.

جناب الشیخ رحمہ اللہ نے جناب محمد بن مسلم سے نقل کیا ہے، وہ بیان کرتے ہیں کہ میں نے حضرت امام ابوعبداللہ علیہ السلام سے سوال کیا: ایک بندہ سفر میں ہے اور وہ مجنب ہو گیا ہے اور اس کے پاس سوائے برف یا جمع ہوئے پانی کے علاوہ کچھ نہیں تو وہ کیا کرے؟

آپؑ نے فرمایا: وہ ضرورت کی منزلت پر ہے وہ تیمم کرے۔ میں نے نہیں دیکھا کہ وہ ایسی زمین پر واپس آئے کہ جس پر وہ اپنے دین کو بچائے۔

جناب الشیخ الطوسی رحمہ اللہ فرماتے ہیں: اس حدیث کو ہم اس پر حمل کریں گے کہ جب اس کے لیے برف وغیرہ کا استعمال ممکن نہ ہو اور اسی پر یہ حدیث دلالت کرتی ہے۔

حدیث نمبر 28/554

محمد بن علی بن محبوب عن محمد بن أحمد العلوی عن العمرکی عن علی بن جعفر عن أخیه موسی بن جعفر علیهما السلام قال سألته عن الرجل الجنب أو علی غیر وضوء لا یکون معه ماء وهو یصیب ثلجا وصعیدا أیهما أفضل؛ أیتیمم أم یمسح بالثلج وجهه؛ قال: الثلج إذا بل رأسه وجسده أفضل فان لم یقدر علی ان یغتسل به فلیتیمم. ثم قال أیده الله تعالی (فان کان فی أرض صخر أو أحجار لیس علیها تراب وضع یدیه أیضا

https://www.shiabookspdf.com

https://www.shiabookspdf.com

عليها ومسح وجهه وكفيه كما ذكرناه في تيممه بالتراب وليس عليه حرج في الصلاة بذلك لموضع الاضطرار ولا إعادة عليه).

فالوجه في الدلالة عليه ان هذه الاحجار يطلق عليها اسم الارض وإذا اطلق عليها ذلك دخلت تحت الظاهر الذي قد تقدم ذكره. ثم قال أيده الله تعالى (ومتى وجد المتيمم الماء وتمكن منه ولم يخف على نفسه من الطهور به لم تجزه الصلاة حتى يتطهر به وليس عليه فيما صلى بتيمم قضاء).

جناب الشیخ رحمہ اللہ نے جناب علی بن جعفر سے نقل کیا ہے، اور انھوں نے اپنے بھائی موسیٰ بن جعفر سے نقل کیا ہے، وہ فرماتے ہیں کہ میں نے اپنے بھائی موسیٰ بن جعفر سے سوال کیا: ایک شخص مجنب ہوجاتا ہے یا وہ بغیر وضو کے ہے اور اس کے پاس پانی نہیں ہے۔ پھر وہ برف یا صعید (مٹی) کو پالیتا ہے تو ان دونوں میں سے کون سی افضل ہے کہ جس کو استعمال کرے؟

https://www.shiabookspdf.com

آپؑ نے فرمایا: برف اگر وہ اس سے اپنے سر اور جسم کو تر کرے تو یہ افضل ہے اور اگر وہ برف سے غسل کرنے پر قادر نہ ہو تو پھر وہ تیمم کرے۔

پتھریلی زمین پر تیمم کرنے کے احکام

مسئلة: جناب الشیخ المفید رحمہ اللہ فرماتے ہیں: اگر زمین چٹانیں یا پتھر ہوں اور اس پر مٹی نہ ہو تو وہ اپنے دونوں ہاتھوں پر ان پر ہی مارے اور ان سے اپنے چہرے اور ہاتھوں کو ویسے ہی مس کرے جیسے اس نے تراب پر تیمم کرتے وقت کیا تھا اور اس کے لیے اس تیمم سے نماز پڑھنے میں کوئی حرج نہیں ہے کیونکہ وہ مقام اضطرار پر ہے اور اس پر نماز کا اعادہ کرنا بھی واجب نہیں۔

جناب الشیخ الطوسی رحمہ اللہ فرماتے ہیں کہ اس پر دلیل یہ ہے کہ پتھروں پر بھی زمین کے نام کا اطلاق ہوتا ہے تو جب اس پر زمین کا نام بولا جاتا ہے تو پھر وہ لفظ کے ظاہر کے تحت داخل ہے کہ جس کا ذکر پہلے ہو چکا ہے۔

مسئلة: جناب الشیخ المفید رحمہ اللہ فرماتے ہیں: جب تیمم شخص پانی کو پالے اور اس کے لیے پانی کا حاصل کرنا ممکن بھی ہو اور اس کے لیے پانی کی طہارت میں کوئی خوف بھی نہ ہو تو پھر اس تیمم سے اس کے لیے نماز پڑھنا جائز

https://www.shiabookspdf.com

https://www.shiabookspdf.com

نہیں۔ وہ پانی سے طہارت حاصل کرے اور جو نماز وہ تیمم کے ساتھ پڑھ چکا ہے، اس کی قضا نہیں۔

حدیث نمبر 29/555

فيدل عليه ما أخبرني به الشيخ أيده الله تعالى عن ابي القاسم جعفر بن محمد عن محمد بن يعقوب عن علي بن ابراهيم عن أبيه عن ابن ابي عمير عن ابن اذينه عن زرارة عن أحدهما عليهما السلام قال: إذا لم يجد المسافر الماء فليطلب ما دام في الوقت فإذا خاف أن يفوته الوقت فليتيمم وليصل في آخر الوقت فإذا وجد الماء فلا قضاء عليه وليتوضأ لما يستقبل.

جناب الشیخ رحمہ اللہ نے جناب زرارہ رحمہ اللہ سے نقل کیا ہے اور انھوں نے امام محمد باقر علیہ السلام یا امام جعفر صادق علیہ السلام سے نقل کیا ہے کہ آپؑ نے فرمایا: جب مسافر دورانِ سفر پانی نہ پائے تو اس کو چاہیے جب تک وقت تنگ نہ ہو وہ پانی کو تلاش کرے اور اگر اس کو وقت کے فوت (ختم) ہونے کا خوف ہو تو اس پر واجب ہے کہ تیمم کرے اور آخر وقت میں نماز پڑھے اور نماز کے بعد اگر اس کو پانی مل جائے تو پڑھی ہوئی نماز کی قضاء اس پر نہیں اور اس پر واجب ہے کہ بعد والی نماز کے لیے وضو کرے۔

حدیث نمبر 30/556

وأخبرني الشيخ أيده الله تعالى عن أحمد بن محمد عن أبيه عن الحسين بن الحسن بن أبان عن الحسين بن سعيد عن النضر عن ابن سنان قال: سمعت أبا عبد الله عليه السلام يقول: إذا لم يجد الرجل طهورا وكان جنبا فليمسح من الارض وليصل فإذا وجد ماءا فليغتسل وقد أجزأته صلاته التي صلى.

جناب الشیخ رحمہ اللہ نے جناب ابن سنان سے نقل کیا ہے، وہ بیان کرتے ہیں کہ میں نے حضرت امام ابوعبداللہ علیہ السلام سے سنا ہے کہ آپؑ نے فرمایا: جب بندہ مجنب ہو اور وہ پانی نہ پائے تا کہ وہ غسل کر سکے تو اس کو چاہیے کہ زمین پر اپنے آپ کو مس کرے (تیمم کرے) اور نماز پڑھے اور جب اس کو پانی مل جائے تو غسل کرے اور جو نماز وہ پڑھ چکا ہے وہ اس کے لیے مجزی و کافی ہے۔

https://www.shiabookspdf.com

https://www.shiabookspdf.com

حدیث نمبر 31/557

وبهذا الاسناد عن الحسين بن سعيد عن ابن سنان عن ابن مسكان عن الحسين العامري مولى مسعود بن موسى قال: حدثني من سأله عن رجل أجنب فلم يقدر على الماء وحضرت الصلاة فتيمم بالصعيد ثم مر بالماء ولم يغتسل وانتظر ماءا آخر وراء ذلك فدخل وقت الصلاة الاخرى ولم ينته إلى الماء وخاف فوت الصلاة قال: يتيمم ويصلي فان تيممه الاول انتقض حين مر بالماء ولم يغتسل.

جناب الشیخ رحمہ اللہ نے جناب الحسین العامری سے جو کہ مسعود بن موسیٰ کا غلام تھا اس سے نقل کیا ہے، وہ بیان کرتے ہیں کہ مجھے اس بندے نے بیان کیا ہے جس نے سوال کیا ایک بندے کے بارے میں کہ وہ دورانِ سفر مجنب ہوگیا ہے اور اس کے پاس پانی نہیں ہے۔ پانی اس کی قدرت میں نہیں ہے اور نماز کا وقت ہوگیا ہے اور اس نے تیمم کر کے نماز پڑھ لی ہے۔ پھر اس کا گزر پانی کے پاس سے ہوا تو اس نے اس پانی سے غسل نہیں کیا اور آگے چلا گیا وہ اس انتظار اور اُمید میں چل رہا تھا جو بعد میں پانی آئے گا تو اس سے غسل کرے گا۔ دوسری نماز کا وقت داخل ہوگیا لیکن اسے دوبارہ پانی نہیں ملا تو اس کو نماز کے فوت ہونے کا خطرہ ہے تو وہ کیا کرے؟

آپؑ نے فرمایا: وہ دوبارہ تیمم کرے اور نماز پڑھے کیونکہ اس کا پہلا تیمم پانی کے پاس سے گزرنے کی وجہ سے باطل ہوگیا تھا اور اس نے غسل نہیں کیا۔

حدیث نمبر 32/558

فاما الخبر الذي رواه أحمد بن محمد بن عيسى عن محمد ابن خالد عن الحسن بن علي عن يونس بن يعقوب عن منصور بن حازم عن ابي عبد الله عليه السلام في رجل تيمم فصلى ثم أصاب الماء فقال: أما أنا فكنت فاعلا إني كنت أتوضأ وأعيد. فمعناه أنه إذا كان قد صلى في أول الوقت يجب عليه الاعادة، فأما إذا كان قد صلى في آخر الوقت فليس عليه إعادة الصلاة، والذي يدل على ذلك.

جناب الشیخ فرماتے ہیں وہ روایت جس کو جناب منصور بن حازم نے نقل کیا ہے کہ میں نے امام جعفر صادق علیہ السلام

https://www.shiabookspdf.com

https://www.shiabookspdf.com

سے عرض کیا: ایک بندہ جس نے تیمم کیا اور نماز پڑھ لی اور پھر اس کو پانی مل گیا تو وہ کیا کرے؟

آپؑ نے فرمایا: اگر اس کی جگہ میں ہوتا تو وضو کرتا اور دوبارہ نماز پڑھتا۔

جناب الشیخ الطوسی رحمہ اللہ فرماتے ہیں: اس سے مراد ہے اگر اس نے اوّل وقت میں بدون انتظار تیمم کرکے نماز پڑھ لی ہے اور پھر اسے پانی مل گیا ہے تو اس پر نماز کو دوبارہ پڑھنا واجب ہے۔ اور اگر اس نے انتظار کرکے آخر وقت میں تیمم کرکے نماز پڑھی ہے تو پھر اس پر نماز کا دوبارہ پڑھنا واجب نہیں ہے۔

اور اس پر ذیل والی روایت دلالت کرتی ہے۔

حدیث نمبر 33/559

ما أخبرني به الشيخ أيده الله تعالى عن أحمد بن محمد عن أبيه عن الحسين بن الحسن بن أبان عن الحسين بن سعيد عن يعقوب بن يقطين قال سألت أبا الحسن عليه السلام عن رجل تيمم فصلى فاصاب بعد صلاته ماء أيتوضأ ويعيد الصلاة أم تجوز صلاته؟ قال: إذا وجد الماء قبل أن يمضي الوقت توضأ وأعاد الصلاة فان مضى الوقت فلا إعادة عليه.

جناب الشیخ رحمہ اللہ نے جناب یعقوب بن یقطین سے نقل کیا ہے، وہ بیان کرتے ہیں کہ میں نے امام ابوالحسن موسیٰ بن جعفر علیہ السلام سے سوال کیا: ایک بندہ نے تیمم کرکے نماز پڑھ لی ہے۔ پھر وہ پانی پالیتا ہے تو کیا وہ وضو کرے اور دوبارہ نماز پڑھے یا اس کی نماز مجزی ہے؟

آپؑ نے فرمایا: اگر اس نے نماز کا وقت ختم ہونے سے قبل پالیا ہے تو پھر وہ وضو کرے اور دوبارہ نماز پڑھے اور اگر وقت ختم ہونے کے بعد اس نے پانی پایا ہے تو پھر اس پر نماز کا اعادہ نہیں۔

حدیث نمبر 34/560

وأخبرني الشيخ أيده الله تعالى عن أحمد بن محمد عن أبيه عن الحسين بن الحسن بن أبان عن الحسين بن سعيد عن القاسم بن عروة عن ابن بكير عن زرارة عن أحدهما عليهما السلام قال: إذا لم يجد المسافر الماء فليمسك ما دام في الوقت فإذا تخوف أن

https://www.shiabookspdf.com

https://www.shiabookspdf.com

يفوته فليتيمم وليصل في آخر الوقت فإذا وجد الماء فلا قضاء عليه وليتوضأ لما يستقبل.

جناب الشیخؒ نے جناب زرارہؒ سے نقل کیا ہے اور انھوں نے کہا: جب مسافر پانی نہ پائے تو اس کو چاہیے کہ آخر وقت تک رُکے اور انتظار کرے۔ پس جب وقت ختم ہونے کا خوف ہوجائے اور پھر وہ تیمم کرے اور نماز کو آخر وقت میں پڑھے۔ پس اگر وہ پانی کو پالے تو اس پر پڑھی ہوئی نماز کی قضا واجب نہیں۔ اس پر واجب ہے کہ بعد والی نماز کے لیے وضو کرے۔

﴿حدیث نمبر 35/561﴾

محمد بن علي بن محبوب عن العباس بن معروف عن أبي همام عن محمد بن سعيد بن غزوان عن السكوني عن جعفر عن أبيه عن آبائه عليهم السلام عن أبي ذر رضي الله عنه انه أتى النبي صلى الله عليه وآله فقال: يا رسول الله هلكت جامعت على غير ماء قال: فأمر النبي صلى الله عليه وآله بمحمل فاستترت به وبماء فاغتسلت أنا وهي ثم قال لي يا أبا ذر يكفيك الصعيد عشر سنين.

https://www.shiabookspdf.com

جناب الشیخؒ نے جناب السکونی سے نقل کیا ہے اور انھوں نے امام جعفر صادق علیہ السلام سے نقل کیا اور آپؑ نے اپنے آباء کرام سے نقل کیا اور انھوں نے حضرت ابوذر غفاریؓ سے نقل کیا۔ وہ ایک دن رسول خدا صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی خدمت میں آئے اور عرض کیا: یارسولؐ اللہ! میں ہلاک ہوگیا۔ میں نے اپنی زوجہ سے مباشرت کی ہے اور میرے پاس غسل کے لیے پانی نہیں ہے تو رسولؐ خدا نے حکم دیا تو ایک محمل بنایا گیا اور پانی منگوایا تو اس محمل (خیمے) کے پردے میں میں نے اور میری زوجہ دونوں نے غسل کیا۔

پھر آپؐ نے مجھے فرمایا: اے ابوذرؓ! دس سال تک تیرے لیے مٹی کافی ہے (مٹی پر تیمم کرنا)۔

﴿حدیث نمبر 36/562﴾

فاما الخبر الذي رواه الحسين بن سعيد بن حماد عن حريز عن زرارة قال قلت لابي جعفر عليه السلام فإن أصاب الماء وقد صلى بتيمم وهو في وقت قال: تمت صلاته

https://www.shiabookspdf.com

https://www.shiabookspdf.com

ولا إعادة عليه. المعنى فيه أنه حين صلى بتيمم هو في الوقت ولم يرد انه حين أصاب الماء كان في الوقت، لانه لو كان في وقت اصابته للماء الوقت باقيا لوجب عليه إعادة الصلاة حسب ما تقدم، و كذلك الخبر الذى رواه.

جناب الشیخ رحمۃ اللہ علیہ نے جناب زرارہ رحمۃ اللہ علیہ سے نقل کیا ہے، وہ فرماتے ہیں کہ میں نے حضرت امام ابوجعفر الباقر علیہ السلام کی خدمت میں عرض کیا: ایک بندہ تیمم کے ساتھ وقت کے اندر نماز پڑھ لے اور پھر پانی مل جائے تو کیا حکم ہے؟

آپؑ نے فرمایا: اس کی نماز تام ہے۔ اس پر اعادہ کرنا واجب نہیں۔

جناب الشیخ الطوسی رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں: اس حدیث سے مراد یہ ہے کہ جب اس نے نماز تیمم کے ساتھ پڑھی ہے وہ وقت میں ہے اور اس میں یہ ذکر نہیں ہے کہ اس کو پانی بھی وقتِ نماز کے اندر ملا ہے (ممکن ہے کہ وقتِ نماز کے بعد پانی ملا ہو)۔ کیونکہ اگر اس کو نماز کے وقت کے اندر پانی ملا ہے اور نماز کا وقت باقی ہے تو اس پر نماز کو دوبارہ پڑھنا واجب ہے جیسا کہ پہلے گزر چکا ہے اور ایسے میں وہ حدیث بیان کرتی ہے جس کی اس نے روایت کی ہے۔

https://www.shiabookspdf.com

حدیث نمبر 37/563

محمد بن أحمد بن يحيى عن الحسن بن علي عن علي ابن اسباط عن يعقوب بن سالم عن ابي عبد الله عليه السلام في رجل تيمم وصلى ثم أصاب الماء وهو في وقت قال: قد مضت صلاته وليتطهر. فيحتمل ما ذكرناه من انه حين تيمم وصلى كان في الوقت لا أنه حين أصاب الماء كان الوقت باقيا، ويجوز أن يكون المراد أنه أصاب الماء وهو في الوقت غير أنه لم يفرغ من الصلاة على تمامها وإنما صلى منها ركعة أو ركعتين فقال: مضت صلاته يعني ما صلى منها. فأما قوله (وليتطهر) يكون محمولا على أنه يتطهر لما يستأنف من صلاة اخرى.

جناب الشیخ رحمۃ اللہ علیہ نے جناب یعقوب بن سالم سے نقل کیا ہے اور انھوں نے جناب امام ابوعبداللہ علیہ السلام سے نقل کیا ہے کہ آپؑ نے فرمایا: ایک بندہ جس نے تیمم کیا اور نماز پڑھ لی۔ پھر اس کو اسی نماز کے وقت میں پانی مل گیا تو کیا حکم ہے؟

آپؑ نے فرمایا: اس کی نماز تام ہے اور وہ طہارت کرے (وضو کرے)۔

جناب الشیخ الطوسی رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں: اس روایت کو بھی اسی پر حمل کیا جائے جو ہم نے ذکر کیا ہے کہ اس نے تیمم

https://www.shiabookspdf.com

https://www.shiabookspdf.com

لیا ہے اور وقت پر نماز پڑھی ہے لیکن اس میں یہ ذکر نہیں کیا کہ جب اس کو پانی ملا اس وقت اس نماز کا وقت باقی تھا۔
ممکن ہے اس سے مراد یہ ہے کہ جب اس کو پانی ملا وہ نماز کے وقت میں تھا اور وہ ابھی نماز سے فارغ نہیں ہوا تھا اور اس نے نماز کو کامل نہیں کیا۔ اس نے ایک رکعت یا دو رکعتیں پڑھی تھیں تو آپؑ نے فرمایا کہ وہ نماز تمام کرے یعنی جو وہ نماز پڑھ رہا ہے اس کو مکمل کرے۔
پھر آپؑ نے فرمایا کہ وہ طہارت کرے، یعنی وضو کرے۔ اس کو حمل کیا جائے اس پر کہ وہ بعد والی دوسری نماز کے لیے وضو کرے۔

﴿حدیث نمبر 38/564﴾

فاما ما رواه محمد بن علي بن محبوب عن العباس بن معروف عن عبد الله عليه السلام بن المغيرة عن معاوية بن ميسرة قال سألت أبا عبد الله عليه السلام عن الرجل في السفر لا يجد الماء ثم صلى ثم أتى الماء وعليه شيء من الوقت أيمضي على صلاته، أم يتوضأ ويعيد الصلاة؛ قال: يمضي على صلاته فان رب الماء هو رب التراب. فالوجه في هذا الخبر أن قوله (ثم صلى) المراد به دخل في الصلاة ولا يكون قد فرغ منها فانه لا يجب عليه الانصراف بل ينبغي أن يمضي في صلاته ولو كان قد فرغ من صلاته والوقت باق كان عليه الاعادة على ما قدمناه

جناب الشیخ رحمہ اللہ نے جناب معاویہ بن میسر سے نقل کیا ہے، وہ بیان کرتے ہیں کہ میں نے حضرت امام ابوعبداللہ علیہ السلام سے عرض کیا کہ بندہ سفر میں ہے اور اس کے پاس پانی نہیں۔ پھر اس نے (تیمم کرکے) نماز شروع کرلی ہے۔ پھر پانی آگیا ہے اور ابھی نماز کا وقت باقی ہے تو کیا وہ بندہ نماز کو جاری رکھے یا نماز چھوڑ کر وضو کرے اور دوبارہ نماز ادا کرے؟
آپؑ نے فرمایا: وہ نماز کو جاری رکھے۔ تحقیق جو پانی کا ربّ ہے وہی تراب کا بھی ربّ ہے۔
جناب الشیخ الطوسی رحمہ اللہ فرماتے ہیں کہ اس حدیث میں بیان ہوا ہے کہ آپؑ نے فرمایا: پھر اس نے نماز پڑھی۔ اس سے مراد ہے کہ وہ نماز میں داخل ہوگیا اور وہ ابھی نماز سے فارغ نہیں ہوا تو اس پر نماز کو چھوڑنا واجب نہیں ہے

https://www.shiabookspdf.com

https://www.shiabookspdf.com

بلکہ اس کے لیے سزاوار ہے کہ وہ نماز کو جاری رکھے۔ اور اگر وہ نماز سے فارغ ہو چکا ہے اور وقت نماز باقی ہے اور پھر پانی مل گیا ہے تو وہ جیسا کہ ہم نے بیان کر دیا ہے اس پر نماز کو دوبارہ پڑھنا ضروری و واجب ہے۔

حدیث نمبر 39/565

وما رواه أحمد بن محمد عن عثمان بن عيسى عن عبد الله ابن مسكان عن أبي بصير قال سألت أبا عبد الله عليه السلام عن رجل تيمم وصلى ثم بلغ الماء قبل أن يخرج الوقت فقال: ليس عليه إعادة الصلاة. فالوجه فيه ايضا ما قدمناه في الاخبار الاولة سواء. ثم قال أيده الله تعالى (ومن احتلم فخاف على نفسه من الغسل لشدة البرد أو كان به مرض يضره معه استعماله الماء ضررا يخاف على نفسه منه تيمم وصلى فإذا أمكنه الغسل اغتسل لما يستأنف من الصلاة).

جناب الشیخ رحمہ اللہ نے جناب ابوبصیر سے نقل کیا ہے، وہ بیان کرتے ہیں کہ میں نے حضرت امام ابوعبداللہ علیہ السلام سے سوال کیا: بندہ تیمم کر کے نماز پڑھ لے۔ پھر نماز کا وقت ختم ہونے سے قبل اسے پانی مل جائے؟

آپؑ نے فرمایا: اس پر نماز کا اعادہ کرنا واجب نہیں۔

جناب الشیخ الطوسی رحمہ اللہ فرماتے ہیں: اس حدیث کی وہی تاویل کی جائے گی جس کو ہم نے پہلے والی احادیث میں ذکر کیا ہے۔ یہ تاویل میں برابر و مساوی ہیں۔

سخت سردی یا مرض کا خوف ہو تو تیمم کیا جائے گا

مسئلة: جناب الشیخ المفید رحمہ اللہ فرماتے ہیں: جس بندے کو احتلام ہو جائے اور اس کو غسل سے اپنی جان پر خوف ہو یا سخت سردی کی وجہ سے یا وہ مریض ہے اور اس مرض میں پانی کا استعمال نقصان دہ ہے اور وہ اپنی جان کی وجہ سے خوفزدہ ہے تو وہ تیمم کرے اور نماز پڑھے اور جب اس کے لیے غسل کرنا ممکن ہو تو وہ بعد والی نمازوں کے لیے غسل کرے۔

حدیث نمبر 40/566

فأخبرني الشيخ أيده الله تعالى عن أحمد بن محمد عن أبيه عن سعد بن عبد الله عن محمد

https://www.shiabookspdf.com

https://www.shiabookspdf.com

بن الحسين ومحمد بن عيسى وموسى بن عمر بن يزيد الصيقل عن أحمد بن محمد بن أبي نصر عن أبي الحسن الرضا عليه السلام في الرجل تصيبه الجنابة وبه قروح أو جروح أو يكون يخاف على نفسه البرد قال: لا يغتسل يتيمم.

جناب الشیخ رحمہ اللہ نے جناب احمد بن محمد بن ابی نصر سے نقل کیا ہے اور انھوں نے امام ابوالحسن الرضا علیہ السلام سے نقل کیا ہے، آپؑ سے عرض کیا گیا: اگر بندہ مجنب ہوجائے اور اس کے جسم پر کوئی پھوڑا ہو یا کوئی زخم ہو، یا وہ اپنے بارے میں سردی کا خوف رکھتا ہو تو وہ کیا کرے؟

آپؑ نے فرمایا: وہ غسل نہ کرے، تیمم کرے۔

حدیث نمبر 41/567

فأما الخبر الذي رواه محمد بن أحمد بن يحيى عن محمد ابن الحسين عن جعفر بن بشير عمن رواه عن أبي عبد الله عليه السلام قال سألته عن رجل أصابته جنابة في ليلة باردة يخاف على نفسه التلف إن اغتسل قال: يتيمم فإذا أمن به البرد اغتسل وأعاد الصلاة. وقد روى هذا الحديث.

https://www.shiabookspdf.com

جناب الشیخ رحمہ اللہ نے جناب جعفر بن بشیر سے نقل کیا ہے اور انھوں نے اس بندے سے نقل کیا ہے جس نے امام ابوعبداللہ علیہ السلام سے نقل کیا ہے، وہ بیان کرتا ہے کہ میں نے حضرت امامؑ سے عرض کیا: ایک بندہ جس کو جنابت سخت سردرات میں طاری ہوئی ہے اور اگر وہ غسل کرے تو اس کو اپنے تلف ہونے کا خوف ہے تو وہ کیا کرے؟

آپؑ نے فرمایا: وہ تیمم کرے اور جب وہ سردی کے خوف سے امن میں آجائے تو پھر وہ غسل کرے اور نماز کا اعادہ کرے۔ اور یہ حدیث بھی نقل ہوئی ہے۔

حدیث نمبر 42/568

سعد بن عبد الله عن محمد بن الحسين بن ابي الخطاب عن جعفر بن بشير عن عبد الله بن سنان أو غيره عن أبي عبد الله عليه السلام مثل ذلك. فأول ما فيه أنه خبر مرسل منقطع الاسناد لان جعفر بن بشير في الرواية الاولى قال عمن رواه وهذا مجهول يجب

https://www.shiabookspdf.com

https://www.shiabookspdf.com

إطراحه، وفي الرواية الثانية قال عن عبد الله ابن سنان أو غيره فاورده وهو شاك فيه، وما يجري هذا المجرى لا يجب العمل به، ولو صح الخبر على ما فيه لكان محمولا على من اجنب نفسه متعمدا وخاف على نفسه التلف فانه يتيمم ويصلي ويعيد الصلاة وإن كان الاولى له أن يغتسل على كل حال حسب ما نذكره من بعد، والذي يدل على أن من صلى بالتيمم وهو جنب لا يجب عليه إعادة الصلاة.

جناب الشیخ رحمہ اللہ نے جناب عبداللہ بن سنان سے یا کسی دوسرے سے نقل کیا ہے اور اس نے امام صادق علیہ السلام سے نقل کیا ہے (پھر گذشتہ حدیث بیان ہوئی ہے)۔

جناب الشیخ الطوسی رحمہ اللہ فرماتے ہیں: اوّلاً، پہلی روایت میں یہ ہے کہ یہ روایت مرسلہ ہے اور اس کی سند منقطع ہے۔ کیونکہ جناب جعفر بن بشیر نے کسی بندے سے نقل کیا ہے اور وہ بندہ مجہول ہے کہ وہ کون ہے، لہٰذا اس حدیث کو ترک کرنا واجب ہے۔ اس پر عمل نہیں ہوگا۔ اور دوسری روایت میں راوی شک میں ہے کہ اس نے عبداللہ بن سنان سے نقل کیا ہے یا کسی دوسرے سے۔ اس کو بھی پہلی حدیث کی مانند ترک کرنا واجب ہے۔ اور اگر ان دونوں حدیثوں کو صحیح مان بھی لیا جائے تو بھی ان کو حمل کیا جائے گا۔ اس پر کہ اس نے عمداً اپنے آپ کو مجنب کیا ہے اور اب اسے اپنے تلف ہونے کا خوف ہے۔ پھر اس نے تیمم کیا اور نماز پڑھی اور وہ نماز کا اعادہ کرے اگرچہ اولیٰ و بہتر یہ ہے کہ وہ ہر حال میں غسل کرے۔ جیسا کہ ہم بعد میں ذکر کریں گے کہ جو بیان کرتی ہے جو مجنب تیمم کر کے نماز پڑھ لے اس پر نماز کا اعادہ کرنا ضروری نہیں ہے۔

https://www.shiabookspdf.com

حدیث نمبر 43/569

ما أخبرني به الشيخ أيده الله تعالى عن أحمد بن محمد بن أبيه عن الحسين بن الحسن بن أبان عن الحسين بن سعيد عن صفوان عن العيص قال سألت أبا عبد الله عليه السلام عن رجل يأتي الماء وهو جنب وقد صلى قال يغتسل ولا يعيد الصلاة.

جناب الشیخ رحمہ اللہ نے جناب العیص سے نقل کیا ہے، وہ بیان کرتے ہیں کہ میں نے حضرت امام ابوعبداللہ علیہ السلام سے سوال کیا کہ ایک بندہ جو مجنب ہے اور اس نے تیمم کر کے نماز پڑھی اور پھر اس کے پاس پانی آ گیا؟

https://www.shiabookspdf.com

https://www.shiabookspdf.com

آپؑ نے فرمایا: وہ غسل کرے اور نماز کا اعادہ کرنا اس پر واجب نہیں ہے۔

حدیث نمبر 44/570

وهذا الحديث أخبرنا به الشيخ أيده الله تعالى عن أحمد ابن محمد عن أبيه عن محمد بن يحيى عن محمد بن علي بن محبوب عن صفوان عن العيص مثل ذلك.

جناب الشیخ علیہ الرحمہ نے دوسری سند کے ساتھ اسی روایت کو جناب العیص نے امام علیہ السلام سے نقل کیا ہے۔

حدیث نمبر 45/571

وبهذا الاسناد أعني الاسناد الاول عن الحسين بن سعيد عن حماد عن حريز عن محمد بن مسلم قال سألت أبا عبد الله عليه السلام عن رجل أجنب فتيمم بالصعيد وصلى ثم وجد الماء فقال: لا يعيد إن رب الماء هو رب الصعيد فقد فعل أحد الطهورين.

جناب الشیخ علیہ الرحمہ نے جناب محمد بن مسلم سے نقل کیا ہے، وہ بیان کرتے ہیں کہ میں نے حضرت امام ابوعبداللہ علیہ السلام سے ایک بندے کے بارے میں سوال کیا جو مجنب ہوگیا ہے (پانی نہ ہونے کی وجہ سے) تیمم کرکے اس نے نماز پڑھ لی ہے۔ پھر اس کو پانی مل گیا ہے؟

آپؑ نے فرمایا: وہ نماز کا اعادہ نہ کرے۔ پس تحقیق جو پانی کا ربّ ہے وہی مٹی کا ربّ ہے اور اس نے دونوں میں سے ایک کے ذریعے طہارت حاصل کر لی ہے۔

حدیث نمبر 46/572

وبهذا الاسناد عن الحسين بن سعيد عن النضر عن ابن سنان قال سمعت أبا عبد الله عليه السلام يقول: إذا لم يجد الرجل طهورا وكان جنبا فليمسح من الارض وليصل فإذا وجد الماء فليغتسل وقد أجزأته صلاته التي صلى. قال أيده الله تعالى (و إن أجنب نفسه مختارا وجب عليه الغسل وإن خاف منه على نفسه ولم يجزه التيمم).

جناب الشیخ علیہ الرحمہ نے جناب عبداللہ ابن سنان سے نقل کیا ہے، وہ بیان کرتے ہیں کہ میں نے امام ابوعبداللہ علیہ السلام سے سنا ہے کہ آپؑ نے فرمایا: جب بندہ حالت جنب میں ہو اور اس کو پانی نہ ملے تو وہ زمین پر تیمم کرے اور نماز

https://www.shiabookspdf.com

https://www.shiabookspdf.com

پڑھے اور جب پانی پائے تو غسل کرے۔ اور جو نماز اس نے پڑھ لی ہے وہ اس کے لیے مجزی ہے۔

مسئلة: جناب الشیخ المفید رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں: اگر بندہ جان بوجھ کر اختیاری طور پر اپنے آپ کو جنب کرے اس پر غسل کرنا واجب ہے، خواہ اسے اپنی جان پر خوف بھی ہو اس کے لیے تیمم کرنا جائز نہیں۔

حدیث نمبر 47/573

يدل على ما أخبرني به الشيخ أيده الله تعالى عن ابي القاسم جعفر بن محمد عن محمد بن يعقوب عن علي بن ابراهيم رفعه قال: إن اجنب نفسه فعليه أن يغتسل على ما كان منه وإن احتلم تيمم.

جناب الشیخ المفید رحمۃ اللہ علیہ نے جو ذکر کیا ہے اس پر دلیل یہ حدیث ہے جس کو جناب علی بن ابراہیم نے مرفوعاً ذکر کیا ہے۔ آپؑ نے فرمایا: اگر وہ بندہ خود مجنب ہوا ہے تو اس پر غسل کرنا واجب ہے اور اگر اس کو احتلام ہوگیا ہے تو پھر وہ خوف کی وجہ سے تیمم کرے۔

https://www.shiabookspdf.com

حدیث نمبر 48/574

وبهذا الاسناد عن محمد بن يعقوب عن عدة من أصحابنا عن أحمد بن محمد عن علي بن أحمد رفعه عن أبي عبد الله عليه السلام قال سألته عن مجدور أصابته جنابة قال: إن كان أجنب هو فليغتسل وإن كان إحتلم فليتيمم.

جناب الشیخ رحمۃ اللہ علیہ نے جناب علی بن احمد سے سند مرفوعہ کے ساتھ نقل کیا ہے۔ راوی بیان کرتا ہے کہ میں نے حضرت امام ابو عبد اللہ علیہ السلام سے سوال کیا: چیچک کے مریض کو جنابت طاری ہوگئی ہے تو وہ کیا کرے؟

آپؑ نے فرمایا: اس نے خود کو مجنب کیا ہے تو پھر وہ غسل کرے اور اگر اسے احتلام ہوگیا ہے تو پھر وہ تیمم کرے۔

حدیث نمبر 49/575

وأخبرني الشيخ أيده الله تعالى عن ابي جعفر محمد بن علي عن محمد بن الحسن عن سعد بن عبد الله وأحمد بن إدريس عن أحمد بن محمد عن الحسين بن سعيد عن النضر بن سويد عن هشام بن سالم عن سليمان بن خالد وحماد ابن عيسى عن شعيب عن ابي بصير.

https://www.shiabookspdf.com

https://www.shiabookspdf.com

وفضالة عن حسين بن عثمان عن ابن مسكان عن عبد الله بن سليمان جميعا عن ابي عبد الله عليه السلام انه سئل عن رجل كان فى أرض باردة فتخوف إن هو اغتسل أن يصيبه عنت[۱] من الغسل كيف يصنع؛ قال: يغتسل وإن أصابه ما أصابه قال وذكر انه كان وجعا شديد الوجع فاصابته جنابة وهو فى مكان بارد وكانت ليلة شديدة الريح باردة فدعوت الغلمة فقلت لهم احملونى فاغسلونى فقالوا انا نخاف عليك فقلت لهم ليس بد فحملونى ووضعونى على خشبات ثم صبوا على الماء فغسلونى.

جناب الشیخ رحمہ اللہ نے جناب عبداللہ بن سلیمان سے نقل کیا ہے اور انھوں نے حضرت امام ابوعبداللہ الصادق علیہ السلام سے نقل کیا ہے کہ آپؑ سے سوال کیا گیا: ایک بہت سرد زمین پر ہے۔ اگر وہ غسل کرے گا تو اس کو سخت مشقت برداشت کرنا ہوگی تو وہ کیا کرے؟

آپؑ نے فرمایا: وہ غسل کرے، خواہ اس کو مشقت ہی اُٹھانا پڑے۔

راوی نے اپنا ذاتی واقعہ بیان کیا۔ اس کو سخت درد تھی اور اس کو جنابت عارض ہوگی اور علاقہ سخت سرد تھا اور رات کو سخت ٹھنڈی ہوا چل رہی تھی۔ میں نے اپنے غلاموں کو بلایا اور ان سے کہا کہ مجھے اُٹھاؤ اور غسل کرواؤ۔

انھوں نے عرض کیا: اے ہمارے مالک! سردی بہت زیادہ ہے۔ ہمیں آپ کے بارے میں خوف ہے۔

میں نے ان سے کہا کہ غسل ضروری ہے۔ پس انھوں نے مجھے اُٹھایا اور لکڑیوں پر رکھا اور پھر میرے اُوپر پانی ڈالا اور غسل کروایا۔

حدیث نمبر 50/576

وبهذا الاسناد عن حماد عن حريز عن محمد بن مسلم قال سألت أبا عبد الله عليه السلام عن رجل تصيبه الجنابة فى أرض باردة ولا يجد الماء وعسى أن يكون الماء جامدا فقال: يغتسل على ما كان، حدثه رجل انه فعل ذلك فمرض شهرا من البرد فقال: إغتسل على ما كان فانه لا بد من الغسل، وذكر أبو عبد الله عليه السلام انه اضطر إليه وهو مريض فاتوه به مسخنا فاغتسل وقال: لا بد من الغسل.

جناب الشیخ رحمہ اللہ نے جناب محمد بن مسلم سے نقل کیا ہے اور وہ بیان کرتے ہیں کہ میں نے جناب امام

https://www.shiabookspdf.com

https://www.shiabookspdf.com

ابوعبداللہ علیہ السلام سے سوال کیا کہ ایک بندہ جو شدید سرد علاقے میں ہے اور اس کو جنابت طاری ہوگئی ہے اور اس کے پاس پانی نہیں اور ممکن ہے کہ جما ہوا پانی مل جائے تو وہ کیا کرے؟

آپؑ نے فرمایا: وہ حتماً غسل کرے۔

وہ بندہ بیان کرتا ہے کہ میں نے ایسا ہی کیا تھا۔ پھر میں پورا ایک ماہ سردی کی وجہ سے بیمار رہا تھا۔

آپؑ نے فرمایا: پھر بھی غسل ہی کرنا ہے اور واجب ہے کہ غسل کیا جائے۔

امامؑ نے فرمایا: اگر وہ مریض ہے لیکن اس پر غسل کرنا ضروری ہے تو وہ پانی گرم کرے اور غسل کرے۔ اور پھر فرمایا کہ اس کے لیے ضروری ہے کہ غسل کرے۔

حدیث نمبر 51/577

وروى الحسين بن سعيد بهذا الاسناد عن فضالة عن حسين ابن عثمان عن ابن مسكان عن عبد الله بن سليمان مثل حديث النضر. قال الشيخ أيده الله تعالى (والمتيمم يصلي بتيممه صلوات الليل والنهار كلها من الفرائض والنوافل ما لم يحدث شيئاً ينقض الطهارة أو يتمكن من استعمال الماء، فإذا تمكن منه انتقض تيممه ووجب عليه الطهور به للصلاة فان فرط في ذلك حتى يفوته الماء ويصير إلى حال يضر به إستعمال الماء أعاد التيمم). يدل على ذلك قوله تعالى في آية الطهارة وانه تعالى أوجب الطهارة على القائم إلى الصلاة إذا وجد الماء ثم عطف عليه بالتيمم عند فقد الماء، والصلاة اسم الجنس فكأنه قال ان الطهارة تجزيكم لجنس الصلاة إذا وجدتم الماء فإذا فقدتموه اجزأكم التيمم لجنسها فكما انه لا تختص الطهارة بصلاة واحدة فكذلك التيمم. فان قيل: قوله تعالى (إذا قمتم إلى الصلاة) يدل على ايجاب الطهور أو التيمم إذا لم يكن الماء على كل قائم إلى الصلاة وهذا يقتضي وجوب التيمم لكل صلاة. قلنا ظاهر الامر لا يدل على التكرار فلا يدل على اكثر من فعل مرة واحدة فليس يجب تكرر الطهارة والتيمم بتكرر القيام، ألا ترى انكم تذهبون إلى أن الرجل لو قال لامرأته أنت طالق إذا دخلت الدار فلم يقتض قوله اكثر من دفعه

https://www.shiabookspdf.com

https://www.shiabookspdf.com

واحدة عند كم، ولو تكرر دخولها لم يتكرر وقوع الطلاق عليها، ويدل عليه أيضاً.

جناب الشیخ رحمۃ اللہ علیہ نے جناب عبداللہ بن سلیمان سے گزشتہ حدیث جو جناب نصر نے نقل کی ہے اس کی مثل حدیث کو نقل کیا ہے۔

جب تک تیمم باطل نہ ہو تو اس سے دن ورات کی نمازیں پڑھ سکتا ہے!

مسئلۃ: جناب الشیخ المفید رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں: جس شخص نے تیمم کیا ہے وہ اپنے تیمم کے ساتھ دن و رات کی ساری نماز پڑھ سکتا ہے خواہ فرائض ہوں یا نوافل، جب تک اس سے کوئی حدث صادر نہ ہو جس سے تیمم باطل ہوجائے یا اس کو پانی مل جائے اور اس کے لیے پانی کا استعمال کرنا ممکن بھی ہو۔ اگر اس کے لیے پانی کا استعمال ممکن ہو اور پانی موجود ہو تو اس کا تیمم باطل ہوجائے گا۔ اس پر بعد والی نماز کے لیے پانی کے ذریعے طہارت (وضو یا غسل کرنا) واجب ہے۔ اور اگر وہ کوتاہی کرے گا اور پھر پانی ملے اور وہ اس کو موقعہ کو ضائع کرے اور وضو یا غسل نہ کرے اور پھر دوبارہ اس کے لیے حالت اضطراری پیدا ہوجائے تو اس پر دوبارہ تیمم کرنا واجب ہے۔

https://www.shiabookspdf.com

جناب الشیخ الطوسی رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں: اس مسئلہ پر دلیل اللہ تعالیٰ کا وہ قول جو آیت الطہارت ہے اللہ تعالیٰ نے نماز کے لیے کھڑے ہونے والے پر طہارت کو واجب قرار دیا ہے۔ جب اس کو پانی میسر ہو اور پھر اس پر عطف کرتے ہوئے فرمایا کہ اگر پانی مفقود ہوجائے تو تیمم کرنا واجب ہے اور اس میں لفظ "صلاۃ" استعمال ہوا ہے جو بمنزلہ جنس ہے، جو ہر واجب اور مستحب سب کو شامل ہے۔ تو گویا اللہ تعالیٰ نے جنس نماز کے لیے طہارت کو مجزی قرار دیا ہے۔ اگر تم پانی کو پاؤ اور اگر تم پانی کو مفقود کرلو تو جنس نماز کے لیے تیمم کو تمھارے لیے مجزی قرار دیا ہے۔

تو جیسا کہ پانی طہارت (وضو یا غسل) ایک نماز کے ساتھ خاص نہیں (یعنی جب تک وضو یا غسل باقی ہے اس سے نمازیں پڑھی جاسکتی ہیں)۔ ایسے ہی تیمم بھی ہے (جب وہ باطل نہیں ہوتا اس سے نمازیں پڑھی جاسکتی ہیں)۔

اگر یہ کہا جائے کہ اللہ تعالیٰ کا قول ہے: وَاِذَا قَامُوْٓا اِلَى الصَّلٰوةِ۔ یہ طہارت کو اور اگر پانی نہیں پایا جاتا تو ہر قیام الی الصلاۃ پر تیمم کو واجب کرتا ہے اور یہ آیت بیان کرتی ہے کہ ہر نماز کے لیے تیمم واجب ہے۔

جواب: ہم اس کے جواب میں عرض کرتے ہیں: امر تکرار پر دلالت نہیں کرتا۔ پس امر ایک دفعہ سے زیادہ کے فعل پر دلالت نہیں کرتا۔ جب نہیں کرتے تو پھر قیام الی الصلاۃ کے تکرار کے وقت طہارت و تیمم میں تکرار واجب

https://www.shiabookspdf.com

https://www.shiabookspdf.com

نہیں ہے۔ کیا تم نے نہیں دیکھا کہ تم سب کی رائے یہ ہے کہ اگر کوئی بندہ اپنی زوجہ سے کہتا ہے کہ اگر میں گھر میں داخل ہوگیا تو تجھے طلاق ہے۔ تو اس کا یہ قول تمھارے نزدیک اس بات کا تقاضا نہیں کرتا کہ زیادہ دفعہ داخل ہونے سے طلاق بھی زیادہ دفعہ ہوگی۔ تو گھر میں بار بار داخل ہونے سے طلاق میں تکرار نہیں ہوگی۔ اور اس مسئلہ پر یہ حدیث بھی دلالت کرتی ہے۔

﴿ حدیث نمبر 52/578 ﴾

ما أخبرني به الشيخ أيده الله تعالى عن أحمد بن محمد عن أبيه عن سعد بن عبد الله عن محمد بن أحمد بن يحيى عن العباس عن السكوني عن جعفر عن أبيه عليهما السلام عن أبي ذر رضي الله عنه انه أتى النبي صلى الله عليه وآله فقال يا رسول الله هلكت جامعت على غير ماء قال: فأمر النبي صلى الله عليه وآله بمحمل فاستترت به ودعا بماء فاغتسلت أنا وهي ثم قال يا أبا ذر يكفيك الصعيد عشر سنين.

https://www.shiabookspdf.com

جناب الشیخ رحمۃ اللہ علیہ نے جناب السکونی سے نقل کیا ہے اور انھوں نے حضرت امام صادق علیہ السلام سے نقل کیا ہے اور آپؑ نے اپنے آباء کرام کے ذریعے نقل کیا ہے کہ جناب ابوذر غفاریؓ رسولِ خدا صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی خدمت میں آئے اور عرض کیا: یا رسولؐ اللہ میں ہلاک ہوگیا۔ میں نے اپنی بیوی سے مباشرت کرلی ہے اور اب غسل کے لیے میرے پاس پانی نہیں ہے۔ تو رسولؐ خدا نے ایک خیمہ لگانے کا حکم دیا اور پانی منگوایا تو اس خیمے کے پردہ میں ہم دونوں میاں بیوی نے غسل کیا اور پھر رسولؐ خدا نے فرمایا: اے ابوذرؓ مٹی تیرے لیے دس سال تک کافی ہے۔

﴿ حدیث نمبر 53/579 ﴾

وأخبرني الشيخ أيده الله تعالى عن أحمد بن محمد عن أبيه عن محمد بن الحسن الصفار وسعد عن أحمد بن محمد عن الحسين بن سعيد عن ابن أبي عمير عن ابن اذينة وابن بكير عن زرارة عن أبي عبد الله عليه السلام في رجل تيمم قال: يجزيه ذلك إلى أن يجد الماء. وهذا الخبر على عمومه لانه لم يقيده بوقت دون وقت وإنما اطلق بأنه يجزيه إلى وقت وجود الماء.

https://www.shiabookspdf.com

https://www.shiabookspdf.com

جناب الشیخ رحمۃ اللہ علیہ نے جناب زرارہ رحمۃ اللہ علیہ سے نقل کیا ہے اور انھوں نے حضرت امام ابوعبداللہ علیہ السلام سے نقل کیا کہ آپؑ سے عرض کیا گیا: ایک بندے نے تیمم کیا ہے اس کے لیے کیا حکم ہے؟

آپؑ نے فرمایا: جب تک اس کو پانی میسر نہ ہو وہ اس کے لیے مجزی ہے۔

جناب الشیخ الطوسی رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں: یہ حدیث عموم پر دلالت کرتی ہے کیونکہ اس میں تیمم کو کسی خاص وقت کے ساتھ مقید نہیں کیا گیا بلکہ مطلق کہا ہے کہ جب تک پانی نہ ملے تیمم مجزی ہے۔

حدیث نمبر 54/580

وأخبرني الشيخ أيده الله تعالى بهذا الاسناد عن الحسين ابن سعيد عن حماد عن حريز عن زرارة قال قلت لابي جعفر عليه السلام يصلي الرجل بتيمم واحد صلاة الليل والنهار كلها؛ فقال: نعم مالم يحدث أو يصيب ماءا، قلت فان أصاب الماء ورجا أن يقدر على ماء آخر وظن انه يقدر عليه فلما أراده تعسر عليه ذلك قال: ينقض ذلك تيممه وعليه أن يعيد التيمم، قلت فان أصاب الماء وقد دخل في الصلاة قال: فلينصرف فليتوضأ مالم يركع فان كان قد ركع فليمض في صلاته فان التيمم أحد الطهورين.

جناب الشیخ رحمۃ اللہ علیہ نے جناب زرارہ سے نقل کیا ہے، وہ بیان کرتے ہیں کہ میں نے حضرت امام ابوجعفر الباقر علیہ السلام کی خدمت میں عرض کیا: کیا ایک بندہ تیمم کر کے دن ورات کی ساری نمازیں پڑھ سکتا ہے؟

آپؑ نے فرمایا: ہاں، جب تک حدث صادر نہ ہو یا پانی نہ مل پائے۔

زرارہ: میں نے عرض کیا: اگر وہ پانی پالے اور وہ اس پانی کو ترک کردے اس اُمید پر کہ بعد میں دوبارہ پانی مل جائے گا اور اس کا گمان تھا کہ وہ پانی پر قدرت حاصل کرلے گا۔ پس پھر وہ دیکھتا ہے کہ وقت تنگ ہو رہا ہے اور نماز کے فوت ہونے کا خوف ہے تو وہ کیا کرے؟

آپؑ نے فرمایا: اس کا پہلا تیمم باطل ہو چکا ہے وہ دوبارہ تیمم کرے۔

زرارہ: میں نے عرض کیا: وہ تیمم کر کے نماز شروع کر چکا ہے اور پھر پانی مل گیا ہے تو کیا اس کے لیے کیا حکم ہے؟

آپؑ نے فرمایا: اگر پہلی رکعت کے رکوع تک نہیں پہنچا تو وہ نماز کو ترک کردے اور وضو کرے اور پھر سے نماز

https://www.shiabookspdf.com

https://www.shiabookspdf.com

شروع کرے اور اگر وہ رکوع میں ہے یا رکوع کر چکا ہے تو پھر وہ نماز کو جاری رکھے۔ کیونکہ تیمم دو طہارتوں میں سے ایک طہارت ہے۔

حدیث نمبر 55/581

الحسین بن سعید عن فضالة عن حماد بن عثمان قال سألت أبا عبد الله علیه السلام عن الرجل لا یجد الماء أیتیمم لکل صلاة؟ فقال: لا هو بمنزلة الماء.

جناب الشیخ رحمہ اللہ نے جناب حماد بن عثمان سے نقل کیا ہے، وہ بیان کرتے ہیں کہ میں نے حضرت ابوعبداللہ علیہ السلام سے ایک بندے کے بارے میں سوال کیا جس کے پاس پانی نہیں۔ وہ کیا ہر نماز کے لیے تیمم کرے گا؟

آپؑ نے فرمایا: نہیں، وہ پانی کی طہارت کی منزلت پر ہے (یعنی مثل وضو وغسل کے لیے جب تک باطل نہ ہو ایک ہی کافی ہے)۔

https://www.shiabookspdf.com

حدیث نمبر 56/582

محمد بن علی بن محبوب عن العباس عن أبی همام عن محمد ابن سعید بن غزوان عن السکونی عن جعفر عن أبیه عن آبائه علیهم السلام قال: لا بأس بأن یصلی صلاة اللیل والنهار بتیمم واحد مالم یحدث أو یصب الماء.

جناب الشیخ رحمہ اللہ نے جناب السکونی سے نقل کیا ہے اور انھوں نے امام جعفر الصادق علیہ السلام سے نقل کیا ہے کہ آپؑ نے اپنے آبائے کرام علیہم السلام سے نقل کرتے ہوئے فرمایا: جس بندے نے تیمم کیا ہے (اس کا فریضہ تیمم تھا) جب تک کوئی حدث صادر نہ ہو یا وہ پانی نہ پالے اس کے لیے دن و رات کی ساری نمازیں ایک تیمم سے پڑھنے میں کوئی حرج نہیں۔

حدیث نمبر 57/583

فأما الخبر الذی رواه محمد بن علی بن محبوب عن العباس عن أبی همام عن الرضا علیه السلام قال: یتیمم لکل صلاة حتی یوجد الماء.

https://www.shiabookspdf.com

https://www.shiabookspdf.com

وہ روایت جس کو جناب ابوہمام نے جناب امام رضاؑ سے نقل کیا ہے کہ آپؑ نے فرمایا: جب تک پانی نہ ملے ہر نماز کے لیے تیمم کرو۔

﴿حدیث نمبر 55/584﴾

وهذا الحديث رواه محمد بن أحمد بن يحيى عن العباس عن أبي همام عن محمد بن سعيد بن غزوان عن السكوني عن جعفر عن أبيه عن آبائه عليهم السلام قال: لا يتمتع بالتيمم إلا صلاة واحدة ونافلتها. فهذان الحديثان مختلفا اللفظ والراوي واحد لان أبا همام روى عن الرضا عليه السلام في رواية محمد بن علي بن محبوب، وفي رواية محمد بن أحمد بن يحيى رواه عن محمد بن سعيد ابن غزوان والحكم واحد، وهذا مما يضعف الاحتجاج بالخبر ، ثم لو صح الخبر لكان محمولا على الاستحباب كما يحمل تجديد الوضوء على الاستحباب وإن كان لا خلاف في إستباحة صلوات كثيرة به، ويحتمل أيضا أن يكون أراد يتيمم لكل صلاة إذا كان قدر على الماء فيما بين الصلاتين لانه إذا إحتمل أن يكون المراد به ما ذكرنا بطل الاحتجاج به، وقد روى هذا الراوي ما يضاد هذا الخبر، ويدل على ما ذهبت إليه.

ایسے ہی وہ روایت جس کو جناب الشیخ ؒ نے جناب ابوہمام سے اور انھوں نے محمد بن سعید بن غزوان سے اور انھوں نے جناب السکونی سے نقل کیا ہے، وہ بیان کرتے ہیں کہ حضرت امام جعفر الصادقؑ نے فرمایا: ایک تیمم سے فائدہ نہ اُٹھاؤ مگر ایک نماز اور اس کے نوافل کے لیے۔

جناب الشیخ الطوسیؒ فرماتے ہیں: یہ دونوں حدیثوں کے الفاظ مختلف ہیں جب کہ راوی دونوں میں ایک ہے اور وہ ابوہمام ہے۔ کیونکہ ابوہمام نے امام رضاؑ سے نقل کیا ہے۔ اس روایت میں راوی محمد بن علی محبوب ہے اور دوسری روایت بھی ابوہمام سے نقل ہے اور اس میں راوی محمد بن احمد بن یحیٰی سے اور اس نے محمد بن سعید بن غزوان سے نقل کیا ہے دونوں میں حکم ایک ہے۔

یہ ان چیزوں میں سے ہے جن کی وجہ سے کسی روایت سے استدلال کمزور ہوجاتا ہے۔ اور اگر ان دونوں حدیثوں کو صحیح بھی مان لیا جائے تب بھی اس کو استحباب پر حمل کیا جائے گا کہ مستحب ہے جیسا کہ باوضو شخص کے لیے

https://www.shiabookspdf.com

https://www.shiabookspdf.com

مستحب ہے کہ وہ ہر نماز کے لیے تجدید وضو کرے۔ اگرچہ اس میں کوئی اختلاف نہیں ہے کہ ایک وضو سے کئی نمازوں کا پڑھنا جائز ومباح ہے۔

اور یہ بھی احتمال ہے کہ مراد یہ ہے کہ جب دو نمازوں کے درمیان اس کو پانی پر قدرت حاصل ہو جائے اور اس نے پانی کی طہارت حاصل نہیں۔ جو ہم نے احتمال دیا ہے اگر یہ ممکن نہ ہو تو پھر اس حدیث سے استدلال واحتجاج باطل ہو جائے گا۔ اور خود اس راوی نے وہ روایت بھی نقل کی ہے جو اس کے خلاف ہے اور اس سے تضاد رکھتی ہے۔ اور جو ہم نے بیان کیا ہے اس کو بیان کرتی ہے اور اس پر دلالت ہے۔

﴿حدیث نمبر 59/585﴾

ما أخبرني به الشيخ أيده الله تعالى عن أحمد بن محمد عن أبيه عن محمد بن يحيى و الحسين بن عبيد الله عن أحمد بن محمد بن يحيى عن أبيه محمد ابن يحيى عن محمد بن علي بن محبوب عن العباس عن أبي همام عن محمد بن سعيد عن السكوني عن جعفر بن محمد عن أبيه عليهم السلام قال: لا بأس بأن يصلي صلاة الليل والنهار بتيمم واحد ما لم يحدث أو يصب الماء. ثم قال أيده الله تعالى (ومن فقد الماء فلا يتيمم حتى يدخل وقت الصلاة ثم يطلبه أمامه وعن يمينه وعن شماله مقدار رمية سهمين من كل جهة ان كانت الارض سهلة، وإن كانت حزنة طلبه في كل جهة مقدار رمية سهم فأن لم يجد فليتيمم في آخر أوقات الصلاة عند الاياس منه ثم صلى بتيممه الذي شرحناه). قد مضى فيما تقدم ما يدل على وجوب الطلب للماء على ما قدره رمية سهمين مع زوال الخوف وإن مع حصول الخوف لا يجب الطلب، ويؤكد ذلك.

جناب الشیخ رحمہ اللہ نے جناب ابو ہمام سے نقل کیا ہے اور انھوں نے جناب محمد بن سعید سے اور انھوں نے جناب السکونی سے اور انھوں نے جناب امام جعفر صادق علیہ السلام سے نقل کیا ہے کہ آپؑ نے اپنے آباء کرام علیہم السلام سے نقل کرتے ہوئے فرمایا: ایک تیمم کے ساتھ دن و رات کی ساری نمازوں کو پڑھنے میں کوئی حرج نہیں جب تک حدث صادر نہ ہو یا پانی نہ مل جائے۔

https://www.shiabookspdf.com

https://www.shiabookspdf.com

پانی تلاش کرنے کی حد

مسئلة: جناب الشیخ المفید رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں: جو بندہ پانی نہ پائے تو جب تک نماز کا وقت نہ ہو جائے تیمم نہ کرے اور جب وقتِ نماز ہو جائے تو وہ اپنے چاروں اطراف دو تیروں کی مقدار کی مسافت کے اندر پانی کو طلب کرے۔ اگر زمین سہل و ہموار ہو اور اگر زمین سخت ناہموار ہو تو پھر ایک تیر کی مسافت کے برابر اپنے چاروں اطراف میں پانی کو طلب کرے۔ پھر اگر وہ پانی نہ پائے اور مایوس ہو جائے تو پھر نماز کے آخر وقت میں جا کر تیمم کرے اور نماز پڑھے جیسا کہ ہم نے اس کی وضاحت بیان کی ہے۔

جناب الشیخ الطوسی رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں: بیان ہو چکا ہے کہ پانی کا طلب کرنا دو تیروں کی مسافت میں اس وقت واجب ہے کہ جب کوئی خوف نہ ہو اور اگر خوف ہو خواہ اس کی جان کو یا اس کے مال کو یا درندے کا اُس وقت پانی کا طلب کرنا واجب نہیں ہے اور اس کی تاکید یہ والی روایت کرتی ہے۔

حدیث نمبر 60/586

https://www.shiabookspdf.com

ما رواه محمد بن الحسن الصفار عن ابراهيم بن هاشم عن النوفلي عن السكوني عن جعفر بن محمد عن أبيه عن علي عليهم السلام انه قال: يطلب الماء في السفر إن كانت الحزونة فغلوة سهم وإن كانت سهولة فغلوتين لا يطلب اكثر من ذلك. ولا ينافي هذا ما رواه.

جناب الشیخ رحمۃ اللہ علیہ نے جناب السکونی سے نقل کیا ہے اور انھوں نے امام جعفر صادق علیہ السلام سے اور آپؑ نے اپنے آباء کرام علیہم السلام کے ذریعے امیر المومنین علی علیہ السلام سے نقل کیا ہے کہ آپؑ نے فرمایا: سفر میں پانی تلاش کیا جائے ایک تیر کی مسافت کے برابر۔ اگر زمین سخت و ناہموار ہے اور اگر زمین سہل و ہموار ہے تو پھر دو تیروں کی مسافت کے برابر میں پانی کو تلاش کیا جائے گا۔

جناب الشیخ الطوسی رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں: یہ اس کے منافی نہیں جس کی روایت بیان کی گئی۔

حدیث نمبر 61/587

سعد عن الحسن بن موسى الخشاب عن علي بن إسباط عن علي بن سالم عن أبي عبد الله عليه السلام قال قلت له أتيمم وأصلي ثم أجد الماء وقد بقي علي وقت؛ فقال: لا

https://www.shiabookspdf.com

https://www.shiabookspdf.com

تعد الصلاة فان رب الماء هو رب الصعيد، فقال له داود بن كثير الرقي أفاطلب الماء يمينا وشمالا؛ فقال: لا تطلب الماء يمينا ولا شمالا ولا في بئر، إن وجدته على الطريق فتوضأ وإن لم تجده فامض. لان الوجه في هذا الخبر حال الخوف والضرورة. والذي يدل على ان التيمم إنما يجب في آخر الوقت.

جناب الشیخ رحمۃ اللہ علیہ نے جناب علی بن سالم سے نقل کیا وہ بیان کرتے ہیں کہ میں نے حضرت امام ابوعبداللہ علیہ السلام سے عرض کیا: میں نے تیمم کر کے نماز پڑھی تھی اور ابھی وقت تھا کہ مجھے پانی مل گیا تو اب اس کے لیے کیا حکم ہے؟

آپؑ نے فرمایا: نماز کا اعادہ واجب نہیں کیونکہ جو پانی کا ربّ ہے وہی زمین کا ربّ ہے۔

جناب داؤد کثیر الرقی نے آپؑ سے عرض کیا: کیا میں دائیں بائیں پانی کو تلاش کروں؟

آپؑ نے فرمایا: تم دائیں بائیں پانی کو تلاش نہ کرو اور نہ ہی کسی کنویں میں پانی تلاش کرو۔ اگر سر راہ پانی مل جائے تو وضو کرو اور اگر نہ ملے تو سفر جاری رکھو (یعنی پانی تلاش نہ کرو اور تیمم کر کے نماز پڑھو)۔

جناب الشیخ الطوسی رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں: یہ خبر بیان کرتی ہے کہ جب خوف و ضرورت کی حالت میں تیمم کیا جائے اور وہ روایت جو اس پر دلالت کرتی ہے کہ تیمم صرف آخر وقت کرنا واجب ہے۔ وہ ذیل میں ہے۔

حدیث نمبر 62/588

ما أخبرني به الشيخ أيده الله تعالى عن أبي القاسم جعفر ابن محمد عن محمد بن يعقوب عن محمد بن يحيى عن محمد بن الحسين عن صفوان عن العلا عن محمد بن مسلم قال سمعته يقول: إذا لم تجد ماء وأردت التيمم فأخر التيمم إلى آخر الوقت، فان فاتك الماء لا تفتك الارض.

جناب الشیخ رحمۃ اللہ علیہ نے جناب محمد بن مسلم سے نقل کیا، وہ بیان کرتے ہیں کہ میں نے آپؑ سے سنا ہے کہ جب تم پانی نہ پاؤ اور تیمم کرنے کا ارادہ کرو تو تیمم کو آخری وقت تک مؤخر کرو کیونکہ اگر پانی تم سے مفقود ہو گیا ہے تو زمین مفقود نہیں ہوگی۔

حدیث نمبر 63/589

وبهذا الاسناد عن محمد بن يعقوب عن علي بن ابراهيم عن أبيه عن ابن أبي عمير عن

https://www.shiabookspdf.com

https://www.shiabookspdf.com

ابن اذينة عن زرارة عن أحدهما عليهما السلام قال: إذا لم يجد المسافر الماء فليطلب ما دام في الوقت فإذا خاف أن يفوته الوقت فليتيمم وليصل في آخر الوقت فإذا وجد الماء فلا قضاء عليه وليتوضأ لما يستقبل. ثم قال أيده الله تعالى (ومن قام إلى صلاة بتيمم لفقد الماء ثم وجده بعد قيامه فيها فانه إن كان كبر تكبيرة الاحرام فليس عليه الانصراف من الصلاة، وإن لم يكن كبرها فلينصرف وليتطهر ثم ليستأنف الصلاة إن شاء الله تعالى). أقوى ما يدل عليه ان المتيمم مسوغ له الدخول بتيممه في الصلاة فإذا دخل في الصلاة لا توجب عليه الانصراف إلا بدليل يقطع العذر وليس هاهنا ما يقطع العذر وإن من دخل في الصلاة بتيمم ثم وجد الماء يجب عليه الانصراف عنها.

جناب الشیخ رحمہ اللہ نے جناب زرارہ رحمہ اللہ سے نقل کیا ہے اور وہ بیان کرتے ہیں کہ انھوں نے جناب امام محمد باقر علیہ السلام یا امام جعفر صادق علیہ السلام سے نقل کیا ہے کہ آپؑ نے فرمایا: جب مسافر پانی نہ پائے تو جب تک وقت باقی ہے اس وقت تک پانی طلب کرے اور جب وقت کے ختم ہونے کا خوف ہو تو پھر تیمم کرے اور نماز کو آخری وقت میں پڑھے۔ پس جب پانی مل جائے تو اس پر قضاء واجب نہیں۔ وہ بعد والی نمازوں کے لیے وضو کرے۔

مسئلة: جناب الشیخ المفید رحمہ اللہ فرماتے ہیں: پانی نہ ملنے کی وجہ سے جو بندہ تیمم کرے اور تیمم کرنے کے بعد نماز کے لیے کھڑا ہو جائے۔ پس اگر اس نے تکبیرۃ الاحرام کہہ دی ہے تو نماز کو ترک نہ کرے اور اگر اس نے تکبیرۃ الاحرام ابھی نہیں کی تو پھر وہ منصرف ہو جائے اور وضو کرے اور دوبارہ نئے سرے سے نماز کو شروع کرے۔ ان شاء اللہ!

جناب الشیخ الطوسی رحمہ اللہ فرماتے ہیں: سب سے قوی ترین دلیل جو دلالت کرتی ہے کہ تیمم نماز میں داخل ہونے کے لیے مجوز ہے (یعنی جائز قرار دیتا ہے) کہ اگر متیمم اپنے تیمم کی وجہ سے نماز شروع کرے تو اس کے لیے نماز سے انصراف کرنا جائز نہیں سوائے ایسی دلیل کے جو دلیل اس کے عذر کو قطع کرے اور اس میں کوئی ایسی دلیل جو قاطع عذر ہو وہ موجود نہیں ہے۔

اور اگر تیمم کی وجہ سے نماز میں داخل ہو جائے پھر اس کو پانی مل جائے تو پھر اس پر واجب ہے کہ وہ نماز کو چھوڑ دے اور وضو کرے۔

https://www.shiabookspdf.com

https://www.shiabookspdf.com

حدیث نمبر 64/590

روی أحمد بن محمد بن ابی نصر البزنطی قال حدثنی محمد ابن سماعة عن محمد بن حمران عن ابی عبد الله علیه السلام قال قلت له رجل تیمم ثم دخل فی الصلاة وقد کان طلب الماء فلم یقدر علیه ثم یؤتی بالماء حین یدخل فی الصلاة قال: یمضی فی الصلاة، واعلم انه لیس ینبغی لاحد أن یتیمم إلا فی آخر الوقت.

وما روی من الاخبار بأنه ینصرف عنه ما لم یرکع فمعناها انه إذا کان الوقت ممتدا لانصرافه والتوضؤ بالماء، ومتی کان الامر علی هذا فانما یوجب علیه الانصراف لانه قد دخل فی الصلاة فی غیر وقتها لان وقتها آخر الوقت وعند تضیق الزمان وانه متی لم یصلها فاتتة ومتی کان الوقت ممتدا یجب علیه الانصراف والتوضؤ حسب ما وردت به الاخبار، وقد دل علی ذلك روایة البزنطی وقوله انه لا ینبغی التیمم إلا فی آخر الوقت وبیناه أیضا فیما تقدم فیما رواه محمد بن مسلم وزرارة وانه لا یجوز التیمم إلا فی آخر الوقت، ومما ورد فی ذلك.

جناب الشیخ رحمہ اللہ نے جناب محمد بن حمران سے نقل کیا ہے، وہ بیان کرتے ہیں کہ میں نے حضرت امام ابوعبداللہ علیہ السلام کی خدمت میں عرض کیا: ایک بندے نے تیمم کیا اور نماز میں داخل ہو گیا حالانکہ وہ اس سے قبل پانی کو تلاش کر چکا تھا اور وہ حاصل نہ کر سکا۔ پھر پانی اس وقت لایا گیا جب وہ تیمم کر کے نماز شروع کر چکا ہوں تو اس کے لیے کیا حکم ہے؟ آپؑ نے فرمایا: وہ نماز کو جاری رکھے۔ جان لو! کسی بندے کے لیے جائز نہیں مگر یہ کہ وہ آخری وقت میں تیمم کرے۔

جناب الشیخ الطوسی رحمہ اللہ فرماتے ہیں: وہ اخبار جو بیان کرتی ہیں کہ جب تک وہ رکوع میں نہیں گیا وہ نماز کو ترک کر دے اور وضو کرے۔ ان سے مراد ہے کہ جب تیمم اس وقت کرے جب وقت وسیع ہو تو اس کے لیے ضروری ہے کہ نماز کو چھوڑ دے اور وضو کرے اور دوبارہ نماز پڑھے۔ تو جب معاملہ یوں ہو تو اس کے لیے واجب ہے کہ نماز کو چھوڑ دے کیونکہ وہ نماز میں اُس وقت داخل ہوا ہے جو اس کے لیے نہیں تھا اس کے لیے نماز میں داخل ہونے کا وقت آخری وقت ہے اور وقت تنگ ہو کہ اگر وہ اس وقت نہ پڑھے گا تو نماز قضاء ہو جائے گی۔

https://www.shiabookspdf.com

https://www.shiabookspdf.com

اور جب وقت وسیع ہو تو اس وقت اس پر واجب ہے کہ نماز کو چھوڑ دے اور وضو کرے اور دوبارہ نماز شروع کرے۔ جیسا کہ روایات میں وارد ہوا ہے اور اس پر وہ روایت دلالت کرتی ہے جس کو جناب البزنطی نے نقل کیا ہے اس میں آپؑ نے فرمایا: سزاوار نہیں کہ تیمم کیا جائے مگر آخری وقت میں۔ اور ان روایات میں سے ذیل میں بھی ذکر ہوں گی۔

حدیث نمبر 65/591

ما أخبرني به الشيخ أيده الله تعالى عن ابي القاسم جعفر ابن محمد عن محمد بن يعقوب عن الحسين بن محمد عن معلى بن محمد عن الوشا عن أبان ابن عثمان عن عبد الله بن عاصم قال سألت أبا عبد الله عليه السلام عن الرجل لا يجد الماء فيتيمم ويقوم في الصلاة فجاء الغلام فقال هو ذا الماء فقال: إن كان لم يركع فلينصرف وليتوضأ وإن كان ركع فليمض في صلاته.

https://www.shiabookspdf.com

جناب الشیخ رحمہ اللہ نے جناب عبداللہ بن عاصم سے نقل کیا ہے، وہ بیان کرتے ہیں کہ میں نے حضرت امام ابوعبداللہ علیہ السلام سے سوال کیا: ایک بندہ جو پانی نہ ملنے کی وجہ سے تیمم کرے اور نماز کے لیے کھڑا ہو گیا ہے۔ پھر اس کا غلام آیا اور اس نے کہا: پانی حاضر ہے تو اس وقت وہ کیا کرے؟

آپؑ نے فرمایا: اگر وہ رکوع تک نہیں پہنچا تو وہ نماز کو چھوڑ دے اور وضو کرے اور اگر رکوع میں داخل ہو گیا ہے تو پھر نماز کو جاری رکھے۔

حدیث نمبر 66/592

وروى هذا الحديث الحسين بن سعيد عن القاسم بن محمد عن أبان بن عثمان عن عبد الله بن عاصم مثله.

جناب الشیخ رحمہ اللہ نے ایک دوسری سند کے ساتھ ابان بن عثمان سے نقل کیا ہے اور انھوں نے جناب عبداللہ بن عاصم سے نقل کیا ہے اور اس نے امام ابوعبداللہ علیہ السلام سے اسی حدیث کو نقل کیا ہے۔

https://www.shiabookspdf.com

https://www.shiabookspdf.com

حدیث نمبر 67/593

ورواه محمد بن علي بن محبوب عن الحسن بن الحسين اللؤلؤي عن جعفر بن بشير عن عبد الله بن عاصم مثله. ثم قال أيده الله تعالى (ولو أن متيمما دخل في الصلاة فاحدث ما ينقض الوضوء من غير تعمد ووجد الماء لكان عليه أن يتطهر ويبني على ما مضى من صلاته ما لم ينحرف عن الصلاة إلى استدبارها أو يتكلم عامدا بما ليس من الصلاة).

جناب الشیخ رحمہ اللہ نے دوسری سند کے ساتھ جناب جعفر بن بشیر سے نقل کیا ہے اور انھوں نے جناب عبداللہ بن عاصم سے نقل کیا ہے اور انھوں نے گذشتہ حدیث کی مثل امام جعفر صادق علیہ السلام سے نقل کیا ہے۔

مسئلہ: جناب الشیخ المفید رحمہ اللہ فرماتے ہیں: اگر تیمم والا آدمی نماز شروع کردے۔ دوران نماز اس سے وہ حدث صادر ہوجائے جس سے وضو باطل ہوجاتا ہے اور وہ عمداً صادر نہ ہو اور اس کو پانی بھی مل جائے تو اس پر واجب ہے کہ وضو کرے اور پھر جہاں سے نماز کٹ (چھوڑی) ہوئی تھی وہی سے بناء رکھ کر آگے نماز کو جاری کرے۔ اگر وہ نماز سے منحرف ہونے کے دوران کعبہ کو پشت نہ کرچکا ہو یا عمداً کوئی ایسی کلام نہ کرے جو نماز کا حصّہ نہ ہو (اگر یہ ہوگیا تو پھر نماز باطل ہوجائے گی)۔

https://www.shiabookspdf.com

حدیث نمبر 68/594

يدل على ذلك ما أخبرني به الشيخ أيده الله تعالى عن أحمد ابن محمد عن أبيه عن محمد بن يحيى عن محمد بن علي بن محبوب، وأخبرني الحسين ابن عبيد الله عن أحمد بن محمد بن يحيى عن أبيه محمد بن يحيى عن محمد بن علي ابن محبوب عن العباس عن حماد بن عيسى عن حريز عن زرارة عن محمد بن مسلم عن أحدهما عليهما السلام قال قلت له رجل دخل في الصلاة وهو متيمم فصلى ركعة ثم أحدث فأصاب الماء قال: يخرج ويتوضأ ثم يبني على ما مضى من صلاته التي صلى بالتيمم.

جناب الشیخ رحمہ اللہ فرماتے ہیں: اس پر دلیل وہ روایت ہے جس کو جناب زرارہ نے جناب محمد بن مسلم سے نقل کی ہے اور وہ بیان کرتے ہیں کہ میں نے حضرت امام محمد باقر علیہ السلام یا امام جعفر صادق علیہ السلام سے عرض کیا: ایک بندہ تیمم

https://www.shiabookspdf.com

https://www.shiabookspdf.com

کرنے کے بعد نماز میں داخل ہو گیا اور ایک رکعت نماز پڑھی ہے کہ اس سے حدث صادر ہو گیا ہے اور پانی بھی مل گیا ہے تو وہ کیا کرے؟

آپؑ نے فرمایا: وہ نماز سے نکلے اور وضو کرے اور پھر اسی جگہ سے نماز کو شروع کرے جہاں سے انھوں نے چھوڑی تھی جس کو وہ تیمم کر کے پڑھ رہا تھا۔

﴿حدیث نمبر 69/595﴾

وأخبرني الشيخ أيده الله تعالى عن أحمد بن محمد عن أبيه عن محمد بن الحسن الصفار عن أحمد بن محمد بن عيسى عن الحسين بن سعيد عن حماد عن حريز عن زرارة ومحمد بن مسلم قال قلت في رجل لم يصب الماء وحضرت الصلاة فتيمم وصلى ركعتين ثم أصاب الماء أينقض الركعتين أو يقطعهما ويتوضأ ثم يصلي؟ قال: لا ولكنه يمضي في صلاته ولا ينقضها لمكان انه دخلها وهو على طهور بتيمم. قال زرارة فقلت له دخلها وهو متيمم فصلى ركعة وأحدث فأصاب ماءا قال: يخرج ويتوضأ ويبني على ما مضى من صلاته التي صلى بالتيمم. ولا يلزم مثل ذلك في المتوضي إذا صلى ثم أحدث أن يبني على ما مضى من صلاته لان الشريعة منعت من ذلك وهو انه لا خلاف بين أصحابنا ان من أحدث في الصلاة ما يقطع صلاته يجب عليه استينافها، ويدل عليه أيضا.

جناب الشیخ علیہ الرحمہ نے جناب زرارہ سے جناب محمد بن مسلم سے نقل کیا ہے، وہ بیان کرتے ہیں کہ میں نے حضرت امام علیہ السلام کی خدمت میں عرض کیا: نماز کا وقت ہو گیا اور بندہ نے تیمم کیا اور نماز پڑھنا شروع کر دی۔ اس نے دو رکعت نماز پڑھ لی۔ پھر اس کو پانی مل گیا۔ کیا اس کی نماز باطل ہو جائے گی یا وہ نماز کو روک کر وضو کرے اور پھر وہی سے نماز کو شروع کرے جہاں سے اس کے روکی تھی؟

آپؑ نے فرمایا: وہ نماز کو باطل نہ کرے اور نماز کو جاری رکھے۔ وہ نماز کو اس مقام پر باطل نہ کرے کیونکہ وہ تیمم کی طہارت پر تھا جب اس نے نماز کو شروع کیا تھا۔

جنابِ زرارہ بیان کرتے ہیں کہ میں نے عرض کیا: اگر تیمم والا بندہ نماز پڑھ رہا ہے اور اس نے ایک رکعت یا

https://www.shiabookspdf.com

https://www.shiabookspdf.com

دو رکعت نماز پڑھ لی ہے اور اس سے حدث صادر ہو گیا اور پانی بھی مل گیا ہے؟

آپؑ نے فرمایا: وہ نماز سے باہر آئے، وضو کرے اور وہیں سے نماز کی بناء رکھے جہاں سے اس نے تیمم کی صورت میں چھوڑی تھی۔

جناب الشیخ الطوسی رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں: یہ حکم وضو والے بندے کے لیے نہیں ہے۔ وہ جب نماز پڑھے اور اس سے حدث صادر ہو گیا ہے تو اس کے لیے وضو کرنے کے بعد وہی سے نماز کی بناء کی اجازت نہیں کیونکہ شرع نے اس کو اس طرح کرنے سے منع فرمایا ہے اور اس میں ہمارے اصحاب کے درمیان کوئی اختلاف نہیں۔ جس بندہ کو نماز میں ایسا حدث صادر ہو جائے جس سے نماز قطع ہو جائے تو وضو کے بعد اس پر نئے سرے سے نماز پڑھنا واجب ہے اور اس پر ذیل کی روایت دلالت کرتی ہے۔

حدیث نمبر 70/596

ما رواه محمد بن أحمد بن يحيى عن عباد بن سليمان عن سعد بن سعد عن محمد بن القاسم بن فضيل بن يسار عن الحسن بن الجهم قال سألته يعني أبا الحسن عليه السلام عن رجل صلى الظهر أو العصر فأحدث حين جلس في الرابعة فقال: إن كان قال أشهد أن لا إله إلا الله وأن محمدا رسول الله فلا يعيد وإن كان لم يتشهد قبل أن يحدث فليعد.

https://www.shiabookspdf.com

جناب الشیخ رحمۃ اللہ علیہ نے جناب الحسن بن الجہم سے نقل کیا، وہ بیان کرتے ہیں کہ میں نے حضرت امام ابوالحسن موسیٰ الکاظم علیہ السلام سے سوال کیا کہ ایک بندہ نماز ظہر یا نماز عصر پڑھ رہا ہے اور وہ چوتھی رکعت کے تشہد میں بیٹھا ہوا ہے تو اس سے حدث صادر ہو گیا ہے تو وہ کیا کرے؟

آپؑ نے فرمایا: اگر اس نے یہ کہہ لیا ہے: اشهد ان لا اله الا الله وان محمدًا رسول الله، پھر وہ نماز کا اعادہ نہ کرے اور اگر اس کا حدث تشہد پڑھنے سے قبل صادر ہو گیا ہے تو پھر وہ نماز کا اعادہ کرے۔

حدیث نمبر 71/597

محمد بن أحمد بن يحيى عن أحمد بن الحسن بن علي بن فضال عن عمرو بن سعيد عن مصدق بن صدقة عن عمار بن موسى عن ابي عبد الله عليه السلام في الرجل يكون في

https://www.shiabookspdf.com

https://www.shiabookspdf.com

صلاته فيخرج منه حب القرع فليس عيله شئ ولم ينقض وضوءه ، وإن خرج متلطخا بالعذرة فعليه أن يعيد الوضوء، وإن كان في صلاته قطع الصلاة وأعاد الوضوء والصلاة. ثم قال أيده الله تعالى (فان أحدث ذلك متعمدا كان عليه أن يتطهر ويستأنف الصلاة من أولها). إذا ثبت بما يدل عليه في المستقبل ان هذه الاشياء التي هي الكلام على سبيل العمد أو الانحراف إلى استدبار القبلة عامدا أو احداث حدث مما يقطع الصلاة ثبت انه يجب استينافها ونحن نذكر فيما بعد إن شاء الله تعالى ما يدل على ذلك ما فيه مقنع إن شاء الله تعالى.

جناب الشیخ رحمہ اللہ نے جناب عمار بن موسیٰ سے نقل کیا ہے، انھوں نے حضرت امام ابوعبداللہ علیہ السلام سے نقل کیا ہے کہ آپؑ نے فرمایا: اگر بندہ نماز میں ہو اور اس کے مقام پاخانہ سے کوئی کیڑا نکل آئے اور اس کے ساتھ کوئی چیز نہ ہو تو اس نماز کا وضو باطل نہیں ہوا وہ نماز باطل نہ کرے۔ اور اگر اس کیڑے کے ساتھ پاخانہ لگا ہو تو پھر اس کا وضو باطل ہے۔ وہ دوبارہ وضو کرے۔ اگر وہ نماز میں ہے تو اس کی نماز باطل ہے۔ وہ وضو دوبارہ کر کے نماز کا اعادہ کرے۔

مسئلۃ: جناب الشیخ المفید رحمہ اللہ فرماتے ہیں: اگر کوئی جان بوجھ کر حدث صادر کرے تو اس پر واجب ہے کہ وہ وضو کرے اور نماز کو اوّل سے دوبارہ پڑھے۔

جناب الشیخ الطوسی رحمہ اللہ فرماتے ہیں کہ عنقریب ہم ثابت کریں گے کہ ان اشیاء کہ جن میں سے ایک کلام ہے جو عمداً ہو یا قبلہ سے انحراف عمداً ہو یا کوئی ایسا حدث ہے جس سے نماز قطع ہو جاتی ہے تو اس کو عمداً صادر کیا جائے۔ تو اس پر نماز کا از سرِ نو پڑھنا واجب ہے اور ہم اس میں وہ ذکر کریں گے جو ان سے مقام پر قانع کنندہ ہوگا، ان شاء اللہ!

https://www.shiabookspdf.com

https://www.shiabookspdf.com

باب 9

تیمم کے اوصاف اور اس کے احکام

مسئلۃ: جناب الشیخ المفید رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں: جب انسان پیشاب کرے اور اس کے پاس پانی نہ ہو، پس اس کو چاہیے کہ وہ پیشاب کا استبراء اس انداز میں کرے جس طرح باب طہارت میں بیان کیا جاچکا ہے تاکہ پیشاب کی نالی میں جو بچ گیا وہ نکل جائے۔ پھر حشفہ کو کپڑا اگر موجود ہے تو اس سے خشک کرے، یا پتھر سے یا مٹی سے خشک کرے۔

جناب الشیخ الطوسی رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں: اس کی وضاحت باب طہارت میں ذکر ہو چکی ہے۔

https://www.shiabookspdf.com

تیمم کا طریقہ

مسئلۃ: جناب الشیخ المفید رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں کہ پھر بندہ اپنے دونوں ہاتھوں کی ہتھیلیوں کو زمین کے ظاہر پر مارے کہ دونوں ہتھیلیاں کھلی ہوں اور ان کی انگلیاں کھلی ہوں۔ پھر دونوں کو زمین سے اُٹھائے اور پھر ان کو جھاڑے، پھر ان کو اُٹھائے، پھر ان دونوں کے ذریعے سر کے بالوں سے لے کر ناک کی دونوں طرفوں کو آخر ناک تک مسح کرے۔ پھر وہ بائیں ہاتھ کی ہتھیلی کو اُٹھائے اور اس کو بائیں ہاتھ کی پشت پر رکھے اور پھر اس سے پہنچے سے لے کر انگلیوں کے اطراف کی طرف مسح کرے اور پھر دائیں ہاتھ کو اُٹھائے اور بائیں ہاتھ کی پشت پر رکھے اور پھر پہنچے سے لے کر انگلیوں کے اطراف تک مسح کرے۔

جب یہ انجام دے لے تو پھر اس کے لیے نماز پڑھنا حلال ہے۔

حدیث نمبر 1/598

يدل على ذلك ما أخبرني بيه الشيخ أيده الله تعالى عن أحمد ابن محمد عن أبيه عن سعد بن عبد الله عن أحمد بن محمد بن عيسى عن علي بن الحكم عن داود بن النعمان قال

https://www.shiabookspdf.com

https://www.shiabookspdf.com

سألت أبا عبد الله عليه السلام عن التيمم قال إن عمارا أصابته جنابة فتمعك كما تتمعك الدابة فقال له رسول الله صلى الله عليه وآله وهو يهزء به يا عمار تمعكت كما تتمعك الدابة، فقلنا له فكيف التيمم؛ فوضع يديه على الارض ثم رفعهما فمسح وجهه ويديه فوق الكف قليلاً.

جناب الشیخ رحمۃ اللہ علیہ نے جناب داؤد بن نعمان سے نقل کیا ہے وہ بیان کرتے ہیں کہ میں نے حضرت امام ابوعبداللہ علیہ السلام سے تیمم کے طریقہ کے بارے میں سوال کیا تو آپؑ نے فرمایا: جنابِ عمارؓ جب مجنب ہوجاتے (اور پانی نہ ہونے کی صورت میں) وہ زمین پر یوں لوٹ پوٹ کرتے جس طرح گدھا کرتا ہے (ان کو تیمم کے طریقہ کا علم نہیں تھا) تو رسول خدا صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے اَز روئے مزاح فرمایا: اے عمارؓ! تم گدھے کی مانند لیٹنی لیتے ہو۔

پھر ہم نے عرض کیا: پھر تیمم کیسے کریں؟

آپؑ نے اپنے دونوں ہاتھوں کو زمین پر رکھا۔ پھر ان کو اُٹھایا اور پھر آپؑ نے ان کے ذریعے چہرے کو مسح کیا اور دونوں ہاتھوں بند سے تھوڑا سا اُوپر سے مسح کیا۔

https://www.shiabookspdf.com

حدیث نمبر 2/599

وأخبرني الشيخ أيده الله تعالى عن أبي القاسم جعفر بن محمد عن محمد بن يعقوب عن على بن إبراهيم عن أبيه عن حماد بن عيسى عن بعض أصحابنا عن ابي عبد الله عليه السلام انه سئل عن التيمم فتلا هذه الآية (والسارق والسارقة فاقطعوا أيديهما) وقال: (اغسلوا وجوهكم وأيديكم إلى المرافق)، وقال: وامسح على كفيك من حيث موضع القطع، وقال: (وما كان ربك نسيا).

جناب الشیخ رحمۃ اللہ علیہ نے جناب حماد بن عیسیٰ سے نقل کیا ہے اور انھوں نے اپنے ایک ساتھی سے نقل کیا ہے اور اس نے حضرت امام ابوعبداللہ علیہ السلام سے نقل کیا ہے کہ آپؑ نے تیمم کے بارے میں سوال کیا گیا۔

آپؑ نے اس آیت کی تلاوت کی: وَالسَّارِقُ وَالسَّارِقَةُ فَاقْطَعُوْا اَيْدِيَهُمَا "چور اور چورنی دونوں کے ہاتھ کاٹ دو"۔ اور پھر اس آیت کی تلاوت فرمائی: فَاغْسِلُوْا وُجُوْهَكُمْ وَاَيْدِيَكُمْ اِلَى الْمَرَافِقِ (سورۂ مائدہ: آیت ۶)

پھر فرمایا: جس مقام سے ہاتھ کٹ ہوں گے اس جگہ مسح کرو اور پھر فرمایا: تمھارا ربّ بھولا نہیں۔

https://www.shiabookspdf.com

https://www.shiabookspdf.com

حدیث نمبر 3/600

وبهذا الاسناد عن محمد بن الحسين عن صفوان عن الكاهلي قال سألته عن التيمم قال: فضرب بيده على البساط فمسح بها وجهه ثم مسح كفيه احداهما على ظهر الاخرى.

جناب الشیخ رحمہ اللہ نے جناب صفوان الکاہلی سے نقل کیا ہے، وہ بیان کرتے ہیں کہ میں نے امام صادق علیہ السلام سے تیمم کے بارے میں سوال کیا۔ آپؑ نے اپنے ہاتھ کو فرش پر مارا اور پھر اس کے ذریعے اپنے چہرے کو مسح کیا۔ پھر ایک ہاتھ سے دوسرے کی پشت کو مسح کیا۔

حدیث نمبر 4/601

وأخبرني الشيخ أيده الله تعالى عن أحمد بن محمد عن أبيه عن محمد بن الحسن الصفار عن أحمد بن محمد عن الحسين بن سعيد عن أحمد بن محمد عن ابن بكير عن زرارة قال سألت أبا جعفر عليه السلام عن التيمم فضرب بيديه الارض ثم رفعهما فنفضهما ثم مسح بهما جبهته و كفيه مرة واحدة.

جناب الشیخ رحمہ اللہ نے جناب زرارہ رحمہ اللہ سے نقل کیا ہے، وہ بیان کرتے ہیں کہ میں نے حضرت امام ابوجعفر الباقر علیہ السلام سے تیمم کے بارے میں سوال کیا۔ آپؑ نے اپنے دونوں ہاتھوں کو زمین پر مارا۔ پھر دونوں کو اُٹھایا اور جھاڑا پھر ان کے ذریعے پیشانی کو مسح کیا۔ پھر دونوں ہاتھوں کی پشت کو ایک مرتبہ مسح کیا۔

حدیث نمبر 5/602

وأما الخبر الذي رواه الحسين بن سعيد عن عثمان عن سماعة قال: سألته كيف التيمم؛ فوضع يده على الارض فمسح بها وجهه وذراعيه إلى المرفقين. فانما أراد به الحكم لا الفعل لانه إذا مسح ظاهر الكف فكأنه غسل ذراعيه في الوضوء فيحصل له بمسح الكفين في التيمم حكم غسل الذراعين في الوضوء، والذي يدل على انه لم يرد

مسح الذراعين في الفعل.

https://www.shiabookspdf.com

https://www.shiabookspdf.com

جناب الشیخ رحمہ اللہ فرماتے ہیں، وہ روایت جس کو جناب سماعہ سے نقل کیا ہے اور وہ بیان کرتے ہیں کہ میں نے امام علیہ السلام سے تیمم کے بارے میں سوال کیا کہ کیسے کیا جائے گا؟

آپؑ نے اپنا ہاتھ زمین پر رکھا پھر اس کے ذریعے اپنے چہرے اور دونوں ہاتھوں کا کہنیوں سمیت مسح کیا۔

جناب الشیخ الطوسی رحمہ اللہ فرماتے ہیں: اس روایت میں جو ذکر ہوا ہے اس سے تیمم کا حکم مراد ہے نا کہ فعل کیونکہ فعل تیمم دونوں ہاتھوں کی پشت کو مسح کرنا ہے جیسا کہ دونوں ہاتھوں کو وضو میں دھونا واجب ہے۔ پس ایسے ہی تیمم میں دونوں ہاتھوں کی پشت کو مسح کرنا واجب ہے۔ (امامؑ آپ کو یہ بتانا چاہتے ہیں جیسے وضو میں ہاتھوں کو کہنیوں سمیت دونوں واجب ہیں تو تیمم میں دونوں ہاتھوں کی پشت کو مسح کرنا واجب ہے)۔ وہ حدیث جو اس کو بیان کرتی ہیں کہ تیمم میں دونوں کہنیوں کو مسح کرنا واجب نہیں وہ ذیل میں ذکر ہے۔

حدیث نمبر 6/603

ما أخبرنا به الشيخ أيده الله تعالى عن أحمد بن محمد عن أبيه عن سعد بن عبد الله عن أحمد بن محمد عن الحسين بن سعيد عن فضالة بن ايوب عن حماد بن عثمان عن زرارة قال سمعت أبا جعفر عليه السلام يقول: وذكر التيمم وما صنع عمار فوضع أبو جعفر عليه السلام كفيه على الارض ثم مسح وجهه و كفيه ولم يمسح الذراعين بشئ. ثم قال أيده الله تعالى (فإذا كان حدثه من الغائط استبرأ بثلاثة أحجار طاهرة لم تستعمل في ازالة النجاسة قبل ذلك يأخذ منها حجرا فيمسح به الموضع ويلقيه، ثم يأخذ الحجر الثاني فيمسح به الموضع ويلقيه، ثم يمسح الثالث ويتبع مواضع النجاسة الظاهرة فيزيلها بالاحجار ولا يجوز أن يتطهر بحجر واحد ثم يصنع في التيمم كما وصفناه من ضرب التراب بباطن كفيه ومسح وجهه وظاهر كفيه وقد زال عنه بذلك حكم النجاسة كما قدمناه). فهذا كله قد مضى شرحه فيما تقدم، ويؤكده أيضا.

جناب الشیخ رحمہ اللہ نے جناب زرارہ رحمہ اللہ سے نقل کیا ہے، وہ بیان کرتے ہیں کہ میں نے امام ابوجعفر الباقر علیہ السلام سے سنا ہے کہ آپؑ نے تیمم کا ذکر کیا جو کہ جناب عمارؓ کیا کرتے تھے اس کو بیان کیا۔ پھر اپنی دونوں ہتھیلیوں کو زمین پر رکھا۔ پھر ان کے ذریعے اپنے چہرے کو مسح کیا اور دونوں ہاتھوں کی پشت کو مسح اور دونوں بازوؤں اور کہنیوں کا مسح نہیں کیا۔

https://www.shiabookspdf.com

https://www.shiabookspdf.com

مسئلة: جناب الشیخ المفید رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں: جب کوئی بندہ پاخانہ کرے تو وہ تین پاک پتھر کہ جن کو پہلے نجاست دُور کرنے کے لیے استعمال نہ کیا گیا ہو ان کے ذریعے مقامِ پاخانہ کو پاک کرے۔ پس وہ ان تین پتھروں میں سے ایک کو اُٹھائے اور اس کے ذریعے مقامِ پاخانہ کو صاف کرے اور پھر اس کو پھینک دے اور پھر دوسرا اُٹھائے اور پھر مقامِ پاخانہ کو اس سے صاف کرے۔ پھر اس کو پھینک دے اور پھر ایسے ہی آخری کو اُٹھائے اور مقامِ نجاست کے ظاہر کو صاف کرے۔ پس نجاست کو پتھروں سے زائل کرے۔ ایک پتھر سے طہارت حاصل نہیں ہوگی۔ پھر جیسا کہ تیمم میں ہم نے بیان کیا ہے کہ دونوں ہاتھوں کی ہتھیلیوں کو زمین پر مارے اور ان سے اپنے چہرے کو مسح کرے اور پھر دونوں ہاتھوں کی پشت کو مسح کرے۔ تو اس طرح اس سے حکمِ نجاست زائل ہو جائے گا جیسا کہ ہم نے پہلے بیان کر دیا ہے۔

یہ سب پہلے تفصیل سے بیان ہو چکا ہے اور نیز اس کی تاکید یہ روایات کرتی ہیں۔

https://www.shiabookspdf.com

حدیث نمبر 7/604

ما أخبرني به الشيخ أيده الله تعالى عن أحمد بن محمد عن أبيه عن سعد بن عبد الله عن أحمد بن محمد بن عيسى عن الحسين بن سعيد عن صفوان ابن يحيى وفضالة بن أيوب والحسن بن علي بن فضال عن عبد الله بن بكير عن زرارة عن أبي جعفر عليه السلام قال سألته عن التمسح بالاحجار فقال: كان الحسين بن علي عليهما السلام يمسح بثلاثة أحجار.

جناب الشیخ رحمۃ اللہ علیہ نے جنابِ زرارہ رحمۃ اللہ علیہ سے نقل کیا ہے، وہ بیان کرتے ہیں کہ میں نے حضرت امام ابوجعفر الباقر علیہ السلام سے پتھر سے استنجاء کرنے کے بارے میں سوال کیا۔

آپؑ نے فرمایا: امام الحسین بن علی علیہما السلام تین پتھروں سے مسح کرتے تھے (یعنی تین پتھروں سے مقامِ پاخانہ کو پاک کرتے تھے)۔

حدیث نمبر 8/605

وبهذا الاسناد عن الحسين بن سعيد عن حماد عن حريز عن زرارة عن أبي جعفر عليه

https://www.shiabookspdf.com

https://www.shiabookspdf.com

السلام قال: لا صلاة إلا بطهور، ويجزيك من الاستنجاء ثلاثة أحجار بذلك جرت السنة من رسول الله صلى الله عليه وآله، وأما البول فانه لابد من غسله.

جناب الشیخ رحمۃ اللہ علیہ نے جناب زرارہ رحمۃ اللہ علیہ سے نقل کیا ہے اور انھوں نے حضرت امام ابوجعفر الباقر علیہ السلام سے نقل کیا ہے کہ آپؑ نے فرمایا: طہارت کے بغیر نماز نہیں ہے اور تیرے لیے استنجاء کے لیے تین پاک پتھر کافی ہیں اور یہ رسولِ خدا صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم سے سنت جاری ہے لیکن مقامِ پیشاب کو پانی سے پاک کرنا ضروری ہے۔

حدیث نمبر 9/606

وبهذا الاسناد عن حماد عن حريز عن زرارة قال: كان يستنجي من البول ثلاث مرات ومن الغائط بالمدر والخرق.

جناب الشیخ رحمۃ اللہ علیہ نے جناب زرارہ سے نقل کیا ہے، وہ فرماتے ہیں کہ پیشاب سے استنجاء تین مرتبہ ہے اور پاخانہ سے پتھر یا کپڑے سے کیا جائے گا۔

https://www.shiabookspdf.com

حدیث نمبر 10/607

وأخبرني الشيخ أيده الله تعالى عن ابي القاسم جعفر بن محمد عن أبيه عن سعد بن عبد الله عن أحمد بن محمد عن بعض أصحابنا رفعه إلى ابي عبد الله عليه السلام قال: جرت السنة في الاستنجاء بثلاثة أحجار أبكار ويتبع بالماء. ثم قال أيده الله تعالى: (وإن كان المحدث جنبا يرين الطهارة استبرأ قبل التيمم بما بيناه فيما سلف ثم ضرب الارض بباطن كفيه ضربة واحدة يمسح بهما وجهه من قصاص شعره إلى طرف أنفه ثم ضرب الارض بهما ضربة اخرى ويمسح باليسرى منهما ظهر كفه اليمنى وباليمنى ظهر كفه اليسرى وقد زال عنه حكم الجنابة وحلت له الصلاة).

جناب الشیخ رحمۃ اللہ علیہ نے جناب احمد بن محمد سے نقل کیا ہے، اور اپنے ایک ساتھی سے سند مرفوعہ کے ساتھ امام ابوعبداللہ علیہ السلام سے نقل کیا ہے کہ آپؑ نے فرمایا: استنجاء میں سنت تین پتھر کہ جو ابکار ہو (یعنی ان کو پہلے استنجاء کے لیے استعمال نہ کیا گیا ہو) سے استنجاء کیا جائے اور اس کے بعد پانی سے دھویا جائے۔

https://www.shiabookspdf.com

https://www.shiabookspdf.com

غسلِ جنابت کے عوض تیمم

مسئلۃ: جناب الشیخ المفید رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں: اگر محدث مجنب ہوں اور وہ تیمم کے ذریعے طہارت حاصل کرنا چاہتا ہے تو وہ تیمم سے قبل استبراء بالبول کرے جیسا کہ ہم نے پہلے بیان کر دیا ہے۔ پھر وہ ہاتھوں کی دونوں ہتھیلیوں کو زمین پر ایک مرتبہ مارے اور ان دونوں کے ذریعے سر کے بالوں کی ابتداء سے لے کر ناک کے اطراف تک چہرے کو مسح کرے۔ پھر دوسری مرتبہ ہاتھوں کو زمین پر مارے اور پھر بائیں ہاتھ کے ذریعے دائیں ہاتھ کی پشت کو مسح کرے اور پھر دائیں ہاتھ سے بائیں ہاتھ کی پشت کو مسح کرے اور یوں کرنے سے اس سے جنابت کا حکم زائل ہو جائے گا اور اس کے لیے نماز پڑھنا مباح ہوگا۔

﴿حدیث نمبر 11/608﴾

يدل عليه ما أخبرني به الشيخ أيده الله تعالى عن أحمد ابن محمد عن أبيه عن الحسين بن الحسن بن أبان عن الحسين بن سعيد عن ابن سنان عن ابن مسكان عن ليث المرادي عن ابي عبد الله عليه السلام في التيمم قال: تضرب بكفيك على الارض مرتين ثم تنفضهما وتمسح بهما وجهك وذراعيك.

جناب الشیخ رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں: اس حکم پر وہ حدیث دلالت کرتی ہے جس کو جناب لیث المرادی نے امام ابوعبداللہ علیہ السلام سے نقل کیا ہے، آپؑ نے فرمایا: تم اپنی دونوں ہتھیلیوں کو زمین پر دو مرتبہ مارو اور ان کو جھاڑو، پھر ان سے اپنے چہرے اور اپنے دونوں بازوؤں کو مسح کرو۔

﴿حدیث نمبر 12/609﴾

وأخبرني الشيخ أيده الله تعالى عن أحمد بن محمد عن أبيه عن سعد بن عبد الله عن أحمد بن محمد عن اسماعيل بن همام الكندي عن الرضا عليه السلام قال: التيمم ضربة للوجه وضربة للكفين.

جناب الشیخ رحمۃ اللہ علیہ نے جناب اسماعیل بن ہمام الکندی سے نقل کیا ہے اور انھوں نے امام رضا علیہ السلام سے نقل کیا ہے کہ آپؑ نے فرمایا: تیمم ایک ضرب چہرے کے لیے اور دوسری ضرب ہاتھوں کے لیے ہے۔

https://www.shiabookspdf.com

https://www.shiabookspdf.com

حدیث نمبر 13/610

وأخبرني الشيخ أيده الله تعالى عن أحمد بن محمد عن أبيه عن الحسين بن الحسن بن أبان عن الحسين بن سعيد عن صفوان بن يحيى عن العلا عن محمد بن مسلم عن أحدهما عليهما السلام قال سألته عن التيمم فقال: مرتين مرتين للوجه واليدين.

جناب الشیخ رحمۃ اللہ علیہ نے جناب محمد بن مسلم سے نقل کیا ہے اور انھوں نے حضرت امام محمد باقر یا امام صادق علیہما السلام سے نقل کیا ہے کہ میں نے آپؑ سے تیمم کے بارے میں سوال کیا۔

آپؑ نے فرمایا: دو دو مرتبہ ہے، چہرے اور دونوں ہاتھوں کے لیے۔

حدیث نمبر 14/611

وبهذا الاسناد عن الحسين بن سعيد عن حماد عن حريز عن زرارة عن ابي جعفر عليه السلام قال قلت له كيف التيمم؟ قال: هو ضرب واحد للوضوء، والغسل من الجنابة تضرب بيدك مرتين ثم تنفضهما نفضة للوجه ومرة لليدين، ومتى أصبت الماء فعليك الغسل إن كنت جنباً والوضوء إن لم تكن جنبا.

https://www.shiabookspdf.com

جناب الشیخ رحمۃ اللہ علیہ نے جناب زرارہ رحمۃ اللہ علیہ سے نقل کیا ہے اور انھوں نے بیان کیا ہے کہ میں نے حضرت امام ابوجعفر علیہ السلام سے عرض کیا: تیمم کیسے کرتا ہے؟

آپؑ نے فرمایا: وضو کے لیے ہاتھوں کو زمین پر ایک دفعہ مارو اور غسل جنابت کے عوض تیمم کے لیے ہاتھوں کو دو مرتبہ زمین پر مارو۔ پھر ان دونوں کو جھاڑو۔ ایک دفعہ چہرے کے لیے اور دوسری دفعہ ہاتھوں کے لیے۔ اور جب تجھے پانی مل جائے تو اگر تم مجنب ہو تو غسل کرنا واجب ہے۔ اور اگر مجنب نہیں ہو تو پھر وضو کرنا واجب ہے۔

حدیث نمبر 15/612

وبهذا الاسناد عن الحسين بن سعيد عن ابن ابي عمير عن ابن اذينة عن محمد بن مسلم قال سألت أبا عبد الله عليه السلام عن التيمم فضرب بكفيه الارض ثم مسح بهما وجهه ثم ضرب بشماله الارض فمسح بها مرفقه إلى أطراف الاصابع واحدة على

https://www.shiabookspdf.com

https://www.shiabookspdf.com

ظهرها وواحدة على بطنها ثم ضرب بيمينه الارض ثم صنع بشماله كما صنع بيمينه ثم قال هذا التيمم على ما كان فيه الغسل، وفي الوضوء الوجه واليدين إلى المرفقين والقى ما كان عليه مسح الرأس والقدمين فلا يؤمم بالصعيد. فما تضمن هذا الحديث من أنه مسح من المرفق إلى أطراف الاصابع واحدة على ظهرها وواحدة على بطنها معناه ما تقدم فى تأويل خبر سماعة الذى رواه عنه عثمان ابن عيسى وان المراد به الحكم دون الفعل، فكأنه قال مسح على ظهر كفه فحصل له حكم من غسل يده من المرفق ظاهرها وباطنها . وهذا لا ينقض ما ذهبنا إليه ، ان قال قائل إن الخبرين الاولين اللذين أحدهما عن ابى بصير ليث المرادى عن أبي عبد الله عليه السلام والثانى عن اسماعيل بن همام الكندى عن الرضا عليه السلام مع الخبر الذى رواه صفوان بن يحيى عن العلا عن محمد بن مسلم عن أحدهما عليه السلام ليس فى ظاهرها أن الضربتين أو المرتين إنما هى لغسل الجنابة دون الوضوء فمن أين لكم انه مقصور على حكم الجنابة؛ وهلا قلتم بما ذهب إليه غيركم من أن الفرض فى الوضوء أيضا مرتان؛ قيل: له إذا ثبت أخبار كثيرة تتضمن ان الفرض فى التيمم مرة مرة ثم جاءت هذه الاخبار متضمنة للدفعتين حملنا ما يتضمن الحكم مرة على الوضوء وما يتضمن الحكم مرتين على غسل الجنابة لئلا يتناقض الاخبار، مع انا قد أوردنا خبرين مفسرين لهذه الاخبار أحدهما عن حريز عن زرارة عن ابى جعفر عليه السلام ، والآخر عن ابن ابى عمير عن ابن اذينة عن محمد بن مسلم عن ابى عبد الله عليه السلام، وأن التيمم من الوضوء مرة واحدة ومن الجنابة مرتان ومما ورد من الاخبار التى تتضمن الفرض مرة على جهة الاطلاق خبر ابن بكير عن زرارة المتقدم، وأيضاً.

جناب الشیخ رحمہ اللہ نے جناب محمد بن مسلم سے نقل کیا، وہ بیان کرتے ہیں کہ میں نے حضرت امام ابوعبداللہ علیہ السلام سے تیمم کے بارے میں سوال کیا۔

آپؑ نے اپنے دونوں ہاتھوں کو زمین پر مارا اور پھر دونوں کے ذریعے اپنے چہرے کا مسح کیا۔ پھر بائیں ہاتھ کو زمین پر مارا اور اس کے ذریعے اپنی کہنی سے انگلیوں کی طرف ایک ظاہر کو مسح کیا اور ایک دفعہ باطن کو مسح کیا۔ پھر

https://www.shiabookspdf.com

https://www.shiabookspdf.com

آپؑ نے اپنے دائیں ہاتھ کو زمین پر مارا اور پھر وہی کام انجام دیا جو بائیں ہاتھ سے کیا تھا۔ پھر فرمایا: یہ تیمم اس کے لیے ہے جس پر غسل کرنا واجب ہے۔ وضو میں چہرے اور ہاتھوں کی کہنیوں سمیت کے لیے ایک اور سر کا مسح اور قدموں کا مسح کرنے کو چھوڑ دیا۔ پس ان دونوں پر آپؑ نے تیمم نہ کیا۔

جناب الشیخ الطوسی رحمہ اللہ فرماتے ہیں: اس حدیث میں جو ذکر ہوا ہے کہ آپؑ نے ہاتھوں کو کہنی سے انگلیوں کے اطراف کی طرف ایک دفعہ ظاہر کے لیے اور ایک دفعہ باطن کے لیے اس کے بارے عرض ہے کہ وہی تاویل کی جائے گی جو سماعہ کی خبر میں کی گئی ہے، جس کو جناب عثمان بن عیسیٰ نے سماعہ سے نقل کیا ہے کہ اس میں مراد حکم ہے نہ کہ فعل۔ گویا آپؑ نے فرمایا: ہاتھوں کے ظاہر پر مسح کیا۔ پس اس سے ہاتھوں کو کہنیوں سمیت ظاہر اور باطن کو دھوئے۔ یہ جو ہم نے بیان کیا یہ اس کے منافی نہیں ہے۔

سوال: اگر کوئی کہنے والے یہ کہے کہ وہ دونوں روایات جو پہلی ہیں جن میں ایک ابوبصیر لیث مرادی نے امام جعفر صادق علیہ السلام سے نقل کیا ہے۔ حدیث نمبر 11 اور دوسری حدیث جو اسماعیل بن ہمام الکندی نے امام رضا علیہ السلام سے نقل کی ہے۔ حدیث نمبر 12 اور اس کے ساتھ وہ حدیث جو صفوان بن یحییٰ نے علاء سے اور انھوں نے جناب محمد بن مسلم سے نقل کیا ہے اور اس نے امام علیہ السلام سے نقل کیا ہے۔ (حدیث نمبر 13) اپنے ظاہر پر نہیں ہے کہ جن میں آپؑ نے فرمایا: دو ضربیں یا دو دفعہ مارنا۔ یہ حکم غسل جنابت کے لیے ہے تا کہ وضو کے لیے۔

آپؑ نے ان کو فقط غسل جنابت میں منحصر کیوں قرار دیا ہے۔ تم اس کے قائل کیوں نہیں ہوتے جس کا تمھارا غیر قائل ہوا ہے کہ وضو کے لیے بھی دو دفعہ ہاتھوں کو زمین پر مارنا ہے؟

جواب: تو اس کے جواب میں کہا جائے کہ بہت زیادہ روایات ہیں جو ثابت کرتی ہیں کہ تیمم ایک ایک دفعہ ہے۔ پھر یہ اخبار ہیں جو بیان کرتی ہیں کہ دو دفعہ ہاتھوں کو مارنا ہے تو وہ روایات جو ایک دفعہ کو بیان کرتی ہیں وہ وضو کو بیان کرتی ہیں اور جو دو دفعہ مارنے کو بیان کرتی ہیں یہ حکم غسل جنابت کے لیے ہے تا کہ ان اخبار کے درمیان تناقض نہ پایا جائے۔ اس کے ساتھ ساتھ ہم نے ان اخبار میں سے دو خبروں کی تفسیر بیان کر دی ہے۔ ایک وہ جو زرارہ نے امام ابوجعفر علیہ السلام سے نقل کی ہے اور دوسری امام محمد بن مسلمؒ نے امام ابوعبداللہ علیہ السلام سے نقل کی ہے، جن میں بیان ہوا ہے کہ وضو میں ایک دفعہ اور غسل کے لیے دو دفعہ ہے۔ اور وہ روایات بھی ہیں جن میں علی الاطلاق ایک دفعہ

https://www.shiabookspdf.com

https://www.shiabookspdf.com

کو بیان کیا ہے۔ ان میں سے ایک ابن بکیر سے اور انھوں نے زرارہ سے نقل کی ہے جو گزر چکی ہیں۔ نیز اس کے علاوہ اور بھی روایات ہیں۔

حدیث نمبر 16/613

ما أخبرني به الشيخ أيده الله تعالى عن ابي القاسم جعفر ابن محمد عن محمد بن يعقوب عن علي بن ابراهيم عن أبيه وعلي بن محمد عن سهل بن زياد جميعا عن أحمد بن محمد بن أبي نصر عن ابن بكير عن زرارة قال سألت أبا جعفر عليه السلام عن التيمم فضرب بيده اليمنى الارض ثم رفعها فنفضها ثم مسح بها جبينه و كفيه مرة واحدة.

جناب الشیخ رحمہ اللہ نے جناب زرارہ رحمہ اللہ سے نقل کیا ہے، وہ بیان کرتے ہیں کہ میں نے جناب امام ابوجعفر علیہ السلام سے تیمم کے بارے میں سوال کیا۔ پس آپؑ نے دائیں ہاتھ کو زمین پر مارا پھر اس کو اُٹھایا اور جھاڑا پھر اس سے پیشانی کو مسح کیا اور پھر دونوں ہاتھوں کا ایک دفعہ مسح کیا۔

https://www.shiabookspdf.com

حدیث نمبر 17/614

وأخبرني الشيخ أيده الله تعالى عن ابي القاسم جعفر بن محمد عن ابيه عن محمد بن الحسن الصفار عن أحمد بن محمد عن الحسين بن سعيد عن صفوان عن عمرو بن ابي المقدام عن أبي عبد الله عليه السلام انه وصف التيمم فضرب بيديه على الارض ثم رفعهما فنفضهما ثم مسح على جبينه و كفيه مرة واحدة.

جناب الشیخ رحمہ اللہ نے جناب عمرو ابن ابی المقدم سے نقل کیا ہے اور انھوں نے امام جعفر صادق علیہ السلام سے نقل کیا ہے کہ آپؑ نے تیمم کو بیان کیا۔ پھر آپؑ نے دونوں ہاتھوں کو زمین پر مارا اور پھر ان کو اُٹھایا اور ان کو جھاڑا۔ پھر ان کو پیشانی پر مسح کیا اور دونوں ہاتھوں کی پشت کو ایک دفعہ مسح کیا۔

حدیث نمبر 18/615

وبهذا الاسناد عن الحسين بن سعيد عن القاسم بن عروة عن ابن بكير عن زرارة عن ابي جعفر عليه السلام في التيمم قال: تضرب بكفيك الارض ثم تنفضهما وتمسح

https://www.shiabookspdf.com

https://www.shiabookspdf.com

وجهك ويديك. ثم قال الشيخ أيده الله تعالى (وكذلك تصنع الحائض والنفساء والمستحاضة بدلا من الغسل إذا فقدن الماء أو كان يضر بهن استعماله).

جناب الشیخ رحمہ اللہ نے جناب زرارہ رحمہ اللہ سے نقل کیا ہے اور انھوں نے امام ابوجعفر الباقر علیہ السلام سے نقل کیا ہے کہ آپؑ نے فرمایا: تم اپنے دونوں ہاتھوں کو زمین پر مارو۔ پھر ان کو جھاڑو پھر اپنے چہرے اور ہاتھوں کو مسح کرو۔

حائض ونفساء اور مستحاضہ کے لیے غسل

مسئلة: جناب الشیخ المفید رحمہ اللہ فرماتے ہیں: ایسی وہ عورت جو حیض سے پاک ہو یا نفاس سے پاک ہوجائے خونِ استحاضہ سے پاک ہوجائے اور وہ پانی نہ پائیں یا ان کے لیے پانی کا استعمال ضرر رساں ہو تو وہ غسل کے عوض تیمم کرنا چاہیں تو وہ بھی ایسا ہی کریں گی (یعنی مجنب کی مانند تیمم کریں گی)۔

حدیث نمبر 19/616

https://www.shiabookspdf.com

فاخبرني الشيخ أيده الله تعالى عن ابي القاسم جعفر بن محمد عن محمد بن يعقوب عن محمد بن يحيى عن أحمد بن محمد عن عثمان بن عيسى عن ابن مسكان عن ابي بصير قال سألته عن رجل كان في سفر وكان معه ماء فنسيه فتيمم وصلى ثم ذكر أن معه ماءا قبل أن يخرج الوقت قال: عليه أن يتوضأ ويعيد الصلاة، قال وسألته عن تيمم الحائض والجنب سواء إذا لم يجدا ماءا؟ قال: نعم.

جناب الشیخ رحمہ اللہ نے جناب ابوبصیر رحمہ اللہ سے نقل کیا ہے وہ بیان کرتے ہیں کہ میں نے آپؑ سے اس بندے کے بارے میں سوال کیا جو مسافر ہے۔ اس کے پاس پانی تھا۔ وہ بھول گیا اور اس نے تیمم کرکے نماز پڑھ لی ہے اور پھر اسے نماز کا وقت ختم ہونے سے قبل یاد آگیا ہے کہ اس کے پاس پانی ہے، وہ کیا کرے؟

آپؑ نے فرمایا: وہ وضو کرے اور نماز کو دوبارہ پڑھے۔

ابوبصیر: میں نے آپؑ سے حائض اور مجنب کے تیمم کے بارے میں سوال کیا کہ جب پانی نہ ہو تو کیا دونوں حکم میں برابر ہیں؟

آپؑ نے فرمایا: ہاں۔

https://www.shiabookspdf.com

https://www.shiabookspdf.com

حدیث نمبر 20/617

وأخبرني الشيخ أيده الله تعالى عن ابي القاسم جعفر بن محمد عن أبيه عن سعد بن عبد الله عن أحمد بن الحسن بن علي بن فضال عن عمرو ابن سعيد عن مصدق بن صدقة عن عمار بن موسى الساباطي عن ابي عبد الله عليه السلام قال سألته عن التيمم من الوضوء والجنابة ومن الحيض للنساء سواء؟ فقال: نعم.

جناب الشیخ رحمہ اللہ نے جناب عمار بن موسیٰ الساباطی سے نقل کیا ہے، وہ بیان کرتے ہیں کہ میں نے امام ابوعبداللہ علیہ السلام سے وضو کے بدلے تیمم اور جنابت اور حیض جو عورتوں کے لیے ان کے بارے میں سوال کیا: یہ سب کے لیے ایک جیسا تیمم ہے؟

آپؑ نے فرمایا: ہاں۔

مسئلۃ: جناب الشیخ المفید رحمہ اللہ فرماتے ہیں: وہ بندہ جو نیند والے حدث سے محدث ہوا ہے یا بے ہوش ہونے کی وجہ سے یا اخلاط بدن کی وجہ سے محدث ہوا ہے تو جیسا کہ ہم نے بول و براز کے باب میں ذکر کیا ہے جیسے وہ تیمم کرے گا ویسے ہی یہ والا محدث بھی تیمم کرے گا اور پھر اس کی وجہ سے نماز میں داخل ہوگا۔

جناب الشیخ الطوسی رحمہ اللہ فرماتے ہیں: جب یہ اشیاء ان میں سے ہیں کہ جن سے طہارت باطل ہوجاتی (یعنی ٹوٹ جاتی ہے) تو جب یہ ناقض وضو و طہارت ہیں تو ان کے لیے بھی تیمم لازم ہے (اگر پانی میسر نہ ہو) جیسا کہ ہم نے بیان کیا ہے ان اشیاء میں سے کسی کے ذریعے طہارت ختم ہو یا بول و براز سے ختم ان کے درمیان کوئی فرق نہیں ہے جیسا کہ ہم نے ذکر کیا ہے اور ان کے بعد بھی تیمم لازم ہوگا۔

مسئلۃ: جناب الشیخ المفید رحمہ اللہ فرماتے ہیں: اگر کوئی بندہ پانی کے مفقود ہونے کے بعد پانی پالے یا اس کے لیے پانی کا استعمال مقدور نہ ہو اور پھر اس کا استعمال اس کے لیے ممکن ہوجائے تو جس طرح کی اس سے طہارت ضائع ہوئی تھی۔ ویسی ہی وہ طہارت کرے گا۔ اگر اس سے وضو فوت ہوا تھا تو وہ وضو کرے گا اور اگر اس سے غسل ضائع ہوا تھا، وہ غسل کرے گا۔ غسل کے بدلے تیمم اور وضو کے بدلے تیمم میں فرق جیسا کہ ہم نے بیان کیا ہے کہ محدث پر غسل واجب تھا اور وہ تیمم میں دو دفعہ ہاتھوں کو مارے۔ ایک دفعہ چہرے کے لیے اور ایک دفعہ ہاتھوں کے لیے اور وضو کے لیے تیمم میں ایک دفعہ ہاتھ زمین پر مارے گا جس سے چہرے اور ہاتھوں کو مسح کرے گا۔

https://www.shiabookspdf.com

https://www.shiabookspdf.com

جناب الشیخ الطوسی رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں: اس کے بارے میں وضاحت اس کا بیان گزر چکا ہے جو ان شاء اللہ کفایت کرنے والا ہے۔

مسئلۃ: جناب الشیخ المفید رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں: جب میت کے غسل کے لیے پانی موجود نہ ہو تو مسلمان میت کو اسی طرح تیمم کروایا جائے گا جیسے زندہ عاجز کو تیمم کروایا جاتا ہے، مثلاً زمین گیر یا اپاہج ہے وہ خود تیمم نہیں کر سکتا تو ایسے کوئی دوسرا تیمم کروائے گا۔ ایسے ہی میت کو بھی تیمم کروایا جائے گا۔

ایک دفعہ دونوں ہاتھوں کو زمین پر مارا جائے گا اور پھر ان کے ذریعے میت کے چہرے کو بالوں سے لے کر ناک کے اطراف تک مسح کیا جائے گا اور پھر دوسری مرتبہ ہاتھوں کو زمین پر مارا جائے گا۔ پھر ان سے میت کے ہاتھوں کو مسح کیا جائے گا۔ اور جو میت کو مس کرے گا اس کے لیے بھی اس کی مثل تیمم کرے گا۔

جناب الشیخ الطوسی رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں: اس پر دلیل وہ چیز ہے جو ثابت کرتی ہے کہ میت کو غسل دینا واجب اور اگر پانی میسر نہ ہو تو پھر وہ فرض تیمم کی طرف منتقل ہو جائے گا جیسا کہ ہم نے بیان کر دیا ہے۔

https://www.shiabookspdf.com

https://www.shiabookspdf.com

https://www.shiabookspdf.com

باب 10

پانی اور اس کے احکام کے بارے میں

اللہ تعالیٰ نے فرمایا: وَاَنْزَلْنَا مِنَ السَّمَآءِ مَآءً طَهُوْرًا (سورۂ فرقان: آیت ۴۸) ''اور ہم نے آسمان سے پاک پانی کو نازل کیا''۔ پس جو پانی آسمان سے نازل ہوگا یا زمین سے پھوٹے وہ خواہ میٹھا ہو یا نمکین وہ پاک ہے اور پاک کرنے والا ہے مگر یہ کہ کوئی نجس چیز اس کے حکم کو تبدیل کر دے۔

جناب الشیخ الطوسی ؒ فرماتے ہیں: پانی کی طہارت پر اس آیت سے استدلال یوں ہوگا: جس پر پانی کا نام واقع ہوگا اس پر طہور کا اطلاق ہوگا۔ قرآن نے اس کو طہور بولا ہے۔

https://www.shiabookspdf.com

لغت عرب میں طہور سے مطہر (یعنی پاک کرنے والا) ہے تو پھر واجب ہے کہ اس کا اعتبار کیا جائے کہ جس پر پانی کا نام واقع ہوگا وہ طاہر بھی ہے اور مطہر بھی ہے، سوائے اس کے کہ جس کے حکم کی تبدیلی پر کوئی دلیل قائم ہو جائے اور یہ کسی کو حق حاصل نہیں کہ وہ یہ کہے کہ لغت عرب میں طہور کے لفظ سے مطہر ہونے کا استفادہ نہیں ہوتا (یعنی طہور سے لغت عرب میں مطہر مراد لینا یہ ثابت نہیں) کیونکہ اہل لغت کے درمیان کوئی اختلاف نہیں۔ وہ کسی کہنے والے کے اس قول کہ جو پانی طہور ہے یا پانی مطہر ہے کے درمیان کوئی فرق نہیں قرار دیتے۔

اہل لغت فرماتے ہیں: ان دونوں کا معنی ایک ہی ہے تو معلوم ہو گیا کہ طہور سے مراد مطہر لینا اس پر اہل لغت کا اتفاق ہے۔

سوال: اگر کوئی سوال کرے کہ طہور سے مراد مطہر کیسے ہو سکتا ہے حالانکہ اسم فاعل اس سے غیر متعدی ہے۔ قانون یہ ہے کہ کلام عرب میں ہر فعول کا وزن جو مبالغہ کے لیے ہو وہ متعدی نہیں ہو سکتا مگر اس صورت میں جب اسم فاعل متعدی ہو۔ پس اگر اسم فاعل متعدی نہیں ہے تو اس سے مبالغہ کا وزن بھی متعدی نہیں ہو سکتا۔ سزاوار ہے کہ وہ فعول بھی غیر متعدی ہو۔ کیا آپ نہیں دیکھ رہے کہ عرب کے نزدیک ضروب اس لیے متعدی ہے کہ اسم فاعل ضارب جو ہے وہ بھی متعدی ہے۔ اب اسم فاعل طاہر متعدی نہیں ہے واجب ہے کہ جو طہور کا وزن ہے وہ متعدی نہ ہو۔

https://www.shiabookspdf.com

https://www.shiabookspdf.com

جواب: اس کے جواب میں کہا جائے گا: یہ بات وہ بندہ کرسکتا ہے جو لغت عربیہ کے الفاظ کے معانی کو نہیں جانتا کیونکہ نحویوں کے درمیان کوئی اختلاف نہیں ہے کہ فعول کے وزن مبالغہ اور صفت کے تکرار کے لیے بنایا گیا ہے۔ کیا آپ نہیں دیکھتے کہ عرب والے کہتے ہیں فلاں ضارب ہے۔ پھر وہ کہتے ہیں: فلاں ضروب ہے یہ اس وقت کہا جائے گا جب اس سے ضرب کا تکرار ہوا ہو اور زیادہ واقع ہوئی ہو۔ جب پانی طاہر ہے اور اس میں تکرار نہیں پایا جاتا تو مبالغہ بھی نہیں ہوگا تو سزاوار ہے کہ طہور کے اطلاق پانی پر اس کے علاوہ معانی پر ہوگا اور دوسرا معنی یہ ہے کہ وہ مطہر ہے۔ اگر ہم طہور کو اسی معنی پر حمل کریں جس پر طاہر کو حمل کیا جائے تو پھر اس میں زیادتی معنی نہیں پایا جائے گا اور یہ باطل و فاسد ہے کہ طہور کے معنی میں طاہر کے معنی سے زیادتی نہ پائی جائے۔ اور سوال کرنے والے نے جو کہا ہے جب اسم فاعل متعدی نہ ہو تو اس سے فعول کا وزن بھی متعدی نہیں ہوگا۔ یہ اس کی بات غلط ہے کیونکہ کلامِ عرب میں یہ کافی موارد میں ہے کہ اسم فاعل متعدی نہیں لیکن مبالغہ کا وزن متعدی پایا جاتا ہے۔

پانی کے مطہر ہونے پر دلیل اللہ تعالیٰ کا یہ قول ہے جس میں اللہ تعالیٰ فرماتا ہے: وَيُنَزِّلُ عَلَيْكُمْ مِّنَ السَّمَآءِ مَآءً لِّيُطَهِّرَكُمْ بِهٖ (سورۂ انفال: آیت ۱۱) "وہی اللہ ہے جس نے آسمان سے تمھارے لیے پانی کو نازل کیا تا کہ وہ اس کے ذریعے تمھیں پاک کرے"۔ پس ہر وہ چیز جس پر پانی کا نام صادق آئے گا اس کے لیے واجب ہے کہ وہ مطہر ہو سوائے اس کے کہ جو دلیل سے خارج ہو جائے اور ان آیات کے علاوہ احادیث بھی پانی کے مطہر ہونے پر دلالت کرتی ہیں جن کو ذکر کیا جائے گا۔

﴿حدیث نمبر 1/618﴾

ما أخبرني به الشيخ أيده الله تعالى عن ابي القاسم جعفر ابن محمد عن محمد بن يعقوب عن علي بن ابراهيم بن هاشم عن أبيه عن النوفلي عن السكوني عن ابي عبد الله عليه السلام قال قال رسول الله صلى الله عليه وآله: الماء يطهر ولا يطهر.

جناب الشیخ رحمہ اللہ نے جناب السکونی سے نقل کیا ہے اور انھوں نے حضرت امام ابو عبداللہ علیہ السلام سے نقل کیا ہے کہ آپؑ نے فرمایا کہ رسولِ خدا صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا: پانی پاک کرنے والا ہے اور اگر خود نجس ہو جائے کوئی دوسری چیز اس کو پاک نہیں کرسکتی۔ (خود پانی ہی اس کو پاک کرے گا اور پانی ہر نجاست کو پاک کرنے والا ہے)۔

https://www.shiabookspdf.com

https://www.shiabookspdf.com

﴿ حدیث نمبر 2/619 ﴾

وبهذا الاسناد عن محمد بن يعقوب عن محمد بن يحيى وغيره عن محمد بن أحمد عن الحسن بن الحسين اللؤلؤى بأسناده قال قال أبو عبد الله عليه السلام الماء كله طاهر حتى يعلم انه قذر.

جناب الشیخ رحمۃ اللہ علیہ نے جناب الحسن بن الحسین اللؤلؤی سے نقل کیا ہے، وہ بیان کرتے ہیں کہ حضرت امام جعفر صادق علیہ السلام نے فرمایا: ہر پانی پاک ہے جب تک کہ اس کا نجس ہونے کا علم نہ ہو جائے۔

﴿ حدیث نمبر 3/620 ﴾

وروى هذا الحديث محمد بن أحمد بن يحيى عن الحسن ابن الحسين اللؤلؤى عن أبي داود المنشد عن جعفر بن محمد عن يونس عن حماد ابن عيسى مثله.

جناب الشیخ رحمۃ اللہ علیہ نے دوسری سند کے ساتھ جناب حماد بن یونس سے بھی اسی روایت کو نقل کیا ہے۔

﴿ حدیث نمبر 4/621 ﴾

وروى هذا الخبر سعد بن عبد الله عن محمد بن الحسين بن ابي الخطاب عن ابي داود المنشد عن جعفر بن محمد عن يونس عن حماد بن عثمان عن ابي عبد الله عليه السلام مثله.

جناب الشیخ رحمۃ اللہ علیہ نے ایک اور سند کے ساتھ اور جناب حماد بن عثمان نے حضرت امام ابوعبداللہ علیہ السلام سے اسی حدیث کو نقل کیا ہے۔

﴿ حدیث نمبر 5/622 ﴾

وبهذا الاسناد عن علي بن ابراهيم عن محمد بن عيسى عن يونس بن عبد الرحمن عن عبد الله بن سنان عن ابي عبد الله عليه السلام قال سألته عن ماء البحر أطهور هو؟

قال: نعم.

جناب الشیخ رحمۃ اللہ علیہ نے جناب عبداللہ بن سنان سے نقل کیا ہے اور وہ بیان کرتے ہیں کہ میں نے حضرت ابوعبداللہ علیہ السلام سے سوال کیا: کیا سمندر کا پانی بھی پاک کنندہ ہے؟

https://www.shiabookspdf.com

https://www.shiabookspdf.com

آپؑ نے فرمایا: ہاں۔

حدیث نمبر 6/623

وبهذا الاسناد عن محمد بن يحيى عن أحمد بن محمد عن عثمان بن عيسى عن ابى بكر الحضرمي قال سألت أبا عبد الله عليه السلام عن ماء البحر أطهور؟ قال: نعم.

قال الشيخ ايده الله تعالى (والجارى من الماء لا ينجسه شئ مما يقع فيه من ذوات الانفس السائلة فيموت فيه ولا شئ من النجاسات إلا أن يغلب عليه فيغير لونه أو طعمه أو رائحته وذلك لا يكون إلا مع قلة الماء وضعف جريه و كثرة النجاسة). يدل على ذلك جميع ما تقدم من الآية والاخبار وإن اسم الماء متناول له وأما الذى يدل على انه إذا تغير لا يجوز استعماله.

جناب الشیخ رحمہ اللہ نے ابوبکر الحضرمی سے نقل کیا ہے، وہ بیان کرتے ہیں کہ میں نے حضرت امام ابوعبداللہ علیہ السلام سے سوال کیا: کیا سمندر کا پانی پاک کنندہ ہے؟

https://www.shiabookspdf.com

آپؑ نے فرمایا: ہاں۔

مسئلة: جناب الشیخ المفید رحمہ اللہ فرماتے ہیں: جاری پانی کو کوئی چیز نجس نہیں کر سکتی خواہ وہ چیز کوئی نفس سائلہ ہو جو اس میں گرے اور مر جائے یا کوئی نجاست ہو مگر اس وقت نجس ہوگا جب وہ نجاست اس پر غالب آجائے اور اس کا رنگ یا بُو یا ذائقہ تبدیل ہو جائے اور یہ اس وقت ہوگا جب جاری پانی قلیل ہو اور اس کا جریان کمزور ہو اور نجاست زیادہ ہو۔

جناب الشیخ رحمہ اللہ فرماتے ہیں: اس پر دلیل وہ تمام آیات و روایات ہیں جو گزر چکی ہیں کہ پانی کا نام اخذ کرلیا جائے اور پانی کا نام اس پر صادق نہ آئے۔ اور وہ روایات جو بیان کرتی ہیں جب پانی میں تغیر پیدا ہو جائے تو اس وقت اس کا استعمال جائز نہیں ہے۔

حدیث نمبر 7/624

ما أخبرنى به الشيخ أيده الله تعالى عن أحمد بن محمد عن أبيه عن الحسين بن الحسن

https://www.shiabookspdf.com

https://www.shiabookspdf.com

بن ابان عن الحسین بن سعید عن عثمان بن عیسٰی عن سماعة عن ابی عبد اللہ علیہ السلام قال سألته عن الرجل يمر بالماء وفيه دابة ميتة قد انتنت قال: إن كان النتن الغالب عَلَى الماء فلا يتوضأ ولا يشرب.

جناب الشیخ رحمۃ اللہ علیہ نے جناب عثمان بن عیسٰی سے نقل کیا اور انھوں نے جناب سماعہ سے نقل کیا ہے، وہ بیان کرتے ہیں کہ میں نے حضرت امام ابوعبد اللہ علیہ السلام سے سوال کیا: ایک بندہ پانی کے پاس سے گزر رہا تھا کہ اس میں ایک جانور کا مُردار تھا اور اس سے بدبو آ رہی تھی۔

آپؑ نے فرمایا: اگر اس کی بو پانی پر غالب ہے تو اس سے نہ وضو کیا جائے اور نہ ہی اس کو پینا جائز ہے۔

حدیث نمبر 8/625

وأخبرني الشيخ أيده الله تعالى قال اخبرني أبو القاسم جعفر ابن محمد عن أبيه عن سعد بن عبد الله عن أحمد بن محمد عن الحسين بن سعيد وعبد الرحمن ابن أبي نجران عن حماد بن عيسى عن حريز بن عبد الله عن ابی عبد الله علیه السلام قال: كلما غلب الماء على ريح الجيفة فتوضأ من الماء واشرب فإذا تغير الماء أو تغير الطعم فلا توضأ منه ولا تشرب. وهذا الخبران يدلان على ان الماء إذا تغير لونه أو طعمه فانه لا يجوز شربه والتطهر به سواء كان راكدا أو جاريا لانه مطلق غير مقيد، وقد مضى مما تقدم ما يكون أيضا دلالة على ما ذكرناه وفي ذكره هناك كفاية وغنى عن اعادته إن شاء الله تعالى. وأما الخبر الذي رواه

جناب الشیخ رحمۃ اللہ علیہ نے جناب حریز بن عبد اللہ سے نقل کیا ہے اور انھوں نے جناب ابوعبد اللہ علیہ السلام سے نقل کیا ہے کہ آپؑ نے فرمایا: جب تک پانی مُردار کی بو پر غالب رہے تو اس سے وضو بھی کرو اور اس کو پیو بھی۔ لیکن جب پانی تبدیل ہو جائے یا اس کا ذائقہ تبدیل ہو جائے تو اس سے نہ وضو جائز ہے اور نہ ہی اس کو پینا جائز ہے۔

جناب الشیخ الطوسی رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں کہ یہ دونوں حدیثیں دلالت کرتی ہیں کہ جب پانی کا رنگ یا بو تبدیل ہو جائے تو اس کو پینا جائز نہیں اور اس سے طہارت بھی حاصل نہیں ہوگی خواہ کھڑا ہو یا جاری ہو۔ کیونکہ مطلق کہا گیا اس میں کوئی قید نہیں ہے۔ اور جو گذشتہ بیان ہو چکا ہے وہ بھی ہمارے قول پر دلالت کرتی ہیں اور یہاں پر ان کے

https://www.shiabookspdf.com

https://www.shiabookspdf.com

ذکر پر کفایت کی جائے گی اور ان کے اعادہ سے بے نیاز کر دیتی ہیں۔ لیکن وہ روایت کہ جس کو روایت کیا گیا ہے۔

حدیث نمبر 9/626

محمد بن یعقوب عن علی بن ابراهیم عن أبیه عن ابن ابی عمیر عن حماد عن الحلبی عن ابی عبد الله علیه السلام قال: فی الماء الآجن یتوضأ منه الا أن یجد ماءا غیره. هذا إذا کان الماء آجنا من قبل نفسه فانه لا بأس باستعماله، وإذا حله من النجاسة ما غیره فلا یجوز إستعماله علی وجه البتة حسب ما قدمناه.

قال الشیخ أیده الله تعالی (وإذا وقع فی الماء الراکد شیٔ من النجاسات وکان کرا وقدره الف ومائتا رطل بالبغدادی وما زاد علی ذلك لم ینجسه شیٔ الا أن یتغیر به کما ذکرناه فی المیاه الجاریة هذا إذا کان الماء فی غدیر أو قلیب، فأما إذا کان فی بئر أو حوض أو إناء فانه یفسد بسائر ما یموت فیه من ذوات الانفس السائلة وبجمیع ما یلاقیه من النجاسات ولا یجوز التطهر به حتی یطهر، وإن کان الماء فی الغدران والقلبان دون الف رطل ومائتی رطل جری مجری میاه الآبار والحیاض التی یفسدها ما وقع فیها من النجاسات ولم یجز الطهارة به). قد بینا فیما مضی ما یدل علی حد الکر وانه متی بلغ الکر أو زاد علیه فانه لا یحمل خبثا إلا ما غیر لونه أو طعمه، وبینا أن ما نقص عن الکر فانه ینجسه ما یحمله من النجاسة وإن لم یغیر لونه أو طعمه، وأما حکم الآبار فسنذکره فیما بعد إن شاء الله تعالی.

قال الشیخ أیده الله تعالی (ولا یجوز الطهارة بالمیاه المضافة کماء الباقلا وماء الزعفران وماء الورد وماء الآس وماء الاشنان وأشباه ذلك حتی یکون الماء خالصا مما یغلب علیه وإن کان طاهرا فی نفسه وغیر منجس لما لاقاه). الدلیل علی ذلك ما قدمناه من الآیة، وأن الله تعالی سوغ لنا الطهارة بما یقع علیه اطلاق اسم الماء فإذا کانت هذه المیاه لا یطلق علیها اسم الماء إلا بالتقیید یجب أن لا یجوز التوضؤ بها، ویدل علی ذلك أیضا ان الوضوء حکم شرعی وما یتوضأ به أیضا حکم شرعی والذی

https://www.shiabookspdf.com

https://www.shiabookspdf.com

قطع الشرع التوضؤ به ما يقع عليه اطلاق اسم الماء فيجب أن يكون ما عداه غير مجز في التوضؤ به لانه لا دليل عليه، ويدل أيضاً على ذلك الخبر الذي قدمنا ذكره من قول ابي عبد الله عليه السلام وانه قيل له الرجل يكون معه اللبن أيتوضأ به للصلاة؟ قال: لا، إنما هو الماء والصعيد وقد بينا فيما تقدم انه لا فرق بين قول القائل إنما لك عندي كذا وبين قوله ليس لك عندي إلا كذا في انه في كلا الحالين يفيد أن ما عدا المذكور بعد إنما منفي فكأنه قال ليس يجوز التوضؤ إلا بالماء والصعيد، وهذه المياه المضافة ليست مما يقع عليه اسم الماء على الاطلاق فيجب أن تكون منفية الحكم.

جناب الشیخ رحمہ اللہ نے جناب الحلبی سے نقل کیا ہے اور انھوں نے جناب امام ابوعبداللہ علیہ السلام سے نقل کیا ہے، آپؑ نے فرمایا: وہ پانی جس کا رنگ اور بو تبدیل ہو جائے اس سے وضو کرنا جائز ہے مگر جب اس کے علاوہ پانی موجود ہو تو پھر اس سے وضو نہ کرو۔

جناب الشیخ الطوسی رحمہ اللہ فرماتے ہیں: یہ اس پانی کے بارے میں ہے جس کا رنگ اور بو خود بخود تبدیل ہو جائے تو پھر اس سے وضو کرنے میں کوئی حرج نہیں ہے اور اگر اس کی یہ تبدیلی نجاست کی وجہ سے ہے تو پھر اس پانی سے کسی وجہ میں بھی استعمال جائز نہیں ہے جیسا کہ ہم نے ذکر کر دیا ہے۔

مسئلة: جناب الشیخ المفید رحمہ اللہ فرماتے ہیں: اگر کھڑے پانی میں نجاسات میں سے کوئی چیز گر جائے اور وہ پانی کر کی مقدار میں ہو (جس کا وزن بارہ سو رطل بغدادی ہے) یا اس سے زیادہ تو اس پانی کو کوئی نجاست نجس نہیں کر سکتی سوائے اس صورت کے کہ جب وہ نجاست کی وجہ سے تبدیل ہو جائے۔ جیسا کہ ہم نے جاری پانی کے بارے میں ذکر کیا ہے۔ یہ اس صورت میں جب پانی کسی تالاب میں ہو یا کسی گڑھے میں ہو۔

لیکن اگر پانی کسی کنویں میں یا حوض یا کسی برتن میں ہے وہ نفس سائلہ والے جانور کی موت سے نجس ہو جائے گا اور تمام نجاسات کی ملاقات سے نجس ہو جائے گا۔ اس سے طہارت حاصل نہیں ہوگی یہاں تک کہ خود اس کو پاک کیا جائے۔ اگر وہ پانی دو تالابوں میں یا دو گڑھوں میں پایا جائے لیکن ان کا وزن بارہ سو رطل سے کم ہے تو اس کو کنویں اور حوضوں کے پانی پر جاری کیا جائے گا کہ جن میں نجاسات میں سے کوئی نجاست گر جائے تو وہ نجس ہو جائے گا۔ اس سے طہارت جائز نہیں ہے۔

https://www.shiabookspdf.com

https://www.shiabookspdf.com

جناب الشیخ الطوسی رحمہ اللہ فرماتے ہیں: ہم گزشتہ وہ احادیث بیان کر چکے ہیں جو بیان کرتی ہیں کہ جب پانی کُر کی مقدار میں ہو یا اس سے زیادہ ہو تو اس پر کوئی خبث حمل نہیں ہوگی یعنی اس پر کوئی نجاست اثر نہیں کرے گی مگر جب تک کہ اس کا رنگ و بو اور ذائقہ تبدیل ہو جائے۔ کنویں کے پانی کا حکم بعد میں ان شاء اللہ آئے گا۔

مسئلة: جناب الشیخ المفید رحمہ اللہ فرماتے ہیں: مضاف پانی سے طہارت جائز نہیں ہے جیسا کہ سبزیوں کا پانی، زعفران کا پانی، گلاب کا پانی، الاس کا پانی یا اشنان کا پانی یا ان جیسا پانی، یہاں تک کہ وہ خالص پانی ہو جائے کہ جس پر پانی کا نام غالب ہو جائے وہ اگرچہ خود پاک ہے اور وہ ملاقات کی وجہ سے نجس نہیں ہے۔

جناب الشیخ الطوسی رحمہ اللہ فرماتے ہیں: یہ جو بیان کیا گیا ہے کہ مضاف پانی سے طہارت جائز نہیں ہے اس پر دلیل وہ آیت ہے کہ جس کو ہم نے پہلے ذکر کر دیا ہے۔ تحقیق اللہ تعالیٰ نے ہمارے لیے طہارت اس پانی سے جائز قرار دی ہے جس پر پانی کا نام علی الاطلاق صادق آئے۔ جب یہ پانی جن کا ذکر کیا گیا ہے ان پر علی الاطلاق پانی کا نام صادق نہیں آتا بلکہ اس پر اضافت سے نام صادق آتا ہے تو واجب ہے کہ اس پانی سے وضو جائز نہیں ہے اور اس پر دلیل یہ ہے کہ وضو ایک حکم شرعی ہے اور جس سے وضو کرنا ہے وہ بھی ایک حکم شرعی ہے اور وہ جس پر شریعت قطع کرتی ہے وہ ہے کہ وضو اس سے کیا جائے جس پر پانی کا نام علی الاطلاق صادق آئے۔ پھر ضروری ہے جو وضو اس پانی کے علاوہ سے کیا جائے گا وہ مجزی نہیں ہوگا کیونکہ اس کے مجزی ہونے پر کوئی دلیل نہیں ہے۔

نیز وہ روایت بھی دلیل ہے جس کا ذکر ہم نے کر دیا ہے جس میں ذکر ہوا ہے کہ امام ابوعبداللہ علیہ السلام سے عرض کیا گیا کہ آپؑ سے سوال کیا گیا کہ ایک بندہ جس کے پاس دودھ ہے کیا اس سے وہ وضو کر سکتا ہے؟

آپؑ نے فرمایا: طہارت فقط پانی اور صعید (تراب) سے ہوگی۔

ہم نے گزشتہ بیان کیا ہے جب کوئی کہنے والا یوں کہتا ہے: انما لك عندی کذا یا یوں کہے کہ لیس لك عندی الا کذا دونوں میں کوئی فرق نہیں۔ دونوں عبارتیں یہ بیان کرتی ہیں کہ جو انما کے بعد ذکر ہوا ہے وہ منفی ہے۔

آپؑ نے فرمایا: لیس یجوز التوضوء الا بالماء والصعید، طہارت جائز نہیں مگر پانی سے یا مٹی سے۔

اور یہ پانی جو ذکر ہوا ہے ان پر پانی کا نام علی الاطلاق نہیں بولا جا سکتا۔ تو واجب ہے کہ وضو والا حکم ان سے منفی ہو۔

https://www.shiabookspdf.com

https://www.shiabookspdf.com

حدیث نمبر 10/627

فأما الخبر الذی رواه محمد بن یعقوب عن علی بن محمد عن سهل بن زیاد عن محمد بن عیسٰی عن یونس عن أبی الحسن علیه السلام قال قلت له الرجل یغتسل بماء الورد ویتوضأ به للصلاة؛ قال: لا بأس بذلك. فهذا الخبر شاذ شدید الشذوذ وإن تکرر فی الکتب والاصول فانما أصله یونس عن ابی الحسن علیه السلام ولم یروه غیره وقد أجمعت العصابة علی ترك العمل بظاهره وما یکون هذا حکمه لا یعمل به، ولو سلم لاحتمل أن یکون أراد به الوضوء الذی هو التحسین وقد بینا فیما تقدم ان ذلك یسمی وضوءا ولیس لاحد أن یقول إن فی الخبر انه سأله عن ماء الورد یتوضأ به للصلاة لان ذلك لا ینافی ما قلناه، لانه یجوز أن یستعمل للتحسین ومع هذا یقصد الدخول به فی الصلاة من حیث انه متی استعمل الرائحة الطیبة لدخوله فی الصلاة ولمناجاة ربه کان أفضل من أن یقصد التلذذ به حسب، دون وجه الله تعالی وفی هذا اسقاط ما ظنه السائل، ویحتمل أیضاً أن یکون أراد علیه السلام بقوله ماء الورد الماء الذی وقع فیه الورد لان ذلك قد یسمی ماء ورد وإن لم یکن معتصرا منه لان کل شئ جاور غیره فانه یکسبه اسم الاضافة إلیه وإن کان المراد به المجاورة، ألا تری انهم یقولون ماء الحب وماء المصنع وماء القرب وإن کانت هذه الاضافات إنما هی اضافات المجاورة دون غیرها وفی هذا اسقاط ما ظنوه.

جناب الشیخ رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں کہ وہ روایت جس کو جناب یونس نے جناب ابوالحسن علیہ السلام سے نقل کیا ہے، وہ بیان کرتے ہیں میں نے امام علیہ السلام سے عرض کیا کہ ایک بندہ کے پاس گلاب کا پانی ہے کیا وہ اس سے غسل یا نماز کے لیے وضو کر سکتا ہے؟

آپؑ نے فرمایا: اس میں کوئی حرج نہیں ہے۔

جناب الشیخ الطوسی رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں: یہ روایت شاذ ہے بلکہ شدید ترین شاذ ہے اگرچہ اس کا کتب میں ذکر ہوا ہے اور اصول میں بھی ذکر ہوا ہے۔ اس کی اصل یونس ہے جس نے امام ابوالحسن علیہ السلام سے نقل کیا ہے لیکن اس روایت

https://www.shiabookspdf.com

https://www.shiabookspdf.com

کو کسی اور راوی نے نقل نہیں کیا۔ تمام علماء کا اتفاق ہے۔ انھوں نے اس روایت کے ظاہر پر عمل نہیں کیا اور اس کے حکم پر کوئی بھی عمل نہیں کرتا۔ اور اگر اس روایت کو تسلیم بھی کر لیا جائے تب بھی احتمال ہے کہ گلاب کے پانی سے وضو نماز کے لیے نہیں بلکہ فقط تحسین وخوشبو کے لیے کیا جاسکتا ہے۔ ہم نے بیان کیا ہے کہ اس کا وضو رکھا گیا ہے اور کسی کے لیے یہ ممکن نہیں کہ وہ کہے کہ خبر میں جو سوال ہوا ہے گلاب کے پانی سے وضو کیا جائے مراد نماز کے لیے وضو کرنا ہے۔ اگر یہ ہے تو پھر جو ہم نے بیان کیا ہے اس سے یہ روایت منافی نہیں ہے کیونکہ ممکن ہے کہ گلاب کے پانی کو تحسین وخوبصورتی کے لیے استعمال کیا جائے۔

اور یہ بھی احتمال ہوسکتا ہے کہ امام علیہ السلام کی مراد وہ پانی ہو جس میں گلاب کے پھول ہوں اور کبھی کبھار اس طرح کے پانی کو بھی گلاب کا پانی کہا جاتا ہے۔ اگرچہ اس کو گلاب سے نہیں نچوڑا گیا کیونکہ ہر وہ چیز جو کسی کے ہمسائے میں ہو وہ اس کا نام کسب کر لیتی ہے۔ جب اس کو اس چیز کی طرف اضافت دی گئی ہو اگرچہ مراد مجاورت ہے۔ کیا آپ نے نہیں دیکھا کہ عرب والے کہتے ہیں: ماء الحب ...یا... ماء صنع ...یا... ماء قرب تو اگرچہ پانی کو ان کی طرف نسبت دی گئی ہے لیکن مراد مجاورت ہے۔ اس کے علاوہ کچھ نہیں اس تاویل سے ان کا گمان زائل ہوجائے گا۔

https://www.shiabookspdf.com

حدیث نمبر 11/628

فأما الخبر الذى رواه محمد بن على بن محبوب عن العباس عن عبد الله بن المغيرة عن بعض الصادقين قال: إذا كان الرجل لا يقدر عَلَى الماء وهو يقدر عَلَى اللبن فلا يتوضأ باللبن إنما هو الماء أو التيمم ، فان لم يقدر عَلَى الماء وكان نبيذا فانى سمعت حريزا يذكر فى حديث ان النبى صلى الله عليه وآله قد توضأ بنبيذ ولم يقدر عَلَى الماء. فاول ما فى هذا الخبر ان عبد الله بن المغيرة قال عن بعض الصادقين ويجوز أن يكون من أسنده إليه غير امام وإن كان اعتقد فيه انه صادق عَلَى الظاهر فلا يجب العمل به، والثانى انه أجمعت العصابة على انه لا يجوز الوضوء بالنبيذ فسقط أيضا الاحتجاج به من هذا الوجه ، ولو سلم من هذا كله كان محمولا عَلَى الماء الذى طيب بتميرات طرحن فيه إذا كان الماء مرا وإن لم يبلغ حدا يسلبه اطلاق اسم الماء لان النبيذ فى اللغة هو ما ينبذ فيه الشئ ، والماء المر إذا طرح فيه تميرات جاز أن يسمى نبيذا ،

https://www.shiabookspdf.com

https://www.shiabookspdf.com

ویدل علی هذا التأویل.

جناب الشیخ رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں: وہ روایت جس کو جناب عبداللہ بن المغیرہ نے نقل کیا ہے اور انھوں نے کہا کہ دو صادقوں میں سے ایک نے فرمایا: اگر بندے کے پاس پانی نہ ہو وہ دودھ پر قدرت رکھتا ہے (اس کے پاس دودھ ہے) تو دودھ سے وضو نہ کرے کیونکہ وضو (طہارت) فقط پانی یا مٹی سے ہے۔

اور اگر اس کے پاس پانی نہ ہو اور اس کے پاس نبیذ ہو تو میں نے حریز سے سنا ہے، اس نے ایک حدیث میں ذکر کیا ہے کہ رسول خدا صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے پاس ایک دفعہ پانی نہیں تھا تو آپؐ نے نبیذ سے وضو کیا تھا۔

جناب الشیخ الطوسی رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں: [۱] اس روایت میں ہے کہ عبداللہ بن مغیرہ نے دو صادقوں میں سے ایک سے نقل کیا ہے، ممکن ہے اس سے مراد غیر معصوم ہو جس سے اس نے نقل کیا ہے اور وہ اس کے صادق ہونے کا اعتقاد رکھتا ہو۔ پھر اس احتمال کی بناء پر اس روایت پر عمل نہیں کیا جا سکتا۔

[۲] تمام علماء کا اتفاق ہے نبیذ سے وضو کرنا جائز نہیں تو اس اتفاق کی وجہ سے اس روایت سے استدلال کرنا خود بخود ساقط ہو جائے گا۔

https://www.shiabookspdf.com

اور اگر یہ سب کچھ تسلیم بھی کر لیا جائے تو بھی اس کو حمل کریں گے اس پانی پر جس میں پاک کھجوروں کو ڈالا گیا ہو تا کہ وہ پانی جو کڑوا ہے وہ میٹھا ہو جائے بشرطیکہ اس قدر زیادہ نہ ہو کہ اس سے مطلق پانی کا نام سلب ہو جائے۔ کیونکہ لغت میں نبیذ اس کو کہا جاتا ہے جس میں کسی چیز کو ڈالا گیا ہو۔ اور جب پانی کڑوا ہو تو اس میں بھی کھجوروں کو ڈالا جاتا ہے تا کہ میٹھا ہو جائے اور اس کو بھی نبیذ کہا جاتا ہے اور اس تاویل پر ذیل کی روایت دلالت کرتی ہے۔

حدیث نمبر 12/629

ما أخبرنی به الشیخ أیده الله تعالی عن ابی القاسم جعفر ابن محمد عن محمد بن یعقوب عن الحسین بن محمد عن معلی بن محمد وعدة من أصحابنا عن سهل بن زیاد جمیعا عن محمد بن علی الهمدانی عن علی بن عبد الله الحناط عن سماعة بن مهران عن الکلبی النسابة انه سأل أبا عبد الله علیه السلام عن النبیذ فقال: حلال، فقال إنا ننبذه فنطرح فیه العکر وما سوی ذلک فقال شه شه تلک الخمرة المنتنة قال قلت جعلت

https://www.shiabookspdf.com

https://www.shiabookspdf.com

فداك فأي نبيذ تعني؛ فقال: إن أهل المدينة شكوا إلى رسول الله صلى الله عليه وآله تغير الماء وفساد طبائعهم فأمرهم أن ينبذوا فكان الرجل يأمر خادمه أن ينبذ له فيعمد إلى كف من تمر فيقذف به في الشن فمنه شربه ومنه طهوره، فقلت وكم كان عدد التمر الذي في الكف؛ فقال: ما حمل الكف، قلت واحدة أو ثنتين؛ فقال: ربما كانت واحدة وربما كانت ثنتين، فقلت وكم كان يسع الشن؛ فقال: ما بين الاربعين إلى الثمانين إلى فوق ذلك، فقلت بأي الارطال؛ فقال: ارطال مكيل العراق.

قال الشيخ أيده الله تعالى: (ولا يجوز الطهارة أيضا بالمياه المستعملة في الغسل من النجاسات كالحيض والاستحاضة والنفاس والجنابة وتغسيل الاموات، ولا بأس بالطهور بماء قد استعمل في غسل الوجه واليدين لوضوء الصلاة وبماء استعمل أيضا في غسل الاجساد الطاهرة للسنة كغسل الجمعة والاعياد والافضل تحري المياه الطاهرة التي لم تستعمل في اداء فريضة ولا سنة على ما شرحناه). يدل على ذلك انه مأخوذ على الانسان ألا يتوضأ الا بما يتيقن طهارته ويقطع على استباحة الصلاة باستعماله، والماء المستعمل في الجنابة مشكوك فيه فيجب أن لا يجوز استعماله ويدل عليه أيضا.

https://www.shiabookspdf.com

جناب الشیخ علیہ الرحمہ نے جناب سماعہ بن مہران سے اور انھوں نے کلبی نسابہ سے نقل کیا ہے، انھوں نے حضرت امام جعفر صادق علیہ السلام سے نبیذ کے بارے میں سوال کیا۔

آپؑ نے فرمایا: وہ حلال ہے۔

پھر اس نے کہا: ہم نبیذ بناتے ہیں۔ پس ہم پانی میں تیل کی تلچھٹ اور کبھی کچھ اور چیز ڈالتے ہیں۔

آپؑ نے فرمایا: تھو تھو، یہ نجس، بدبودار شراب ہے۔

راوی: میں نے عرض کیا: میں آپؑ پر قربان ہو جاؤں آپؑ کی نبیذ سے کیا مراد ہے؟

آپؑ نے فرمایا: اہل مدینہ نے رسولِ خدا صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم سے عرض کیا کہ پانی تبدیل ہو چکا ہے جس کی وجہ سے وہ ذائقہ اور طبیعت کو خراب کرتا ہے۔ تو آپؐ نے ان کو حکم دیا کہ نبیذ تیار کرو۔ پس بندے نے اپنے غلام کو حکم دیتے

https://www.shiabookspdf.com

https://www.shiabookspdf.com

ہوئے کہا کہ وہ ان کے لیے نبیذ تیار کرے تو وہ غلام ایک مٹھی کھجوریں پانی کے گڑھے میں ڈال دیتا۔ پھر وہ اس سے پانی پیتے اور اسی سے وضو کرتے تھے۔

راوی: میں نے عرض کیا: جو مٹھی میں کھجوریں آتی ہیں وہ کتنی ہوتی تھیں؟

آپؑ نے فرمایا: مٹھی میں کتنی آسکتی ہیں۔

میں نے عرض کیا: ایک یا دو۔

آپؑ نے فرمایا: بعض اوقات ایک بھی ہوتی تھی اور بعض اوقات دو۔

راوی: پھر میں نے عرض کیا کہ پانی والا گھڑا کتنی وسعت کا ہوتا تھا؟

آپؑ نے فرمایا: چالیس سے اسی رطل یا اس سے زیادہ۔

میں نے عرض کیا: کون سا رطل؟

آپؑ نے فرمایا: عراقی رطل (یہ مدنی سے بڑے ہوتے تھے)۔

https://www.shiabookspdf.com

مسئلة: جناب الشیخ المفید رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں: وہ پانی جو جنابت، حیض، نفاس، استحاضہ اور میت کے غسل کے لیے استعمال ہوا اس پانی سے طہارت (وضو کرنا) جائز نہیں ہے۔ اور پانی جس سے نماز کے لیے، وضو کے لیے، منہ اور ہاتھوں کو دھویا جائے۔ اس سے وضو (طہارت) کرنے میں کوئی حرج نہیں ہے۔ یا وہ پانی جو پاک جسم کے سنت کے غسل کے وقت استعمال ہوتا ہے، مثلاً غسل جمعہ یا عیدوں کا غسل، اس پانی سے وضو وغیرہ کرنے میں بھی کوئی حرج نہیں ہے۔

افضل یہ ہے کہ اس پانی کو استعمال کیا جائے جو پاک ہو اور اس کو کسی فریضہ یا سنت کے ادا کرنے میں استعمال نہ کیا گیا ہو۔

جناب الشیخ الطوسی رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں: اس مسئلہ پر دلیل یہ ہے کہ جو اس سے اخذ ہوئی ہے کہ انسان پر واجب ہے کہ وہ وضو نہ کرے مگر اس پانی سے جس سے طہارت کا حاصل ہونا یقینی و قطعی ہو اور اس کے استعمال سے نماز سے داخل ہونا قطعی طور پر جائز و مباح ہو اور وہ پانی جو غسل جنابت کے لیے دوسرے نجاست سے غسل کرتے وقت استعمال ہوتا ہے اس میں شک ہے اور اس پانی کا استعمال مشکوک ہے۔ پس واجب ہے کہ اس طرح کے پانی کو

https://www.shiabookspdf.com

https://www.shiabookspdf.com

ستعمال نہ کیا جائے۔ اور اس پر یہ روایت دلالت کرتی ہے۔

حدیث نمبر 13/630

ما أخبرني به الشيخ أيده الله تعالى عن أبي القاسم جعفر ابن محمد عن أبيه عن سعد بن عبد الله عن الحسن بن علي عن أحمد بن هلال عن الحسن ابن محبوب عن عبد الله بن سنان عن ابي عبد الله عليه السلام قال: لا بأس ان يتوضأ بالماء المستعمل، وقال: الماء الذي يغسل به الثوب أو يغتسل به الرجل من الجنابة لا يجوز أن يتوضأ منه وأشباهه، وأما الماء الذي يتوضأ الرجل به فيغسل به وجهه ويده في شئ نظيف فلا بأس ان يأخذه غيره ويتوضأ به. ويدل على جواز الوضوء بالماء المستعمل في الطهارة الصغرى مضافاً إلى هذا الخبر الآية وانه يقع عليه اسم الماء بالاطلاق والاستعمال لا يخرجه عن اطلاق اسم الماء عليه، فيجب أن يسوغ التوضؤ به إلا ان يصرف عنه صارف، وليس في الشريعة ما يمنع من استعماله. ويدل عليه أيضاً.

جناب الشیخ رحمہ اللہ نے جناب عبداللہ بن سنان سے نقل کیا ہے اور انھوں نے حضرت امام ابوعبداللہ علیہ السلام سے نقل لیا ہے کہ آپؑ نے فرمایا: وہ پانی جو استعمال شدہ ہے اس سے وضو کرنے میں کوئی حرج نہیں اور آپؑ نے فرمایا: وہ نی جس کے ذریعے نجس کپڑے کو دھویا جائے یا غسل جنابت کیا جائے اس سے وضو اور دوسری طہارت کرنا جائز ئیں۔ لیکن وہ پانی جس سے وضو کرتے وقت منہ اور ہاتھوں کو دھویا جائے یا کسی پاک چیز کو دھویا جائے اس میں کوئی رج نہیں ہے کہ اس پانی کو کوئی دوسرا لے اور اس سے وضو کرے۔

جناب الشیخ الطوسی رحمہ اللہ فرماتے ہیں: وہ پانی جو چھوٹی طہارت میں استعمال شدہ ہے اس سے وضو کے جواز پر ں روایت کے علاوہ آیت بھی اس پر دلالت کرتی ہے کیونکہ اس پر پانی کا علی الاطلاق صادق آتا ہے تو اس کا ستعمال اس کے مطلق پانی کے نام سے خارج نہیں ہوا تو پھر اس سے وضو کرنا جائز ہے مگر یہ کہ کوئی دلیل موجود ہو جو ں سے منصرف کردے اور شریعت میں اس پانی کے استعمال سے کوئی مانع موجود نہیں ہے اور نیز یہ روایت بھی اس کے استعمال کے جواز پر دلالت کرتی ہے۔

https://www.shiabookspdf.com

https://www.shiabookspdf.com

﴿حدیث نمبر 14/631﴾

ما أخبرني به الشيخ أيده الله تعالى عن ابي القاسم جعفر ابن محمد عن أبيه عن سعد بن عبد الله عن الحسن بن علي عن أحمد بن هلال عن أحمد بن محمد بن أبي نصر عن ابان بن عثمان عن زرارة عن أحدهما عليهما السلام قال: كان النبي صلى الله عليه وآله إذا توضأ أخذ ما يسقط من وضوئه فيتوضؤن به.

جناب الشیخ رحمۃ اللہ علیہ نے جناب زرارہ رحمۃ اللہ علیہ سے نقل کیا ہے اور انھوں نے امام محمد باقر علیہ السلام یا امام جعفر صادق علیہ السلام سے نقل کیا ہے، آپؑ نے فرمایا: رسول خدا صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم وضو کرتے جو پانی آپ کے وضو کرتے وقت گرتا تو اسی پانی سے اصحاب وضو کیا کرتے تھے۔

﴿حدیث نمبر 15/632﴾

علي بن الحسن عن ايوب بن نوح عن محمد بن ابي حمزة عن علي بن يقطين عن ابي الحسن عليه السلام في الرجل يتوضأ بفضل الحائض، قال: إذا كانت مأمونة فلا بأس.

جناب الشیخ رحمۃ اللہ علیہ نے جناب علی بن یقطین سے نقل کیا ہے اور انھوں نے امام ابوالحسن علیہ السلام سے نقل کیا ہے کہ آپؑ سے سوال کیا کہ حائض عورت کے جوٹھے پانی سے وضو کرنا جائز ہے؟

آپؑ نے فرمایا: اگر وہ نجاست سے بچا ہوا ہے تو کوئی حرج نہیں۔

﴿حدیث نمبر 16/633﴾

عنه عن عبد الرحمن بن أبي نجران عن صفوان بن يحيى عن عيص بن القاسم قال سألت أبا عبد الله عليه السلام عن سؤر الحائض قال: يتوضأ منه وتوضأ من سؤر الجنب إذا كانت مأمونة وتغسل يدها قبل أن تدخلها الاناء، وقد كان رسول الله صلى الله عليه وآله يغتسل هو وعائشة في إناء واحد ويغتسلان جميعا.

جناب الشیخ رحمۃ اللہ علیہ نے جناب عیص بن القاسم سے نقل کیا ہے، وہ بیان کرتے ہیں کہ میں نے حضرت امام جعفر صادق علیہ السلام سے حائض عورت کے جھوٹے پانی کے بارے میں سوال کیا۔

https://www.shiabookspdf.com

https://www.shiabookspdf.com

آپؑ نے فرمایا: اس سے وضو کرو اور جنب شخص کے جوٹھے سے بھی وضو کرنا جائز ہے۔ اگر وہ نجاست سے مامون ہو اور ان دونوں نے برتن میں ہاتھ ڈالنے سے قبل ہاتھوں کو دھویا ہو۔

رسولِ خدا ﷺ عائشہ کے ساتھ ایک برتن میں غسل کرتے تھے۔

حدیث نمبر 17/634

فاما ما رواه علی بن الحسن عن ایوب بن نوح عن صفوان بن یحیی عن منصور بن حازم عن عنبسة بن مصعب عن ابی عبد الله علیه السلام قال: سؤر الحائض تشرب منه ولا توضأ.

جناب الشیخ علیہ الرحمہ فرماتے ہیں کہ وہ روایت جس کو عنبسہ بن مصعب نے امام ابوعبداللہ علیہ السلام سے نقل کیا ہے کہ آپؑ نے فرمایا: حائض عورت کے جوٹھے سے پینا جائز ہے اور اس سے وضو نہ کرو۔

حدیث نمبر 18/635

https://www.shiabookspdf.com

عنه عن معاوية بن حكيم عن عبد الله بن المغيرة عن الحسين بن ابی العلا عن ابی عبد الله علیه السلام فی الحائض تشرب من سؤرها ولا توضأ منه.

جناب الشیخ علیہ الرحمہ نے جناب الحسین بن ابوالعلاء سے نقل کیا ہے اور انھوں نے ابوعبداللہ علیہ السلام سے نقل کیا ہے کہ آپؑ نے فرمایا: حائض کے جوٹھے سے پینا جائز ہے، اس سے وضو نہ کرنا۔

حدیث نمبر 19/636

وعنه عن علی بن اسباط عن عمه یعقوب بن سالم الاحمر عن ابی بصیر عن ابی عبد الله علیه السلام قال سألته هل يتوضأ من فضل الحائض؟ قال: لا. فالوجه فی هذه الاخبار ما فصله فی الاخبار الاولة وهو أنه إذا لم تكن المرأة مأمونة فانه لا يجوز التوضؤ بسؤرها، ويجوز أن يكون المراد بها ضرباً من الاستحباب. يدل على ذلك ما رواه.

جناب الشیخ علیہ الرحمہ نے جناب ابوبصیر علیہ الرحمہ سے نقل کیا ہے اور انھوں نے امام ابوعبداللہ علیہ السلام سے سوال کیا: کیا حائض کے جوٹھے سے وضو کرنا جائز ہے؟

https://www.shiabookspdf.com

https://www.shiabookspdf.com

آپؑ نے فرمایا: نہیں۔

جناب الشیخ الطوسی رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں: ان روایات میں بھی وہی تفصیل ہے جو پہلی روایات میں بیان ہوئی ہے اور وہ یہ ہے کہ اگر وہ نجاست سے مامون نہ ہو پھر اس کے جوٹھ سے وضو نہ کرو اور یہ بھی ممکن ہے کہ مستحب ہے کہ اس کے جوٹھ سے وضو نہ کیا جائے۔ اور اس پر ذیل کی روایت دلالت کرتی ہے۔

{حدیث نمبر 20/637}

علی بن الحسن عن العباس بن عامر عن حجاج الخشاب عن ابی هلال قال قال أبوعبدالله علیه السلام المرأة الطامث اشرب من فضل شرابها ولا احب أن تتوضأ منه. قال الشیخ أیده الله تعالی (ولا یجوز الطهارة بأسئار الکفار من المشرکین والنصاری والمجوس والصابئین). یدل علی ذلک قوله تعالی: (انما المشرکون نجس) فحکم علیهم بالنجاسة بظاهر اللفظ وهذا یقتضی نجاسة اسئارهم بملاقاتهم للماء. وأیضا اجمع المسلمون علی نجاسة المشرکین والکفار اطلاقا وذلک أیضا یوجب نجاسة أسئارهم. ویدل أیضا علیه.

https://www.shiabookspdf.com

جناب الشیخ رحمۃ اللہ علیہ نے جناب ابوہلال سے نقل کیا ہے، وہ بیان کرتے ہیں کہ حضرت امام ابوعبداللہ علیہ السلام نے فرمایا: حیض والی عورت کے جوٹھ کو پیو اور میں اس سے وضو کرنے کو پسند نہیں کرتا۔

مسئلۃ: جناب الشیخ المفید رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں: کفار و مشرکین و نصاریٰ و مجوس اور صابئین کے جوٹھ سے وضو و غسل کرنا جائز نہیں۔

جناب الشیخ الطوسی رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں: اس پر دلیل اللہ تعالیٰ کا فرمان ہے جس میں وہ فرماتا ہے: اِنَّمَا الْمُشْرِكُوْنَ نَجَسٌ (سورۂ توبہ: آیت ۲۸) "مشرک نجس ہیں"۔

اس آیت کا ظاہر مشرکوں کی نجاست کا حکم بیان کر رہا ہے اور ان کی نجاست کا اقتضاء ہے کہ ان کا جوٹھ بھی نجس ہو کیونکہ وہ ان سے ملا ہوا ہے۔ نیز تمام مسلمانوں کا اجماع ہے کہ مشرکین اور کفار نجس ہیں۔ یہ اجماع اس پر بھی دلالت کرتا ہے کہ ان کا جوٹھ بھی نجس ہے اور اس پر ذیل کی روایات دلالت کرتی ہیں۔

https://www.shiabookspdf.com

https://www.shiabookspdf.com

حدیث نمبر 21/638

ما أخبرني به الشيخ أيده الله تعالى عن ابي القاسم جعفر ابن محمد عن محمد بن يعقوب عن علي بن ابراهيم عن أبيه عن عبد الله بن المغيرة عن سعيد الاعرج قال سألت أبا عبد الله عليه السلام عن سؤر اليهودي والنصراني فقال: لا.

جناب الشیخ علیہ الرحمہ نے جناب سعید الاعرج سے نقل کیا ہے، وہ بیان کرتے ہیں کہ میں نے حضرت امام ابوعبداللہ علیہ السلام سے یہود و نصاریٰ کے جوٹھے کے بارے میں سوال کیا: کیا وہ پاک ہے؟
آپؑ نے فرمایا: نہیں۔

حدیث نمبر 22/639

وبهذا الاسناد عن محمد بن يعقوب عن أحمد بن ادريس عن محمد بن أحمد بن يحيى عن ايوب بن نوح عن الوشاء عمن ذكره عن ابي عبد الله عليه السلام انه كره سؤر ولد الزنا واليهودي والنصراني والمشرك وكل ما خالف الاسلام وكان أشد ذلك عنده سؤر الناصب.

جناب الشیخ علیہ الرحمہ نے جناب الوشاء سے نقل کیا ہے، انھوں نے اس بندے سے نقل کیا ہے جس نے امام ابوعبداللہ علیہ السلام سے نقل کیا ہے کہ آپؑ نے ولد الزنا، یہود، نصاریٰ و مشرک اور ہر وہ جو مخالف اسلام ہے اس کے جوٹھے سے کراہت کرتے تھے اور ناصبی کا جوٹھا آپ کے نزدیک سب سے زیادہ مکروہ و ناپسند تھا۔

حدیث نمبر 23/640

وسأل علي بن جعفر أخاه موسى بن جعفر عليهما السلام عن النصراني يغتسل مع المسلم في الحمام قال: إذا علم انه نصراني اغتسل بغير ماء الحمام الا ان يغتسل وحده عَلَى الحوض فيغسله ثم يغتسل، وسأله عن اليهودي والنصراني يدخل يده في الماء أيتوضأ منه للصلاة؟ قال: لا الا ان يضطر إليه.

جناب الشیخ علیہ الرحمہ نے جناب علی بن جعفر سے نقل کیا ہے، انھوں نے اپنے بھائی امام موسیٰ بن جعفر علیہ السلام سے

https://www.shiabookspdf.com

https://www.shiabookspdf.com

سوال کیا کہ نصرانی مسلمان کے ساتھ حمام میں غسل کر سکتا ہے۔

آپؑ نے فرمایا: اگر مسلمان کو علم ہو جائے وہ نصرانی اس کے حمام کے پانی کے علاوہ دوسرے پانی سے غسل کر رہا ہے تو پھر کوئی حرج نہیں۔ ورنہ وہ اکیلا حوض میں غسل کرے۔ پہلے اس کو غسل کرنے دے پھر وہ خود غسل کرے۔

پھر انھوں نے سوال کیا کہ یہودی، نصرانی اگر پانی میں ہاتھ ڈال دے تو کیا اس پانی سے نماز کے لیے وضو کرنا جائز ہے؟

آپؑ نے فرمایا: نہیں، سوائے مجبوری و اضطرار کے۔

﴿حدیث نمبر 24/641﴾

وأما الخبر الذی رواه سعد بن عبد الله عن أحمد بن الحسن ابن علی بن فضال عن عمرو بن سعید المدائنی عن مصدق بن صدقة عن عمار الساباطی عن ابی عبد الله علیه السلام قال سألته عن الرجل هل یتوضأ من کوز أو اناء غیره إذا شرب علی انه یهودی؟ فقال: نعم، قلت فمن ذالك الماء الذی یشرب منه؟ قال: نعم. فهذا محمول علی انه إذا شرب منه من یظنه یهودیا ولم یتحققه فیجب أن لا یحکم علیه بالنجاسة إلا مع الیقین أو أراد به من کان یهودیا ثم اسلم، فأما فی حال کونه یهودیا فلا یجوز التوضؤ بسؤره حسب ما تقدم. ثم قال أیده الله تعالی: (ولا یجوز التطهر بسؤر الکلب والخنزیر وإذا ولغ الکلب فی الاناء وجب ان یهراق ما فیه ویغسل ثلاث مرات مرتین منها بالماء ومرة بالتراب یکون فی أوسط الغسلات التراب ثم یجفف ویستعمل). یدل علی ذلك.

جناب الشیخ علیہ الرحمہ فرماتے ہیں لیکن وہ روایت جس کو جناب عمار الساباطی نے نقل کیا ہے، وہ بیان کرتے ہیں کہ میں نے حضرت امام ابوعبداللہ علیہ السلام سے سوال کیا: کیا بندہ اس کوزے یا برتن سے جو کسی غیر کا ہے اور اس سے وہ بندہ پانی پی لے جو یہودی ہے (اس کے گمان میں)؟

آپؑ نے فرمایا: ہاں۔

پھر میں نے عرض کیا: اس پانی سے وضو کرنا جس سے یہودی یا نصرانی نے پانی پیا ہو کیا جائز ہے؟

https://www.shiabookspdf.com

https://www.shiabookspdf.com

آپؑ نے فرمایا: ہاں۔

جناب الشیخ الطوسی رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں: اس حدیث کو اس پر حمل کیا جائے کہ جب اس برتن سے وہ بندہ پانی پی رہا ہے جس کے بارے میں گمان ہے کہ یہودی ہے، یقین نہیں اور جب تک یقین نہ ہو وہ پانی پاک ہے۔

اور یہ بھی احتمال ہے کہ وہ پہلے یہودی تھا اور پھر مسلمان ہو گیا۔ لیکن جس وقت وہ یہودی ہے پھر اس کے جوٹھے سے وضو کرنا جائز نہیں ہے جیسا کہ بیان ہو چکا ہے۔

مسئلۃ: جناب الشیخ المفید رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں: کتے اور خنزیر کے جوٹھے پانی سے طہارت (وضو اور غسل کرنا) جائز نہیں ہے۔ اور اگر کتا برتن سے پانی پی لے تو جو اس برتن میں پانی موجود ہے اس کو گرا دینا واجب ہے اور اس کو تین مرتبہ دھونا ضروری ہے۔ دو دفعہ پانی سے اور ایک دفعہ مٹی سے اور مٹی سے دھونا پانی کے دونوں دھونے کے درمیان میں ہونا چاہیے پھر اس کو خشک کیا جائے، بعد میں اس کو استعمال کیا جائے اور اس پر دلیل ذیل کی روایت ہے۔

حدیث نمبر 25/642

https://www.shiabookspdf.com

ما أخبرني به الشيخ أيده الله تعالى عن ابي القاسم جعفر ابن محمد عن محمد بن يعقوب عن أحمد بن ادريس و محمد بن يحيى جميعا عن محمد بن أحمد عن أحمد بن الحسن بن علي عن عمرو بن سعيد عن مصدق بن صدقة عن عمار ابن موسى عن ابي عبد الله عليه السلام قال: سئل عن ماء يشرب منه الحمام فقال: كل ما يؤكل لحمه يتوضأ من سؤره ويشرب. قوله كل ما اكل لحمه يتوضأ بسؤره ويشرب يدل على ان كل ما لا يؤكل لحمه لا يجوز التوضؤ به والشرب منه، لانه إذا شرط في استباحة سؤره أن يؤكل لحمه دل على أن ما عداه بخلافه، ويجري هذا مجرى.

جناب الشیخ رحمۃ اللہ علیہ نے جناب عمار بن موسیٰ سے نقل کیا ہے اور وہ بیان کرتے ہیں کہ حضرت امام ابو عبداللہ علیہ السلام سے کبوتر کے جوٹھے پانی کے بارے میں سوال کیا گیا۔

آپؑ نے فرمایا: وہ جانور جس کا گوشت کھایا جاتا ہے اس کے جوٹھے پانی سے وضو کرنا اور اس کو پینا جائز ہے۔

جناب الشیخ الطوسی رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں: امام علیہ السلام کا فرمان ہے کہ ہر وہ جانور جس کا گوشت کھایا جاتا ہے اس کے

https://www.shiabookspdf.com

https://www.shiabookspdf.com

جوٹھے پانی سے وضو کرنا اور پینا جائز ہے۔ یہ اس پر دلالت کرتا ہے کہ ہر وہ جانور جس کا گوشت نہیں کھایا جاتا اس کے جوٹھے پانی سے وضو کرنا اور پینا جائز نہیں ہے۔

کیونکہ آپؑ نے جوٹھ کے پاک و مباح ہونے کی شرط یہ لگائی ہے کہ اس کا گوشت کھایا جاتا ہو۔ یہ اس پر دلالت کرتا ہے جو اس کے علاوہ ہے۔ وہ اس کے خلاف ہے یعنی اس کا جوٹھ مباح نہیں ہے۔ ان کے جوٹھ کو اس کے مجریٰ پر جاری کیا جائے گا۔

حدیث نمبر 26/643

قول النبی صلی اللہ علیہ وآلہ فی سائمۃ الغنم الزکاۃ فی أنہ یدل علی ان المعلوفۃ لیس فیھا زکاۃ، ویدل أیضا علیہ.

رسول خدا ﷺ نے فرمایا: وہ بھیڑ یا بکریاں جو سائمہ ہیں (یعنی سارا سال باہر سے چر کر آتی ہیں) ان میں زکوٰۃ واجب ہے تو یہ اس بات پر دلالت کرتا ہے کہ جو بھیڑ یا بکریاں معلوفہ (مالک کے گھر سے کھاتی ہیں) ان پر زکوٰۃ واجب نہیں ہے۔ نیز ہمارے مدعا پر یہ حدیث بھی دال ہے۔

https://www.shiabookspdf.com

حدیث نمبر 27/644

ما أخبرنی بہ الشیخ أیدہ اللہ تعالی عن أحمد بن محمد عن أبیہ محمد بن الحسن عن الحسین بن الحسن بن ابان عن الحسین بن سعید عن حماد عن حریز عن محمد بن مسلم عن ابی عبد اللہ علیہ السلام قال سألتہ عن الکلب یشرب من الاناء قال: اغسل الاناء، وعن السنور قال: لا بأس أن یتوضأ من فضلھا انما ھی من السباع.

جناب الشیخ ؒ نے جناب محمد بن مسلم سے نقل کیا ہے اور وہ بیان کرتے ہیں کہ میں نے حضرت امام ابوعبداللہ علیہ السلام سے سوال کیا: کتا برتن سے پانی پی لے تو اس کے لیے کیا حکم ہے؟

آپؑ نے فرمایا: اس برتن کو دھونا واجب ہے۔

پھر میں نے سوال کیا کہ اگر کوئی بلا پی جائے؟

آپؑ نے فرمایا: اس کے جوٹھے پانی سے وضو کرنے میں کوئی حرج نہیں کیونکہ وہ درندوں میں سے ہے۔

https://www.shiabookspdf.com

https://www.shiabookspdf.com

حدیث نمبر 28/645

وبهذا الاسناد عن حماد عن حريز عمن اخبره عن أبي عبد الله عليه السلام قال: إذا ولغ الكلب في الاناء فصبه.

جناب الشیخ علیہ الرحمہ نے جناب حریز سے نقل کیا ہے اور اس نے سند مرفوعہ کے ساتھ امام ابوعبداللہ علیہ السلام سے نقل کیا ہے کہ آپؑ نے فرمایا: جب کتا برتن سے پانی پی لے تو بقیہ پانی کو گرا دو۔

حدیث نمبر 29/646

وبهذا الاسناد عن حماد عن حريز عن الفضل ابي العباس قال سألت أبا عبد الله عليه السلام عن فضل الهرة والشاة والبقرة والابل والحمار والخيل والبغال والوحش والسباع فلم أترك شيئاً إلا سألته عنه فقال: لا بأس به حتى انتهيت إلى الكلب فقال: رجس نجس لا تتوضأ بفضله واصبب ذلك الماء واغسله بالتراب أول مرة ثم بالماء.

جناب الشیخ علیہ الرحمہ نے جناب الفضل ابوالعباس سے نقل کیا ہے، وہ بیان کرتے ہیں کہ میں نے حضرت امام ابوعبداللہ علیہ السلام سے بلی و بکری و گائے اور اونٹ، گدھے، گھوڑے، خچر اور جنگلی جانوروں اور درندوں حتیٰ کہ تمام جانوروں کے جوٹھ کے بارے میں سوال کیا۔

آپؑ نے فرمایا: کوئی حرج نہیں ہے۔

اور جب میں نے کتے کے جوٹھ کے بارے میں سوال کیا تو آپؑ نے فرمایا: رجس ونجس ہے۔ اس کے جوٹھ سے وضو طہارت جائز نہیں۔ اس کے پانی کو گرا دو اور اس برتن کو پہلے مٹی سے پھر پانی سے دھویا جائے۔

حدیث نمبر 30/647

وأخبرني الشيخ أيده الله تعالى عن ابي القاسم جعفر بن محمد عن أبيه عن سعد بن عبدالله عن أحمد بن محمد عن ايوب بن نوح عن صفوان بن يحيى عن معاوية بن شريح قال سأل عذافر أبا عبد الله عليه السلام وانا عنده عن سؤر السنور والشاة والبقرة والبعير والحمار والفرس والبغل والسباع يشرب منه؟ أو يتوضأ منه؟ فقال: نعم

https://www.shiabookspdf.com

https://www.shiabookspdf.com

اشرب منه وتوضأ. قال قلت له الكلب؟ قال: لا. قلت أليس هو سبع؟ قال: لا والله انه نجس لا والله انه نجس.

جناب الشیخ رحمہ اللہ نے جناب معاویہ بن شریح سے نقل کیا ہے، وہ بیان کرتے ہیں کہ حضرت امام ابوعبداللہ علیہ السلام کی خدمت میں موجود تھا کہ جناب عذافر نے آپؑ سے بلے، بکری، گائے، گدھے، گھوڑے، خچر اور اُونٹ اور درندوں کے جوٹھ کے بارے میں سوال کیا کہ اس کا پینا جائز ہے یا اس سے غسل کرنا جائز ہے؟

آپؑ نے فرمایا: ہاں اس سے پینا اور وضو کرنا جائز ہے۔

راوی: پھر میں نے کتے کے بارے میں سوال کیا۔

آپؑ نے فرمایا: نہیں۔

میں نے عرض کیا: کیا کتا درندہ نہیں؟

آپؑ نے فرمایا: خدا کی قسم! وہ نجس ہے۔ نہیں خدا کی قسم! وہ نجس ہے۔

https://www.shiabookspdf.com

حدیث نمبر 31/648

سعد بن عبد الله عن أحمد عن الحسن بن علي بن فضال عن عبد الله بن بكير عن معاوية بن ميسرة عن ابی عبد الله عليه السلام وذكر مثله.

جناب الشیخ رحمہ اللہ نے جناب معاویہ بن میسرہ سے نقل کیا ہے اور انھوں نے بھی امام جعفر صادق علیہ السلام سے ایسی ہی حدیث کو نقل کیا ہے۔

حدیث نمبر 32/649

فاما ما رواه الحسين بن سعيد عن ابن سنان عن ابن مسكان عن ابی عبد الله عليه السلام قال سألته عن الوضوء مما ولغ الكلب فيه والسنور أو شرب منه جمل أو دابة أو غير ذلك أيتوضأ منه أو يغتسل؟ قال: نعم الا ان تجد غيره فتنزه عنه. فليس في هذا الخبر رخصة فيما ولغ فيه الكلب لان المراد به إذا زاد على الكر الذي لا يقبل النجاسة، والذي يدل على ذلك.

https://www.shiabookspdf.com

https://www.shiabookspdf.com

جناب الشیخ علیہ الرحمہ فرماتے ہیں: وہ روایت جس کو جناب ابن مسکان سے نقل کیا ہے، وہ بیان کرتے ہیں کہ میں نے امام ابوعبداللہ علیہ السلام سے سوال کیا: کیا وہ پانی جس سے کتا پی لے یا گدھا پی لے یا اُس سے اُونٹ یا گھوڑا یا اس کے علاوہ کوئی دوسرا جانور پی لے تو کیا اس پانی سے وضو یا غسل کرنا جائز ہے؟

آپؑ نے فرمایا: ہاں! اگر کوئی دوسرا پانی موجود ہو تو پھر اس سے پرہیز کرو۔

جناب الشیخ الطوسی علیہ الرحمہ فرماتے ہیں کہ اس روایت میں کتے کے جوٹھے پانی میں رخصت و اجازت نہیں پائی جاتی کیونکہ اس سے مراد ہے جب پانی کُر سے زیادہ ہو وہ نجاست کو قبول نہیں کرتا۔ اس لیے ہماری تاویل پر ذیل کی روایت دلالت کرتی ہے۔

حدیث نمبر 33/650

ما أخبرني به الشيخ أيده الله تعالى عن ابي القاسم جعفر ابن محمد عن أبيه عن سعد بن عبد الله عن ابي جعفر أحمد بن محمد عن عثمان بن عيسى عن سماعة بن مهران عن ابي بصير عن ابي عبد الله عليه السلام قال: ليس بفضل السنور بأس أن يتوضأ منه ويشرب ولا يشرب سؤر الكلب إلا أن يكون حوضا كبيرا يستسقى منه.

https://www.shiabookspdf.com

جناب الشیخ علیہ الرحمہ نے جناب ابوبصیر علیہ الرحمہ سے نقل کیا ہے اور اس نے امام ابوعبداللہ علیہ السلام سے نقل کیا ہے کہ آپؑ نے فرمایا: بلّے کے جوٹھے پانی سے وضو یا اس کو پینے میں کوئی حرج نہیں۔ کتّے کے جوٹھے پانی سے وضو کرنا اور پینا جائز نہیں سوائے اس صورت میں جب پانی کسی بڑے حوض میں ہو جس سے کتّے نے پیا ہے تو اس میں کوئی حرج نہیں۔

حدیث نمبر 34/651

وبهذا الاسناد عن أحمد بن محمد عن علي بن الحكم عن ابي ايوب الخزاز عن محمد بن مسلم قال سألته عن الماء تبول فيه الدواب وتلغ فيه الكلاب ويغتسل فيه الجنب قال: إذا كان الماء قدر كر لم ينجسه شيء. ثم قال أيده الله تعالى (ولا بأس بسؤر الهرة فانها غير نجسة). يدل على ذلك.

جناب الشیخ علیہ الرحمہ نے جناب محمد بن مسلم سے نقل کیا ہے، وہ بیان کرتے ہیں کہ میں نے آپؑ سے اس پانی کے

https://www.shiabookspdf.com

https://www.shiabookspdf.com

بارے میں سوال کیا جس میں جانور پیشاب کرتے ہیں اور کتا اس سے پی لیتا ہے اور مجب اس میں غسل کرے تو اس کے لیے کیا حکم ہے؟

آپؑ نے فرمایا: اگر وہ کُر کی مقدار میں یا اس سے زیادہ ہے تو اس کو کوئی چیز نجس نہیں کرتی۔

مسئلة: جناب الشیخ المفید رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں: بلی کے جوٹھے میں کوئی حرج نہیں ہے کیونکہ وہ نجس نہیں ہے اور اس پر ذیل کی روایات دلالت کرتیں ہیں۔

حدیث نمبر 35/652

ما أخبرني به الشيخ أيده الله تعالى عن أحمد بن محمد عن أبيه عن محمد بن الحسن عن الحسين بن الحسن بن ابان عن الحسين بن سعيد عن حماد عن معاوية بن عمار عن ابي عبد الله عليه السلام في الهرة انها من أهل البيت ويتوضأ من سؤرها.

جناب الشیخ رحمۃ اللہ علیہ نے جناب عمار بن معاویہ سے نقل کیا ہے اور انھوں نے حضرت امام ابوعبداللہ علیہ السلام سے نقل کیا ہے کہ آپؑ نے بلی کے بارے میں فرمایا: وہ گھر کے افراد میں سے ہے۔اس کے جوٹھے سے وضو کیا جاسکتا ہے۔

حدیث نمبر 36/653

وبهذا الاسناد عن الحسين بن سعيد عن محمد بن الفضيل عن ابي الصباح عن ابي عبد الله عليه السلام يقول قال كان علي عليه السلام يقول: لا تدع فضل السنور أن تتوضأ منه انما هي سبع.

جناب الشیخ رحمۃ اللہ علیہ نے جناب ابوالصباح سے نقل کیا ہے اور انھوں نے حضرت امام ابوعبداللہ علیہ السلام سے نقل کیا ہے کہ آپؑ نے فرمایا: امیر المومنین علی علیہ السلام فرماتے تھے: بلی کے جوٹھے کو مت گراؤ اس سے وضو کرنا جائز ہے کیونکہ یہ درندوں میں سے ہے۔

حدیث نمبر 37/654

وبهذا الاسناد عن الحسين بن سعيد عن الحسن عن زرعة عن سماعة عن ابي عبد الله

https://www.shiabookspdf.com

https://www.shiabookspdf.com

عليه السلام ان عليا عليه السلام قال: انما هي من أهل البيت.

جناب الشیخ رحمۃ اللہ علیہ نے جناب سماعہ سے نقل کیا ہے اور انھوں نے امام جعفر صادق علیہ السلام سے نقل کیا ہے کہ آپؑ نے فرمایا کہ حضرت علی علیہ السلام فرماتے تھے کہ بلی گھر والوں میں سے ہے۔

حدیث نمبر 38/655

وبهذا الاسناد عن الحسين بن سعيد عن ابن ابي عمير عن عمر بن اذينة عن زرارة عن ابي عبد الله عليه السلام قال: في كتاب علي عليه السلام ان الهر سبع ولا بأس بسؤره واني لاستحي من الله ان أدع طعاما لان الهر أكل منه. قال الشيخ أيده الله تعالى (ولا بأس بالوضوء من فضلة الخيل والبغال والحمير والابل والبقر والغنم وما شربت منه سائر الطيور إلا ما أكل الجيف منها فانه يكره الوضوء بفضل ما قد شربت منه، وإن كان شربت منه وفي منقاره أثر دم وشبهه لم يستعمل في الطهارة على حال). يدل على ذلك الخبر الذي أوردناه عن حريز عن ابي العباس الفضل، ويدل على ذلك أيضا ما رويناه عن سماعة عن ابي عبد الله عليه السلام، ويدل عليه أيضا.

جناب الشیخ رحمۃ اللہ علیہ نے جناب زرارہ رحمۃ اللہ علیہ سے نقل کیا ہے اور انھوں نے حضرت امام ابوعبداللہ علیہ السلام سے نقل کیا ہے کہ آپؑ نے فرمایا: حضرت علی علیہ السلام کی کتاب میں ہے بلی درندہ ہے اور اس کے جوٹھ میں کوئی حرج نہیں اور میں اللہ سے حیاء محسوس کرتا ہوں کہ میں کوئی کھانا پھینک دوں اس وجہ سے کہ بلی نے اس سے کھایا ہے۔

مسئلۃ: جناب الشیخ المفید رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں: گھوڑے، خچر، گدھے، اُونٹ، گائے و بکری کے جوٹھے پانی اور جس سے دوسرے پرندے پانی پی لیں اس سے وضو کرنا میں کوئی حرج نہیں ہے سوائے اس پرندے کے جو مُردار کھاتا ہے جس سے وہ پرندہ پانی پی لے اس سے وضو کرنا مکروہ ہے۔ اور اگر اس کی چونچ پر خون کے آثار موجود ہوں پھر وہ پانی پی لے تو اس پانی کو طہارت میں استعمال نہ کیا جائے۔

جناب الشیخ الطوسی رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں: اس پر دلیل گذشتہ بیان ہونے والی روایات ہیں۔ اور ذیل والی روایات بھی اس پر دلیل ہیں۔

https://www.shiabookspdf.com

https://www.shiabookspdf.com

حدیث نمبر 39/656

ما أخبرني به الشيخ أيده الله تعالى عن ابي القاسم جعفر بن محمد عن محمد بن يعقوب عن ابي داود عن الحسين بن سعيد عن أخيه الحسن عن زرعة عن سماعة قال سألته هل يشرب سؤر شيء من الدواب ويتوضأ منه؛ قال: أما البل والبقر فلا بأس.

جناب الشیخ رحمہ اللہ نے جناب سماعہ سے نقل کیا ہے، وہ بیان کرتے ہیں کہ میں نے آپؑ سے سوال کیا: وہ پانی جس سے کوئی جانور پانی پی لے تو کیا اس سے وضو کیا جاسکتا ہے؟

آپؑ نے فرمایا: اُونٹ اور گائے پی لے تو کوئی حرج نہیں۔

حدیث نمبر 40/657

وأخبرني الشيخ أيده الله تعالى عن ابي القاسم جعفر بن محمد عن أبيه عن سعد بن عبد الله عن أحمد بن محمد عن الحسين بن سعيد عن فضالة ابن ايوب ومحمد بن ابي عمير عن جميل بن دراج قال سألت أبا عبد الله عليه السلام عن سؤر الدواب والغنم والبقر أيتوضأ منه ويشرب؛ فقال: لا بأس به.

جناب الشیخ رحمہ اللہ نے جناب جمیل بن دراج سے نقل کیا ہے، وہ بیان کرتے ہیں کہ میں نے حضرت امام ابوعبداللہ علیہ السلام سے گھوڑے، بھیڑ، گائے کے جوٹھے کے بارے میں سوال کیا: کیا اس سے وضو کرنا اور پینا جائز ہے؟

آپؑ نے فرمایا: کوئی حرج نہیں ہے۔

https://www.shiabookspdf.com

حدیث نمبر 41/658

سعد بن عبد الله عن محمد بن أحمد عن هارون بن مسلم عن الحسين بن علوان عن عبدالله بن الحسن بن علي بن ابي طالب عليه السلام عن آبائه عليهم السلام قال قال رسول الله صلى الله عليه وآله كل شيء يجتر فسؤره حلال ولعابه حلال. فأما الذي يدل على جواز استعمال أسئار الطيور.

جناب الشیخ رحمہ اللہ نے جناب الحسین بن علوان سے نقل کیا ہے اور انھوں نے جناب عبداللہ بن حسن بن علی بن

https://www.shiabookspdf.com

https://www.shiabookspdf.com

ابی طالب علیہ السلام سے نقل کیا ہے کہ آپؑ نے اپنے آباء کرام سے نقل کیا ہے کہ رسول خدا صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا: ہر وہ حیوان جو جگالی کرتا ہے اس کا جوٹھا حلال اور اس کے منہ کا لعاب حلال ہے۔

جناب الشیخ الطوسی علیہ الرحمہ فرماتے ہیں: پرندوں کے جوٹھے کے استعمال کے جواز پر دلیل ذیل کی روایت ہے۔

حدیث نمبر 42/659

ما أخبرنی به الشیخ أیده الله تعالی عن ابی القاسم عن محمد بن یعقوب عن محمد بن یحیی عن أحمد بن محمد بن خالد عن الحسین بن سعید عن القاسم بن محمد عن علی بن ابی حمزة عن ابی بصیر عن ابی عبد الله علیه السلام قال: فضل الحمامة والدجاج لا بأس به والطیر. قوله والطیر عموم فی کل طیر.

جناب الشیخ علیہ الرحمہ نے جناب ابو بصیر علیہ الرحمہ سے نقل کیا ہے، وہ بیان کرتے ہیں کہ حضرت امام ابو عبداللہ علیہ السلام نے فرمایا: پرندے، کبوتر اور مرغی کے جوٹھے میں کوئی حرج نہیں۔

https://www.shiabookspdf.com

جناب الشیخ الطوسی علیہ الرحمہ فرماتے ہیں: آپؑ نے فرمایا: الطیر، اس سے مراد تمام پرندے ہیں۔

حدیث نمبر 43/660

وبهذا الاسناد عن محمد بن یعقوب عن أحمد بن ادریس ومحمد بن یحیی جمیعاً عن محمد بن أحمد عن أحمد بن الحسن بن علی عن عمرو بن سعید عن مصدق بن صدقة عن عمار بن موسی عن ابی عبد الله علیه السلام قال سئل عما تشرب منه الحمامة فقال: کلما أکل لحمه یتوضأ من سؤره ویشرب، وعن ماء یشرب منه باز أو صقر أو عقاب فقال: کل شیء من الطیر یتوضأ مما یشرب منه إلا أن تری فی منقاره دما فان رأیت فی منقاره دما فلا توضأ منه ولا تشرب. قال الشیخ أیده الله تعالی (والمیاه إذا کانت فی آنیة محصورة فوقع فیها نجاسة لم یتوضأ منها ووجب اهراقها). یدل علی ذلك ما قدمنا ذکره من أن الماء متی نقص عن الکر فانه ینجس بما یحله من النجاسات وإذا ثبتت نجاسته فلا یجوز استعماله بلا خلاف، ویدل علیه أیضا.

https://www.shiabookspdf.com

https://www.shiabookspdf.com

جناب الشیخ رحمۃ اللہ علیہ نے جناب عمار بن موسیٰ سے نقل کیا ہے وہ بیان کرتے ہیں کہ حضرت امام ابوعبداللہ علیہ السلام سے سوال کیا گیا: وہ پانی جس سے کبوتر پی لے تو اس کے لیے کیا حکم ہے؟

آپؑ نے فرمایا: جس کا بھی گوشت کھایا جاتا ہے اس کے جوٹھے سے وضو کرنا اور پینا جائز ہے۔

پھر سوال کیا گیا: اگر وہ پانی جس سے باز، شکرا یا عقاب پی لے تو اس کے بارے میں کیا حکم ہے؟

آپؑ نے فرمایا: ہر پرندے کے جوٹھے سے وضو کرنا جائز ہے مگر یہ کہ تم اس کی چونچ میں خون دیکھ لو۔ اگر اس کی چونچ میں خون لگا ہوا ہے تو اس کے جوٹھے پانی سے وضو کرنا اور پینا جائز نہیں۔

مسئلۃ: جناب الشیخ المفید رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں: وہ پانی جو کسی محصور برتن میں موجود ہو اور اس میں نجاست گر جائے تو اس سے وضو کرنا جائز نہیں۔ واجب ہے کہ اس پانی کو گرا دیا جائے۔

جناب الشیخ الطوسی رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں: اس پر دلیل وہ ہے جس کو ہم گذشتہ بیان کر چکے ہیں کہ جب پانی کُر کی مقدار سے کم ہے تو وہ نجاست سے نجس ہو جائے گا۔ پس جب اس کی نجاست ثابت ہو جائے تو اس میں کوئی اختلاف نہیں کہ اس کا استعمال کرنا جائز نہیں ہے۔

حدیث نمبر 44/661

ما أخبرني به الشيخ أيده الله تعالى عن أحمد بن محمد عن أبيه عن الحسين بن الحسن بن ابان عن الحسين بن سعيد عن ابن سنان عن ابي بصير عن ابي عبد الله عليه السلام قال سألته عن الجنب يجعل الركوة أو التور فيدخل اصبعه فيه قال: إن كانت يده قذرة فاهرقه، وإن كان لم يصبها قذر فليغتسل منه هذا مما قال الله تعالى (ما جعل عليكم في الدين من حرج).

جناب الشیخ رحمۃ اللہ علیہ نے جناب ابوبصیر رحمۃ اللہ علیہ سے نقل کیا ہے، وہ بیان کرتے ہیں کہ میں نے حضرت امام ابوعبداللہ علیہ السلام سے سوال کیا کہ مجنب شخص اگر کسی چھوٹے برتن میں موجود پانی میں اپنی انگلی ڈال دے تو اس کے لیے کیا حکم ہے؟

آپؑ نے فرمایا: اگر اس کی انگلی نجس ہے تو پھر وہ پانی گرا دیا جائے اور اگر اس کی انگلی نجس نہیں ہے تو پھر اس سے

https://www.shiabookspdf.com

https://www.shiabookspdf.com

وضو وغیرہ کرو۔ اور یہ وہ مورد ہے جس کے لیے اللہ تعالیٰ نے فرمایا: دین میں تمھارے اُوپر کوئی حرج نہیں قرار دیا گیا۔

حدیث نمبر 45/662

وأخبرني الشيخ ايده الله تعالى عن ابي القاسم جعفر بن محمد عن محمد بن يعقوب عن محمد بن يحيى عن أحمد بن محمد عن عثمان بن عيسى عن سماعة قال سألت أبا عبدالله عليه السلام عن جرة وجد فيها خنفساء قد مات قال: القه وتوضأ منه، وإن كان عقرباً فأرق الماء وتوضأ من ماء غيره. وعن رجل معه اناءان فيهما ماء وقع في احدهما قذر لا يدري أيهما هو وليس يقدر على ماء غيره قال: يهريقهما ويتيمم.

جناب الشیخ رحمہ اللہ نے جناب سماعہ سے نقل کیا ہے، وہ بیان کرتے ہیں کہ میں نے حضرت امام ابوعبداللہ علیہ السلام سے سوال کیا: ایک برتن جس میں گبر یلا مرا پڑا ہے تو اس کا کیا حکم ہے؟

۔آپؑ نے فرمایا: اس کو پانی سے نکال دو اور اس سے وضو کرو۔

پھر میں نے عرض کیا: اگر پانی میں بچھو مرا ہوا ہے تو پھر کیا حکم ہے؟

آپؑ نے فرمایا: اس پانی کو گرا دو اور دوسرے پانی سے وضو کرو۔

پھر میں نے عرض کیا: ایک بندے کے پاس دو برتن پانی کے ہیں اور ان میں سے ایک میں نجاست گری ہوئی ہے لیکن وہ نہیں جانتا کہ کس میں گری ہے تو اس کے لیے کیا حکم ہے؟ اس کے علاوہ اس کے پاس پانی بھی نہیں ہے؟

آپؑ نے فرمایا: دونوں برتنوں کا پانی گرا دے اور تیمم کرے۔

حدیث نمبر 46/663

محمد بن أحمد بن يحيى عن العمركي عن علي بن جعفر عن أخيه موسى بن جعفر عليه السلام قال سألته عن الفأرة والكلب إذا أكلا الخبز أو شماه أيؤكل؟ قال: يطرح ما شماه ويؤكل ما بقي. ثم قال أيده الله تعالى (وليس ينجس الماء شيء فيموت فيه إلا ما كان له دم من نفسه فإن مات فيها ذباب أو زنبور أو جراد وما أشبه ذلك مما ليس له نفس سائلة لم ينجس به). إذا ثبت بما قدمناه من الآية والاخبار ان المياه من

https://www.shiabookspdf.com

https://www.shiabookspdf.com

حكمها الطهارة وأصلها جواز استعمالها، فما يمنع من جواز استعمالها طار يحتاج إلى دليل، وهذه الاشياء التي ليس لها نفس ليس في الشريعة ما يقطع عَلَى الامتناع من استعمال ما وقعت فيه فيجب أن يكون باقياً عَلَى الاصل، ويدل عليه الخبر المتقدم عن عثمان عن سماعة عن ابي عبد الله عليه السلام ويدل عليه أيضاً.

جناب الشیخ رحمہ اللہ نے جناب علی بن جعفر سے نقل کیا ہے، وہ بیان کرتے ہیں کہ میں نے اپنے بھائی امام موسیٰ بن جعفرؑ سے سوال کیا: چوہا یا کتا روٹی کا کچھ حصہ کھا جائے یا روٹی کو سونگھ جائے تو اس کے لیے کیا حکم ہے؟

آپؑ نے فرمایا: جتنی مقدار سے ان کا منہ لگا ہے اس کو چھوڑ کر باقی کا کھانا جائز ہے۔

مسئلة: جناب الشیخ المفید رحمہ اللہ فرماتے ہیں: اگر پانی میں کوئی ایسا جانور گرے اور مر جائے جس کا خون ذاتی نہیں تو اس سے پانی نجس نہیں ہوگا۔ پس اگر پانی میں مکھی و جوں یا شہد کی مکھی یا جو ان کی مثل ہیں کہ جس کا خون اپنا نہیں ہوتا۔ وہ گرے اور مر جائے تو وہ پانی نجس نہیں ہوگا۔

جناب الشیخ الطوسی رحمہ اللہ فرماتے ہیں: گذشتہ بیان ہونے والی آیت اور روایات سے ثابت ہو چکا ہے کہ تمام پانی کا حکم یہ ہے کہ وہ پاک ہے اور ان میں اصل یہ ہے کہ ان کا استعمال کرنا جائز ہے اور اس کے استعمال کے جواز سے مانع اگر کوئی عارض ہوتا ہے تو اس کے لیے دلیل کی ضرورت ہے جو بیان کرے کہ یہ مانع ہے اور یہ اشیاء کہ جن کا خون ذاتی نہیں ہے ان کے لیے شریعت میں ایسی کوئی چیز نہیں پائی جاتی جو اس کے استعمال سے قطعی طور پر روکے۔

پھر واجب ہے کہ اس پانی کا استعمال اپنی اصل پر باقی رہے۔ اور وہ اصل جواز ہے اور اس کے علاوہ گذشتہ روایات جو جناب سماعہ سے گزری ہے جو اس نے امام ابوعبداللہ علیہ السلام سے نقل کی ہے وہ بھی اس کے جواز پر دلالت کرتی ہے اور ذیل کی روایت بھی اس کے جواز پر دلالت کرتی ہے۔

حدیث نمبر 47/664

ما أخبرني به الشيخ أيده الله تعالى عن أحمد بن محمد عن أبيه محمد بن الحسن عن أحمد بن محمد عن الحسين بن سعيد عن عثمان بن عيسى عن سماعة عن ابي بصير عن ابي جعفر عليه السلام قال سألته عن الخنفساء تقع في الماء أيتوضأ منه؟ قال: نعم لا بأس به. قلت فالعقرب؟ قال أرقه. ويدل عليه أيضاً.

https://www.shiabookspdf.com

https://www.shiabookspdf.com

جناب الشیخ علیہ الرحمہ نے جناب ابوبصیر علیہ الرحمہ سے نقل کیا ہے، وہ بیان کرتے ہیں کہ میں نے حضرت امام ابوجعفر علیہ السلام سے سوال کیا کہ گبریلا پانی میں گر جائے تو کیا اس سے وضو کرنا جائز ہے؟

آپؑ نے فرمایا: ہاں، کوئی حرج نہیں ہے۔

پھر میں نے عرض کیا: اگر بچھو گرے تو کیا حکم ہے؟

آپؑ نے فرمایا: اس پانی کو گرا دو۔ اور اس پر نیز یہ روایت دلالت کرتی ہے۔

﴿حدیث نمبر 48/665﴾

ما أخبرنی به الشیخ أیده الله تعالی عن ابی جعفر محمد ابن علی عن محمد بن الحسن عن أحمد بن ادریس عن محمد بن أحمد بن یحیی عن أحمد ابن الحسن بن علی بن فضال عن عمرو بن سعید عن مصدق بن صدقة عن عمار الساباطی عن ابی عبد الله علیه السلام فی حدیث طویل، قال سئل عن الخنفساء والذباب والجراد والنملة وما أشبه ذلك یموت فی البئر والزیت والسمن وشبهه قال: کل ما لیس له دم فلا بأس به.

https://www.shiabookspdf.com

جناب الشیخ علیہ الرحمہ نے جناب عمار الساباطی سے نقل کیا ہے اور اس نے حضرت امام ابوعبداللہ علیہ السلام سے ایک طویل حدیث کو نقل کیا ہے اس میں آپؑ سے سوال کیا گیا: گبریلا و مکھی، جوں، چیونٹی یا ان کی مثل کوئی چیز کنویں میں یا روغن میں یا مکھن میں گر جائے اور مر جائے تو اس کے لیے کیا حکم ہے؟

آپؑ نے فرمایا: ہر وہ چیز جس کا خون اپنا نہیں اس میں کوئی ہرج نہیں ہے۔

﴿حدیث نمبر 49/666﴾

وأخبرنی الشیخ أیده الله تعالی عن أحمد بن محمد عن أبیه عن الحسین بن الحسن بن ابان عن الحسین بن سعید عن ابن سنان عن ابن مسکان قال سألت أبا عبد الله علیه السلام عما یقع فی الآبار قال: أما الفارة فینزح منها حتی تطیب وإن سقط فیها کلب فقدرت علی ان تنزح ما فیها فافعل، وکل شیٔ سقط فی البئر لیس له دم مثل العقارب والخنافس وأشباه ذلك فلا بأس.

https://www.shiabookspdf.com

https://www.shiabookspdf.com

جناب الشیخ رحمۃ اللہ علیہ نے جناب ابن مسکان سے نقل کیا ہے، وہ بیان کرتے ہیں کہ میں نے حضرت امام ابوعبداللہ علیہ السلام سے کنویں کے بارے میں سوال کیا۔ آپؑ نے فرمایا: اگر اس میں چوہا گر جائے تو اس کو اس سے نکال دیا جائے۔ پھر اتنا پانی نکالا جائے کہ وہ پاک ہو جائے۔

اور اگر کتا گر جائے اور اس میں مر جائے تو پھر اس کو نکالنے کے بعد اگر ممکن ہو تو جتنا پانی اس میں پایا جاتا وہ سب نکالا جائے۔ اور اگر کنویں میں وہ چیز گرے جس کا خون اپنا نہیں مثلاً بچھو اور گبریلا وغیرہ تو اس میں کوئی حرج نہیں ہے۔

حدیث نمبر 50/667

فاما ما رواه محمد بن أحمد بن يحيى عن محمد بن عبد الحميد عن يونس بن يعقوب عن منهال بن عمر قال قلت لابي عبد الله عليه السلام، العقرب تخرج من البئر ميتة قال: استق منها عشرة دلاء، قال فقلت فغيرها من الجيف فقال: الجيف كلها سواء إلا جيفة قد اجيفت، وإن كانت جيفة قد اجيفت فاستق منها مائة دلو، فان غلب عليها الريح بعد مائة دلو فانزحها كلها. فالوجه في هذه الرواية أن نحملها على ضرب من الاستحباب دون الايجاب لئلا تنافي الاخبار الاولة.

جناب الشیخ رحمۃ اللہ علیہ نے جناب منہال بن عمر سے نقل کیا، وہ بیان کرتے ہیں کہ میں نے حضرت امام ابوعبداللہ علیہ السلام سے عرض کیا: کنویں سے مردہ بچھو نکل آئے تو اس کے لیے کیا حکم ہے؟

آپؑ نے فرمایا: اس کنویں سے دس ڈول پانی نکالا جائے۔

پھر میں نے عرض کیا: اگر وہ مردار میں تبدیل ہو چکا ہو؟

آپؑ نے فرمایا: سارے مردار برابر ہیں سوائے اس مردار کے جو پھول جائے اور پھٹ جائے تو پھر اس سے سو ڈول نکالے جائیں گے اور اگر سو ڈول نکالنے کے باوجود اس کی بو پانی پر غالب رہے تو پھر سارا پانی نکالا جائے گا۔

جناب الشیخ الطوسی رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں: اس روایت کو ہم استحباب پر حمل کریں گے نا کہ وجوب پر۔ تا کہ گزشتہ روایات کے ساتھ یہ منافی نہ ہو جائے۔

https://www.shiabookspdf.com

https://www.shiabookspdf.com

حدیث نمبر 51/668

وأخبرني الشيخ أيده الله تعالى عن ابي القاسم جعفر بن محمد عن محمد بن يعقوب عن محمد بن يحيى رفعه عن ابي عبد الله عليه السلام قال: لا يفسد الماء إلا ما كانت له نفس سائلة.

جناب الشیخ رحمۃ اللہ علیہ نے جناب محمد بن یحییٰ سے نقل کیا ہے اور انھوں نے سند مرفوعہ کے ساتھ جناب امام ابوعبداللہ علیہ السلام سے نقل کیا کہ آپؑ نے فرمایا: پانی کو فاسد نہیں کرتا مگر وہ جانور جس کا نفس سائلہ ہے (نفس سائلہ سے مراد وہ خون جہندہ رکھتا ہے اگر اس کی رگ کو کاٹا جائے تو اس کا خون اُچھل کر نکلے)۔

حدیث نمبر 52/669

وأخبرني الشيخ أيده الله تعالى عن أحمد بن محمد عن أبيه عن أحمد بن ادريس عن محمد بن أحمد بن يحيى عن ابي جعفر عن أبيه عن حفص ابن غياث عن جعفر بن محمد عليه السلام قال: لا يفسد الماء إلا ما كانت له نفس سائلة.

جناب الشیخ رحمۃ اللہ علیہ نے جناب حفص بن غیاث سے نقل کیا ہے، انھوں نے حضرت امام ابوجعفر علیہ السلام سے نقل کیا ہے کہ آپؑ نے فرمایا: پانی فاسد نہیں کرتا مگر وہ جانور جس کا نفس سائلہ ہو۔

https://www.shiabookspdf.com

https://www.shiabookspdf.com

باب 11

نجس پانی کو پاک کرنے کے بارے میں ہے

مسئلة: جناب الشیخ المفید رحمہ اللہ فرماتے ہیں: جب نجاست پانی پر غالب آجائے اور اس کا رنگ یا ذائقہ یا بو تبدیل ہوجائے تو وہ نجس ہوجائے گا تو اس کو پاک کرنا واجب ہے۔ اگر وہ کھڑا پانی ہے تو اس کو نزح (نکالنے) کے ساتھ اور اگر وہ جاری پانی ہے تو اس کا انتظار کیا جائے یہاں تک کہ وہ اپنی اصل حالت میں آجائے اور اس کا تغیر زائل ہوجائے۔ پس جو بندہ اس نجس پانی کے پاک ہونے سے قبل اس سے وضو کرے یا غسل کرے اور پھر اس وضو یا غسل کے ساتھ نماز پڑھ لے تو اس پر واجب ہے کہ پاک پانی سے دوبارہ وضو یا غسل کرے اور نماز کو دوبارہ پڑھے۔

ایسے ہی اگر کوئی اس پانی سے کپڑا دھوئے یا اس سے کوئی چیز اٹھائے اور پھر اس میں نماز پڑھ لے تو اس پر واجب ہے کہ کپڑے کو دوبارہ پاک پانی سے پاک کرے اور پھر اس پر لازم ہے کہ نماز کو دوبارہ پڑھے۔

جناب الشیخ الطوسی رحمہ اللہ فرماتے ہیں: اس سے قبل باب میں بیان کیا جاچکا ہے کہ اگر نجاست میں سے کوئی چیز پانی میں حل ہوجائے۔ پھر اس کا رنگ یا ذائقہ یا بو تبدیل ہوجائے تو اس پانی کا استعمال کرنا جائز نہیں سوائے اس صورت کہ وہ تغیر زائل ہوجائے۔

اور وہ پانی جس کا رنگ یا بو یا ذائقہ تبدیل نہ ہو اگر وہ کسی تالاب یا گڑھے میں اور وہ کر کی مقدار سے زیادہ ہو وہ نجاست کے حل ہونے کے باوجود بھی نجس نہیں ہوگا۔ اور اگر وہ کر سے کم ہے تو پھر اس کا استعمال کرنا جائز نہیں۔

کنویں کے پانی کو پاک ہونے کے لیے پانی ڈول سے نکالا جائے۔ پس اگر کوئی بندہ اس پانی کو پاک ہونے سے قبل استعمال کرلے تو اس پر واجب ہے کہ پاک ہونے کے بعد دوبارہ استعمال کرے۔ اگر اس نے وضو کیا تھا تو دوبارہ وضو کرے اور اگر اس نے غسل کیا تھا تو وہ دوبارہ غسل کرے اور اگر اس نے کپڑا دھویا تھا تو دوبارہ کپڑا دھوئے۔

جناب محمد بن الحسن فرماتے ہیں کہ میرے نزدیک یہ حکم اس صورت میں ہے کہ جب وہ اس پانی کو استعمال کرے جو نجاست کے واقع ہونے کی وجہ سے اس کے اوصاف میں سے کوئی ایک تبدیل ہوجائے یا اس کی بو یا

https://www.shiabookspdf.com

https://www.shiabookspdf.com

ذائقہ یا رنگ اگر وہ اس پانی کو استعمال کرتا ہے کہ جس میں یہ تبدیلی رُونما نہ ہوئی ہو۔ پھر اس پر اعادہ کرنا واجب نہیں ہے اگرچہ اس پانی کا استعمال جائز نہ ہو مگر طہارت کے بعد۔

اور وہ چیز جو اس پر دلالت کرتی ہے وہ یہ ہے کہ حکم یہ ہے کہ ان اشیاء میں پاک پانی کو استعمال کیا جائے۔ پس جب ان اشیاء میں نجس پانی کو استعمال کیا جائے گا تو پھر واجب ہے کہ وہ اس سے مجزی نہ ہو کیونکہ وہ مامور بہ کے خلاف ہے اور اس پر نیز ذیل کی روایت بھی دال ہے۔

حدیث نمبر 1/670

ما أخبرني به الشيخ أيده الله تعالى عن أحمد بن محمد عن أبيه عن محمد بن الحسن عن أحمد بن محمد عن الحسين بن سعيد عن حماد عن معاوية عن ابي عبد الله عليه السلام قال سمعته يقول: لا يغسل الثوب ولا تعاد الصلاة مما وقع في البئر إلا أن ينتن فأن انتن غسل الثوب وأعاد الصلاة ونزحت البئر.

https://www.shiabookspdf.com

جناب الشیخ علیہ الرحمہ نے جناب معاویہ سے نقل کیا ہے اور وہ بیان کرتا ہے کہ میں نے امام ابوعبداللہ علیہ السلام سے سنا ہے کہ آپؑ فرماتے تھے: کنویں میں واقع ہونے والی نجاست کی وجہ سے کپڑے کو دوبارہ دھونا ضروری نہیں اور نماز کا اعادہ بھی نہ کرو مگر اس صورت میں کہ جب نجاست کی وجہ سے کنویں میں بو پیدا ہو جائے۔ اگر اس میں بو پھیل جائے تو کپڑے کو دھویا جائے گا اور نماز کا اعادہ کیا جائے گا اور کنویں سے پانی کو نکالا جائے گا۔

حدیث نمبر 2/671

سعد بن عبد الله عن أحمد بن محمد عن ابي طالب عبد الله ابن الصلت عن عبد الله بن المغيرة عن معاوية بن عمار عن ابي عبد الله عليه السلام في الفارة تقع في البئر فيتوضأ الرجل منها ويصلي وهو لا يعلم أيعيد الصلاة ويغسل ثوبه؟ فقال: لا يعيد الصلاة ولا يغسل ثوبه.

جناب الشیخ علیہ الرحمہ نے جناب معاویہ بن عمار سے نقل کیا ہے، انھوں نے حضرت امام ابوعبداللہ علیہ السلام سے نقل کیا ہے کہ آپؑ سے سوال کیا گیا: کنویں میں چوہا گرا اور مر گیا اور بندے کو علم نہیں ہوا۔ اس نے اس کے پانی سے وضو کیا

https://www.shiabookspdf.com

https://www.shiabookspdf.com

اور نماز پڑھ لی اور کپڑا بھی دھولیا۔ اس کے لیے کیا حکم ہے؟

آپؑ نے فرمایا: وہ نہ نماز کا اعادہ کرے اور نہ کپڑا دھوئے۔

حدیث نمبر 3/672

أحمد بن محمد عن علی بن الحکم عن ابان بن عثمان عن ابی عبد الله علیه السلام قال سئل عن الفارة تقع فی البئر لا یعلم بها إلا بعد ما یتوضأ منها أیعاد الوضوء؛ فقال: لا.

جناب الشیخ رحمہ اللہ نے جناب ابان بن عثمان سے نقل کیا ہے اور انھوں نے حضرت امام ابوعبداللہ علیہ السلام سے نقل کیا ہے کہ آپؑ سے سوال کیا گیا کہ ایک چوہا کنویں میں گر گیا۔ اس بندے کو معلوم نہ ہوا۔ اسے اس وقت پتا چلا کہ جب اس نے اس سے وضو کر کے نماز ادا کر لی۔ تو کیا وہ دوبارہ نماز کا اعادہ کرے گا؟

آپؑ نے فرمایا: نہیں۔

https://www.shiabookspdf.com

حدیث نمبر 4/673

سعد بن عبد الله عن محمد بن الحسین عن جعفر بن بشیر عن ابی عیینه قال سئل أبو عبد الله علیه السلام عن الفارة تقع فی البئر فقال: إذا خرجت فلا بأس وإن تفسخت فسبع دلاء، قال: وسئل عن الفارة تقع فی البئر فلا یعلم بها أحد إلا بعدما یتوضأ منها أیعید وضوءه وصلاته ویغسل ما أصابه؛ فقال: لا قد استقی أهل الدار منها ورشوا.

جناب الشیخ رحمہ اللہ نے جناب ابوعیینہ سے نقل کیا ہے، وہ بیان کرتے ہیں: حضرت امام ابوعبداللہ علیہ السلام سے سوال کیا گیا کہ کنویں میں چوہا گر جائے تو اس کے لیے کیا حکم ہے؟

آپؑ نے فرمایا: اگر اس کے پھولنے سے قبل نکال لیا گیا ہے تو کوئی حرج نہیں، وہ پانی پاک ہے۔ اور اگر وہ کنویں میں مرنے کے بعد پھٹ جائے تو اس کے لیے سات ڈول نکالے جائیں گے۔

پھر آپؑ سے سوال کیا گیا: اگر کنویں میں چوہا گر جائے اور اس کے بارے میں کوئی نہ جانتا ہو مگر اس وقت کہ

https://www.shiabookspdf.com

https://www.shiabookspdf.com

جب وہ اس کے پانی سے وضو کرے اور نماز پڑھ لے یا کپڑے دھولے تو کیا معلوم ہونے کے بعد وضو اور نماز کا اعادہ کرے اور اس کپڑے کو بھی دوبارہ دھوئے؟

آپؑ نے فرمایا: نہیں۔ اہل گھر نے اس سے کافی پانی نکالا اور زمین پر گرایا ہے۔

حدیث نمبر 5/674

أحمد بن محمد عن علی بن الحکم عن ابان عن ابی اسامة وابی یوسف یعقوب بن عثیم عن ابی عبد الله علیه السلام قال: إذا وقع فی البئر الطیر والدجاجة والفارة فانزح منها سبع دلاء، قلنا: فما تقول فی صلاتنا ووضوئنا وما اصاب ثیابنا؛ فقال: لا بأس به.

جناب الشیخ رحمہ اللہ نے جناب ابو یوسف یعقوب بن عثیم سے نقل کیا ہے اور انھوں نے حضرت امام ابوعبداللہ علیہ السلام سے نقل کیا ہے کہ آپؑ نے فرمایا: جب کنویں میں پرندہ یا مرغی یا چوہا گرے (اور مر جائے) تو اس سے سات ڈول پانی نکالا جائے گا۔

https://www.shiabookspdf.com

ہم نے عرض کیا: ہماری نمازوں اور ہمارے وضوؤں کا کیا بنے گا؟

آپؑ نے فرمایا: کوئی حرج نہیں۔

حدیث نمبر 6/675

وأخبرنی الشیخ أیده الله تعالی عن ابی القاسم عن محمد ابن یعقوب عن علی بن ابراهیم عن أبیه عن ابن ابی عمیر عن جمیل بن دراج عن ابی اسامة عن ابی عبد الله علیه السلام فی الفارة والسنور والدجاجة والطیر والکلب قال: ما لم یتفسخ أو یتغیر طعم الماء فیکفیك خمس دلاء فان تغیر الماء فخذه حتی یذهب الریح.

جناب الشیخ رحمہ اللہ نے جناب ابو اسامہ سے نقل کیا ہے اور انھوں نے حضرت امام ابوعبداللہ علیہ السلام سے نقل کیا ہے کہ آپؑ سے سوال کیا گیا: چوہا، بلا، مرغی، پرندہ اور کتا ان میں سے کوئی ایک کنویں میں گرے (اور مر جائے) تو اس کے لیے کیا حکم ہے؟

آپؑ نے فرمایا: اگر وہ مرنے کے بعد پھٹے نہیں یا پانی کا ذائقہ تبدیل نہیں ہوا۔ پھر تیرے لیے کافی ہے کہ

https://www.shiabookspdf.com

https://www.shiabookspdf.com

کنویں سے پانچ ڈول نکال دو۔ اگر اس کے پانی میں تغیر و تبدیلی آگئی ہے تو پھر اس حد تک پانی نکالو کہ اس کی تبدیلی زائل ہو جائے اور بو ختم ہو جائے۔

{حدیث نمبر 6/676}

وأخبرني الشيخ أيده الله تعالى عن ابي القاسم جعفر بن محمد عن أبيه عن سعد بن عبد الله عن أحمد بن محمد عن محمد بن اسماعيل بن بزيع قال كتبت إلى رجل اسأله أن يسأل أبا الحسن الرضا عليه السلام فقال: ماء البئر واسع لا يفسده شئ إلا أن يتغير ريحه أو طعمه فينزح منه حتى يذهب الريح ويطيب طعمه لان له مادة.

جناب الشیخ رحمۃ اللہ علیہ نے جناب محمد بن اسماعیل بن بزیع سے نقل کیا ہے، وہ بیان کرتے ہیں کہ میں نے ایک بندہ کو خط لکھا اور اس سے التماس کیا کہ وہ امام ابوالحسن الرضا علیہ السلام سے پوچھے۔

آپؑ نے فرمایا: کنویں کا پانی وسیع ہوتا ہے، اس کو کوئی چیز نجس نہیں کر سکتی مگر یہ کہ اس کی بو یا ذائقہ تبدیل ہو جائے پھر واجب ہے کہ اس قدر پانی نکالا جائے کہ اس کی بو ختم ہو جائے اور ذائقہ اچھا ہو جائے کیونکہ اس کے لیے ایک ذخیرہ ہوتا ہے (سارا پانی نکالنا ممکن نہیں ہے)۔

https://www.shiabookspdf.com

{حدیث نمبر 8/677}

وروى أحمد بن محمد بن ابي نصر عن عبد الكريم عن ابي بصير قال قلت لابي عبد الله عليه السلام بئر يستقى منها وتوضئ به وغسل منه الثياب وعجن به ثم علم انه كان فيها ميت قال: لا بأس ولا يغسل الثوب ولا تعاد منه الصلاة.

قال الشيخ أيده الله تعالى (وإن مات إنسان في بئر أو غدير ينقص ماؤه عن مقدار الكر ولم يتغير بذلك الماء فلينزح منه سبعون دلاء وقد طهر بعد ذلك). ذكره للغدير مع البئر يريد به غديرا له مادة بالنبع من الارض وما هذا سبيله فحكمه حكم الآبار، فاما إذا لم يكن له مادة فلا يجوز استعماله إذا وقع فيه ما ينجسه متى نقص عن الكر ويدل على ما ذكره.

https://www.shiabookspdf.com

https://www.shiabookspdf.com

جناب الشیخ رحمۃ اللہ علیہ نے جناب ابوبصیر رحمۃ اللہ علیہ سے نقل کیا ہے، وہ بیان کرتے ہیں کہ میں نے حضرت امام ابوعبداللہ علیہ السلام کی خدمت میں عرض کیا: ایک کنواں جس سے پانی پیا گیا اور وضو بھی کیا گیا اور کپڑے بھی دھوئے گئے اور آٹا بھی گوندھا گیا۔ پھر معلوم ہوا کہ اس میں میت ہے؟

آپؑ نے فرمایا: کوئی حرج نہیں، نہ کپڑا دوبارہ دھویا جائے گا اور نہ نماز کا اعادہ کیا جائے گا۔

مسئلۃ: جناب الشیخ المفید رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں: اگر کنویں میں انسان مرجائے یا کسی تالاب میں مرجائے تو اگر اس کا پانی کُر کی مقدار یا اس سے زیادہ ہے اگر اس کا پانی تبدیل نہیں ہوا تو پھر اس سے ستر ڈول پانی نکال دیا جائے تو باقی پانی پاک ہوجائے گا۔

جناب الشیخ الطوسی رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں کہ جناب الشیخ المفید رحمۃ اللہ علیہ نے کنویں کے ساتھ تالاب کا ذکر کیا ہے تو اس سے مراد وہ تالاب ہے جس کا زمین میں منبع ہو تو اس کا حکم کنویں کے حکم کی مانند ہے۔ اگر اس تالاب کا زمین میں کوئی منبع نہ ہو اور اس کا پانی کُر سے کم ہے تو اس کا استعمال جائز نہیں ہے اور اس پر ذیل کی روایت دلالت کرتی ہے۔

https://www.shiabookspdf.com

حدیث نمبر 9/678

ما أخبرني به الشيخ أيده الله تعالى عن ابي القاسم جعفر ابن محمد عن أبيه عن سعد بن عبد الله عن أحمد بن الحسن بن علي بن فضال وعمرو ابن عثمان عن عمرو بن سعيد المدائني عن مصدق بن صدقة عن عمار الساباطي قال سئل أبو عبد الله عليه السلام عن رجل ذبح طيرا فوقع بدمه في البئر فقال: ينزح منها دلاء، هذا إذا كان ذكيا فهو هكذا وما سوى ذلك مما يقع في بئر الماء فيموت فيه فأكثره الانسان ينزح منها سبعون دلوا واقله العصفور ينزح منها دلو واحد وما سوى ذلك فيما بين هذين. ثم قال أيده الله تعالى (فان مات فيها حمار أو بقرة أو فرس وأشباهها من الدواب ولم يتغير بموته الماء نزح منها كر من الماء فان كان الماء أقل من ذلك نزح كله).

جناب الشیخ رحمۃ اللہ علیہ نے جناب عمار الساباطی سے نقل کیا ہے، وہ بیان کرتے ہیں کہ حضرت امام ابوعبداللہ علیہ السلام سے سوال کیا گیا کہ اگر بندہ پرندہ ذبح کرے اور اس کا خون کنویں میں گر جائے تو کیا حکم ہے؟

https://www.shiabookspdf.com

https://www.shiabookspdf.com

آپؑ نے فرمایا: اس سے چند ڈول نکالے جائیں۔ یہ حکم اس صورت میں ہے جب وہ پرندہ ذبح شدہ ہو۔ اگر اس کے علاوہ کوئی جانور کنویں میں گرے اور مرجائے، اس کے لیے زیادہ سے زیادہ وہ ڈول نکالے جائیں جو انسان کے لیے ہیں اور کم از کم اتنے نکالے جائیں جو چڑیا کے لیے ہے اور وہ ایک ڈول ہے اور جو ان کے درمیان میں ہے اس کے لیے ان دونوں کے درمیان والے ڈول نکالے جائیں گے۔

مسئلة: جناب الشیخ المفید رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں: اگر کنویں میں گدھا یا گائے یا گھوڑا یا ان کی مثل کوئی حیوان گرے اور اس میں مرجائے اور اگر اس کے مرنے کی وجہ سے کنویں کا پانی تبدیل نہیں ہوا تو اس سے ایک کُر کی مقدار میں پانی نکالا جائے گا اور اگر اس کنویں کا پانی کم ہے تو پھر سارا پانی نکالا جائے گا۔

حدیث نمبر 10/679

أخبرني الشيخ أيده الله تعالى عن أحمد بن محمد عن أبيه عن محمد بن يحيى والحسين بن عبيد الله عن أحمد بن محمد بن يحيى عن أبيه محمد بن يحيى عن محمد بن علي بن محبوب عن أحمد عن أبيه عن عبد الله بن المغيرة عن عمر بن يزيد قال حدثني عمرو بن سعيد بن هلال قال سألت أبا جعفر عليه السلامُ عما يقع في البئر ما بين الفأرة والسنور إلى الشاة فقال: كل ذلك يقول سبع دلاء قال حتى بلغت الحمار والجمل فقال: كر من ماء.

ثم قال أيده الله تعالى (وينزح منها إذا مات فيها شاة أو كلب أو خنزير أو سنور أو غزال أو ثعلب وشبهه في قدر جسمه أربعون دلوا. فإذا مات فيها حمامة أو دجاجة أو ما أشبههما نزح منها سبع دلاء). يدل على ذلك.

جناب الشیخ رحمۃ اللہ علیہ نے جناب عمرو بن سعید بن ہلال سے نقل کیا ہے، وہ بیان کرتے ہیں کہ میں حضرت امام ابوجعفر الباقر علیہ السلام سے سوال کیا گیا: اگر کنویں میں چوہے سے لے کر بلّی یا بکری تک کا جانور گرے اور اُس میں مرجائے تو اس کے لیے کیا حکم ہے؟

آپؑ نے فرمایا: ان سب کے لیے سات ڈول ہیں۔

پھر میں نے عرض کیا: اگر گدھا یا اُونٹ کی مانند جانور گرے تو اس کے لیے کیا حکم ہے؟

https://www.shiabookspdf.com

https://www.shiabookspdf.com

آپؑ نے فرمایا: ان کے لیے ایک گز کی مقدار ہے۔

مسئلہ: جناب الشیخ المفیدؒ فرماتے ہیں: اگر کنویں میں بکری یا کتا یا خنزیر یا بلا یا ہرن یا لومڑی یا ان کی جسامت کا کوئی جانور گرے اور کنویں میں مرجائے تو اس کے لیے چالیس ڈول نکالے جائیں اور اگر کنویں میں کبوتر یا مرغی یا ان دونوں کی مثل کوئی گرے اور مرجائے تو اس کے لیے سات ڈول نکالے جائیں گے اور اس پر دلیل ذیل کی روایت ہے۔

حدیث نمبر 11/680

ما أخبرني به الشيخ أيده الله تعالى عن أحمد بن محمد عن أبيه عن الحسين بن الحسن بن ابان عن الحسين بن سعيد عن القاسم عن علي قال سألت أبا عبد الله عليه السلام عن الفأرة تقع في البئر قال: سبع دلاء. قال وسألته عن الطير والدجاجة تقع في البئر قال: سبع دلاء، والسنور عشرون أو ثلاثون أو أربعون دلوا، والكلب وشبهه. قوله عليه السلام والكلب وشبهه يريد به في قدر جسمه وهذا يدخل فيه الشاة والغزال والثعلب والخنزير وكلما ذكر. ويدل عليه أيضا.

https://www.shiabookspdf.com

- جناب الشیخؒ نے جناب القاسم سے اور انھوں نے جناب علی سے نقل کیا ہے اور انھوں نے بیان کیا: میں نے حضرت امام ابوعبداللہ علیہ السلام سے سوال کیا: کنویں میں چوہا گر کر مرجائے تو اس کے لیے کیا حکم ہے؟

آپؑ نے فرمایا: کنویں سے سات ڈول پانی کے نکالے جائیں۔

پھر میں نے سوال کیا: اگر کوئی پرندہ یا مرغی گرے تو؟

آپؑ نے فرمایا: اس کے لیے سات ڈول نکالے جائیں گے۔

پھر میں نے سوال کیا: اگر کوئی بلا گرے؟

آپؑ نے فرمایا: بیس یا تیس یا چالیس ڈول۔ کتا بھی ان کی مثل ہے۔

جناب الشیخ الطوسیؒ فرماتے ہیں کہ امام علیہ السلام نے فرمایا: کتا اور اس کی مثل اس سے مراد ہے جو اس کی جسامت میں اس کی مثل ہو۔ اس میں بکری، ہرن، لومڑی اور سور وغیرہ بھی اس میں داخل ہیں اور اس مراد پر ذیل کی

https://www.shiabookspdf.com

https://www.shiabookspdf.com

روایت دلالت کرتی ہے۔

حدیث نمبر 12/681

ما أخبرني به الشيخ أيده الله تعالى بالاسناد المتقدم عن الحسين بن سعيد عن عثمان بن عيسى عن سماعة قال سألت أبا عبد الله عليه السلام عن الفأرة تقع في البئر أو الطير قال: إن أدركته قبل أن ينتن نزحت منها سبع دلاء، وإن كان سنور أو اكبر منه نزحت منها ثلاثين دلوا أو أربعين دلوا، وإن انتن حتى يوجد ريح النتن في الماء نزحت البئر حتى يذهب النتن من الماء. وليس لاحد أن يقول: كيف عملتم على اربعين دلوا في السنور والكلب وشبههما. وفي الدجاجة والطير على سبع دلاء وفي هذين الخبرين ليس القطع على اربعين دلوا بل انما يتضمن على جهة التخيير؛ وهلا عملتم بغير هذين الخبرين مما يتضمن نقصان ما ذهبتم إليه؛ لانا إذا عملنا على ما ذكرنا من نزح اربعين دلوا مما وقع فيه الكلب وشبهه ونزح سبع دلاء مما وقع فيه الدجاج وشبهه فلا خلاف بين أصحابنا في جواز استعمال ما بقي من الماء ويكون أيضا الاخبار التي تتضمن أقل من ذلك داخلة في جملته وإذا عملنا على غير ذلك نكون دافعين لهذين الخبرين جملة وصايرين إلى المختلف فيه فلاجل ذلك عملنا على نهاية ما وردت به الاخبار، ومما ورد من الاخبار التي يتضمن نقصان ما ذكرناه من عدة النزح ما رواه.

جناب الشیخ رحمہ اللہ نے جناب عثمان بن عیسٰی سے اور انھوں نے جناب سماعہ سے نقل کیا ہے، وہ بیان کرتے ہیں کہ میں نے حضرت امام ابوعبداللہ علیہ السلام سے سوال کیا: اگر کنویں میں کوئی چوہا یا پرندہ گرنے اور مرجائے تو کیا حکم ہے؟ آپؑ نے فرمایا: اگر پانی کے بدبودار ہونے سے قبل اس کو نکال لیا جائے تو پھر اس کے لیے سات ڈول ہیں۔ اور اگر وہ بلا یا اس سے بڑے جسم کا جانور ہو اور وہ گرے اور مرجائے تو اس کے لیے تیس یا چالیس ڈول نکالے جائیں گے اور اگر وہ پانی بو چھوڑ دے یعنی پانی سے بو آنا شروع ہوجائے تو پھر اس قدر پانی نکالا جائے کہ اس کی بو ختم ہوجائے۔

https://www.shiabookspdf.com

https://www.shiabookspdf.com

جناب الشیخ الطوسی رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں: کسی بندے کو یہ حق حاصل نہیں کہ وہ ہم پر اعتراض کرتے ہوئے کہے کہ تم نے بلے اور کتے اور جو ان دونوں کی مثل جانور ہے اس کے لیے چالیس ڈول ہیں اور مرغی اور پرندے کے لیے سات ڈول کے لیے کیوں معین کیے ہیں جبکہ روایت میں تو تیس اور چالیس کے درمیان تخییر ذکر ہوئی ہے۔

تم نے ان دونوں خبروں کے علاوہ کسی پر عمل کیوں نہیں کیا ہے کہ جو ان روایات میں سے ہے جو اس سے کم کو بیان کرتی ہیں؟

ہم عرض کریں گے: ہم نے جو عمل کیا ہے اور چالیس کا عدد معین کیا ہے کہ جو کتے یا اس کی مثل کے لیے اور سات ڈول مرغی یا اس کی مثل کے لیے ہیں۔ اس میں کوئی اختلاف نہیں۔ تمام علماء و اصحاب کا اتفاق ہے کہ اگر چالیس ڈول نکال لیے جائیں تو باقی پانی کو استعمال کرنا جائز ہے؟ اور جو روایات اس سے کم تعداد کو بیان کرتی ہیں وہ کم تعداد بھی چالیس کے عدد کے تحت اور اس میں شامل ہیں۔

اور اگر ہم ان دونوں خبروں کو ترک کردیں اور ان پر عمل نہ کریں تو ہم نے ان دونوں کو سرے سے ہی چھوڑ دیا ہے اور ہم اس کی طرف چلے گئے ہیں کہ جس میں اختلاف ہے، مثلاً تیس تو اس میں اختلاف ہے جو چالیس کے قائل ہیں وہ اس میں اختلاف کریں گے۔ یہ مجزی ہے یا نہیں لیکن چالیس کی تعداد میں کسی کو کوئی اختلاف نہیں۔ اسی وجہ سے ہم نے اس پر عمل کیا ہے کہ وارد ہونے والی روایات میں انتہائی عدد ہے اور جو روایات اس سے کم عدد کو بیان کرتی ہیں وہ بھی ان کے تحت داخل ہیں۔ اور وہ روایات جو ہمارے قول سے کم کو بیان کرتی ہیں وہ بھی ذیل میں ہیں۔

حدیث نمبر 13/682

الحسين بن سعيد عن ابن ابی عمير عن ابن اذينة عن زرارة ومحمد بن مسلم وبريد بن معاوية العجلی عن ابی عبد الله وابی جعفر عليهما السلام فی البئر يقع فيها الدابة والفأرة والكلب والطير فيموت قال: يخرج ثم ينزح من البئر دلاء ثم اشرب وتوضأ.

جناب الشیخ رحمۃ اللہ علیہ نے جنابِ زرارہ، محمد بن مسلم اور برید بن معاویہ العجلی سے نقل کیا ہے اور انھوں نے حضرت امام ابو عبداللہ علیہ السلام اور امام ابو جعفر الباقر علیہ السلام سے نقل کیا ہے کہ آپؑ سے سوال کیا گیا کہ اگر کنویں میں گھوڑا، چوہا، کتا یا کوئی پرندہ گرے اور اس میں مرجائے تو اس کے لیے کیا حکم ہے؟

https://www.shiabookspdf.com

https://www.shiabookspdf.com

آپؑ نے فرمایا: چند ڈول نکالو اور پھر باقی پانی سے وضو کرو اور پیو۔

حدیث نمبر 14/683

وروی محمد بن أحمد بن يحيى عن الحسين بن موسى الخشاب عن غياث بن كلوب عن اسحق بن عمار عن جعفر عن أبيه أن علياً عليه السلام كان يقول: الدجاجة ومثلها تموت في البئر ينزح منها دلوان أو ثلاثة. فإذا كانت شاة وما اشبهها فتسعة أو عشرة.

جناب الشیخ ؒ نے جناب اسحاق بن عمار سے نقل کیا ہے اور انھوں نے امام جعفر الصادق علیہ السلام سے اور انھوں نے اپنے والد سے اور انھوں نے حضرت علی علیہ السلام سے نقل کیا ہے کہ آپؑ فرمایا کرتے تھے: مرغی یا اس کی مثل کنویں میں مرجائے تو اس کے لیے دو یا تین ڈول نکالے جائیں اور اگر بکری یا اس کی مثل ہو تو پھر نو یا دس ڈول نکالے جائیں۔

حدیث نمبر 15/684

https://www.shiabookspdf.com

وروی أيضاً عن ابن ابی عمير عن جميل بن دراج عن ابی اسامة عن ابی عبد الله عليه السلام فی الفأرة والسنور والدجاجة والطير والكلب قال: فإذا لم يتفسخ أو لم يتغير طعم الماء فيكفيك خمس دلاء، وإن تغير الماء فخذ منه حتى يذهب الريح.

جناب الشیخ ؒ نے جناب ابو اسامہ سے نقل کیا ہے اور انھوں نے حضرت امام ابو عبداللہ علیہ السلام سے نقل کیا ہے کہ آپؑ سے چوہے، مرغی، پرندے، کتے کے بارے میں سوال کیا گیا کہ اگر کنویں میں ان میں سے کوئی گرے اور مرجائے تو اس کے لیے کیا حکم ہے؟

آپؑ نے فرمایا: پس اگر وہ اس میں پھولے اور پھٹے نہیں اور پانی کے ذائقہ میں کوئی تبدیلی نہ آئے تو تیرے لیے پانچ ڈول نکالنا کافی ہے۔ اور اگر پانی تبدیل ہوگیا ہے تو پھر اتنا پانی نکالا جائے کہ وہ تبدیلی ختم ہوجائے۔

حدیث نمبر 16/685

وروی عن القاسم عن ابان عن ابی العباس الفضل البقباق قال قال أبو عبد الله عليه السلام: فی البئر يقع فيها الفأرة أو الدابة أو الكلب أو الطير فيموت قال: يخرج ثم ينزح من البئر دلاء ثم يشرب منه ويتوضأ.

https://www.shiabookspdf.com

https://www.shiabookspdf.com

جناب الشیخ رحمۃ اللہ علیہ نے جناب ابوالعباس الفضل البقباق سے نقل کیا ہے، وہ بیان کرتے ہیں کہ حضرت امام ابوعبداللہ علیہ السلام سے سوال کیا کہ کنویں میں اگر چوہا، کتّا یا کوئی پرندہ گرے اور مرجائے؟

آپؑ نے فرمایا: پہلے ان کو باہر نکالا جائے اور پھر چند ڈول پانی نکالا جائے اور اس کے بعد اس کنویں سے پانی پیا جائے اور وضو کیا جائے۔

حدیث نمبر 17/686

وروی سعد بن عبد الله عن ایوب عن نوح النخعی عن محمد بن ابی حمزة عن علی بن یقطین عن ابی الحسن موسی بن جعفر علیه السلام قال سألته عن البئر تقع فیها الحمامة أو الدجاجة أو الفأرة أو الکلب أو الهرة فقال: یجزیك أن تنزح منها دلاء فان ذلك یطهرها إن شاء الله تعالی.

جناب الشیخ رحمۃ اللہ علیہ نے جناب علی بن یقطین سے نقل کیا ہے، وہ بیان کرتے ہیں کہ میں نے حضرت امام ابوالحسن موسیٰ بن جعفر علیہ السلام سے سوال کیا کہ کنویں میں کبوتر یا مرغی یا چوہا یا کتّا یا بلّی گرے اور مرجائے تو اس کے لیے کیا حکم ہے؟

آپؑ نے فرمایا: تیرے لیے مجزی ہے کہ چند ڈول پانی اس سے نکال دو۔ پس یہ اس کے پانی کو پاک کردے گا، ان شاء اللہ!

حدیث نمبر 18/687

محمد بن علی بن محبوب عن العباس بن معروف عن عبد الله ابن المغیرة عن ابی مریم قال حدثنا جعفر قال کان أبو جعفر علیه السلام یقول: إذا مات الکلب فی البئر نزحت، قال وقال جعفر علیه السلام إذا وقع فیها ثم اخرج منها حیا نزح منها سبع دلاء. ثم قال الشیخ أیده الله تعالی (وإن ماتت فیها فارة نزح منها ثلاث دلاء، وإن تفسخت فیها أو انتفخت ولم یتغیر بذلك الماء نزح منها سبع دلاء).

جناب الشیخ رحمۃ اللہ علیہ نے جناب ابومریم سے اور انھوں نے جناب جعفر سے اور انھوں نے جناب ابوجعفر الباقر علیہ السلام سے نقل کیا ہے کہ آپؑ نے فرمایا: جب کتّا کنویں میں گرے اور مرجائے تو پھر کنویں سے پانی نکالا جائے گا۔

پھر آپؑ نے فرمایا: اگر کتّا کنویں میں گرے اور زندہ نکال لیا جائے تو پھر اس سے سات ڈول پانی نکالا جائے۔

https://www.shiabookspdf.com

https://www.shiabookspdf.com

مسئلة: جناب الشیخ المفید رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں: اگر کنویں میں چوہا گرے اور مرجائے تو اس سے تین ڈول نکالے جائیں اور اگر وہ مرنے کے بعد پھول جائے، پھٹ جائے اور پانی اس کی وجہ سے تبدیل ہوجائے تو پھر اس کنویں سے سات ڈول پانی نکالا جائے گا۔

حدیث نمبر 19/688

أخبرني الشيخ أيده الله تعالى عن أحمد بن محمد عن أبيه عن محمد بن الحسن عن أحمد بن محمد عن الحسين بن سعيد عن حماد وفضالة عن معاوية ابن عمار قال سألت أبا عبد الله عليه السلام عن الفأرة والوزغة تقع في البئر قال: ينزح منها ثلاث دلاء.

جناب الشیخ رضی اللہ عنہ نے جناب معاویہ بن عمار سے نقل کیا ہے، وہ بیان کرتے ہیں کہ میں نے حضرت امام ابوعبداللہ علیہ السلام سے سوال کیا: چوہا یا چھپکلی کنویں میں گر جائیں (اور مرجائیں) تو اس کے لیے کیا حکم ہے؟

آپؑ نے فرمایا: اس کنویں سے تین ڈول پانی نکالا جائے۔

https://www.shiabookspdf.com

حدیث نمبر 20/689

وروى هذا الحديث عن الحسين بن سعيد عن فضالة عن ابن سنان عن ابي عبد الله عليه السلام مثله.

جناب الشیخ رضی اللہ عنہ نے اسی حدیث کو جناب ابن سنان سے نقل کیا ہے اور انھوں نے حضرت امام ابوعبداللہ علیہ السلام سے نقل کیا ہے۔

حدیث نمبر 21/690

وأخبرني الشيخ أيده الله تعالى عن ابي جعفر محمد بن علي عن محمد بن الحسن عن أحمد بن ادريس عن محمد بن أحمد بن يحيى عن محمد بن الحسين بن ابي الخطاب والحسن بن موسى الخشاب جميعا عن يزيد بن اسحق شعر عن هارون ابن حمزة الغنوي عن ابي عبد الله عليه السلام قال سألته عن الفأرة والعقرب وأشباه ذلك يقع في الماء فيخرج حيا هل يشرب من ذلك الماء ويتوضأ منه؟ قال: يسكب منه ثلاث مرات وقليله

https://www.shiabookspdf.com

https://www.shiabookspdf.com

وكثيرة بمنزلة واحدة ثم يشرب منه ويتوضأ منه غير الوزغ فانه لا ينتفع بما يقع فيه. هذا إذا لم يكن الفأرة قد تفسخت، فأما إذا تفسخت فينزح من الماء سبع دلاء والذى يدل عليه الخبران المتقدمان اللذان روى أحدهما الحسن بن سعيد عن القاسم عن على قال سألت أبا عبد الله عليه السلام عن الفأرة تقع فى البئر قال سبع دلاء، والخبر الذى رواه ايضا الحسين بن سعيد عن عثمان بن عيسى عن سماعة قال سألت أبا عبد الله عليه السلام عن الفأرة تقع فى البئر أو الطير قال ان ادركته قبل أن ينتن نزحت منها سبع دلاء، وإنما حملنا هذين الخبرين على أن المراد بهما إذا تفسخت الفأرة لئلا تتناقض الاخبار ولا نكون دافعين لما رويناه مما يتضمن ثلاث دلاء وقد جاء حديث آخر دالا على ما ذهبنا إليه.

جناب الشیخ رحمۃ اللہ علیہ نے جناب ہارون بن حمزہ الغنوی سے نقل کیا ہے، وہ بیان کرتے ہیں کہ میں نے حضرت امام ابوعبداللہ علیہ السلام سے سوال کیا: اگر کنویں میں چوہا، بچھو یا ان کی مثل گر جائیں۔ پھر ان کو زندہ نکال لیا جائے تو کیا اس پانی کو پینا اور اس سے وضو کرنا جائز ہے؟

آپؑ نے فرمایا: تین بار اس سے پانی نکال کر پھینک دو، خواہ کم ہو یا زیادہ، دونوں برابر ہیں۔ پھر اس سے پینا اور اس سے وضو کرنا جائز ہے۔ اگر وہ گرنے والا جانور چھپکلی نہ ہو کیونکہ جس پانی میں چھپکلی گرے وہ فائدہ مند نہیں ہے۔

جناب الشیخ الطوسی رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں: یہ اس صورت میں حکم ہے کہ جب چوہا پانی میں نہ پھولے اور نہ پھٹے۔ اگر وہ پانی میں پھٹ جائے تو پھر اس سے سات ڈول نکالے جائیں گے اور اس پر دلیل وہ دو خبریں ہیں جو گزر چکی ہیں جن میں سے ایک حسین بن سعید نے قاسم سے اور اس نے علی سے، وہ بیان کرتے ہیں کہ میں نے حضرت امام ابوعبداللہ علیہ السلام سے سوال کیا: اگر کوئی چوہا کنویں میں گر جائے تو آپؑ نے فرمایا: سات ڈول پانی نکالو۔

اور دوسری وہ روایت جس کو جناب سماعہ نے نقل کیا ہے اور امام ابوعبداللہ علیہ السلام سے نقل کیا ہے کہ آپؑ سے چوہے یا پرندہ جو کنویں میں گر جائے کے بارے میں پوچھا گیا۔

آپؑ نے فرمایا: اگر تو نے اس کو اسے بدبودار ہونے سے قبل نکال لیا ہے تو پھر سات ڈول پانی نکال دو۔

ہم ان دونوں روایتوں کو حمل کریں گے کہ مراد ہے کہ پھٹنے سے قبل اور اگر وہ پھٹ جائیں تو پھر سات ڈول۔ تاکہ

https://www.shiabookspdf.com

https://www.shiabookspdf.com

ان روایات کے درمیان تناقض وتضاد پیدا نہ ہو اور جو روایات تین ڈول بیان کرتی ہیں ان کو بھی ترک نہ کرنا پڑے۔
ایک اور حدیث ہے جو ہمارے قول پر دلالت کرتی ہے جو ذیل میں بیان ہو رہی ہے۔

حدیث نمبر 22/691

أخبرني الشيخ أيده الله تعالى عن أحمد بن محمد عن أبيه عن سعد بن عبد الله عن أحمد بن محمد عن علي بن الحكم عن عثمان بن عبد الملك عن ابي سعيد المكاري عن ابي عبد الله عليه السلام قال: إذا وقعت الفأرة في البئر فتسلخت فانزح منها سبع دلاء.
فكان هذا الحديث مفسر اللحديثين المتقدمين.

جناب الشیخ رحمۃ اللہ علیہ نے جناب ابوسعید المکاری سے نقل کیا ہے اور انھوں نے حضرت امام ابوعبداللہ علیہ السلام سے نقل کیا ہے کہ آپؑ نے فرمایا: جب چوہا کنویں میں گرے اور مرجائے اور پھٹ جائے تو پھر اس سے سات ڈول پانی نکالو۔
جناب الشیخ رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں: گویا یہ حدیث پہلے والی دونوں کی تفسیر بیان کر رہی ہے۔

حدیث نمبر 23/692

فأما ما رواه محمد بن أحمد بن يحيى عن محمد بن الحسين عن عبد الرحمن بن ابي هاشم عن ابي خديجة عن ابي عبد الله عليه السلام قال: سئل عن الفأرة تقع في البئر قال: إذا ماتت ولم تنتن فأربعين دلوا وإن انتفخت فيه ونتنت نزح الماء كله. فقوله إذا لم تنتن نزح أربعين دلوا محمول عَلَى الاستحباب بدلالة ما قدمناه من الاخبار.

جناب الشیخ رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں: وہ حدیث جس کو جنابِ ابوخدیجہ نے امام ابوعبداللہ علیہ السلام سے نقل کیا ہے کہ آپؑ سے سوال کیا گیا: ایک چوہا اگر کنویں میں گر جائے تو اس کے لیے کیا حکم ہے؟
آپؑ نے فرمایا: اگر وہ اس میں مرگیا ہے اور بدبودار نہیں ہوا تو پھر چالیس ڈول پانی نکالا جائے اور اگر وہ پھٹ گیا ہے اور بدبودار ہوگیا ہے تو پھر کنویں کا سارا پانی نکالا جائے گا۔
جناب الشیخ الطوسی رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں: اس روایت کو استحباب پر حمل کیا جائے گا اور اس پر ماقبل ذکر ہونے والی روایات دلالت کرتی ہیں۔

https://www.shiabookspdf.com

https://www.shiabookspdf.com

حدیث نمبر 24/693

فأما ما رواه أحمد بن محمد بن عيسى عن علي بن حديد عن بعض أصحابنا قال كنت مع ابي عبد الله عليه السلام في طريق مكة فصرنا إلى بئر فاستقى غلام ابي عبد الله عليه السلام دلوا فخرج فيه فأرتان فقال أبو عبد الله عليه السلام أرقه، قال فاستقى آخر فخرجت فيه فأرة فقال أبو عبد الله عليه السلام أرقه، قال فاستقى الثالث فلم يخرج فيه شئ فقال صبه في الاناء فصبه في الاناء. فأول ما في هذا الحديث ان علي بن حديد رواه عن بعض أصحابنا ولم يسنده وهذا مما يضعف الحديث، ويحتمل مع تسليمه أن يكون أراد بالبئر المصنع الذي فيه من الماء ما يزيد مقداره على الكر فلا يجب نزح شئ منه ثم لم يقل انه توضأ منه بل قال صبه في الاناء وليس في قوله صبه في الاناء دلالة على جواز استعماله في الوضوء ويجوز أن يكون انما أمره بالصب في الاناء لاحتياجهم إليه للشرب وهذا يجوز عندنا عند الضرورة.

ثم قال الشيخ أيده الله تعالى (وإن مات فيها بعير نزح جميع ما فيها فان صعب ذلك لغزارة الماء وكثرته تراوح على نزحه أربعة رجال يستقون منها على التراوح من أول النهار إلى آخره وقد طهرت بذلك، فإن وقع فيها خمر وهو الشراب المسكر من أي الاصناف كان نزح جميع ما فيها إن كان قليلا، وإن كان كثيرا تراوح على نزحه أربعة رجال من أول النهار إلى آخره على ما ذكرناه). الدليل على ذلك انه إذا وقع البعير في الماء أو الخمر فقد نجس الماء بلا خلاف فيجب أن لا يحكم عليها بالطهارة إلا بدليل قاطع ولا دليل يقطع به في الشريعة على شئ مقدر فيجب أن ينزح جميعها، ويؤكد ذلك أيضا.

https://www.shiabookspdf.com

جناب الشیخ رحمہ اللہ فرماتے ہیں: وہ روایت جس کو علی بن حدید نے نقل کیا اور انھوں نے اپنے ایک ساتھی سے نقل کیا ہے، وہ بیان کرتے ہیں کہ میں مکہ کے ایک سفر میں امام ابوعبداللہ علیہ السلام کے ساتھ تھا۔ ہمارا گزر ایک کنویں سے ہوا۔ امامؑ کے غلام نے اس سے ایک ڈول پانی نکالا جس میں دو چوہے نکل آئے۔

امامؑ نے فرمایا: اس پانی کو گرا دو۔

https://www.shiabookspdf.com

https://www.shiabookspdf.com

غلام پھر ڈول کنویں میں ڈالا۔ جب پانی نکالا تو پھر ڈول میں ایک چوہا تھا۔

امامؑ نے فرمایا: اس پانی کو بھی پھینک دو۔

پھر اس غلام نے تیسری دفعہ ڈول کنویں میں ڈالا اور پانی نکالا تو اس میں کوئی چیز نہ نکلی۔ تو آپؑ نے فرمایا: اس کو برتن میں ڈالو۔ پس اس نے پانی برتن میں ڈال دیا۔

جناب الشیخ الطوسی رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں، اوّلاً: جو اس حدیث میں کمزوری ہے اس کو علی بن حدید نے بعض اصحاب (ایک ساتھی) سے نقل کیا ہے اور اس کا نام ذکر نہیں کیا۔ اور یہ وہ چیز ہے جو حدیث کو ضعیف قرار دیتی ہے۔

ثانیاً: اگر اس احتمال میں ہم اس حدیث کو صحیح مان لیں پھر مراد ہے کہ جس کنویں کے ساتھ آپؑ نے یہ کیا ہے اس میں امکان ہے کہ اس کا پانی کُر سے زیادہ ہو۔ پھر اس سے پانی نکالنا واجب نہیں۔

ثالثاً: آپؑ نے یہ نہیں فرمایا: اس پانی سے وضو کرو بلکہ آپؑ نے فرمایا اس پانی کو برتن میں ڈال دو۔ تو آپ کا یہ فرمانا کہ پانی برتن میں ڈال دو، یہ دلالت نہیں کرتا کہ اس پانی کا وضو کے لیے استعمال کرنا جائز ہے اور یہ بھی ممکن ہے کہ آپؑ نے اس کو برتن میں ڈالنے کا حکم دیا ہے اس وجہ سے وہ لوگ اس کی طرف احتیاج رکھتے ہوں تا کہ وہ پی لیں۔ اور ایسے کرنا ہمارے نزدیک ضرورت کے وقت جائز ہے۔

مسئلۃ: جناب الشیخ المفید رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں: اگر کنویں میں اُونٹ گرے اور مرجائے تو پھر اس کنویں کا سارا پانی نکالا جائے گا۔ پس اگر کنویں کے پانی کے زیادہ ہونے کی وجہ سے سارا پانی نکالنا مشکل و دشوار ہو تو پھر چار مرد اوّل دن سے لے کر آخر دن تک اس کنویں سے پانی نکالیں اور وہ چار مرد تراوح[1] کرتے ہوئے پانی نکالیں تو وہ کنواں یوں پاک ہو جائے گا۔

پس اگر کنویں میں شراب گر جائے۔ شراب سے مراد نشہ آور مسکر خواہ وہ کسی نوعیت کی شراب ہو اس کے لیے کنویں کا سارا پانی نکالا جائے گا اگر پانی قلیل ہے۔ اور اگر پانی زیادہ ہے تو پھر چار بندے اوّل دن سے آخر دن تک تراوح کرتے ہوئے پانی نکالیں جیسا کہ ہم نے ذکر کیا ہے۔

جناب الشیخ الطوسی رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں: اس پر دلیل یہ ہے کہ جب اُونٹ یا شراب کنویں کے پانی میں گر جائیں تو

---

[1] تراوح کا مطلب ہے کہ چار بندے متواتر پانی نکالیں اگر وہ تھک جائیں تو دوسرے چار شروع ہو جائیں اور متواتر پانی نکالا جائے۔

https://www.shiabookspdf.com

https://www.shiabookspdf.com

پانی کے نجس ہونے میں کوئی اختلاف نہیں (اونٹ سے اس کا مرنا ہے وہ گرے اور اس میں مرجائے ورنہ زندہ نکل آئے تو پھر یہ حکم نہیں ہے)۔

جب پانی نجس ہوگیا ہے تو واجب ہے کہ اس پانی کے پاک ہونے کا حکم نہ لگایا جائے مگر دلیل قطعی کے تحت اور جس چیز پر شریعت میں کوئی دلیل نہ ہو اس میں واجب ہے کہ پھر سارا پانی نکالا جائے۔ اس پر دلیل ذیل کی روایات ہیں۔

حدیث نمبر 25/694

ما أخبرني به الشيخ أيده الله تعالى عن ابي القاسم جعفر ابن محمد عن محمد بن يعقوب عن أحمد بن ادريس عن محمد بن عبد الجبار عن صفوان عن ابن مسكان عن الحلبي عن ابي عبد الله عليه السلام قال: إذا سقط في البئر شيء صغير فمات فيها فانزح منها دلاء قال فان وقع فيها جنب فانزح منها سبع دلاء، فان مات فيها بعير أو صب فيها خمر فلينزح الماء كله.

جناب الشیخ رحمۃ اللہ علیہ نے جناب الحلبی رحمۃ اللہ علیہ سے نقل کیا ہے اور انھوں نے جناب امام ابوعبداللہ سے نقل کیا ہے کہ آپؑ نے فرمایا: اگر کنویں میں کوئی چھوٹی چیز (جانور) گر جائے اور اس میں مرجائے پس اس سے چند ڈول پانی نکالو۔ اور اگر کنویں میں کوئی مجنب داخل ہو تو اس سے سات ڈول پانی نکالو اور اگر اس میں اونٹ مرجائے یا اس میں شراب گرا دی جائے یا گر جائے تو پھر اس کا سارا پانی نکالا جائے گا۔

حدیث نمبر 26/695

وأخبرني الشيخ أيده الله تعالى عن أحمد بن محمد عن أبيه عن الحسين بن الحسن بن ابان عن الحسين بن سعيد عن النضر بن سويد عن عبد الله بن سنان عن ابي عبد الله عليه السلام قال إن سقط في البئر دابة صغيرة أو نزل فيها جنب نزح منها سبع دلاء، فان مات فيها ثور أو نحوه أو صب فيها خمر نزح الماء كله.

جناب الشیخ رحمۃ اللہ علیہ نے جناب عبداللہ بن سنان سے نقل کیا ہے اور انھوں نے حضرت امام ابوعبداللہ علیہ السلام سے نقل کیا ہے کہ آپؑ نے فرمایا: اگر کنویں میں چھوٹا جانور گر کر مرجائے یا کوئی مجنب داخل ہوجائے تو پھر اس سے سات ڈول

https://www.shiabookspdf.com

https://www.shiabookspdf.com

پانی نکالا جائے اور اگر کنویں میں بیل گر کر مرجائے یا اس کی مانند کوئی جانور مرجائے یا اس میں شراب گرادی جائے تو پھر سارا پانی نکالا جائے گا۔

حدیث نمبر 27/696

وأخبرني الشيخ أيده الله تعالى عن أحمد بن محمد عن أبيه عن محمد بن يحيى والحسين بن عبيد الله عن أحمد بن محمد بن يحيى عن أبيه محمد بن يحيى عن محمد بن علي بن محبوب عن يعقوب بن يزيد عن ابن ابي عمير عن معاوية ابن عمار عن ابي عبد الله عليه السلام في البئر يبول فيها الصبي أو يصب فيها بول أو خمر فقال: ينزح الماء كله. فما يتضمن هذا الخبر من ذكر بول الصبي أو صب البول فيه محمول على انه إذا غير طعم الماء أو رائحته لانه متى لم يتغير الماء فان له قدرا مقدرا ينزح منه، ونحن نذكره فيما بعد إن شاء الله تعالى.

جناب الشیخ رحمہ اللہ نے جناب معاویہ بن عمار سے نقل کیا ہے، وہ بیان کرتے ہیں کہ حضرت امام ابوعبداللہ علیہ السلام سے سوال کیا گیا کہ اگر کنویں میں بچہ پیشاب کردے یا اس میں پیشاب گرادیا جائے یا اس میں شراب گرادی جائے تو اس کے لیے کیا حکم ہے؟

آپؑ نے فرمایا: تمام پانی کنویں سے نکالا جائے گا۔

جناب الشیخ الطوسی رحمہ اللہ فرماتے ہیں: اس روایت میں جو ذکر ہوا ہے کہ بچہ پیشاب کردے یا پیشاب اس میں گرادیا جائے تو اس کو حمل کریں گے اس پر اگر پیشاب کی وجہ سے اس کے پانی کا ذائقہ یا بو بدل جائے۔ کیونکہ جب پانی میں تبدیلی نہ آئے اگر اس کے لیے کوئی مقدار معین ہے تو وہ مقدار نکالی جائے گی۔ اور ان شاء اللہ ہم بعد میں اس کو ذکر کریں گے۔

حدیث نمبر 28/697

فاما ما رواه محمد بن أحمد بن يحيى عن ابي اسحق عن نوح بن شعيب الخراساني عن ياسين عن حريز عن زرارة قال قلت لابي عبد الله عليه السلام بئر قطر فيها قطرة دم أو خمر قال: الدم والخمر والميت ولحم الخنزير في ذلك كله واحد ينزح منه عشرون دلوا. فان غلبت الريح نزحت حتى تطيب.

https://www.shiabookspdf.com

https://www.shiabookspdf.com

جناب الشیخ رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں: وہ روایت جس کو جناب زرارہ رحمۃ اللہ علیہ نے نقل کیا ہے، وہ بیان کرتے ہیں کہ میں نے حضرت امام ابوعبداللہ علیہ السلام کی خدمت میں عرض کیا: کنویں میں ایک قطرہ خون گر جائے یا شراب گر جائے تو اس کے لیے کیا حکم ہے؟

آپؑ نے فرمایا: خون، شراب، میتت، خنزیر کا گوشت ان سب میں ایک ہی حکم ہے کہ بیس ڈول نکالے جائیں اور اگر ان کی بو پانی پر غالب آجائے تو پھر اتنا پانی نکالا جائے کہ اس کی بو ختم ہوجائے۔

حدیث نمبر 29/698

والخبر الذی رواه الحسین بن سعید عن محمد بن زیاد عن کردویه قال سألت أبا عبد الله علیه السلام عن البئر یقع فیها قطرة دم أو نبیذ مسکر أو بول أو خمر قال: ینزح منها ثلاثون دلوا. فهما خبر واحد ولا یمکن لاجله دفع هذه الاخبار کلها ونحن إذا عملنا علی ما تقدم من الاخبار نکون عاملین علی هذین الخبرین أیضا لانه إذا نزح الماء کله أو کر منه فقد دخل فیه الثلاثون دلوا، ولو عملنا علی هذین الخبرین کنا دافعین لتلک جملة وغیر آخذین بشیء من أحکامها. فاما ما اعتبره من تراوح أربعة رجال علی نزح الماء إذا صعب نزح الجمیع یدل علیه الخبر الذی رویناه فیما تقدم عن عمرو بن سعید عن ابن هلال قال سألت أبا جعفر علیه السلام عما یقع فی البئر وعد أشیاءا إلی أن قال حتی بلغت الحمار والجمل قال: کر من ماء، وإذا کان کثیرا تراوح علیه أربعة رجال علی نزح الماء یوما یزید علی کر من ماء ولا ینقص ویجب أن یکون مجزی، ولان تراوح الرجال معتبر فیما یقع فی الماء فیغیر لونه أو طعمه ویصعب نزح جمیعه، الا تری إلی.

جناب الشیخ رحمۃ اللہ علیہ نے بیان کیا وہ روایت جس کو جناب الحسین بن سعید نے اور انھوں نے محمد بن زیاد سے اور انھوں نے جناب کردویہ سے نقل کیا ہے، وہ بیان کرتے ہیں کہ میں نے حضرت امام ابوالحسن علیہ السلام سے سوال کیا: اگر کنویں میں ایک قطرہ خون یا نشہ آور نبیذ (شراب کی ایک قسم) یا پیشاب یا شراب گر جائے تو اس کا کیا حکم ہے؟

آپؑ نے فرمایا: اس کنویں سے تیس ڈول پانی نکالا جائے گا۔

https://www.shiabookspdf.com

https://www.shiabookspdf.com

جناب الشیخ الطوسی علیہ الرحمہ فرماتے ہیں، اولاً: یہ دونوں حدیثیں خبر واحد ہیں۔ خبر واحد کی وجہ سے گذشتہ سب روایات کو رد نہیں کیا جاسکتا اور جب ہم نے گذشتہ روایات پر عمل کیا ہے تو ان دونوں پر بھی ہم نے عمل کیا ہے کیونکہ جب ہم نے سارا پانی نکالا یا کر پانی نکالا تو تیس ڈول اس کے تحت داخل ہیں، ان پر عمل ہو جائے گا۔ اور اگر ہم فقط ان دو پر عمل کریں تو پھر ساری روایات کو ترک کرنا پڑے گا جو اس کے بارے میں گزر چکی ہیں۔ ہم نے پھر ان میں سے کسی چیز پر عمل نہیں کیا اور ہم نے جو اعتبار کیا ہے چار بندے تراوح کرتے ہوئے سارا دن پانی نکالیں۔ جب سارا پانی نکالنا مشکل ہو تو اس پر وہ روایت دلالت کرتی ہے جس کو ہم نے گذشتہ نقل کیا ہے جس کو عمرو بن سعید نے ابن ہلال سے نقل کیا ہے۔ وہ بیان کرتے ہیں کہ میں نے حضرت امام ابوجعفر الباقر علیہ السلام سے سوال کیا، اس نے کہا کہ اگر کنویں میں گر جائیں اور پھر اس نے چند اشیاء کو شمار کیا یہاں تک کہ اس نے عرض کیا: اگر گدھا اور اونٹ کنویں میں گریں اور مر جائیں؟

آپؑ نے فرمایا: اس کنویں کو پانی سے خالی کیا جائے گا اور اگر پانی زیادہ ہو تو پورا دن چار بندے متواتر اس سے تراوح کرتے ہوئے پانی نکالیں۔ پانی کر سے زیادہ ہو اور اس سے پانی کم نہ ہو پھر واجب ہے اس کو مجری قرار دیا جائے کیونکہ مردوں کا تراوح کرتے ہوئے پانی کو نکالنا ہر اس چیز میں معتبر ہے جس کی وجہ سے کنویں کے پانی کا رنگ، ذائقہ یا بو تبدیل ہو اور سارا پانی نکالنا مشکل ہو۔ جیسا کہ بعد والی حدیث میں آپ ملاحظہ فرمائیں گے۔

حدیث نمبر 30/699

ما أخبرنا له الشيخ أيده الله تعالى عن ابي جعفر محمد ابن على عن محمد بن الحسن عن محمد بن يحيى عن محمد بن أحمد بن يحيى عن أحمد ابن الحسن بن على بن فضال عن عمرو بن سعيد عن مصدق بن صدقة عن عمار الساباطى عن ابي عبد الله عليه السلام فى حديث طويل قال وسئل عن بئر يقع فيها كلب أو فأرة أو خنزير قال: ينزف كلها يعنى إذا تغير لونه أو طعمه بدلالة ما تقدم من اعتبار أربعين دلوا فى هذه الاشياء، ثم قال أعنى أبا عبد الله عليه السلام فان غلب عليه الماء فلينزف يوما إلى الليل ثم يقام عليها قوم يتراوحون اثنين اثنين فينزفون يوما إلى الليل وقد طهرت.

ثم قال الشيخ أيده الله تعالى (فان بال فيها رجل نزح منها أربعون دلوا). يدل عليه.

https://www.shiabookspdf.com

https://www.shiabookspdf.com

جناب الشیخ رحمہ اللہ نے جناب عمار الساباطی سے نقل کیا ہے اور انھوں نے حضرت امام ابوعبداللہ علیہ السلام سے نقل کیا ہے، وہ بیان کرتے ہیں کہ آپؑ سے ایک طویل حدیث میں سوال کیا گیا کہ کنویں میں کتا، چوہا یا سؤر گر جائے اور مرجائے تو اس کے لیے کیا حکم ہے؟

آپؑ نے فرمایا: کنویں سے سارا پانی نکالا جائے۔

جناب الشیخ الطوسی رحمہ اللہ فرماتے ہیں: مراد ہے جب اس پانی کا رنگ یا بو یا ذائقہ بدل جائے۔ اس پر دلیل گذشتہ حدیث ہے جس میں ان اشیاء میں چالیس ڈول معتبر قرار دیے گئے ہیں۔

پھر امام علیہ السلام نے فرمایا: اگر پانی غالب ہو یعنی زیادہ ہو تو پورا دن رات تک پانی نکالا جائے اور ایک قوم تراوح کرے، دو دو ہو کر وہ سارا دن رات تک متواتر پانی نکالتے رہیں، وقفہ نہ ہو۔ پھر یوں وہ پانی پاک ہو جائے گا۔

مسئلة: جناب الشیخ المفید رحمہ اللہ فرماتے ہیں: اگر کنویں میں مرد پیشاب کردے پھر اس سے چالیس ڈول نکالے جائیں گے۔

جناب الشیخ الطوسی رحمہ اللہ فرماتے ہیں اس پر دلیل ذیل کی روایت ہے۔

https://www.shiabookspdf.com

حدیث نمبر 31/700

ما أخبرني به الشيخ أيده الله تعالى عن ابي جعفر محمد ابن علي عن محمد بن الحسن عن أحمد بن ادريس عن محمد بن أحمد بن يحيى عن أحمد بن محمد عن علي بن الحكم عن علي بن ابي حمزة عن ابي عبد الله عليه السلام قال سألته عن بول الصبي الفطيم يقع في البئر فقال: دلو واحد قلت بول الرجل قال: ينزح منها أربعون دلوا.

ثم قال (فان بال فيها صبي نزح منها سبع دلاء). يدل عليه.

جناب الشیخ رحمہ اللہ نے جناب علی بن ابوحمزہ سے نقل کیا ہے، وہ بیان کرتے ہیں کہ میں نے حضرت امام ابوعبداللہ علیہ السلام سے سوال کیا: اگر دودھ پیتے بچے کا پیشاب کنویں میں گر جائے؟

آپؑ نے فرمایا: ایک ڈول پانی کا نکال دو۔

پھر میں نے عرض کیا: اگر بندہ پیشاب کردے؟

https://www.shiabookspdf.com

https://www.shiabookspdf.com

آپؑ نے فرمایا: پھر چالیس ڈول پانی کے کنویں سے نکالے جائیں۔

مسئلۃ: جناب الشیخ المفید رحمہ اللہ فرماتے ہیں: اگر کنویں میں بچہ پیشاب کردے تو اس سے سات ڈول نکالے جائیں گے اور اس پر دلیل ذیل کی روایت ہے۔

حدیث نمبر 32/701

ما أخبرني به الشيخ أيده الله تعالى عن ابي جعفر محمد بن علي عن محمد بن الحسن عن أحمد بن ادريس ومحمد بن يحيى عن محمد بن أحمد بن يحيى عن محمد بن عبد الحميد عن سيف بن عميرة عن منصور بن حازم قال حدثني عدة من أصحابنا عن ابي عبد الله عليه السلام قال: ينزح منها سبع دلاء إذا بال فيها الصبي أو وقعت فيه فأرة أو نحوها. ثم قال: (فان بال فيها رضيع لم يأكل الطعام بعد، نزح منها دلو واحد). يدل عليه خبر علي بن ابي حمزة المتقدم وانه قال سألته عن بول الفطيم قال: دلو واحد. ثم قال أيده الله تعالى (فان وقعت فيها عذرة يابسة لم تذب فيها ولم تقطع ونزح منها عشر دلاء، وإن كانت رطبة أو ذابت وتقطعت فيها نزح منها خمسون دلوا، وإن ارتمس فيها جنب وجب تطهيرها بنزح سبع دلاء). يدل عليه.

جناب الشیخ رحمہ اللہ نے جناب منصور بن حازم سے نقل کیا ہے اور انھوں نے متعدد اصحاب سے نقل کیا ہے اور انھوں نے امام جعفر صادق علیہ السلام سے نقل کیا ہے کہ آپؑ نے فرمایا: جب بچہ کنویں میں پیشاب کردے یا اس میں چوہا گر جائے (مرجائے) یا اس کی مثل تو سات ڈول پانی کے نکالے جائیں گے۔

مسئلۃ: جناب الشیخ المفید رحمہ اللہ فرماتے ہیں: کنویں میں دودھ پیتا بچہ کہ جس کی غذا سوائے دودھ کے نہ ہو اگر وہ اس میں پیشاب کردے تو اس کے لیے ایک ڈول پانی کا نکالا جائے گا۔

جناب الشیخ الطوسی رحمہ اللہ فرماتے ہیں: اس پر علی بن ابوحمزہ کی روایت دلالت کرتی ہے، وہ بیان کرتے ہیں کہ میں نے آپؑ سے دودھ پیتے بچے کے پیشاب کے بارے میں سوال کیا۔

آپؑ نے فرمایا: ایک ڈول پانی کا نکالا جائے گا۔

مسئلۃ: جناب الشیخ المفید رحمہ اللہ فرماتے ہیں: اگر کنویں میں خشک انسانی پاخانہ گر جائے اور وہ اس میں پھیلا

https://www.shiabookspdf.com

https://www.shiabookspdf.com

نہیں تو پھر دس ڈول پانی کے نکالے جائیں گے اور اگر مجب کنویں میں غسل ارتماسی کرے تو سات ڈول نکالنے سے کنویں کا پانی پاک ہو جائے گا۔ اس پر دلیل ذیل کی روایت ہے۔

حدیث نمبر 33/702

ما أخبرني به الشيخ أيده الله تعالى عن أحمد بن محمد عن أبيه عن سعد بن عبد الله ومحمد بن الحسن عن أحمد بن محمد عن الحسين بن سعيد عن عبد الله بن بحر عن ابن مسكان قال حدثني أبو بصير قال سألت أبا عبد الله عليه السلام عن الجنب يدخل البئر يغتسل فيها قال: ينزح منها سبع دلاء، وسألته عن العذرة تقع في البئر فقال: ينزح منها عشر دلاء فان ذابت فأربعون أو خمسون دلوا.

جناب الشیخ علیہ الرحمہ نے جناب ابوبصیر علیہ الرحمہ سے نقل کیا ہے، وہ بیان کرتے ہیں کہ میں نے حضرت امام ابوعبداللہ علیہ السلام سے سوال کیا: اگر کوئی مجب بندہ کنویں میں داخل ہو کر غسل ارتماسی کرے تو اس کا کیا حکم ہے؟

آپؑ نے فرمایا: کنویں سے سات ڈول پانی نکالا جائے۔

پھر میں نے سوال کیا: کنویں میں اگر پاخانہ گر جائے تو اس کا کیا حکم ہے؟

آپؑ نے فرمایا: کنویں سے دس ڈول پانی کے نکالے جائیں گے اور اگر وہ تر ہے اور پھیل گیا ہے تو پھر چالیس یا پچاس ڈول نکالے جائیں گے۔

حدیث نمبر 34/703

وأخبرني الشيخ أيده الله تعالى بهذا الاسناد عن الحسين ابن سعيد عن صفوان عن العلا عن محمد عن أحدهما عليهما السلام في البئر تقع فيها الميتة قال: إذا كان لها ريح نزح منها عشرون دلوا، وقال: إذا دخل الجنب البئر نزح منها سبع دلاء.

جناب الشیخ علیہ الرحمہ نے جناب محمد سے نقل کیا ہے اور انھوں نے امام محمد باقر علیہ السلام یا امام جعفر صادق علیہ السلام سے نقل کیا ہے اگر کنویں میں میت گر جائے؟

آپؑ نے فرمایا: اگر اس کی بو پانی سے آرہی ہے تو پھر بیس ڈول پانی کے نکالے جائیں گے۔

https://www.shiabookspdf.com

https://www.shiabookspdf.com

اور اگر مجنب شخص کنویں میں داخل ہو جائے؟ تو آپؑ نے فرمایا: پھر سات ڈول پانی کے نکالے جائیں گے۔

حدیث نمبر 35/704

وبهذا الاسناد عن الحسين بن سعيد عن فضالة عن العلا عن محمد بن مسلم عن أحدهما عليهما السلام قال: إذا دخل الجنب البئر نزح منها سبع دلاء. ثم قال الشيخ أيده الله تعالى (فان وقع فيها دم وكان كثيرا نزح منها عشر دلاء وإن كان قليلا نزح منها خمس دلاء). فمأخوذ من الخبر الذي.

جناب الشیخ رحمۃ اللہ علیہ نے جناب محمد بن مسلم سے نقل کیا ہے اور انھوں نے امام محمد باقر یا امام جعفر صادق علیہما السلام سے نقل کیا ہے کہ آپؑ نے فرمایا: جب مجنب کنویں میں داخل ہو جائے تو اس سے سات ڈول پانی نکالا جائے گا۔

مسئلة: جناب الشیخ المفید رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں: کنویں میں خون گر جائے اور اگر وہ زیادہ ہے تو پھر اس سے دس ڈول نکالے جائیں گے اور اگر کم ہے تو پھر پانچ ڈول نکالے جائیں گے۔

جناب الشیخ الطوسی رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں: یہ ذیل کی روایت سے اخذ کیا گیا ہے۔

https://www.shiabookspdf.com

حدیث نمبر 36/705

أخبرنا به الشيخ أيده الله تعالى عن ابي القاسم جعفر ابن محمد عن محمد بن يعقوب عن عدة من أصحابنا عن أحمد بن محمد عن محمد بن اسماعيل ابن بزيع قال كتبت إلى رجل أسأله أن يسأل أبا الحسن الرضا عليه السلام عن البئر يكون في المنزل للوضوء فتقطر فيها قطرات من بول أو دم أو يسقط فيها شئ من عذرة كالبعرة أو نحوها ما الذي يطهرها حتى يحل الوضوء منها للصلاة، فوقع عليه السلام في كتابي بخطه ينزح منها دلاء. وجه الاستدلال من هذا الخبر هو انه قال: ينزح منها دلاء وا كثر عدد يضاف إلى هذا الجمع عشرة فيجب أن نأخذ به ونصير إليه إذ لا دليل على ما دونه. ثم قال الشيخ أيده الله تعالى (فان وقع فيها حية فماتت نزح منها ثلاث دلاء و كذلك ان وقع فيها وزغة).

جناب الشیخ رحمۃ اللہ علیہ نے جناب محمد بن اسماعیل بن بزیع سے نقل کیا ہے، وہ بیان کرتے ہیں کہ میں نے ایک شخص کو

https://www.shiabookspdf.com

https://www.shiabookspdf.com

خط لکھا کہ وہ امام ابوالحسن علیہ السلام سے پوچھے کہ گھر میں ایک کنواں ہے جس کے پانی سے ہم وضو کرتے ہیں۔ اگر اس میں چند قطرے پیشاب یا خون یا اس میں کچھ مقدار پاخانہ یا اس کی مثل کوئی چیز گر جائے تو کیا کریں کہ اس کا پانی وضو کے قابل ہو جائے؟

آپؑ نے اپنے ہاتھوں سے لکھ کر جواب دیا کہ اس میں سے چند ڈول پانی نکال دو۔

جناب الشیخ الطوسی رحمہ اللہ فرماتے ہیں: اس روایت سے استدلال یوں ہوگا کہ آپؑ نے فرمایا: اس سے دلاء نکال دیے جائیں تو دلاء جمع قلت کا وزن ہے اور اس جمع کی زیادہ سے زیادہ دلالت دس پر ہوتی ہے۔ تو ہم پر واجب ہے کہ ہم اس پر عمل کریں اور اس کو اخذ کریں کیونکہ اس کے علاوہ کوئی دلیل نہیں ہے۔

مسئلة: جناب الشیخ المفید رحمہ اللہ فرماتے ہیں: اگر کنویں میں سانپ گر کر مر جائے تو اس کنویں سے تین ڈول پانی نکالا جائے گا اور ایسے ہی اگر کوئی چھپکلی گر کر مر جائے تو بھی تین ڈول پانی نکالے جائیں گے۔

حدیث نمبر 37/706

https://www.shiabookspdf.com

أخبرني الشيخ أيده الله تعالى عن أحمد بن محمد عن أبيه عن الحسين بن الحسن بن ابان عن الحسين بن سعيد عن حماد وفضالة عن معاوية ابن عمار قال سألت أبا عبد الله عليه السلام عن الفأرة والوزغة تقع في البئر قال: ينزح منها ثلاث دلاء.

جناب الشیخ رحمہ اللہ نے جناب معاویہ بن عمار سے نقل کیا ہے، وہ بیان کرتے ہیں کہ میں نے حضرت امام ابوعبداللہ علیہ السلام سے سوال کیا کہ کنویں میں سانپ یا چھپکلی گرے اور مر جائے تو اس کے لیے کیا حکم ہے؟

آپؑ نے فرمایا: اس سے تین ڈول پانی نکالا جائے۔

حدیث نمبر 38/707

محمد بن علي بن محبوب عن أحمد بن محمد عن علي بن الحكم عن ابان عن يعقوب بن عثيم قال قلت لابي عبد الله عليه السلام سام أبرص وجدناه قد تفسخ في البئر قال: انما عليك أن تنزح منها سبع دلاء[1]، قلت فثيابنا التي قد صلينا فيها نغسلها ونعيد الصلاة؟ قال: لا.

https://www.shiabookspdf.com

https://www.shiabookspdf.com

جناب الشیخ رضی اللہ عنہ نے یعقوب بن عثیم سے نقل کیا ہے، وہ بیان کرتے ہیں کہ میں نے حضرت امام ابوعبداللہ علیہ السلام سے عرض کیا: اگر چھپکلی کنویں کے پانی میں داخل ہوجائے اور ہم نے دیکھا ہے تو کیا اس پانی کو ضائع کردیا جائے؟

امام علیہ السلام نے فرمایا: تیرے لیے ضروری ہے کہ اس کنویں سے سات ڈول پانی نکالو۔

میں نے عرض کیا: کیا آپؑ ہمیں فتویٰ دے رہے ہیں کہ ہم نے جو نماز اس کے پانی سے وضو کرکے پڑھی ہے اس کا اعادہ کریں اور جو کپڑے دھوئیں ان کو بھی دوبارہ دھوئیں؟

آپؑ نے فرمایا: نہیں۔

حدیث نمبر 39/708

وسأل جابر بن يزيد الجعفي أبا جعفر عليه السلام عن السام أبرص في الماء فقال: ليس بشيء حرك الماء بالدلو. قال محمد بن الحسن: المعنى فيه إذا لم يكن تفسخ لانه إذا تفسخ نزح منها سبع دلاء على ما بيناه في الخبر الاول. ثم قال أيده الله تعالى (وإن وقع فيها عصفور وشبهه نزح منها دلو واحد). فقد مضى فيما تقدم في حديث عمرو بن سعيد المدائني عن مصدق بن صدقة عن عمار الساباطي عن ابي عبد الله عليه السلام قال سئل أبو عبد الله عليه السلام وذكر الحديث إلى أن قال وأقل ما يقع في البئر عصفور ينزح منها دلو واحد. ثم قال أيده الله تعالى (وإن سقط فيها بعر غنم أو ابل أو غزلان وأبوالها لم ينجس بذلك وكذلك الحكم في ارواث ما يؤكل لحمه وأبواله فانه لا يفسد الماء به ولا ينجس الثوب ولا الجسد بملاقاته إلا ذرق الدجاج الجلالة خاصة فانه إن وقع في الماء القليل نزح منها خمس دلاء وإن أصاب الثوب أو البدن وجب غسله بالماء). إذا ثبت بما قدمناه من الآية والاخبار ان ما وقع عليه اطلاق اسم الماء فهو على حكم الطهارة إلا ان يطرأ عليه ما يتيقن انه نجاسة فيجب عليه الاجتناب من استعماله. وهذه الاشياء التي ذكرها ليس في الشريعة ما يمنع من استعمال الماء الذي أصابته أو حلته فيجب أن يكون حكم الطهارة عليه باقيا. وكذلك ما يحكم بملاقاته الثوب عليه بالنجاسة يحتاج إلى دليل شرعي وليس في

https://www.shiabookspdf.com

https://www.shiabookspdf.com

الشرع دليل على تنجيس هذه الاشياء الثياب فيجب أن يكون حكمها على ظاهر الطهارة، ويؤكد ذلك أيضامن جهة الاثر ماروواه

جناب الشیخ رحمۃ اللہ علیہ نے جناب جابر بن یزید الجعفی سے نقل کیا ہے، وہ بیان کرتے ہیں کہ حضرت امام ابوجعفر علیہ السلام سے چھپکلی کے بارے میں سوال کیا کہ وہ اگر کنویں کے پانی میں گر جائے تو اس کے لیے کیا حکم ہے؟

آپؑ نے فرمایا: فقط اس پانی کو ڈول کے ساتھ ہلا دو۔

جناب محمد بن الحسن بیان کرتے ہیں کہ اس سے مراد ہے کہ جب چھپکلی پانی میں گرے اور پھول کر نہ پھٹے تو اس صورت میں۔ لیکن اگر وہ پھول کر پھٹ جائے تو پھر اس سے سات ڈول پانی نکالا جائے گا جیسا کہ ہم نے بیان کیا ہے۔

مسئلة: جناب الشیخ المفید رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں: اگر کنویں میں چڑیا یا اس کی مثل پرندہ گرے اور مر جائے تو کنویں سے ایک ڈول پانی نکالا جائے گا۔

جناب الشیخ الطوسی رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں: اس کے بارے میں گذشتہ حدیث بیان ہو چکی ہے جس کو جناب عمار ساباطی رحمۃ اللہ علیہ نے بیان کیا ہے، وہ بیان کرتے ہیں کہ حضرت امام ابوعبداللہ علیہ السلام سے سوال کیا گیا۔ پھر حدیث ذکر کی یہاں تک کہ آپؑ نے فرمایا: اگر چڑیا کنویں میں گر جائے تو ایک ڈول پانی نکالا جائے گا۔

https://www.shiabookspdf.com

مسئلة: جناب الشیخ المفید رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں: اگر کنویں میں اُونٹ یا بھیڑ بکریوں کی مینگنیاں گر جائیں یا ان کا پیشاب گر جائے تو ان کی وجہ سے کنویں کا پانی نجس نہیں ہوگا؟ اور ایسے وہ جانور جن کا گوشت کھایا جاتا ہے اور ان کا گوبر یا پیشاب گر جائے تب بھی کنویں کا پانی نجس نہیں ہوگا اور ان کے لگنے سے کپڑے بھی نجس نہیں ہوں گے اور ان کے لگنے سے جسم بھی نجس نہیں ہوگا سوائے نجاست خور مرغی کی بیٹ گر جائے۔ اگر پانی قلیل ہو تو اس سے پانچ ڈول نکال دیئے جائیں اور اگر وہ بیٹ کپڑے یا جسم کو لگ جائے تو ان کو پانی کے ساتھ دھونا واجب ہے۔

جناب الشیخ الطوسی رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں: ہم نے گذشتہ ابحاث میں آیت اور روایات کے ذریعے ثابت کیا ہے کہ جس پر پانی کا نام علی الاطلاق صادق آتا ہے اس کا حکم طہارت ہے، وہ پاک ہے سوائے اس صورت میں کہ جب اس پر کوئی ایک چیز طاری ہو جائے کہ جس کی نجاست کا یقین ہو (اس میں کوئی ایسی چیز گرے جس کا نجس ہونا یقینی ہو) تو پھر اس پانی سے اجتناب کرنا واجب ہے ورنہ نہیں۔

یہ اشیاء جن کا جناب الشیخ رحمۃ اللہ علیہ نے ذکر کیا ہے ان کے لیے شریعت میں کوئی ایسا حکم نہیں ہے کہ جس کی وجہ سے

https://www.shiabookspdf.com

https://www.shiabookspdf.com

اس پانی کے استعمال سے روکا جائے جس میں ان سے میں کوئی گر جائے یا وہ پانی سے مل جائیں یا اس میں حل ہو جائیں۔ تو جب ایسا نہیں تو جیسے ان سے ملاقات سے قبل پانی کی طہارت کا حکم تھا ایسے ہی ان کے ملنے کے بعد بھی طہارت کا حکم باقی رہے گا۔ ایسے ہی ان میں سے کوئی چیز اگر کپڑے کو لگ جائے تو اس کی نجاست دلیل شرعی کی محتاج ہے۔ اور شریعت میں ان اشیاء کے لگ جانے سے کپڑے کی نجاست پر دلیل موجود نہیں۔ تو پھر واجب ہے کہ ان اشیاء میں سے کسی چیز کے لگنے کے بعد بھی کپڑے کی طہارت کا حکم لگایا جائے اور اس کے علاوہ نیز یہ روایات بھی اس کی تاکید کرتی ہیں۔

حدیث نمبر 40/709

محمد بن علی بن محبوب عن محمد بن الحسین عن موسی ابن القاسم عن علی بن جعفر عن موسی بن جعفر علیہ السلام قال سألته عن بئر ماء وقع فیها زنبیل من عذرة رطبة أو یابسة أو زنبیل من سرقین أیصلح الوضوء منها؛ قال: لا بأس، وسألته عن رجل کان یستقی من بئر ماء فرعف فیها هل یتوضأ منها؛ قال: ینزف منها دلاء یسیرة ثم یتوضأ منها.

جناب الشیخ رحمۃ اللہ علیہ نے جناب علی بن جعفر سے نقل کیا ہے، وہ بیان کرتے ہیں کہ میں نے حضرت امام موسیٰ بن جعفر علیہ السلام سے سوال کیا کہ کنویں کے پانی میں اگر خشک پاخانہ یا تر پاخانہ کا ٹکڑا گر جائے یا گوبر گر جائے تو اس کے لیے کیا حکم ہے؟ کیا اس پانی سے وضو کرنا جائز ہے؟

آپؑ نے فرمایا: کوئی حرج نہیں ہے۔

پھر میں نے سوال کیا: ایک بندہ کنویں سے پانی نکالتا ہے اور اس میں نکسیر گر جاتی ہے تو اس کا کیا حکم ہے؟

آپؑ نے فرمایا: اس کنویں سے چند ڈول پانی نکال دو اور پھر وضو کرو۔

حدیث نمبر 41/710

وأخبرنی به الشیخ أیده الله تعالیٰ عن ابی القاسم جعفر ابن محمد عن محمد بن یعقوب عن علی بن إبراهیم عن أبیه عن حماد بن عیسٰی عن حریز عن زرارة انهما قالا: لا تغسل

https://www.shiabookspdf.com

https://www.shiabookspdf.com

ثوبك من بول ما يؤكل لحمه.

جناب الشیخ رحمۃ اللہ علیہ نے جناب زرارہ رحمۃ اللہ علیہ سے نقل کیا ہے اور اس نے امام علیہ السلام سے نقل کیا ہے کہ آپؑ نے فرمایا:
جس کپڑے کو حلال گوشت جانور کا پیشاب لگ جائے تو اس کو دھونا تیرے لیے ضروری نہیں ہے۔

حدیث نمبر 42/711

وأخبرني الشيخ أيده الله تعالى عن أحمد بن محمد عن أبيه عن محمد بن الحسن عن أحمد بن محمد عن الحسين بن سعيد عن فضالة عن ابان ابن عثمان عن عبد الرحمن بن ابي عبد الله قال سألت أبا عبد الله عليه السلام عن رجل يمسه بعض أبوال البهائم أيغسله أم لا؛ قال: يغسل بول الفرس والحمار والبغل، فأما الشاة وكل ما يؤكل لحمه فلا بأس ببوله. قوله عليه السلام: لا بأس ببول كل ما يؤكل لحمه عام ولا يختص الثياب دون المياه يجب أن يكون جاريا على عمومه على كل حال. ثم قال أيده الله تعالى (والاناء إذا وقع فيه نجاسة أو خالطه وجب اهراق ما فيه من الماء وغسله). فالوجه فيه ان الماء إذا كان في إناء وحلته النجاسة بها لانه أقل من الكر، وقد بينا ان ما نقص عنه ينجس بما يلاقيه من النجاسة، ثم ذكر حكم ولوغ الكلب في الاناء وقد مضى الكلام عليه مستوفى. ثم قال أيده الله تعالى (ومن أراد الطهارة بشيء مما ذكرناه فلا يتطهر به ولا يقربه وليتيمم لصلاته فإذا وجد ماءا طاهرا تطهر به من حدثه الذي كان تيمم له واستقبل ما يجب عليه من الصلاة وليس عليه اعادة شيء مما صلى بتيممه على ما قدمناه). فقد مضى شرح ذلك في باب التيمم وفيه كفاية إن شاء الله تعالى.

قال الشيخ أيده الله تعالى (ولا بأس أن يشرب المضطر من المياه النجسة بمخالطة الميتة لها والدم وما أشبه ذلك ولا يجوز شربها مع الاختيار وليس الشرب منها مع الاضطرار كالتطهر بها لان التطهر قربة إلى الله تعالى والتقرب إليه لا يكون بالنجاسات، ولان المتوضي والمغتسل من الاحداث يقصد بذلك التطهر من النجاسة ولا تقع الطهارة بالنجس من الاشياء ولان المحدث يجد في اباحة الصلاة

https://www.shiabookspdf.com

https://www.shiabookspdf.com

بدلا من الماء ولا يجد المضطر بالعطش فی اقامة رمقه بدلا من الماء غيره ولو وجد ذلك لم يجز له شرب ما كان نجسا من المياه). يدل على استباحة شرب هذه المياه فی حال الاضطرار ان الله تعالى اباح كل محرم عند ضرورة الا ترى انه اباح اكل الميتة حيث قال تعالى (حرمت عليكم الميتة والدم ولحم الخنزير وما اهل به لغير الله فمن اضطر غير باغ ولا عاد فلا اثم عليه) فبين أنه لا اثم على متناول هذه المحظورات عند الضرورة وليس كذلك الوضوء لان عند عدم الماء الطاهر انتقل فرضه إلى التيمم بالتراب فلا يجوز أن يستعمل الماء النجس مع ان فرضه فی الطهارة فی استعمال غيره. قال الشيخ أيده الله تعالى (ولو أن إنسانا كان معه إناءان فوقع فی أحدهما ما ينجسه ولم يعلم فی أيهما هو يحرم عليه الطهور منهما جميعا ووجب عليه اهراقهما والوضوء بماء من سواهما فان لم يجد غير ما اهرقه من الماء تيمم وصلى ولم يكن له استعمال ما اهرقه منهما وحكم ما زاد على الانائين فی العدد إذا تيقن ان فی أحدها على غير تعيين حكم الانائين سواء). فقد مضى فيما تقدم ما يدل عليه من الاعتبار والخبر. ويدل عليه أيضا.

جناب الشیخ رحمۃ اللہ علیہ نے جناب عبدالرحمٰن بن ابی عبداللہ سے نقل کیا ہے، وہ بیان کرتے ہیں کہ میں نے حضرت امام ابوعبداللہ علیہ السلام سے سوال کیا: اگر بندے کے کپڑوں پر بعض جانوروں کا پیشاب لگ جائے تو اس کو دھونا ضروری ہے یا نہیں؟

آپؑ نے فرمایا: گھوڑے، گدھے اور خچر کا پیشاب لگ جائے تو وہ دھولے لیکن بکری اور جس حیوان کا گوشت کھایا جاتا ہے اس کے پیشاب لگنے میں کوئی حرج نہیں ہے۔

جناب الشیخ الطوسی رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں کہ امام علیہ السلام کا قول ہے: ہر وہ حیوان جس کا گوشت حلال ہے اس کے بول (یعنی پیشاب) لگنے میں کوئی حرج نہیں ہے۔ یہ آپؑ کا قول عام ہے یہ فقط کپڑے کے ساتھ خاص نہیں بلکہ پانی کو بھی شامل ہے۔ تو واجب ہے کہ اس کا عموم ہر حال میں باقی رہے۔

مسئلۃ: جناب الشیخ المفید رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں: اگر برتن میں نجاست گر جائے یا اس کو کتا چاٹ جائے تو واجب

https://www.shiabookspdf.com

https://www.shiabookspdf.com

ہے کہ اس کے پانی کو گرا دیا جائے اور اس کو دھویا جائے۔

جناب الشیخ الطوسی رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں: اس کی وجہ یہ ہے کہ جب برتن میں پانی ہو اور اس میں نجاست گر جائے تو اس نجاست کی وجہ سے پانی نجس ہو جائے گا کیونکہ وہ پانی کُر سے کم ہے اور ہم نے بیان کر دیا ہے کہ جو پانی کُر سے کم ہو گا وہ نجاست سے ملاقات کرتے ہی نجس ہو جائے گا۔ پھر آپؒ نے کتّے کے چاٹنے کا حکم ذکر فرمایا ہے اور اس کے بارے میں بیان ہو چکا ہے۔

مسئلة: جناب الشیخ المفید رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں: اگر کوئی بندہ ان مذکورہ اشیاء میں سے کسی چیز سے مخلوط پانی سے طہارت کرنے کا ارادہ کرے تو وہ اس سے پاک نہیں ہو گا (اس کا وضو یا غسل نہیں ہو گا) اور نہ ہی اس سے پاک ہو گا اور نہ ہی اس کو تقرب حاصل ہو گا۔ اس کو چاہیے کہ نماز کے لیے اگر پاک پانی نہیں پاتا تو تیمم کرے اور نماز پڑھے۔ اور جو نماز وہ تیمم کے ساتھ پڑھ چکا ہے اس کا اعادہ کرنا واجب نہیں جیسا کہ ہم نے بیان کر دیا ہے۔

جناب الشیخ الطوسی رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں کہ اس کے بارے میں بحث تیمم میں تفصیلی بیان کر دیا گیا ہے وہ ان شاء اللہ کفایت کرے گا۔

https://www.shiabookspdf.com

مسئلة: جناب الشیخ المفید رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں: مضطر و مجبور بندے کے لیے نجس پانی کے پینے میں کوئی حرج نہیں جس کو اپنی جان کا خطرہ ہو لیکن حالت اختیاری میں اس کو پینا جائز نہیں ہے۔ اضطرار کی صورت میں نجس پانی کے پینے کا یہ مطلب نہیں کہ نجس پانی سے طہارت یعنی وضو یا غسل کیا جائے۔ طہارت حاصل کرنا یہ جائز نہیں ہے کیونکہ طہارت کرنے میں قصد خدا کی قربت حاصل کرنا ہے اور نجاسات کے ذریعے خدا کا تقرب حاصل نہیں ہو سکتا کیونکہ وضو کرنے والا یا غسل کرنے والا حدث سے طہارت حاصل کرتا ہے اور نجاست سے طہارت کے لیے وہ خدا کے قرب کا قصد کرتا ہے اور نجس چیز سے طہارت حاصل نہیں ہو سکتی کیونکہ محدث نماز کے لیے اباحت پانا چاہتا ہے جو پانی کے بدلے میں ہے اور وہ پانی کے بدلے مٹی سے حاصل کر سکتا ہے لیکن مضطر پیاس سے نجات سوائے پانی کے نہیں حاصل کر سکتا۔ اس کے لیے مٹی پانی کا بدل نہیں ہو سکتی۔ اگر پیاسا پاک پانی پائے تو پھر اس کے لیے نجس پانی کا پینا اصلاح جائز نہیں ہے۔

جناب الشیخ الطوسی رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں: حالتِ اضطرار میں ان پانیوں کے پینے کی اجابت پر دلیل یہ ہے کہ

https://www.shiabookspdf.com

https://www.shiabookspdf.com

اللہ تعالیٰ نے ضرورت کے وقت پر حرام کو مباح قرار دیا ہے۔ کیا آپؐ نے نہیں دیکھا کہ اضطرار کی صورت میں مُردار کھانا بھی مباح ہے جیسا کہ اللہ تعالیٰ نے فرمایا ہے:

إِنَّمَا حَرَّمَ عَلَيْكُمُ الْمَيْتَةَ وَالدَّمَ وَلَحْمَ الْخِنْزِيرِ وَمَا أُهِلَّ بِهِ لِغَيْرِ اللَّهِ ۖ فَمَنِ اضْطُرَّ غَيْرَ بَاغٍ وَلَا عَادٍ فَلَا إِثْمَ عَلَيْهِ ۚ (سورۂ مائدہ: آیت ۳) ''حرام کیا گیا ہے تم پر مُردار، خون اور خنزیر کا گوشت اور وہ جس کو غیر اللہ کے نام سے ذبح کیا گیا ہو''۔ پھر فرمایا: ''جو مجبور ہو باغی اور عادی نہ ہو اس کے لیے کوئی گناہ نہیں ہے''۔

پس واضح ہو گیا جو یہ سارے محظورات کو ضرورت کے وقت پینا اور کھانا جائز ہے۔ لیکن وضو و غسل میں ایسا بالکل نہیں۔ کیونکہ جب پانی میسر نہ ہو تو یہ وجوب مٹی کی طرف نقل ہو جاتا ہے اور تیمم واجب ہو جاتا ہے۔ پس اس لیے جائز نہیں ہے کہ وہ نجس پانی کو استعمال کرے باوجود اس کے کہ طہارت میں پانی کے غیر کے استعمال کو فرض کیا گیا ہے۔

مسئلۃ: جناب الشیخ المفید رحمہ اللہ فرماتے ہیں: اگر کسی انسان کے پاس پانی کے دو برتن ہوں اور ان میں سے کسی ایک میں نجاست گری ہے اور وہ نہیں جانتا کہ ان میں سے کس میں نجاست گری ہے تو اس پر طہارت میں ان کو استعمال کرنا حرام ہے۔ اس پر واجب ہے کہ دونوں کا پانی گرا دے۔ اور ان دونوں کے علاوہ کسی اور پانی سے وضو کرے اور اس گرائے جانے والے پانی کے علاوہ اس کے پاس کوئی دوسرا پاک پانی نہ ہو تو اس پر واجب ہے کہ تیمم کرے اور نماز پڑھے۔ اس کے لیے ان دونوں پانیوں کو گرانا واجب ہے، اس پانی کو استعمال کرنا جائز نہیں ہے۔ اور اگر برتن دو سے زیادہ ہوں اور اس کے لیے معین نہ ہو کہ کس میں نجاست گری ہے تو سب سے اجتناب کرنا واجب ہے۔ سب ان دو برتنوں کی مانند ہیں۔

جناب الشیخ الطوسی رحمہ اللہ فرماتے ہیں کہ اس کے بارے میں دلیل گزر چکی ہے اور یہ روایات بھی اس پر دال ہیں۔

حدیث نمبر 43/712

ما أخبرني به الشيخ أيده الله تعالى عن ابي جعفر محمد ابن علي عن محمد بن الحسن عن محمد بن يحيى عن محمد بن أحمد بن يحيى عن أحمد ابن الحسن بن علي بن فضال عن عمرو بن سعيد عن مصدق بن صدقة عن عمار الساباطي عن ابي عبد الله عليه السلام في حديث

https://www.shiabookspdf.com

https://www.shiabookspdf.com

طویل قال سئل عن رجل معه إناءان فیهما ماء وقع فی أحدهما قذر لا یدری أیهما هو ولیس یقدر علی ماء غیره قال: یهریقهما جمیعا ویتیمم.

جناب الشیخ رحمۃ اللہ علیہ نے جناب عمار الساباطی سے نقل کیا ہے اور انھوں نے حضرت امام ابوعبداللہ علیہ السلام سے ایک طویل حدیث میں نقل کیا ہے کہ آپؑ سے سوال کیا گیا کہ ایک بندہ جس کے پاس پانی کے دو برتن ہیں ان دونوں میں سے کسی ایک میں نجاست گری ہے اور وہ نہیں جانتا کہ کس برتن میں گری ہے اور وہ ان دونوں کے علاوہ پانی پر قدرت بھی نہیں رکھتا؟ تو اس کے لیے کیا حکم ہے؟

آپؑ نے فرمایا: وہ دونوں برتنوں کا پانی گرا دے اور خود تیمم کرے۔

حدیث نمبر 44/713

وروی أحمد بن محمد عن عثمان بن عیسٰی عن سماعة قال سألت أبا عبد الله علیه السلام عن رجل معه إناءان فیهما ماء وقع فی أحدهما قذر لا یدری أیهما هو ولیس یقدر علی ماء غیره؛ قال: یهریقهما ویتیمم.

جناب الشیخ رحمۃ اللہ علیہ نے جناب سماعہ سے نقل کیا ہے، وہ بیان کرتے ہیں کہ میں نے حضرت امام جعفر صادق علیہ السلام سے سوال کیا ایک بندے کے پاس پانی کے دو برتن ہیں اور دونوں میں سے ایک میں نجاست گر گئی ہے اور وہ نہیں جانتا کہ کس برتن میں گری ہے؟ اور ان دونوں برتنوں کے علاوہ اس کے پاس اور پانی بھی نہیں ہے؟

آپؑ نے فرمایا: دونوں کے پانی کو گرا دے اور تیمم کرے۔

https://www.shiabookspdf.com

https://www.shiabookspdf.com

﴿باب 12﴾

کپڑے وغیرہ کو نجاسات سے پاک کرنے کے بارے میں

مسئلة: جناب الشیخ المفید علیہ الرحمہ فرماتے ہیں: اگر انسان کے لباس پر پیشاب، پاخانہ یا منی لگ جائے خواہ کم ہو یا زیادہ تو اس لباس کے ساتھ نماز پڑھنا جائز نہیں یہاں تک کہ اس لباس کو پانی سے دھو نہ لیا جائے۔

﴿حدیث نمبر 1/714﴾

أخبرني الشيخ أيده الله تعالى عن ابي القاسم جعفر بن محمد عن محمد بن يعقوب عن محمد بن يحيى عن أحمد بن محمد عن علي بن الحكم عن الحسين ابن ابي العلا قال سألت أبا عبد الله عليه السلام عن البول يصيب الجسد قال: صب عليه الماء مرتين فانما هو ماء، وسألته عن الثوب يصيبه البول قال: اغسله مرتين وسألته عن الصبي يبول على الثوب قال: تصب عليه الماء قليلا ثم تعصره.

https://www.shiabookspdf.com

جناب الشیخ علیہ الرحمہ نے جناب الحسین بن ابی العلاء سے نقل کیا ہے، وہ بیان کرتے ہیں کہ میں نے حضرت امام ابوعبداللہ علیہ السلام سے سوال کیا: پیشاب جسم پر لگ جائے تو کیا حکم ہے؟

آپؑ نے فرمایا: اس پر دو مرتبہ پانی ڈالو۔ پیشاب بھی پانی ہی تو ہے۔

پھر میں نے عرض کیا: اگر لباس کو پیشاب لگ جائے تو کیا حکم ہے؟

آپؑ نے فرمایا: اس کو دو مرتبہ پانی سے دھوؤ۔

پھر میں نے سوال کیا: اگر بچے کا پیشاب لباس کو لگ جائے؟

آپؑ نے فرمایا: اس پر ایک مرتبہ قلیل پانی ڈالو اور پھر اس کو نچوڑ لو۔

﴿حدیث نمبر 2/715﴾

وبهذا الاسناد عن محمد بن يعقوب عن علي بن ابراهيم عن أبيه عن ابن ابي عمير عن

https://www.shiabookspdf.com

https://www.shiabookspdf.com

حماد عن الحلبي قال سألت أبا عبد الله عليه السلام عن بول الصبي قال: تصب عليه الماء فان كان قد اكل فاغسله بالماء غسلا، والغلام والجارية شرع سواء.

جناب الشیخ رحمہ اللہ نے جناب الحلبی سے نقل کیا ہے، وہ بیان کرتے ہیں کہ میں نے حضرت امام ابوعبداللہ علیہ السلام سے سوال کیا: اگر دودھ پیتے بچے کا پیشاب لباس کو لگ جائے تو کیا حکم ہے؟

آپؑ نے فرمایا: اس پر ایک دفعہ پانی ڈالو اور اگر وہ بچہ دودھ کے ساتھ ساتھ غذا بھی کھاتا ہے تو پھر اس کو پانی کے ساتھ اچھی طرح دھونا ضروری ہے اور اس میں بچہ اور بچی کا حکم شرع میں برابر ہے۔

حدیث نمبر 3/716

أحمد بن محمد عن علي بن الحكم عن ابي اسحق النحوي عن ابي عبد الله عليه السلام قال: سألته عن البول يصيب الجسد قال: صب عليه الماء مرتين.

جناب الشیخ رحمہ اللہ نے جناب ابو اسحاق النحوی سے نقل کیا ہے، وہ بیان کرتے ہیں کہ میں نے امام ابوعبداللہ علیہ السلام سے سوال کیا کہ پیشاب جسم کو لگ جائے تو کیا حکم ہے؟

آپؑ نے فرمایا: اس پر دومرتبہ پانی ڈالو۔

https://www.shiabookspdf.com

حدیث نمبر 4/717

محمد بن أحمد بن يحيى عن السندي بن محمد عن علا عن محمد ابن مسلم قال سألت أبا عبد الله عليه السلام عن الثوب يصيبه البول قال: اغسله في المركن [1] مرتين، فان غسلته في ماء جار فمرة واحدة.

جناب الشیخ رحمہ اللہ نے جناب محمد بن مسلم سے نقل کیا ہے، وہ بیان کرتے ہیں کہ میں نے حضرت امام ابوعبداللہ علیہ السلام سے اس کپڑے ولباس کے بارے میں سوال کیا جس کو پیشاب لگ جائے؟

آپؑ نے فرمایا: اس کو ٹب میں دو مرتبہ دھویا جائے اور اگر اس کو جاری پانی میں دھویا جائے تو ایک دفعہ ہی کافی ہے۔

حدیث نمبر 5/718

عنه عن ابراهيم بن هاشم عن النوفلي عن السكوني عن جعفر عن أبيه عليهما السلام

https://www.shiabookspdf.com

https://www.shiabookspdf.com

أن علياً عليه السلام قال: لبن الجارية وبولها يغسل منه الثوب قبل أن تطعم لان لبنها يخرج من مثانة أمها، ولبن الغلام لا يغسل منه الثوب ولا من بوله قبل أن يطعم لان لبن الغلام يخرج من العضدين والمنكبين. قال محمد بن الحسن ما تضمن هذا الخبر من أن بول الصبي لا يغسل منه الثوب قبل أن يطعم معناه انه يكفي أن يصب عليه الماء وإن لم يعصر على ما بينه الحلبي في روايته المتقدمة.

جناب الشیخ رحمہ اللہ نے جناب السکونی سے نقل کیا ہے، وہ بیان کرتے ہیں کہ امام جعفر صادق علیہ السلام نے اپنے والد کے ذریعے حضرت علی علیہ السلام سے نقل کیا ہے کہ آپؑ نے فرمایا: بچی کے دودھ اور پیشاب اس کے غذا کھانے سے قبل کا کپڑے کو لگ جائے تو اس کو دھویا جائے کیونکہ بچی کا دودھ ماں کے مثانے سے نکلتا ہے اور بچے کا دودھ اور پیشاب غذا کھانے سے قبل کپڑوں کو لگ جائے تو کپڑوں کو دھونا ضروری نہیں ہے کیونکہ بچے کا دودھ ماں کے کندھوں سے نکلتا ہے۔

جناب محمد بن الحسن بیان کرتے ہیں کہ امام علیہ السلام نے جو فرمایا ہے کہ بچے کا پیشاب لگ جائے تو کپڑے کو نہ دھویا جائے۔ اس سے مراد ہے جب بچہ ابھی غذا نہیں کھاتا تو اس کا پیشاب لگ جائے تو اس پر ایک دفعہ پانی گرا دیا جائے۔ یہی کافی و مجزی ہے۔ اس کو نچوڑنا ضروری نہیں جیسا کہ جناب الحلبی نے گذشتہ روایت میں بیان کیا ہے۔

حدیث نمبر 6/719

محمد بن أحمد بن يحيى عن محمد بن يحيى المعاذي عن محمد ابن خالد عن سيف بن عميرة عن ابي حفص عن ابي عبد الله عليه السلام قال سئل عن امرأة ليس لها إلا قميص ولها مولود فيبول عليها كيف تصنع؛ قال: تغسل القميص في اليوم مرة.

جناب الشیخ رحمہ اللہ نے جناب ابوحفص سے نقل کیا ہے، وہ بیان کرتے ہیں کہ حضرت امام ابوعبداللہ علیہ السلام سے سوال کیا گیا: ایک عورت جو بچے کی پرورش کرتی ہے اور اس کے پاس ایک ہی لباس ہے اور بچہ اس پر پیشاب کر دیتا ہے تو وہ کیا کرے؟

آپؑ نے فرمایا: وہ دن میں ایک مرتبہ اپنی قمیص کو دھولیا کرے۔

https://www.shiabookspdf.com

https://www.shiabookspdf.com

حدیث نمبر 7/720

علی بن ابراهیم عن أبیه عن ابن ابی عمیر عن هشام بن سالم عن حکم بن حکیم الصیرفی قال قلت لابی عبد الله علیه السلام أبول ولا أصیب الماء وقد أصاب یدی شیء من البول فأمسح بالحائط أو التراب ثم تعرق یدی فأمس وجهی أو بعض جسدی أو یصیب ثوبی؛ قال: لا بأس به.

جناب الشیخ رحمۃ اللہ علیہ نے جناب حکم بن حکیم الصیرفی سے نقل کیا ہے، وہ بیان کرتے ہیں کہ میں نے حضرت امام ابوعبداللہ علیہ السلام سے عرض کیا: میں بعض دفعہ پیشاب کرتا ہوں اور میرے پاس پانی نہیں ہوتا۔ اور بعض اوقات پیشاب میرے ہاتھ کو لگ جاتا ہے اور پھر میں اس کو دیوار یا مٹی سے مَس کرتا ہوں اور اس کے بعد میرے ہاتھ کو پسینہ آتا ہے اور میں اس ہاتھ کو چہرے پر یا جسم پر یا کپڑوں سے مَس کرلیتا ہوں تو اس کے لیے کیا حکم ہے؟

آپؑ نے فرمایا: کوئی حرج نہیں۔

https://www.shiabookspdf.com

حدیث نمبر 8/721

وأخبرنی الشیخ أیده الله تعالی عن أحمد بن محمد عن أبیه عن محمد بن الحسن الصفار عن أحمد بن محمد عن الحسین بن سعید عن صفوان عن العلا عن محمد (بن مسلم) عن أحدهما علیهما السلام قال سألته عن البول یصیب الثوب فقال: اغسله مرتین.

جناب الشیخ رحمۃ اللہ علیہ نے جناب محمد بن مسلم سے نقل کیا، وہ بیان کرتے ہیں کہ میں نے حضرت امام محمد باقر علیہ السلام یا امام جعفر صادق علیہ السلام سے سوال کیا کہ کپڑے کو پیشاب لگ جائے تو کیا حکم ہے؟

آپؑ نے فرمایا: اس کو پانی سے دو مرتبہ دھولو۔

حدیث نمبر 9/722

وبهذا الاسناد عن الحسین بن سعید عن فضالة عن حماد ابن عثمان عن ابن ابی یعفور قال سألت أبا عبد الله علیه السلام عن البول یصیب الثوب فقال: اغسله مرتین.

جناب الشیخ رحمۃ اللہ علیہ نے جناب ابن ابی یعفور سے نقل کیا ہے، وہ بیان کرتے ہیں کہ میں نے حضرت امام

https://www.shiabookspdf.com

https://www.shiabookspdf.com

ابوعبداللہ علیہ السلام سے اس کپڑے کے بارے میں سوال کیا جسے پیشاب لگ جائے؟

آپؑ نے فرمایا: اس کو پانی سے دو مرتبہ دھوؤ۔

حدیث نمبر 10/723

وبهذا الاسناد عن الحسين بن سعيد عن عثمان عن سماعة قال سألته عن بول الصبي يصيب الثوب فقال: اغسله، فقلت فان لم أجد مكانه قال: اغسل الثوب كله.

جناب الشیخ علیہ الرحمہ نے جناب سماعہ سے نقل کیا ہے، وہ بیان کرتے ہیں کہ میں نے آپؑ سے سوال کیا: بچے کا پیشاب کپڑے کو لگ جائے؟

آپؑ نے فرمایا: اس کو دھولو۔

میں نے عرض کیا: اگر اس کے لگنے کی جگہ کا پتہ نہ ہو؟

آپؑ نے فرمایا: سارے کپڑے کو دھولو۔

https://www.shiabookspdf.com

حدیث نمبر 11/724

واخبرني الشيخ أيده الله تعالى عن أحمد بن محمد عن أبيه عن سعيد بن عبد الله عن أحمد بن محمد عن ابراهيم بن ابي محمود قال قلت للرضا عليه السلام الطنفسه والفراش يصيبهما البول كيف يصنع به وهو ثخين كثير الحشو؟ قال: يغسل ما ظهر منه في وجهه.

جناب الشیخ علیہ الرحمہ نے جناب ابراہیم بن ابی محمود سے نقل کیا ہے، وہ بیان کرتے ہیں کہ میں نے حضرت امام رضا علیہ السلام سے عرض کیا: چٹائی یا بستر پر پیشاب لگ جائے اور وہ موٹا اور ضخیم ہے اس کی کئی قسمیں ہیں تو کیا جائے؟

آپؑ نے فرمایا: اس کے ظاہر اور اُوپر والی تہہ وحصّہ کو دھولو۔

حدیث نمبر 12/725

وأخبرني الشيخ أيده الله تعالى عن ابي القاسم جعفر ابن محمد والحسين بن عبيد الله عن

https://www.shiabookspdf.com

https://www.shiabookspdf.com

عدة من أصحابنا عن محمد بن يعقوب عن الحسين ابن محمد عن معلى بن محمد عن الوشا عن حماد بن عثمان عن ابن ابی يعفور عن ابی عبد الله عليه السلام قال سألته عن المنی يصيب الثوب قال: إن عرفت مكانه فاغسله فان خفی عليك مكانه فاغسله كله.

جناب الشیخ رحمۃ اللہ علیہ نے جناب ابن ابی یعفور سے نقل کیا ہے، وہ بیان کرتے ہیں کہ میں نے حضرت امام ابوعبداللہ صادق علیہ السلام سے سوال کیا: کپڑے کو منی لگ جائے تو کیا حکم ہے؟

آپؑ نے فرمایا: اگر اس جگہ کو جانتے ہو تو اس کو دھولو۔ اگر وہ جگہ مخفی و معلوم نہ ہو تو پھر سارے کپڑے کو دھولو۔

حدیث نمبر 13/726

وبهذا الاسناد عن محمد بن يعقوب عن علی بن ابراهيم عن أبيه عن ابن ابی عمير عن معاوية بن عمار عن ميسر قال قلت لابی عبد الله عليه السلام آمر الجارية فتغسل ثوبی من المنی فلا تبالغ فی غسله فأصلی فيه فإذا هو يابس قال: أعد صلاتك أما انك لو كنت غسلت أنت لم يكن عليك شیء.

https://www.shiabookspdf.com

جناب الشیخ رحمۃ اللہ علیہ نے جناب میسر سے نقل کیا ہے، وہ بیان کرتے ہیں کہ میں نے حضرت امام ابوعبداللہ علیہ السلام کی خدمت میں عرض کیا کہ میں نے اپنی کنیز کو حکم دیا کہ میرے کپڑوں پر منی لگی ہے، اس کو دھو دو۔ پس اس نے کپڑے دھونے میں دقت نہیں کی۔ جب کپڑے خشک ہوئے تو میں نے وہ کپڑے پہن کر نماز پڑھ لی اور بعد میں نے دیکھا کہ ان کپڑوں پر آثارِ منی موجود تھے تو اس کے لیے کیا حکم ہے؟

آپؑ نے فرمایا: دوبارہ نماز پڑھو لیکن اگر تُو نے خود دھوئے ہوتے تو تیرے اُوپر کوئی چیز نہیں تھی۔

حدیث نمبر 14/727

وبهذا الاسناد عن محمد بن يعقوب عن محمد بن يحيی عن أحمد بن محمد عن عثمان بن عيسی عن سماعة قال سألته عن المنی يصيب الثوب قال: اغسل الثوب كله إذا خفی عليك مكانه قليلا كان أو كثيرا.

جناب الشیخ رحمۃ اللہ علیہ نے جناب سماعہ سے نقل کیا ہے وہ بیان کرتے ہیں کہ میں نے حضرت امام ابوعبداللہ علیہ السلام سے

https://www.shiabookspdf.com

https://www.shiabookspdf.com

سوال کیا کہ کپڑے کو منی لگ جائے تو کیا حکم ہے؟

آپؑ نے فرمایا: اگر تیرے لیے وہ جگہ مخفی ہوگئی ہے تو سارے کپڑے دھوؤ خواہ منی کم ہو یا زیادہ۔

حدیث نمبر 15/728

وبهذا الاسناد عن محمد بن يعقوب عن علي بن ابراهيم عن أبيه عن ابن أبي عمير عن حماد عن الحلبي عن أبي عبد الله عليه السلام قال: إذا احتلم الرجل فأصاب ثوبه مني فليغسل الذي اصابه، فإن ظن أنه أصابه مني ولم يستيقن ولم ير مكانه فلينضحه بالماء، وان استيقن أنه قد أصابه ولم ير مكانه فليغسل ثوبه كله فانه أحسن.

جناب الشیخ رحمہ اللہ نے جناب حلبی سے نقل کیا ہے اور انھوں نے حضرت امام جعفر صادق علیہ السلام سے نقل کیا ہے کہ آپؑ نے فرمایا: اگر بندے کو احتلام ہو جائے اور کپڑوں پر منی لگ جائے تو ضروری ہے کہ جس کپڑے کو منی لگی اس کو دھویا جائے۔ پس اگر اس کو گمان ہے کہ کپڑے کو منی لگی ہے اور یقین نہیں اور اسے وہ جگہ نظر نہیں آرہی تا کہ وہ اس کو پانی سے دھولے تو اس کو چاہیے کہ وہ کپڑے دھوئے اور اگر اس کو یقین ہو کہ کپڑے کو منی لگی ہے اور اس کو وہ جگہ معلوم نہ ہو تو اس کو چاہیے کہ وہ سارے کپڑے کو دھولے اور یہ احسن و اچھا ہے۔

https://www.shiabookspdf.com

حدیث نمبر 16/729

وأخبرني الشيخ أيده الله عن احمد بن محمد عن أبيه عن الحسين بن الحسن بن أبان عن الحسين بن سعيد عن ابن سنان عن ابن مسكان عن عنبسة بن مصعب قال سألت أبا عبد الله عليه السلام عن المني يصيب الثوب فلا يدري أين مكانه؛ قال: يغسله كله وان علم مكانه فليغسله.

جناب الشیخ رحمہ اللہ نے جناب عنبسہ بن مصعب سے نقل کیا ہے، وہ بیان کرتے ہیں کہ میں نے حضرت امام ابوعبداللہ علیہ السلام سے سوال کیا کہ منی کپڑے کو لگی ہوئی ہے لیکن بندہ یہ نہیں جانتا کہ کس جگہ لگی ہے تو وہ کیا کرے؟

آپؑ نے فرمایا: وہ سارے کپڑے کو دھوئے اور اگر اس جگہ کا اس کو علم ہے تو اس جگہ کو دھولے۔

https://www.shiabookspdf.com

https://www.shiabookspdf.com

حدیث نمبر 17/730

وبهذا الاسناد عن الحسين بن سعيد عن حماد عن حريز عن محمد بن مسلم عن أبي عبد الله عليه السلام قال: ذكر المني فشدده وجعله أشد من البول ثم قال: إن رأيت المني قبل أو بعد ما تدخل في الصلاة فعليك اعادة الصلاة، وان أنت نظرت في ثوبك فلم تصبه ثم صليت فيه ثم رأيته بعد فلا اعادة عليك و كذلك البول.

جناب الشیخ رحمہ اللہ نے جناب محمد بن مسلم سے نقل کیا ہے اور انھوں نے امام ابوعبداللہ علیہ السلام سے نقل کیا ہے کہ آپؑ نے منی کا ذکر کیا اور اس کی شدت کو بیان کرتے ہوئے فرمایا کہ منی پیشاب سے زیادہ نجس ہے۔

پھر فرمایا: اگر تو منی کو کپڑے یا بدن پر دیکھے تو تیرے لیے نماز میں داخل ہونا جائز نہیں اور اگر تُو نے پڑھ لی ہے تو اس کو نماز کا اعادہ کرنا واجب ہے۔ اور اگر تو اپنے کپڑے کو دیکھے اور تجھے نظر نہ آئے تو پھر ان کپڑوں میں نماز پڑھ لے اور نماز کے بعد منی تجھے نظر آئے تو تیرے لیے نماز کا اعادہ کرنا واجب نہیں ہے اور پیشاب میں بھی ایسا ہی ہے۔

https://www.shiabookspdf.com

ی کے احکام

حدیث نمبر 18/731

فأما ما رواه أحمد بن محمد بن علي بن الحكم عن الحسين ابن أبي العلا قال سألت أبا عبد الله عليه السلام عن المذي يصيب الثوب قال: ان عرفت مكانه فاغسله وان خفي مكانه عليك فاغسل الثوب كله.

جناب الشیخ رحمہ اللہ نے جناب الحسین ابن ابی العلاء سے نقل کیا ہے، وہ بیان کرتے ہیں کہ میں نے حضرت امام ابوعبداللہ علیہ السلام سے مذی کے بارے میں سوال کیا: اگر مذی کپڑے کو لگ جائے تو کیا حکم ہے؟

آپؑ نے فرمایا: اگر تجھے اس کی جگہ کا علم ہے تو اس کو دھو لے اور اگر وہ جگہ معلوم نہ ہو تو سارے کپڑے کو دھونا ضروری ہے۔

حدیث نمبر 19/732

عنه عن علي عن الحسين بن أبي العلا قال: سألت أبا عبد الله عليه السلام عن المذي

https://www.shiabookspdf.com

https://www.shiabookspdf.com

يصيب الثوب فليتزق به قال: يغسله ولا يتوضأ. قال محمد بن الحسن مصنف هذا الكتاب هذان الخبران محمولان على ضرب من الاستحباب دون الوجوب بدلالة ما قدمناه من الاخبار. ويزيد ذلك بيناً ما رواه هذا الراوي بعينه وهو.

جناب الشیخ رحمہ اللہ نے جناب الحسین بن ابی العلاء سے نقل کیا ہے، وہ بیان کرتے ہیں کہ میں نے حضرت امام ابوعبداللہ علیہ السلام سے سوال کیا کہ مذی کپڑے کو لگ جائے اور اس کی وجہ سے کپڑا لیس دار ہو جائے تو کیا حکم ہے؟

آپؑ نے فرمایا: اس کو دھو لو لیکن وضو واجب نہیں ہے۔

جناب محمد بن الحسن فرماتے ہیں: ان دونوں حدیثوں کو استحباب پر حمل کیا جائے تاکہ وجوب پر یعنی دھونا واجب نہیں۔ ان اخبار کی وجہ سے جو بیان ہو چکی ہیں جو دلالت کرتی ہیں کہ مذی نجس نہیں ہے اور مزید اس پر یہ روایت دلالت کرتی ہے۔ ذیل میں نقل کیا جا رہا ہے۔

حدیث نمبر 20/733

https://www.shiabookspdf.com

علی بن الحكم عن الحسين بن أبي العلا قال: سألت أبا عبد الله عليه السلام عن المذى يصيب الثوب قال: لا بأس به فلما رددنا عليه قال: تنضحه بالماء.

جناب الشیخ رحمہ اللہ نے جناب الحسین بن ابی العلاء سے نقل کیا ہے، وہ بیان کرتے ہیں کہ میں نے حضرت امام ابوعبداللہ علیہ السلام سے مذی کے بارے میں سوال کیا کہ جو کپڑے کو لگ جائے۔

آپؑ نے فرمایا: کوئی حرج نہیں ہے۔

پھر جب ہم نے دوبارہ آپؑ سے اس کے بارے میں عرض کیا تو آپؑ نے فرمایا: اس کو پانی سے تر کردو۔

حدیث نمبر 21/734

الحسين بن سعيد عن ابن أبي عمير عن غير واحد من اصحابنا عن أبي عبد الله عليه السلام قال: ليس في المذى من الشهوة ولا من الانعاظ ولا من القبلة ولا من مس الفرج ولا من المضاجعة وضوء ولا يغسل منه الثوب ولا الجسد.

جناب الشیخ رحمہ اللہ نے جناب ابن ابی عمیر سے نقل کیا ہے اور انھوں نے ہمارے کافی دوستوں سے نقل کیا ہے اور

https://www.shiabookspdf.com

https://www.shiabookspdf.com

انھوں نے حضرت امام ابوعبداللہ سے نقل کیا ہے کہ آپؑ نے فرمایا: مذی وہ پانی ہے جس میں شہوت بھی نہیں ہوتی۔ آلۂ تناسل میں حرکت بھی نہیں ہوتی اور نہ ہی بوسہ لینے کی وجہ سے ہوتی ہے اور نہ ہی شرمگاہ کو مس کرنے سے ہوتی ہے اور نہ ہی یہ وضو کو باطل کرتی ہے اور نہ ہی اس کی وجہ سے کپڑے کو دھونا ضروری ہے اور نہ ہی جسم کے اس حصّہ کو دھونا ضروری ہے جس پر لگ جائے۔ (1)

حدیث نمبر 22/735

محمد بن احمد بن يحيى عن أبي جعفر عن أبيه عن حفص ابن غياث عن جعفر عن أبيه عن علي عليه السلام قال: ما أبالي أبول اصابني أو ماء إذا لم أعلم. قال الشيخ أيده الله تعالى (فان أصاب ثوبه دم وكان مقداره في سعة الدرهم الوافي الذي كان مضروبا من درهم وثلث وجب عليه غسله ولم يجز له الصلاة فيه، وان كان قدره اقل من ذلك وكان كالحمصة أو الظفر وشبهه جاز له الصلاة فيه قبل ان يغسله وغسله للصلاة فيه افضل، اللهم إلا أن يكون دم حيض فانه لا تجوز الصلاة في قليل منه ولا كثير وغسل الثوب منه واجب وان كان قدره كرأس ابرة في الصغر).

https://www.shiabookspdf.com

جناب الشیخ رحمۃ اللہ علیہ نے جناب حفص بن غیاث سے نقل کیا ہے اور انھوں نے امام جعفر صادق علیہ السلام سے اور انھوں نے اپنے والد سے اور انھوں نے امیر المومنین حضرت علی علیہ السلام سے نقل کیا ہے کہ آپؑ نے فرمایا: جب میں نہیں جانتا تو مجھے کوئی پروا نہیں کہ مجھے پیشاب لگا ہے یا پانی؟ (جب علم ہوگا کہ کیا لگا ہے اس وقت حکم ہوگا)۔

مسئلۃ: جناب الشیخ المفید رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں: اگر کپڑے کو خون لگ جائے اور اس کی مقدار وسعت میں ایک درہم اور ثلث کے برابر ہے تو اس کو دھونا واجب ہے اور اس کے ہوتے ہوئے ان کپڑوں میں نماز جائز نہیں ہے اور اگر اس کی مقدار اس سے کم ہے اور وہ ایک چنے کے برابر یا ناخن کے برابر یا اس کی مثل ہے تو پھر اس خون کے دھونے سے قبل بھی ان کپڑوں میں نماز پڑھنا جائز ہے۔ اگرچہ اس کو دھو لینا افضل ہے۔ سوائے اس کے وہ خون حیض (یا نفاس یا استحاضہ) کا ہو تو خواہ قلیل ہی ہو تب بھی اس کے ساتھ نماز پڑھنا جائز نہیں۔ اس کا دھونا واجب ہے، خواہ وہ سوئی کے سوراخ کے برابر ہی کیوں نہ ہو (اس میں نماز پڑھنا جائز نہیں ہے)۔

(1) مراد ہے کہ بعض اوقات ان تمام اُمور کے بغیر بھی مذی خارج ہو جاتی ہے اور ان کے ساتھ بھی خارج ہوتی ہے۔ (مترجم)

https://www.shiabookspdf.com

https://www.shiabookspdf.com

﴿حدیث نمبر 23/736﴾

أخبرني الشيخ أيده الله تعالى عن أبي القاسم جعفر بن محمد عن محمد بن يعقوب عن علي بن ابراهيم عن أبيه عن حماد عن حريز عن محمد بن مسلم قال قلت له: الدم يكون في الثوب علي وانا في الصلاة قال: إن رأيته وعليك ثوب غيره فاطرحه وصل، وإن لم يكن عليك ثوب غيره فامض في صلاتك ولا إعادة عليك. وما لم يزد على مقدار الدرهم من ذلك فليس بشيء رأيته أولم تره. فإذا كنت قد رأيته وهو اكثر من مقدار الدرهم فضيعت غسله وصليت فيه صلاة كثيرة فأعد ما صليت فيه.

جناب الشیخ رحمہ اللہ نے جناب محمد بن مسلم سے نقل کیا ہے، وہ بیان کرتے ہیں کہ میں نے حضرت امام علیہ السلام کی خدمت میں عرض کیا: میرے اُوپر جو کپڑا تھا میں نے اس پر خون کو دیکھا۔ اُس وقت میں نماز پڑھ رہا تھا۔

آپؑ نے فرمایا: اگر تُو نے دیکھا ہے کہ تیرے اُوپر اور لباس یا کپڑا بھی ہے تو تیرے لیے واجب ہے کہ اس کو اُتار پر پھینک دو اور نماز کو جاری رکھو۔ اور اگر تیرے جسم پر کوئی دوسرا کوئی کپڑا نہیں تو پھر نماز کو جاری رکھو اور اس کا اعادہ بھی تیرے لیے واجب نہیں ہے۔ اور جو تُو نے خون دیکھا ہے اگر وہ ایک درہم کی مقدار سے کم ہے تو پھر کوئی حرج نہیں، خواہ تو اس کو دیکھے یا نہ دیکھے۔

اور اگر وہ خون درہم کی مقدار سے زیادہ ہے تو اس کو نہیں دھویا اور اس میں کافی زیادہ نمازیں پڑھی ہیں تو سب کا اعادہ کرو جو نمازیں تُو نے اس کپڑے میں پڑھی ہیں۔

https://www.shiabookspdf.com

﴿حدیث نمبر 24/737﴾

وأخبرني الشيخ أيده الله تعالى عن احمد بن محمد عن أبيه عن الحسين بن الحسن بن أبان عن الحسين بن سعيد عن ابن سنان عن أبي بصير عن أبي عبد الله عليه السلام قال: ان اصاب ثوب الرجل الدم فصلى فيه وهو لا يعلم فلا اعادة عليه. وإن هو علم قبل أن يصلي فنسي وصلى فيه فعليه الاعادة.

جناب الشیخ رحمہ اللہ نے جناب ابوبصیر رحمہ اللہ سے نقل کیا ہے، وہ بیان کرتے ہیں کہ حضرت امام ابوعبداللہ علیہ السلام نے

https://www.shiabookspdf.com

https://www.shiabookspdf.com

فرمایا: اگر بندے کے کپڑے کو خون لگ جائے اور وہ نہ جانتا ہو اور پھر اس نے اس میں نماز بھی پڑھ لی ہے تو اس پر اس نماز کا اعادہ کرنا واجب نہیں اور اگر نماز پڑھنے سے قبل جانتا تھا لیکن بھول گیا اور ان کپڑوں میں نماز پڑھ لی تو اس نماز کا اعادہ کرنا واجب ہے۔

حدیث نمبر 25/738

وبهذا الاسناد عن الحسين بن سعيد عن عثمان بن عيسى عن سماعة قال: سألت أبا عبد الله عليه السلام عن الرجل يرى بثوبه الدم فينسى ان يغسله حتى يصلي قال: يعيد صلاته كي يهتم بالشيء إذا كان في ثوبه عقوبة لنسيانه قلت فكيف يصنع من لم يعلم أيعيد حين يرفعه؛ قال: لا ولكن يستأنف. وهذا الخبران يدلان على وجوب ازالة الدم عن الثوب، فأما كمية ما إذا بلغ ليه وجبت ازالته فالخبر الاول فيه بيانه ويدل عليه ايضا.

https://www.shiabookspdf.com

جناب الشیخ رحمہ اللہ نے جناب سماعہ سے نقل کیا ہے، وہ بیان کرتے ہیں کہ میں نے حضرت امام ابوعبداللہ علیہ السلام سے سوال کیا کہ ایک بندے نے اپنے کپڑے پر خون دیکھا ہے اور اس کو دھونا بھول گیا اور اس کے ساتھ نماز پڑھ لی ہے تو اس کے لیے کیا حکم ہے؟

آپؑ نے فرمایا: وہ نماز دوبارہ پڑھے کیونکہ اس نے اس چیز کو اہمیت نہیں دی کہ جو اس کے کپڑوں پر تھی۔ یہ اس کے بھولنے کی عقوبت وسزا ہے۔

پھر میں نے عرض کیا: اگر وہ نہیں جانتا اور پھر اس نے نماز پڑھ لی ہے تو کیا اس پر نماز دوبارہ پڑھنا واجب ہے؟

آپؑ نے فرمایا: نہیں، لیکن بعد والی نماز کے لیے اس کپڑے کو پاک کرنا ضروری ہے۔

جناب الشیخ الطوسی رحمہ اللہ فرماتے ہیں: یہ دونوں خبریں دلالت کرتی ہیں کہ کپڑے کو خون سے پاک کرنا واجب ہے اور اس کی مقدار ہے۔ جب اس مقدار تک پہنچ جائے تو پاک کرنا واجب ہے جیسا کہ پہلی روایت نے بیان کیا ہے اور اس پر یہ بھی دلالت کرتی ہے۔

حدیث نمبر 26/739

ما أخبرني به الشيخ أيده الله تعالى عن أحمد بن محمد عن أبيه عن محمد بن يحيى والحسين

https://www.shiabookspdf.com

https://www.shiabookspdf.com

بن عبید اللہ عن احمد بن محمد بن یحیی عن أبیہ محمد بن یحیی عن محمد بن علی بن محبوب عن الحسین بن الحسن عن جعفر بن بشیر عن اسماعیل الجعفی عن أبی جعفر علیہ السلام قال: فی الدم یکون فی الثوب ان کان أقل من قدر درھم فلا یعید الصلاۃ، وان کان اکثر من قدر الدرھم وکان رآہ فلم یغسلہ حتی صلی فلیعد صلاتہ، وان لم یکن رآہ حتی صلی فلا یعید الصلاۃ.

جناب الشیخ رحمۃ اللہ علیہ نے جناب اسماعیل الجعفی سے نقل کیا ہے اور انھوں نے حضرت امام ابوجعفر علیہ السلام سے نقل کیا ہے کہ آپؑ نے فرمایا: کپڑے پر خون ہو اور اگر وہ درہم کی مقدار سے کم ہے تو پھر نماز کا اعادہ کرنا واجب نہیں اور اگر خون درہم کی مقدار میں ہو یا اس سے زیادہ ہے تو پھر اس کو وہ دیکھے اور نہ دھوئے اور نماز پڑھ لے تو نماز کو دوبارہ پڑھنا واجب ہے اور اگر اس نے اصلاً دیکھا ہی نہیں اور پھر نماز پڑھ لی ہے تو پھر نماز کا اعادہ کرنا واجب نہیں۔

حدیث نمبر 27/740

https://www.shiabookspdf.com

روی الصفار عن احمد بن محمد عن علی بن الحکم عن زیاد بن أبی الحلال عن عبد اللہ بن أبی یعفور قال قلت: لابی عبد اللہ علیہ السلام ما تقول فی دم البراغیث؛ قال لیس بہ بأس قال قلت: انہ یکثر ویتفاحش؛ قال: وان کثر قال قلت: فالرجل یکون فی ثوبہ نقط الدم لا یعلم بہ ثم یعلم فینسی أن یغسلہ فیصلی ثم یذکر بعد ما صلی أیعید صلاتہ؛ قال: یغسلہ ولا یعید صلاتہ الا أن یکون مقدار الدرھم مجتمعا فیغسلہ ویعید الصلاۃ.

جناب الشیخ رحمۃ اللہ علیہ نے عبداللہ بن ابی یعفور سے نقل کیا ہے، وہ بیان کرتے ہیں کہ میں نے حضرت ابوعبداللہ علیہ السلام کی خدمت میں عرض کیا: پسو کے خون کے بارے میں آپ کیا فرماتے ہیں؟

آپؑ نے فرمایا: کوئی حرج نہیں ہے (پاک ہے)۔

پھر میں نے عرض کیا: خواہ وہ زیادہ ہو یا کم؟

آپؑ نے فرمایا: زیادہ ہونے میں بھی کوئی حرج نہیں ہے۔

پھر میں نے عرض کیا: ایک بندے کے کپڑے پر خون کا داغ تھا۔ وہ اس کے بارے میں نہیں جانتا تھا اور پھر

https://www.shiabookspdf.com

https://www.shiabookspdf.com

اسے معلوم ہو گیا اور پھر وہ اس کو پاک کرنا بھول گیا اور انہی کپڑوں میں نماز پڑھ لی۔ نماز کے بعد اس کو یاد آیا تو کیا وہ نماز کو دوبارہ پڑھے گا؟

آپؑ نے فرمایا: اس داغ کو دھوئے، نماز کا اعادہ کرنا ضروری نہیں ہے سوائے اس صورت کے کہ اس کی مقدار ایک درہم کے برابر یا زیادہ ہو تو پھر اس کو دھونا بھی واجب ہے اور نماز کو دوبارہ پڑھنا بھی واجب ہے۔

حدیث نمبر 28/741

فاما ما رواه معاوية بن حكيم عن ابن المغيرة عن مثنى ابن عبد السلام عن أبي عبد الله عليه السلام قال قلت له: إني حككت جلدي فخرج منه دم فقال: ان اجتمع قدر حمصة فاغسله وإلا فلا. فمحمول علىٰ الاستحباب دون الوجوب، والذي يدل على ذلك ما تقدم من الاخبار وانه متى لم يبلغ الدرهم فمباح الصلاة في الثوب الذي فيه ذلك الدم، ويدل عليه ايضا.

https://www.shiabookspdf.com

جناب الشیخ رحمۃ اللہ علیہ نے جناب مثنیٰ ابن عبدالسلام سے نقل کیا ہے، وہ بیان کرتے ہیں کہ میں نے حضرت امام ابوعبداللہ علیہ السلام سے عرض کیا کہ میں نے اپنی جلد پر خارش کی اور اس سے خون نکل آیا تو اس کے لیے کیا حکم ہے؟

آپؑ نے فرمایا: اگر وہ سارا مجموعہ ایک چنے کے دانے کے برابر ہے تو اس کو دھونا واجب ہے ورنہ نہیں۔

جناب الشیخ الطوسی رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں کہ اس روایت کو استحباب پر حمل کیا جائے گا نہ کہ وجوب پر۔ اور اس پر جو چیز دلالت کرتی ہے وہ گذشتہ اخبار ہیں جو بیان کرتی ہیں کہ جب تک درہم کی مقدار تک نہ ہو تو اس لباس میں نماز پڑھنا مباح ہے اور اس پر نیز ذیل کی روایت بھی دلالت کرتی ہیں۔

حدیث نمبر 29/742

ما أخبرني به الشيخ أيده الله تعالى عن احمد بن محمد عن أبيه عن سعد بن عبد الله عن أبي جعفر عن علي بن حديد عن جميل بن دراج عن بعض أصحابنا عن أبي جعفر وابي عبدالله عليهما السلام انهما قالا: لا بأس بأن يصلي الرجل في الثوب وفيه الدم متفرقا شبه النضح، وإن كان قد رآه صاحبه قبل ذلك فلا بأس به ما لم يكن مجتمعا قدر الدرهم.

https://www.shiabookspdf.com

https://www.shiabookspdf.com

جناب الشیخ رحمۃ اللہ علیہ نے جناب جمیل بن دراج سے نقل کیا ہے اور انھوں نے اپنے ایک ساتھی سے نقل کیا ہے اور انھوں نے امام محمد باقر علیہ السلام سے اور امام جعفر صادق علیہ السلام سے نقل کیا ہے کہ دونوں معصومینؑ نے فرمایا: بندے کا اس لباس میں نماز پڑھنا جس پر خون کے چھینٹے پڑے ہوئے ہیں اگرچہ اس لباس والے نے نماز سے قبل ان کو دیکھ لیا تھا۔ اگر ان سب کی مجموعی مقدار ایک درہم سے زیادہ نہ ہو تو کوئی حرج نہیں ہے۔

حدیث نمبر 30/743

وأما الخبر الذی رواه احمد بن محمد بن عیسٰی عن أبی عبد الله البرقی عن اسماعیل الجعفی قال: رأیت أبا جعفر علیه السلام یصلی والدم یسیل من ساقه. فمحمول علی جرح لازم أو بثر أو قرح ونحن نبین فیما بعد ان دم القروح والجراحات وما لا یمکن أو تشق ازالته فانه لا بأس بالصلاة فی قلیله و کثیره، ویدل ها هنا علی هذا التأویل.

جناب الشیخ رحمۃ اللہ علیہ نے جناب اسماعیل الجعفی سے نقل کیا ہے اور وہ بیان کرتے ہیں کہ میں نے حضرت امام ابوجعفر الباقر علیہ السلام کو دیکھا کہ آپؑ نماز پڑھ رہے تھے اور آپؑ کی پنڈلی سے خون جاری تھا۔

جناب الشیخ الطوسی رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں: اس روایت کو زخم یا پھوڑے و پھنسی کے خون پر حمل کیا جائے گا اور ہم بعد میں بیان کریں گے۔ پھوڑے یا زخم کا خون کہ جس کو صاف و پاک کرنا ممکن نہ ہو وہ خواہ کم ہو یا زیادہ اس میں کوئی حرج نہیں ہے۔ اور ہماری اس تاویل پر ذیل کی روایت بھی دلالت کرتی ہے۔

https://www.shiabookspdf.com

حدیث نمبر 31/744

ما أخبرنی به الشیخ أیده الله تعالی عن أبی القاسم جعفر ابن محمد عن أبیه عن سعد بن عبد الله عن أحمد بن محمد عن الحسین عن فضالة بن ایوب وصفوان بن یحیی عن العلا بن رزین عن محمد بن مسلم عن احدهما علیهما السلام قال: سألته عن الرجل تخرج به القروح فلا تزال تدمی کیف یصلی؛ فقال یصلی وإن کان الدماء تسیل. فأما ما یدل علی تخصیص دم الحیض من جملة الدماء فهو انه قد ثبت نجاسة الدم فی الشریعة، وانما ابیح الصلاة فی بعض الدماء المخصوصة فی قلیله لقیام الدلالة علیه وهی ما

https://www.shiabookspdf.com

https://www.shiabookspdf.com

قدمناه من الاخبار. ودم الحيض النجاسة حاصلة في قليله و كثيره فيجب أن يكون وجوب إزالته ثابتاً على كل حال ليدخل الانسان بعد إزالته على يقين في الصلاة. ويدل ايضا عليه.

جناب الشیخ رحمۃ اللہ علیہ نے جناب محمد بن مسلم سے نقل کیا ہے، وہ بیان کرتے ہیں کہ میں نے امام محمد باقر علیہ السلام یا امام جعفر صادق علیہ السلام سے سوال کیا: ایک بندے کے پھوڑے سے خون جاری ہے کہ جس کو صاف کرنا ممکن نہیں ہے وہ نماز کیسے پڑھے؟

آپؑ نے فرمایا: وہ نماز پڑھے خواہ خون جاری ہی رہے۔

خونِ حیض کو پاک کرنا واجب ہے خواہ کم ہی ہو

جناب الشیخ رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں: بہرحال جو چیز دلالت کرتی ہے کہ خونِ حیض ان خونوں میں سے کہ جس کی شریعت میں نجاست ثابت ہے۔ ہم نے جو بیان کیا ہے کہ خون اگر درہم کی مقدار سے کم ہے تو اس میں نماز پڑھنا مباح ہے اور گزشتہ روایات اس پر دلالت کرتی ہیں۔ اس سے وہ خون مراد ہے جو ان خونوں میں سے نہیں ہے۔

خونِ حیض کی نجاست ثابت ہے خواہ وہ کم ہو یا زیادہ اس کا پاک کرنا واجب ہے، خواہ کم ہی ہو، تا کہ بندہ نماز میں طہارت کے یقین پر نماز میں داخل ہو (خونِ حیض لگا ہوا ہو تو طہارت کا یقین ختم ہو جاتا ہے)۔ اور اس پر ذیل کی روایت دلالت کرتی ہے۔

حدیث نمبر 32/745

ما أخبرني به الشيخ أيده الله تعالى عن احمد بن محمد عن أبيه عن محمد بن يحيى والحسين بن عبيد الله عن احمد بن محمد بن يحيى عن ابيه محمد ابن يحيى عن محمد بن علي بن محبوب عن محمد بن عيسى العبيدي عن الحسين بن سعيد عن النضر عن ابي سعيد عن ابي بصير عن ابي عبد الله وابي جعفر عليهما السلام قالا: لا تعاد الصلاة من دم لم يبصره إلا دم الحيض فإن قليله و كثيره في الثوب ان رآه وإن لم يره سواء.

جناب الشیخ رحمۃ اللہ علیہ نے جناب ابو سعید سے نقل کیا ہے اور انھوں نے حضرت امام محمد باقر علیہ السلام اور امام صادق علیہ السلام

https://www.shiabookspdf.com

https://www.shiabookspdf.com

سے نقل کیا ہے کہ دونوں معصومین نے فرمایا: وہ خون جس کو تُو نے نماز سے قبل نہیں دیکھا اس کی وجہ سے نماز کا اعادہ نہ کرو سوائے خونِ حیض کے وہ خواہ کم ہو یا زیادہ، اس کو تُو نے نماز سے پہلے دیکھا ہو یا نہ دیکھا ہو نماز کا اعادہ کرنا۔

حدیث نمبر 33/746

وروى هذا الحديث عن محمد بن عيسى بن عبيد عن محمد ابن يحيى الاشعري وزاد فيه. وسألته امرأة ان بثوبي دم الحائض وغسلته ولم يذهب اثره فقال اصبغيه بمشق. ثم قال أيده الله تعالى: (وان كان عَلَى الانسان بثور يرشح دمها دائما لم يكن عليه حرج في الصلاة فيما اصابه ذلك الدم من الثياب وان كثر .. كذلك ان كان به جراح ترشح فيصيب ثوبه دمها وقيحها فله أن يصلي في الثوب وان كثر ذلك فيه). يدل على ذلك قوله تعالى: ما جعل عليكم في الدين من حرج. ونحن نعلم انه لو ألزم المكلف ازالة الدم من هذه الاشياء اللازمة به لحرج بذلك وللحقته بذلك كلفة ومشقة وربما يفوته ايضا مع ذلك الصلاة فأباح الله تعالى ذلك نظر العباده ورأفة بهم. ويدل ايضا من جهة الخبر.

جناب الشیخ رحمۃ اللہ علیہ نے جناب محمد بن یحیٰی الاشعری سے نقل کیا اور اس نے اس روایت میں اضافہ کیا ہے۔ میں نے آپؑ سے سوال کیا: عورت کے لباس پر خونِ حیض لگا تھا اور اس نے اس کو دھو دیا لیکن اس کپڑے سے آثار ختم نہیں ہوئے۔

آپؑ نے فرمایا: اس کو مشقت سے دھوئے۔

مسئلۃ: جناب الشیخ المفید رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں: اگر کسی انسان کو پھنسی ہو اور اس سے خون متواتر رستا رہے اور اگر اس کا خون کپڑے کو لگ جائے خواہ زیادہ ہی ہو تب بھی نماز میں اس کا کوئی حرج نہیں اور اگر بندے کو زخم ہو اور اس سے خون رستا ہے اور اس کا خون کپڑے کو لگ جائے یا اس کی پیپ لگ جائے تو اس لباس میں نماز پڑھنا جائز ہے خواہ وہ زیادہ ہی ہو۔

جناب الشیخ الطوسی رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں: اس پر دلیل اللہ تعالیٰ کا یہ قول مَا جَعَلَ عَلَيْكُمْ فِي الدِّينِ مِنْ حَرَجٍ (سورۂ حج: آیت ۷۸) ''اللہ تعالیٰ نے دین میں تمہارے اُوپر کوئی حرج قرار نہیں دیا''۔

https://www.shiabookspdf.com

https://www.shiabookspdf.com

ہم جانتے ہیں کہ اگر شارعِ مقدس اس خون کے ازالہ کرنے کا حکم دے دیتا تو اس پر حرج لازم آتا اور اس سے شدید مشقت لاحق ہوجاتی اور بعض اوقات اس کی وجہ سے نماز چھوٹ جاتی تو اللہ تعالیٰ نے اپنے بندوں پر نظر کرم کرتے ہوئے اور ان پر آسانی قرار دیتے ہوئے ان کے لیے اس خون کے ساتھ بھی نماز کو مباح قرار دیا ہے۔

اور اس پر ذیل کی روایات بھی دلالت کرتی ہیں۔

حدیث نمبر 34/747

ما أخبرني به الشيخ أيده الله تعالى عن أبي القاسم جعفر ابن محمد عن محمد بن يعقوب عن محمد بن يحيى عن أحمد بن محمد عن معاوية بن حكيم عن المعلى أبي عثمان أبي بصير قال دخلت على أبي جعفر عليه السلام وهو يصلي فقال لي قائدي: ان في ثوبه دما فلما انصرف قلت له ان قائدي أخبرني ان بثوبك دما فقال ان بي: دماميل ولست اغسل ثوبي حتى تبرأ.

https://www.shiabookspdf.com

جناب الشیخ رحمہ اللہ نے جناب ابوبصیر سے نقل کیا ہے، وہ بیان کرتے ہیں کہ میں نے حضرت امام ابوجعفر علیہ السلام کی خدمت میں حاضر ہوا۔ آپؑ اس وقت نماز پڑھ رہے تھے۔ پس میرے ساتھی نے مجھے بتایا کہ آپؑ کے کپڑے میں خون لگا ہوا تھا۔ جب آپؑ نماز سے فارغ ہوئے تو میں نے آپؑ سے عرض کیا کہ میرے ساتھی نے بتایا کہ آپؑ کے کپڑے پر خون لگا ہوا تھا۔

آپؑ نے فرمایا: مجھے ایک پھوڑا نکلا ہوا ہے۔ جب تک وہ ٹھیک نہیں ہوجاتا میں اس کو اپنے کپڑے کو پاک نہیں کروں گا (یعنی اس خون کو دھوؤں گا نہیں)۔

حدیث نمبر 35/748

وبهذا الاسناد عن محمد بن يعقوب عن محمد بن يحيى عن احمد بن محمد عن عثمان بن عيسى عن سماعة قال: سألته عن الرجل به القرح أو الجرح فلا يستطيع أن يربطه ولا يغسل دمه قال: يصلي ولا يغسل ثوبه كل يوم الا مرة فانه لا يستطيع ان يغسل ثوبه كل ساعة.

https://www.shiabookspdf.com

https://www.shiabookspdf.com

جناب الشیخ رحمۃ اللہ علیہ نے جناب سماعہ سے نقل کیا ہے، وہ بیان کرتے ہیں۔ میں نے آپؑ سے سوال کیا کہ بندے کو زخم ہے یا پھوڑا ہے (اور اس سے کون رستا رہتا ہے) وہ اس کو اُوپر سے باندھ سکتا ہے اور نہ ہی اس کا خون دھو سکتا ہے تو ایسی صورت میں وہ کیا کرے؟

آپؑ نے فرمایا: وہ نماز پڑھے اور دن میں ایک مرتبہ کپڑے کو دھولیا کرے کیونکہ وہ ہر وقت کپڑے کو دھونے کی استطاعت و طاقت نہیں رکھتا۔

حدیث نمبر 36/749

وأخبرني الشيخ أيده الله تعالى عن أبي القاسم جعفر بن محمد عن أبيه عن سعد بن عبد الله عن أحمد بن محمد عن الحسين عن فضالة بن ايوب وصفوان بن يحيى عن العلا بن رزين عن محمد بن مسلم عن احدهما عليهما السلام قال: سألته عن الرجل تخرج به القروح فلا تزال تدمي كيف يصلي؟ فقال: يصلي وان كانت الدماء تسيل.

https://www.shiabookspdf.com

جناب الشیخ رحمۃ اللہ علیہ نے جناب محمد بن مسلم سے نقل کیا ہے وہ بیان کرتے ہیں کہ میں نے امام محمد باقر یا امام جعفر صادق علیہ السلام سے سوال کیا کہ ایک بندہ جس کو پھوڑا نکلا ہو، اس سے خون زائل نہیں ہوتا تو وہ نماز کیسے پڑھے؟

آپؑ نے فرمایا: وہ نماز پڑھے خواہ خون جاری ہی کیوں نہ ہو۔

حدیث نمبر 37/750

وبهذا الاسناد عن أحمد بن محمد عن أبيه ومحمد بن خالد البرقي عن عبد الله بن المغيرة عن عبد الله بن مسكان عن ليث المرادي قال قلت: لابي عبد الله عليه السلام الرجل تكون به الدماميل والقروح فجلده وثيابه مملوة دما وقيحا فقال يصلي في ثيابه ولا يغسلها ولا شي عليه.

جناب الشیخ رحمۃ اللہ علیہ نے جناب عبداللہ بن مسکان سے اور انھوں نے لیث مرادی سے نقل کیا ہے، وہ بیان کرتے ہیں کہ میں نے حضرت امام ابوعبداللہ علیہ السلام سے عرض کیا: ایک بندہ جس کو پھوڑا یا پھنسی نکل آئے اور اس کی جلد اور کپڑے اس کے خون اور پیپ سے آلودہ ہو جائیں تو وہ نماز کیسے پڑھے؟

https://www.shiabookspdf.com

https://www.shiabookspdf.com

آپؑ نے فرمایا: وہ اسی لباس کے ساتھ نماز پڑھے۔ اس کو نہ دھونا ضروری ہے اور نہ کوئی اور کام (یعنی نہ ہی نماز کو ترک کرے)۔

حدیث نمبر 38/751

وبهذا الاسناد عن أحمد بن محمد عن محمد بن اسماعيل بن بزيع عن ظريف بن ناصح عن أبان بن عثمان عن عبد الرحمن بن أبي عبد الله قال قلت: لابي عبد الله عليه السلام الجرح يكون في مكان لا نقدر على ربطه فيسيل منه الدم والقيح فيصيب ثوبي فقال: دعه فلا يضرك ان لا تغسله.

جناب الشیخ رحمہ اللہ نے جناب عبدالرحمٰن بن عبداللہ سے نقل کیا ہے، وہ بیان کرتے ہیں کہ میں نے حضرت امام ابوعبداللہ علیہ السلام کی خدمت میں عرض کیا کہ میرے جسم میں ایسی جگہ پھوڑا ہے جس کو میں باندھ نہیں سکتا اور اس سے خون اور پیپ بہتی رہتی ہے جو میرے کپڑوں کو لگتی ہے تو اس کے لیے کیا حکم ہے؟

https://www.shiabookspdf.com

آپؑ نے فرمایا: اس کو اپنی حالت پر چھوڑ دو۔ تیرا اس کو نہ دھونا تیرے لیے نقصان دہ نہیں ہے۔

حدیث نمبر 39/752

وبهذا الاسناد عن أحمد بن محمد عن موسى بن عمران عن محمد بن أبي عمير عن بعض أصحابنا عن سماعة بن مهران عن ابي عبد الله عليه السلام قال: إذا كان بالرجل جرح سائل فاصاب ثوبه من دمه فلا يغسله حتى يبرأ وينقطع الدم. ثم قال أيده الله تعالى: (وكذلك حكم الثوب إذا اصابه دم البراغيث والبق فانه لاحرج عَلَى الانسان أن يصلي فيه وإن كان ما أصابه من ذلك كثيرا). فالآية المتقدمة دالة على ذلك من الوجه الذي بيناه وهو ان الله تعالى ذكر انه رفع الحرج عن المكلفين، وقد علمنا ان دم البراغيث مما لا يمكن التحرز منه، ولو الزم المكلف إزالته لحرج بذلك ولضاق عليه القيام به وربما لم يتم ذلك له لانه لا يأمن متى غسل الثوب وعاد إلى لبسه أن يحصل فيه الدم فيبقى على هذا أبدا في الضيق والحرج ولا يتسهل له أداء

https://www.shiabookspdf.com

https://www.shiabookspdf.com

الفرض، ویدل علیه ایضا.

جناب الشیخ رحمۃ اللہ علیہ نے جناب سماعہ بن مہران سے نقل کیا ہے، وہ بیان کرتے ہیں کہ حضرت امام ابوعبداللہ علیہ السلام نے فرمایا: جب کسی بندہ کو ایسا زخم ہو جو رِستا رہتا ہو اور اس کا خون کپڑوں کو لگتا ہے تو جب تک خون بند نہ ہو جائے ا[ور] زخم ٹھیک نہ ہو جائے تو اس پر اس کو دھونا واجب نہیں ہے۔

مسئلۃ: جناب الشیخ المفید رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں: ایسے ہی اگر پسو یا مچھر کا خون کپڑوں کو لگ جائے تو انسان کے لیے کوئی حرج نہیں ہے کہ ان کپڑوں کے ساتھ نماز پڑھے۔ اگر وہ خون جو اس کے کپڑوں کو لگا ہے وہ زیادہ ہی کیوں نہ ہو (یعنی درہم کی مقدار سے زیادہ ہی ہو)۔

جناب الشیخ الطوسی رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں: پہلی والی آیت اس پر دلیل ہے جس کو ہم نے بیان کیا ہے کہ اللہ تعالیٰ نے مکلفین سے حرج کو اُٹھا لیا ہے اور ہم جانتے ہیں کہ پسو اور مچھر کا خون ان چیزوں میں سے جن سے بچاؤ ممکن نہیں ہے اور اگر اللہ تعالیٰ مکلف پر اس خون کا ازالہ بھی لازم و واجب قرار دیتا تو انسان کے لیے حرج آتا اور ا[س] کے لیے اس پر قیام کرنا تنگی کا باعث ہوتا اور بعض اوقات اس کے لیے ممکن نہ ہوتا۔ کیونکہ انسان کے لیے امن نہ ر[ہتا] کہ کب کپڑوں کو دھونا پڑ جائے۔ (ہر وقت یہ خوف رہتا ہے کہ نا جانے کب کپڑوں کو دھونا پڑ جائے) اور وہ کپڑوں [کی] طرف پلٹے اور اس پر خون موجود ہو تو اس صورت میں انسان ہر وقت اس تنگی اور حرج میں مبتلا رہتا ہے اور اس کے لیے فرض کو ادا کرنا آسان نہ رہتا اور اس کے علاوہ ذیل کی روایت بھی دلالت کرتی ہے۔

حدیث نمبر 40/753

ما اخبرنی به الشیخ أیده الله تعالى عن أحمد بن محمد عن أبيه عن الحسين بن الحسن بن أبان عن الحسين بن سعيد عن ابن سنان عن ابن مسكان عن الحلبي قال: سألت أبا عبد الله عليه السلام عن دم البراغيث يكون في الثوب هل يمنعه ذلك من الصلاة؟ فقال: لا وان كثر ولا بأس ايضا بشبهه من الرعاف ينضحه ولا يغسله.

جناب الشیخ رحمۃ اللہ علیہ نے جناب الحلبی سے نقل کیا ہے، وہ بیان کرتے ہیں کہ میں نے حضرت امام ابوعبداللہ علیہ السلام سے پسو کے خون کے بارے میں سوال کیا کہ وہ اگر کپڑے پر موجود ہو تو کیا وہ نماز سے مانع ہے؟

https://www.shiabookspdf.com

https://www.shiabookspdf.com

آپؑ نے فرمایا: نہیں، اگرچہ زیادہ بھی ہو۔ ایسے میں کوئی حرج نہیں۔ جو اس کی مثل ہے اس کے خون کے چھینٹے پڑ جائیں تو اس کو بھی دھونا ضروری نہیں ہے۔

حدیث نمبر 41/754

واخبرنی الشیخ أیدہ اللہ تعالیٰ عن أبی القاسم جعفر ابن محمد بن یعقوب عن علی بن محمد عن سهل بن زیاد عن محمد بن ریان قال: کتبت إلی الرجل هل یجری دم البق علیه مجری دم البراغیث؛ وهل یجوز لاحد ان یقیس بدم البق علی البراغیث فیصلی فیه؛ وان یقیس علی نحو هذا فیعمل به؛ فوقع علیه السلام: تجوز الصلاة والطهر منه افضل.

جناب الشیخ رحمہ اللہ نے جناب محمد بن ریان سے نقل کیا ہے، وہ بیان کرتے ہیں کہ میں نے حضرت امام ابوالحسن علیہ السلام کی خدمت میں خط لکھا اور اس میں یوں عرض کیا: کیا مچھر کے خون کو پسو کے خون کے حکم پر جاری کیا جاسکتا ہے اور کیا کسی کے لیے جائز ہے کہ وہ مچھر کے خون کو پسو کے خون پر قیاس کرتے ہوئے ان کپڑوں میں نماز پڑھے جس کو مچھر کا خون لگا ہوا ہو اور اگر کوئی یہ قیاس کرے تو کیا اس پر عمل کرسکتا ہے؟

امام علیہ السلام نے جواب میں فرمایا: اس میں نماز جائز ہے لیکن اس کو پاک کرنا افضل ہے۔

حدیث نمبر 42/755

محمد بن أحمد بن یحیی عن ابراهیم بن هاشم عن النوفلی عن السکونی عن جعفر عن أبیه ان علیا علیه السلام کان لا یری بأسا بدم ما لم یذك یکون فی الثوب فیصلی فیه الرجل یعنی دم السمك. قال الشیخ أیدہ اللہ تعالیٰ: (وإذا مس ثوب الانسان کلب أو خنزیر و کانا یابسین فلیرش موضع مسهما منه بالماء وإن کانا رطبین فلیغسل ما مساہ بالماء). یدل علیه

جناب الشیخ رحمہ اللہ نے جناب السکونی سے نقل کیا ہے اور انھوں نے امام جعفر صادق علیہ السلام سے اور آپؑ نے اپنے والد بزرگوارؑ سے نقل کیا ہے کہ آپؑ نے فرمایا: حضرت علی علیہ السلام اس جانور کے خون میں کوئی حرج نہیں دیکھتے تھے جس کا تزکیہ نہیں ہوتا۔ پس مچھلی کا خون اگر کپڑے پر لگا ہو اور تو وہ بندہ نماز پڑھ سکتا ہے۔

https://www.shiabookspdf.com

https://www.shiabookspdf.com

کتے اور خنزیر کا حکم

مسئلۃ: جناب الشیخ المفید رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں: اگر انسان کے کپڑوں کو کتا اور خنزیر مس کر جائیں۔ اگر وہ دونوں خشک ہوں تو پھر انسان کو چاہیے کہ جس جگہ پر مس کریں اس پر پانی کا چھڑکاؤ کرلے۔ اور اگر دونوں تر ہوں تو جس جگہ وہ مس کر گئے ہیں اس کو پانی سے دھوئے۔ اور اس پر دلیل ذیل والی روایات ہیں۔

حدیث نمبر 43/756

ما أخبرني به الشيخ أيده الله تعالى عن احمد بن محمد عن أبيه عن محمد بن الحسن عن أحمد بن محمد عن الحسين بن سعيد عن حماد عن حريز عمن أخبره عن أبي عبد الله عليه السلام قال: إذا مس ثوبك كلب فان كان يابسا فانضحه وإن كان رطبا فاغسله.

جناب الشیخ رحمۃ اللہ علیہ نے جناب حریز سے نقل کیا ہے اور انھوں نے اس سے نقل کیا ہے جس نے امام ابوعبداللہ علیہ السلام سے نقل کیا ہے کہ آپؑ نے فرمایا: جب تیرے کپڑے کے ساتھ کتا مس کر جائے تو اگر وہ خشک تھا تو اس جگہ پر پانی کا چھڑکاؤ کرو اور اگر وہ تر تھا تو اس جگہ کو پانی سے دھوؤ۔

https://www.shiabookspdf.com

حدیث نمبر 44/757

وبهذا الاسناد عن الحسين بن سعيد عن القاسم عن علي عن أبي عبد الله عليه السلام قال: سألته عن الكلب يصيب الثوب قال: انضحه وان كان رطبا فاغسله.

جناب الشیخ رحمۃ اللہ علیہ نے جناب علی سے نقل کیا ہے اور انھوں نے حضرت امام ابوعبداللہ علیہ السلام سے نقل کیا ہے کہ میں نے آپؑ سے سوال کیا: اگر کتا کپڑوں کو لگ جائے تو اس کے لیے کیا حکم ہے؟

آپؑ نے فرمایا: اگر وہ خشک تھا تو اس جگہ پانی کا چھڑکاؤ کرو اور اگر وہ تر تھا تو اس جگہ کو دھوؤ۔

حدیث نمبر 45/758

وبهذا الاسناد عن حماد عن حريز عن محمد بن مسلم قال: سألت أبا عبد الله عليه السلام عن الكلب يصيب شيئا من جسد الرجل قال: يغسل المكان الذي أصابه.

https://www.shiabookspdf.com

https://www.shiabookspdf.com

جناب الشیخ علیہ الرحمہ نے جناب محمد بن مسلم سے نقل کیا ہے، وہ فرماتے ہیں کہ میں نے حضرت امام جعفر صادق علیہ السلام سے سوال کیا: کتّے کے جسم کا کوئی حصّہ بندے کے کپڑوں کو لگ جائے تو کیا حکم ہے؟

آپؑ نے فرمایا: جس جگہ کتا لگ جائے تو اس جگہ کو دھویا جائے۔

حدیث نمبر 46/759

وبهذا الاسناد عن الحسين بن سعيد عن حماد عن حريز عن الفضل أبي العباس قال قال أبو عبد الله عليه السلام: إذا أصاب ثوبك من الكلب رطوبة فاغسله وان مسه جافا فاصبب عليه الماء قلت لم صار بهذه المنزلة؛ قال: لان النبي صلى الله عليه وآله أمر بقتلها.

جناب الشیخ علیہ الرحمہ نے جناب الفضل بن ابی العباس سے نقل کیا ہے، وہ بیان کرتے ہیں کہ حضرت امام صادق علیہ السلام نے فرمایا: اگر تیرے لباس کے ساتھ تر کتا لگ جائے تو اس جگہ کو دھوؤ اور اگر خشک لگے تو اس جگہ پر پانی کا چھڑکاؤ کرو۔

میں نے عرض کیا: یہ اس منزلت پست تک کیوں پہنچا ہے؟

آپؑ نے فرمایا: کیونکہ رسولِ خدا نے اس کو مارنے کا حکم دیا ہے۔

حدیث نمبر 47/760

وأخبرني الشيخ أيده الله تعالى عن ابي القاسم جعفر ابن محمد عن محمد بن يعقوب عن محمد بن يحيى عن العمركى بن على عن على بن جعفر عن أخيه موسى بن جعفر عليهما السلام قال: سألته عن الرجل يصيب ثوبه خنزير فلم يغسله فذكر وهو فى صلاته كيف يصنع به؛ قال: ان كان دخل فى صلاته فليمض وان لم يكن دخل فى صلاته فلينضح ما أصاب من ثوبه إلا أن يكون فيه أثر فيغسله، وسألته عن خنزير شرب من اناء كيف يصنع به؛ قال: يغسل سبع مرات.

قال الشيخ أيده الله تعالى: (وكذلك الحكم فى الفارة والوزغة يرش الموضع الذى مساه من الثوب إذا لم يؤثرا فيه وان رطباه وأثرا فيه غسل بالماء). يدل عليه

https://www.shiabookspdf.com

https://www.shiabookspdf.com

جناب الشیخ رحمۃ اللہ علیہ نے جناب علی بن جعفر سے نقل کیا ہے اور وہ بیان کرتے ہیں کہ میں نے اپنے بھائی ابوالحسن موسیٰ بن جعفر علیہ السلام سے سوال کیا: اگر بندے کے کپڑوں کو سور لگ گیا ہے اور اس نے کپڑوں کو دھویا نہیں اور جب وہ نماز پڑھ رہا تھا تو اس وقت یاد آیا تو اب وہ کیا کرے؟

آپؑ نے فرمایا: اگر وہ نماز میں داخل ہوگیا ہے اور پھر یاد آیا ہے تو نماز کو جاری رکھے اور اگر ابھی نماز میں داخل نہیں ہوا اور اُسے یاد آگیا تو اس جگہ پر پانی کا چھڑکاؤ کرے جس جگہ وہ لگا تھا۔ اور اگر وہ تر تھا تو پھر اس حصّہ کو دھوئے۔

پھر میں نے سوال کیا کہ اگر سور برتن سے پانی پی لیا جائے تو کیا حکم ہے وہ کیا کرے؟

آپؑ نے فرمایا: اس برتن کو سات مرتبہ پانی سے دھویا جائے۔

مسئلۃ: جناب الشیخ المفید رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں: ایسے ہی چوہا اور چھپکلی کا حکم ہے۔ کپڑے کی جس جگہ یہ لگ جائیں اور اگر یہ خشک ہیں تو اس جگہ پر پانی کا چھڑکاؤ کیا جائے اور اگر تر ہیں تو اس جگہ کو پانی سے دھویا جائے۔ اور اس پر دلیل یہ ہے۔

https://www.shiabookspdf.com

حدیث نمبر 48/761

ما أخبرني به الشيخ أيده الله تعالى عن أبي القاسم جعفر ابن محمد عن أبيه عن سعد بن عبد الله عن احمد بن محمد عن أبي القاسم وأبي قتادة عن علي بن جعفر، وأخبرني ايضا عن أبي جعفر محمد بن علي عن محمد بن الحسن عن محمد بن يحيى عن محمد بن احمد بن يحيى عن العمركي بن علي النيسابوري عن علي بن جعفر، واخبرني ايضا عن ابي القاسم جعفر بن محمد عن محمد بن يعقوب عن محمد بن يحيى عن العمركي بن علي النيسابوري عن علي بن جعفر عن أخيه موسى عليهما السلام قال: سألته عن الفارة الرطبة قد وقعت في الماء تمشي على الثياب أيصلي فيها، قال: اغسل ما رأيت من أثرها وما لم تره فانضحه بالماء. وفي رواية أبي قتادة عن علي بن جعفر والكلب مثل ذلك. قال الشيخ أيده الله تعالى: (و كذلك ان مس واحد مما ذكرناه جسد الانسان أو وقعت يده عليه وكان رطبا غسل ما اصابه منه وان كان يابسا مسحه بالتراب). فقد مضى فيما تقدم ما يدل عليه ويزيده بيانا.

https://www.shiabookspdf.com

https://www.shiabookspdf.com

جناب الشیخ رحمۃ اللہ علیہ نے جناب علی بن جعفر سے نقل کیا ہے اور انھوں نے اپنے بھائی موسیٰ بن جعفر علیہ السلام سے سوال
: چوہا اگر پانی میں گر جائے اور پھر وہاں سے نکل کر کپڑے کے اُوپر سے گزر جائے تو کیا اُن کپڑوں سے نماز پڑھی
ق ہے؟

آپؑ نے فرمایا: جس جس جگہ اس کے آثار نظر آئیں اس کو پانی سے دھویا جائے اور اگر اس کے آثار نظر نہ
یں تو اس پر پانی کا چھڑکاؤ کرو۔

ابو قتادہ کی روایت جو اس نے علی بن جعفر سے نقل کی ہے اس میں ہے کہ کتا بھی اسی کی مثل ہے۔

مسئلة: جناب الشیخ المفید رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں: ایسے ہی حکم ہے اگر ان جانوروں میں سے کوئی انسان کے جسم کو
، جائیں یا ان میں سے کسی کو بندے کا ہاتھ لگ جائے۔ اگر تو وہ تر ہیں تو جسم کے اس حصّہ کو دھویا جائے اور اگر
ـ ہیں تو پھر خشک مٹی سے اس حصّے کو مَس کیا جائے جس کو یہ لگے ہیں۔

جناب الشیخ الطوسی رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں: اس پر دلالت کرنے والی روایات گزر چکی ہیں اور مزید بیان کرتے ہیں۔

https://www.shiabookspdf.com

حدیث نمبر 49/762

ما أخبرني به الشيخ أيده الله تعالى عن أبي جعفر محمد ابن علي عن محمد بن الحسن عن أحمد بن ادريس عن محمد بن أحمد بن يحيى عن علي بن اسماعيل عن حماد بن عيسى عن حريز قال: سألت أبا عبد الله عليه السلام عن الكلب يصيب شيئاً من جسد الانسان قال: يغسل المكان الذي أصابه.

جناب الشیخ رحمۃ اللہ علیہ نے جناب حریز سے نقل کیا ہے، وہ بیان کرتے ہیں کہ میں نے حضرت امام ابوعبداللہ علیہ السلام
سوال کیا: اگر کتا انسان کے جسم کے ساتھ لگ جائے؟

آپؑ نے فرمایا: وہ حصّہ جو لگا ہے اس کو دھویا جائے۔

حدیث نمبر 50/763

وبهذا الاسناد عن محمد بن أحمد بن يحيى عن محمد بن عيسى عن يونس بن عبد الرحمن عن بعض اصحابه عن أبي عبد الله عليه السلام قال: سألته هل يجوز أن يمس الثعلب

https://www.shiabookspdf.com

https://www.shiabookspdf.com

والارنب أو شيئًا من السباع حيا أو ميتا؛ قال: لا يضره ولكن يغسل يده. قال الشيخ أيده الله تعالى: (وإذا صافح الكافر المسلم ويده رطبة بالعرق أو غيره غسلها من مسه بالماء وان لم يكن فيها رطوبة مسحها ببعض الحيطان أو التراب). يدل على ذلك قوله تعالى: إنما المشركون نجس، فحكم عليهم بالنجاسة بظاهر اللفظ فيجب أن يكون ما يماسونه نجسا إلا ما تبيحه الشريعة، ويدل عليه ايضا.

جناب الشیخ رحمہ اللہ نے جناب یونس بن عبدالرحمٰن سے نقل کیا، انھوں نے اپنے ایک ساتھی سے نقل کیا اور وہ بیان کرتے ہیں کہ میں نے حضرت امام ابوعبداللہ علیہ السلام سے سوال کیا: کیا لومڑی یا خرگوش یا کسی درندے کو خواہ زندہ ہو یا مُردہ ان کو مَس کرنا جائز ہے؟

آپؑ نے فرمایا: کوئی نقصان نہیں لیکن ہاتھ کو دھولیا جائے۔

کافر و مشرک کی نجاست

https://www.shiabookspdf.com

مسئلۃ: جناب الشیخ المفید رحمہ اللہ فرماتے ہیں: اگر کوئی کافر مسلمان سے ہاتھ ملائے (مصافحہ کرے) اور اس کا ہاتھ تر ہو، خواہ پسینہ سے یا پانی وغیرہ سے تو اس ہاتھ کو پانی سے دھویا جائے اور اگر وہ تر نہیں تھا پھر اس ہاتھ کو کسی دیوار یا مٹی سے مسح کرے۔

جناب الشیخ الطوسی رحمہ اللہ فرماتے ہیں: اس پر دلیل اللہ تعالیٰ کا یہ فرمان ہے: إِنَّمَا الْمُشْرِكُونَ نَجَسٌ (سورۃ توبہ: آیت ۲۸) ''مشرک نجس ہیں''۔ اس آیت کے ظاہر لفظ سے ان کی نجاست کا حکم ہے۔ تو جس چیز سے یہ مَس کر جائیں اس کی نجاست کا حکم لگانا بھی واجب ہے سوائے اس کے جس کو شریعت مباح قرار دے۔ اس پر دلیل یہ روایات بھی ہیں۔

حدیث نمبر 51/764

ما اخبرني به الشيخ أيده الله عن احمد بن محمد عن أبيه عن الحسين بن الحسن بن أبان عن الحسين بن سعيد عن القاسم عن علي عن أبي بصير عن أبي جعفر عليه السلام انه قال: في مصافحة المسلم لليهودي والنصراني قال: من وراء الثياب فان صافحك بيده فاغسل يدك.

https://www.shiabookspdf.com

https://www.shiabookspdf.com

جناب الشیخ رحمۃ اللہ علیہ نے جناب ابوبصیر رحمۃ اللہ علیہ سے نقل کیا ہے، وہ بیان کرتے ہیں کہ حضرت امام ابوجعفر علیہ السلام سے نقل کیا ہے کہ مسلمان کا کسی یہودی یا نصرانی سے مصافحہ کرنے کے بارے میں پوچھا گیا۔

آپؑ نے فرمایا: کپڑے کے نیچے سے مصافحہ کرو۔ اگر ہاتھ سے مصافحہ کرلیا ہے تو پھر اپنے ہاتھ کو دھوؤ۔

حدیث نمبر 52/765

وبهذا الاسناد عن الحسين بن سعيد عن صفوان عن العلا عن محمد بن مسلم عن احدهما عليهما السلام قال: سألته عن رجل صافح مجوسيا قال: يغسل يده ولا يتوضأ.

جناب الشیخ رحمۃ اللہ علیہ نے جناب محمد بن مسلم سے نقل کیا ہے، وہ بیان کرتے ہیں کہ میں نے حضرت امام باقر علیہ السلام یا امام جعفر صادق علیہ السلام سے سوال کیا: اگر بندہ کسی مجوسی سے مصافحہ کرے تو اس کے لیے کیا حکم ہے؟

آپؑ نے فرمایا: ہاتھ کو دھوئے، وضو نہ کرے (یعنی اس سے وضو باطل نہیں ہوتا)۔

حدیث نمبر 53/766

https://www.shiabookspdf.com

محمد بن أحمد بن يحيى عن العمركى عن على بن جعفر عن أخيه موسى بن جعفر عليهما السلام قال: سألته عن فراش اليهودى والنصرانى ينام عليه؛ قال: لا بأس ولا يصلى فى ثيابهما، وقال لا ياكل المسلم مع المجوسى فى قصعة واحدة ولا يقعده على فراشه ولا مسجده ولا يصافحه. قال وسألته عن رجل اشترى ثوبا من السوق للبس لا يدرى لمن كان هل يصلح للصلاة فيه؛ قال: ان اشتراه من مسلم فليصل فيه وان اشتراه من نصرانى فلا يصلى فيه حتى يغسله. قال الشيخ أيده الله تعالى: (ويغسل الثوب ايضا من عرق الابل الجلالة إذا أصابه كما يغسل من سائر النجاسات). يدل على ذلك

جناب الشیخ رحمۃ اللہ علیہ نے جناب علی بن جعفر سے نقل کیا ہے اور انھوں نے اپنے بھائی موسیٰ بن جعفر علیہ السلام سے نقل کیا ہے کہ میں نے آپؑ سے سوال کیا: اگر کوئی بندہ یہودی یا نصرانی کے بستر پر سو جائے تو اس کے لیے کیا حکم ہے؟

آپؑ نے فرمایا: کوئی حرج نہیں۔ ان دونوں کے کپڑوں میں نماز نہ پڑھے۔

آپؑ نے فرمایا: مسلمان کسی مجوسی کے ساتھ مل کر ایک برتن میں نہ کھائے اور نہ ہی اس کو اپنے بستر پر بٹھائے

https://www.shiabookspdf.com

https://www.shiabookspdf.com

اور نہ ہی اس کو مسجد میں لے کر جائے اور نہ ہی اس کے ساتھ مصافحہ کرے۔

پھر میں نے سوال کیا: بندہ اگر بازار سے کوئی کپڑا خریدتا ہے اور وہ اس کے بارے میں نہیں جانتا تو کیا اس میں نماز پڑھنا جائز ہے؟

آپؑ نے فرمایا: اگر اس نے مسلمان سے خریدا ہے تو پھر وہ اس میں نماز پڑھے اور اگر کسی نصرانی سے خریدا ہے تو پھر دھوئے بغیر اس میں نماز نہ پڑھے۔

نجاست خور اُونٹ کا پسینہ نجس ہے

مسئلۃ: جناب الشیخ المفید رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں: نجاست خور اُونٹ کا پسینہ بھی اگر کپڑے کو لگ جائے تو اس کو دھویا جائے گا جیسا کہ دوسری نجاسات کے لگنے سے دھویا جاتا ہے۔

حدیث نمبر 54/767

ما أخبرني به الشيخ أيده الله عن أبي القاسم جعفر بن محمد عن محمد بن يعقوب عن علي بن ابراهيم عن أبيه عن ابن أبي عمير عن حفص ابن البختري عن أبي عبد الله عليه السلام قال: لا تشرب من البان الابل الجلالة وان أصابك شيء من عرقها فاغسله.

جناب الشیخ رحمۃ اللہ علیہ نے جناب حفص ابن البختری سے نقل کیا ہے، وہ بیان کرتے ہیں کہ حضرت امام ابوعبداللہ علیہ السلام نے فرمایا: نجاست خور اُونٹنی کا دودھ مت پیو اور اگر اس کا پسینہ لگ جائے تو اس کو دھوؤ۔

حدیث نمبر 55/768

وبهذا الاسناد عن محمد بن يعقوب عن محمد بن يحيى عن أحمد بن محمد عن علي بن الحكم عن هشام بن سالم عن أبي عبد الله عليه السلام قال: لا تأكلوا اللحوم الجلالة وان اصابك من عرقها فاغسله. قال الشيخ أيده الله تعالى: (ويغسل الثوب من ذرق الدجاج خاصة ولا يجب غسله من ذرق الحمام وغيره من الطير الذي يحل اكله على ما بيناه). فقد مضى فيما تقدم ما يدل عليه، ويدل عليه أيضا.

جناب الشیخ رحمۃ اللہ علیہ نے جناب ہشام بن سالم سے نقل کیا ہے اور انھوں نے امام ابوعبداللہ علیہ السلام سے نقل کیا ہے کہ

https://www.shiabookspdf.com

https://www.shiabookspdf.com

پؑ نے فرمایا: نجاست خور حیوان کا گوشت نہ کھاؤ اور اگر اس کا پسینہ لگ جائے تو اس کو دھونا ضروری ہے۔

مسئلة: جناب الشیخ المفید رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں: مرغی کی بیٹ کو خاص طور پر دھولو اور کبوتر اور دوسرے پرندے ،جن کا گوشت کھانا حلال ہے ان کی بیٹ کو دھونا واجب نہیں ہے اس بنا پر کہ جو ہم نے بیان کی ہے۔ اور اس پر لت کرنے والی روایات بیان ہو چکی ہیں۔ نیز ذیل کی راویت بھی اس پر دلالت کرتی ہے۔

حدیث نمبر 56/769

ما اخبرنی به الشیخ أیده الله تعالی عن أبی القاسم جعفر ابن محمد عن محمد بن یعقوب عن علی بن ابراهیم عن أبیه عن حماد بن عیسٰی عن حریز عن زرارة انهما قالا: لا تغسل ثوبك من بول شیٔ یؤکل لحمه.

جناب الشیخ رحمۃ اللہ علیہ نے جناب زرارہ رحمۃ اللہ علیہ سے نقل کیا ہے، وہ بیان کرتے ہیں کہ امام محمد باقر یا امام جعفر صادق علیہ السلام ان معصومینؑ نے فرمایا: جس حیوان کا گوشت کھایا جاتا ہے اس کے بول سے کپڑے کو دھونا ضروری نہیں ہے۔

https://www.shiabookspdf.com

حدیث نمبر 57/770

وبهذا الاسناد عن محمد بن یعقوب عن علی بن ابراهیم عن أبیه عن عبد الله بن المغیرة عن عبد الله بن سنان قال قال أبو عبد الله علیه السلام: اغسل ثوبك من ابوال ما لا یؤکل لحمه. وهذا یدل علی ان ما یؤکل لحمه لا یجب غسله علی ما بیناه فی غیر موضع.

جناب الشیخ رحمۃ اللہ علیہ نے جناب عبداللہ بن سنان سے نقل کیا ہے، وہ بیان کرتے ہیں کہ حضرت امام ابوعبداللہ علیہ السلام نے فرمایا: جن جانوروں کا گوشت نہیں کھایا جاتا ان کے پیشاب کی وجہ سے لباس کو دھولو۔

جناب الشیخ الطوسی رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں: یہ حدیث دلالت کرتی ہے کہ جس جانور کا گوشت کھایا جاتا ہے اس کے ب کی وجہ سے کپڑے کا دھونا واجب نہیں جیسا کہ ہم نے کافی مقامات پر ذکر کیا ہے۔

حدیث نمبر 58/771

وبهذا الاسناد عن علی بن ابراهیم عن أبیه عن حماد عن حریز عن محمد بن مسلم قال

https://www.shiabookspdf.com

https://www.shiabookspdf.com

سألت أبا عبد الله عليه السلام عن ألبان الابل والغنم والبقر وأبوالها ولحومها فقال: لا توضأ منه، وان اصابك منه شئ أو ثوبا لك فلا تغسله الا ان تتنظفه قال وسألته عن ابوال الدواب والبغال والحمير فقال: اغسله فان لم تعلم مكانه فاغسل الثوب كله فان شككت فانضحه.

جناب الشیخ رحمہ اللہ نے جناب محمد بن مسلم سے نقل کیا ہے، وہ بیان کرتے ہیں کہ میں نے حضرت امام ابوعبداللہ علیہ السلام سے اُونٹ، بکری، گائے کے دودھ اور بول (پیشاب) اور گوشت کے بارے میں سوال کیا۔

آپؑ نے فرمایا: ان میں سے کسی وجہ سے وضو نہیں کرنا پڑے گا۔ اور اگر ان جانوروں کی ان چیزوں میں سے کوئی چیز لباس کو لگ جائے تو اس کو دھونا واجب نہیں سوائے صفائی ستھرائی کے لیے۔

راوی بیان کرتے ہیں کہ میں نے آپؑ سے سوال کیا: اگر خچر، گدھے یا گھوڑے کا پیشاب لگ جائے؟

آپؑ نے فرمایا: اس حصّہ کو دھولو اور اگر اس مقام کو نہیں جانتے تو سارے کپڑے کو دھولو اور اگر شک ہو تو اس

https://www.shiabookspdf.com

حصّہ پر پانی چھڑکاؤ کرو۔

{حدیث نمبر 59/772}

أحمد بن محمد عن محمد بن خالد عن القاسم بن عروة عن ابن بكير عن زرارة عن احدهما عليهما السلام في ابوال الدواب تصيب الثوب فكرهه فقلت أليس لحومها حلالا؟ قال: بلى ولكن ليس مما جعله الله للاكل. قال محمد بن الحسن: هذا الخبر يقضي على سائر الاخبار التي تضمنت الامر بغسل الثوب من بول هذه الاشياء وروثها فان المراد بها ضرب من الكراهة وقد صرح بذلك على ما ترى.

جناب الشیخ رحمہ اللہ نے جناب زرارہ رحمہ اللہ سے نقل کیا ہے اور انھوں نے امام محمد باقر علیہ السلام یا امام جعفر صادق علیہ السلام سے نقل کیا ہے کہ اگر چوپاؤں کا بول کپڑوں کو لگ جائے تو وہ مکروہ ہے۔

راوی: میں نے عرض کیا کیا ان کا گوشت حلال نہیں ہے؟

آپؑ نے فرمایا: کیوں نہیں لیکن یہ جانور ان میں سے نہیں ہیں جن کو اللہ نے کھانے کے لیے بنایا ہے۔

(چوپاؤں سے مراد گھوڑا، خچر اور گدھے ہیں)۔

https://www.shiabookspdf.com

https://www.shiabookspdf.com

جناب محمد بن الحسن فرماتے ہیں: یہ خبر ان تمام خبروں پر حاکم و قاضی ہے جو بیان کرتی ہے کہ ان جانوروں کا پیشاب لگ جائے تو دھونا ضروری ہے۔

فرمایا: اس سے مراد کراہت ہے اور آپ نے دیکھا ہے کہ اس روایت میں صراحت سے ذکر ہے کہ مکروہ ہے۔

حدیث نمبر 60/773

احمد بن محمد عن البرقی عن أبان عن الحلی عن أبی عبد الله علیه السلام قال: لا بأس بروث الحمیر واغسل ابوالها.

جناب الشیخ رحمۃ اللہ علیہ نے جناب الحلبی سے نقل کیا ہے، اور انھوں نے حضرت امام ابوعبداللہ علیہ السلام سے نقل کیا ہے کہ آپؑ نے فرمایا: گدھے کے گوبر (لد) میں کوئی حرج نہیں ہے۔ ان کے پیشاب کو دھولو۔

حدیث نمبر 61/774

الحسین بن سعید عن فضالة عن حسین بن عثمان عن ابن مسکان عن الحلبی قال: سألت أبا عبد الله علیه السلام عن أبوال الخیل والبغال فقال: اغسل ما أصابك منه.

جناب الشیخ رحمۃ اللہ علیہ نے جناب الحلبی سے نقل کیا ہے، وہ بیان کرتے ہیں کہ میں نے حضرت امام ابوعبداللہ علیہ السلام سے گھوڑے اور خچر کے پیشاب کے بارے میں سوال کیا۔

آپؑ نے فرمایا: جس حصے کو پیشاب لگے اس حصے کو دھولو۔

حدیث نمبر 62/775

وبهذا الاسناد عن محمد بن یعقوب عن الحسین بن محمد عن معلی بن محمد عن الوشا عن أبان بن عثمان عن أبی مریم قال قلت: لابی عبد الله علیه السلام ما تقول فی أبوال الدواب وارواثها، قال: أما ابوالها فاغسل ما أصابك وأما ارواثها فهی اکثر من ذلك.

جناب الشیخ رحمۃ اللہ علیہ نے جناب ابومریم سے نقل کیا ہے، وہ بیان کرتے ہیں کہ میں نے حضرت امام ابوعبداللہ علیہ السلام سے چوپاؤں کے پیشاب اور گوبر ولد کے بارے میں سوال کیا۔

https://www.shiabookspdf.com

https://www.shiabookspdf.com

آپؑ نے فرمایا: بہر ان جانور کا پیشاب جس کو لگ جائے تو اس کو دھولو۔ اور ان کا گوبر اور لد کہ وہ اس سے زیادہ ہے (کہ اس کو دھویا جائے)۔

حدیث نمبر 63/776

محمد بن أحمد بن يحيى عن السندي بن محمد عن يونس بن يعقوب عن عبد الاعلى بن اعين قال: سألت أبا عبد الله عليه السلام عن ابوال الحمير والبغال فقال: اغسل ثوبك قال قلت: فارواثها قال: هو اكثر من ذلك.

جناب الشیخ رحمۃ اللہ علیہ نے جناب عبدالاعلیٰ بن اعین سے نقل کیا ہے، وہ بیان کرتے ہیں کہ ابوعبداللہ علیہ السلام سے گدھے اور گھوڑے اور خچر کے پیشاب کے بارے میں سوال کیا۔

آپؑ نے فرمایا: اپنے کپڑے کو دھولو۔

پھر میں نے عرض کیا: ان کی لد کے بارے میں سوال کیا۔

https://www.shiabookspdf.com

آپؑ نے فرمایا: وہ اس سے کہیں زیادہ ہے کہ ان کو دھویا جائے۔

حدیث نمبر 64/777

عنه عن موسى بن عمر عن يحيى بن عمر عن داود الرقي قال: سألت أبا عبد الله عليه السلام عن بول الخشاشيف يصيب ثوبي فاطلبه فلا اجده قال: اغسل ثوبك. ولا ينافي ذلك ما رواه

جناب الشیخ رحمۃ اللہ علیہ نے جناب داؤد الرقی سے نقل کیا ہے اور وہ بیان کرتے ہیں کہ میں نے حضرت امام ابوعبداللہ علیہ السلام سے چمگادڑ کا پیشاب کپڑوں پر لگنے کے متعلق سوال کیا کہ میں نے اس جگہ کو تلاش کیا لیکن وہ جگہ مجھے نہیں ملی۔

آپؑ نے فرمایا: اپنے کپڑے کو دھولو۔

جناب الشیخ الطوسی رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں کہ ہم نے جو روایت کی ہے یہ اس کے منافی نہیں ہے۔

حدیث نمبر 65/778

أحمد بن محمد عن محمد بن يحيى عن غياث عن جعفر عن أبيه عليه السلام قال: لا بأس

https://www.shiabookspdf.com

https://www.shiabookspdf.com

بدم البراغيث والبق وبول الخشاشيف. لان هذه الرواية شاذة ويجوز أن يكون وردت للتقية.

جناب الشیخ رحمۃ اللہ علیہ نے جناب غیاث سے نقل کیا ہے اور انھوں نے امام جعفر صادق علیہ السلام سے نقل کیا ہے اور انھوں نے اپنے والد بزرگوارؑ سے نقل کیا ہے کہ آپؑ نے فرمایا: پسو، مچھر اور چمگادڑ کے پیشاب میں کوئی حرج نہیں ہے۔ کیونکہ یہ روایت شاذ ہے اور یہ بھی ممکن ہے کہ اس کو تقیہ پر حمل کیا جائے۔

حدیث نمبر 66/779

وبهذا الاسناد عن علي بن ابراهيم عن أبيه عن عبد الله بن المغيرة عن جميل بن دراج عن أبي بصير عن أبي عبد الله عليه السلام قال كل شيء يطير فلا بأس بخرئه وبوله.

جناب الشیخ رحمۃ اللہ علیہ نے جناب ابوبصیر رحمۃ اللہ علیہ سے نقل کیا ہے اور انھوں نے حضرت امام ابوعبداللہ علیہ السلام سے نقل کیا ہے کہ آپؑ نے فرمایا: تمام پرندے جو پرواز کرتے ہیں ان کے پیشاب اور بیٹ میں کوئی حرج نہیں ہے۔

حدیث نمبر 67/780

وأخبرني الشيخ أيده الله تعالى عن أحمد بن محمد عن أبيه عن الحسين بن الحسن بن أبان عن الحسين بن سعيد عن فضالة عن أبان بن عثمان عن عبد الرحمن بن أبي عبد الله قال: سألت أبا عبد الله عليه السلام عن رجل يمسه بعض ابوال البهائم أيغسله ام لا؛ قال: يغسل بول الحمار والفرس والبغل، فأما الشاة وكل ما يؤكل لحمه فلا بأس ببوله.

جناب الشیخ رحمۃ اللہ علیہ نے جناب عبدالرحمٰن بن ابی عبداللہ سے نقل کیا ہے، وہ بیان کرتے ہیں کہ میں نے حضرت ابوعبداللہ علیہ السلام سے سوال کیا: بندے کے کپڑوں کو چوپاؤں کے پیشاب لگ جائیں تو کیا اس پر اس کو دھونا ضروری ہے یا نہیں؟

آپؑ نے فرمایا: گدھے، خچر، گھوڑے کا پیشاب لگ جائے تو اس کو دھولو۔ بہر حال بکری اور ہر وہ جانور جس کا گوشت کھانا حلال ہے اس کے پیشاب میں کوئی حرج نہیں ہے۔

https://www.shiabookspdf.com

https://www.shiabookspdf.com

حدیث نمبر 68/781

وأخبرني الشيخ أيده الله عن أبي القاسم جعفر بن محمد عن أبيه عن سعد بن عبد الله عن احمد بن الحسن بن علي بن فضال عن عمرو بن سعيد عن مصدق بن صدقة عن عمار الساباطي عن أبي عبد الله عليه السلام قال: كل ما اكل لحمه فلا بأس بما يخرج منه.

فاما ما يدل على تخصيص ذرق الدجاج.

جناب الشیخ رحمہ اللہ نے جناب عمار الساباطی سے نقل کیا ہے اور انھوں نے امام ابوعبداللہ علیہ السلام سے نقل کیا ہے کہ آپؑ نے فرمایا: ہر وہ جانور جس کا گوشت کھایا جاتا ہے اس سے جو بول و براز نکلتا ہے اس میں کوئی حرج نہیں ہے۔

لیکن مرغی کی بیٹ کو خصوصیت کے ساتھ ذکر کرنے پر دلیل۔

حدیث نمبر 69/782

ما اخبرني به الشيخ أيده الله تعالى عن أبي القاسم جعفر ابن محمد عن محمد بن يحيى واحمد بن ادريس عن محمد بن احمد بن يحيى عن محمد بن عيسى عن فارس قال: كتب إليه رجل يسأله عن ذرق الدجاج تجوز الصلاة فيه؛ فكتب: لا.

جناب الشیخ رحمہ اللہ نے محمد بن عیسیٰ سے نقل کیا ہے اور انھوں نے جناب فارس سے نقل کیا، وہ بیان کرتے ہیں کہ میں نے آپؑ کی خدمت میں خط لکھا اور آپؑ سے مرغی کی بیٹھ کے بارے میں سوال کیا کہ اگر کپڑوں کو لگ جائے تو کیا اس میں نماز پڑھنا جائز ہے؟

آپؑ نے جواب میں لکھا: نہیں۔

حدیث نمبر 70/783

أحمد بن محمد عن محمد بن اسماعيل عن بعض اصحابنا عن أبي الحسن عليه السلام قال: في طين المطر انه لا بأس به أن يصيب الثوب ثلاثة ايام إلا أن يعلم انه قد نجسه شيء بعد المطر، وان اصابه بعد ثلاثة أيام فاغسله، وان كان الطريق نظيفا لم تغسله. قال الشيخ أيده الله تعالى: (وإذا ظن الانسان انه قد أصاب ثوبه نجاسة ولم

https://www.shiabookspdf.com

https://www.shiabookspdf.com

يتيقن ذلك رشه بالماء، وان تيقن حصول النجاسة فيه وعرف موضعها غسله بالماء فان لم يعرف الموضع بعينه غسل جميع الثوب بالماء ليكون على يقين من طهارته ويزول عنه الشك فيه والارتياب). فالاصل فيه انه إذا حصل في الثوب نجاسة حرم الصلاة عليه فيه، وإذا لم يعلم الموضع بعينه فغسله صار على يقين من طهارة الثوب، ومتى لم يتعين له الموضع فلا طريق له إلى الحكم بطهارة الثوب إلا بعد غسل جميعه، ويدل ايضا عليه.

جناب الشیخ رحمۃ اللہ علیہ نے جناب محمد بن اسماعیل سے نقل کیا اور انھوں نے اپنے ایک ساتھی سے نقل کیا، وہ بیان کرتے ہیں کہ امام ابوالحسن علیہ السلام نے بارش کی مٹی کے بارے میں فرمایا: اگر بارش کے ختم ہونے کے بعد مٹی کپڑوں کو لگ جائے تو اس کا کوئی حرج نہیں بشرطیکہ اس کو یہ معلوم نہ ہو کہ بارش کے بعد اس میں کسی قسم کی نجاست نہیں۔ (اگر معلوم ہوجائے کہ کوئی نجاست اس پر واقع ہوئی ہے تو پھر حکم الگ ہے)۔ اور اگر تین دن کے بعد وہ مٹی کپڑوں کو لگے تو اس کو دھولو۔ اور اگر راستہ صاف ہو تو پھر اس کو دھونا بھی ضروری نہیں۔

https://www.shiabookspdf.com

مسئلة: جناب الشیخ المفید رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں: اگر انسان کو ظن ہو کہ اس کے کپڑے کو نجاست لگی ہے اور یقین نہیں تو اس کپڑے پر پانی سے چھڑکاؤ کرے اور اگر نجاست کے لگنے کا یقین ہے تو جس جگہ لگی ہے اس کا علم ہے تو اس کو پانی سے دھوئے اور اگر اس کے لگنے کے محل کو نہیں جانتا تو پھر سارے کپڑے کو دھونا ضروری ہے تاکہ اس کپڑے کی طہارت کا یقین ہوجائے اور نجاست کا شک و وہم ختم ہوجائے۔

جناب الشیخ الطوسی رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں: اس میں اصل یہ ہے کہ جب لباس میں نجاست لگ جائے تو اس میں نماز پڑھنا حرام ہوجائے گا اور جب اس کے لگنے کے محل کا علم نہیں تو سارے کو دھونا واجب ہے تاکہ کپڑے کی طہارت کا یقین ہوجائے۔ اور جب اس کے محل کا علم نہ ہو تو طہارت کا یقین حاصل کرنے کے لیے کوئی اور راستہ نہیں مگر یہ کہ اس سارے کو دھویا جائے تاکہ اس کی طہارت کا یقین حاصل ہوجائے اور اس کے علاوہ ذیل کی روایتیں بھی اسی پر دلالت کرتی ہیں۔

حدیث نمبر 71/784

ما أخبرني به الشيخ أيده الله عن أحمد بن محمد عن أبيه عن الحسين بن الحسن بن أبان عن الحسين بن سعيد عن فضالة عن العلا عن محمد عن أحدهما عليهما السلام قال

https://www.shiabookspdf.com

https://www.shiabookspdf.com

سألته عن المذی یصیب الثوب فقال: ینضحه بالماء إن شاء، وقال فی المنی الذی یصیب الثوب فان عرفت مکانه فاغسله وان خفی علیك فاغسله کله.

جناب الشیخ رحمۃ اللہ علیہ نے جناب محمد سے نقل کیا اور انھوں نے امام محمد باقر علیہ السلام یا امام جعفر صادق علیہ السلام سے نقل کیا ہے کہ میں نے ان دونوں میں سے کسی ایک سے مذی کے بارے میں سوال کیا کہ جو کپڑے کو لگ جائے۔

آپؑ نے فرمایا: اگر چاہو تو اس پر پانی کا چھڑکاؤ کرلو۔

پھر میں نے منی کے بارے میں سوال کیا۔

آپؑ نے فرمایا: اگر منی کپڑے کو لگ جائے، اگر اس کے محل کا پتا ہے تو اس کو دھو کر پاک کرلو ورنہ سارے کپڑے کو دھونا ضروری ہے۔

{حدیث نمبر 72/785}

وبهذا الاسناد عن الحسین بن سعید عن عثمان بن عیسیٰ عن سماعة قال: سألته عن بول الصبی یصیب الثوب فقال: اغسله. قلت فان لم اجد مکانا قال: اغسل الثوب کله. ثم قال أیده الله تعالی: (ولا بأس بعرق الحائض والجنب ولا یجب غسل الثوب منه إلا أن یکون الجنابة من حرام فیغسل ما أصابه من عرق صاحبها من جسد وثوب ویعمل فی الطهارة بالاحتیاط). فیدل علیه

https://www.shiabookspdf.com

جناب الشیخ رحمۃ اللہ علیہ نے جناب سماعہ سے نقل کیا ہے، وہ بیان کرتے ہیں کہ میں نے آپؑ سے بچے کے پیشاب کے بارے میں سوال کیا جو کپڑے کو لگ جائے۔

آپؑ نے فرمایا: اس کو دھوؤ۔

میں نے عرض کیا: مجھے اس کے مقام کا علم نہیں رہا؟

آپؑ نے فرمایا: پھر سارے کپڑے کو دھونا ضروری ہے۔

مختلف پسینوں کا حکم

مسئلة: جناب الشیخ المفید رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں: حائض اور مجنب کے پسینے کا کوئی حرج نہیں ہے اور اس کی وجہ

https://www.shiabookspdf.com

https://www.shiabookspdf.com

سے کپڑے کو دھونا واجب نہیں سوائے اس صورت کے جب جنابت حرام کی وجہ سے ہو۔ پھر اس کے بعد آنے والا پسینہ اگر کپڑے کو لگ جائے یا جسم کو اس میں طہارت کے لیے احتیاط کی جائے، یعنی اس کپڑے کو دھویا جائے۔

﴿حدیث نمبر 73/786﴾

ما أخبرني به الشيخ أيده الله تعالى عن أبي القاسم جعفر بن محمد عن محمد بن يعقوب عن علي بن ابراهيم عن ابن أبي عمير عن ابن اذينة عن أبي اسامة قال: سألت عبد الله عليه السلام عن الجنب يعرق في ثوبه أو يغتسل فيعانق امرأته ويضاجعها وهي حائض أو جنب فيصيب جسده من عرقها قال: هذا كله ليس بشيء.

جناب الشیخ رحمۃ اللہ علیہ نے جناب ابو اسامہ سے نقل کیا ہے، وہ بیان کرتے ہیں کہ میں نے حضرت امام ابوعبداللہ علیہ السلام سے سوال کیا: اگر مجنب کا پسینہ کپڑے کو لگ جائے یا بندہ مجنب غسل کرے اور پھر اپنی بیوی سے معانقہ کرے، اس کے ساتھ لیٹ جائے اور وہ حالت حیض میں ہے یا مجنب ہے اور اس کا پسینہ اس کو لگ جائے تو کیا حکم ہے؟

آپؑ نے فرمایا: کسی صورت میں کوئی حرج نہیں ہے۔

https://www.shiabookspdf.com

﴿حدیث نمبر 74/787﴾

وبهذا الاسناد عن محمد بن يعقوب عن عدة من اصحابنا عن احمد بن محمد عن الحسين بن سعيد عن القاسم بن محمد عن علي بن أبي حمزة قال: سئل أبو عبد الله عليه السلام وأنا حاضر عن رجل اجنب في ثوبه فيعرق فيه قال: لا أرى فيه بأسا. قال انه يعرق حتى انه لو شاء أن يعصره عصره قال فقطب أبو عبد الله عليه السلام في وجه الرجل وقال: إن أبيتم فشيء من ماء فانضحه به.

جناب الشیخ رحمۃ اللہ علیہ نے جناب علی بن ابی حمزہ سے نقل کیا ہے، وہ بیان کرتے ہیں کہ میں امام ابوعبداللہ علیہ السلام کی خدمت میں موجود تھا کہ آپؑ سے سوال کیا گیا کہ بندہ ایک لباس میں مجنب ہوا ہے اور پھر اسے پسینہ بھی آیا ہے تو اس کے لیے کیا حکم ہے؟

آپؑ نے فرمایا: میں پسینہ کے بارے میں کوئی حرج نہیں سمجھتا۔

https://www.shiabookspdf.com

https://www.shiabookspdf.com

پھر سائل نے عرض کیا: اگر اس قدر پسینہ آئے کہ اگر وہ نچوڑنا چاہے تو وہ نچوڑ سکتا ہے؟
تو امام ابوعبداللہ علیہ السلام نے اس سے چہرے کا رُخ تبدیل کرتے ہوئے فرمایا: اگر تم کچھ کرنا چاہتے ہو تو ان کپڑوں پر پانی کا چھڑکاؤ کرلو۔

حدیث نمبر 75/788

وبهذا الاسناد عن محمد بن يعقوب عن محمد بن يحيى عن أحمد بن محمد عن ابن فضال عن ابن بكير عن حمزة بن حمران عن أبي عبد الله عليه السلام قال: لا يجنب الثوب الرجل ولا يجنب الرجل الثوب.

جناب الشیخ رحمہ اللہ نے جناب حمزہ بن حمران سے نقل کیا ہے، وہ بیان کرتے ہیں کہ امام ابوعبداللہ علیہ السلام نے فرمایا: کپڑے بندے کو مجنب نہیں کرتے، بندہ کپڑوں کو مجنب کرتا ہے۔ (تاکہ کپڑے پسینہ کی وجہ سے نجس ہو جائیں)

حدیث نمبر 76/789

https://www.shiabookspdf.com

محمد بن يعقوب عن علي بن محمد عن سهل بن زياد عن أحمد بن محمد بن أبي نصر عن عبد الكريم بن عمرو عن الحسن بن زياد قال سئل أبو عبد الله عليه السلام عن الرجل يبول فيصيب بعض فخذه نكتة من بوله فيصلي ثم يذكر بعد أنه لم يغسله قال: يغسله ويعيد صلاته.

جناب الشیخ رحمہ اللہ نے جناب الحسن بن زیاد سے نقل کیا ہے، وہ بیان کرتے ہیں کہ حضرت امام ابوعبداللہ علیہ السلام سے سوال کیا گیا: بندے نے پیشاب کیا ہے اور اس کا قطرہ اس کی ران پر لگ گیا ہے اور اس کو دھونا یاد نہیں رہا اور پھر اس نے نماز پڑھ لی۔ پھر اسے یاد آیا کہ میں نے اس جگہ کو پاک نہیں کیا؟ تو اس کے لیے کیا حکم ہے؟
آپؑ نے فرمایا: وہ اس جگہ کو دھوئے اور دوبارہ نماز پڑھے۔

حدیث نمبر 77/790

احمد بن محمد عن علي بن الحكم عن الحسين بن أبي العلا قال: سألت أبا عبد الله عليه السلام عن البول يصيب الجسد قال: صب عليه الماء مرتين.

https://www.shiabookspdf.com

https://www.shiabookspdf.com

جناب الشیخ رحمۃ اللہ علیہ نے جناب الحسین بن ابی العلاء سے نقل کیا ہے، وہ بیان کرتے ہیں کہ میں نے حضرت امام ابوعبداللہ علیہ السلام سے سوال کیا: اگر پیشاب جسم کو لگ جائے تو کیا حکم ہے؟

آپؑ نے فرمایا: اس پر دومرتبہ پانی ڈالو (یعنی پانی سے دومرتبہ دھونا ضروری ہے)۔

حدیث نمبر 78/791

وأخبرني الشيخ ايده الله تعالى عن احمد بن محمد عن أبيه عن الحسين بن الحسن بن أبان عن الحسين بن سعيد عن حماد عن شعيب عن أبي بصير قال: سألت أبا عبد الله عليه السلام عن القميص يعرق فيه الرجل وهو جنب حتى يبتل القميص فقال: لا بأس وان احب ان يرشه بالماء فليفعل.

جناب الشیخ رحمۃ اللہ علیہ نے جناب ابوبصیر رحمۃ اللہ علیہ سے نقل کیا ہے، وہ بیان کرتے ہیں کہ میں نے حضرت امام ابوعبداللہ علیہ السلام سے اس قمیص کے بارے میں سوال کیا کہ جو پسینہ سے شرابور ہوجاتی ہے جبکہ بندہ مجنب ہے؟

https://www.shiabookspdf.com

آپؑ نے فرمایا: کوئی حرج نہیں اور اگر وہ چاہے تو اس پر پانی کا چھڑکاؤ کرے۔

حدیث نمبر 79/792

واخبرني الشيخ ايده الله تعالى عن أبي القاسم جعفر ابن محمد عن أبيه عن سعد بن عبد الله عن المنبه بن عبيد الله عن الحسين بن علوان الكلبي عن عمرو بن خالد عن زيد بن علي عن أبيه عن جده عن علي عليهم السلام قال: سألت رسول الله صلى الله عليه وآله عن الجنب والحائض يعرقان في الثوب حتى يلصق عليهما فقال: ان الحيض والجنابة حيث جعلهما الله عز وجل ليس في العرق فلا يغسلان ثوبهما.

جناب الشیخ رحمۃ اللہ علیہ نے جناب زید بن علی سے نقل کیا ہے اور انھوں نے اپنے والد علی بن الحسین علیہ السلام سے نقل کیا ہے اور آپؑ نے اپنے دادا بزرگوار حضرت علی علیہ السلام سے نقل کیا ہے۔ آپؑ فرماتے ہیں کہ میں نے رسول خدا صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم سے سوال کیا: مجنب اور حائض دونوں کو کپڑوں میں پسینہ آجائے کہ ان کے کپڑے جسم سے چپک جائیں تو اس کے لیے کیا حکم ہے؟

https://www.shiabookspdf.com

https://www.shiabookspdf.com

رسولؐ خدا نے فرمایا: جنابت وحیض وہی ہوتے ہیں جہاں اللہ نے ان دونوں کو قرار دیا ہے پسینہ میں نہیں، لہٰذا پسینہ کی وجہ سے ان دونوں کے کپڑوں کو دھونا ضروری نہیں ہے۔

حدیث نمبر 80/793

وبهذا الاسناد عن سعد بن عبد الله عن احمد بن محمد عن العباس بن معروف عن علی بن مهزيار عن حماد بن عيسى وفضالة بن ايوب عن معاوية بن عمار قال: سألت أبا عبد الله عليه السلام عن الحائض تعرق فی ثيابها أتصلی فيها قبل أن تغسلها؛ فقال: نعم لا بأس.

جناب الشیخ رحمۃ اللہ علیہ نے جناب معاویہ بن عمار سے نقل کیا اور وہ بیان کرتے ہیں کہ میں نے حضرت امام ابوعبداللہ علیہ السلام سے سوال کیا: حائض عورت کو پسینہ آجائے تو کیا وہ ان کپڑوں کو دھونے سے قبل ان میں نماز پڑھ سکتی ہے؟

آپؑ نے فرمایا: ہاں، کوئی حرج نہیں۔

https://www.shiabookspdf.com

حدیث نمبر 81/794

فأما الخبر الذی رواه الحسين بن سعيد عن صفوان عن اسحاق بن عمار قال قلت: لابی عبد الله عليه السلام المرأة تحيض تعرق فی ثوبها فقال: تغسله.، قلت فان كان دون الدرع أزار فانما يصيب العرق ما دون الازار قال لا تغسله. هذا يعنی به إذا أصابه قذر مع العرق ألا ترى انه قال: فإذا عرقت ما دون الازار لا تغسله فنبه انه إذا عرقت فی موضع الازار فالغالب من احوالهن ان تكون هناك نجاسة فلاجل هذا قال: تغسله. والذی يكشف عن هذا الوجه.

جناب الشیخ رحمۃ اللہ علیہ نے جناب اسحاق بن عمار سے نقل کیا ہے، وہ بیان کرتے ہیں کہ میں نے حضرت امام ابوعبداللہ علیہ السلام سے عرض کیا: حائض عورت کو اپنے کپڑوں پر پسینہ آجائے تو اس کے لیے کیا حکم ہے؟

آپؑ نے فرمایا: وہ اپنے کپڑوں کو دھوئے۔

پھر میں نے عرض کیا: اگر وہ پسینہ زار بند کے علاوہ لگے تو کیا حکم ہے؟

https://www.shiabookspdf.com

https://www.shiabookspdf.com

آپؑ نے فرمایا: وہ پسینہ زار بند کے علاوہ ہو تو پھر وہ نہ دھوئے۔

جناب الشیخ الطوسی رحمۃ اللہ علیہ اس کی تاویل میں فرماتے ہیں: اس سے مراد ہے کہ جب پسینہ کے ساتھ نجاست لگ جائے تب دھونا واجب ہے۔ کیا تُو نے دیکھا ہے کہ آپؑ نے فرمایا: اگر اس کو پسینہ ازار کے علاوہ آئے تو پھر دھونا ضروری نہیں۔ یہ تنبیہ ہے کہ زار بند کی جگہ غالب طور پر نجاست کے قریب ہوتی ہے۔ اسی وجہ سے فرمایا کہ دھوئے۔ اور اس وجہ کو کشف کرنے والی ذیل کی روایت ہے۔

حدیث نمبر 82/795

ما اخبرنی به الشیخ أیده الله تعالى عن أبي القاسم جعفر ابن محمد عن أبيه عن سعد بن عبد الله عن احمد بن الحسن بن علی بن فضال عن عمرو بن سعيد المدايني عن مصدق بن صدقة عن عمار بن موسى الساباطی قال: سئل أبو عبد الله عليه السلام عن الحائض تعرق فی ثوب تلبسه فقال: ليس عليها شئ الا أن يصيب شئ من مائها أو غير ذلك من القذر ذلك فتسغل الموضع الذی أصابه بعينه.

جناب الشیخ رحمۃ اللہ علیہ نے جناب عمار بن موسیٰ الساباطی سے نقل کیا ہے، وہ بیان کرتے ہیں کہ حضرت امام ابوعبداللہ علیہ السلام سے سوال کیا گیا: حائض عورت نے جو کپڑے پہنے ہوئے ہیں ان میں اس کو پسینہ آجائے تو کیا حکم ہے؟

آپؑ نے فرمایا: اس پر کوئی چیز لازم نہیں مگر اس صورت میں جب اس کی نجاست اس کے ساتھ لگ جائے۔ پھر اس جگہ جس پر نجاست لگی ہے اس کو دھوئے گی۔

حدیث نمبر 83/796

وروی علی بن الحسن بن فضال عن محمد بن علی عن الحسن بن محبوب عن هشام بن سالم عن سورة بن كليب قال: سألت أبا عبد الله عليه السلام عن المرأة الحائض أتغسل ثيابها التی لبستها فی طمثها؛ قال: تغتسل ما أصاب ثيابها من الدم وتدع ما سوى ذلك. قلت له: وقد عرقت فيها؛ قال: ان العرق ليس من الحيضة.

جناب الشیخ رحمۃ اللہ علیہ نے جناب سورہ بن کلیب سے نقل کیا ہے، وہ بیان کرتے ہیں کہ میں نے حضرت امام ابوعبداللہ علیہ السلام

https://www.shiabookspdf.com

https://www.shiabookspdf.com

سے حائض عورت کے اس لباس کے بارے میں سوال کیا جو اس نے حیض کی حالت میں پہنے ہوئے تھے۔

آپؑ نے فرمایا: ان کپڑوں کے جس حصے کو خون لگ گیا اس کو دھو لے اور باقی کو چھوڑ دے۔

پھر میں نے عرض کیا: اگر اس کو پسینہ آجائے تو؟

آپؑ نے فرمایا: پسینہ حیض نہیں ہے۔

حدیث نمبر 84/797

وما رواه علی بن الحسن عن محمد بن عبد الحمید عن أبي جمیلة المفضل بن صالح الاسدی النخاس عن زید الشحام عن أبي عبد الله علیه السلام قال: إذا لبست المرأة الطامث ثوباً فكان علیها حتی تطهر فلا تصلی فیه حتی تغسله فان كان یكون علیها ثوبان صلت فی الاعلی منهما وان لم یكن لها غیر ثوب فلتغسله حین تطمث ثم تلبسه فإذا طهرت صلت فیه وان لم تغسله. فالوجه فیه ایضاً ما ذكرناه فی الخبر الاول أو یحمل علی ضرب من الاستحباب یدل علی ذلك.

https://www.shiabookspdf.com

جناب الشیخ رحمہ اللہ نے جناب زید الشحام سے نقل کیا ہے، وہ بیان کرتے ہیں کہ حضرت امام ابوعبداللہ علیہ السلام نے فرمایا: وہ لباس جو حائض عورت نے حیض کی حالت میں زیب تن کیا ہوا ہے اور وہ لباس اس کے پاک ہونے تک اس کے بدن پر تھا تو اس لباس کو دھوئے بغیر اس میں نماز نہ پڑھے۔

اور اگر اس کے جسم پر دو لباس ہوں تو وہ اُوپر والے لباس میں نماز پڑھ سکتی ہے اور اگر اس کے پاس اس کے علاوہ کوئی اور لباس موجود نہیں، پس اس کو چاہیے کہ حیض کی حالت میں اس کو دھو لے اور پھر زیب تن کرے۔ پھر جب وہ پاک ہو جائے تو پھر اس لباس میں نماز پڑھ سکتی ہے اگرچہ اس نے اس لباس کو دوبارہ نہ بھی دھویا ہوا ہو۔

جناب الشیخ الطوسی رحمہ اللہ فرماتے ہیں: اس روایت میں وہی تاویل کی جائے گی جو گذشتہ روایت میں کی گئی ہے، یا اس کو استحباب پر حمل کیا جائے گا۔ اس پر دلیل ذیل کی روایت ہے۔

حدیث نمبر 85/798

ما رواه علی بن الحسن عن ایوب بن نوح عن محمد بن أبي حمزة عن علی بن یقطین عن أبي

https://www.shiabookspdf.com

https://www.shiabookspdf.com

الحسن عليه السلام قال: سألته عن الحائض تعرق في ثوبها قال: إن كان ثوباً تلزمه فلا احب أن تصلي فيه حتى تغسله. فأما ما يدل على ان الجنابة إذا كانت من حرام فانه يغسل الثوب منها احتياطاً فهو

جناب الشیخ رحمہ اللہ نے جناب علی بن یقطین سے نقل کیا ہے، وہ بیان کرتے ہیں کہ میں نے حضرت امام ابوالحسن موسیٰ بن جعفر علیہ السلام سے سوال کیا: حائض عورت کو کپڑوں میں پسینہ آجائے تو؟

آپؑ نے فرمایا: اگر وہ لباس اس کو لازم ہے تو میں پسند نہیں کرتا کہ اس میں وہ نماز پڑھے یہاں تک کہ وہ اس کو دھولے۔

جناب الشیخ الطوسی رحمہ اللہ فرماتے ہیں: بہرحال وہ روایت جو بیان کرتی ہے کہ حرام سے مجنب شخص کو اگر پسینہ آجائے تو وہ احتیاطاً اپنا لباس دھولے۔

حدیث نمبر 86/799

ما أخبرني به الشيخ أيده الله تعالى عن أحمد بن محمد عن أبيه عن سعد بن عبد الله عن أحمد بن محمد عن الحسن بن محبوب عن أبان بن عثمان عن محمد الحلبي قال قلت: لابي عبد الله عليه السلام رجل أجنب في ثوبه وليس معه ثوب غيره قال: يصلي فيه وإذا وجد الماء غسله. لا يجوز أن يكون المراد بهذا الخبر الا من عرق في الثوب من جنابة إذا كانت من حرام لانا قد بينا ان نفس الجنابة لا تتعدى إلى الثوب، وذكرنا ايضا ان عرق الجنب لا ينجس الثوب فلم يبق معنى يحمل عليه الخبر إلا عرق الجنابة من حرام فحملناه عليه، على انه يحتمل ان يكون المعنى فيه أن يكون اصاب الثوب نجاسة فحينئذ يصلي فيه ويعيد على ما بيناه.

قال الشيخ أيده الله تعالى: (وإذا غسل الثوب من دم الحيض فبقي منه أثر لا يقلعه الغسل لم يكن بالصلاة فيه بأس، ويستحب صبغه بما يذهب لونه فيصلي فيه على سبوغ من طهارته). فيدل عليه الآية وهي قوله تعالى: ما جعل عليكم في الدين من حرج، وأثر دم الحيض ربما يحرج الانسان بقعله ولا يتسهل له ذلك فأبيح له الصلاة فيه فأما ما يدل على استحباب صبغ الموضع فهو

https://www.shiabookspdf.com

https://www.shiabookspdf.com

جناب الشیخ رحمۃ اللہ علیہ نے جناب محمد الحلبی سے نقل کیا ہے، وہ بیان کرتے ہیں کہ میں نے حضرت امام ابوعبداللہ علیہ السلام سے عرض کیا: بندہ اپنے لباس میں مجنب ہو گیا ہے اور اس کے پاس کوئی دوسرا لباس بھی نہیں؟

آپؑ نے فرمایا: وہ اس میں نماز پڑھ لے اور جب پانی مل جائے تو اس لباس کو دھولے۔

جناب الشیخ الطوسی رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں: ممکن ہے کہ اس روایت سے مراد لیا جائے مگر وہ صورت جب جنابت کی حالت میں پسینہ آئے اور وہ اس کو لگے اور وہ بھی جنابت حرام سے ہو اور اس کی وجہ یہ ہے کہ ہم بیان کر چکے ہیں کہ خود جنابت کپڑوں کی طرف تجاوز نہیں کرتی اور ہم نے یہ بھی بیان کر دیا ہے کہ مجنب شخص کا پسینہ نجس نہیں ہوتا تو پھر ہمارے پاس کوئی احتمال باقی نہیں رہتا کہ سوائے اس کے کہ ہم اس کو حمل کریں اس صورت پر جب جنابت حرام سے ہو اور پھر پسینہ آئے اور اس پر حمل کریں۔

اور یہ احتمال ممکن ہے کہ جب خود نجاست لباس کو لگ جائے اور اس وقت اس کے پاس کوئی اور لباس موجود نہیں جو پاک ہو تو وہ اسی نجس لباس سے نماز پڑھے۔ پھر اس کو پاک کر کے دوبارہ نماز کا اعادہ کرے۔

https://www.shiabookspdf.com

مسئلۃ: جناب الشیخ المفید رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں: اگر لباس کو خونِ حیض لگ جائے تو جب اس لباس کو دھویا جائے اور پھر اس پر اس کے آثار و رنگ باقی ہو۔ پانی نے ان آثار کو ختم نہ کیا ہو تو اس لباس میں نماز پڑھنے میں کوئی حرج نہیں ہے اور مستحب ہے کہ اس کو وہ رنگ کر دیا جائے جس سے حیض کا رنگ ختم ہو جائے اور وہ پاک رنگ میں نماز کو ادا کرے۔

جناب الشیخ الطوسی رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں: اس پر دلیل وہ آیت ہے جس میں اللہ تعالیٰ فرماتا ہے: مَا جَعَلَ عَلَيْكُمْ فِي الدِّيْنِ مِنْ حَرَجٍ ؕ (سورۂ حج: آیت ۷۸) ''اللہ تعالیٰ نے دین میں تمھارے اُوپر کوئی حرج قرار نہیں دیا''۔

حیض کے خون کے اثر کو اُٹھانا، ختم کرنا، بعض اوقات انسان پر حرج ہو جاتا ہے۔ اس کے لیے آسان نہیں رہتا۔ پس اس میں نماز کو مباح قرار دیا گیا ہے اور وہ روایت جو اس استحباب پر دلالت کرتی ہے کہ اس کو کسی دوسرے رنگ سے رنگ لیا جائے اور وہ یہ روایت ہے۔

حدیث نمبر 87/800

ما أخبرني به الشيخ عن احمد بن محمد عن أبيه عن الحسين ابن الحسن بن أبان عن

https://www.shiabookspdf.com

https://www.shiabookspdf.com

الحسين بن سعيد عن القاسم عن على بن أبي حمزة عن العبد الصالح عليه السلام قال سألته أم ولد لابيه فقالت جعلت فداك انى اريد ان اسألك عن شئ وانا استحي منه فقال سليني ولا تستحي قالت أصاب ثوبي دم الحيض فغسلته فلم يذهب أثره قال: اصبغيه بمشق حتى يختلط ويذهب اثره.

جناب الشیخ رحمہ اللہ نے جناب علی بن ابی حمزہ سے نقل کیا ہے، اس نے بیان کیا ہے کہ میرے والد کی کنیز اُم الولد نے مجھے کہا: مجھے شرم آتی ہے کہ میں امام ابوالحسن عبدالصالح موسیٰ بن جعفر سے سوال کروں۔ لہٰذا تم مجھے آپؑ سے پوچھ کر بتاؤ کہ میرے کپڑے کو خونِ حیض لگا تھا۔ میں نے اس کو دھویا ہے لیکن اس کا رنگ باقی رہ گیا ہے، مجھے اب کیا کرنا ہوگا؟

آپؑ نے فرمایا: اس کو کسی رنگ سے رنگ دو تا کہ دونوں مخلوط ہو جائیں اور حیض کا رنگ واثر ختم ہو جائے۔

حدیث نمبر 88/801

https://www.shiabookspdf.com

واخبرني الشيخ عن أحمد بن محمد عن أبيه عن محمد بن الحسن الصفار عن محمد بن السندي عن على بن الحكم عن أبان بن عثمان عن عيسى بن أبي منصور قال قلت: لابي عبد الله عليه السلام امرأة أصاب ثوبها من دم الحيض فغسلته فبقى اثر الدم في ثوبها فقال: قل لها تصبغه بمشق حتى يختلط. ثم قال أيده الله تعالى: (وإذا أصابت النجاسة شيئًا من الاوانى طهرت بالغسل) فقد مضى فيما تقدم شرحه.

قال الشيخ أيده الله تعالى: (والارض إذا وقع عليها البول ثم طلعت عليها الشمس فجففتها طهرت بذلك وكذلك البوارى والحصر).

جناب الشیخ رحمہ اللہ نے جناب عیسٰی بن ابی منصور سے نقل کیا ہے، وہ بیان کرتے ہیں کہ میں نے حضرت امام ابوعبداللہ علیہ السلام سے عرض کیا: عورت کے لباس کو خونِ حیض لگ گیا ہے اور اس نے دھویا ہے لیکن پھر بھی اس پر اس کا رنگ باقی رہ گیا ہے تو وہ کیا کرے؟

آپؑ نے فرمایا: تم اس سے کہو اپنے کپڑے کو کسی رنگ سے رنگ دو تا کہ وہ اس کے ساتھ مخلوط ہو جائے۔

مسئلۃ: جناب الشیخ المفید رحمہ اللہ فرماتے ہیں: جب برتنوں کو کوئی نجاست لگ جائے تو اس کو دھو کر پاک کرو۔

https://www.shiabookspdf.com

https://www.shiabookspdf.com

جناب الشیخ الطوسی رحمہ اللہ فرماتے ہیں اس کو تفصیلاً بیان کیا جاچکا ہے۔

سورج بھی پاک کرنے والا ہے

مسئلۃ: جناب الشیخ المفید رحمہ اللہ فرماتے ہیں: اگر زمین پر پیشاب گرے اور اس پر سورج چمکے اور اس کو خشک کردے تو اس طرح وہ پاک ہوجائے گی۔ ایسے ہی بوریاں اور چٹائیاں بھی پاک ہوجائیں گی۔

حدیث نمبر 89/802

يدل عليه ما أخبرني به الشيخ أيده الله تعالى عن أبي جعفر محمد بن علي عن محمد بن الحسن عن أحمد بن ادريس عن محمد بن احمد بن يحيى عن أحمد ابن الحسن بن علي بن فضال عن عمرو بن سعيد المدائني عن مصدق بن صدقة عن عمار الساباطي عن أبي عبد الله عليه السلام قال: سئل عن الشمس هل تطهر الارض؟ قال: إذا كان الموضع قذرا من البول أو غير ذلك فاصابته الشمس ثم يبس الموضع فالصلاة على الموضع جائزة، وإن أصابته الشمس ولم ييبس الموضع القذر وكان رطبا فلا تجوز الصلاة حتى ييبس وان كانت رجلك رطبة أو جبهتك رطبة أو غير ذلك منك ما يصيب ذلك الموضع القذر فلا تصل على ذلك الموضع القذر، وان كان عين الشمس اصابه حتى يبس فانه لا يجوز ذلك.

جناب الشیخ رحمہ اللہ فرماتے ہیں: اس پر دلیل وہ روایت ہے جسے جناب عمار الساباطی رحمہ اللہ نے امام ابوعبداللہ الصادق علیہ السلام سے نقل کیا ہے کہ آپؑ سے سوال کیا گیا: کیا سورج زمین کو پاک کرسکتا ہے؟

آپؑ نے فرمایا: جب زمین کا کوئی مقام و محل پیشاب یا کسی دوسری چیز سے نجس ہوجائے اور اس پر سورج چمکے اور اس کی گرمی کی وجہ سے وہ جگہ خشک ہوجائے تو وہ پاک ہوجائے گی اور اس مقام پر نماز پڑھنا مباح و جائز ہے۔

اور اس پر سورج چمکے اور وہ اس کی وجہ سے خشک نہ ہو اور وہ تر ہی رہے تو پھر جب تک خشک نہ ہوجائے اس پر نماز پڑھنا جائز نہیں ہے۔ اور اگر تیرا قدم یا تیری پیشانی تر ہوئی یا کوئی دوسرا حصہ اور اس جگہ لگے گا جو نجس ہے تو وہ بھی نجس ہوجائے گا۔ پس وہاں نماز نہ پڑھو۔ اگر اس پر سورج نہ چمکے اور وہ جگہ خشک نہ ہوگی تو وہ پاک نہیں ہوگی اور اس پر نماز پڑھنا جائز نہیں ہے۔

https://www.shiabookspdf.com

https://www.shiabookspdf.com

حدیث نمبر 90/803

وبهذا الاسناد عن محمد بن احمد بن يحيى عن العمركى عن على بن جعفر عن موسى بن جعفر عليه السلام قال سألته عن البوارى يصيبها البول هل تصلح الصلاة عليها إذا جفت من غير ان تغسل؛ قال: نعم لا بأس.

جناب الشیخ رحمۃ اللہ علیہ نے جناب علی بن جعفر سے نقل کیا ہے، وہ بیان کرتے ہیں کہ میں نے اپنے بھائی موسیٰ بن جعفر علیہ السلام سے سوال کیا: بوریاں یا چٹائیاں جو پیشاب کی وجہ سے نجس ہو جائیں تو کیا ان پر نماز پڑھنا مباح ہے۔ جب وہ بغیر دھوئے سورج سے خشک ہو جائیں؟

آپؑ نے فرمایا: ہاں، کوئی حرج نہیں ہے۔

حدیث نمبر 91/804

وأخبرنى الشيخ أيده الله تعالى عن احمد بن محمد عن أبيه عن سعد بن عبد الله عن احمد بن محمد عن على بن الحكم عن عثمان بن عبد الملك عن أبي بكر عن أبي جعفر عليه السلام قال: يا أبا بكر ما أشرقت عليه الشمس فقد طهر.

https://www.shiabookspdf.com

جناب الشیخ رحمۃ اللہ علیہ نے جناب ابوبکر الحضرمی سے نقل کیا ہے اور انھوں نے حضرت امام ابوجعفر علیہ السلام سے نقل کیا ہے کہ آپؑ نے فرمایا: اے ابوبکر! جس پر سورج چمکے اور وہ خشک ہو جائے تو وہ پاک ہو جائے گی۔

حدیث نمبر 92/805

فاما ما رواه أحمد بن محمد عن محمد بن اسماعيل بن بزيع قال: سألته عن الارض والسطح يصيبه البول أو ما اشبهه هل تطهره الشمس من غير ماء؛ قال: كيف تطهر من غير ماء. فالمراد به إذا لم تجففه الشمس، والذى يدل على ذلك الخبر الاول وهو قوله: (إذا أصاب الارض نجاسة وطلعت عليه الشمس ثم يبس فلا باس بالصلاة عليه وإذا لم ييبس فلا تجوز الصلاة عليه). قال الشيخ أيده الله تعالى: (ولا بأس أن يصلى الانسان على فراش قد أصابه منى أو غيره من النجاسات إذا كان موضع سجوده

https://www.shiabookspdf.com

https://www.shiabookspdf.com

طاهرا). فيدل عليه

جناب الشیخ رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں لیکن وہ روایت جس کو جناب اسماعیل بن بزیع سے نقل کیا ہے، وہ بیان کرتے ہیں کہ میں نے حضرت امام علیہ السلام سے سوال کیا: زمین اور چھت جس پر پیشاب کیا جائے یا اس کی مثل کوئی نجاست گرے تو کیا بغیر پانی کے دھوئے سورج اس کو پاک کر دے گا؟

آپؑ نے فرمایا: بغیر پانی کے وہ کیسے پاک ہوگی۔

جناب الشیخ الطوسی رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں: اس سے مراد ہے کہ سورج کی وجہ سے وہ خشک نہ ہوئی ہو اور اس پر پہلی والی روایت دلالت کرتی ہے جس میں امام علیہ السلام نے فرمایا: جب زمین پر نجاست لگے اور اس پر سورج چمکے تو پھر وہ سورج کی وجہ سے خشک ہو جائے تو اس پر نماز پڑھنے میں کوئی حرج نہیں ہے۔ اور اگر وہ خشک نہ ہو تو پھر اس پر نماز پڑھنا جائز نہیں ہے۔

مسئلة: جناب الشیخ المفید رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں: ایسے فرش یا بستر پر نماز پڑھنا جس کو منی یا کوئی اور نجاست لگی ہوئی ہے اس پر نماز پڑھنے میں کوئی حرج نہیں۔ اگر مقام سجدہ پاک ہو اور اس پر دلیل ذیل کی روایت ہے۔

https://www.shiabookspdf.com

حدیث نمبر 93/806

ما اخبرني به الشيخ أيده الله تعالى عن احمد بن محمد عن أبيه عن سعد بن عبد الله عن أحمد بن محمد عن صالح عن السكوني عن محمد بن أبي عمير قال قلت: لابي عبد الله عليه السلام اصلي عَلَى الشاذ كونة وقد اصابها الجنابة قال: لا بأس. ثم قال الشيخ أيده الله تعالى: (ولا بأس بالصلاة في الخف وان كانت فيه نجاسة و كذلك النعل والتنزه عن ذلك أفضل وإذا داس الانسان بنعله أو خفه نجاسة ثم مسحهما بالتراب طهرا بذلك). يدل على ذلك

جناب الشیخ رحمۃ اللہ علیہ نے جناب محمد بن ابی عمیر سے نقل کیا ہے، وہ بیان کرتے ہیں کہ میں نے حضرت امام ابوعبداللہ علیہ السلام سے عرض کیا: میں نے ایسی چٹائی پر نماز پڑھی ہے جس کو جنابت (منی) لگی ہوئی تھی۔

آپؑ نے فرمایا: کوئی حرج نہیں ہے۔

https://www.shiabookspdf.com

https://www.shiabookspdf.com

مسئلة: جناب الشیخ المفید رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں: اگر موزے نجس ہوں تو کوئی حرج نہیں۔ ایسے ہی نعل کا نجس ہونے میں بھی کوئی حرج نہیں اگرچہ ان کا پاک ہونا افضل ہے اور جب بندہ اپنے جوتے (نعل) سے یا موزے سے نجاست کو روندے اور پھر ان دونوں کو مٹی سے مسح کرے تو وہ اس وجہ سے پاک ہو جائیں گے اور اس پر یہ دلیل ہے۔

حدیث نمبر 94/807

ما اخبرنی به الشیخ أیده الله تعالیٰ عن أبي جعفر محمد بن علي عن محمد بن الحسن عن احمد بن ادریس عن محمد بن أحمد بن یحیی عن أیوب بن نوح عن صفوان عن حماد عمن رواه عن أبي عبد الله علیه السلام في الرجل یصلي في الخف الذي قد اصابه القذر فقال: إذا کان مما لا تتم الصلاة فیه فلا بأس.

جناب الشیخ رحمۃ اللہ علیہ نے جناب حماد سے نقل کیا ہے، اور انھوں نے اس بندے سے نقل کیا ہے جس نے امام ابوعبداللہ علیہ السلام سے نقل کیا ہے، آپؑ سے اس بندے کے بارے میں پوچھا گیا جس نے اس موزے کے ساتھ نماز پڑھی ہے جو نجس ہے؟

https://www.shiabookspdf.com

آپؑ نے فرمایا: ہر وہ چیز یا لباس جو اکیلا نماز کے لیے کافی نہیں (وہ ساتر نہیں ہے)۔ اگر وہ نجس ہو جائے تو کوئی حرج نہیں ہے۔

حدیث نمبر 95/808

وأخبرنی الشیخ أیده الله تعالیٰ عن أبي القاسم جعفر بن محمد عن أبیه عن سعد بن عبد الله عن أبي جعفر احمد بن محمد عن الحسین بن سعید عن فضالة بن ایوب وصفوان بن یحیی عن عبد الله بن بکیر عن حفص بن أبي عیسیٰ قال قلت: لابي عبد الله علیه السلام اني وطئت عذرة بخفي ومسحته حتی لم أر فیه شیئاً ما تقول في الصلاة فیه؛ فقال لا بأس.

جناب الشیخ رحمۃ اللہ علیہ نے جناب حفص ابن ابی عیسیٰ سے نقل کیا ہے، وہ بیان کرتے ہیں کہ میں نے حضرت امام ابوعبداللہ علیہ السلام سے عرض کیا: میں نے اپنے جوتے کے ساتھ نجاست سے گزرا ہوں اور پھر میں نے اس کو زمین پر مسح کیا ہے اور بعد میں اس کے آثار مجھے نظر نہیں آئے تو اس میں نماز کا کیا حکم ہے؟

https://www.shiabookspdf.com

https://www.shiabookspdf.com

آپؑ نے فرمایا: کوئی حرج نہیں۔

حدیث نمبر 96/809

وبهذا الاسناد عن الحسين بن سعيد وعن علي بن حديد وعبد الله بن أبي نجران عن حماد بن عيسى عن حريز بن عبد الله عن زرارة بن اعين قال قلت: لابي جعفر عليه السلام رجل وطئ على عذرة فساخت رجله فيها أينقض ذلك وضوءه؟ وهل يجب عليه غسلها؟ فقال: لا يغسلها إلا أن يقذرها ولكنه يمسحها حتى يذهب أثرها ويصلي. ثم قال أيده الله تعالى: (فان أصاب تكته أو جوربه نجاسة لم يحرج بالصلاة فيهما فذلك انهما مما لا تتم الصلاة بهما دون ما سواهما من اللباس). يدل على ذلك

جناب الشیخ رحمہ اللہ نے جناب زرارہ بن اعین سے نقل کیا ہے، وہ بیان کرتے ہیں کہ میں نے حضرت امام ابوعبداللہ علیہ السلام کی خدمت میں عرض کیا: میں پاخانے کو روندتا ہوا گزرا ہوں اور میرا پاؤں اس میں دھنس گیا ہے تو کیا میرا وضو باطل ہو جائے گا۔ کیا اس کو دھونا واجب ہے؟

آپؑ نے فرمایا: اس سے وضو باطل نہیں ہوگا اور اس کو پانی سے دھونا بھی واجب نہیں بلکہ وہ زمین پر اس قدر چلے کہ اس سے نجاست کے آثار ختم ہو جائیں۔ پھر اس کے ساتھ نماز پڑھ سکتا ہے۔ (اور اگر صفائی کے لیے دھونا چاہے تو دھولے)۔

مسئلة: جناب الشیخ المفید رحمہ اللہ فرماتے ہیں: اگر جراب یا ازاربند نجس ہو جائے تو ان کے نجس ہونے سے نماز میں کوئی حرج نہیں ہے اور اس کی وجہ یہ ہے کہ ان میں نماز تام نہیں ہوتی (یعنی یہ نماز کے لیے کافی لباس نہیں ہے) اور یہ دونوں لباس میں سے شمار نہیں ہوتے۔

حدیث نمبر 97/810

ما أخبرني به الشيخ أيده الله تعالى عن محمد بن أحمد ابن داود عن ابيه عن أبي الحسن علي بن الحسين (الحسن خ ل) ومحمد بن يحيى عن محمد بن أحمد بن يحيى عن العباس بن معروف أو غيره عن عبد الرحمن بن أبي نجران عن عبد الله بن سنان عمن اخبره عن أبي

https://www.shiabookspdf.com

https://www.shiabookspdf.com

عبد الله عليه السلام انه قال: كل ما كان عَلَى الانسان أو معه مما لا يجوز الصلاة فيه وحده فلا بأس أن يصلى فيه وان كان فيه قذر مثل القلنسوة والتكة والكمرة والنعل والخفين وما اشبه ذلك. ثم قال أيده الله تعالى: (وإذا وقع ثوب الانسان على جسد ميت من الناس قبل أن يطهر بالغسل نجسه ووجب عليه تطهيره بالماء وان وقع عليه بعد غسله لم يضره ذلك وجاز له فيه الصلاة وان لم يغسله). يدل على ذلك

جناب الشیخ رحمہ اللہ نے جناب عبداللہ بن سنان سے نقل کیا ہے اور انھوں نے اس بندے سے نقل کیا ہے جس نے امام ابوعبداللہ علیہ السلام سے نقل کیا ہے کہ آپؑ نے فرمایا: ہر وہ چیز جو انسان پر ہو یا انسان کے پاس ہو اور وہ اکیلا نماز کے لیے کافی نہ ہو۔ اگر وہ نجس بھی ہو جائے تب بھی نماز میں کوئی حرج نہیں ہے جیسا کہ ٹوپی، ازاربند، کمربند، نعل، موزے اور جو ان کے مشابہ چیز ہو۔

میت پر کپڑا ڈالا جائے اس کا حکم؟

https://www.shiabookspdf.com

مسئلة: جناب الشیخ رحمہ اللہ فرماتے ہیں: اگر کوئی کپڑا انسان کی میت پر غسل سے پہلے ڈالا جائے تو وہ نجس ہے اور اس کا پاک کرنا واجب ہے اور جو کپڑا غسل دینے کے بعد ڈالا جائے تو اس کا کوئی نقصان نہیں ہے۔ اس کو دھونے سے قبل اس کے ساتھ نماز پڑھنا جائز ہے اور اس پر دلیل یہ ہے۔

حدیث نمبر 98/811

ما أخبرني به الشيخ ايده الله عن احمد بن محمد عن أبيه عن محمد بن يحيى، والحسين بن عبيد الله عن احمد بن محمد بن يحيى عن أبيه محمد بن يحيى عن محمد بن على بن محبوب عن العباس عن الحسن بن محبوب عن على بن رئاب عن ابراهيم بن ميمون قال: سألت ابا عبد الله عليه السلام عن الرجل يقع ثوبه على جسد الميت قال: ان كان غسل الميت فلا تغسل ما أصاب ثوبك منه، وان كان لم يغسل الميت فاغسل ما أصاب ثوبك منه. ثم قال أيده الله تعالى: (وإذا وقع على ميتة من غير الناس نجسه ايضا ووجب عليه غسله منه بالماء). فالاصل فيه ان الميت نجس بلا خلاف وإذا لاقى

https://www.shiabookspdf.com

https://www.shiabookspdf.com

الثوب نجاسة فيجب تطهيره ليكون على يقين من دخول الصلاة بطهارة الثوب،

ويدل عليه ايضاً.

جناب الشیخ رحمۃ اللہ علیہ نے جناب ابراہیم بن میمون سے نقل کیا ہے، وہ بیان کرتے ہیں کہ میں نے حضرت امام ابوعبداللہ علیہ السلام سے سوال کیا: بندہ اپنا کپڑا انسان کی میت پر ڈال دے تو اس کا کیا حکم ہے؟

آپؑ نے فرمایا: اگر میت کو غسل دیا جاچکا ہے اور پھر ڈالا ہے تو جو تیرا کپڑا میت کو لگا ہے اس کو دھونا ضروری نہیں۔ اور اگر اس کو غسل نہیں دیا گیا تو جو کپڑا میت سے لگے گا اس کو دھونا واجب ہے۔

مسئلۃ: جناب الشیخ المفید رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں: اور اگر کپڑا غیر انسان کے مردار کو لگ جائے تو وہ نجس ہو جائے گا اس کو پانی کے ساتھ دھونا واجب ہے۔

جناب الشیخ الطوسی رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں: اس پر دلیل واصل یہ ہے کہ اس میں کوئی شک اور اختلاف نہیں ہے کہ میت نجس ہے۔ اگر کپڑا نجاست کو لگ جائے تو وہ بھی نجس ہو جائے گا اور اس کا پاک کرنا واجب ہے تاکہ اسے یہ یقین ہو جائے کہ وہ نماز میں پاک کپڑوں کے ساتھ داخل ہو رہا ہے۔ نیز اس پر ذیل کی روایت بھی دلیل ہے۔

https://www.shiabookspdf.com

حدیث نمبر 99/812

ما اخبرني به الشيخ أيده الله تعالى عن ابي القاسم جعفر ابن محمد عن محمد بن يعقوب عن علي بن ابراهيم عن أبيه عن ابن ابي عمير عن حماد عن الحلبي عن ابي عبد الله عليه السلام قال سألته عن الرجل يصيب ثوبه جسد الميت فقال: يغسل ما اصاب الثوب.

جناب الشیخ رحمۃ اللہ علیہ نے جناب الحلبی سے نقل کیا ہے، وہ بیان کرتے ہیں کہ میں نے حضرت امام ابوعبداللہ علیہ السلام سے سوال کیا: بندے کا کپڑا میت کے جسد کو لگ جائے تو اس کا کیا حکم ہے؟

آپؑ نے فرمایا: جو کپڑا اس کو لگا ہے اس کو دھو لو۔

حدیث نمبر 100/813

فأما ما رواه محمد بن علي بن محبوب عن احمد عن موسى بن القاسم وابي قتادة عن علي بن جعفر عن اخيه موسى عليه السلام قال: سألته عن الرجل يقع ثوبه على حمار ميت

https://www.shiabookspdf.com

https://www.shiabookspdf.com

هل تصلح له الصلاة فيه قبل ان يغسل؟ قال ليس عليه غسله وليصل فيه ولا بأس.

فالوجه في هذا الخبر ان نحمله على انه إذا أتى على ذلك سنة وصار عظما فانه لا يجب غسل الثوب منه يبين ما ذكرنا.

جناب الشیخ رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں: وہ روایت جس کو جناب علی بن جعفر نے اپنے بھائی امام موسیٰ بن جعفر علیہ السلام سے نقل کیا ہے، وہ بیان کرتے ہیں کہ میں نے آپؑ سے سوال کیا: بندے کا کپڑا اگر گدھے کے مردار پر گر جائے تو کیا اس کو دھونے سے قبل اس میں نماز پڑھنا جائز ہے یا اس کو پہلے دھویا جائے؟

آپؑ نے فرمایا: اس کو دھونا ضروری نہیں ہے اور اس میں نماز پڑھنے میں کوئی حرج نہیں ہے۔

جناب شیخ الطوسی رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں: اس حدیث کو ہم حمل کریں گے اس پر کہ اگر گدھے یا دوسرے جانور کے مردار پر سال گزر جائے اور ہڈیاں بن جائے۔ پھر اس پر کپڑا اگرے تو اس کو دھونا واجب نہیں۔ اور جو ہم نے تاویل بیان کی ہے اس پر بعد والی روایت دلالت کرتی ہے۔

https://www.shiabookspdf.com

حدیث نمبر 101/814

ما رواه محمد بن احمد بن يحيى عن محمد بن الحسين عن صفوان عن عبد الوهاب عن محمد بن أبي حمزة عن هشام بن سالم عن اسماعيل الجعفي عن ابي عبد الله عليه السلام قال سألته عن مس عظم الميت قال: إذا جاز سنة فليس به بأس.

جناب الشیخ رحمۃ اللہ علیہ نے جناب اسماعیل الجعفی سے نقل کیا ہے، وہ بیان کرتے ہیں کہ میں نے حضرت امام ابوعبداللہ علیہ السلام سے عرض کیا: کپڑا میت کی ہڈی کو مس کر جائے تو اس کے لیے کیا حکم ہے؟

آپؑ نے فرمایا: اگر اس پر سال گزر گیا ہے تو پھر کوئی حرج نہیں ہے۔

حدیث نمبر 102/815

محمد بن احمد بن يحيى عن العمركى عن على بن جعفر عن اخيه موسى بن جعفر عليه السلام قال: سألته عن الرجل وقع ثوبه على كلب ميت فقال: ينضحه بالماء يصلى فيه ولا بأس. ثم قال الشيخ ايده الله تعالى: (وإذا مس الانسان بيده أو ببعض

https://www.shiabookspdf.com

https://www.shiabookspdf.com

جوارحه میتاً من الناس قبل غسله وجب علیه الغسل لذلك كما قدمناه). فقد مضى فیما تقدم شرحه فلا وجه لاعادته. ثم قال أیده الله تعالى: (وإن مس بها میتة من غیر الناس لم یكن علیه اكثر من غسل ما مسه من المیتة ولم یجب علیه غسل كما یجب علی من مس المیت من الناس). یدل علی ذلك

جناب الشیخ رحمۃ اللہ علیہ نے جناب علی بن جعفر سے نقل کیا ہے اور انھوں نے اپنے بھائی امام موسیٰ بن جعفر علیہ السلام سے نقل کیا ہے کہ میں نے آپؑ سے سوال کیا کہ اگر بندے کا کپڑا اکٹھے کے مردار پر گر جائے تو اس کا کیا حکم ہے؟

آپؑ نے فرمایا: اس پر پانی کا چھڑکاؤ کرے اور اس میں نماز پڑھنے میں کوئی حرج نہیں ہے۔

مسئلة: جناب الشیخ المفید رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں: اگر انسان اپنے ہاتھ سے یا کسی دوسرے عضو کے ساتھ ایسی انسانی میت کو مس کرے کہ جس کو ابھی غسل نہیں دیا گیا تو اس پر بھی اسی مس کرنے کی وجہ سے غسل واجب ہو جائے گا۔ جیسا کہ ہم نے پہلے بیان کر دیا ہے۔

https://www.shiabookspdf.com

جناب الشیخ الطوسی رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں: اس کے بارے میں تفصیل سے ذکر ہو چکا ہے لہٰذا دوبارہ اس کو بیان نہیں کیا جائے گا۔

مسئلة: جناب الشیخ المفید رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں: اگر کوئی انسان اپنے ہاتھ یا کسی دوسرے عضو کے ساتھ غیر انسانی مردار کو مس کرے تو اس پر زیادہ سے زیادہ یہ واجب ہے کہ جس عضو کے ساتھ اس مردار کو مس کیا ہے اس کو دھوئے۔ اس پر غسل واجب نہیں ہوگا جیسا کہ انسانی میت کو مس کرنے کی وجہ سے غسل واجب ہوتا ہے۔

جناب الشیخ الطوسی رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں: اس پر دلیل ذیل میں ہے۔

حدیث نمبر 103/816

ما اخبرنی به الشیخ ایده الله تعالى عن ابی جعفر محمد ابن علی عن محمد بن الحسن عن احمد بن ادریس عن محمد بن احمد بن یحیی عن محمد بن عیسى عن یونس بن عبد الرحمن عن بعض اصحابه عن ابی عبد الله علیه السلام قال: سألته هل یجوز ان یمس الثعلب والارنب أو شیئًا من السباع حیا أو میتا قال: لا یضره ولكن یغسل یده. ثم قال

https://www.shiabookspdf.com

https://www.shiabookspdf.com

ایدہ اللہ تعالیٰ: (وما لیس له نفس سائلة من الهوام والحشار کالزنبور والذباب والجراد والخنافس وبنات وردان إذا اصاب ید الانسان أو جسده أو ثیابه لم ینجس بذلك ولم یجب علیه غسل ما لاقاه منها وکذلك ان وقع فی طعامه أو شرابه لم یفسده وکان له استعماله بالاکل والشرب والطهارة مما وقع فیه من الماء). فقد مضی بیان ذلك فیما مضی وفیه کفایة إن شاء الله. ثم قال أیده الله تعالیٰ: (والخمر ونبیذ التمر وکل شراب مسکر نجس إذا أصاب ثوب الانسان شیٔ منه قل ذلك أم کثر لم یجز فیه الصلاة حتی یغسل بالماء) فالذی یدل علی ذلك قوله تعالیٰ: إنما الخمر والمیسر والانصاب والازلام رجس من عمل الشیطان فاجتنبوه فاطلق علیه اسم الرجاسة والرجس هو النجس بلا خلاف فإذا ثبت انه نجس فیجب ازالته ثم قال: (فاجتنبوه) فامر باجتناب ذلك علی کل حال وظاهر أمر الله تعالیٰ عَلَی الوجوب واجتناب ما یتناول اللفظ علی کل وجه، ویدل علیه ایضا من جهة الخبر.

https://www.shiabookspdf.com

جناب الشیخ رحمۃ اللہ علیہ نے جناب یونس بن عبدالرحمٰن سے نقل کیا ہے اور انھوں نے اپنے ایک ساتھی سے نقل کیا ہے اور اس نے حضرت امام ابوعبداللہ علیہ السلام سے نقل کرتے ہوئے کہا ہے کہ میں نے آپؑ سے سوال کیا: کیا خرگوش یا لومڑی یا درندوں میں سے کسی کو خواہ وہ زندہ ہو یا مردہ مس کرنا جائز ہے؟

آپؑ نے فرمایا: کوئی ضرر وحرج نہیں لیکن اپنے ہاتھوں کو دھولے۔

مسئلة: جناب الشیخ المفید رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں: وہ جانور جس کا نفس سائلۃ نہ ہو (جو خون جہندہ نہ رکھتا ہو) خواہ وہ حشرات سے ہو یا پرندوں میں سے جیسا کہ مکھی، مچھر یا بھڑ یا جوں، گبریلا اور پھولوں پر آنے والی تتلیاں وغیرہ۔ اگر انسان کا ہاتھ یا جسم یا کپڑے ان کو لگ جائیں تو وہ اس کی وجہ سے نجس نہیں ہوں گے اور اس پر اس عضو یا کپڑے کو دھونا واجب نہیں جو ان حشرات سے مس ہوا ہے۔

اور اگر ان میں سے کوئی کھانے یا پانی وغیرہ میں گر جائے تو وہ کھانا یا پانی فاسد وخراب نہیں ہوگا۔ تو اس کو کھانے یا پینے یا ایسی جگہ استعمال کرنا جائز ہے جس میں طہارت شرط ہے اور جس پانی میں گرے اس کا استعمال کرنا جائز ہے۔

https://www.shiabookspdf.com

https://www.shiabookspdf.com

جناب الشیخ الطوسی علیہ الرحمہ فرماتے ہیں: اس کا بیان گزر چکا ہے اور جو کفایت کرے وہ بحث بھی گزر چکی ہے۔

مسئلة: جناب الشیخ المفید علیہ الرحمہ فرماتے ہیں: شراب اور کھجور کی نبیذ اور ہر سکر جو مائع ہے وہ نجس ہے اور اگر ان میں سے کوئی چیز انسان کے کپڑوں کو لگ جائے خواہ کم ہو یا زیادہ۔ اس لباس میں نماز پڑھنا جائز نہیں جب تک اس کو دھو نہ لیا جائے۔

جناب الشیخ الطوسی علیہ الرحمہ فرماتے ہیں: اس پر دلیل اللہ تعالیٰ کا یہ فرمان ہے جس میں اللہ تعالیٰ فرماتا ہے: يَاأَيُّهَا الَّذِينَ آمَنُوا إِنَّمَا الْخَمْرُ وَالْمَيْسِرُ وَالْأَنْصَابُ وَالْأَزْلَامُ رِجْسٌ مِنْ عَمَلِ الشَّيْطَانِ فَاجْتَنِبُوهُ (سورۂ مائدہ: آیت ۹۰) "شراب اور جوا اور مقدس تھان اور پانسے سب ناپاک ورجس شیطانی عمل ہیں۔ پس ان سے پرہیز کرو"۔

ان چیزوں پر رجاست (نجاست) کا نام بولا گیا ہے اور رجس وہی نجس ہے اس میں کوئی اختلاف نہیں کہ جب ثابت ہو گیا کہ شراب نجس ہے تو پھر اس کا ازالہ کرنا بھی واجب ہے۔ پھر اللہ تعالیٰ نے فرمایا: فَاجْتَنِبُوهُ یہ فعل امر ہے کہ ہر حال میں اس سے اجتناب کرنے کا حکم ہے اور اللہ کے امر کا ظہور وجوب میں ہے تو پھر جس جس چیز پر یہ نام صادق آئے گا اس سے اجتناب واجب ہے اور اس پر روایات بھی دلالت کرتی ہیں۔

https://www.shiabookspdf.com

حدیث نمبر 104/817

ما اخبرني به الشيخ أيده الله تعالى عن أبي الحسن محمد ابن احمد بن داود عن أبيه عن أبي الحسن علي بن الحسين و محمد بن يحيى عن محمد بن احمد بن يحيى عن احمد بن الحسن بن علي عن عمرو بن سعيد عن مصدق بن صدقة عن عمار عن أبي عبد الله عليه السلام قال: لا تصل في بيت فيه خمر ولا مسكر لان الملائكة لا تدخله ولا تصل في ثوب قد أصابه خمر أو مسكر حتى تغسل.

جناب الشیخ علیہ الرحمہ نے جناب عمار سے نقل کیا ہے اور انھوں نے حضرت امام ابوعبداللہ علیہ السلام سے نقل کیا ہے کہ آپؑ نے فرمایا: جس گھر (کمرے) میں شراب ہو یا نشہ آور مائع موجود ہو، اس میں نماز نہ پڑھو کیونکہ ملائکہ اس گھر میں داخل نہیں ہوتے اور جس کپڑے کو شراب یا مسکر لگ جائے اس میں بھی نماز نہ پڑھو جب تک اس کو دھو نہ لو۔

https://www.shiabookspdf.com

https://www.shiabookspdf.com

حدیث نمبر 105/818

وأخبرني الشيخ أيده الله تعالى عن أبي القاسم جعفر ابن محمد عن محمد بن يعقوب عن علي بن ابراهيم عن محمد بن عيسى عن يونس عن بعض من رواه عن أبي عبد الله عليه السلام قال إذا أصاب ثوبك خمر أو نبيذ مسكر فاغسله ان عرفت موضعه وإن لم تعرف موضعه فاغسله كله فإن صليت فيه فأعد صلاتك.

جناب الشیخ رحمہ اللہ نے جناب یونس سے اور انھوں نے اس بندے سے نقل کیا ہے جس نے امام ابوعبداللہ صادق علیہ السلام سے نقل کیا ہے کہ آپؑ نے فرمایا: جب تیرے کپڑے کو شراب یا نشہ آور نبیذ لگ جائے اگر تجھے اس کے لگنے کی جگہ کا علم ہے تو اس کو دھوؤ اور اگر نہیں جانتے ہو تو پھر سارے کپڑے کو دھوؤ اور اگر تو اس لباس میں نماز پڑھ چکا ہے تو اس کو دوبارہ پڑھو۔

حدیث نمبر 106/819

https://www.shiabookspdf.com

وبهذا الاسناد عن محمد بن يعقوب عن علي بن محمد عن سهل بن زياد عن خيران الخادم قال: كتبت إلى الرجل أسأله عن الثوب يصيبه الخمر ولحم الخنزير أيصلى فيه أم لا فإن أصحابنا قد اختلفوا فيه؛ فكتب: لا تصل فيه فإنه رجس.

جناب الشیخ رحمہ اللہ نے جناب سہل بن زیاد سے نقل کیا ہے اور انھوں نے جناب خیران خادم سے نقل کیا ہے، وہ بیان کرتے ہیں کہ میں نے ایک خاص بندے (امامؑ) کی طرف خط لکھا اور ان سے اس کپڑے کے بارے میں سوال کیا جس کو شراب اور خنزیر کا گوشت لگا ہوا ہے کیا اس میں نماز پڑھی جاسکتی ہے یا نہیں۔ کیونکہ ہمارے ساتھی اس میں اختلاف کرتے ہیں۔

امام علیہ السلام نے جواب میں لکھا: اس لباس میں نماز نہ پڑھو کیونکہ وہ نجس ہے۔

حدیث نمبر 107/820

محمد بن أحمد بن يحيى عن يعقوب بن يزيد عن الحسن ابن المبارك عن زكريا بن آدم قال سألت أبا الحسن عليه السلام عن قطرة خمر أو نبيذ مسكر قطرت في قدر فيه لحم

https://www.shiabookspdf.com

https://www.shiabookspdf.com

كثير ومرق كثير قال: يهراق المرق أو يطعمه أهل الذمة أو الكلب، واللحم اغسله وكله، قلت فانه قطر فيه دم؟ قال: الدم تأكله النّار إن شاء الله تعالى، قلت: فخمر أو نبيذ قطر في عجين، أو دم؟ قال فقال فسد، قلت: أبيعه من اليهود والنصارى وأبين لهم؟ قال: نعم فانهم يستحلون شربه، قلت: والفقاع هو بتلك المنزلة إذا قطر في شيء من ذلك؟ قال فقال: اكره ان آكله إذا قطر في شيء من طعامي. فاما ما روي من استباحة الصلاة في ثوب أصابه خمر أو مسكر فمحمول علىٰ التقية مثل ما رواه.

جناب الشیخ رحمۃ اللہ علیہ نے جناب زکریا بن آدم سے نقل کیا ہے، وہ بیان کرتے ہیں کہ میں نے حضرت امام ابوالحسن الکاظم علیہ السلام سے سوال کیا: اگر ایک ہانڈی کہ جس میں بہت زیادہ گوشت اور شوربہ ہو اور اس میں ایک قطرہ شراب یا نبیذ مسکر کے چند قطرات گر جائیں تو اس کے لیے کیا حکم ہے؟

آپؑ نے فرمایا: اس شوربے کو گرا دو یا کسی ذمی کافر یا کتے کو کھلا دو۔ اور گوشت کو پاک کرو اور کھاؤ۔

راوی: پھر میں نے عرض کیا: اور اگر خون کا ایک قطرہ گر جائے؟

https://www.shiabookspdf.com

آپؑ نے فرمایا: خون کے اس قطرے کو آگ کھا جائے گی (یعنی اس کا کوئی حرج نہیں ہے)۔

راوی: میں نے عرض کیا: اگر شراب یا نبیذ کا قطرہ آٹے میں گر جائے یا خون گر جائے؟

آپؑ نے فرمایا: وہ فاسد ہو گیا ہے۔

راوی: پھر میں نے عرض کیا: کیا میں اس آٹے کو کسی یہودی یا نصرانی کو بتا کر فروخت کروں؟

آپؑ نے فرمایا: ہاں، کیونکہ وہ شراب یا نبیذ کو پینا حلال قرار دیتے ہیں۔

راوی: میں نے پھر عرض کیا: کیا فقاع (جَو کی شراب) کیا وہ ان کی منزلت پر ہے؟ جب اس کا قطرہ گر جائے؟

آپؑ نے فرمایا: میں اس کھانے کو کھانا پسند نہیں کرتا۔ اگر میرے کھانے میں کوئی ایک قطرہ فقاع کا گرے۔

جناب الشیخ الطوسی رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں: جو روایت ہوا ہے کہ اس لباس میں نماز پڑھنا مباح ہے جس پر شراب یا مسکر لگ جائے۔ اس روایت کو تقیہ پر حمل کریں گے۔ جیسا کہ ذیل کی روایت ہے:۔

حدیث نمبر 108/821

أحمد بن محمد بن عيسى عن علي بن الحكم عن سيف بن عميرة عن أبي بكر الحضرمي قال

https://www.shiabookspdf.com

https://www.shiabookspdf.com

قلت لابی عبد الله علیه السلام: أصاب ثوبی نبیذ أصلی فیه؛ قال: نعم قلت: قطرة من نبیذ قطرت فی حب أشرب منه؛ قال: نعم ان اصل النبیذ حلال وان اصل الخمر حرام. فاول ما فیه انه لیس فی ظاهر الخبر ان الذی أصابه من النبیذ هو المسکر المحرم دون ان یکون النبیذ الذی لیس بمسکر. واذا احتمل هذا وهذا حملناه علی النبیذ الذی لا یسکر وهو ما قدمنا ذکره مما قد نبذ فیه التمیرات لتکسر طعم الماء.

جناب الشیخ رحمہ اللہ نے جناب ابوبکر الحضرمی سے نقل کیا ہے، وہ بیان کرتے ہیں کہ میں نے حضرت امام ابوعبداللہ علیہ السلام کی خدمت میں عرض کیا: میرے کپڑوں پر نبیذ گری ہے کیا میں اس میں نماز پڑھ سکتا ہوں؟

آپؑ نے فرمایا: ہاں۔

میں نے پھر عرض کیا: اگر نبیذ کا ایک قطرہ میرے پانی کے مٹکے میں گر جائے تو کیا میں اس سے پانی پی سکتا ہوں؟

آپؑ نے فرمایا: کیونکہ نبیذ میں اصل حلیت ہے یعنی حلال ہے اور شراب میں اصل حرام ہوتا ہے۔

جناب الشیخ الطوسی رحمہ اللہ فرماتے ہیں: اولاً: اس روایت میں جو چیز پائی جاتی ہے اس کے ظاہر میں یہ ذکر نہیں ہوا کہ حرام نبیذ جو نشہ آور ہے۔ وہ کپڑے کو لگی ہے یا وہ نبیذ جو حلال و پاک ہے وہ لگی ہے کہ نشہ آور نہیں۔ جب دونوں احتمال پائے جاتے ہیں تو پھر ہم اس روایت کو حمل کریں گے۔ اس نبیذ پر جو حلال و پاک ہے اور یہ وہ ہے جس کے بارے میں گزر چکا ہے کہ جو کھجور سے تیار کی جاتی ہے تا کہ پانی کا ذائقہ تبدیل ہو جائے۔ وہ پاک و حلال ہے۔

﴿حدیث نمبر 109/822﴾

وروی ایضاً أحمد عن أبی عبد الله البرقی عن محمد بن أبی عمیر عن الحسن بن أبی سارة قال قلت: لابی عبد الله ان اصاب ثوبی شیء من الخمر اصلی فیه قبل ان اغسله؛ فقال: لا بأس ان الثوب لا یسکر.

جناب الشیخ رحمہ اللہ نے ذکر کیا ہے، نیز یہ روایت بھی ہے جس کو جناب الحسن بن ابی سارۃ نے نقل کیا ہے وہ بیان کرتے ہیں کہ میں نے حضرت امام ابوعبداللہ علیہ السلام سے عرض کیا: اگر میرے کپڑے کو شراب لگ جائے کیا میں اس کو دھوئے بغیر اس میں نماز پڑھ سکتا ہوں؟

آپؑ نے فرمایا: کوئی حرج نہیں۔ شراب نشہ آور ہے کپڑا نہیں۔

https://www.shiabookspdf.com

https://www.shiabookspdf.com

حدیث نمبر 110/823

وروى سعد بن عبد الله عن أحمد بن محمد عن الحسن ابن علي بن فضال عن عبد الله بن بكير قال سأل رجل أبا عبد الله عليه السلام وانا عنده عن المسكر والنبيذ يصيب الثوب فقال: لا بأس.

جناب الشیخ رحمۃ اللہ علیہ نے عبداللہ بن بکر سے نقل کیا ہے، وہ بیان کرتا ہے: میں حضرت امام ابوعبداللہ علیہ السلام کی خدمت میں موجود تھا۔ ایک بندے نے آپؑ سے سوال کیا: اگر شراب یا نبیذ کپڑے کو لگ جائے؟

آپؑ نے فرمایا: کوئی حرج نہیں۔

حدیث نمبر 111/824

عنه عن احمد بن محمد عن الحسن بن علي بن فضال عن عبد الله بن بكير عن صالح بن سيابة عن الحسن بن أبي سارة قال قلت: لابي عبد الله عليه السلام انا نخالط اليهود والنصارى والمجوس وندخل عليهم وهم يأكلون ويشربون فيمر ساقيهم فيصب على ثيابي الخمر فقال: لا بأس به إلا ان تشتهي أن تغسله لاثره.

https://www.shiabookspdf.com

جناب الشیخ رحمۃ اللہ علیہ نے جناب الحسن بن ابی سارۃ سے نقل کیا ہے، وہ بیان کرتا ہے کہ میں نے حضرت امام ابوعبداللہ علیہ السلام سے عرض کیا: ہم یہود و نصاریٰ اور مجوسیوں کے ساتھ رہتے ہیں۔ ہم ان کے پاس داخل ہوتے ہیں تو وہ کھا اور پی رہے ہوتے ہیں۔ ان کا ساقی ہمارے قریب سے گزرا اور میرے کپڑوں پر شراب گر گئی تو اس کا کیا حکم ہے؟

آپؑ نے فرمایا: کوئی حرج نہیں۔ اگر تو چاہتا ہے کہ اس کا اثر زائل ہو جائے تو اس حصے کو دھو لو۔

حدیث نمبر 112/825

عنه عن محمد بن الحسن عن ايوب بن نوح عن صفوان عن حماد بن عثمان قال: حدثني الحسين بن موسى الحناط قال: سألت أبا عبد الله عليه السلام عن الرجل يشرب الخمر ثم يمجه [۲] من فيه فيصيب ثوبي فقال: لا بأس. والذي يدل على ان هذه الاخبار محمولة عَلَى التقية ما تقدم ذكره من الآية وان الله تعالى أطلق اسم الرجاسة عَلَى الخمر

https://www.shiabookspdf.com

https://www.shiabookspdf.com

ولا يجوز أن يرد من جهتهم عليهم السلام ما يضاد القرآن وينافيه، وايضا قد أوردنا من الاخبار ما يعارض هذه، ولا يمكن الجمع بينهما الا بأن نحمل هذه عَلَى التقية لانا لو عملنا بهذه الاخبار كنا دافعين لاحكام تلك جملة ولم نكن آخذين بها على وجه، وإذا عملنا على تلك الاخبار كنا عاملين بما يلائم ظاهر القرآن فحملنا هذه عَلَى التقية لان التقية احد الوجوه التي يصح ورود الاخبار لاجلها من جهتهم فنكون عاملين بجميعها على وجه لا تناقض فيه، ويدل على ورود هذه الاخبار على جهة التقية ايضا.

جناب الشیخ رحمۃ اللہ علیہ نے جناب الحسین بن موسیٰ الحناط سے نقل کیا ہے، وہ بیان کرتا ہے کہ میں نے حضرت امام ابوعبداللہ علیہ السلام سے سوال کیا: بندہ شراب پی رہا تھا اور وہ منہ سے اسے پھینک رہا تھا کہ وہ میرے کپڑوں کو لگ گیا۔

آپؑ نے فرمایا: کوئی حرج نہیں۔

جناب الشیخ الطوسی رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں: ہم ان سب چار یا پانچ روایات کو تقیہ پر حمل کریں گے اور اس کی دلیل یہ ہے: تحقیق اللہ تعالیٰ نے شراب پر رجاست کا نام بولا ہے تو جس کو قرآن رجس قرار دے تو اللہ کی حجت اس کو رَد نہیں کرسکتی۔ لہٰذا ائمہ معصومینؑ اس کو رَد نہیں کرسکتے۔ اور جو قرآن کے منافی اور متضاد ہو اس کا حکم نہیں کرسکتے۔

ثانیاً: ہم نے کافی ان روایات کو ذکر کیا ہے جو ان روایات سے تعارض رکھتی ہیں۔ تو ان دونوں قسم کی روایات میں فقط اس صورت میں جمع کرنا ممکن ہے۔ جب ہم ان روایات کو تقیہ پر حمل کریں۔

ثالثاً: اگر ہم ان روایات پر حمل کریں تو پھر ہمیں ان ساری روایات کو رَد و ترک کرنا پڑے گا اور ان پر ہم کسی وجہ سے بھی عمل نہیں کرسکیں گے۔ اور اگر ہم ان اخبار پر عمل کریں گے کہ جو ظاہر القرآن سے سازگار اور مناسبت رکھتی ہیں تو پھر ضروری ہے کہ ان روایات کو ہم تقیہ پر حمل کریں کیونکہ خود تقیہ بھی ان اُمور میں سے ایک ہے جس پر ائمہؑ سے احادیث صادر ہوئی ہیں۔ تو اس صورت میں ہم ان سب روایات پر عمل کرسکتے ہیں اور ان کے درمیان کوئی تناقض و تضاد نہیں رہے گا۔

اور ہمارے پاس اور روایات ہیں جو دلالت کرتی ہیں کہ یہ روایات تقیہ کی بنا پر وارد ہوئی ہیں ان میں سے ایک ذیل میں ذکر ہو رہی ہے۔

https://www.shiabookspdf.com

https://www.shiabookspdf.com

حدیث نمبر 113/826

ما أخبرني به الشيخ أيده الله تعالى عن أبي القاسم جعفر بن محمد عن محمد بن يعقوب عن الحسين بن محمد عن عبد الله بن عامر عن علي ابن مهزيار، ومحمد بن يحيى عن أحمد بن محمد عن علي، وعلي بن محمد عن سهل بن زياد عن علي بن مهزيار قال قرأت في كتاب عبد الله بن محمد إلى أبي الحسن عليه السلام جعلت فداك روى زرارة عن أبي جعفر وأبي عبد الله عليهما السلام في الخمر يصيب ثوب الرجل انهما قالا لا بأس أن يصلي فيه إنما حرم شربها، وروى غير زرارة عن أبي عبد الله عليه السلام انه قال: إذا أصاب ثوبك خمر أو نبيذ يعني المسكر فاغسله ان عرفت موضعه وان لم تعرف موضعه فاغسله كله وإن صليت فيه فأعد صلاتك فأعلمني ما آخذ به؟ فوقع بخطه عليه السلام وقرأته خذ بقول أبي عبد الله عليه السلام. وجه الاستدلال من الخبر انه عليه السلام أمر بالاخذ بقول أبي عبد الله عليه السلام على الانفراد والعدول عن قوله مع قول أبي جعفر عليه السلام، فلولا ان قوله عليه السلام مع قول أبي جعفر عليه السلام خرج مخرج التقية لكان الاخذ بقولهما عليهما السلام معاً أولى وأحرى، على ان الاخبار التي أوردناها أخيرا ليس فيها انه لا بأس بالصلاة في الثياب التي يصيبها الخمر وإنما سئل عن ثوب يصيبه خمر فقال لا بأس به ويجوز أن يكون نفي الحظر عن لبسه والتمتع به وان لم تجز الصلاة فيه.

جناب الشیخ رحمۃ اللہ علیہ نے جناب علی بن مہزیار سے نقل کیا ہے وہ بیان کرتے ہیں کہ میں نے عبداللہ بن محمد کا وہ خط پڑھا ہے جو اس نے امام ابوالحسن موسیٰ بن جعفر علیہ السلام کی خدمت میں لکھا تھا۔ اس میں اس نے لکھا: میں آپؑ پر قربان ہو جاؤں جناب زرارہ نے امام ابوجعفر علیہ السلام اور امام ابوعبداللہ علیہ السلام سے نقل کیا ہے کہ اگر شراب کپڑے کو لگ جائے؟ تو دونوں معصومین علیہم السلام نے فرمایا: اس کپڑے میں نماز پڑھنے میں کوئی حرج نہیں کیونکہ حرام فقط شراب کا پینا ہے (اور یہ پینا نہیں ہے)۔

پھر زرارہ کے علاوہ دوسرے راوی نے امام جعفر صادق علیہ السلام سے نقل کیا ہے کہ آپؑ سے سوال ہوا کہ شراب یا

https://www.shiabookspdf.com

https://www.shiabookspdf.com

نشہ آور نبیذ کپڑے کو لگ جائے؟ تو آپؑ نے فرمایا: اگر اس جگہ کو جانتے ہو تو اس کو دھوؤ اور اگر نہیں جانتے تو پھر سارے کپڑے کو دھوؤ اور اگر تو نے اس میں نماز پڑھ لی ہے تو اپنی نماز کو دوبارہ پڑھو۔ آپ مجھے بتائیں کہ میں کس کو اخذ کروں اور اس پر عمل کروں؟

آپؑ نے اپنے دستخط کے ساتھ جواب لکھا اور میں نے اس کو خود پڑھا ہے کہ آپؑ نے فرمایا: امام ابوعبداللہ علیہ السلام سے زرارہ کے علاوہ دوسرے راوی نے نقل کیا ہے اس کو اخذ کرو اور اس پر عمل کرو۔

وجہ الاستدلال

جناب الشیخ الطوسی رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں: اس حدیث کے ذریعے استدلال یوں کیا ہے کہ امام ابوالحسن علیہ السلام نے حکم دیا ہے وہ روایت جو اکیلے امام ابوعبداللہ علیہ السلام سے صادر ہوئی ہے جس کو زرارہ کے علاوہ راوی نے نقل کیا ہے اس کو اخذ کرو اور وہ روایت جس میں امام ابوعبداللہ علیہ السلام، امام ابوجعفر علیہ السلام کے ساتھ ہیں اس سے عدول کا حکم دیا ہے۔

پس اگر آپؑ کا قول امام ابوجعفر علیہ السلام کے قول کے ساتھ تقیہ کے تحت صادر نہ ہوا ہوتا تو پھر دونوں کے قول کو اخذ کرنا اولیٰ اور سزاوار تھا۔ تو اس سے ثابت ہوتا ہے کہ دونوں والا قول جو زرارہ نے نقل کیا ہے وہ تقیہ پر صادر ہوا ہے۔

اور خود آخری روایت کو ملاحظہ کرو جس کو ہم نے ذکر کیا ہے جس میں آپؑ نے فرمایا ہے: لاباس: اس میں امامؑ سے اس کپڑے میں نماز پڑھنے کے بارے میں سوال نہیں ہوا اور آپؑ نے فرمایا ہو کہ جس کپڑے پر شراب لگ جائے اس میں نماز پڑھنے میں کوئی حرج نہیں ہے۔

اس میں فقط یہ سوال ہوا ہے کہ اگر کپڑے پر شراب لگ جائے؟

آپؑ نے فرمایا: کوئی حرج نہیں۔

اس سے یہ بھی مراد لینا ممکن ہے کہ آپؑ نے فرمایا: اس لباس کو زیب تن کرنے میں کوئی حرج نہیں یا دوسرے فوائد حاصل کرنے میں کوئی حرج نہیں۔ اگرچہ اس میں نماز پڑھنا جائز نہ ہو۔

حدیث نمبر 114/827

سعد عن أحمد بن محمد عن العباس بن معروف وعبد الله ابن الصلت عن صفوان بن يحيى عن اسحاق بن عمار عن عبد الحميد بن أبي الديلم قال قلت لابي عبد الله عليه

https://www.shiabookspdf.com

https://www.shiabookspdf.com

السلام: رجل يشرب الخمر فبصق فاصاب ثوبي من بصاقه فقال: ليس بشيء. قال محمد بن الحسن: هذا الخبر لا شبهة فيه لانه إنما سأله عن بصاق شارب الخمر فقال: لا بأس به، والبصاق ليس بنجس وانما النجس الخمر. قال الشيخ أيده الله تعالى: (و كذلك حكم الفقاع). يدل على ذلك.

جناب الشیخ رحمہ اللہ نے جناب عبدالحمید بن ابی الدیلم سے نقل کیا ہے، وہ بیان کرتے ہیں کہ میں نے حضرت امام جعفر صادق علیہ السلام کی خدمت میں عرض کیا: شراب خور بندے نے تھوکا ہے اور اس کا تھوک میرے کپڑوں کو لگ گیا ہے تو اس کے لیے کیا حکم ہے؟

آپؑ نے فرمایا: کوئی چیز واجب نہیں۔

جناب محمد بن الحسن فرماتے ہیں: اس روایت میں بھی شبہ نہیں ہے کیونکہ راوی نے شرابی کے تھوک کے بارے میں سوال کیا ہے۔ تو آپؑ نے فرمایا: کوئی حرج نہیں ہے۔ تھوک نجس نہیں، شراب نجس ہے۔

https://www.shiabookspdf.com

فقاع شراب کی مانند ہے

مسئلة: جناب الشیخ المفید رحمہ اللہ فرماتے ہیں: فقاع کا حکم شراب کی طرح ہے۔ اس پر دلیل ذیل کی روایت ہے۔

حدیث نمبر 115/828

ما اخبرني به الشيخ أيده الله تعالى عن أبي القاسم جعفر بن محمد عن محمد بن يعقوب عن محمد بن يحيى عن بعض أصحابنا عن أبي جميلة البصري قال كنت مع يونس ببغداد وأنا امشي معه في السوق ففتح صاحب الفقاع فقاعه فقفز فأصاب ثوب يونس فرأيته قد اغتم لذلك حتى زالت الشمس فقلت له: يا أبا محمد ألا تصلي؛ قال فقال لي ليس اريد اصلي حتى ارجع إلى البيت واغسل هذا الخمر من ثوبي فقلت له: هذا رأي رأيته أو شيء ترويه؛ فقال أخبرني هشام بن الحكم انه سأل أبا عبد الله عليه السلام عن الفقاع فقال: لا تشربه فانه خمر مجهول فإذا أصاب ثوبك فاغسله. ثم قال الشيخ أيده الله تعالى: (فان أصاب جسد الانسان شيء من هذه الاشربة نجسه ووجب عليه ازالته وتطهير الموضع الذي أصابه بغسله بالماء). إذا ثبت بما ذكرناه نجاسة

https://www.shiabookspdf.com

https://www.shiabookspdf.com

هذه الاشربة فلا شك في وجوب إزالتها عن الموضع الذي يصيبه لما تقرر من انه مأخوذ عَلَى الانسان أن يصلي ولا نجاسة على بدنه ولا على ثيابه. ثم قال أيده الله تعالى: (وأواني الخمر والاشربة المسكرة كلها نجسة لا تستعمل حتى يهراق ما فيها منه وتغسل سبع مرات بالماء).

جناب الشیخ رحمہ اللہ نے جناب ابوجمیلہ بصری سے نقل کیا ہے، وہ بیان کرتے ہیں کہ میں جناب یونس کے ساتھ بغداد میں تھا اور میں ان کے ساتھ بازار میں چل رہا تھا۔ فقاع کے مالک نے اپنے فقاع کو کھولا اور وہ اُچھلا اور یونس کے کپڑوں کو لگ گیا۔ میں نے یونس کو دیکھا کہ وہ پریشان ہوگیا اور سورج غروب ہوگیا۔

میں نے اس سے سوال کیا: اے ابومحمد! کیا آپ نماز نہیں پڑھیں گے؟

اس نے مجھے جواب دیا: میں نہیں چاہتا کہ میں نماز پڑھوں یہاں تک کہ میں گھر واپس چلا جاؤں (یعنی میں گھر جا کر نماز پڑھوں گا)۔ اور اس شراب کو اپنے کپڑے سے دھوؤں گا۔

میں نے اس سے کہا: کیا یہ تیری رائے ہے یا تو اس کو روایت کر رہا ہے؟

https://www.shiabookspdf.com

اس نے کہا: مجھے ہشام بن حکم نے بیان کیا کہ اس نے امام ابوعبداللہ علیہ السلام سے فقاع کے بارے میں سوال کیا؟

آپؑ نے فرمایا: اس کو مت پینا، یہ بھی شراب ہے اور اگر کپڑے کو لگ جائے تو اس کپڑے کو دھوو۔

مسئلة: جناب الشیخ المفید رحمہ اللہ فرماتے ہیں: اگر نجس مشروبات میں سے کوئی چیز انسان کے بدن پر لگ جائے تو اس کا ازالہ کرنا واجب ہے اور اس جگہ کو پانی سے پاک کرنا واجب ہے۔

جناب الشیخ الطوسی رحمہ اللہ فرماتے ہیں: جب ان مشروبات کا نجس ہونا ثابت ہے جیسا کہ ہم نے ذکر کیا ہے۔ پھر ان کے ازالہ کے واجب ہونے میں کوئی شک و شبہ باقی نہیں رہتا اور اس کا ماخذ یہ ہے کہ انسان نماز پڑھے گا تو واجب ہے کہ اس کے بدن اور اس کا لباس پر نجاست نہ ہو۔

مسئلة: جناب الشیخ المفید رحمہ اللہ فرماتے ہیں: شراب اور نشہ آور مشروب کے برتن بھی نجس ہیں ان کو استعمال نہیں کیا جاسکتا مگر اس وقت جب ان سے شراب وغیرہ گرائی جائے اور ان کو پانی سے سات مرتبہ دھویا جائے۔

﴿حدیث نمبر 116/829﴾

أخبرني الشيخ أيده الله تعالى عن أبي القاسم جعفر ابن محمد عن محمد بن يعقوب عن

https://www.shiabookspdf.com

https://www.shiabookspdf.com

عدة من اصحابنا عن أحمد بن محمد بن عيسى عن الحسين بن سعيد عن فضالة بن ايوب عن عمر بن أبان الكلبي عن محمد بن مسلم عن احدهما عليهما السلام قال سألته عن نبيذ قد سكن غليانه فقال: نهى رسول الله صلى الله عليه وآله عن الدبا والمزفت وزدتم أنتم الغضار والمزفت يعنى الزفت الذى يكون فى الزق يصب فى الخوابى ليكون أجود للخمر.

جناب الشیخ رحمۃ اللہ علیہ نے جناب محمد بن مسلم سے نقل کیا ہے، وہ بیان کرتے ہیں کہ میں نے امام محمد باقر علیہ السلام یا امام جعفر صادق علیہ السلام سے سوال کیا: نبیذ کا اگر جوش سکون حاصل کرلے تو کیا حکم ہے؟

آپؑ نے فرمایا: رسول خدا صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے کدو کے برتن اور مزفت یعنی لاکھی برتن (جن میں شراب ڈالی جاتی ہے تاکہ وہ عمدہ اور زیادہ نشہ آور ہو جائے) کے استعمال سے منع فرمایا ہے اور تم غضار کا بھی اضافہ کرلو (سبز رنگ کا مٹی کا بنا ہوا برتن)۔

https://www.shiabookspdf.com

حدیث نمبر 117/830

وبهذا الاسناد عن محمد بن يحيى عن محمد بن احمد عن احمد بن الحسن عن عمرو بن سعيد عن مصدق بن صدقة عن عمار بن موسى عن أبي عبد الله عليه السلام قال سألته عن الدن يكون فيه الخمر هل يصلح ان يكون فيه الخل أو ماء كامخ أو زيتون فقال: إذا غسل فلا بأس، وعن الابريق يكون فيه خمر أيصلح أن يكون فيه ماء قال: إذا غسل فلا بأس، وقال فى قدح أو اناء يشرب فيه الخمر قال: تغسله ثلاث مرات، سئل ايجزيه أن يصب فيه الماء؛ قال: لا يجزيه حتى يدلكه بيده ويغسله ثلاث مرات.

جناب الشیخ رحمۃ اللہ علیہ نے جناب عمار بن موسیٰ سے نقل کیا ہے، وہ بیان کرتے ہیں کہ میں نے حضرت امام ابوعبداللہ علیہ السلام سے سوال کیا: وہ مٹکا کہ جس میں شراب تھی کیا اس میں سرکہ، زیتون یا 'کامخ' پانی رکھا جاسکتا ہے؟

آپؑ نے فرمایا: جب اس مٹکے کو دھولیا جائے تو پھر کوئی حرج نہیں۔

پھر میں نے سوال کیا: صراحی کہ جس میں شراب تھی کیا اب اس میں پانی ڈالا جاسکتا ہے؟

آپؑ نے فرمایا: جب دھولیا جائے تو کوئی حرج نہیں۔

https://www.shiabookspdf.com

https://www.shiabookspdf.com

پھر میں نے کہا: وہ پیالہ یا برتن کہ جس میں شراب پی جاتی ہے؟
آپؑ نے فرمایا: اس کو پانی سے تین مرتبہ دھولو۔
پھر میں نے عرض کیا: کیا اس میں پانی ڈالنا کافی ہے؟
آپؑ نے فرمایا: کافی و مجزی نہیں حتیٰ کہ اس کو ہاتھوں سے ملایا جائے اور تین دفعہ دھویا جائے۔

حدیث نمبر 118/831

محمد بن احمد بن يحيى عن أبي جعفر عن أبيه عن وهب ابن وهب عن جعفر عن أبيه عليهما السلام انه قال: لا بأس بخرء الدجاج والحمام يصيب الثوب. قال محمد بن الحسن: هذا الخبر لا ينافي الخبر الذي رويناه قبل هذا عن فارس عن صاحب العسكر عليه السلام من انه لا يجوز الصلاة في ثوب اصابه ذرق الدجاج لان ذلك الخبر محمول على ذرق الدجاج الجلال. فاما إذا لم يكن جلالا كان حكمه حكم سائر ما يؤكل لحمه في جواز الصلاة في ذرقه وبوله.

https://www.shiabookspdf.com

جناب الشیخ رحمہ اللہ نے جناب وھب ابن وھب سے نقل کیا ہے، انھوں نے امام جعفر صادق علیہ السلام سے، آپؑ نے اپنے والد ماجدؑ سے نقل کیا ہے کہ مرغی اور کبوتر کی بیٹھ اگر کپڑے کو لگ جائے تو کوئی حرج نہیں ہے۔

جناب محمد بن الحسن فرماتے ہیں: وہ روایت جس کو ہم نے پہلے نقل کیا ہے جس کو فارس سے نقل کیا ہے اور اس نے امام عسکری علیہ السلام سے نقل کیا ہے کہ آپؑ نے فرمایا: وہ کپڑا جس کو مرغی کی بیٹھ لگ جائے تو اس میں نماز جائز نہیں۔اور یہ روایت بیان کرتی ہے کہ کوئی حرج نہیں۔فرماتے ہیں کہ ان دونوں کے درمیان کوئی منافات نہیں۔اس روایت کو حمل کریں گے کہ جب مرغی جلال ہو (نجاست خور) اور اس کی بیٹھ لگ جائے تو نماز جائز نہیں۔اور اس کو حمل کریں کہ جب مرغی نجاست خور نہ ہو۔جب نجاست خور نہیں تو اس کا حکم دوسرے ان جانوروں کی مانند ہوگا جن کا گوشت حلال ہے اس کے بول و بیٹھ میں نماز پڑھنا جائز ہے۔

حدیث نمبر 119/832

محمد بن احمد بن يحيى عن أحمد ابن يحيى عن احمد بن الحسن بن علي بن فضال عن عمرو بن

https://www.shiabookspdf.com

https://www.shiabookspdf.com

سعيد عن مصدق بن صدقة عن عمار الساباطي عن أبي عبد الله عليه السلام قال سئل عن الكوز أو الاناء يكون قذرا كيف يغسل؟ وكم مرة يغسل؟ قال ثلاث مرات يصب فيه الماء فيحرك فيه ثم يفرغ منه ذلك الماء، ثم يصب فيه ماء آخر فيحرك فيه ثم يفرغ منه ذلك الماء. ثم يصب فيه ماء آخر فيحرك فيه ثم يفرغ منه وقد طهر، وعن ماء شربت منه الدجاجة قال: ان كان في منقارها قذر لم تتوضأ منه ولم تشرب وإن لم تعلم أن في منقارها قذرا توضأ واشرب وقال كل ما يؤكل لحمه فليتوضأ منه واشربه، وعن ماء يشرب منه أو صقر أو عقاب؛ قال: كل شئ من الطير يتوضأ مما يشرب منه إلا أن ترى في منقاره دما فان رأيت في منقاره دما فلا تتوضأ منه ولا تشرب، وقال اغسل الاناء الذي تصيب فيه الجرذ ميتا سبع مرات، وسئل عن بئر يقع فيها كلب أو فأرة أو خنزير؛ قال تنزف كلها فان غلب عليه الماء فلتنزف يوما إلى الليل ثم يقام عليها قوم يتراوحون اثنين اثنين فينزفون يوما إلى الليل وقد طهرت، وسئل عن الكلب والفأرة إذا اكلا من الخبز وشبهه؛ قال يطرح منه ويؤكل الباقي، وسئل عن بول البقر يشربه الرجل؛ قال: ان كان محتاجا إليه يتداوى به شربه وكذلك بول الابل والغنم. وعن الدقيق يصيب فيه خرؤ الفأرة هل يجوز اكله؟ قال: إذا بقي منه شئ فلا بأس يؤخذ اعلاه فيرمى به. وسئل عن الخنفساء والذباب والجراد والنمله وما اشبه ذلك تموت في البئر والزيت والسمن وشبهه؟ فقال: كل ما ليس له دم فلا بأس. وعن العظاية تقع في اللبن؛ قال: يحرم اللبن، وقال ان فيها السم. وقال: كل شئ نظيف حتى تعلم انه قذر فإذا علمت فقد قذر وما لم تعلم فليس عليك.

جناب الشیخ رحمۃ اللہ علیہ نے جناب عمار الساباطی سے نقل کیا ہے، وہ بیان کرتے ہیں کہ حضرت امام ابوعبداللہ علیہ السلام سے سوال کیا گیا: کوزہ یا برتن نجس ہو جائے تو اس کو کس طرح اور کتنی مرتبہ دھویا جائے؟

آپؑ نے فرمایا: تین مرتبہ دھویا جائے۔ پہلی دفعہ اس میں پانی ڈالا جائے اور پھر اس پانی کو اس میں ہلایا جائے۔ پھر اس پانی سے اس کو خالی کیا جائے۔ پھر دوسری دفعہ دوبارہ پانی ڈالا جائے اور اس کو ہلایا جائے۔ پھر برتن کو

https://www.shiabookspdf.com

https://www.shiabookspdf.com

پانی سے خالی کیا جائے پھر تیسری دفعہ اس میں پانی ڈالا جائے اور پانی کو اس میں ہلایا جائے۔ پھر برتن کو پانی سے خالی کیا جائے۔

پھر آپؑ سے سوال کیا گیا: وہ پانی جس سے مرغی پی لے اس کا کیا حکم ہے؟

آپؑ نے فرمایا: اگر اس کی چونچ کو نجاست لگی ہے تو پھر وہ پانی نجس ہے۔ اس پانی کو مت پیو اور نہ اس سے وضو کرو۔ اور اگر تُو نہیں جانتا کہ اس کی چونچ کو نجاست لگی ہے تو پھر اس سے پینا اور وضو کرنا جائز ہے۔ ہر وہ جانور جس کا گوشت حلال ہے اس کے جوٹھے پانی سے پینا اور وضو کرنا جائز ہے۔

پھر آپؑ سے سوال کیا گیا: وہ پانی جس سے باز، شکرا اور عقاب پانی پی لے تو اس کے لیے کیا حکم ہے؟

آپؑ نے فرمایا: تمام پرندوں کے جوٹھے پانی سے پینا اور وضو جائز ہے سوائے اس صورت میں کہ جب تم دیکھو ان کی چونچ کو خون لگا ہے۔ پس اگر تُو نے خون کو دیکھا ہے تو پھر اس پانی کو پینا اور اس سے وضو کرنا جائز نہیں۔

پھر آپؑ نے فرمایا: جس برتن میں مُردہ چوہا گر جائے یا پایا جائے تو اس کو پانی کے ساتھ سات مرتبہ دھوؤ۔

پھر آپؑ سے سوال کیا گیا: اگر کنویں میں کتا، چوہا یا سور گر جائے اور مر جائے؟

https://www.shiabookspdf.com

آپؑ نے فرمایا: اس کا سارا پانی نکال دیا جائے اور اگر پانی زیادہ ہے تو اوّل دن سے رات تک اس سے پانی نکالا جائے۔ ایک قوم پانی نکالنے کے لیے اس پر کھڑی ہو جائے اور سارا دن دو دو کر کے پانی نکالتے رہیں۔ پھر وہ رات کو پانی پاک ہو جائے گا۔

پھر آپؑ سے سوال کیا گیا: اگر چوہا یا کتا روٹی وغیرہ کو کھا جائیں؟

آپؑ نے فرمایا: جتنا حصّہ اس نے کاٹا ہے اس کو پھینک دیا جائے باقی کو کھانا جائز ہے۔

پھر آپؑ سے گائے کا پیشاب پینے کے بارے میں سوال کیا گیا؟

آپؑ نے فرمایا: اگر بیماری کے علاج کے لیے اس کو پینا ضروری ہے تو پھر جائز ہے۔ اس کو پیا جائے۔ ایسے ہی اُونٹ اور بکری کے پیشاب کا حکم ہے۔

پھر سوال کیا گیا: وہ آٹا جس سے چوہا کھا جائے؟ کیا اس کو کھانا جائز ہے؟

آپؑ نے فرمایا: اگر چوہے کی کوئی چیز باقی ہے تو اس کو اُوپر اُوپر سے اُٹھا کر پھینک دیا جائے اور باقی کو کھانا جائز ہے۔

https://www.shiabookspdf.com

https://www.shiabookspdf.com

پھر آپؑ سے سوال کیا گیا: اگر کبریلا، مکھی، مچھر، جوں یا چیونٹی یا اس کی مثل کنویں یا روغن یا زیتون میں گرے اور مر جائے؟

آپؑ نے فرمایا: ہر وہ جانور جس کا خون اپنا نہیں اس میں کوئی حرج نہیں ہے۔

پھر سوال کیا گیا: اگر چھپکلی دودھ میں گر جائے تو؟

آپؑ نے فرمایا: تمام دودھ کو گرا دیا جائے کیونکہ چھپکلی میں زہر ہوتا ہے وہ دودھ حرام ہو گیا ہے۔

پھر آپؑ نے فرمایا: ہر وہ چیز جو نظیف ہو وہ پاک ہے جب تک اس کے نجس ہونے کا تجھے علم نہ ہو جائے۔ اور اگر تجھے علم ہو گیا ہے تو پھر وہ نجس ہے اور اگر علم نہیں تو پھر پاک ہے۔

https://www.shiabookspdf.com

https://www.shiabookspdf.com

https://www.shiabookspdf.com

باب 13

میت اور اُس کے احکام

یہ باب مرنے والوں کو تلقین اور وفات کے وقت اس کو قبلہ رُخ کرنا اور وقتِ وفات کیا کرنا چاہیے اور میت کو غسل کے ذریعے پاک کرنا اور اس کو کفن و دفن کرنے کے احکام کے بارے میں ہے۔

مسئلۃ: جناب الشیخ المفید رحمہ اللہ فرماتے ہیں: جب کسی بندۂ مسلمان کی وفات کا وقت آجائے تو جو وہاں اہل اسلام موجود ہوں ان پر واجب ہے کہ اس کا رُخ قبلہ کی طرف یوں کرے کہ اس کا چہرہ قبلہ کی طرف اور اس کے قدموں کے باطن بھی قبلہ رُخ ہوں۔ اور اس پر دلیل ذیل میں ہے۔

حدیث نمبر 1/833

ما اخبرنی به الشیخ أیده الله تعالی عن أبی القاسم جعفر ابن محمد عن محمد بن یعقوب عن علی بن ابراهیم عن أبیه عن ابن أبی عمیر عن ابراهیم الشعیری عن غیر واحد عن أبی عبد الله علیه السلام فی توجیه المیت قال: یستقبل بوجهه القبلة ویجعل قدمیه مما یلی القبلة.

جناب الشیخ رحمہ اللہ نے جناب ابراہیم الشعیری سے نقل کیا اور انھوں نے ایک سے زیادہ افراد سے نقل کیا ہے اور انھوں نے حضرت امام ابوعبداللہ علیہ السلام سے نقل کیا ہے، آپؑ نے میت کے رُخ کے بارے میں فرمایا: اس کا چہرہ قبلہ کی طرف کیا جائے اور اس کے دونوں قدموں کا باطن بھی قبلہ رُخ کردیا جائے۔

https://www.shiabookspdf.com

حدیث نمبر 2/834

وبهذا الاسناد عن محمد بن یعقوب عن حمید بن زیاد عن الحسن بن محمد عن محمد بن أبی حمزة عن معاویة بن عمار قال سئلت أبا عبد الله علیه السلام عن المیت فقال: استقبل بباطن قدمیه القبلة.

https://www.shiabookspdf.com

https://www.shiabookspdf.com

جناب الشیخ علیہ الرحمہ نے جناب معاویہ بن عمار سے نقل کیا ہے اور وہ بیان کرتے ہیں کہ میں نے حضرت امام ابوعبداللہ علیہ السلام سے میت کے بارے میں سوال کیا۔

آپؑ نے فرمایا: اس کے دونوں قدموں کا باطن قبلہ کی طرف قرار دو۔

﴿حدیث نمبر 3/835﴾

وبهذا الاسناد عن محمد بن يعقوب عن علي بن ابراهيم عن أبيه عن ابن أبي عمير عن هشام بن سالم عن سليمان بن خالد قال: سمعت أبا عبد الله عليه السلام يقول: إذا مات لاحدكم ميت فسجوه تجاه القبلة و كذلك اذا غسل يحفر له موضع المغتسل تجاه القبلة فيكون مستقبلا بباطن قدميه ووجهه إلى القبلة.

قال الشيخ أيده الله تعالى: (ثم يلقنه شهادة أن لا إله إلا الله وحده لا شريك له وان محمدا عبده ورسوله وان امير المؤمنين ولي الله القائم بالحق بعد رسول الله صلى الله عليه وآله ويسمي الائمة واحدا واحدا ليقر بالايمان بالله وبرسوله وبأئمته عليهم السلام عند وفاته ويختم بذلك اعماله فان استطاع ان يحرك بالشهادة بما ذكرناه لسانه والا عقدها قلبه. ويستحب له ان يلقن ايضا كلمات الفرج وهي: (لا إله إلا الله الحليم الكريم لا إله إلا الله العلي العظيم سبحان الله رب السموات السبع ورب الارضين السبع وما فيهن وما بينهن ورب العرش العظيم وسلام على المرسلين والحمد لله رب العالمين) فان ذلك مما يسهل عليه صعوبة ما يلقاه من جهد خروج نفسه إلى آخره). يدل على ذلك.

جناب الشیخ علیہ الرحمہ نے جناب سلیمان بن خالد سے نقل کیا ہے، وہ بیان کرتے ہیں کہ میں نے حضرت امام ابوعبداللہ علیہ السلام سے سنا ہے کہ آپؑ فرما رہے تھے: جب تم میں سے کوئی فوت ہوجائے تو اس کی میت قبلہ رُخ لٹا کر اس پر کپڑا ڈال دو اور جب اس کو غسل دیا جائے تو اس کے لیے گڑھا بھی یوں قبلہ رُخ کھود جائے ۔ پھر اس کو اس تختے پر یوں چت لٹایا جائے کہ اس کے دونوں قدموں کا باطن قبلہ رُخ قرار دو۔

https://www.shiabookspdf.com

https://www.shiabookspdf.com

موت کے وقت تلقین

مسئلة: جناب الشیخ المفید رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں: مرنے والے کو موت کے وقت اس شہادت کی تلقین کرو: أن لا إله إلا الله وحده لا شريك له وان محمدا عبده ورسوله وان امير المؤمنين ولى الله القائم بالحق بعد رسول الله صلى الله عليه وآله وسلم اور اس کے بعد ایک ایک کرکے تمام أئمہ معصومینؑ کے ناموں کی تلقین کرو اور اس سے اللہ اور اس کے رسول صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم اور أئمہ معصومین علیہم السلام پر ایمان کا اقرار اس کی موت کے وقت کروائے۔ اور اس سے اس کے اعمال کا اختتام کروائے۔ پس اگر اس کے لیے قدرت واستطاعت رکھتا ہو تو ان چیزوں کے اقرار کے لیے زبان کو حرکت دے اور اگر اس کے لیے زبان سے کہنا ممکن نہ ہو تو دل سے اس اعتقاد کا اظہار کرے۔

مستحب ہے کہ اس کو کلمات الفرج کی بھی تلقین کی جائے اور وہ کلمات یہ ہیں: لا إله إلا الله الحليم الكريم لا إله إلا الله العلي العظيم سبحان الله رب السموات السبع ورب الارضين السبع وما فيهن وما بينهن ورب العرش العظيم وسلام على المرسلين والحمد لله رب العالمين

https://www.shiabookspdf.com

کیونکہ یہ ان اُمور میں سے ہیں جن کی وجہ سے اس پر جان کنی کی سختی آسان ہو جاتی ہے اور روح کا نکلنا آسان ہو جائے گا۔ اس تلقین پر دلیل۔

﴿حدیث نمبر 4/836﴾

ما أخبرني به الشيخ أيده الله تعالى عن أبي القاسم جعفر ابن محمد عن محمد بن يعقوب عن علي بن ابراهيم عن ابن ابي عمير عن حماد عن الحلبي عن ابي عبد الله عليه السلام قال: إذا حضرت الميت قبل ان يموت فلقنه شهادة ان لا إله إلا الله وحده لا شريك له وان محمدا عبده ورسوله.

جناب الشیخ رحمۃ اللہ علیہ نے جناب الحلبی سے نقل کیا ہے اور انھوں نے حضرت امام ابوعبداللہ علیہ السلام سے نقل کیا ہے کہ آپؑ نے فرمایا: جب کسی بندے پر موت کا وقت قریب آئے تو اس کی موت سے قبل اس کو ان کلمات کی تلقین کرو:

أن لا إله إلا الله وحده لا شريك له وان محمدا عبده ورسوله.

https://www.shiabookspdf.com

https://www.shiabookspdf.com

حدیث نمبر 5/837

وبهذا الاسناد عن محمد بن يعقوب عن محمد بن يحيى عن احمد بن محمد عن الحسين بن سعيد عن النضر بن سويد عن داود بن سليمان الكوفي عن أبي بكر الحضرمي قال مرض رجل من أهل بيتي فأتيته عائدا له فقلت له: يابن أخي ان لك عندي نصيحة أتقبلها؟ فقال نعم قلت: قل (اشهد أن لا إله إلا الله وحده لا شريك له) فشهد بذلك فقلت: وقل (وان محمدا رسول الله) فشهد بذلك فقلت ان هذا لا تنتفع به إلا أن يكون منك على يقين فذكر انه منه على يقين فقلت له: قل (اشهد أن عليا وصيه وهو الخليفة من بعده والامام المفترض الطاعة من بعده) فشهد بذلك فقلت له: انك لن تنتفع بذلك حتى يكون منك على يقين فذكر انه منه على يقين ثم سميت له الائمة عليهم السلام واحدا بعد واحد فاقر بذلك وذكر انه على يقين فلم يلبث الرجل ان توفي فجزع أهله عليه جزعا شديدا قال فغبت عنهم ثم اتيتهم بعد ذلك فرأيت عزاء حسنا فقلت كيف تجدونكم؟ كيف عزاؤك ايتها المرأة؟ فقالت والله لقد اصبنا بمصيبة عظيمة بوفاة فلان رحمه الله وكان مما سخى بنفسي له لرؤيا رأيتها الليلة فقلت: وما تلك الرؤيا؟ قالت رأيت فلانا تعني الميت حيا سليما فقلت فلانا؟ قال: نعم فقلت له أكنت ميتا؟ فقال بلى ولكن نجوت بكلمات لقنيهن أبو بكر ولولا ذلك كدت أهلك.

جناب الشیخ رحمہ اللہ نے جناب ابوبکر الحضرمی سے نقل کیا ہے، وہ بیان کرتے ہیں کہ میرے خاندان کا ایک بندہ مریض ہوگیا۔ میں اس کی عیادت کرنے کے لیے اس کے پاس گیا۔ پس میں نے اس سے کہا: اے میرے بھائی کے فرزند! میرے پاس تیرے لیے ایک نصیحت ہے کیا تو اس کو قبول کرے گا؟

اس نے کہا: جی ہاں۔

میں نے اس سے کہا: کہو اشهد أن لا إله إلا الله وحده لا شريك له۔

پس اس نے اس کی گواہی دی۔ پھر میں نے اس سے کہا، کہو: وان محمدا رسول الله پس اس نے اس کی گواہی دی۔

https://www.shiabookspdf.com

https://www.shiabookspdf.com

پھر میں نے اس سے کہا: اس تلقین و شہادت کا تجھے کوئی فائدہ نہیں ہوگا مگر اس صورت میں جب تو اس کی گواہی یقین سے دے گا اور تیرے دل میں اس پر پختہ یقین ہوگا۔

اس نے کہا: میں اس کے بارے میں یقین پر ہوں۔

پھر میں نے اس سے کہا، کہو: اشهد أن علياً وصيه وهو الخليفة من بعده والامام المفترض الطاعة من بعده "میں گواہی دیتا ہوں کہ علیؑ ان کے وصی ہیں اور ان کے بعد آپؑ کے خلیفہ ہیں اور ان کے بعد واجب الاطاعت امام ہیں"۔ اس نے اس کی گواہی دی۔

پھر میں نے اس سے کہا: یہ اس وقت فائدہ مند ہوگی جب تمہارا اس پر یقین ہوگا۔

اس نے ذکر کیا: میں اس پر پورے یقین پر ہوں۔

پھر میں نے اس کے لیے ایک کے بعد ایک امامؑ کے نام ذکر کیے اور کہا: ان کا اقرار کرو۔

اس نے ان کا اقرار کیا اور یقین کے ساتھ اقرار کیا۔ پس کچھ ہی وقت گزرا کہ وہ بندہ وفات پا گیا۔ اس کے گھر والوں نے اس پر شدید گریہ کیا۔ میں ان کے پاس سے چلا گیا۔ کچھ دیر کے بعد میں دوبارہ ان کے پاس آیا۔ میں نے دیکھا کہ اچھے و احسن انداز میں وہ عزا کر رہے تھے۔

https://www.shiabookspdf.com

میں نے ان سے کہا: تم نے کیسا پایا اور اس کی زوجہ سے پوچھا: اے بی بی! تیری عزا اور مصیبت کیسی ہے؟

اس نے کہا: خدا کی قسم ہمارے لیے اس کا مرنا بہت عظیم صدمہ اور مصیبت تھی۔ خدا اس پر رحم فرمائے۔ پھر میں نے خود گذشتہ رات اس کے بارے میں خواب دیکھا۔

میں نے اس سے کہا: وہ خواب کیا تھا؟

اس بی بی نے کہا: میں نے فلاں (میّت) کو خواب میں زندہ و سلامت دیکھا۔

میں نے اس سے کہا: فلاں کو۔

اس بی بی نے کہا: ہاں۔ پھر وہ بی بی بیان کرتی ہے کہ میں نے اس سے کہا: اے فلاں! تو تو مر گیا تھا؟

اس نے کہا: ہاں لیکن مجھے وہ کلمات نجات دلا گئے ہیں جو مجھے ابوبکر نے تلقین کیے تھے۔ اور اگر وہ کلمات نہ ہوتے تو میں ہلاک ہو چکا تھا۔

https://www.shiabookspdf.com

https://www.shiabookspdf.com

حدیث نمبر 6/838

وبهذا الاسناد عن أحمد بن محمد عن الحسين بن سعيد عن القاسم بن محمد عن علي بن أبي حمزة عن أبي بصير عن أبي جعفر عليه السلام قال: كنا عنده وعنده حمران إذ دخل عليه مولى له فقال له: جعلت فداك هذا عكرمة في الموت وكان يرى رأي الخوارج وكان منقطعا إلى أبي جعفر عليه السلام فقال لنا أبو جعفر انظروني حتى أرجع اليكم قلنا نعم فما لبث ان رجع فقال اما إني لو أدركت عكرمة قبل ان تقع النفس موقعها لعلمته كلمات ينتفع بها ولكني قد ادركته وقد وقعت النفس موقعها فقلت جعلت فداك وما ذلك الكلام؟ فقال هو والله ما انتم عليه فلقنوا موتاكم عند الموت شهادة أن لا إله إلا الله والولاية.

جناب الشیخ رحمۃ اللہ علیہ نے جناب ابوبصیر رحمۃ اللہ علیہ سے نقل کیا ہے، وہ بیان کرتے ہیں: ہم حضرت امام ابوجعفر الباقر علیہ السلام کی خدمت میں موجود تھے اور آپؑ کے پاس حمران بھی تھا۔ آپؑ کا غلام آپؑ کے پاس آیا اور عرض کیا: عکرمہ کہ جو موت کے قریب ہے اور یہ عکرمہ خوارج میں سے تھا (خارجی العقیدہ تھا)۔ اور یہ آپؑ سے کٹ چکا تھا۔

جیسے ہی آپؑ نے سنا تو فرمایا: تم لوگ میرا انتظار کرنا۔ میں تھوڑی دیر کے بعد آتا ہوں۔

ہم سب نے کہا: جی ہاں۔ پس کچھ دیر نہ گزری تھی کہ آپؑ ہمارے پاس واپس آئے اور فرمایا: آگاہ ہو جاؤ اگر میں اس کو زندہ پالیتا تو میں ضرور اس کو ان کلمات کی تعلیم دیتا جو اسے فائدہ دیتے لیکن میں اس وقت پہنچا جب اس کا نفس وہاں جا چکا تھا جہاں اس نے جانا تھا (یعنی مر چکا تھا)۔

میں نے عرض کیا: میں آپؑ پر قربان ہو جاؤں وہ کلام کون سا ہے؟

آپؑ نے فرمایا: خدا کی قسم! یہ وہی کلام ہے جس پر تم ہو اور اپنے لوگوں کو موت کے وقت اس کی تلقین کیا کرو اور وہ یہ ہے کہ لا الہ الا اللہ اور ہماری ولایت۔

حدیث نمبر 7/839

وبهذا الاسناد عن محمد بن يعقوب عن علي بن ابراهيم عن أبيه عن حماد عن حريز عن

https://www.shiabookspdf.com

https://www.shiabookspdf.com

زرارة عن أبي جعفر عليه السلام قال: إذا ادركت الرجل عند النزع فلقنه كلمات الفرج (لا إله إلا الله الحليم الكريم لا إله إلا الله العلي العظيم سبحان الله رب السموات السبع ورب الارضين السبع وما فيهن وما بينهن وما تحتهن ورب العرش العظيم والحمد لله رب العالمين) قال وقال أبو جعفر عليه السلام: لو أدركت عكرمة عند الموت لنفعته. فقيل لابي عبد الله عليه السلام بماذا كان ينفعه؛ قال: يلقنه ما أنتم عليه.

جناب الشیخ علیہ الرحمہ نے جناب زرارہ علیہ الرحمہ سے نقل کیا ہے اور انھوں نے حضرت امام ابوجعفر الباقر علیہ السلام سے نقل کیا ہے کہ آپؑ نے فرمایا: جب تم کسی مرد کے مرتے وقت اس کو پالو تو اس کو کلماتِ فرج کی تلقین کرو اور وہ یہ ہیں: لا إله إلا الله الحليم الكريم لا إله إلا الله العلي العظيم سبحان الله رب السموات السبع ورب الارضين السبع وما فيهن وما بينهن وما تحتهن ورب العرش العظيم والحمد لله رب العالمين

https://www.shiabookspdf.com

راوی بیان کرتا ہے کہ حضرت امام ابوجعفر علیہ السلام نے فرمایا: اگر میں عکرمہ کو موت کے وقت پالیتا تو میں اس کو نفع ضرور دیتا۔

جناب امام ابوعبداللہ علیہ السلام سے عرض کیا گیا کہ وہ کیا چیز تھی جو اس کو نفع دیتی؟

آپؑ نے فرمایا: اس کو وہ تلقین کرتے جس پر تم ہو، یعنی تمھارے والے عقیدے کی تلقین کرتے۔

حدیث نمبر 8/840

وبهذا الاسناد عن محمد بن يعقوب عن عدة من اصحابنا عن سهل بن زياد عن جعفر بن محمد الاشعري عن عبد الله بن ميمون القداح عن أبي عبد الله عليه السلام قال: كان أمير المؤمنين عليه السلام إذا حضر أحدا من أهل بيته الموت قال له: قل (لا إله إلا الله الحليم الكريم لا إله إلا الله العلي العظيم سبحان الله رب السموات ورب الارضين السبع وما بينهما ورب العرش العظيم والحمد لله رب العالمين) فإذا قالها المريض قال له: اذهب وليس عليك بأس. قال الشيخ أيده الله تعالى: (فإذا قضى نحبه فلتغمض عيناه ويطبق فوه وتمد يداه إلى جنبه وتمد ساقاه ان كانتا

https://www.shiabookspdf.com

https://www.shiabookspdf.com

منقبضتين ويشد لحييه بعصابة إلى رأسه ويمد عليه ثوب يغطى به).

جناب الشیخ رحمۃ اللہ علیہ نے عبداللہ بن میمون القداح سے نقل کیا ہے اور انھوں نے حضرت امام ابوعبداللہ علیہ السلام سے نقل کیا ہے، آپؑ نے فرمایا: امیر المومنین علی علیہ السلام فرمایا کرتے تھے کہ جب تم میں سے کسی کے گھر کسی کی موت کا وقت آجائے تو اس سے کہو: وہ یہ کلمات پڑھے: لا إله إلا الله الحليم الكريم. لا إله إلا الله العلي العظيم سبحان الله رب السموات ورب الارضين السبع وما بينهما ورب العرش العظيم والحمد لله رب العالمين

جب وہ مریض ان کلمات کو کہہ دے تو پھر اس سے کہو: جاؤ تمھارے اُوپر کوئی حرج نہیں ہے۔

مسئلة: جناب الشیخ المفید رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں: جب اس کی موت ہوجائے تو اس کی آنکھوں کو بند کردو اور منہ کو بند کردو اور اس کے دونوں ہاتھوں کو اس کے دونوں پہلوؤں کے ساتھ کھینچ کر لگا دو اور اس کی ٹانگوں کو سیدھا کرو اور اگر وہ سیدھی نہیں ہیں اور اس کے جبڑوں کو مضبوطی سے سر کے ساتھ باندھ دو۔ اس پر کپڑا ڈال کر اس کو ڈھانپ دو۔

https://www.shiabookspdf.com

حدیث نمبر 9/841

أحمد بن محمد عن علي بن الحكم عن ابن بكير عن زرارة قال: ثقل ابن لجعفر وأبو جعفر عليه السلام جالس في ناحية فكان إذا ادنى منه انسان قال لا تمسه فانه إنما يزداد ضعفاً واضعف ما يكون في هذه الحال، ومن مسه على هذه الحال اعان عليه، فلما قضى الغلام أمر به فغمض عيناه وشد لحياه ثم قال: لنا أن نجزع مالم ينزل أمر الله فإذا نزل أمر الله فليس لنا إلا التسليم ثم دعا بدهن فادهن واكتحل ودعا بطعام فاكل هو ومن معه ثم قال هذا هو الصبر الجميل ثم أمر به فغسل ولبس جبة خز ومطرف خز وعمامة خز وخرج فصلى عليه.

جناب الشیخ رحمۃ اللہ علیہ نے جناب زرارہ سے نقل کیا ہے وہ بیان کرتے ہیں کہ حضرت امام جعفر صادق علیہ السلام کے ایک بچے پر وقتِ موت آیا تو امامؑ نے اس کے ایک جانب تشریف فرما تھے۔ جو کوئی بھی بچے کے قریب جانے لگتا تو آپؑ اس کو روک دیتے اور فرماتے: اس کو مس نہ کرنا اس سے اس کے اندر ضعف و کمزوری پیدا ہوگی۔ وہ پہلے ہی بہت کمزور ہے۔ اور جو اس کو مس کرے گا اس نے مرنے میں اس کی مدد کی ہے (یعنی وہ اس کی موت میں شریک ہے)۔ پس

https://www.shiabookspdf.com

https://www.shiabookspdf.com

جب وہ بچہ انتقال کر گیا تو آپؑ نے حکم دیا کہ اس کی آنکھیں بند کرو اور اس کے جبڑوں کو سر کے ساتھ مضبوطی سے باندھ دو۔ پھر فرمایا: ہمارے لیے ہے کہ جب تک اس کا امر نازل نہیں ہوتا ہم بے تابی کریں (یعنی جب تک موت نہیں آتی)۔ اور جب امر خدا نازل ہو جائے (یعنی موت آجائے) پھر ہمارے لیے نہیں مگر اس کے امر کے سامنے سر تسلیم خم کریں۔ پھر امامؑ نے روغن طلب کیا اور وہ اپنے آپ کو لگایا اور سرمہ منگوایا اور وہ اپنی آنکھوں میں ڈالا۔ پھر کھانا طلب کیا اور خود بھی کھایا اور ساتھ دوسرے لوگوں کو بھی کھلایا۔ پھر فرمایا: یہ صبر جمیل ہے۔

پھر آپؑ نے حکم دیا کہ بچے کو غسل دیا جائے اور خود اُون کا جبہ زیب تن کیا اور اُون کی چادر اپنے دوش پر رکھی اور عمامہ رکھا اور باہر آئے اور اس بچے پر نماز پڑھی۔

حدیث نمبر 10/842

سعد بن عبد الله عن يعقوب بن يزيد عن محمد بن شعيب عن أبي كهمس قال حضرت موت اسماعيل وأبو عبد الله عليه السلام جالس عنده فلما حضره الموت شد لحييه وغمضه وغطى عليه الملحفة ثم أمر بتهيئته فلما فرغ من أمره دعا بكفنه فكتب في حاشية الكفن، اسماعيل يشهد أن لا إله إلا الله. قال الشيخ أيده الله تعالى: (وإن مات ليلا في بيت اسرج فيه مصباح إلى الصباح ولم يترك وحده بل يكون عنده من يذكر الله تعالى ويتلو كتابه أو ما يحسن منه ويستغفر له).

https://www.shiabookspdf.com

جناب الشیخ رحمہ اللہ نے جناب ابو کہمس سے نقل کیا ہے وہ بیان کرتے ہیں کہ جب جناب اسماعیل کی موت کا وقت قریب آیا تو حضرت امام ابو عبداللہ علیہ السلام ان کے پاس موجود تھے۔ جب جناب اسماعیل کی وفات ہو گئی تو آپؑ نے اس کے دونوں جبڑوں کو باندھا اور آنکھوں کو بند کیا اور اس کی تیاری کا حکم دیا۔ جب آپؑ اس کے غسل سے فارغ ہوئے تو آپؑ نے اس کے کفن کو طلب کیا اور کفن کے حاشیہ پر یہ لکھا:

اسماعیل گواہی دیتا ہے: لا الہ الا اللہ۔

رات کے وقت میت کے پاس چراغ روشن کیا جائے

مسئلۃ: جناب الشیخ رحمہ اللہ فرماتے ہیں: اگر بندہ رات کے وقت مر جائے تو جس کمرے یا گھر میں ہے اس

https://www.shiabookspdf.com

https://www.shiabookspdf.com

میں صبح تک چراغ روشن کیا جائے اور میت کو کمرے میں اکیلا نہ چھوڑا جائے بلکہ اس کے پاس اللہ تعالیٰ کا ذکر کیا جائے اور قرآن کی تلاوت کی جائے یا اس کی نیکیوں کو ذکر کیا جائے اور اس کے لیے مغفرت طلب کی جائے۔

حدیث نمبر 11/843

أخبرني الشيخ أيده الله تعالى عن أبي القاسم جعفر بن محمد عن محمد بن يعقوب عن عدة من أصحابنا عن سهل بن زياد عن عثمان بن عيسىٰ عن عدة من أصحابنا قال: لما قبض أبو جعفر عليه السلام أمر أبو عبد الله عليه السلام بالسراج في البيت الذي كان يسكنه حتى قبض أبو عبد الله عليه السلام. ثم أمر أبو الحسن موسىٰ عليه السلام بمثل ذٰلك في بيت أبي عبد الله عليه السلام حتى أخرج به إلى العراق ثم لا أدري ما كان.

جناب الشیخ رحمہ اللہ نے جناب عثمان بن عیسیٰ سے نقل کیا ہے اور انھوں نے اپنے چند اصحاب سے نقل کیا ہے، وہ بیان کرتے ہیں کہ جب حضرت امام ابوجعفر علیہ السلام کا اس دُنیا سے انتقال ہوا تو امام ابوعبداللہ علیہ السلام نے اس گھر میں چراغ روشن کرنے کا حکم دیا جس گھر میں آپ سکونت پذیر تھے اور جب امام ابوعبداللہ علیہ السلام کا انتقال ہوا تو امام ابوالحسن علیہ السلام نے چراغ روشن کرنے کا حکم دیا جب کہ امام ابوعبداللہ علیہ السلام نے حکم دیا تھا۔ اور جب امام ابوالحسن موسیٰ الکاظم علیہ السلام عراق کی طرف چلے گئے۔ پھر میں نہیں جانتا کہ کیا ہوا؟

حدیث نمبر 12/844

وبهذا الاسناد عن محمد بن يعقوب عن علي بن محمد عن صالح بن أبي حماد والحسين بن محمد عن معلى بن محمد جميعا عن الوشا عن أحمد ابن عائذ عن أبي خديجة عن أبي عبد الله عليه السلام قال: ليس من ميت يموت ويترك وحده إلا لعب الشيطان في جوفه.

قال الشيخ أيده الله تعالى: (ولا يترك على بطنه حديدة كما تفعل ذٰلك العامة). سمعنا ذٰلك مذاكرة من الشيوخ رحمهم الله ثم قال الشيخ أيده الله تعالى: (ثم يستعد لغسله فيؤخذ من السدر المسحوق رطل ونحوه من الاشنان شيء يسير ينقي به ومن الكافور الجلال نصف مثقال ان تيسر وإلا ما تيسر منه وان قل ومن الذريرة

https://www.shiabookspdf.com

https://www.shiabookspdf.com

الخالصة من الطيب المعروفة بالقمحة مقدار رطل إلى أكثر من ذلك). فسنذكر هذا عند شرح غسل الميت وتكفينه ان شاء الله تعالى. ثم قال: (ويؤخذ لحنوطه وزن ثلاثة عشر درهما وثلث من الكافور الخام الذي لم تمسه النّار وهو السائغ للحنوط وأوسط أقداره وزن أربعة دراهم واقله وزن مثقال إلا أن يتعذر ذلك).

جناب الشیخ رحمہ اللہ نے جناب ابوخدیجہ سے نقل کیا ہے، انھوں نے حضرت امام ابوعبداللہ علیہ السلام سے نقل کیا ہے کہ آپؑ نے فرمایا: کوئی میت ایسی نہیں جس کو اکیلا چھوڑ دیا جائے مگر یہ شیطان اس کے پیٹ میں کھیلتا ہے (یعنی میت کو اکیلا نہ چھوڑا جائے)۔

میت کے پیٹ پر لوہا نہ رکھا جائے

مسئلة: جناب الشیخ المفید رحمہ اللہ فرماتے ہیں: میت کے شکم پر لوہا نہ رکھا جائے جیسا کہ اہل سنت رکھتے ہیں۔

مسئلة: پھر اس کے غسل کی تیاری کی جائے۔ پھر باریک سدر ایک مثقال لی جائے یا اس کی مثل کوئی تھوڑی سی گھاس لی جائے اور پھر کافور جلال سے آدھا مثقال اگر ممکن ہو ورنہ جتنا میسر ہو اتنا ہی کافی ہے اگرچہ کم ہی ہو۔ اور خوشبو خالص کہ جو خوشبو جو معروف زعفران وغیرہ اس کی مقدار ایک رطل یا اس سے زیادہ۔

جناب الشیخ الطوسی رحمہ اللہ فرماتے ہیں: میت کے غسل وکفن کے ذکر کے وقت ان کی وضاحت بیان کی جائے گی، ان شاء اللہ!

مسئلة: جناب الشیخ المفید رحمہ اللہ فرماتے ہیں: میت کے حنوط کے لیے ساڑھے تیرہ درہم کے وزن کے برابر کافور لیا جائے گا۔ کافور خام ہو وہ نہ ہو جس کو آگ سے گرم کیا گیا ہے اور یہ وزن حنوط کے لیے مستحب وجائز ہے اور اس کی اوسط مقدار چار درہم ہے اور اس سے کم ایک مثقال ہے اگر زیادہ ممکن نہ ہو۔

حدیث نمبر 13/845

أخبرني الشيخ أيده الله تعالى عن أبي القاسم جعفر بن محمد عن محمد بن يعقوب عن علي بن ابراهيم رفعه قال: السنة في الحنوط ثلاثة عشر درهما وثلث اكثره. وقال ان جبرئيل عليه السلام نزل على رسول الله صلى الله عليه وآله بحنوط فكان وزنه

https://www.shiabookspdf.com

https://www.shiabookspdf.com

أربعين درهما فقسمها رسول الله صلى الله عليه وآله ثلاثة اجزاء جزء له وجزء لعلي وجزء لفاطمة عليهم السلام.

جناب الشیخ رحمہ اللہ نے جناب علی بن ابراہیم سے مرفوعاً ذکر کیا ہے کہ آپؑ نے فرمایا: حنوط میں سنت مقدار ساڑھے تیرہ درہم یا اس سے زیادہ ہے۔

آپؑ نے فرمایا: حضرت جبرئیلؑ رسولِ خدا صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے پاس جو حنوط لے کر نازل ہوئے تھے وہ چالیس درہم کے برابر تھا۔ پھر رسولؐ خدا نے اس وزن کو تین حصوں میں تقسیم کیا۔ ایک حصّہ اپنے لیے اور ایک حصّہ حضرت علیؑ اور ایک حصّہ حضرت فاطمہؑ کے لیے قرار دیا۔

حدیث نمبر 14/846

وبهذا الاسناد عن محمد بن يعقوب عن عدة من اصحابنا عن سهل بن زياد عن ابن أبي نجران عن بعض أصحابه عن أبي عبد الله عليه السلام قال: اقل ما يجزى من الكافور للميت مثقال.

https://www.shiabookspdf.com

جناب الشیخ رحمہ اللہ نے جناب ابی ابن نجران سے نقل کیا ہے اور انھوں نے اپنے ایک ساتھی سے نقل کیا اور انھوں نے حضرت امام ابوعبداللہ علیہ السلام سے نقل کیا ہے کہ آپؑ نے فرمایا: میّت کے لیے کافور کی مجزی مقدار ایک مثقال ہے۔

حدیث نمبر 15/847

وفي رواية الكاهلي وحسين بن المختار عن أبي عبد الله عليه السلام قال: القصد من ذلك أربعة مثاقيل.

جناب الشیخ رحمہ اللہ نے حسین بن مختار سے نقل کیا ہے اور انھوں نے حضرت امام ابوعبداللہ علیہ السلام سے نقل کیا ہے کہ کافور سے اوسط مقدار چار مثقال ہے۔

حدیث نمبر 16/848

وروى ذلك الحسين بن سعيد عن محمد بن سنان عن عبد الله بن يحيى الكاهلي والحسين بن المختار عن أبي عبد الله عليه السلام قال: القصد من الكافور اربعة مثاقيل.

https://www.shiabookspdf.com

https://www.shiabookspdf.com

جناب الشیخ رحمۃ اللہ علیہ نے دوسری سند کے ساتھ جناب حسین بن سعید سے نقل کیا ہے اور انھوں نے حضرت امام ابوعبداللہ علیہ السلام سے نقل کیا ہے کہ آپؑ نے فرمایا: کافور کی اوسط مقدار چار مثقال ہے۔

حدیث نمبر 17/849

محمد بن احمد بن يحيى عن محمد بن عيسى بن عبيد عن عبد الرحمن بن أبي نجران عن بعض رجاله عن أبي عبد الله عليه السلام قال قال: اقل ما يجزى من الكافور للميت مثقال ونصف. قال الشيخ ايده الله تعالى: (ويعد له شئ من القطن ويعد الكفن وهو قميص ومئزر وخرقة يشد بها سفله إلى وركيه ولفافة وحبرة وعمامة). يدل على ذلك

جناب الشیخ رحمۃ اللہ علیہ نے جناب عبدالرحمن بن ابی نجران سے اور انھوں نے ایک اور بندے سے نقل کیا ہے اور اس نے حضرت امام ابوعبداللہ علیہ السلام سے نقل کیا ہے کہ آپؑ نے فرمایا: ایک میت کے لیے کم از کم جو کافور مجزی وکافی ہے وہ ایک مثقال اور آدھا مثقال ہے۔

مسئلة: جناب الشیخ المفید رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں: پھر میت کے لیے کچھ روئی اور کفن کو آمادہ کیا جائے اور وہ ایک قمیص اور ایک چادر اور ایک کپڑا کہ جس کے ذریعے میت کے پیچھے والے حصے کو سرین تک باندھا جائے (جس کو لنگوٹ کہا جاتا ہے) ایک لپیٹنے کے لیے چادر اور (یعنی لنگی) اور ایک یمنی چادر اور ایک عمامہ ہے) اور اس پر دلیل ذیل میں ہے۔

حدیث نمبر 18/850

ما رواه الحسين بن سعيد عن زرعة عن سماعة قال سألته عما يكفن به الميت؛ قال: ثلاثة اثواب وإنما كفن رسول الله صلى الله عليه وآله في ثلاثة أثواب ثوبين صحاريين وثوب حبرة والصحارية تكون باليمامة وكفن أبو جعفر عليه السلام في ثلاثة اثواب.

جناب الشیخ رحمۃ اللہ علیہ نے جناب سماعہ سے نقل کیا ہے، وہ بیان کرتے ہیں کہ میں نے آپؑ سے کفن کے بارے میں سوال کیا۔

آپؑ نے فرمایا: تین کپڑے ہیں۔ رسولِ خدا صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کو تین کپڑوں میں کفن دیا گیا۔ دو کپڑے صحاری کی

https://www.shiabookspdf.com

https://www.shiabookspdf.com

دو چادریں اور ایک یمنی چادر تھی۔ نیز امام ابوجعفر الباقر علیہ السلام کا کفن بھی تین کپڑوں میں تھا۔

حدیث نمبر 19/851

علی بن ابراهیم عن ابیه عن اسماعیل عن یونس عن بعض رجاله عن أبی عبد الله وأبی جعفر علیهما السلام قال: الکفن فریضة للرجال ثلاثة اثواب والعمامة والخرقة سنة، وأما النساء ففریضته خمسة اثواب.

جناب الشیخ رحمۃ اللہ علیہ نے جناب یونس سے اور انھوں نے ایک بندے سے اور اس نے امام محمد باقر علیہ السلام اور امام جعفر صادق علیہ السلام سے نقل کیا ہے کہ دونوں معصومینؑ نے فرمایا: مردوں کے لیے واجب کفن تین کپڑے ہیں اور عمامہ اور لنگوٹ سنت ہے۔ اور عورتوں کے لیے واجب کفن ہی پانچ کپڑوں کا ہے۔

حدیث نمبر 20/852

https://www.shiabookspdf.com

علی بن محمد عن محمد بن خالد عن عبد الله المغیرة عن علا عن محمد بن مسلم عن أبی جعفر علیه السلام قال: إذا أردت ان تکفنه فان استطعت أن یکون فی کفنه ثوب کان یصلی فیه نظیف فافعل فان ذلك یستحب ان یکفن فیما کان یصلی فیه.

جناب الشیخ رحمۃ اللہ علیہ نے جناب محمد بن مسلم سے نقل کیا ہے اور انھوں نے حضرت امام ابوجعفر الباقر علیہ السلام سے نقل کیا ہے کہ آپؑ نے فرمایا: جب تو ارادہ کرے کہ میت کو کفن دے اگر تو استطاعت رکھتا ہے۔ میت کو اس کپڑے میں کفن دیا جائے جس میں وہ نماز پڑھتا رہا ہو اور وہ صاف ہو۔ اس میں اس کو کفن دو اور یہ مستحب ہے کہ اس کو اس کپڑے میں کفن دیا جائے جس میں وہ نماز پڑھتا رہا ہو۔

حدیث نمبر 21/853

واخبرنی به الشیخ أیده الله تعالی عن أبی القاسم جعفر ابن محمد عن أبیه عن سعد بن عبدالله عن أحمد بن محمد بن عیسی عن الحسن بن علی ابن فضال عن عبد الله بن بکیر عن زرارة عن أبی جعفر علیه السلام قال: کفن رسول الله صلی الله علیه وآله فی ثلاثة أثواب

ثوبین صحاریین وثوب یمنة عبری أو أظفار والصحیح عندی من ظفار وهما بلدان.

https://www.shiabookspdf.com

https://www.shiabookspdf.com

جناب الشیخ رحمۃ اللہ علیہ نے جناب زرارہ رحمۃ اللہ علیہ سے نقل کیا ہے اور انھوں نے حضرت امام ابوجعفر الباقر علیہ السلام سے نقل کیا ہے کہ آپؑ نے فرمایا: رسولِ خدا صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کو تین کپڑوں میں کفن دیا گیا تھا۔ دو صحاری چادریں تھیں اور ایک چادر یمنی تھی یا اظفار کی تھی (یمینہ اور اظفار ظاہراً دو شہروں کے نام ہیں اور صحارہ بھی شہر کا نام ہے)۔

حدیث نمبر 22/854

وبهذا الاسناد عن علی بن حديد وابن ابي نجران عن حريز عن زرارة قال قلت: لابي جعفر عليه السلام العمامة للميت من الكفن هي؟ قال: لا إنما الكفن المفروض ثلاثة أثواب أو ثوب تام لا اقل منه يواري فيه جسده كله فما زاد فهو سنة إلى أن يبلغ خمسة فما زاد فمبتدع والعمامة سنة وقال امر النبي صلى الله عليه وآله بالعمامة وعمم النبي صلى الله عليه وآله وبعث الينا أبو عبد الله عليه السلام ونحن بالمدينة لما مات أبو عبيدة الحذاء بدينار فأمرنا ان نشتري له حنوطا وعمامة ففعلنا.

https://www.shiabookspdf.com

جناب الشیخ رحمۃ اللہ علیہ نے جناب زرارہ رحمۃ اللہ علیہ سے نقل کیا ہے، وہ بیان کرتے ہیں کہ میں نے حضرت امام ابوجعفر علیہ السلام سے عرض کیا: کیا میت کے کفن میں عمامہ بھی ہے؟

آپؑ نے فرمایا: نہیں، واجب و فرض کفن تین کپڑے ہیں یا حداقل ایک چادر جس میں میت کے جسم کو لپیٹا جاسکے۔ پس ان تین کپڑوں سے جو زیادہ ہے وہ سنت ہے۔ یہاں تک کپڑوں کی تعداد پانچ تک ہوجائے۔ پس جو اس سے زیادہ ہو تو وہ بدعت ہے اور عمامہ سنت ہے۔

آپؑ نے فرمایا: رسولِ خدا صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے عمامہ کا حکم دیا تھا اور رسولِؐ خدا کو بھی عمامہ بندھوایا گیا۔

ہم مدینہ میں تھے تو جناب ابوعبیدہ الحذاء کا انتقال ہوا تو امام ابوعبداللہ علیہ السلام نے ہماری طرف ایک دینار بھیجا اور ہمیں حکم دیا کہ اس سے ہم حنوط اور عمامہ خریدیں تو ہم نے ایسا ہی کیا۔

حدیث نمبر 23/855

وبهذا الاسناد عن احمد بن محمد بن عيسى عن محمد بن سهل عن أبيه قال: سألت أبا الحسن عليه السلام عن الثياب التي يصلي فيها الرجل ويصوم ايكفن فيها؟ قال:

https://www.shiabookspdf.com

https://www.shiabookspdf.com

احب ذٰلك الكفن يعني قميصا، قلت يدرج في ثلاثة اثواب، قال: لا بأس به والقميص احب إلى.

جناب الشیخ رحمۃ اللہ علیہ نے جناب محمد بن سہل سے نقل کیا ہے اور انھوں نے اپنے والد سے نقل کیا اور وہ بیان کرتے ہیں کہ میں نے حضرت ابوالحسن موسیٰ الکاظم علیہ السلام سے سوال کیا: وہ لباس جس میں بندہ نمازیں پڑھتا رہا ہو اور روزے رکھتا رہا ہو تو کیا اس میں کفن دینا جائز ہے؟

آپؑ نے فرمایا: میں اس قمیص میں کفن کو زیادہ پسند کرتا ہوں۔

راوی: میں نے عرض کیا: کیا اس لباس کو کفن میں شامل کیا جا سکتا ہے؟

آپؑ نے فرمایا: اس میں کوئی حرج نہیں اور وہ قمیص مجھے زیادہ پسند ہے۔

حدیث نمبر 24/856

واخبرني الشيخ أيده الله عن أبي القاسم جعفر بن محمد عن محمد بن يعقوب عن عدة من اصحابنا عن سهل بن زياد عن احمد بن محمد بن أبي نصر عن عبد الله بن سنان عن أبي عبد الله عليه السلام قال: الميت يكفن في ثلاثة سوى العمامة والخرقة تشد بها وركيه لكيلا يبدو منه شيء، والخرقة والعمامة لا بد منهما وليستا من الكفن.

جناب الشیخ رحمۃ اللہ علیہ نے جناب عبداللہ بن سنان سے نقل کیا ہے اور انھوں نے حضرت امام ابوعبداللہ علیہ السلام سے نقل کیا ہے کہ آپؑ نے فرمایا: عمامہ اور اس کپڑے کے جس سے دونوں رانوں کو باندھا جاتا ہے تاکہ اس کی شرمگاہ ظاہر نہ ہو۔ اس کے علاوہ کفن تین کپڑوں میں ہے۔ عمامہ اور کپڑا ضروری ہے اور کفن میں سے نہیں ہیں۔

حدیث نمبر 25/857

وبهذا الاسناد عن علي بن ابراهيم عن أبيه عن ابن أبي عمير عن حماد عن الحلبي عن أبي عبد الله عليه السلام قال: كتب ابي في وصيته ان اكفنه بثلاثة اثواب احدها رداء له حبرة كان يصلي فيه يوم الجمعة وثوب آخر وقميص فقلت لابي لم تكتب هذا؟ فقال اخاف أن يغلبك الناس فان قالوا كفنه في اربعة اثواب أو خمسة فلا تفعل قال: وعممني بعد بعمامة وليس تعد العمامة من الكفن إنما يعد ما يلف به الجسد.

https://www.shiabookspdf.com

https://www.shiabookspdf.com

جناب الشیخ رحمہ اللہ نے جناب الحلبی سے نقل کیا ہے اور انھوں نے حضرت امام ابوعبداللہ علیہ السلام سے نقل کیا کہ آپؑ نے فرمایا: میرے والد ماجدؑ نے اپنی وصیت میں لکھا کہ میں ان کو تین کپڑوں میں کفن دوں۔ ایک وہ چادر جس پر نقش ہیں اور اس میں یمنی جمعہ کے دن نماز پڑھتا تھا اور دوسرا ایک اور کپڑا اور ایک قمیص۔

میں نے ان سے عرض کیا کہ آپ نے اس طرح کیوں لکھا ہے؟

آپؑ نے فرمایا: مجھے خوف ہے کہ لوگ تیرے اُوپر غلبہ حاصل نہ کریں وہ تجھے کہیں کہ چار کپڑوں میں یا زیادہ میں کفن دو تو ایسا نہ کرنا۔ مجھے عمامہ بھی باندھنا اور عمامہ کفن میں سے شمار نہیں ہوتا۔ کفن فقط وہ ہے جس میں میت کو ڈھانپا جائے۔

حدیث نمبر 26/858

وبهذا الاسناد عن محمد بن يعقوب عن عدة من اصحابنا عن سهل بن زياد عن ابن محبوب عن معاوية بن وهب عن أبي عبد الله عليه السلام قال: يكفن الميت في خمسة اثواب قميص لا يزر عليه وازار وخرقة يعصب بها وسطه وبرد يلف فيه وعمامة يعتم بها ويلقى فضلها على وجهه. وأما القطن فسنذكره عند شرح التغسيل والتحنيط ان شاء الله تعالى: ثم قال أيده الله تعالى: (وليستعد جريدتان من النخل خضراوان وطول كل واحد منهما قدر عظم الذراع فان لم يوجد من النخل الجريد يعوض منه بالخلاف، فان لم يوجد الخلاف يعوض منه بالسدر، فان لم يوجد شيء من هذه الشجر ووجد غيره من الشجر يعوض عنه به بعد أن يكون رطبا فان لم يوجد شيء من ذلك فلا حرج على الانسان في تركه للاضطرار).

جناب الشیخ رحمہ اللہ نے جناب معاویہ بن وہب سے نقل کیا ہے اور انھوں نے امام ابوعبداللہ علیہ السلام سے نقل کیا ہے کہ آپؑ نے فرمایا: میت کو پانچ کپڑوں میں کفن دیا جائے:

[۱] ایک قمیص جس میں بٹن نہ ہو (مراد کلی ہوئی نہ ہو)

[۲] ایک کپڑا جس سے میت کے درمیان کو باندھا جائے (لنگی)

https://www.shiabookspdf.com

https://www.shiabookspdf.com

[۳] ایک چادر جس سے میت کو لپیٹا جائے۔ [۴] عمامہ

[۵] جو بچ جائے وہ میت کے منہ پر ڈال دیا جائے۔

جناب الشیخ الطوسی رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں کہ بہرحال روئی کے بارے میں اس وقت ذکر کریں گے جب ہم غسل اور حنوط کے بارے میں ذکر کریں گے۔

مسئلۃ: جناب الشیخ المفید رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں: ضروری ہے کہ کھجور کی دو شاخیں جو سبز ہوں ان کو آمادہ کیا جائے۔ ان میں سے ہر ایک کی لمبائی ایک ذراع کے برابر ہو اور اگر کھجور کی شاخیں میسر نہ ہوں تو پھر اس کا عوض بید کے درخت کی شاخیں ہبہ کی جائیں اور اگر وہ بھی میسر نہ ہو تو پھر سدر (بیری) کی دو شاخیں اور اگر وہ بھی میسر نہ ہوں تو پھر جس درخت کی ممکن ہوسکیں وہ آمادہ کی جائیں اور ان کے لیے ضروری ہیں وہ تازہ اور سبز ہونی چاہئیں اور کوئی بھی میسر نہ ہو تو اضطراری صورت میں ترک کرنے میں کوئی حرج نہیں ہے۔

حدیث نمبر 27/859

https://www.shiabookspdf.com

اخبرنی الشیخ ایدہ اللہ تعالیٰ عن ابی القاسم جعفر ابن محمد عن محمد بن یعقوب عن عدۃ من اصحابنا عن سھل بن زیاد عن غیر واحد من اصحابنا قالوا قلنا لہ جعلنا اللہ فداک ان لم نقدر عَلَی الجریدۃ؛ فقال: عود السدر قلت فان لم نقدر عَلَی السدر؛ فقال: عود الخلاف.

جناب الشیخ رحمۃ اللہ علیہ نے جناب سھل بن زیاد سے نقل کیا ہے اور انھوں نے اپنے ساتھیوں سے نقل کیا، وہ بیان کرتے ہیں کہ ہم نے آپؑ سے عرض کیا: ہم آپؑ پر قربان ہوجائیں۔ اگر ہم کھجور کی شاخوں کو نہ پائیں تو کیا کریں؟

آپؑ نے فرمایا: بیری کی شاخیں فراہم کرو۔

میں نے عرض کیا کہ اگر وہ بھی میسر نہ ہو تو؟

آپؑ نے فرمایا: پھر بید کی شاخیں فراہم کرو۔

حدیث نمبر 28/860

وبھذا الاسناد عن علی بن ابراھیم عن علی بن محمد القاسانی عن محمد بن محمد عن علی

https://www.shiabookspdf.com

https://www.shiabookspdf.com

بن بلال انه كتب إليه يسأله عن الجريدة إذا لم نجد نجعل بدلها غيرها في موضع لا يمكن النخل؟ فكتب: يجوز إذا اعوزت الجريدة والجريدة افضل وبه جائت الرواية.

جناب الشیخ علیہ الرحمہ نے جناب علی بن بلال سے نقل کیا ہے، وہ بیان کرتے ہیں کہ میں نے امام علیہ السلام کی خدمت میں خط لکھا اور آپؑ سے کھجور کی شاخوں کے بارے میں سوال کیا: اگر ہم جریدتین نہ پائیں تو کیا ہم اس کا بدل وعوض لے سکتے ہیں کیونکہ ممکن ہے کہ اس علاقے یا شہر میں کھجور کے درخت نہ ہوتے ہوں۔

آپؑ نے جواب میں لکھا: اگرچہ افضل کھجور کی شاخیں ہیں اور روایت میں بھی اسی کا ذکر ہے لیکن اگر وہ میسر نہ ہوں تو اس کو عوض کیا جاسکتا ہے۔

حدیث نمبر 29/861

وروى علي بن ابراهيم في رواية اخرى قال: يجعل بدلها عود الرمان. قال الشيخ أيده الله تعالى: (ولا يقطع شيء من اكفان الميت بحديد ولا يقرب النّار ببخور ولا غيره).

https://www.shiabookspdf.com

قال مصنف هذا الكتاب: سمعنا ذلك مذاكرة عن الشيوخ رحمهم الله وعليه كان عملهم.

جناب الشیخ علیہ الرحمہ نے نقل کیا ہے کہ جناب علی بن ابراہیم نے ایک اور روایت میں ذکر کیا ہے کہ جریدتین کے عوض انار کی شاخیں بھی لی جاسکتی ہیں۔

مسئلۃ: جناب الشیخ المفید علیہ الرحمہ فرماتے ہیں: کفن کے کپڑوں میں سے کسی کپڑے کو لوہے سے نہ کاٹا جائے اور اس کو آگ کے قریب نہ کیا جائے۔ آگ سے دھونی وغیرہ نہ دی جائے۔ اس کتاب کے مصنف فرماتے ہیں کہ ہم نے علماء کا مذاکرہ اس مسئلہ پر سنا ہے کہ وہ اس پر ہی عمل کرتے تھے۔

حدیث نمبر 30/862

وأخبرني الشيخ أيده الله تعالى عن أبي القاسم جعفر ابن محمد عن محمد بن يعقوب عن علي بن ابراهيم عن أبيه عن ابن أبي عمير عن بعض أصحابه عن ابي عبد الله عليه السلام قال: لا يجمر الكفن.

https://www.shiabookspdf.com

https://www.shiabookspdf.com

جناب الشیخ رحمۃ اللہ علیہ نے جناب ابن ابی عمیر سے نقل کیا ہے اور انھوں نے اپنے ایک ساتھی سے نقل کیا ہے اور اس نے امام ابوعبداللہ علیہ السلام سے نقل کیا ہے کہ آپؑ نے فرمایا: کفن کو آگ سے دھونی نہ دو۔

حدیث نمبر 31/863

وبهذا الاسناد عن محمد بن يعقوب عن عدة من اصحابنا عن أحمد بن محمد الكوفي عن ابن جمهور عن أبيه عن محمد بن سنان عن المفضل بن عمر قال وحدثنا عبد الله بن عبد الرحمن عن حريز عن محمد بن مسلم عن أبي عبد الله عليه السلام قال قال أمير المؤمنين عليه السلام: لا تجمروا الاكفان ولا تمسوا موتاكم بالطيب إلا بالكافور فان الميت بمنزلة المحرم.

جناب الشیخ رحمۃ اللہ علیہ نے جناب محمد بن مسلم سے نقل کیا ہے اور انھوں نے امام ابوعبداللہ علیہ السلام سے نقل کیا ہے، آپؑ فرماتے ہیں کہ امیر المومنین علی علیہ السلام نے فرمایا: کفنوں کو آگ سے دھونی نہ دو اور کافور کے علاوہ اپنے مردے کو کوئی اور خوشبو نہ لگاؤ کیونکہ میت محرم کی منزلت پر ہے (گویا اس نے احرام باندھا ہوا ہے اور محرم کوئی خوشبو نہیں لگا سکتا)۔

حدیث نمبر 32/864

وبهذا الاسناد عن علي بن ابراهيم عن أبيه عن النوفلي عن السكوني عن أبي عبد الله عليه السلام ان النبي صلى الله عليه وآله نهى أن تتبع جنازة بمجمرة.

جناب الشیخ رحمۃ اللہ علیہ نے جناب السکونی سے نقل کیا ہے اور انھوں نے امام ابوعبداللہ علیہ السلام سے نقل کیا ہے کہ آپؑ نے فرمایا: رسولِ خدا صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے میت کے پیچھے آتش دان کو لے کر چلنے سے منع فرمایا ہے۔

حدیث نمبر 33/865

فاما ما رواه غياث بن ابراهيم عن أبي عبد الله عن أبيه عليهما السلام انه كان يجمر الميت بالعود فيه المسك وربما جعل عَلَى النعش الحنوط وربما لم يجعله، وكان يكره ان يتبع الميت بالمجمرة. فهذا محمول على ضرب من التقية لانه مذهب كثير من العامة، ويزيده ما ذكرنا بيانا.

https://www.shiabookspdf.com

https://www.shiabookspdf.com

جناب الشیخ رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں کہ وہ روایت جسے جناب غیاث بن ابراہیم نے نقل کیا اور انھوں نے امام ابوعبداللہ علیہ السلام سے اور انھوں نے اپنے والد ماجدؑ سے نقل کیا ہے کہ آپؑ بعض اوقات میت کو اس لکڑی سے دھونی دیتے تھے جس میں کستوری ہوتی تھی اور بعض اوقات آپؑ اس تخت یا چارپائی کہ جس پر میت ہوتی تھی اس پر کافور ڈالتے تھے اور بعض اوقات نہیں ڈالتے تھے۔ اور میت کے پیچھے آتش دان لے کر چلنا مکروہ قرار دیتے تھے۔

جناب الشیخ الطوسی رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں: ان روایات کو تقیہ پر حمل کیا جائے گا کیونکہ عامہ میں سے اکثر کے مذہب کے مطابق ہیں اور ان کے علاوہ مزید ہم بیان کرتے ہیں۔

حدیث نمبر 34/866

ما رواه الحسن بن محبوب عن أبي حمزة قال قال أبو جعفر عليه السلام: لا تقربوا موتاكم النّار يعني الدخنة.

جناب الشیخ رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں: وہ روایت جسے جناب الحسن بن محبوب نے جناب ابوحمزۃ سے نقل کیا ہے اور انھوں نے بیان کیا ہے کہ امام ابوجعفر الباقر علیہ السلام نے فرمایا: اپنے مردوں کے پاس آگ مت کرو، یعنی ان کو دھونی نہ دو۔

حدیث نمبر 35/867

فأما ما رواه أحمد بن محمد عن الحسن بن علي بن بنت الياس عن عبد الله بن سنان عن أبي عبد الله عليه السلام قال: لا بأس بدخنة كفن الميت وينبغي للمرء المسلم أن يدخن ثيابه إذا كان يقدر. فالوجه فيه التقية لانه موافق للعامة. ثم قال الشيخ أيده الله تعالى: (ويستحب أن يكون احدى اللفافتين حبرة). فقد مضى ما يدل على ذلك، ويدل عليه ايضا.

جناب الشیخ رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں کہ وہ روایت جس کو جناب عبداللہ بن سنان نے امام ابوعبداللہ علیہ السلام سے نقل کیا ہے اور آپؑ نے فرمایا: کفن کو دھونی دینے میں کوئی حرج نہیں ہے اور ایک مسلمان مرد کو چاہیے کہ اگر ممکن ہو تو اپنے کپڑوں کو دھونی دیا کرے۔

جناب الشیخ الطوسی رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں: یہ روایت بھی تقیہ پر حمل کی جائے گی کیونکہ یہ بھی عامہ کے مذہب کے

https://www.shiabookspdf.com

https://www.shiabookspdf.com

موافق ہے۔

مسئلہ: جناب الشیخ المفید رحمہ اللہ فرماتے ہیں: مستحب ہے کہ دو چادروں میں سے ایک چادر یمنی ہو۔

جناب الشیخ الطوسی رحمہ اللہ فرماتے ہیں: اس پر جو روایات دلالت کرتی ہیں وہ بیان ہو چکی ہیں اور مزید اس پر دلیل ذیل میں ہے۔

حدیث نمبر 36/868

ما أخبرني به الشيخ أيده الله تعالى عن أبي القاسم جعفر ابن محمد عن محمد بن يعقوب عن عدة من أصحابنا عن سهل بن زياد عن أيوب بن نوح عمن رواه عن أبي مريم الانصاري عن أبي جعفر عليه السلام ان الحسن بن علي عليه السلام كفن اسامة بن زيد ببرد حبرة، وان علياً عليه السلام كفن سهل بن حنيف ببرد أحمر حبرة.

جناب الشیخ رحمہ اللہ نے جناب ابومریم الانصاری سے نقل کیا ہے اور انہوں نے امام ابوجعفر الباقر علیہ السلام سے نقل کیا ہے کہ امام الحسن بن علی علیہما السلام نے اسامہ بن زید کو یمنی چادر کا کفن دیا تھا اور امام علی علیہ السلام نے سہل بن حنیف کو یمنی سرخ چادر کا کفن دیا تھا۔

حدیث نمبر 37/869

وأخبرني الشيخ أيده الله تعالى عن أبي القاسم جعفر بن محمد عن أبيه عن سعد بن عبدالله عن أحمد بن محمد بن عيسى عن محمد بن اسماعيل بن بزيع عن علي بن النعمان عن أبي مريم الانصاري قال سمعت أبا جعفر عليه السلام يقول: كفن رسول الله صلى الله عليه وآله في ثلاثة أثواب برد احمر حبرة وثوبين ابيضين صحاريين، قلت له وكيف صلى عليه؛ قال سجي بثوب وجعل وسط البيت فإذا دخل عليه قوم داروا به وصلوا عليه ودعوا له ثم يخرجون ويدخل آخرون، ثم دخل علي عليه السلام القبر فوضعه على يديه وأدخل معه الفضل بن عباس فقال رجل من الانصار من بني الخيلاء يقال له أوس بن خولي انشدكم الله ان تقطعوا حقنا فقال له علي عليه السلام

https://www.shiabookspdf.com

https://www.shiabookspdf.com

ادخل فدخل معهما، فسألته اين وضع السرير؟ فقال: عند رجل القبر وسل سلا، قال وقال ان الحسن بن علی علیه السلام كفن اسامة بن زيد فی برد حبرة وان علياً عليه السلام كفن سهل بن حنيف فی برد احمر حبرة.

جناب الشیخ رحمہ اللہ نے ابومریم انصاری سے نقل کیا، وہ بیان کرتے ہیں کہ میں نے امام ابوجعفر علیہ السلام سے سنا ہے کہ آپ نے بیان کیا ہے کہ رسولِ خدا صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کو تین کپڑوں میں کفن دیا گیا۔ ایک سرخ یمنی چادر اور دو سفید چادریں ہیں جو صحاری تھی۔

راوی: میں نے عرض کیا: آپؐ پر نماز کیسے پڑھائی گئی تھی۔

آپؑ نے فرمایا: آپؐ کو تخت پر کپڑے میں لپیٹ کر رکھا اور گھر کے درمیان رکھ دیا۔ پس لوگ گھر میں داخل ہوتے تو آپؐ کا طواف کرتے اور آپؐ پر درود پڑھتے اور دُعا کرتے اور باہر چلے جاتے۔ پھر دوسرے داخل ہوتے۔ پھر حضرت علیؑ قبر میں داخل ہوئے اور انھوں نے رسولِ خدا کو ہاتھوں پر اُٹھایا اور آپؐ کے ساتھ قبر میں جناب فضل بن عباس بھی داخل ہوئے۔ انصار کے ایک قبیلہ بنی الحبلا کے بندے کہ جس کا نام اوس بن خولی تھا اس نے عرض کیا کہ خدا کی قسم! تم لوگوں نے ہمارے حق کو قطع کردیا اور ہمیں اس شرف سے محروم رکھا ہے تو حضرت علیؑ نے اس کو بھی قبر میں اُتار لیا۔ وہ بھی ان دونوں کے ساتھ داخل ہوگیا۔

راوی: میں نے عرض کیا کہ آپ کے تخت کو کہاں رکھا گیا تھا؟

آپؑ نے فرمایا: قبر کے قدموں والی جانب رکھا گیا تھا۔

راوی بیان کرتا ہے کہ امام ابوجعفر علیہ السلام نے فرمایا کہ امام حسن بن علی علیہما السلام نے جناب اسامہ بن زید کو یمنی چادر میں کفن دیا تھا اور حضرت علیؑ نے جناب سہل بن حنیف کو سرخ یمنی چادر میں کفن دیا تھا۔

حدیث نمبر 38/870

محمد بن أحمد بن يحيى عن أحمد بن الحسن بن علی عن عمرو بن سعيد عن مصدق بن صدقة عن عمار بن موسى عن أبي عبد الله عليه السلام قال: الكفن يكون بردا فان لم يكن بردا فاجعله كله قطنا فان لم تجد عمامة قطن فاجعل العمامة سابريا.

https://www.shiabookspdf.com

https://www.shiabookspdf.com

قال الشيخ أيده الله تعالى: (فإذا أراد المتولى لامر الميت غسله فليرفعه على ساجة أو شبهها موجها إلى القبلة باطن رجليه إليها ووجهه تلقاها حسب ما وجهه عند وفاته، ثم ينزع قميصه ان كان عليه قميص من فوقه إلى سرته يفتق جيبه أو يخرقه ليتسع عليه فى خروجه، ثم يضع على عورته ما يسترها، ثم يلين أصابع يديه برفق فان تصعبت تركها ويأخذ السدر فيضعه فى اجانة وشبهها من الاوانى النظاف ويصب عليه الماء، ثم يضربه حتى تجتمع رغوته على رأس الماء فإذا اجتمعت اخذها يكفيه فجعلها فى اناء نظيف كاجانة أو طست أو ما اشبههما ثم يأخذ خرقة نظيفة فيلف بها يده من زنده إلى اطراف أصابعه اليسرى ويضع عليها شيئًا من الاشنان الذى كان أعده ويغسل بها مخرج النجو منه ويكون معه آخر يصب عليه الماء فيغسله حتى ينقيه، ثم يلقى الخرقة من يده ويغسل يديه جميعا بماء قراح ثم يوضى الميت فيغسل وجهه وذراعيه ويمسح برأسه وظاهر قدميه، ثم يأخذ رغوة السدر فيضعه على رأسه ويغسله ويغسل لحيته بمقدار تسعة ارطال من ماء السدر، ثم يقلبه على مياسره ليبدو له ميامنه ويغسلها من عنقه إلى تحت قدميه بمثل ذلك من ماء السدر ولا يجعله بين رجليه فى غسله بل يقف من جانبه، ثم يقلبه على جانبه الايمن ليبدو له مياسره فيغسلها كذلك، ثم يرده إلى ظهره فيغسله من أم رأسه إلى تحت قدميه من ماء السدر كما غسل رأسه بنحو التسعة الارطال من ماء السدر إلى اكثر من ذلك ويكون صاحبه يصب عليه الماء وهو يمسح ما يمر عليه يده من جسده وينظفه ويقول وهو يغسله: (اللهم عفوك عفوك) ثم يهراق ماء السدر من الاوانى ويصب فيها ماء قراحا ويجعل فيه ذلك الجلال من الكافور الذى كان أعده ويغسل رأسه به كما غسله بماء السدر ويغسل جانبه الايمن ثم الايسر ثم صدره كما ذكرناه فى الغسلة الاولى ويهراق ما بقى فى الاوانى من ماء الكافور ويجعل فيها ماء قراحا لا شئ فيه ويغسله الغسلة الثالثة كالاولى والثانية ويمسح بطنه فى الغسلة الاولى مسحا رفيقا ليخرج ما لعله بقى من الثفل فى جوفه مما لو لم يدفعه بالمسح لخرج منه بعد الغسل فانتقض به

https://www.shiabookspdf.com

https://www.shiabookspdf.com

أو خرج في اكفانه و كذلك يمسح بطنه في الغسلة الثانية فان خرج في الغسلتين منه شيئ أزاله عن مخرجه مما أصاب جسده بالماء ولا يمسح بطنه في الثالثة).

جناب الشیخ رحمہ اللہ نے جناب عمار بن موسیٰ سے نقل کیا ہے اور انھوں نے جناب امام ابوعبداللہ علیہ السلام سے نقل کیا ہے کہ آپؑ نے فرمایا: کفن یمنی چادر کا ہونا چاہیے اور اگر وہ ممکن ہو تو پھر اُونی ہونا چاہیے۔ اور اگر وہ بھی نہ ہو تو پھر عمامہ اُونی ہو اور دوسرا سابری کا ہونا چاہیے۔

غسل میت کا طریقہ

مسئلۃ: جناب الشیخ المفید رحمہ اللہ فرماتے ہیں: جب میت کے اُمور کا متولی میت کو غسل دینے کا ارادہ کرے تو اس کو چاہیے کہ وہ میت کو آرام سے اُٹھائے اور کسی تختے پر رکھے یا جو اس کی مثل ہو اس پر رکھے اور اس کو چت لٹائے اور یوں رکھے کہ اس کے منہ کا رُخ قبلہ کی طرف ہو اور اس کے دونوں قدموں کا باطن بھی قبلہ رُخ ہو اور اس کو یوں لٹایے جیسے اس کی موت کے وقت اس کو لٹایا تھا۔

https://www.shiabookspdf.com

پھر اس کی قمیص کو اس سے اُتار لیا جائے اگر اس پر قمیص ہو اور اس کو اُوپر کی طرف سے اُتارا جائے، اس کے گریبان کو پھاڑا جائے یا کھولا جائے تا کہ اس کو اُتارنا آسان ہوجائے اور پھر اس کی شرمگاہ پر وہ چیز رکھی جائے جس سے وہ چھپ جائے کپڑا وغیرہ۔ پھر اس کے ہاتھوں کی انگلیوں کو نرمی سے ملا جائے تا کہ وہ سیدھی ہوجائیں اور اگر وہ سخت ہوں تو ان کو چھوڑ دیا جائے۔ پھر بیری کو لیا جائے اور اس کی ٹب یا کسی دوسرے صاف برتن میں ڈالا جائے اور اس پر پانی ڈالا جائے اور پھر اس کو یوں ہلایا جائے کہ پانی کے اُوپر جھاگ آجائے۔ پس جب پانی پر بیری کی جھاگ آجائے تو پھر اس کو دونوں ہاتھوں سے جمع کرکے اُٹھائے اور کسی صاف برتن میں ڈال لے جیسا کہ ٹب یا طشت وغیرہ۔

پھر وہ کپڑے کا ایک ٹکڑا لے اور اس کو اپنے بائیں ہاتھ کے پچھے سے لے کر انگلیوں تک لپیٹ لے اور پھر وہ کوئی گھاس یا بوٹی اس ہاتھ پر رکھے اور اس کے ذریعے میت کے مقامِ پاخانہ کو اچھی طرح دھوئے اور جو دوسرا بندہ ہو وہ اس پر پانی ڈالے۔ پھر اس کو دھوئے کہ وہ صاف و پاک ہوجائے۔ پھر اس کپڑے کو اپنے ہاتھ سے اُتار کر پھینک دے اور صاف پانی سے اپنے دونوں ہاتھوں کو دھوئے۔ پھر وہ میت کو وضو کروائے۔ اس کے چہرے کو

https://www.shiabookspdf.com

https://www.shiabookspdf.com

دھوئے اور دونوں بازوؤں کو کہنیوں سے انگلیوں کی طرف دھوئے اور پھر اس کے سر کا مسح کرے اور اس کے بعد اس کے قدموں پر مسح کرے۔ پھر وہ بیری کی جھاگ کو لے اور میت کے سر پر رکھے اور اس کے ذریعے اس کے سر اور داڑھی کو دھوئے اور نو رطل پانی سدر سے سر اور چہرے کو دھوئے۔ پھر وہ میت کو بائیں جانب کروٹ دے اور دائیں جانب کو پہلے دھوئے۔ اس جانب کو گردن سے لے کر قدموں کے نیچے تک کو دھوئے اور سدر کے پانی سے دھوئے اور غسل دینے والا میت کو اپنے دونوں قدموں کے درمیان قرار نہ دے بلکہ وہ میت کے ایک جانب کھڑا ہو کر غسل دے۔ پھر وہ میت کو دائیں جانب کروٹ دے اور پھر بائیں جانب کو گردن سے قدموں کے نیچے تک دھوئے جیسا کہ اس کے دائیں جانب کو دھویا تھا۔ پھر وہ اس کو پشت پر واپس پلٹا دے اور سر سے قدموں کے نیچے تک دھوئے جیسا کہ اس نے اس کے سر کو نو رطل بیری کے پانی سے دھویا تھا ویسے ہی یا اس سے زیادہ سے دھوئے اور اس کا ساتھی پانی ڈالے اور وہ جسم پر ہاتھ پھیرے اور صاف کرے اور ساتھ ساتھ یوں کہے: اللھم عفوک عفوک، جب سدر کے پانی سے غسل پورا کرے تو باقی پانی گرا دے اور پھر اس برتن میں خالص پانی ڈالے اور پھر اس میں کافور ڈالے کہ جو غسل کے لیے مہیا کیا گیا ہو اور پھر اس کو پانی میں حل کرے۔ پھر اس کافور کے پانی کے ساتھ میت کے سر کو اسی طرح دھوئے جس طرح سدر کے پانی سے دھویا تھا۔ اور پھر اسی طرح میت کی دائیں جانب کو اور پھر بائیں جانب کو اور پھر اس کے سینہ کو دھوئے جیسا کہ ہم نے پہلے غسل میں بیان کیا ہے۔ اور کافور کا پانی جو بچ جائے اس کو گرا دے اور پھر اس برتن میں خالص پانی ڈالے اور اس میں کسی چیز کی ملاوٹ نہ کرے اور پھر میت کے پہلے غسل کی مانند خالص پانی کے ساتھ غسل دے۔ پہلے غسل اور دوسرے غسل دیتے وقت میت کے شکم کو نرمی سے ملے تا کہ اگر کوئی نجاست شکم میں ہے تو وہ خارج ہو جائے ورنہ وہ غسل کے بعد خارج ہو جائے گی۔ پھر وہ غسل کو باطل کر دے گی یا کفن میں لگ جائے گی۔ ایسے دوسرے غسل کے وقت بھی شکم کو آہستہ سے ملا جائے۔ اور اگر کوئی نجاست نکل آئے تو پھر اس مقام کو بھی دھویا جائے اور جسم کے جس حصے کو لگے گی اس کو بھی دھویا جائے۔ آخری غسل کے وقت شکم کو مسح نہ کیا جائے۔

حدیث نمبر 39/871

محمد بن عیسٰی الیقطینی عن یعقوب بن یقطین قال سئلت أبا الحسن الرضا علیه

https://www.shiabookspdf.com

https://www.shiabookspdf.com

السلام عن الميت كيف يوضع عَلَى المغتسل موجها وجهه نحو القبلة، أو يوضع على يمينه ووجهه نحو القبلة، قال: يوضع كيف تيسر فإذا طهر وضع كما يوضع في قبره.

جناب الشیخ رحمۃ اللہ علیہ نے جناب یعقوب بن یقطین سے نقل کیا ہے، وہ بیان کرتے ہیں کہ میں نے حضرت امام ابوالحسن الرضا علیہ السلام سے میت کے بارے میں سوال کیا کہ میت کو غسل دیتے وقت کس طرح رکھا جائے ؟ کیا اس طرح رکھا جائے کہ وہ اُس کا چہرہ قبلہ کی طرف ہو اور قدموں کے باطن بھی قبلہ کی طرف ہوں یا اس کو دائیں جانب رکھا جائے اور اس کا چہرہ قبلہ رُخ ہو؟

آپؑ نے فرمایا: جیسے ممکن ہو اور جب پاک ہوجائے تو پھر یوں رکھو جیسے قبر میں رکھا جائے گا۔

حدیث نمبر 40/872

ابن أبي عمير عن هشام بن سالم عن سليمان بن خالد قال سمعت أبا عبد الله عليه السلام يقول: إذا مات لاحدكم ميت فسجوه تجاه القبلة وكذلك إذا غسل يحفر له موضع المغتسل تجاه القبلة فيكون مستقبل باطن قدميه ووجهه القبلة.

جناب الشیخ رحمۃ اللہ علیہ نے جناب سلیمان بن خالد سے نقل کیا ہے اور وہ بیان کرتے ہیں کہ میں نے حضرت امام ابوعبداللہ علیہ السلام سے سنا ہے کہ آپؑ نے فرمایا: جب تم میں سے کوئی مرجائے تو اس کو قبلہ رُخ لٹاؤ اور ایسے ہی جب اس کو غسل دینا چاہو تو غسل کے محل میں قبلہ کے رُخ گڑھا کھودو تاکہ میت کے قدموں کا باطن قبلہ رُخ ہو اور اس کا چہرہ بھی قبلہ رُخ ہو۔

حدیث نمبر 41/873

أخبرني الشيخ أيده الله تعالى عن أبي القاسم جعفر بن محمد وأبي غالب الزراري وغيره عن محمد بن يعقوب، واخبرني الحسين بن عبيد الله عن عدة من اصحابنا عن محمد بن يعقوب عن عدة من اصحابنا عن سهل بن زياد عن الحسن بن محبوب عن محمد بن سنان عن عبد الله الكاهلي قال سألت: أبا عبد الله عليه السلام عن غسل الميت فقال: استقبل بباطن قدميه القبلة حتى يكون وجهه مستقبل القبلة ثم تلين مفاصله

https://www.shiabookspdf.com

https://www.shiabookspdf.com

فان امتنعت عليك فدعها ثم ابدء بفرجه بماء السدر والحرض فاغسله ثلاث غسلات وأكثر من الماء وامسح بطنه مسحا رفيقا ثم تحول إلى رأسه فابدء بشقه الايمن من لحيته ورأسه ثم تثني بشقه الايسر من رأسه ولحيته ووجهه فاغسله برفق واياك والعنف واغسله غسلا ناعما، ثم اضجعه على شقه الايسر ليبدو لك الايمن ثم اغسله من قرنه إلى قدمه وامسح يدك على ظهره وبطنه بثلاث غسلات ثم رده على جنبه الايمن حتى يبدو لك الايسر فغسله بماء من قرنه إلى قدمه وامسح يدك على ظهره وبطنه بثلاث غسلات، ثم رده على قفاه فابدء بفرجه بماء الكافور فاصنع كما صنعت أول مرة اغسله بثلاث غسلات بماء الكافور والحرض وامسح يدك على بطنه مسحا رفيقا ثم تحول إلى رأسه فاصنع كما صنعت اولا بلحيته من جانبيه كليهما ورأسه ووجهه بماء الكافور ثلاث غسلات، ثم رده إلى الجانب الايسر حتى يبدو لك الايمن ثم اغسله من قرنه إلى قدمه ثلاث غسلات وادخل يدك تحت منكبيه وذراعيه ويكون الذراع والكف مع جنبه ظاهرة كلما غسلت شيئًا منه أدخلت يدك تحت منكبيه وفي باطن ذراعيه ثم رده على ظهره ثم اغسله بماء القراح كما صنعت أولا تبدأ بالفرج، ثم تحول إلى الرأس واللحية والوجه حتى تصنع كما صنعت أولا بماء قراح، ثم اذفره بالخرقة ويكون تحتها القطن تذفره به إذفارا قطنا كثيرا ثم تشد فخذيه على القطن بالخرقة شدا شديدا حتى لا يخاف أن يظهر شيء وإياك أن تقعده أو تغمز بطنه وإياك أن تحشو في مسامعه شيئًا فان خفت أن يظهر من المنخر شيء فلا عليك أن تصير ثم قطنا فان لم تخف فلا تجعل فيه شيئًا ولا تخلل اظفاره، وكذلك غسل المرأة.

جناب الشیخ رحمۃ اللہ علیہ نے عبداللہ الکاہلی سے نقل کیا ہے، وہ بیان کرتے ہیں کہ میں نے حضرت امام ابوعبداللہ علیہ السلام سے میت کے غسل کے بارے میں سوال کیا۔

آپؑ نے فرمایا: میت کو یوں لٹایا جائے کہ اس کے قدموں کے تلوے قبلہ رُخ ہوں تاکہ اس کا چہرہ بھی قبلہ رُخ ہو جائے۔ پھر اس کے جوڑوں کو آہستہ آہستہ نرمی سے ملا جائے اور اگر وہ سخت ہو چکے ہیں تو ان کو چھوڑ دیا جائے۔

https://www.shiabookspdf.com

https://www.shiabookspdf.com

پھر غسل کی ابتدا کرو اور اس کی شرمگاہ کو بیری کے پانی اور گھاس سے دھوؤ اور پھر اس کو تین غسل دو اور زیادہ پانی کے ساتھ اور اس کے شکم کو نرمی سے ملو۔ پھر اس کے سر کی طرف آؤ۔ پھر اس کے سر اور داڑھی کے بائیں جانب سے ابتدا کرو اور پھر اس کے سر اور داڑھی کے بائیں جانب کو غسل دو اور اس کے چہرے کو بھی اور میّت کو آرام اور نرمی سے غسل دو۔ سختی کرنے سے بچو اور پھر اس کو بائیں پہلو پر کروٹ دو اور دائیں جانب سے شروع کرو اور اس کے کندھے سے پاؤں کے تلوؤں تک اس کو دھوؤ اور اس کی کمر اور شکم پر تینوں غسلوں میں ہاتھ پھیرو۔

پھر اس کو دائیں جانب کروٹ دو تا کہ بایاں پہلو تیرے سامنے آئے اور پھر اس کی گردن سے شروع کر کے قدموں کے تلوؤں تک دھوؤ اور تین دفعہ اس کو غسل دو اور ہر بار کمر اور شکم پر ہاتھ پھیرو تا کہ کوئی جگہ رہ نہ جائے۔

پھر اس کو دوبارہ تخت پر چت لٹا دو اور پھر کافور کے پانی سے اس کی شرمگاہ سے شروع کرو۔ جیسے تُو نے پہلی مرتبہ بیری کے پانی سے کیا تھا۔ ویسے ہی کافور کے پانی سے دھوؤ۔ شرمگاہ کو کافور کے پانی سے تین مرتبہ دھوؤ اور اس کے شکم پر نرمی سے ہاتھ پھیرو تا کہ کوئی چیز اس کے شکم میں ہے تو وہ نکل جائے۔ پھر اس کے سر کی طرف آؤ جیسے تُو نے پہلی مرتبہ کیا تھا۔ ویسے اس کے سر اور داڑھی کی دونوں جانب کو کافور کے پانی سے تین مرتبہ دھوؤ۔

https://www.shiabookspdf.com

پھر اس کو بائیں پہلو پر کرو اور اس کے دائیں پہلو کو اس کی گردن سے قدموں کے تلوؤں تک دھوؤ اور تین مرتبہ یوں اس جانب کو غسل دو۔ پھر اس کو دائیں پہلو پر کروٹ دو اور پھر اس کی بائیں جانب کو ایسے ہی تین دفعہ غسل دو اور اس کی بغلوں میں ہاتھ داخل کر کے اس کو بھی اچھی طرح دھوؤ اور اس کے بازوؤں کے ظاہر اور باطن کو ہاتھوں سے اچھی طرح دھوؤ۔

پھر میّت کو تخت پر چت لٹا دو۔ پھر خالص پانی کے ساتھ غسل دو جیسے تُو نے پہلے غسل میں اس کی شرمگاہ سے شروع کیا تھا۔ ویسے ہی اب بھی وہاں سے شروع کرو۔ پھر اس کے سر اور داڑھی کو بھی ویسے ہی تین مرتبہ غسل دو اور دوسرے حصوں کو تین تین دفعہ خالص پانی سے غسل دو۔ پھر اس کے کپڑے کے ساتھ کہ اس کے نیچے زیادہ روئی رکھو اور اس کی دونوں رانوں کو مضبوطی سے باندھ دو تا کہ یہ خوف باقی نہ رہے کہ اب اس سے کوئی چیز نکلے گی۔

میّت کو بٹھانے سے بچو اور اس کے شکم کو فشار سے بچو اور اس کے کانوں میں کوئی چیز نہ رکھو اور اگر تمہیں خوف ہو کہ اس کے منخر سے کسی چیز کے نکلنے کا خوف ہو تو پھر اس میں روئی رکھی جا سکتی ہے اور اگر یہ خوف نہیں تو پھر نہیں

https://www.shiabookspdf.com

https://www.shiabookspdf.com

اور اس کے ناخن نہ کاٹو۔ اور عورت کا غسل کا طریقہ بھی اسی طرح ہے۔

حدیث نمبر 42/874

وبهذا الاسناد عن محمد بن يعقوب عن علي بن ابراهيم عن أبيه عن ابن أبي عمير عن حماد عن الحلبي عن أبي عبد الله عليه السلام قال: إذا أردت غسل الميت فاجعل بينك وبينه ثوباً يستر عورته إما قميصاً وإما غيره ثم تبدأ بكفيه وتغسل رأسه ثلاث مرات بالسدر ثم ساير جسده وابدأ بشقه الايمن فإذا أردت أن تغسل فرجه فخذ خرقة نظيفة فلفها على يدك اليسرى، ثم ادخل يدك من تحت الثوب الذي على فرج الميت فاغسله من غير أن ترى عورته. فإذا فرغت من غسله بالسدر فاغسله مرة اخرى بماء وكافور وشيئ من حنوطه ثم اغسله بماء بحت غسلة اخرى حتى إذا فرغت من ثلاث غسلات جعلته في ثوب نظيف ثم جففته.

https://www.shiabookspdf.com

جناب الشیخ رحمۃ اللہ علیہ نے جناب الحلبی سے نقل کیا ہے، وہ بیان کرتے ہیں کہ حضرت امام ابوعبداللہ علیہ السلام نے فرمایا: جب تو میت کو غسل دینے کا ارادہ کرے تو میت کی شرمگاہ پر کپڑا ڈالو تا کہ وہ چھپ جائے۔ وہ میت کی قمیص ہو یا کوئی دوسرا کپڑا۔ پھر تم اس کے دونوں ہاتھوں سے ابتداء کرو اور اس کے سر کو بیری کے پانی سے تین مرتبہ غسل دو اور پھر دوسرے بدن کو اور دائیں جانب سے ابتداء کرو۔ پس اگر تو اس کی شرمگاہ کو دھونے کا ارادہ کرے تو ایک صاف کپڑا لو اور اس کو اپنے بائیں ہاتھ پر لپیٹ لو اور اپنے ہاتھ کو اس کپڑے کے اندر داخل کرو جس کے نیچے اس کی شرمگاہ ہے اور اس کو یوں دھوؤ کہ تیری نظر اس پر نہ پڑے۔ اور جب تو اس کے بیری کے پانی کے غسل سے فارغ ہوجائے تو پھر دوسرا غسل کافور کے پانی سے دو اور پھر اس کو ایک اور غسل خالص پانی کے ساتھ دو۔

اور جب تینوں غسلوں سے فارغ ہوجاؤ تو اس کو صاف و پاک کپڑے سے اس کے بدن کو خشک کرو۔

حدیث نمبر 43/875

وبهذا الاسناد عن محمد بن يعقوب عن محمد بن يحيى عن أحمد بن محمد عن الحسين بن سعيد ومحمد بن خالد عن النضر بن سويد عن ابن مسكان عن أبي عبد الله عليه السلام

https://www.shiabookspdf.com

https://www.shiabookspdf.com

قال سألته عن غسل الميت فقال اغسله بماء وسدر، ثم اغسله على أثر ذلك غسلة اخرى بماء وكافور وذريرة إن كانت، واغسله الثالثة بماء قراح ثلاث غسلات، قلت لجسده كله؛ قال: نعم، قلت يكون عليه ثوب إذا غسل؛ قال: إن استطعت أن يكون عليه قميص تغسله من تحته، وقال أحب لمن غسل الميت ان يلف على يده الخرقة حتى يغسله.

جناب الشیخ رحمہ اللہ نے جناب ابن مسکان سے نقل کیا ہے اور وہ بیان کرتے ہیں کہ میں نے امام ابوعبداللہ علیہ السلام سے میت کے غسل کے بارے میں سوال کیا۔

آپؑ نے فرمایا: میت کو بیری کے پانی سے غسل دو۔ پھر اس کے بعد دوسرا غسل کافور کے پانی سے دو اور تیسرا غسل خالص پانی سے دو اور ہر غسل تین تین مرتبہ دو۔

راوی: میں نے عرض کیا: سارے جسم کو؟

آپؑ نے فرمایا: ہاں۔

راوی: میں نے عرض کیا: جب اس کو غسل دیا جائے تو کپڑے کے نیچے سے غسل دیا جاسکتا ہے؟

آپؑ نے فرمایا: اگر ممکن ہے تو میت کو اس کی قمیص کے نیچے سے غسل دو۔ پھر فرمایا: میں پسند کرتا ہوں کہ جو بندہ میت کو غسل دے وہ اپنے ہاتھ پر کپڑا لپیٹ لے اور بعد میں غسل دے۔

حدیث نمبر 44/876

وبهذا الاسناد عن محمد بن يعقوب عن عدة من أصحابنا عن سهل بن زياد عن الحسن بن محبوب عن علي بن رئاب عن الحلبي قال قال: أبو عبد الله عليه السلام يغسل الميت ثلاث غسلات مرة بالسدر ومرة بالماء يطرح فيه الكافور ومرة أخرى بالماء القراح ثم يكفن، وقال عليه السلام ان أبي كتب في وصيته أن اكفنه في ثلاثة اثواب أحدها رداء له حبرة وثوب آخر وقميص قلت ولم كتب هذا؛ قال: مخافة قول الناس وعصبناه بعد ذلك بعمامة وشققنا له الارض من أجل انه كان بادنا وأمرني أن أرفع القبر من الارض أربع أصابع مفرجات وذكر ان رش القبر بالماء حسن.

جناب الشیخ رحمہ اللہ نے جناب حلبی سے نقل کیا ہے، وہ بیان کرتے ہیں کہ حضرت امام ابوعبداللہ علیہ السلام نے فرمایا:

https://www.shiabookspdf.com

https://www.shiabookspdf.com

میت کو تین غسل دیئے جائیں۔ ایک دفعہ بیری کے پانی سے، پھر اس پانی سے جس میں کافور کو ملایا گیا ہو۔ پھر خالص پانی سے غسل دیا جائے۔ پھر اس کو کفن دیا جائے۔

پھر آپؑ نے فرمایا: میرے والد ماجدؑ نے اپنی وصیت میں لکھا کہ میں ان کو تین کپڑوں میں کفن دوں۔ ان میں ایک آپؑ کی یمنی چادر اور ایک دوسرا کپڑا اور ایک قمیص۔

راوی: میں نے عرض کیا: آپؑ کے والد ماجدؑ نے یہ کیوں لکھا؟

آپؑ نے فرمایا: لوگوں کی باتوں کے خوف سے۔ اور پھر ہم نے آپؑ کو عمامہ باندھا اور پھر ہم نے آپؑ کے لیے قبر کو کھودا۔ اور آپؑ نے مجھے حکم دیا کہ قبر کو زمین سے چار کھلی ہوئی انگلیوں کے برابر بلند رکھنا اور آپؑ نے فرمایا: قبر پر پانی سے چھڑکاؤ کرنا اچھا واحسن ہے۔

حدیث نمبر 45/877

وبهذا الاسناد عن علي بن ابراهيم عن أبيه عن رجاله عن يونس عنهم عليهم السلام قال: إذا أردت غسل الميت فضعه عَلَى المغتسل مستقبل القبلة فأن كان عليه قميص فأخرج يده من القميص واجعل قميصه على عورته وأرفعهما من رجليه إلى فوق الركبة وان لم يكن عليه قميص فالق على عورته خرقة واعمد إلى السدر فصيره في طست وصب عليه الماء واضربه بيدك حتى ترتفع رغوته واعزل الرغوة في شئ وصب الآخر في الاجانة التي فيها الماء ثم اغسل يده ثلاث مرات كما يغتسل الانسان من الجنابة إلى نصف الذراع واغسل فرجه وانقه، ثم اغسل رأسه بالرغوة وبالغ في ذلك واجتهد ألا يدخل الماء منخريه ومسامعه، ثم اضجعه على جانبه الايسر وصب الماء من نصف رأسه إلى قدمه ثلاث مرات وادلك بدنه دلكا رفيقا وكذلك ظهره وبطنه ثم اضجعه على جانبه الايمن فافعل به مثل ذلك، ثم صب ذلك الماء من الاجانة واغسل الاجانة بماء قراح واغسل يديك إلى المرفقين ثم صب الماء في الآنية والق فيه حبات كافور وافعل به كما فعلت في المرة الاولى إبدء بيديه ثم بفرجه وامسح بطنه مسحا رفيقا فان خرج شئ فانقه ثم اغسل رأسه ثم اضجعه على

https://www.shiabookspdf.com

https://www.shiabookspdf.com

جنبه الايسر كما فعلت أول مرة، ثم اغسل يدك إلى المرفقين والآنية وصب فيه ماء القراح واغسله بماء القراح كما غسلت في المرتين الاولتين. ثم نشفه بثوب طاهر واعمد إلى قطن فذر عليه شيئاً من حنوط وضعه على فرجه قبل ودبر واحش القطن في دبره لئلا يخرج منه شيء وخذ خرقة طويلة عرضها شبر فشدها من حقويه وضم فخذيه ضما شديدا ولفهما في فخذيه ثم اخرج رأسها من تحت رجليه إلى الجانب الايمن واغمزها في الموضع الذي لففت فيه الخرقة وتكون الخرقة طويلة تلف فخذيه من حقويه إلى ركبتيه لفا شديدا. فأما ما ذكره في جملة ذلك من تقديم وضوء الميت قبل غسله، فيدل على ذلك

جناب الشیخ علیہ الرحمہ نے جناب علی بن ابراہیم سے اور انھوں نے اپنے والد سے اور انھوں نے کافی بندوں سے اور انھوں نے جناب یونس سے اور انھوں نے آئمہ علیہم السلام سے نقل کیا ہے کہ آپؑ نے فرمایا: جب تم میت کو غسل دینے کا ارادہ کرو تو میت کو غسل والے محل وتختہ پر یوں رکھو کہ میت کا چہرہ قبلہ رُخ ہو اور اس کے جسم پر قمیص ہو تو اس کے ہاتھوں کو قمیص سے نکال دو اور اس کی قمیص کو اس کی شرمگاہ کے اُوپر قرار دو اور قدموں سے اُوپر گھٹنوں تک قرار دو۔ اور اس کے جسم پر قمیص نہ ہو تو اس کی شرمگاہ پر کوئی ساتر (کپڑا) قرار دو جو اس کو چھپا لے اور بیری کے پتوں کو کسی طشت یا ٹب میں ڈالو اور پھر اس میں پانی ڈالو اور پھر اس پانی کو اس قدر ہاتھوں سے ہلاؤ کہ اس پر جھاگ آجائے۔ پھر اس بیری کی جھاگ کو کسی دوسرے پانی میں ڈالو جو ٹب میں موجود ہے۔ پھر اس بیری والے پانی سے میت کے ہاتھوں کو یوں دھوؤ جیسے جنابت والا بندہ غسل سے قبل ہاتھوں کو دھوتا ہے اور نصف زراع تک ہاتھوں کو دھوؤ۔ پھر اس کی شرمگاہ کو دھوئے۔

پھر اس جاگ کے ساتھ میت کے سر کو خوب دقت سے دھوئے اور اچھی کوشش کرے مگر خیال رکھے کہ پانی میت کے ناک اور کانوں میں نہ جائے۔ پھر اس میت کو بائیں پہلو پر لٹاؤ اور پھر اس کے دائیں جانب کو آدھے سر سے لے کر قدموں تک تین مرتبہ پانی ڈالو اور آہستہ آہستہ اس کے بدن پر ملو۔ ایسے ہی اس کی کمر اور شکم کو بھی۔ پھر میت کو دائیں پہلو کروٹ دو اور پھر اس کی مانند اس کے بائیں پہلو پر بھی تین مرتبہ پانی ڈالو۔ پھر اس پانی کو برتن سے گرا دو اور برتن کو خالص پانی کے ساتھ دھولو اور پھر غسل دینے والا اپنے دونوں ہاتھوں کو صاف پانی سے

https://www.shiabookspdf.com

https://www.shiabookspdf.com

کہنیوں تک دھوئے۔ پھر دوبارہ اس برتن میں پانی ڈالو اور اس میں کافور کو ڈالا جائے اور پھر ویسے ہی کرو جیسے اس نے پہلی مرتبہ کیا ہے۔

پھر اس کے ہاتھوں سے شروع کرو اور اس کی شرمگاہ کو دھوؤ اور اس کے شکم کو مس کرو اور اگر کوئی چیز باہر آئے تو اس کو پاک کرو۔ پھر اس کے سر کو دھوؤ اور پھر اس کو بائیں جانب کروٹ دو اور اس کی دائیں جانب کو سر سے قدموں تک دھوؤ اور پھر بائیں جانب کو۔

پھر اپنے دونوں ہاتھوں کو کہنیوں تک دھوؤ اور برتن کو بھی دھولو اور پھر اس میں خالص پانی ڈالو اور اس کو ویسے ہی خالص پانی سے غسل دو جیسے پہلی دو مرتبہ دیا ہے۔ پھر اس کو پاک کپڑے سے صاف کیا جائے اور پھر اس کے لیے روئی کو آمادہ کرو اور اس روئی پر حنوط، کافور میں سے کچھ ڈالو اور اس کو میت کے آگے اور پیچھے والی شرمگاہ پر رکھو اور کچھ روئی میت کی شرمگاہ میں رکھو تاکہ اس سے کوئی چیز باہر نہ آئے۔ پھر ایک طویل کپڑا لو اور اس سے میت کے دونوں رانوں کو مضبوطی سے باندھ دو اور کپڑے سے دونوں رانوں کو لپیٹ دو۔ پھر اس کپڑے کا سرا اس کے قدموں کی طرف نکال دو اور پھر اس سرے کو اسی طرف کے اندر داخل کر دو۔ گویا وہ طویل کپڑا اس کی دونوں رانوں کو لپیٹ لے۔ اور وہ اس کی حقو یہ، ہپ سے لے کر اس کے گھٹنوں تک کو لپیٹ لے (اس سے مراد لنگی ہے)۔

جناب الشیخ الطوسی رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں: یہ جو ذکر ہوا ہے کہ غسل میت سے میت کو وضو کروایا جائے اس پر یہ ذیل والی دلیل دلالت کرتی ہے۔

غسل سے قبل میت کو غسل کروانا

حدیث نمبر 46/878

ما أخبرني به الشيخ أيده الله تعالى عن أبي جعفر محمد ابن علي عن محمد بن الحسن بن الوليد عن محمد بن يحيى وعن أبي الحسن محمد بن أحمد ابن داود عن أبي الحسن علي بن الحسين بن بابويه عن محمد بن يحيى عن محمد بن أحمد ابن يحيى عن أيوب بن نوح عن المسلي عن عبد الله بن عبيد قال سألت: أبا عبد الله عليه السلام عن غسل الميت قال: يطرح عليه خرقة ثم يغسل فرجه ويوضأ وضوء الصلاة ثم يغسل رأسه بالسدر

https://www.shiabookspdf.com

https://www.shiabookspdf.com

والاشنان ثم بالماء والكافور ثم بالماء القراح يطرح فيه سبع ورقات صحاح في الماء.

جناب الشیخ رحمۃ اللہ علیہ نے جناب عبداللہ بن عبید سے نقل کیا، وہ بیان کرتے ہیں کہ میں نے حضرت امام ابوعبداللہ علیہ السلام سے میت کے غسل کے بارے میں سوال کیا۔

آپؑ نے فرمایا: میت پر کپڑا ڈالو پھر اس کی شرمگاہ کو دھوؤ۔ پھر نماز کے وضو کی مانند اس کو وضو کرواؤ۔ پھر اس کے سر کو بیری اور خوشبودار بوٹی سے دھوؤ اور پھر پانی سے پھر کافور کے پانی سے اور پھر خالص پانی کے ساتھ اس کو غسل دو اور پانی میں بیری کے سات پتے ڈالے جائیں۔

حدیث نمبر 47/879

وروى سعد بن عبد الله عن أبي جعفر عن علي بن حديد عن عبد الرحمن بن أبي نجران والحسين بن سعيد عن حماد عن حريز قال: أخبرني أبو عبد الله عليه السلام قال: الميت يبدأ بفرجه ثم يوضأ وضوء الصلاة وذكر الحديث.

https://www.shiabookspdf.com

جناب الشیخ رحمۃ اللہ علیہ نے جناب حریز سے نقل کیا ہے اور وہ بیان کرتے ہیں کہ حضرت امام ابوعبداللہ علیہ السلام نے فرمایا: غسل میت کو میت کی شرمگاہ سے شروع کرو اور پھر اس کو نماز کے وضو کی مانند وضو کرواؤ۔

حدیث نمبر 48/880

وروى محمد بن احمد بن يحيى عن محمد بن يحيى المعاذي عن محمد بن عبد الحميد عن محمد بن حفص عن حفص بن غياث عن ليث عن عبد الملك عن أبي بشير عن حفصة بنت سيرين عن ام سليمان عن ام أنس بن مالك ان رسول الله صلى الله عليه وآله قال: إذا توفيت المرأة فارادوا أن يغسلوها فليبدأوا ببطنها فلتمسح مسحا رفيقا ان لم تكن حبلى، فان كانت حبلى فلا تحركيها فإذا أردت غسلها فابدء بسفليها فألقي على عورتها ثوبا ثم خذي كرسفة فاغسليها فاحسني غسلها ثم ادخلي يدك من تحت الثوب فامسحيها بكرسف ثلاث مرات واحسني مسحها قبل أن توضئيها ثم وضئيها بماء فيه سدر وذكر الحديث.

https://www.shiabookspdf.com

https://www.shiabookspdf.com

جناب الشیخ رحمۃ اللہ علیہ نے جناب انس بن مالک کی ماں سے روایت کو نقل کیا ہے اور اس نے رسولِ خدا صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم سے نقل کیا ہے کہ آپؐ نے فرمایا: جب کوئی عورت فوت ہوجائے اور تم اس کو غسل دینے کا ارادہ کرو۔ اس کے شکم سے شروع کرو اور اگر وہ حاملہ نہیں ہے تو پھر اس کے شکم کو آرام آرام سے دبائیں اور اگر وہ حاملہ ہے تو پھر اس کو اصلاً حرکت نہ دیں۔

پھر جب تم اس کے غسل کا ارادہ کرو تو پھر اس کے نیچے والے حصے سے ابتداء کرو۔ اس کی شرمگاہ پر کپڑا ڈالو۔ پھر کپڑے کی ایک تھیلی لو اور اس کو ہاتھ پر چڑھا کر اس کی شرمگاہ کو اچھی طرح دھوؤ اور پھر اپنے ہاتھ کو اس کے لباس کے نیچے داخل کرو اور اس تھیلی کے ساتھ اس کو تین مرتبہ اچھی طرح دھوؤ۔ یہ کام اس کو وضو کروانے سے قبل کرو۔ پھر اس کو بیری کے پانی سے وضو کرواؤ۔

حدیث نمبر 49/881

محمد بن الحسن الصفار عن یعقوب بن یزید عن ابن أبي عمیر عن حماد بن عثمان أو غیره عن عن أبي عبد الله علیه السلام قال: في کل غسل وضوء إلا الجنابة.

https://www.shiabookspdf.com

جناب الشیخ رحمۃ اللہ علیہ نے جناب حماد بن عثمان سے نقل کیا ہے اور انھوں نے حضرت امام ابوعبداللہ علیہ السلام سے نقل کیا ہے کہ آپؑ نے فرمایا: ہر غسل کے ساتھ وضو ہے سوائے غسل جنابت کے۔

حدیث نمبر 50/882

وروی احمد بن رزق الغمشاني عن معاویة بن عمار قال أمرني أبو عبد الله علیه السلام ان اعصر بطنه ثم أوضئه ثم اغسله بالاشنان ثم اغسل رأسه بالسدر ولحیته ثم افیض علی جسده منه ثم ادلك به جسده ثم افیض علیه ثلاثا ثم غسله بالماء القراح ثم افیض علیه الماء بالکافور وبالماء القراح واطرح فیه سبع ورقات سدر.

جناب الشیخ رحمۃ اللہ علیہ نے جناب معاویہ بن عمار سے نقل کیا ہے، وہ بیان کرتے ہیں کہ حضرت امام ابوعبداللہ علیہ السلام نے مجھے حکم دیا کہ پہلے اس کے بطن کو دباؤ اور پھر اس کو وضو کرواؤ۔ پھر اس کو اشنان اور بیری کے پانی سے غسل دو اور اس کے سر اور چہرے کو بیری کے پتوں کے پانی سے غسل دو۔ پھر بیری والا پانی اس کے جسم پر گراؤ۔ پھر اس

https://www.shiabookspdf.com

https://www.shiabookspdf.com

کے بدن کو ملو اور پھر تین دفعہ اس پر پانی ڈالو اور اس کے بعد صاف پانی سے اس کو غسل دو اور پھر کافور کے پانی سے غسل دو اور پھر خالص پانی سے غسل دو اور آبِ سدر میں بیری کے سات پتے ڈالو۔

{ حدیث نمبر 51/883 }

علی بن محمد عن بعض اصحابه عن الوشا عن أبي خيثمة عن ابي عبد الله عليه السلام قال: أن أبي امرني ان اغسله إذا توفى وقال لى اكتب يا بنى ثم قال: انهم يأمرونك بخلاف ما تصنع فقل لهم هذا كتاب ابى ولست اعدو قوله، ثم قال تبدء فتغسل يديه ثم توضيه وضوء الصلاة ثم تأخذ ماء وسدرا، تمام الحديث. وما ذكره من الدعاء عند غسل الميت.

جناب الشیخ علیہ الرحمہ نے جناب ابوخیثمہ سے نقل کیا ہے اور انھوں نے حضرت امام ابوعبداللہ علیہ السلام سے نقل کیا ہے کہ آپؑ نے فرمایا: میرے والد گرامیؑ نے مجھے حکم دیا کہ جب میں اس دُنیا سے چلا جاؤں تو تم مجھے غسل دینا اور مجھے فرمایا: اے میرے بیٹے لکھو۔ پھر فرمایا: لوگ تجھے اس کام کے خلاف کرنے کا حکم دیں گے جو تو کر رہا ہوگا تو ان سے کہہ دینا: یہ میرے بابا کی کتاب ہے، میں اس سے عدول نہیں کر سکتا۔ پھر فرمایا: غسل کی ابتداء کرو۔ پس پہلے میت کے دونوں ہاتھوں کو دھونا پھر اس کو نماز کے وضو کی مانند وضو کروانا۔ پھر بیری کے پانی کو لو۔

غسل میت کے وقت کی دُعا

{ حدیث نمبر 52/884 }

فأخبرني به الشيخ ايده الله تعالى عن ابي الحسن محمد ابن احمد بن داود عن ابيه عن أبي الحسن علي بن الحسين عن محمد بن يحيى عن محمد بن أحمد بن يحيى عن محمد بن الحسين بن ابي الخطاب عن ابن محبوب عن عبد الله بن غالب عن سعد الاسكاف عن أبي جعفر عليه السلام قال: أيما مؤمن غسل مؤمناً فقال إذا قلبه (اللهم هذا بدن عبدك المؤمن وقد اخرجت روحه منه وفرقت بينهما فعفوك عفوك إلا غفر الله له ذنوب سنة إلا الكباير). قال الشيخ أيده الله تعالى: (وإذا فرغ من الغسلات الثلاث ألقى

https://www.shiabookspdf.com

https://www.shiabookspdf.com

علیه ثوباً نظیفاً فنشفه). فقد مضی ذکره. ثم قال: (ثم اعتزل ناحیه فغسل یدیه إلیٰ مرفقیه وصار إلیٰ الاکفان التی کان أعدها له فبسطها علی شیٔ طاهر یضع الحبرة أو اللفافة التی تکون بدلا منها وهی الظاهرة وینشرها وینثر علیها شیئًا من الذریرة التی کان أعدها. ثم یضع اللفافة الاخری علیها وینثر علیها شیئًا من الذریرة ویضع القمیص عَلَیٰ الازار وینثر علیه شیئًا من الذریرة ویکثر منه. ثم یرجع إلیٰ المیت فینقله من الموضع الذی غسله فیه حتی یضعه فی قمیصه ویأخذ شیئًا من القطن فیضع علیه شیئًا من الذریرة ویجعله علی مخرج النجو ویضع شیئًا من القطن وعلیه الذریرة علی قبله ویشده بالخرقة التی ذکرناها شدا وثیقا إلی ورکیه لئلا یخرج منه شیٔ ویأخذ الخرقة التی سمیناها مئزرا فیلفها علیه من سرته إلی حیث تبلغ من ساقیه کما یأتزر الحی فتکون فوق الخرقة التی شدها عَلَیٰ القطن، ویعمد إلیٰ الکافور الذی اعده للتحنیطه فیسحقه بیده ویضع منه علی جبهته التی کان یسجد علیها لربه عزوجل ویضع منه علی طرف أنفه الذی کان یرغم به له فی السجود ویضع منه علی باطن کفیه فیمسح به راحتیه وأصابعهما التی کان یتلقی الارض بهما فی سجوده ویضع علی عینی رکبتیه وظاهر أصابع قدمیه لانها من مساجده فان فضل من الکافور شیٔ کشف قمیصه عن صدره والقاه علیه ومسحه به ثم رد القمیص بعد ذلك إلی حاله ویأخذ الجریدتین فیجعل علیهما شیئًا من القطن ویضع احدیهما من جانبه الایمن مع ترقوته یلصقها بجلده ویضع الاخری من جانبه الایسر ما بین القمیص والازار).

https://www.shiabookspdf.com

جناب الشیخ رحمہ اللہ نے جناب سعد الاسکاف سے نقل کیا ہے اور انھوں نے حضرت امام ابوجعفر الباقر علیہ السلام سے نقل کیا ہے کہ آپؑ نے فرمایا: جب کوئی مومن کسی مومن کو غسل دینے لگے تو جب اس کو کروٹ دے تو یوں دُعا کرے: اللهم هذا بدن عبدك المومن وقد اخرجت روحه منه وفرقت بینهما (اے اللہ! یہ تیرے مومن بندے کا بدن ہے جس کی روح اس سے تُو نے نکال لی ہے اور ان دونوں کے درمیان جدائی ڈال دی ہے) میں تیرے عفو کو طلب کرتا ہوں تو اللہ تعالیٰ اس کے ایک سال کے گناہ معاف فرما دے گا سوائے گناہانِ کبیرہ کے (یعنی گناہِ کبیرہ معاف نہیں فرمائے گا)۔

https://www.shiabookspdf.com

https://www.shiabookspdf.com

مسئلة: جناب الشیخ المفید رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں: جب تینوں غسلوں سے فارغ ہوجاؤ تو میت پر صاف کپڑا ڈالو اور پھر اس کے بدن کو خشک کرو اور اس کے بارے میں بیان گزر چکا ہے۔

میت کو کفن دینا

مسئلة: جناب الشیخ المفید رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں: پھر وہ غسل دینے والا ایک طرف ہوجائے اور پھر اپنے دونوں ہاتھوں کو کہنیوں سمیت دھوئے اور پھر وہ میت کو کفن دے جو اس کے لیے آمادہ کیا گیا ہے۔ پھر اس کفن کو وہ کسی پاک چیز پر پھیلا دے۔ اوّلاً یمنی چادر یا کوئی دوسری چادر جو اس کے عوض میں تیار کی گئی ہے، اس کو پھیلائے اور اس پر ذریرہ کو گرائے کہ جو اس کے لیے آمادہ کی گئی ہے۔ (ذریرہ ایک خوشبودار بوٹی ہے)۔

پھر اس کے اُوپر دوسری چادر پھیلائے اور اس پر بھی وہ خوشبو گرائے اور پھر اس پر قمیص کو رکھے جو اس لنگی پر ہو اور اس پر بھی خوشبو گرائے اور کچھ زیادہ گرائے۔ پھر وہ میت کی طرف جائے اور پھر میت کو غسل والی جگہ سے اُٹھائے اور اس کو قمیص پر رکھے اور پھر کچھ روئی لے اور اس پر بھی ذریرہ لگائے اور اس روئی کو اس کے مقامِ پاخانہ پر رکھے اور پھر روئی لے اور اس پر ذریرہ خوشبو لگائے اور اس کے مقام پیشاب پر رکھے۔ پھر ان دونوں کو کپڑے کے ساتھ اچھی طرح باندھ دے (لنگوٹ)۔ اور اس کو اس کے دونوں سرین تک باندھے تاکہ اس کی دونوں شرمگاہوں سے کوئی چیز باہر نہ آئے۔ پھر ایک کپڑا لے جس کا نام ہم نے لنگی رکھا ہے اس کو میت کے دونوں سرین سے پنڈلیوں تک لپیٹے جیسا کہ زندہ بندہ لنگی باندھتا ہے اور یہ لنگی اس کپڑے کے اُوپر ہو جس کو ہم نے روئی کے ساتھ باندھا ہے۔ پھر وہ کافور کو اُٹھائے جو اس میت کے لیے آمادہ کیا گیا ہے تاکہ اس کے ذریعے میت کو حنوط کرے۔ پھر اس کو اپنے ہاتھوں میں رگڑے اور پھر اس کی پیشانی پر لگائے کہ جس کے ذریعے وہ اپنے ربّ کی بارگاہ میں سجدہ کرتا تھا اور اس سے کچھ حصّہ اس کی ناک پر بھی لگائے کہ جسے وہ اپنے ربّ کی بارگاہ میں سجدہ کرتے ہوئے زمین پر لگاتا تھا۔ پھر اس کافور سے کچھ اس کے ہاتھوں کی دونوں ہتھیلیوں پر لگائے اور پھر دونوں ہاتھوں کی انگلیوں پر بھی لگائے جن کو سجدہ کی حالت میں اور پھر وہ کافور کو دونوں گھٹنوں پر لگائے اور پھر دونوں قدموں کی انگلیوں کے ظاہری حصّے پر لگائے کیونکہ سب اس کے سجدہ کے اعضاء ہیں اور اگر کافور سے کچھ بچ جائے تو پھر اس کی قمیص کو سینہ سے کھولے اور اس کافور کو سینے پر لگائے اور اس سے سارے سینے کو مَس کرے۔ پھر قمیص کو واپس

https://www.shiabookspdf.com

https://www.shiabookspdf.com

اپنی جگہ پلٹا دے اور پھر وہ دونوں جریدہ کو اُٹھائے اور دونوں پر کچھ روئی لپیٹ لے اور ان میں سے ایک دائیں جانب ترقوہ کے ساتھ جو جلد سے لگی ہو، رکھے اور دوسری بائیں جانب قمیص اور چادر کے درمیان رکھے۔

حدیث نمبر 53/885

سعد بن عبد الله عن أحمد بن محمد عن محمد بن اسماعيل ابن بزيع قال سألت أبا جعفر عليه السلام ان يأمر لي بقميص أعده لكفني فبعث به إلي فقلت كيف أصنع؟ فقال انزع ازراره.

جناب الشیخ رحمۃ اللہ علیہ نے جناب سعد بن عبداللہ سے اور انھوں نے احمد بن محمد سے اور انھوں نے جناب محمد بن اسماعیل بن بزیع سے نقل کیا ہے، وہ بیان کرتے ہیں کہ میں نے حضرت امام ابوجعفر الباقر علیہ السلام سے سوال کیا: آپؑ مجھے حکم دیں (اجازت دیں) کہ میں نے جس قمیص کو تیار کیا ہوا ہے تاکہ اس میں مجھے کفن دیا جائے۔

آپؑ نے میرے لیے اجازت دی اور میں نے عرض کیا: کیا کروں؟

آپؑ نے فرمایا: قمیص سے بٹن اُتارلو۔

https://www.shiabookspdf.com

حدیث نمبر 54/886

عنه عن محمد بن عيسى عن محمد بن سنان عمن أخبره عن أبي عبد الله عليه السلام قال قلت له: الرجل يكون له القميص أيكفن فيه؟ قال: إقطع ازراره. قلت وكمه؟ قال: لا إنما ذاك إذا قطع له وهو جديد لم يجعل له كما. فاما إذا كان ثوبا لبيسا فلا تقطع منه إلا الازرار.

جناب الشیخ رحمۃ اللہ علیہ نے جناب محمد بن سنان سے نقل کیا ہے اور انھوں نے اس بندے سے نقل کیا ہے جس نے حضرت امام ابوعبداللہ علیہ السلام سے نقل کیا، وہ بیان کرتا ہے کہ میں نے حضرت امام ابوعبداللہ علیہ السلام سے عرض کیا: بندے کی ایک قمیص ہے کیا اس میں اس کو کفن دیا جاسکتا ہے؟

آپؑ نے فرمایا: ہاں، اس کے بٹن جدا کردو۔

پھر میں نے عرض کیا: کیا اس کے آستین کو بھی کاٹ لیا جائے؟

https://www.shiabookspdf.com

https://www.shiabookspdf.com

آپؑ نے فرمایا: نہیں یہ اس وقت ہے جب تم کفن نیا بنا رہے ہو تو اس میں آستین نہ قرار دو۔ اور اگر وہ قمیص استعمال شدہ ہو تو پھر اس کے صرف بٹن کاٹ دو۔

حدیث نمبر 55/887

وأخبرنی الشیخ أیده الله تعالیٰ عن أبی جعفر محمد بن علی عن محمد بن الحسن عن أحمد بن ادریس عن محمد بن أحمد بن یحیی عن احمد بن الحسن بن علی بن فضال عن عمرو بن سعید عن مصدق بن صدقة عن عمار بن موسیٰ عن أبی عبدالله علیه السلام انه سئل عن غسل المیت قال: تبدأ فتطرح علی سوأته خرقه ثم تنضح علی صدره ورکبتیه من الماء ثم تبدا فتغسل الرأس واللحیة بسدر حتی تنقیه ثم تبدأ بشقه الایمن ثم بشقه الایسر وان غسلت رأسه ولحیته بالخطمی فلا بأس وتمر یدك علی ظهره وبطنه بجرة من ماء حتی تفرغ منهما ثم بجزء من کافور تجعل فی الجرة من الکافور نصف حبة، ثم تغسل رأسه ولحیته ثم شقه الایمن ثم شقه الایسر وتمر یدك علی جسده کله وتنصب رأسه ولحیته شیئاً ثم تمر یدك علی بطنه فتعصره شیئاً حتی یخرج من مخرجه ما خرج ویکون علی یدیك خرقة تنقی بها دبره ثم میل برأسه شیئاً فتنفضه حتی یخرج من منخره ما خرج ثم تغسله بجرة من ماء القراح فذلك ثلاث جرار فان زدت فلا بأس وتدخل فی مقعدته شیئاً من القطن ما دخل ثم تجففه بثوب نظیف، ثم تغسل یدیك إلی المرفق ورجلیك إلی الرکبتین، ثم تکفنه تبدأ وتجعل علی مقعدته شیئاً من القطن وذریرة وتضم فخذیه علیها ضما شدیدا وجمر ثیابه بثلاثة أعواد، ثم تبدء فتبسط اللفافة طولا ثم تذر علیها شیئاً من الذریرة ثم الازار طولا حتی یغطی الصدر والرجلین، ثم الخرقة عرضها قدر شبر ونصف ثم القمیص تشد الخرقة علی القمیص بحیال العورة والفرج حتی لا یظهر منه شیء، واجعل الکافور فی مسامعه وأثر سجوده منه وفیه وأقل من الکافور، واجعل علی عینیه قطنا وفیه واذنیه شیئاً قلیلا ثم عممه وألق علی وجهه ذریرة ولیکن طرف العمامة متدلیا علی جانبه الایسر قدر

https://www.shiabookspdf.com

https://www.shiabookspdf.com

شبر ترمی بها علی وجهه، ولیغتسل الذی غسله، وکل من مس میتاً فعلیه الغسل وان کان المیت قد غسل، والکفن یکون بردا وإن لم یکن بردا فاجعله کله قطناً، فإن لم تجد عمامة قطن فاجعل العمامة سابریاً، وقال: تحتاج المرأة من القطن لقبلها قدر نصف من، وقال التکفین أن تبدأ بالقمیص ثم بالخرقة فوق القمیص علی إلییه وفخذیه وعورته وتجعل طول الخرقة ثلاثة اذرع ونصفاً وعرضها شبر ونصف ثم تشد الازار أربعة ثم اللفافة ثم العمامة علی وجهه وتجعل علی کل ثوب شیئاً من الکافور وتطرح علی کفنه ذریرة، وقال: إن کان فی اللفافة خرق وقال: الجرة الاولی التی یغسل بها المیت بماء السدر، والجرة الثانیة بماء الکافور تفت فیها فتا قدر نصف حبة، والجرة الثالثة بماء القراح.

جناب الشیخ رحمہ اللہ نے جناب عمار بن موسیٰ سے نقل کیا ہے اور انھوں نے حضرت امام ابوعبداللہ علیہ السلام سے نقل کیا ہے کہ آپؑ سے میت کے غسل کے بارے میں سوال کیا۔

https://www.shiabookspdf.com

آپؑ نے فرمایا: غسل کی ابتداء یوں کرو کہ اس کی شرمگاہ پر کپڑا ڈالو۔ پھر اس کے سینے اور دونوں گھٹنوں پر پانی کا چھڑکاؤ کرو۔ پھر اس کے سر اور داڑھی کو بیری کے پانی سے دھوؤ کہ وہ صاف ہوجائیں۔ پھر اس کی دائیں جانب کو، پھر بائیں جانب کو دھوئے اور اگر سر و داڑھی کو خطمی بوٹی سے دیا جائے تب بھی کوئی حرج نہیں اور اپنا ہاتھ پشت و بطن پر ایک گھڑے پانی سے ہاتھ پھیرا جائے۔ پھر جب اس پانی سے فارغ ہوجاؤ۔ پھر کچھ کافور ایک گھڑے پانی میں ڈالے۔ پھر اس پانی سے میت کا سر اور داڑھی کو اچھی طرح دھوؤ۔ پھر اس کے باقی جسد پر ہاتھ پھیرو اور شکم پر ہاتھ دبا کر پھیرو تاکہ اگر شکم میں کوئی چیز ہے تو وہ باہر آجائے اور اپنے ہاتھ پر کپڑا چڑھا کر اس کے مقام پاخانہ کو پاک کرو۔ پھر اس کے اس مقام کے سرے پر کوئی چیز رکھ دو تاکہ کوئی اور چیز باہر نہ آئے۔

پھر خالص پانی کے ایک گھڑے پانی سے اس کو غسل دے۔ تینوں غسلوں کے لیے تین گھڑے اور اگر زیادہ ہوجائے تب بھی کوئی حرج نہیں ہے۔ پھر اس کے مقام پاخانہ پر دبا کر روئی رکھو۔ پھر کپڑے کے ساتھ اس کو خشک کرو۔

اس کے بعد تم اپنے ہاتھوں کو کہنیوں سمیت اور پاؤں ٹخنوں تک دھوؤ اور پھر میت کو کفن دو۔ اور کفن دیتے

https://www.shiabookspdf.com

https://www.shiabookspdf.com

وقت ابتداء اس کے مقام پاخانہ سے کرو اور اس پر روئی اور ذریرہ خوشبو کو رکھو اور اس کو ملا دو۔ پھر اس کی دونوں رانوں کو اچھی طرح باندھ دو اور کپڑے کو تین دفعہ اس پر لپیٹ دو اور پھر اس کی بڑی چادر کو پھیلاؤ اور اس پر خوشبو رکھو۔ پھر اس پر لنگی کو پھیلاؤ کہ جو اس کے سینہ سے گھٹنوں تک کو چھپا لے۔ پھر اس پر ایک کپڑا ڈالو جو تقریباً ایک بالش اور نصف بالش کے برابر ہو۔ پھر اس کی قمیص کو پھیلاؤ۔

پھر اس کپڑے سے جو قمیص پر ہے اس سے اس کی شرمگاہ کو اچھی طرح لپیٹ دو اور باندھ دو یہاں تک کہ اس سے کوئی چیز ظاہر نہ ہو۔ اور اس کے بعد کافور کو اس کے کانوں میں اور سجود کی جگہوں پر لگاؤ اور اس کے منہ پر بھی تھوڑا سا کافور لگاؤ اور اس کی آنکھوں پر روئی رکھو اور کانوں اور منہ میں بھی کچھ روئی رکھو۔ پھر اس کو عمامہ باندھ دو اور اس کے چہرے پر ذریرہ خوشبو ڈالو۔ پھر اس کے عمامہ کی بائیں جانب ایک کپڑا چھوڑ دو اور پھر اس کو اس کے منہ کی طرف ڈالو۔

پھر جس نے میّت کو غسل دیا ہے اور جس جس نے میّت کو مس کیا ہے وہ غسل کرے۔ اس پر غسل واجب ہے اگرچہ وہ میّت کو غسل دے رہا ہو۔ کفن واری وار کپڑا ہو اور اگر وہ ممکن نہ ہو تو اُون کا ہو اور اگر عمامہ اُون کا نہ ملے تو پھر عمامہ کو سابری کپڑے کا قرار دو۔

پھر آپؑ نے فرمایا: عورت اپنی آگے والی شرمگاہ کے لیے بھی روئی کی محتاج ہے جو اس کے دُبر سے نصف ہو۔

پھر فرمایا: اس کو کفن دیتے وقت اس کی قمیص سے ابتداء کرو۔ پھر قمیص کے اُوپر ایک کپڑا جو اس کی رانوں اور سرین اور عورت پر باندھا جائے اور وہ کپڑے کی لمبائی تین ذراع (ہاتھ) اور نصف ذراع ہو (ساڑھے تین ذراع ہو) اور اس کی چوڑائی ایک بالش اور نصف بالش ہو۔ پھر اس پر چادر کو چاروں کونوں سے باندھ دو۔ پھر اس پر چادر، پھر اس کا عمامہ اس کے چہرے پر رکھا جائے اور ہر کپڑے پر کافور لگایا جائے اور اس کے کفن پر ذریرہ کو ڈالا جائے، خواہ وہ کفن ایک کپڑا ہی ہو۔

پھر فرمایا: پہلے گھڑے کے پانی سے میّت کو آبِ سدر سے غسل دو۔ دوسرا آبِ کافور سے اور آخری خالص پانی سے ہو۔

حدیث نمبر 56/888

وأخبرني الشيخ أيده الله تعالى عن أبي القاسم جعفر بن محمد عن محمد بن يعقوب عن

https://www.shiabookspdf.com

https://www.shiabookspdf.com

علی بن ابراهيم عن أبيه عن رجاله عن يونس عنهم عليهم السلام قال: فی تحنيط الميت وتكفينه قال: إبسط الحبرة بسطاً ثم ابسط عليها الازار ثم إبسط القميص عليه وترد مقدما القميص عليه ثم اعمد إلى كافور مسحوق فضعه على جبهته وموضع سجوده وامسح بالكافور على جميع مغابنه من اليدين والرجلين، من وسط راحتيه ثم يحمل فيوضع على قميصه ويرد مقدم القميص عليه فيكون القميص غير مكفوف ولا مزرور وتجعل له قطعتين من جريد النخل رطباً قدر ذراع تجعل له واحدة بين ركبتيه نصف مما يلي الساق ونصف مما يلي الفخذ وتجعل الاخرى تحت إبطه الايمن ولا تجعل فی منخريه ولا فی بصره ومسامعه ولا وجهه قطناً ولا كافوراً ثم يعمم يؤخذ وسط العمامة فيثنى على رأسه بالتدور ثم يلقی فضل الايمن عَلَى الايسر والايسر عَلَى الايمن ويمد على صدره.

جناب الشیخ رحمہ اللہ نے جناب یونس سے نقل کیا ہے اور اس نے امام علیہ السلام سے نقل کیا کہ آپؑ نے میت کے حنوط اور کفن کے بارے میں فرمایا:

پہلے یمنی چادر کو پھیلاؤ، پھر اس پر چادر کو پھیلاؤ اور پھر اس پر قمیص کو پھیلاؤ اور پھر اس پر سیدھا میت کو رکھو اور پھر پسا ہوا کافور لو اور اس کی پیشانی اور سجدے کے مقام پر لگاؤ اور اس کے بعد کافور کو اس کے تمام سجدہ کے مقامات پر لگاؤ کہ دونوں ہاتھوں کی ہتھیلیاں اور دونوں قدموں کے انگوٹھوں اور دونوں گھٹنوں پر۔ پھر قمیص کو اُٹھاؤ۔ وہ اس کے اُوپر قرار دو جو کٹی نہ ہو اور اس کو بٹن بھی نہ ہو اور پھر کھجور کی دو سبز شاخیں جو ایک ذراع کے برابر لمبی ہوں۔ ان میں سے ایک رانوں اور دونوں گھٹنوں کے درمیان رہے اور دوسری اس کے دائیں بغل کے نیچے رکھو اور میت کے نتھنوں، انگوٹھوں اور کانوں اور منہ پر نہ روئی رکھو اور نہ ہی کافور لگاؤ۔ پھر میت کو عمامہ باندھو کہ اس کو وسط سے پکڑ کر اس کے سر کے دو چکر لگاؤ۔ پھر دائیں والا سرا بائیں طرف اور بائیں والا سرا دائیں طرف کر دو اور دونوں کو میت کے سینے پر رکھ دو۔

حدیث نمبر 57/889

وبهذا الاسناد عن محمد بن يعقوب عن عدة من اصحابنا عن أحمد بن محمد عن عثمان بن

https://www.shiabookspdf.com

https://www.shiabookspdf.com

عيسى عن سماعة عن أبي عبد الله عليه السلام قال إذا كفنت الميت فذر على كل ثوب شيئاً من ذريرة وكافور.

جناب الشیخ علیہ الرحمہ نے جناب سماعہ سے نقل کیا ہے اور وہ بیان کرتے ہیں کہ حضرت امام ابوعبداللہ علیہ السلام نے فرمایا: جب تم میت کو کفن دینے لگو تو کفن کے ہر کپڑے پر کافور اور ذریرہ کی خوشبو لگاؤ۔

حدیث نمبر 58/890

وبهذا الاسناد عن محمد بن يعقوب عن علي بن ابراهيم عن أبيه عن ابن أبي عمير عن حماد عن الحلبي عن أبي عبد الله عليه السلام قال: إذا أردت أن تحنط الميت فاعمد إلى الكافور فامسح به آثار السجود منه ومفاصله كلها ورأسه ولحيته وعلى صدره من الحنوط، وقال: الحنوط للرجل والمرأة سواء، وقال: وأكره أن يتبع بمجمرة.

جناب الشیخ علیہ الرحمہ نے جناب حلبی سے نقل کیا ہے اور انھوں نے حضرت امام ابوعبداللہ علیہ السلام سے نقل کیا ہے کہ آپؑ نے فرمایا: جب تم میت کو حنوط دینے کا ارادہ کرو۔ پس کافور لو اور اس سے سجدے کے مقامات پر اور تمام جوڑوں پر اور سر اور داڑھی اور سینے پر حنوط لگاؤ اور فرمایا: مرد اور عورت کا حنوط برابر ہے اور میں پسند نہیں کرتا کہ میت کے پیچھے آگ کو لے کر چلا جائے۔

حدیث نمبر 59/891

علي بن الحسين عن محمد بن أحمد بن علي عن عبد الله بن الصلت عن النضر بن سويد عن عبد الله بن سنان قال قلت: لأبي عبد الله عليه السلام كيف أصنع بالحنوط؟ قال تضع في فمه ومسامعه وآثار السجود من وجهه ويديه وركبتيه.

جناب الشیخ علیہ الرحمہ نے جناب عبداللہ بن سنان سے نقل کیا ہے، وہ بیان کرتے ہیں کہ میں نے حضرت امام ابوعبداللہ علیہ السلام سے عرض کیا: حنوط کیسے کیا جائے گا؟

آپؑ نے فرمایا: میت کے منہ اور کانوں اور چہرے پر سجدے کے مقام (پیشانی) پر دونوں ہاتھوں اور گھٹنوں پر حنوط کرو۔

https://www.shiabookspdf.com

https://www.shiabookspdf.com

حدیث نمبر 60/892

علی بن محمد عن أیوب بن نوح عن ابن مسکان عن الکاهلی والحسین بن المختار عن أبی عبد الله علیه السلام قال: یوضع الکافور من المیت علی موضع المساجد وعلی اللبة وباطن القدمین، موضع الشراك من القدمین وعلی الرکبتین والراحتین والجبهة واللبة. ولا ینافی هذا ما رواه

جناب الشیخ رحمۃ اللہ علیہ نے جناب حسین بن مختار سے نقل کیا ہے اور انھوں نے امام ابوعبداللہ علیہ السلام سے نقل کیا ہے کہ آپؑ نے فرمایا: میت کے سجدہ کے مقامات پر کافور لگاؤ۔ گدی اور قدموں کے باطن (تلوؤں) اور دونوں قدموں کی پشت پر دونوں گھٹنوں پر ہاتھوں کی دونوں ہتھیلیوں پر پیشانی اور گدی پر کافور لگاؤ۔

جناب الشیخ الطوسی رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں: جو ہم نے بیان کیا ہے یہ روایت اس کے منافی نہیں ہے۔

حدیث نمبر 61/893

https://www.shiabookspdf.com

فضالة عن أبان عن عبد الرحمن بن أبی عبد الله عن أبی عبد الله علیه السلام قال قال: لا تجعل فی مسامع المیت حنوطا. لان الوجه فی الروایة الاولی من قوله فی فمه أن یحمل علی انه علی فیه لانه لیس من السنة أن یجعل الحنوط فی الفم.

جناب الشیخ رحمۃ اللہ علیہ نے جناب عبدالرحمن بن ابی عبداللہ سے نقل کیا ہے اور انھوں نے جناب امام ابوعبداللہ علیہ السلام سے نقل کیا ہے کہ آپؑ نے فرمایا: میت کے کانوں میں حنوط نہ کرو۔

جناب الشیخ الطوسی رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں: اس میں منافات اس وجہ سے نہیں کیونکہ پہلی والی روایت میں ذکر ہوا ہے کہ منہ میں کافور رکھو تو اس کو ہم حمل کریں گے کہ منہ پر کافور لگاؤ کیونکہ منہ میں کافور رکھنا یہ سنت نہیں ہے۔

حدیث نمبر 62/894

وبهذا الاسناد عن محمد بن یعقوب عن محمد بن یحیی عن أحمد بن محمد عن الحسین بن سعید عن النضر بن سوید عن عبد الله بن سنان قال قلت: لابی عبد الله علیه السلام کیف اصنع بالکفن؟ قال: تأخذ خرقة فتشد علی مقعدته ورجلیه. قلت فالازار؟ قال:

https://www.shiabookspdf.com

https://www.shiabookspdf.com

انها لا تعد شيئًا إنما تصنع ليضم ما هناك لئلا يخرج منه شيء وما يصنع من القطن أفضل منها ثم يخرق القميص إذا غسل وينزع من رجليه، قال: ثم الكفن قميص غير مزرور ولا مكفوف وعمامة يعصب بها رأسه ويرد فضلها على رجليه.

جناب الشیخ علیہ الرحمہ نے جناب عبداللہ بن سنان سے نقل کیا ہے، وہ بیان کرتے ہیں کہ میں نے حضرت امام ابوعبداللہ علیہ السلام سے عرض کیا کہ میت کو کفن دیتے وقت کیا کیا جائے؟

آپؑ نے فرمایا: ایک کپڑا لو اور اس کو مقعد (سرین) کو اچھی طرح باندھ دو اور اس کے دونوں قدموں کو بھی۔

میں نے عرض کیا: لنگی ہوگی؟

آپؑ نے فرمایا: اس کپڑے کو کفن میں سے شمار نہ کرو۔ اس کو صرف اس لیے یہاں باندھا جاتا ہے تاکہ اس سے کوئی چیز باہر نہ آئے (لنگوٹ) اور کچھ روئی اس پر رکھنا افضل ہے۔ اور جب میت کو غسل دینا چاہو تو اس کی قمیص کو پھاڑ دو اور اس کے قدموں کی جانب سے اس کو جدا کرو۔ پھر کفن دو تو اس کی قمیص ایسی ہو کہ اس پر بٹن نہ لگے ہوئے ہوں اور نہ ہی سلی ہوئی ہو اور پھر اس کا عمامہ باندھو اور جو کپڑا بچ جائے وہ اس کے قدموں پر قرار دو۔ (1)

حدیث نمبر 63/895

وبهذا الاسناد عن محمد بن يعقوب عن علي بن ابراهيم عن أبيه عن ابن أبي عمير عن بعض اصحابنا عن أبي عبد الله عليه السلام في العمامة للميت قال: حنكه.

جناب الشیخ علیہ الرحمہ نے ابن ابی عمیر سے نقل کیا ہے اور انھوں نے اپنے ایک ساتھی سے نقل کیا ہے اور انھوں نے حضرت امام ابوعبداللہ علیہ السلام سے نقل کیا ہے کہ آپؑ نے فرمایا: میت کو عمامہ سے تحت الحنک کرو۔

حدیث نمبر 64/896

وبهذا الاسناد عن علي بن ابراهيم عن أبيه عن عبد الله ابن المغيرة عن رجل عن يحيى بن عبادة عن أبي عبد الله عليه السلام قال: تؤخذ جريدة رطبة قدر ذراع فتوضع وأشار بيده من عند ترقوته إلى يده تلفه مع ثيابه قال وقال الرجل: لقيت أبا عبد الله

(1) ایک اور نسخے میں ہے کہ چہرے پر قرار دو اور یہی زیادہ مناسب ہے۔ (مترجم)

https://www.shiabookspdf.com

https://www.shiabookspdf.com

علیہ السلام بعد فسألته عنه فقال: نعم قد حدثت به یحیی بن عبادة.

جناب الشیخ علیہ الرحمہ نے جناب یحییٰ بن عبادہ سے نقل کیا ہے اور وہ بیان کرتے ہیں کہ حضرت امام ابوعبداللہ علیہ السلام نے فرمایا: کھجور کی سبز وتازہ شاخ لو جو ایک ذراع کے برابر لمبی ہو اور پھر آپؑ نے فرمایا: اس کو ترقوہ کے پاس رکھو اور اس کو کپڑے میں لپیٹ کر رکھو۔

راوی: وہ بیان کرتے ہیں: پھر ایک بندہ نے بیان کیا ہے کہ میں امام ابوعبداللہ علیہ السلام سے ملا اور آپؑ سے اس کے بارے میں سوال کیا تو آپؑ نے فرمایا: ہاں۔

حدیث نمبر 65/897

وبهذا الاسناد عن علي بن ابراهيم عن أبيه عن ابن أبي عمير عن جميل بن دراج قال: ان الجريدة قدر شبر توضع واحدة من عند الترقوة إلى ما بلغت مما يلي الجلد الايمن والاخرى في الايسر من عند الترقوة إلى ما بلغت من فوق القميص. قال الشيخ أيده الله تعالى: (ويستحب أن يكتب على قميصه وحبرته أو اللفافة التي تقوم مقامها أو الجريدتين بأصبعه فلان يشهد أن لا إله إلا الله وإن كتب ذلك بتربة الحسين بن علي عليهما السلام كان فيه فضل كثير ولا يكتبه بسواد ولا صبغ من الاصباغ).

جناب الشیخ علیہ الرحمہ نے جناب جمیل بن دراج سے نقل کیا ہے، وہ فرماتے ہیں: جریدہ ایک بالش کی مقدار ایک ترقوہ کے پاس رکھے جو دائیں جانب کی جلد کے ساتھ لگے اور دوسری بائیں جانب ترقوہ کے پاس قمیص کے اُوپر رکھی جائے گی۔

کفن پر شہادتین کا لکھنا مستحب ہے

مسئلۃ: جناب الشیخ المفید علیہ الرحمہ فرماتے ہیں: مستحب ہے کہ قمیص پر اور یمنی چادر یا دوسری چادر جو اس کے قائم مقام تیار کی گئی ہے اس پر یا دونوں جریدہ پر اپنی انگلی سے لکھے کہ یہ گواہی دیتا ہے کہ کوئی معبود نہیں سوائے اللہ کے۔ اور اگر یہ تحریر امام حسین ابن علی علیہ السلام کی قبر کی مٹی (خاکِ شفاء) سے لکھی جائے تو یہ بہتر اور افضل ہوگا۔ کفن پر کسی سیاہی سے نہ لکھا جائے اور نہ ہی کسی اور رنگ سے لکھا جائے۔

https://www.shiabookspdf.com

https://www.shiabookspdf.com

حدیث نمبر 66/898

علی بن الحسین عن سعد بن عبد الله عن یعقوب بن یزید عن محمد بن شعیب عن أبی کھمس، قال حضرت موت اسماعیل علیه السلام وأبو عبد الله علیه السلام جالس عنده فلما حضرة الموت شد لحییه وغمضه وغطی علیه الملحفة ثم أمر بتهیئته فلما فرغ من أمره دعا بکفنه فکتب فی حاشیة الکفن إسماعیل یشهد ان لا إله إلا الله.

قال الشیخ أیده الله تعالی: (ویعممه کما یعمم الحی ویحنکه بالعمامة ویجعل لها طرفین علی صدره). فقد مضی شرحه ویوضحه ایضا.

جناب الشیخ رحمۃ اللہ علیہ نے جناب محمد بن شعیب سے اور انھوں نے جناب ابو کہمس سے نقل کیا ہے، وہ بیان کرتے ہیں جب جناب اسماعیلؑ کی وفات کا وقت قریب آیا تو حضرت امام ابوعبداللہ علیہ السلام اس کے پاس تشریف فرما تھے تو جب اس کی رحلت ہوگئی تو آپؑ نے اس کے جبڑے باندھ دیئے اور آنکھیں بند کیں اور پھر اس پر چادر ڈال دی اور پھر آپؑ نے اس کی تجہیز اور تکفین کا حکم دیا۔ جب اس سے فارغ ہوگئے تو آپؑ نے کفن کو طلب کیا اور اس کے ایک گوشہ پر لکھا۔ اسماعیل یشهد ان لا اله الا الله "اسماعیل گواہی دیتا ہے کہ کوئی معبود نہیں سوائے اللہ کے"۔

مسئلة: جناب الشیخ المفید رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں: میت کو عمامہ بندھوایا جائے جیسے زندہ شخص عمامہ باندھتا ہے اور اس کو عمامہ کے ساتھ تحت الحنک بنوایا جائے اور عمامے کے دو اطراف رکھے جائیں اور دونوں اطراف کو میت کے سینے پر رکھا جائے۔

جناب الشیخ الطوسی رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں: اس کے بارے میں وضاحت بیان ہوچکی ہے۔ نیز اس کو ذیل والی روایت بھی بیان کرتی ہے۔

حدیث نمبر 67/899

ما أخبرنی به الشیخ أیده الله تعالی عن أبی القاسم جعفر ابن محمد عن محمد بن یعقوب عن علی بن ابراهیم عن أبیه عن ابن أبی عمیر عن أبی أیوب الخزاز عن عثمان النوا قال: قلت لابی عبد الله علیه السلام إنی اغسل الموتی قال: أو تحسن؟ قلت انی اغسل فقال: إذا غسلت فارفق به ولا تغمزه ولا تمس مسامعه بکافور وإذا عممته فلا تعممه عمة

https://www.shiabookspdf.com

https://www.shiabookspdf.com

الاعرابي، قلت و كيف أصنع؛ قال: خذ العمامة من وسطها وانشرها على رأسه ثم ردها إلى خلفه واطرح طرفيها على صدره.

جناب الشیخ رحمۃ اللہ علیہ نے جناب ابوایوب الخزاز سے اور انھوں نے جناب حسان الخوا سے نقل کیا ہے، وہ بیان کرتے ہیں کہ میں نے حضرت امام جعفر صادق علیہ السلام کی خدمت میں عرض کیا: میں مُردوں کو غسل دیتا ہوں۔

آپؑ نے فرمایا: کیا تو اس پر احسان کرتا ہے؟

میں نے عرض کیا: میں غسل دیتا ہوں۔

آپؑ نے فرمایا: جب تو میت کو غسل دے تو اس کے ساتھ نرمی کرو اور اس کے عیب کو ظاہر نہ کرو اور اس کے کانوں میں کافور نہ لگاؤ اور جب اس کو عمامہ بندھواؤ تو اعرابی کی مانند عمامہ نہ باندھو۔

میں نے عرض کیا: پھر مجھے کیا کرنا چاہیے؟

آپؑ نے فرمایا: اس کے عمامہ کو درمیان سے پکڑو۔ پھر اس کے سر پر رکھو اور اس کو اس کے عقب کی طرف لے جاؤ اور پھر اس کے دونوں اطراف کو اس کے سینہ پر ڈال دو۔

https://www.shiabookspdf.com

حدیث نمبر 68/900

سهل بن زياد عن ابن محبوب عن معاوية بن وهب عن أبي عبد الله عليه السلام قال: يكفن الميت في خمسة أثواب قميص لا يزر عليه، وازار وخرقة يعصب بها وسطه، وبرد يلف فيه وعمامة يعتم بها ويلقى فضلها على وجهه. ثم قال الشيخ أيده الله تعالى: (ثم يلفه في اللفافة فيطوى جانبها الايسر على جانبها الايمن وجانبها الايمن على جانبها الايسر ويصنع بالحبرة مثل ذلك ويعقد طرفيها مما يلي رأسه ورجليه، وينبغي للذي يلي أمر الميت في غسله وتكفينه أن يبتدء عند حصول حوائجه التي ذكرناها بقطع اكفانه وينثر الذريرة عليها ثم يلفها جميعاً ويعزلها فإذا فرغ من غسله نقله إليها من غير تلبث واشتغال عنه، وان اخر نثر الذريرة حتى يفرغ من غسله فليصنع به ما وصفناه، واعدادها مفروغاً منها بجميع حوائجه قبل غسله أفضل، ويكفنه وهو موجه كما كان في غسله فإذا فرغ غاسل الميت من غسله توضأ وضوء

https://www.shiabookspdf.com

https://www.shiabookspdf.com

الصلاة ثم اغتسل کما ذکرناه فی أبواب الاغسال وشرحناه و إن کان الذی أعانه بصب الماء علیه قد مس المیت قبل غسله فلیغتسل ایضا من ذٰلك کما اغتسل المتولی لغسله و إن لم یکن مسه قبل غسله لم یجب علیه غسل ولا وضوء إلا أن یکون قد أحدث ما یوجب ذٰلك علیه فتلزمه الطهارة له لا من أجل صب الماءِ عَلَی المیت، فإذا فرغ من غسله وتکفینه وتحنیطه فلیحمله إلی قبره علی سریره ولیصل علیه هو ومن اتبعه من اخوانه قبل دفنه، وسأبین الصلاة عَلَی الاموات فی أبواب الصلوات ان شاء الله تعالیٰ). فقد مضی شرح هذا کله مستوفی وسیأتی شرح الصلاة عَلَی الاموات عند انتهائنا إلی أبواب الصلوات إن شاء الله تعالیٰ. قال الشیخ أیده الله تعالیٰ: (وینبغی لمن شیع جنازة ان یمشی خلفها وبین جنبیها ولا یمشی أمامها فان الجنازة متبوعة ولیست تابعة ومشیعة غیر مشیعة).

جناب الشیخ رحمہ اللہ نے جناب معاویہ بن وھب سے نقل کیا ہے اور انھوں نے حضرت امام ابوعبداللہ علیہ السلام سے نقل کیا ہے کہ آپؑ نے فرمایا: میت کو پانچ کپڑوں میں کفن دو:

[۱] قمیص کہ جس پر بٹن نہ ہوں۔

[۲] لنگی

[۳] ایک کپڑا جس کے ذریعے اس کے وسط کو باندھا جائے۔ (لنگوٹ)

[۴] ایک چادر کہ جس کے ساتھ اس کو لپیٹا جائے۔

[۵] عمامہ کہ جو اس کو باندھا جائے اور اس کا اضافی کپڑا اس کے چہرے پر ڈال دیا جائے۔

مسئلۃ: جناب الشیخ المفید رحمہ اللہ فرماتے ہیں: پھر میت کو چادر میں لپیٹ دے۔ پس اس کے بائیں جانب کو میت کے دائیں جانب کی طرف ڈالے اور پھر چادر کی دائیں جانب کو میت کے بائیں جانب پر ڈالے اور پھر ایسے ہی اُوپر والی یمنی چادر کے ساتھ کرے اور پھر اس کے سر کی اور قدموں کی دونوں جانب کو باندھ دے۔ اور جو بندہ میت کے اُمور کا ولی بنا ہے اس کے لیے سزاوار ہے کہ وہ اپنی ضروریات کو غسل دینے سے قبل آمادہ وفراہم کرے کہ جن کو ہم نے پہلے ذکر کیا ہے، مثلاً: کفن کو کاٹنا، یا ذریرہ خوشبو کا کفن پر چھڑکنا اور پھر اس سب کو جمع کر کے ایک

https://www.shiabookspdf.com

https://www.shiabookspdf.com

جانب رکھ لے۔

اور جب وہ میت کے غسل سے فارغ ہوجائے تو میت کو کفن کی طرف منتقل کرے تو اس کو ٹھہرائے نہ اور نہ ہی اس سے بے نیازی برتے (دیر نہ کرے) اور غسل سے فارغ ہونے کے بعد ذریعہ خوشبو کو مؤخر کردے تو پھر ہم نے جو بیان کیا ہے ویسے ہی کرے۔ اور غسل وکفن کی تمام چیزوں کو غسل سے قبل آمادہ کرنا افضل ہے اور پھر قُربۃً الی اللہ اس کو کفن دے جیسا کہ اس نے اسی نیت سے غسل دیا تھا۔

اور جب میت کو غسل دینے والا میت کے غسل سے فارغ ہوجائے تو پھر خود نماز کے وضو کی مانند وضو کرے اور اس کے بعد خود غسل (مس میت) کرے جیسا کہ ہم غسلوں کی بحث میں ذکر کیا ہے اور اس کی وضاحت کی ہے۔ اور وہ بندہ جس نے اس غاسل کی مدد کی ہے کہ میت پر پانی ڈالا ہے اگر اس نے بھی میت کو غسل دینے سے قبل مس کیا ہے تو یہ بھی غسل کرے جیسا کہ غاسل نے غسل کیا ہے۔

اور اگر اس نے میت کو مس نہیں کیا تو پھر اس پر غسل کرنا واجب نہیں اور نہ ہی وضو کرنا واجب ہے سوائے اس صورت کے کہ جب اس سے وہ حدث صادر ہوجائے کہ جو وضو کو واجب قرار دیتا ہے۔ اور اس کی وجہ سے اس پر طہارت کرنا (وضو کرنا) لازم ہوگی۔ اس وجہ سے نہیں کہ اس نے میت پر پانی ڈالا ہے۔

پس جب بندہ میت کے غسل وکفن دینے اور حنوط کرنے سے فارغ ہوجائے تو پھر وہ اس پر تخت رکھے اور قبر کی طرف اٹھا کر لے جائے اور وہ اس کے ساتھی اس کے دفن کرنے سے قبل اس پر نماز پڑھیں کہ جس کا ذکر ان شاء اللہ نماز کے ابواب میں میت پر نماز کے باب میں آئے گا۔

جناب الشیخ الطوسی رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں: ان سب کے بارے میں وضاحت سے بیان گزر چکا ہے اور میت پر نماز کے بیان ان شاء اللہ نماز کے ابواب میں آئے گا۔

تشییع جنازہ کا حکم جنازے سے آگے نہ چلو

مسئلۃ: جناب الشیخ المفید رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں: جو بندہ تشییع جنازہ کرے اس کے لیے سزاوار ہے کہ وہ میت کے پیچھے چلے یا اس کی دونوں جانب چلے۔ میت سے آگے نہ چلے کیونکہ میت یا جنازہ اس کی اتباع کی جائے تاکہ

https://www.shiabookspdf.com

https://www.shiabookspdf.com

اس کو تابع قرار دیا جائے یعنی اس کے پیچھے چلا جائے، اس کو پیچھے نہ رکھا جائے۔ اس کی تشییع کی جائے تا کہ اس کی تشییع کروائی جائے۔

حدیث نمبر 69/901

أخبرني الشيخ أيده الله تعالى عن أبي جعفر محمد بن علي عن محمد بن الحسن عن احمد بن ادريس عن محمد بن احمد بن يحيى عن النوفلي عن السكوني عن جعفر عن أبيه عن آبائه عن علي عليهم السلام قال سمعت النبي صلى الله عليه وآله يقول: إتبعوا الجنازة ولا تتبعكم خالفوا أهل الكتاب.

جناب الشیخ رحمہ اللہ نے السکونی سے نقل کیا ہے اور انھوں نے حضرت امام جعفر صادق علیہ السلام سے اور انھوں نے اپنے والد سے اور انھوں نے اپنے آباء کرام سے نقل کیا ہے اور انھوں نے حضرت علی علیہ السلام سے نقل کیا ہے کہ وہ بیان کرتے ہیں کہ میں نے رسول خدا صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم سے سنا ہے کہ آپؐ نے فرمایا: جنازہ کے پیچھے چلو، جنازے کو پیچھے قرار نہ دو۔ اہل کتاب کی مخالفت کرو۔

https://www.shiabookspdf.com

حدیث نمبر 70/902

واخبرني الشيخ أيده الله تعالى عن أبي القاسم جعفر بن محمد عن محمد بن يعقوب عن محمد بن يحيى عن احمد بن محمد عن محمد بن اسماعيل عن محمد بن عذافر عن اسحاق بن عمار عن أبي عبد الله عليه السلام قال: إن المشي خلف الجنازة أفضل من المشي بين يديها ولا بأس بأن يمشي بين يديها.

جناب الشیخ رحمہ اللہ نے جناب اسحاق بن عمار سے نقل کیا ہے اور انھوں نے حضرت امام ابو عبداللہ علیہ السلام سے نقل کیا ہے کہ آپؑ نے فرمایا: جنازے کے پیچھے چلنا اس کے آگے چلنے سے افضل ہے لیکن اس کے آگے چلنے میں کوئی حرج نہیں ہے۔

حدیث نمبر 71/903

وبهذا الاسناد عن محمد بن يعقوب عن عدة من اصحابنا عن أحمد بن أبي عبد الله عن

https://www.shiabookspdf.com

https://www.shiabookspdf.com

عمرو بن عثمان عن مفضل بن صالح عن جابر عن أبي جعفر عليه السلام قال مشى النبي صلى الله عليه وآله خلف جنازة فقيل له يا رسول الله مالك تمشي خلفها؛ فقال ان الملائكة رأيتهم يمشون أمامها ونحن تبع لهم.

جناب الشیخ رحمہ اللہ نے جناب جابر سے نقل کیا ہے اور انھوں نے حضرت امام ابوجعفر الباقر علیہ السلام سے نقل کیا ہے، وہ بیان کرتے ہیں رسولِ خدا صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کسی کے جنازے کے پیچھے چل رہے تھے تو کسی نے عرض کیا: یارسول اللہ! آپؐ جنازہ کے پیچھے کیوں چل رہے ہیں؟

آپؐ نے فرمایا: میں نے ملائکہ کو دیکھا ہے وہ اس کے آگے آگے چل رہے ہیں تو میں نے چاہا کہ ہم ان کی اتباع کرتے ہوئے چلیں۔

حدیث نمبر 72/904

وبهذا الاسناد عن محمد بن يعقوب عن أبي علي الاشعري عن محمد بن عبد الجبار عن الحجال عن علي بن شجرة عن أبي الوفاء المرادي عن سدير عن أبي جعفر عليه السلام قال: من أحب أن يمشي ممشى الكرام الكاتبين فليمش جنبي السرير.

جناب الشیخ رحمہ اللہ نے جناب سدیر سے نقل کیا ہے اور انھوں نے امام ابوجعفر علیہ السلام سے نقل کیا ہے کہ آپؑ نے فرمایا: جو شخص چاہتا ہے کہ وہ جنازہ کے ساتھ کرام الکاتبین کی مانند چلے تو اس کو چاہیے کہ وہ جنازے کے دونوں اطراف میں چلے۔

حدیث نمبر 73/905

سعد بن عبد الله عن محمد بن الحسين عن وهيب بن حفص عن أبي بصير قال: سألت أبا عبد الله عليه السلام كيف اصنع إذا خرجت مع الجنازة أمشي امامها أو خلفها أو عن يمينها أو عن شمالها؛ قال: ان كان مخالفا فلا تمش أمامه فان ملائكة العذاب يستقبلونه بأنواع العذاب.

جناب الشیخ رحمہ اللہ نے جناب ابوبصیر رحمہ اللہ سے نقل کیا ہے، وہ بیان کرتے ہیں کہ میں نے حضرت امام

https://www.shiabookspdf.com

https://www.shiabookspdf.com

ابوعبداللہ علیہ السلام سے سوال کیا: جب میں جنازے کے ساتھ نکلوں تو کیا کروں۔ اس سے آگے چلوں یا پیچھے یا دائیں جانب یا بائیں جانب چلوں؟

آپؑ نے فرمایا: اگر جنازہ حق کے مخالف کا ہے تو اس کے آگے نہ چلو کیونکہ عذاب کے ملائکہ اس کا مختلف انواع کے عذاب سے اس کا استقبال کرتے ہیں۔

حدیث نمبر 74/906

حماد عن حريز عن عبد الرحمن بن ابي عبد الله عن أبي عبد الله عليه السلام قال: مات رجل من الانصار من اصحاب رسول الله صلى الله عليه وآله فخرج رسول الله صلى الله عليه وآله في جنازته يمشي فقال له بعض اصحابه ألا تركب يارسول الله؛ فقال: اني لاكره أن أركب والملائكة يمشون. قال الشيخ أيده الله تعالى: (فإذا فرغ من الصلاة عليه فليقرب سريره من قبره ويوضع عَلَى الارض ويصبر عليه هنيئة ثم يقدم قليلا ثم يصبر عليه هنيئة ثم يقدم إلى شفير القبر فيجعل رأسه مما يلي رجليه في قبره وينزل إلَى القبر وليه أو من يأمره الولي بذلك وليتحف عند نزوله ويحلل ازراره وإن نزل معه آخر لمعونته جاز ذلك).

جناب الشیخ رحمہ اللہ نے جناب عبدالرحمٰن بن ابی عبداللہ سے نقل کیا ہے اور انھوں نے حضرت امام ابوعبداللہ علیہ السلام سے نقل کیا ہے کہ آپؑ نے فرمایا: رسولِ خدا صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے اصحاب میں سے ایک انصاری صحابی فوت ہوگیا تو رسولؐ خدا اس کے جنازہ کے ساتھ پیدل نکلے تو کچھ اصحاب نے عرض کیا: یارسولؐ اللہ! کیا سوار ہونا پسند کریں گے؟

آپؑ نے فرمایا: میں پسند نہیں کرتا کہ ملائکہ پیدل چلیں اور میں سوار ہو جاؤں۔

مسئلة: جناب الشیخ المفید رحمہ اللہ فرماتے ہیں: جب میت پر نماز پڑھنے سے فارغ ہو جائیں تو پھر اس کے اس تخت (یا چارپائی) اس کی قبر کے قریب لے جاؤ اور کچھ دیر کے لیے اس کے تخت کو زمین پر رکھو۔ پھر کچھ اور قریب کرو اور پھر اس کو زمین پر رکھو اور کچھ دیر کے بعد دوبارہ اٹھاؤ اور پھر اس کے تخت کو قبر کے کنارے پر لے جاؤ اور میت کے سر کو اس کی طرف رکھو جس طرف قبر میں اس کے قدم ہوں گے اور پھر میت کو قبر میں اس کا ولی یا وہ

https://www.shiabookspdf.com

https://www.shiabookspdf.com

جس کو اجازت دے وہ اُتارے۔ اور جو قبر میں اُتارے اس کا سر ننگا ہونا چاہیے اور وہ اپنے بٹن کھول دے اور جو اس کی مدد کے لیے اترا ہے اس کے لیے یہ کام کرنا جائز ہے۔

حدیث نمبر 75/907

اخبرنی الشیخ أیدہ اللہ تعالی عن أبی القاسم جعفر بن محمد عن أبیہ عن سعد بن عبد اللہ عن احمد بن محمد بن عیسی عن ابن سنان عن محمد ابن عطیۃ قال: إذا اتیت بأخیک إلی القبر فلا تفدحہ ضعہ أسفل من القبر بذراعین أو ثلاثۃ حتی یأخذ اھبتہ ثم ضعہ فی لحدہ والصق خدہ بالارض وتحسر عن وجھہ ویکون أولی الناس بہ مما یلی رأسہ ثم لیقرأ فاتحۃ الکتاب وقل ھو اللہ أحد والمعوذتین وآیۃ الکرسی ثم لیقل ما یعلم حتی ینتھی إلی صاحبہ.

جناب الشیخ علیہ الرحمہ نے جناب محمد بن عطیہ سے نقل کیا ہے، وہ فرماتے ہیں کہ آپؑ نے فرمایا: جب تو اپنے بھائی کو قبر کے پاس لے کر آؤ تو اس کو فوراً قبر میں نہ اتارو بلکہ اس کو قبر سے ایک یا دو ذراع (ہاتھ) دُور رکھو تاکہ وہ قبر کے لیے اپنے آپ کو مادہ کرے۔ پھر اس کو قبر ولحد میں رکھو اور اس کے رخسار کو زمین پر رکھو اور اس کے چہرے کو ننگا کرو اور جو اس کے قریبی ہیں وہ اس کے سرہانے آئیں۔ پھر اس پر سورۂ فاتحہ اور سورۂ قل ھو اللہ احد اور سورۂ فلق وسورۃ الناس اور آیت الکرسی کی تلاوت کریں اور جو جو کچھ ان کو قرآن سے آتا ہے وہ اس کی تلاوت کرتے رہیں یہاں تک کہ وہ اپنے صاحب تک پہنچ جائے۔

حدیث نمبر 76/908

وبھذا الاسناد عن أحمد بن محمد بن عیسی عن محمد بن خالد البرقی عن أحمد بن محمد عن عبد اللہ بن سنان عن أبی عبد اللہ علیہ السلام قال: ینبغی أن یوضع المیت دون القبر ھنیئۃ ثم وارہ.

جناب الشیخ علیہ الرحمہ نے جناب عبداللہ بن سنان سے نقل کیا ہے اور انھوں نے جناب امام ابوعبداللہ علیہ السلام سے نقل کیا ہے کہ آپؑ نے فرمایا: سزاوار یہ ہے کہ میت کو قبر سے باہر کچھ دیر کے لیے رکھو اور پھر اس کو قبر میں اُتارو اور دفن کرو۔

https://www.shiabookspdf.com

https://www.shiabookspdf.com

حدیث نمبر 77/909

وأخبرني أحمد بن عبدون عن علي بن محمد بن الزبير القرشي عن علي بن الحسن بن فضال عن أيوب بن نوح عن محمد بن سنان عن محمد بن عجلان قال: سمعت صادقا يصدق عَلَى الله يعني أبا عبد الله عليه السلام قال: إذا جئت بالميت إلى قبره فلا تفدحه بقبره ولكن ضعه دون قبره بذراعين أو ثلاثة اذرع ودعه حتى يتأهب للقبر ولا تفدحه به، فإذا ادخلته إلى قبره فليكن اولى الناس به عند رأسه وليحسر عن خده ويلصق خده بالارض وليذكر اسم الله وليتعوذ من الشيطان وليقرأ فاتحة الكتاب وقل هو الله أحد والمعوذتين وآية الكرسي ثم ليقل ما يعلم ويسمعه تلقينه شهادة ان لا إله إلا الله وأن محمدا رسول الله صلى الله عليه وآله ويذكر له ما يعلم واحدا واحدا.

جناب الشیخ رحمہ اللہ نے جناب محمد بن عجلان سے نقل کیا ہے، وہ بیان کرتے ہیں کہ میں نے اس سے سچ سنا ہے کہ جو ہمیشہ اللہ تعالیٰ پر سچ بولتا ہے (یعنی امام ابوعبداللہ الصادق علیہ السلام سے) کہ آپؑ نے فرمایا: جب تم میت کو قبر کے پاس لے کر آؤ تو اس کو فوراً قبر میں نہ اُتارو بلکہ اس کو قبر سے دو یا تین ذراع (ہاتھ) قبر سے دُور رکھو اور اس کو چھوڑ دو تاکہ وہ اپنے آپ کو قبر میں جانے کے لیے آمادہ کرلے۔ پھر اس کو قبر میں اُتارو۔

اور پھر جب اس کو قبر میں اُتار دو۔ پھر لوگوں میں سے جو اس کے قریبی ہیں وہ اس کے سرہانے کی طرف آئیں اور اس کے چہرے سے کپڑا ہٹادے اور اس کے رخسار کو زمین پر رکھے اور اس کا نام ذکر کرے اور کلمۂ تعوذ (اعوذ باللہ من الشیطان الرجیم) پڑھے۔ اور سورۂ فاتحہ اور سورۂ قل ھو اللہ احد، سورۃ الفلق، سورۃ الناس اور آیت الکرسی پڑھے اور جو کچھ جانتا ہو وہ کہے اور اس میت کا نام لے اور اس کو یہ گواہی کی تلقین کرے: ان لا الہ الا اللہ وان محمدًا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم اور اس کے بعد ایک ایک کرکے آئمہؑ کی تلقین کرے۔

حدیث نمبر 78/910

أخبرني الشيخ أيده الله تعالى عن أبي الحسن محمد بن احمد ابن داود عن أبيه عن أبي الحسن علي بن الحسين عن محمد بن يحيى عن محمد بن احمد بن يحيى عن محمد بن عبد الله المسمعي ورجل آخر عن اسماعيل بن مهران عن سيف بن عميرة عن أبي عبد الله عليه

https://www.shiabookspdf.com

https://www.shiabookspdf.com

السلام قال: لا تدخل القبر وعليك نعل ولا قلنسوة ولا رداء ولا عمامة قلت فالخف؛ قال لا بأس بالخف فان في خلع الخف شناعة.

جناب الشیخ رحمۃ اللہ علیہ نے جناب سیف بن عمیرہ سے نقل کیا ہے اور انھوں نے حضرت امام ابوعبداللہ علیہ السلام سے نقل کیا ہے کہ آپؑ نے فرمایا: پگڑی باندھ کر یا سر پر ٹوپی رکھ کر، جوتے پہن کر، چادر اُوڑھ کر، عمامہ رکھ کر قبر میں نہ اُترو۔

راوی: میں نے عرض کیا: موزے کا کیا حکم ہے؟

آپؑ نے فرمایا: موزے کا کوئی حرج نہیں ہے کیونکہ موزے اُتارنے میں قباحت ہے۔

حدیث نمبر 79/911

وبهذا الأسناد عن محمد بن عبد الله المسمعي عن اسماعيل ابن يسار الواسطي عن سيف بن عميرة عن ابي بكر الحضرمي عن أبي عبد الله عليه السلام قال: لا تنزل القبر وعليك العمامة ولا قلنسوة ولا رداء ولا حذاء وحل ازرارك فقال قلت فالخف؛ فقال: لا بأس بالخف في وقت الضرورة والتقية، وليجهد في ذلك جهده.

جناب الشیخ رحمۃ اللہ علیہ نے جناب ابوبکر الحضرمی سے نقل کیا ہے، وہ بیان کرتے ہیں کہ حضرت امام ابوعبداللہ علیہ السلام نے فرمایا: سر پر عمامہ (پگ) رکھ کر اور ٹوپی رکھ کر اور چادر اور جوتوں کے ساتھ قبر میں نہ اُترو اور بٹن کھول کر قبر میں اُترا کرو۔

راوی: میں نے عرض کیا: موزے کے لیے کیا حکم ہے؟

آپؑ نے فرمایا: ضرورت اور تقیہ کی صورت موزوں میں کوئی حرج نہیں ہے اور اس کو چاہیے اس میں پوری کوشش کرے۔

حدیث نمبر 80/912

فاما ما رواه محمد بن أحمد بن يحيى عن يعقوب بن يزيد عن ابراهيم بن عقبة عن محمد بن اسماعيل بن بزيع قال رأيت أبا الحسن عليه السلام دخل القبر ولم يحل ازراره. فالوجه في هذا الخبر رفع الحظر عمن لم يحل ازراره لان فعل ذلك من المسنونات دون الواجبات.

https://www.shiabookspdf.com

https://www.shiabookspdf.com

جناب الشیخ رحمہ اللہ فرماتے ہیں لیکن وہ روایت جس کو جناب محمد بن اسماعیل بن بزیع نے نقل کیا ہے وہ بیان کرتے ہیں کہ میں نے حضرت امام ابوالحسن الکاظم علیہ السلام کو دیکھا کہ آپ قبر میں اُترے ہوئے تھے اور آپؑ نے بٹن نہیں کھولے ہوئے تھے۔

اس کے بارے میں جناب الشیخ الطوسی رحمہ اللہ فرماتے ہیں کہ اس روایت میں وجہ یہ ہوسکتی ہے کہ آپؑ نے یہ خطر و وہم دُور کرنا چاہا ہو کہ بٹن نہ کھولنے میں کوئی حرج نہیں ہے کیونکہ یہ کام مستحبات میں سے ہے نہ کہ واجبات میں سے۔ یعنی اس کو واجب نہ قرار دیا جائے۔

حدیث نمبر 81/913

واخبرنی الشیخ أیدہ اللہ تعالی عن أبی القاسم جعفر بن محمد عن محمد بن یعقوب عن عدۃ من اصحابنا عن سھل بن زیاد عن ابن محبوب عن عبد العزیز العبدی عن ابن أبی یعفور عن أبی عبداللہ علیہ السلام قال: لا ینبغی لاحد أن یدخل القبر فی نعلین ولا خفین ولا رداء ولا قلنسوۃ.

جناب الشیخ رحمہ اللہ نے جناب ابن ابی یعفور سے نقل کیا ہے اور وہ بیان کرتے ہیں کہ حضرت امام ابوعبداللہ علیہ السلام نے فرمایا: کسی کے لیے یہ سزاوار نہیں ہے کہ وہ جوتے اور موزوں اور چادر اوڑھ کر اور سر پر ٹوپی رکھ کر قبر میں اُترے۔

حدیث نمبر 82/914

وبھذا الاسناد عن محمد بن یعقوب عن أبی علی الاشعری عن محمد بن عبد الجبار عن عبداللہ الحجال عن ثعلبۃ بن میمون عن زرارۃ انہ قال: سألت أبا عبداللہ علیہ السلام عن القبر کم یدخلہ؛ قال ذاک إلی الولی إن شاء ادخل وترا وإن شاء أدخل شفعا. قال الشیخ أیدہ اللہ تعالی: (ثم یسل المیت من قبل رجلیہ فی قبرہ لیسبق إلیہ رأسہ کما سبق إلی الدنیا فی خروجہ إلیھا من بطن امہ ولیقل عند معاینتہ القبر الدعاء ویقول إذا تناولہ: بسم اللہ وباللہ وفی سبیل اللہ. تمام الدعاء ثم یضعہ علی جانبہ الایمن ویوجھہ إلی القبلۃ ویحل عقد کفنہ من رأسہ حتی یبدو وجھہ ویضع خدہ علی التراب ویحل ایضا عقد کفنہ من قبل رجلیہ ثم یضع اللبن علیہ ویقول وھو یضعہ الدعاء).

https://www.shiabookspdf.com

https://www.shiabookspdf.com

جناب الشیخ رحمۃ اللہ علیہ نے جناب زرارہ رحمۃ اللہ علیہ سے نقل کیا ہے وہ بیان کرتے ہیں کہ میں نے حضرت امام ابو عبداللہ علیہ السلام سے سوال کیا: قبر میں کتنے بندے اُتریں؟

آپؑ نے فرمایا: اس کا اختیار ولی کے پاس ہے کہ وہ چاہے ایک کو اُتارے یا دو کو اُتارے۔

مسئلۃ: جناب الشیخ المفید رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں: پھر میّت کو قبر کے قدموں والی جانب سے قبر میں اُتارا جائے تا کہ میّت کا سر قبر میں پہلے داخل ہو جیسا کہ بندہ جب ماں کے شکم سے دُنیا میں آتا ہے تو پہلے دُنیا میں سر آتا ہے۔ ایسے ہی جب دُنیا سے جائے تو پہلے سر کو قبر میں اُتارا جائے۔ اور جب قبر کے سپرد کیا جائے تو دُعا کو پڑھا جائے اور جو قبر میں بندہ میّت کو پکڑے تو وہ یوں دُعا کرے: بسم اللہ وباللہ فی سبیل اللہ...... پوری دُعا پڑھے۔

پھر وہ میّت کو دائیں پہلو پر یوں اس کو قبر میں لِٹائے کہ اس کا چہرہ اور سامنا والا حصّہ (سینہ وغیرہ) قبلہ رُخ ہو اور پھر سر کی طرف سے اس کے کفن کے بند کھول دے اور اس کے چہرے کو ننگا کر دے اور اس کے رخسار کو مٹی پر رکھے اور اس کے بعد اس کے قدموں والے بند بھی کھول دے اور پھر قبر کو بند کرے اور قبر کو بند کرتے وقت دُعا پڑھے۔

https://www.shiabookspdf.com

قبر میں اُتارتے وقت کی دُعا

حدیث نمبر 83/915

أخبرني الشيخ عن أبي القاسم جعفر بن محمد عن محمد بن يعقوب عن علي بن ابراهيم عن أبيه عن ابن أبي عمير عن حماد عن الحلبي عن ابي عبد الله عليه السلام قال: إذا أتيت بالميت القبر فسله من قبل رجليه فإذا وضعته في القبر فاقرأ آية الكرسي وقل: (بسم الله وبالله وفي سبيل الله وعلى ملة رسول الله صلى الله عليه وآله اللهم صل على محمد وآله اللهم افسح له في قبره والحقه بنبيه محمد صلى الله عليه وآله) وقل كما قلت في الصلاة عليه مرة واحدة من عند (اللهم ان كان محسناً فزد في إحسانه و إن كان مسيئاً فاغفر له وارحمه وتجاوز عنه) واستغفر له ما استطعت، قال وكان علي بن الحسين عليه السلام إذا دخل القبر قال: (اللهم جاف الارض عن جنبيه وصاعد عمله ولقه منك رضواناً).

https://www.shiabookspdf.com

https://www.shiabookspdf.com

جناب الشیخ علیہ الرحمہ نے جناب الحلبی سے اور انھوں نے حضرت امام ابوعبداللہ علیہ السلام سے نقل کیا ہے کہ آپؑ نے فرمایا: جب تم میت کو قبر کے پاس لے کر آؤ تو اس کو قبر کے قدموں والی جانب سے قبر میں یوں اُتارو کہ اس کا سر قبر میں پہلے جائے۔ پس جب اس کو قبر میں رکھ لو تو آیت الکرسی کی تلاوت کرو اور یوں دُعا کرو: بسم الله وبالله وفی سبیل الله وعلی ملة رسول الله صلی الله علیه وآله اللهم صل علی محمد وآله اللهم افسح له فی قبره والحقه بنبیه محمد صلی الله علیه وآله وسلم

اور اس کے بعد ایک دفعہ پھر وہی کلمات ذکر کرو جو تم نے نمازِ جنازہ میں پڑھے تھے: اللهم ان کان محسناً فزد فی إحسانه وإن کان مسیئاً فاغفر له وارحمه وتجاوز عنه۔

اور اس کے بعد جتنا ممکن ہو اس کے لیے استغفار کرو۔ پھر آپؑ نے فرمایا: امام علی بن حسین علیہ السلام جب کسی کو قبر میں اُتارتے تو یوں کہتے: اللهم جاف الارض عن جنبیه وصاعد عمله ولقه منك رضواناً

حدیث نمبر 84/916

https://www.shiabookspdf.com

وبهذا الاسناد عن محمد بن یعقوب عن عدة من أصحابنا عن سهل بن زیاد عن الحسن بن محبوب عن العلا بن رزین عن محمد بن مسلم قال: سألت أحدهما علیه السلام عن المیت فقال: یسل من قبل الرجلین ویلزق القبر بالارض الا قدر أربع اصابع مفرجات ویربع قبره.

جناب الشیخ علیہ الرحمہ نے جناب محمد بن مسلم سے نقل کیا ہے وہ بیان کرتے ہیں کہ میں نے حضرت امام محمد باقر علیہ السلام یا امام جعفر صادق علیہ السلام سے میت کے بارے میں سوال کیا۔

آپؑ نے فرمایا: میت کو قبر کی پائنتی کی طرف سے اُتارو اور قبر کو زمین کے برابر کردو۔ صرف چار کھلی ہوئی انگلیوں کے برابر قبر کو زمین سے بلند رکھو اور قبر مربع شکل میں قرار دو۔

قبر کا دروازہ

حدیث نمبر 85/917

علی بن ابراهیم عن أبیه عن النوفلی عن السکرنی عن جعفر عن أبیه علیه السلام

https://www.shiabookspdf.com

https://www.shiabookspdf.com

قال: من دخل القبر فلا يخرج منه الا من قبل الرجلين.

جناب الشیخ رحمۃ اللہ علیہ نے جناب السکونی سے نقل کیا ہے اور انھوں نے جناب امام صادق علیہ السلام سے اور آپؑ نے اپنے والد ماجدؑ سے نقل کیا ہے کہ جو قبر میں داخل ہوا ہے وہ قبر سے باہر نہ نکلے مگر پائنتی کی جانب سے۔

حدیث نمبر 86/918

وأخبرني جماعة عن أبي محمد هارون بن موسى عن أبي العباس احمد بن محمد عن علي بن الحسن، واخبرني احمد بن عبدون عن علي بن محمد ابن الزبير عن علي بن الحسن بن فضال عن احمد بن صبيح عن عبد الرحمن بن محمد العزرمي عن ثوير بن يزيد عن خالد بن سعدان عن جبير بن نفير الحضرمي قال قال رسول الله صلى الله عليه وآله: ان لكل بيت باباً وان باب القبر من قبل الرجلين.

جناب الشیخ رحمۃ اللہ علیہ نے جناب جبیر بن نفیر الحضرمی سے نقل کیا ہے، وہ بیان کرتے ہیں کہ رسولِ خدا صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا: ہر گھر کا کوئی دروازہ ہوتا ہے اور قبر کا دروازہ اس پائنتی کی طرف سے ہے (قبر کے قدموں والی جانب سے باہر نکالا جائے)۔

حدیث نمبر 87/919

وبهذا الاسناد عن علي بن الحسن عن أحمد بن الحسن عن عمرو بن سعيد عن مصدق بن صدقة عن عمار الساباطي عن أبي عبد الله عليه السلام قال: لكل شئ باب وباب القبر مما يلي الرجلين، إذا وضعت الجنازة فضعها مما يلي الرجلين يخرج الميت مما يلي الرجلين ويدعا له حتى يوضع في حفرته ويسوى عليه التراب.

جناب الشیخ رحمۃ اللہ علیہ جناب عمار الساباطی سے نقل کیا ہے اور اس نے حضرت امام ابوعبداللہ علیہ السلام سے نقل کیا ہے کہ آپؑ نے فرمایا: ہر چیز کے لیے کوئی دروازہ ہے اور قبر کا دروازہ وہ طرف ہے جو اس کے قدموں کی طرف ہے اور جب میت کو قبر میں رکھا جائے تو اس کو پائنتی کی جانب سے اُتارو اور میت کو جب قبر سے نکالا جائے گا تو پائنتی کی جانب سے نکالا جائے گا اور اس کو قبر میں رکھتے وقت تک اس کے لیے دُعا کرو اور پھر اس پر مٹی کو برابر کردو۔

https://www.shiabookspdf.com

https://www.shiabookspdf.com

حدیث نمبر 88/920

وبهذا الاسناد عن علي بن الحسن عن علي بن مهزيار ومحمد بن اسماعيل ايضا عن حماد بن عيسى عن حريز عن محمد بن مسلم عن احدهما عليهما السلام قال: إذا وضعته في لحده فقل (بسم الله وفي سبيل الله وعلى ملة رسول الله صلى الله عليه وآله، اللهم عبدك نزل بك وأنت خير منزول به، اللهم افسح له في قبره والحقه بنبيه، اللهم انا لا نعلم منه إلا خيرا وأنت اعلم به) فإذا وضعت عليه اللبن فقل (اللهم صل وحدته وآنس وحشته واسكن إليه من رحمتك رحمة تغنيه بها عن رحمة من سواك) فإذا خرجت من قبره فقل (انا لله وانا إليه راجعون والحمد لله رب العالمين اللهم ارفع درجته في اعلى عليين واخلف على عقبه في الغابرين وعندك نحتسبه يا رب العالمين).

جناب الشیخ رحمۃ اللہ علیہ نے جناب محمد بن مسلم سے نقل کیا ہے اور انھوں نے حضرت امام محمد باقر علیہ السلام یا امام جعفر صادق علیہ السلام سے نقل کیا ہے کہ آپؑ نے فرمایا: جب تو میّت کو اس کی لحد میں رکھو تو یوں دُعا کرو: بسم الله وفي سبيل الله وعلى ملة رسول الله صلى الله عليه وآله، اللهم عبدك نزل بك وأنت خير منزول به، اللهم افسح له في قبره والحقه بنبيه، اللهم انا لا نعلم منه إلا خيرا وأنت اعلم به

اور جب اس کی قبر کو بند کرنے کے لیے اینٹیں لگاؤ تو یوں دُعا کرو: اللهم صل وحدته وآنس وحشته واسكن إليه من رحمتك رحمة تغنيه بها عن رحمة من سواك۔

پس جب اس کی قبر سے باہر آؤ تو یوں دُعا کرو: انا لله وانا إليه راجعون والحمد لله رب العالمين اللهم ارفع درجته في اعلى عليين واخلف على عقبه في الغابرين وعندك نحتسبه يا رب العالمين

حدیث نمبر 89/921

وبهذا الاسناد عن علي بن الحسن عن يعقوب عن ابن أبي عمير عن غير واحد عن أبي عبد الله عليه السلام قال: يشق الكفن من عند رأس الميت إذا ادخل قبره.

جناب الشیخ رحمۃ اللہ علیہ نے جناب ابن ابی عمیر سے نقل کیا ہے اور انھوں نے ایک سے زیادہ افراد سے نقل کیا ہے

https://www.shiabookspdf.com

https://www.shiabookspdf.com

اور انھوں نے حضرت امام ابوعبداللہ علیہ السلام سے نقل کیا ہے کہ آپؑ نے فرمایا: جب میت قبر میں داخل کردو تو اس کے سر کی طرف سے کفن ہٹا دو (یعنی چہرہ ننگا کردو)۔

حدیث نمبر 90/922

واخبرني الشيخ أيده الله تعالى عن أبي القاسم جعفر بن محمد عن محمد بن يعقوب عن عدة من اصحابنا عن سهل بن زياد عن محمد بن سنان عن محمد بن عجلان عن أبي عبد الله عليه السلام قال: سله سلا رفيقا فإذا وضعته في لحده فليكن أولى الناس به مما يلي رأسه ليذكر اسم الله ويصلي عَلَى النبي صلى الله عليه وآله وسلم ويتعوذ من الشيطان الرجيم وليقرأ فاتحة الكتاب والمعوذتين وقل هو الله أحد وآية الكرسي وان قدر أن يحسر عن خده ويلصقه بالارض فعل وليتشهد ويذكر ما يعلم حتى ينتهي إلى صاحبه. قال الشيخ أيده الله تعالى: (ويستحب أن يلقنه الشهادتين واسماء الائمة عليهم السلام عند وضعه في القبر قبل تشريج اللبن عليه فيقول يا فلان بن فلان) وذكر كيفية التلقين.

جناب الشیخ رحمہ اللہ نے جناب محمد بن عجلان سے نقل کیا ہے اور انھوں نے حضرت امام ابوعبداللہ علیہ السلام سے نقل کیا ہے کہ آپؑ نے فرمایا: میت کو آرام اور نرمی کے ساتھ قبر میں اُتارو۔ پس جب تم اس کو لحد میں رکھ دو تو پھر اس کا جو زیادہ قریبی ہو وہ اس کے سرہانے کی طرف آئے اور اللہ کا نام لے اور نبیؐ و آلِ نبیؐ پر درود پڑھے اور پھر اعوذ باللہ من الشیطان الرجیم پڑھے۔ اور اس کو چاہیے کہ پھر سورۂ فاتحہ اور سورۃ الفلق اور سورۃ الناس اور سورۃ التوحید اور آیت الکرسی کی تلاوت کرے اور اگر ممکن ہو تو اس کے رخسار کو ننگا کرے اور اس کو خاک پر رکھے۔ وہ یہ کام کرے اور پھر شہادتین کی گواہی دے اور جتنا ممکن ہو اللہ کا ذکر کرے یہاں تک کہ وہ اپنے صاحب تک پہنچ جائے۔

میت کو قبر میں تلقین کرنا

مسئلة: جناب الشیخ المفید رحمہ اللہ فرماتے ہیں: مستحب ہے کہ جب میت کو قبر میں رکھ دیا جائے تو پھر اس کو شہادتین کی اور آئمہ علیہم السلام کے ناموں کی تلقین کی جائے اور قبر بند کرنے سے قبل اس کو یوں کہا جائے: اے فلاں بن فلاں

https://www.shiabookspdf.com

https://www.shiabookspdf.com

اور اس کے بعد تلقین کو ذکر کیا جائے۔

حدیث نمبر 91/923

أخبرني الشيخ أيده الله تعالى عن أبي جعفر محمد بن علي عن محمد بن الحسن عن احمد بن ادريس عن محمد بن احمد بن يحيى عن محمد بن اسماعيل عن علي ابن الحكم عن محمد ابن سنان عن محفوظ الاسكاف عن أبي عبد الله عليه السلام قال إذا أردت أن تدفن الميت فليكن اعقل من ينزل في قبره عند رأسه وليكشف عن خده الايمن حتى يفضي به إلى الارض ويدني فمه إلى سمعه ويقول اسمع وافهم ثلاث مرات (الله ربك ومحمد نبيك والاسلام دينك وفلان إمامك، اسمع وافهم) واعدها عليه ثلاث مرات هذا التلقين.

جناب الشیخ علیہ الرحمہ نے جناب محفوظ الاسکاف سے نقل کیا ہے اور انھوں نے حضرت امام ابوعبداللہ علیہ السلام سے نقل کیا ہے کہ آپؑ نے فرمایا: جب میت کو دفن کرنا چاہو تو عقل مند آدمی قبر میں اُترے اور اس کے سر کے پاس اس کے رخساروں کو ننگا کرے اور رخسار کو مٹی پر رکھے اور اپنا منہ میت کے کان کے قریب کرے اور یوں کہے: سنو اور تین مرتبہ اس کو کہے: اللہ تیرا رب ہے، محمد صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم تیرے نبی ہیں، اسلام تیرا دین ہے، علیؑ تیرا امام ہے اور پھر اس کو تین مرتبہ کہے۔ سنو (اسمع وافهم) سمجھو اور دوبارہ ان کلمات کا تکرار کرے اور تین مرتبہ اس کو تلقین کرے۔

حدیث نمبر 92/924

وأخبرني الشيخ أيده الله تعالى عن أبي القاسم جعفر ابن محمد عن محمد بن يعقوب عن محمد بن يحيى عن احمد بن محمد بن عيسى عن الحسين ابن سعيد ومحمد بن خالد جميعًا عن النضر بن سويد عن يحيى بن عمران عن هارون ابن خارجة عن أبي بصير عن أبي عبد الله عليه السلام قال: إذا سللت الميت فقل (بسم الله وبالله وعلى ملة رسول الله صلى الله عليه وآله اللهم إلى رحمتك لا إلى عذابك) فإذا وضعته في اللحد فضع فمك على اذنه وقل (الله ربك والاسلام دينك ومحمد نبيك والقرآن كتابك وعلي إمامك). قال الشيخ أيده الله تعالى: (فإذا فرغ من وضع اللبن عليه اهال التراب على اللبن، ويحثو من شيع جنازته عليه التراب بظهور أصابع اكفهم ويقولون وهم يحثون التراب عليه

https://www.shiabookspdf.com

https://www.shiabookspdf.com

انا لله وانا إليه راجعون تمام الدعاء ويكره للانسان أن يحثو على ابنه التراب و كذلك يكره للابن أن يحثو على أبيه التراب لان ذلك يقسي القلب من ذوي الارحام.

جناب الشیخ رحمہ اللہ نے جناب ابو بصیر رحمہ اللہ سے نقل کیا ہے اور انھوں نے حضرت امام ابوعبداللہ علیہ السلام سے نقل کیا ہے کہ آپؑ نے فرمایا: جب تم میت کو قبر میں اُتار لو تو یوں کہو: بسم الله وبالله وعلى ملة رسول الله صلى الله عليه وآله اللهم إلى رحمتك لا إلى عذابك

اور جب میت کو قبر میں یا لحد میں رکھ لو تو پھر اپنا منہ اس کے کانوں کے قریب کرو اور یوں کہو: الله ربك والاسلام دينك ومحمد نبيك والقرآن كتابك وعلى إمامك

مسئلہ: جناب الشیخ المفید رحمہ اللہ فرماتے ہیں: جب میت کی قبر پر اینٹیں رکھنے سے فارغ ہو جاؤ تو اینٹوں پر مٹی ڈالو اور جس جس نے اس کا تشیع جنازہ کیا ہو وہ اس پر مٹی ڈالے اور ہاتھ کی پشت کی جانب سے مٹی کو قبر پر ڈالے اور جو جو مٹی ڈالے وہ یوں کہے: انا لله وانا اليه راجعون اور پھر دُعا پڑھے۔

انسان کے لیے مکروہ ہے کہ ایک باپ اپنے بیٹے کی قبر پر مٹی ڈالے اور ایسے ہی بیٹے پر بھی مکروہ ہے کہ وہ اپنے باپ کی قبر پر مٹی ڈالے کیونکہ اس کی وجہ سے بندے کا دل صلہ رحمی کی طرف سے سخت ہو جاتا ہے۔

حدیث نمبر 93/925

اخبرني الشيخ أيده الله تعالى عن أبي جعفر محمد ابن علي عن محمد بن الحسن عن أحمد بن ادريس عن محمد بن أحمد بن يحيى عن أحمد بن محمد بن الاصبغ عن بعض اصحابنا قال: رأيت أبا الحسن عليه السلام وهو في جنازة فحثا التراب على القبر بظهر كفيه.

جناب الشیخ رحمہ اللہ نے جناب احمد بن محمد بن الاصبغ سے اور انھوں نے اپنے ایک ساتھی سے نقل کیا ہے وہ بیان کرتے ہیں کہ میں نے حضرت امام ابوالحسن الکاظم علیہ السلام کو ایک جنازہ میں دیکھا کہ آپؑ قبر پر اپنے ہاتھ کی پشت کے ذریعے مٹی ڈال رہے تھے۔

حدیث نمبر 94/926

وأخبرني الشيخ أيده الله تعالى عن أبي القاسم جعفر بن محمد عن محمد بن يعقوب عن

https://www.shiabookspdf.com

https://www.shiabookspdf.com

علی بن ابراهيم عن أبيه عن النوفلی عن السكونی عن أبی عبد الله عليه السلام قال: إذا حثوت التراب عَلَى الميت فقل: (اللهم إيماناً بك وتصديقاً بنبيك هذا ما وعد الله ورسوله صلى الله عليه وآله وسلم) قال وقال أمير المؤمنين عليه السلام سمعت رسول الله صلى الله عليه وآله يقول من حثا على ميت وقال هذا القول أعطاه الله بكل ذرة حسنة.

جناب الشیخ رحمہ اللہ نے جناب السکونی سے نقل کیا ہے اور انھوں نے حضرت امام ابوعبداللہ علیہ السلام سے نقل کیا ہے کہ آپؑ نے فرمایا: جب تم قبر پر مٹی ڈالو تو یوں کہو: اللهم إيماناً بك وتصديقاً بنبيك هذا ما وعد الله ورسوله صلى الله عليه وآله وسلم۔

آپؑ نے فرمایا: امیر المومنین حضرت علی علیہ السلام نے فرمایا کہ میں نے رسول خدا صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم سے سنا ہے کہ آپؐ نے فرمایا: جو بندہ قبر پر مٹی ڈالتے وقت یہ کلمات کہے: اللہ تعالیٰ اس کو ہر ذرہ کے عوض نیکی عطا کرے گا۔

https://www.shiabookspdf.com

حدیث نمبر 95/927

وبهذا الاسناد عن علی بن ابراهيم عن أبيه عن بعض أصحابه عن العلا بن رزين عن محمد بن مسلم قال كنت مع أبی جعفر عليه السلام فی جنازة رجل من أصحابنا فلما أن دفنوه قام عليه السلام إلى قبره فحثا عليه مما يلی رأسه ثلاثاً بكفيه ثم بسط كفه عَلَى القبر ثم قال: (اللهم جاف الارض عن جنبيه وأصعد اليك روحه ولقه منك رضواناً وأسكن قبره من رحمتك ما تغنيه به عن رحمة من سواك) ثم مضى.

جناب الشیخ رحمہ اللہ نے جناب محمد بن مسلم سے نقل کیا ہے، وہ بیان کرتے ہیں کہ میں حضرت امام ابوجعفر الباقر علیہ السلام کے ساتھ اپنے اصحاب میں سے ایک بندے کے جنازے پر تھا۔ پس جب اس کو دفنا دیا گیا تو آپؑ کھڑے ہوئے تو آپؑ نے اس کے سرہانے کی جانب تین مٹھی مٹی ڈالی۔ پھر اپنا ہاتھ کھول کر قبر پر رکھا اور پھر یوں دُعا فرمائی: اللهم جاف الارض عن جنبيه وأصعد اليك روحه ولقه منك رضواناً وأسكن قبره من رحمتك ما تغنيه به عن رحمة من سواك۔ اس کے بعد آپؑ چلے گئے۔

https://www.shiabookspdf.com

https://www.shiabookspdf.com

باپ بیٹے کی قبر پر مٹی نہ ڈالے

حدیث نمبر 96/928

وبهذا الاسناد عن علي بن ابراهيم عن يعقوب بن يزيد عن علي بن اسباط عن عبيد بن زرارة قال مات لبعض أصحاب أبي عبد الله عليه السلام ولد فحضر أبو عبد الله عليه السلام فلما الحد تقدم أبوه يطرح عليه التراب فأخذ أبو عبد الله عليه السلام بكفيه وقال: لا تطرح عليه التراب ومن كان منه ذا رحم فلا يطرح عليه التراب فقلنا يابن رسول الله تنهانا عن هذا واحده؟ فقال: أنهاكم أن تطرحوا التراب على ذوي الارحام فان ذلك يورث القسوة في القلب ومن قسا قلبه بعد من ربه.

جناب الشیخ رحمۃ اللہ علیہ نے جناب عبید بن زرارۃ سے نقل کیا ہے، وہ فرماتے ہیں: جب حضرت امام ابوعبداللہ علیہ السلام کے اصحاب میں سے ایک کا بیٹا فوت ہو گیا جب اس کو دفن کر دیا گیا تو اس کا والد آگے بڑھا اور قبر پر مٹی ڈالنے لگا تو امام ابوعبداللہؑ نے اس کے ہاتھوں کو پکڑ لیا اور فرمایا: تم قبر پر مٹی نہ ڈالو اور جس کا خونی رشتہ دار ہے وہ بھی مٹی نہ ڈالے۔

والد بیٹے کی قبر میں نہ اُترے

حدیث نمبر 97/929

الحسين بن سعيد عن فضالة عن أبان بن عثمان عن عبد الله ابن محمد بن خالد عن أبي عبد الله عليه السلام قال: الوالد لا ينزل في قبر ولده والولد ينزل في قبر والده.

جناب الشیخ رحمۃ اللہ علیہ نے جناب عبداللہ بن محمد بن خالد سے نقل کیا ہے اور انھوں نے حضرت امام ابوعبداللہ علیہ السلام سے نقل کیا ہے کہ آپؑ نے فرمایا: باپ بیٹے کی قبر میں نہ اُترے اور بیٹا باپ کی قبر میں اُتر سکتا ہے۔

حدیث نمبر 98/930

سهل بن زياد عن محمد بن الوليد عن يحيى بن عمرو عن عبد الله بن راشد عن عبد الله العنبري قال قلت: لابي عبد الله عليه السلام الرجل يدفن ابنه؟ فقال: لا يدفنه في

https://www.shiabookspdf.com

https://www.shiabookspdf.com

التراب قال قلت: فالابن يدفن أباه؛ قال: نعم لا بأس. قال الشيخ أيده الله تعالى: (ويرفع عن الارض مقدار أربع أصابع مفرجات لا أكثر من ذٰلك ويصب عليه الماء فيبدأ بالصب من عند رأسه ثم يدور به من أربع جوانبه حتى يعود إلى موضع الرأس فان بقي من الماء شيء صب على وسط القبر).

جناب الشیخ علیہ الرحمہ نے جناب عبداللہ العنبری سے نقل کیا ہے، وہ بیان کرتے ہیں کہ میں نے حضرت امام ابوعبداللہ علیہ السلام کی خدمت میں عرض کیا: کیا بندہ اپنے بیٹے کو دفن کر سکتا ہے؟

آپؑ نے فرمایا: باپ بیٹے کو مٹی میں دفن نہ کرے۔

پھر میں نے عرض کیا: کیا بیٹا باپ کو دفن کر سکتا ہے؟

آپؑ نے فرمایا: ہاں، کوئی حرج نہیں۔

قبر کی زمین سے بلندی کی مقدار اور اس پر پانی کا چھڑکاؤ کرنا

مسئلۃ: جناب الشیخ المفید علیہ الرحمہ فرماتے ہیں: قبر زمین سے چار کھلی ہوئی انگلیوں کی مقدار کے برابر اُونچی ہو اس سے زیادہ نہ ہو اور پھر اس پر پانی کا چھڑکاؤ کیا جائے اور چھڑکاؤ سر کی جانب سے شروع کیا جائے اور قبر چاروں اطراف دور بناتے ہوئے چھڑکاؤ کیا جائے یہاں تک کہ واپس سر پر ہی آ کر ختم کیا جائے اور جو پانی بچ جائے وہ قبر کے وسط پر گرا دیا جائے۔

حدیث نمبر 99/931

علی بن الحسين عن سعد بن عبد الله عن محمد بن الحسين وأحمد بن الحسن بن علی بن فضال عن أبيه عن علی بن عقبة وذبيان بن حكيم عن موسى بن اكيل النميري عن أبي عبد الله عليه السلام قال: السنة في رش الماء عَلَى القبر أن يستقبل القبلة ويبدأ من عند الرأس إلى عند الرجل ثم يدور عَلَى القبر من الجانب الآخر ثم يرش على وسط القبر فكذٰلك السنة فيه.

جناب الشیخ علیہ الرحمہ نے جناب موسیٰ بن اکیل النمیری سے نقل کیا ہے اور انھوں نے حضرت امام ابوعبداللہ علیہ السلام

https://www.shiabookspdf.com

https://www.shiabookspdf.com

سے نقل کیا ہے کہ آپؑ نے فرمایا: سنت ہے کہ رُو بقبلہ ہو کر سر کی جانب کے چھڑکاؤ کی ابتداء کی جائے۔ سر سے قدموں کی طرف اور پھر دوسری طرف دور بنا دے (یعنی پھر دوسری جانب قدموں سے سر تک آئے) پھر قبر کے وسط میں بھی چھڑکاؤ کرے۔ اس میں سنت ایسے ہی ہے۔

حدیث نمبر 100/932

أخبرني الشيخ أيده الله تعالى عن أبي القاسم جعفر ابن محمد عن محمد بن يعقوب عن عدة من أصحابنا عن أحمد بن محمد بن خالد عن عثمان ابن عيسى عن سماعة عن أبي عبدالله عليه السلام قال: يستحب أن يدخل معه في قبره جريدة رطبة ويرفع قبره من الارض قدر أربع أصابع مضمومة وينضح عليه الماء ويخلى عنه.

جناب الشیخ علیہ الرحمہ نے جناب عثمان بن عیسیٰ سے اور انھوں نے جناب سماعہ سے اور انھوں نے حضرت امام ابوعبداللہ علیہ السلام سے نقل کیا ہے کہ آپؑ نے فرمایا: مستحب ہے کہ قبر میں میت کے ساتھ ایک سبز جریدہ (یعنی کھجور کی سبز شاخ) کو رکھا جائے اور قبر کو چار انگلیوں کے برابر زمین سے بلند رکھا جائے اور اس پر پانی کا چھڑکاؤ کیا جائے اور پھر اس کو چھوڑ دیا جائے۔

https://www.shiabookspdf.com

حدیث نمبر 101/933

وبهذا الاسناد عن علي بن ابراهيم عن أبيه عن ابن أبي عمير عن حماد بن عثمان عن أبي عبدالله عليه السلام قال: قال لي أبي ذات يوم في مرضه يا بني أدخل أناسا من قريش من أهل المدينة حتى أشهدهم، قال فأدخلت عليه اناسا منهم فقال يا جعفر إذا أنا مت فغسلني و كفني وارفع قبري اربع اصابع ورشه بالماء فلما خرجوا قلت يا أبه لو أمرتني بهذا صنعته، ولم ترد ان ادخل عليك قوما تشهدهم؛ قال: يا بني اردت ان لا تنازع.

جناب الشیخ علیہ الرحمہ نے جناب حماد بن عثمان سے اور انھوں نے حضرت امام ابوعبداللہ علیہ السلام سے نقل کیا ہے کہ آپؑ نے فرمایا: میرے والد ماجدؑ نے اپنے مرض الموت میں ایک دن مجھے فرمایا: اے میرے بیٹے! اہل مدینہ میں قریش کے کچھ افراد کو میرے پاس لے کر آؤ تا کہ میں ان کو گواہ قرار دوں۔

https://www.shiabookspdf.com

https://www.shiabookspdf.com

میں کچھ افراد کو آپؑ کی خدمت میں لے کر آیا۔ آپؑ نے ان کے سامنے مجھے فرمایا: اے جعفرؑ! جب میں اس دُنیا سے چلا جاؤں تو مجھے غسل دینا، مجھے کفن دینا اور دفن کرنا اور میری قبر کو چار انگلیوں کے برابر زمین سے بلند کرنا اور اس پر پانی کا چھڑکاؤ کرنا۔

جب وہ لوگ چلے گئے تو میں نے عرض کیا: اے میرے بابا! اگر یہ وصیت مجھے اکیلے میں بھی کرتے تو میں اس پر ضرور عمل کرتا۔ پھر آپؑ نے ان لوگوں کو حاضر کرتے اور ان کو گواہ کیوں قرار دیا؟

آپؑ نے فرمایا: اے میرے بیٹے! میں چاہتا ہوں کوئی تیرے ساتھ اس پر نزاع وجھگڑا نہ کرے۔

حدیث نمبر 102/934

وأخبرني جماعة عن هارون بن موسى عن أبي العباس احمد بن محمد عن علي بن الحسن واحمد بن عبدون عن أبي الحسن علي بن محمد بن الزبير عن علي بن الحسن بن فضال عن محمد بن عبد الله بن زرارة عن محمد بن أبي عمير عن حماد بن عثمان عن عبيد الله الحلبي ومحمد بن مسلم عن أبي عبد الله عليه السلام قال امرني أبي ان اجعل ارتفاع قبره أربع أصابع مفرجات، وذكر ان الرش بالماء حسن، وقال توضأ إذا ادخلت الميت القبر. قال الشيخ ايده الله تعالى: (فإذا انصرف الناس عنه تأخر عند القبر بعض اخوانه فنادى بأعلى صوته يا فلان بن فلان إلى آخر التلقين).

https://www.shiabookspdf.com

جناب الشیخ رحمہ اللہ نے جناب محمد بن مسلم سے نقل کیا ہے اور انھوں نے حضرت امام ابوعبداللہ علیہ السلام سے نقل کیا ہے کہ آپؑ نے فرمایا: میرے والد ماجدؑ نے مجھے حکم دیا کہ میں ان کی قبر کو زمین سے چار انگلیوں کے برابر اُونچا رکھو اور پھر فرمایا: قبر پر پانی کا چھڑکاؤ کرنا نیکی و اچھا ہے۔

فرمایا: جب میت کو قبر میں اُتارو تو وضو کرو (یعنی باوضو ہو کر قبر میں میت کو اُتارو)۔

دفن کے بعد دوسری تلقین

مسئلۃ: جناب الشیخ المفید رحمہ اللہ فرماتے ہیں: جب لوگ قبر سے چلے جائیں تو اس کا ایک بھائی قبر پر رہ جائے اور پھر بلند آواز سے اس کو پکارے: اے فلاں بن فلاں اور اس کے بعد دوبارہ تلقین کرے۔

https://www.shiabookspdf.com

https://www.shiabookspdf.com

حدیث نمبر 103/935

أخبرني الشيخ أيده الله تعالى عن أبي الحسن محمد بن احمد بن داود عن ابيه عن أبي الحسن على بن الحسين عن محمد بن يحيى عن محمد بن احمد بن يحيى عن ابي عبد الله الرازى عن احمد بن محمد بن أبي نصر عن اسماعيل قال حدثني أبو الحسن الدلال عن يحيى بن عبد الله قال سمعت ابا عبد الله عليه السلام يقول: ما على اهل الميت منكم ان يدرؤا عن ميتهم لقاء منكر ونكير قال قلت: كيف نصنع؛ قال: إذا أفرد الميت فليتخلف عنده اولى الناس به فيضع فمه عند رأسه ثم ينادى بأعلا صوته (يا فلان بن فلان أو يا فلانة بنت فلان هل أنت عَلَى العهد الذى فارقتنا عليه من شهادة ان لا إله إلا الله وحده لا شريك له وان محمدا عبده ورسوله سيد النبيين وان عليا أمير المؤمنين وسيد الوصيين وان ما جاء به محمد حق وان الموت حق والبعث حق وان الله تعالى يبعث من فى القبور) قال فيقول منكر لنكير أنصرف بنا عن هذا فقد لقن حجته.

https://www.shiabookspdf.com

جناب الشیخ رحمۃ اللہ علیہ نے جناب یحییٰ بن عبداللہ سے نقل کیا ہے، وہ بیان کرتے ہیں کہ میں نے حضرت امام ابوعبداللہ علیہ السلام سے سنا ہے کہ آپؑ نے فرمایا: میت کے وارثوں کے لیے کیا امر مانع ہے کہ وہ اپنی میت سے منکر ونکیر کو دُور نہیں کرتے؟

راوی: میں نے عرض کیا: ہمیں کیا کرنا چاہیے؟

آپؑ نے فرمایا: جب میت کو دفنا لو تو پھر اس کے قریبی وارثوں میں کوئی ایک فرد پیچھے رُک جائے اور اپنا منہ میت کے سر کی طرف قریب کرے اور پھر بلند آواز سے اس کو کہے: اے فلاں بن فلاں (اگر مرد ہے) یا فلانۃ بنت فلاں (اگر عورت ہے) پھر اس کو یوں تلقین کرے: هل أنت عَلَى العهد الذى فارقتنا عليه من شهادة ان لا إله إلا الله وحده لا شريك له وان محمدا عبده ورسوله سيد النبيين وان عليا أمير المؤمنين وسيد الوصيين وان ما جاء به محمد حق وان الموت حق والبعث حق وان الله تعالى يبعث من فى القبور

آپؑ نے فرمایا: جب یہ کہا جائے تو منکر نکیر سے کہتا کہ اس کو چھوڑ دو اس کو اس کی دلیل و حجت کی تلقین کردی گئی ہے۔

https://www.shiabookspdf.com

https://www.shiabookspdf.com

حدیث نمبر 104/936

واخبرنا بهذا الحديث الشيخ عن أبي القاسم جعفر بن محمد عن محمد بن يعقوب عن محمد بن يحيى عن بعض اصحابنا عن احمد بن محمد أبي نصر عن اسماعيل قال: حدثني أبو الحسن الدلال عن يحيى بن عبد الله قال: سمعت أبا عبد الله عليه السلام يقول مثل ذلك. قال الشيخ أيده الله تعالى: (ويكره أن يحمى الماء بالنّار لغسل الميت فان كان الشتاء شديد البرد فليسخن له قليلا ليتمكن غاسله من غسله).

جناب الشیخ رحمۃ اللہ علیہ نے دوسری سند کے ساتھ اسی حدیث کو جناب یحییٰ بن عبداللہ سے نقل کیا ہے، وہ بیان کرتے ہیں کہ میں نے حضرت امام ابوعبداللہ علیہ السلام سے سنا ہے کہ آپؑ نے فرمایا:...... آگے گذشتہ حدیث کو ذکر کیا گیا۔

میت کے غسل کے لیے پانی گرم کرنا مکروہ ہے

مسئلہ: جناب الشیخ رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں: میت کے غسل کے لیے پانی کو آگ کے ذریعے گرم کرنا مکروہ ہے۔ پس اگر سردی بہت زیادہ ہو تو پھر اس پانی کو ہلکا سا گرم کرلیں تاکہ غسل دینے والے کے لیے غسل دینا آسان ہو جائے۔

حدیث نمبر 105/937

أخبرني الشيخ أيده الله تعالى عن أبي القاسم جعفر ابن محمد عن محمد بن يعقوب عن عدة من اصحابنا عن سهل بن زياد عن يعقوب بن يزيد عن عدة من اصحابنا عن أبي عبد الله عليه السلام قال: لا يسخن للميت الماء لا يعجل له النّار ولا يحنط بمسك.

جناب الشیخ رحمۃ اللہ علیہ نے جناب یعقوب بن یزید سے نقل کیا ہے اور انھوں نے اپنے بعض ساتھیوں کے ذریعے امام ابوعبداللہ علیہ السلام سے نقل کیا ہے کہ آپؑ نے فرمایا: میت کے لیے پانی کو گرم نہ کرو اور اس کے لیے گرمی کو جلدی فراہم نہ کی جائے اور کستوری سے اس کو حنوط نہ کیا جائے۔

حدیث نمبر 106/938

علي بن مهزيار عن ابان عن زرارة قال قال أبو جعفر عليه السلام: لا يسخن الماء للميت.

جناب الشیخ رحمۃ اللہ علیہ نے جنابِ زرارہ سے نقل کیا ہے اور وہ بیان کرتے ہیں کہ حضرت امام ابوجعفر علیہ السلام نے

https://www.shiabookspdf.com

https://www.shiabookspdf.com

فرمایا: میت کے لیے پانی کو گرم نہ کیا جائے۔

حدیث نمبر 107/939

احمد بن محمد بن عیسٰی عن أبیه عن عبد الله بن المغیرة عن رجل عن ابی جعفر و أبی عبدالله علیهما السلام قالا: لا یقرب المیت ماءا حمیما. ثم قال أیده الله تعالی: (ولا یجوز ان یقص شیٔ من شعره ولا من اظفاره وان سقط من ذلك شیٔ جعل معه فی اکفانه). یدل علیه

جناب الشیخ رحمہ اللہ نے جناب عبداللہ بن المغیرۃ سے نقل کیا ہے اور انھوں نے ایک بندے کے ذریعے امام ابوجعفر علیہ السلام اور امام ابوعبداللہ علیہ السلام سے نقل کیا ہے کہ دونوں معصومینؑ نے فرمایا: گرم پانی میت کے قریب تک نہ کرو۔

میت کے بال یا ناخن وغیرہ کاٹنا جائز نہیں

مسئلة: جناب الشیخ المفید رحمہ اللہ فرماتے ہیں: جائز نہیں کہ میت کے بال یا ناخن کاٹے جائیں اور ان میں سے کوئی چیز خود بخود میت سے جدا ہو جائے تو اس کو کفن میں رکھ دیا جائے۔

حدیث نمبر 108/940

ما أخبرنی به الشیخ أیده الله تعالی عن أبی القاسم جعفر بن محمد عن محمد بن یعقوب عن علی بن ابراهیم عن أبیه عن ابن أبی عمیر عن بعض اصحابه عن ابی عبد الله علیه السلام قال: لا یمس من المیت شعر ولا ظفر وان سقط منه شیٔ فاجعله فی کفنه.

جناب الشیخ رحمہ اللہ نے جناب ابن ابی عمیر سے نقل کیا ہے، انھوں نے بعض اصحاب سے نقل کیا ہے اور انھوں نے حضرت امام ابوعبداللہ علیہ السلام سے نقل کیا ہے کہ آپؑ نے فرمایا: میت کے بال اور ناخن نہ کاٹے جائیں اور اگر ان میں سے کوئی چیز خود بخود میت سے گر جائے تو اس کو کفن میں رکھ دیا جائے۔

حدیث نمبر 109/941

وبهذا الاسناد عن محمد بن یعقوب عن عدة من اصحابنا عن سهل بن زیاد عن ابن محبوب عن ابراهیم بن مهزم عن طلحة بن زید عن ابی عبد الله علیه السلام قال:

https://www.shiabookspdf.com

https://www.shiabookspdf.com

يكره ان يقص للميت ظفر أو يقص له شعر أو يحلق له عانة أو يغمز له مفصل.

جناب الشیخ رحمۃ اللہ علیہ نے جناب طلحہ بن زید سے نقل کیا ہے اور انھوں نے حضرت امام ابوعبداللہ علیہ السلام سے نقل کیا ہے کہ آپؑ نے فرمایا: مکروہ ہے میت کے ناخن کاٹنا اور اس کے بال کاٹنا یا اس کا حلق کرنا یا اس کے جوڑوں کو دبانا۔

حدیث نمبر 110/942

وبهذا الاسناد عن محمد بن يعقوب عن حميد بن زياد عن الحسن بن محمد الكندي عن احمد بن الحسن الميثمي عن أبان بن عثمان عن عبد الرحمن بن ابي عبد الله قال سألت أبا عبد الله عليه السلام عن الميت يكون عليه الشعر فيحلق عنه أو يقلم؛ قال: لا يمس منه شئ إغسله وادفنه.

جناب الشیخ رحمۃ اللہ علیہ نے جناب عبدالرحمن بن ابی عبداللہ سے نقل کیا ہے، وہ بیان کرتے ہیں کہ میں نے حضرت امام ابوعبداللہ علیہ السلام سے میت کے بارے میں سوال کیا: اگر میت کے بال بڑے ہیں یا ناخن بڑے ہیں تو کیا ان کو کاٹا جا سکتا ہے؟

آپؑ نے فرمایا: کسی چیز کو ہاتھ نہ لگاؤ (یعنی نہ کاٹو) اور اس کو غسل دو اور دفن کردو۔

حدیث نمبر 111/943

احمد بن محمد بن عيسى عن الحسين بن سعيد عن فضالة عن ابان بن عثمان عن ابي الجارود قال: سألت ابا جعفر عليه السلام عن الرجل يتوفى أتقلم اظافيره أو ينتف ابطاه أو يحلق عانته ان طال به مرض؛ قال: لا. قال الشيخ أيده الله تعالى: (وغسل المرأة كغسل الرجل واكفانها مثل اكفانه ويستحب ان تزاد المرأة في الكفن ثوبين وهما لفافتان أو لفافة ونمط). اما ما يدل على ان غسل المرأة مثل غسل الرجل الخبر الذي رويناه فيما تقدم عن الحسن بن محبوب عن محمد بن سنان عن عبد الله الكاهلي قال سألت أبا عبد الله عليه السلام: وذكر كيفية غسل الميت إلى ان قال في آخر الحديث وكذلك غسل المرأة. فاما ما يدل على استحباب زيادة ثوبين في كفن المرأة.

https://www.shiabookspdf.com

https://www.shiabookspdf.com

جناب الشیخ رحمہ اللہ نے جناب ابوالجارود سے نقل کیا ہے، وہ بیان کرتے ہیں کہ میں نے حضرت امام ابوجعفر الباقر علیہ السلام سے سوال کیا: ایک بندہ انتقال کر گیا ہے اور طویل بیماری کی وجہ سے اس کے ناخن یا اس کے زیرِ ناف بال یا بغلوں کے بال بڑھ گئے تھے تو کیا ان کو کاٹا جا سکتا ہے؟

آپؑ نے فرمایا: نہیں۔

عورت کا غسل اور کفن مرد کے غسل و کفن کی مانند ہے

مسئلۃ: جناب الشیخ المفید رحمہ اللہ فرماتے ہیں: عورت کا غسل مرد کے غسل کی مانند ہے اور اس کا کفن بھی مرد کے کفن کی مانند ہے اور مستحب ہے کہ عورت کے کفن میں دو کپڑوں کا اضافہ کیا جائے اور وہ دونوں چادریں یا ایک چادر ایک روسری ہو۔

جناب الشیخ الطوسی رحمہ اللہ فرماتے ہیں: وہ دلیل جو دلالت کرتی ہے کہ عورت کا غسل مرد کے غسل کی مانند ہے وہ روایت ہے جس کو ہم نے پہلے ذکر کر دیا ہے جس کو جناب عبداللہ الکاہلی نے ذکر کیا ہے، وہ بیان کرتے ہیں کہ میں نے حضرت امام ابوعبداللہ علیہ السلام سے سوال کیا: آپؑ نے میت کے غسل کی کیفیت کو ذکر کیا اور آخر حدیث میں آپؑ نے فرمایا: عورت کا غسل بھی اسی طرح ہے۔

اور وہ دلیل جو دلالت کرتی ہے کہ عورت کے کفن میں دو کپڑوں کا اضافہ کرنا مستحب ہے۔ وہ ذیل میں ہے۔

حدیث نمبر 112/944

ما اخبرنی به الشیخ ایدہ الله تعالی عن أبی القاسم جعفر بن محمد عن محمد بن یعقوب عن عدۃ من اصحابنا عن سهل بن زیاد عن بعض اصحابنا رفعه قال سألته کیف تکفن المرأۃ؛ فقال: کما یکفن الرجل غیر انها تشد علی ثدیها خرقة تضم الثديين إلى الصدر وتشد إلى ظهرها وتضع لها القطن اکثر مما تضع للرجال ویحشی القبل والدبر بالقطن والحنوط ثم تشد علیها الخرقة شدا شدیدا.

جناب الشیخ رحمہ اللہ نے جناب سہل بن زیاد سے نقل کیا ہے اور وہ بیان کرتے ہیں کہ میں نے بعض اصحاب کے ذریعے آپؑ سے سوال کیا: عورت کو کفن کیسے دیا جائے گا؟

https://www.shiabookspdf.com

https://www.shiabookspdf.com

آپؑ نے فرمایا: جس طرح مرد کو کفن دیا جاتا ہے ایسے ہی عورت کو دیا جائے گا مگر یہ ہے کہ ایک کپڑے کو اس کا سینہ بند قرار دیا جائے گا جس کے ذریعے اس کے دونوں پستان کو سینے کے ساتھ باندھ دیا جائے گا۔ اور مرد کی نسبت عورت کے آگے اور پیچھے روئی کو زیادہ رکھ دیا جائے گا اور اس کی آگے اور پیچھے والی شرمگاہ کو روئی رکھ کر ایک کپڑے کے ساتھ مضبوطی سے باندھ دیا جائے گا۔

حدیث نمبر 113/945

وبهذا الاسناد عن محمد بن يعقوب عن الحسين بن محمد بن عبد الله بن عامر عن علي بن مهزيار عن فضالة عن القاسم بن بريد عن محمد ابن مسلم عن أبي جعفر عليه السلام قال: يكفن الرجل في ثلاث اثواب والمرأة اذا كانت عظيمة في خمسة، درع ومنطقة وخمار ولفافتين.

جناب الشیخ رحمہ اللہ نے جناب محمد بن مسلم سے نقل کیا ہے اور انھوں نے امام ابوجعفر علیہ السلام سے نقل کیا ہے کہ آپؑ نے فرمایا: مرد کو تین کپڑوں میں کفن دیا جائے گا اور عورت اگر بڑے جسم کی ہے تو اس کو پانچ کپڑوں میں کفن دیا جائے۔ قمیص، کمربند، دوپٹہ، دو چادریں۔

https://www.shiabookspdf.com

حدیث نمبر 114/946

وبهذا الاسناد عن محمد بن يعقوب عن حميد بن زياد عن محمد بن الحسن بن محمد الكندي عن غير واحد عن ابان بن عثمان عن عبد الرحمن ابن أبي عبد الله قال: سألت أبا عبد الله عليه السلام في كم تكفن المرأة؟ قال: تكفن في خمسة اثواب احدها الخمار.

جناب الشیخ رحمہ اللہ نے جناب عبدالرحمن بن ابی عبداللہ سے نقل کیا ہے، وہ بیان کرتے ہیں کہ میں نے حضرت امام ابوعبداللہ علیہ السلام سے سوال کیا کہ عورت کو کتنے کپڑوں میں کفن دیا جائے گا؟

آپؑ نے فرمایا: عورت کو پانچ کپڑوں میں کفن دیا جائے گا کہ ان میں سے ایک دوسری ہو (یعنی دوپٹہ)۔

حدیث نمبر 115/947

الحسن بن محبوب رفعه قال: المرأة إذا ماتت [illegible] ا، و كثر دمها ادخلت إلى السرة في

https://www.shiabookspdf.com

https://www.shiabookspdf.com

الادیم أو مثل الادیم ثم تکفن من بعد ذٰلك ویحشی القبل والدبر بالقطن. قال الشیخ ایده الله تعالی: (وإذا ارید ادخال المرأة القبر جعل سریرها امامه فی القبلة ورفع عنها النعش وأخذت من السریر بالعرض وینزلها القبر اثنان یجعل احدهما یدیه تحت کتفیها والآخر یدیه تحت حقویها، وینبغی ان یکون الذی یتناولها من قبل ورکیه زوجها أو بعض ذوی ارحامها کابیها أو اخیها أو ابنها ان لم یکن لها زوج ولا یتولی منها ذٰلك الاجنبی الا عند فقد ذوی ارحامها، وان انزلها قبرها نسوة یعرفن کان افضل).

جناب الشیخ رحمۃ اللہ علیہ نے جناب الحسن بن محبوب سے نقل کیا ہے اور انھوں نے سند مرفوعہ کے ساتھ نقل کیا ہے۔ آپؑ نے فرمایا: جب کوئی عورت نفاس کی حالت میں مرجائے اور اس کا خون زیادہ ہو تو وہ اس کے سرین کی چلد تک کو لگ جائے تو اس کے خون کو صاف کیا جائے اور پاک کیا جائے۔ پھر اس کو کفن دیا جائے اور اس کے آگے اور پیچھے کی شرمگاہ میں روئی زیادہ رکھی جائے۔

https://www.shiabookspdf.com

عورت کو قبر میں اُتارنے کا طریقہ

مسئلۃ: جناب الشیخ المفید رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں: جب عورت کی میت کو قبر میں اُتارنا چاہیں تو عورت کے میت والا تخت (چارپائی) کو قبر کے قبلہ کی جانب سامنے رکھا جائے اور اس سے میت کو اُٹھایا جائے اور تخت سے عرض کی صورت میں اُٹھایا جائے اور عورت کو دو مرد قبر یں میں اُتاریں۔ ان میں سے ایک ہاتھوں کو عورت کے کندھوں کے نیچے قرار دے اور دوسرا اپنے ہاتھ عورت کے حقویہ کے نیچے رکھے۔ اور سزاوار ہے کہ وہ بندہ جو عورت کو قبر میں پکڑے وہ اس کا شوہر ہو یا اس کا محرم رشتہ دار ہو مثلاً اس کا باپ، بھائی یا بیٹا اور اگر شوہر نہ ہو اور کوئی محرم ولی بھی نہ ہو تو پھر اجنبی اور اگر اس کو کوئی عورت قبر میں اتار دے تو یہ افضل ہے۔

حدیث نمبر 116/948

أخبرنی الشیخ ایده الله تعالی عن ابی القاسم جعفر ابن محمد عن محمد بن یعقوب عن عدة من اصحابنا عن سهل بن زیاد وعلی بن ابراهیم عن ابیه جمیعاً عن النوفلی عن

https://www.shiabookspdf.com

https://www.shiabookspdf.com

السکونی عن أبي عبد الله علیه السلام قال قال أمیر المؤمنین صلوات الله علیه: مضت السنة من رسول الله صلى الله علیه وآله ان المرأة لا یدخل قبرها الا من کان یراها في حیاتها.

جناب الشیخ رحمۃ اللہ علیہ نے جناب السکونی سے نقل کیا ہے اور انھوں نے حضرت امام ابوعبداللہ علیہ السلام سے نقل کیا ہے کہ آپؑ نے فرمایا کہ امیر المومنین علی علیہ السلام نے فرمایا: رسول خدا صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم سے سنت جاری ہے کہ عورت کو اس کی قبر میں نہ اُتارے مگر وہ جو اس کو اس کی زندگی میں دیکھ سکتا ہو (محرم)۔

﴿حدیث نمبر 117/949﴾

وبهذا الاسناد عن سهل بن زیاد عن محمد بن اورمة عن علي بن میسرة عن اسحاق بن عمار عن أبي عبد الله علیه السلام قال: الزوج احق بامرأته حتى یضعها في قبرها.

جناب الشیخ رحمۃ اللہ علیہ نے جناب اسحاق بن عمار سے نقل کیا ہے اور انھوں نے حضرت امام ابوعبداللہ علیہ السلام سے نقل کیا ہے کہ آپؑ نے فرمایا: عورت کا شوہر زیادہ حق رکھتا ہے کہ وہ اس کو قبر میں اُتارے۔

https://www.shiabookspdf.com

﴿حدیث نمبر 118/950﴾

واخبرني الشیخ أیده الله عن احمد بن محمد عن أبیه عن احمد بن ادریس عن محمد بن احمد بن یحیى عن الحسن بن صالح بن محمد الهمداني عن عبد الصمد بن هارون رفع الحدیث قال قال أبو عبد الله علیه السلام: إذا ادخل المیت القبر ان کان رجلا یسل سلا والمرأة تؤخذ عرضا فانه أستر.

جناب الشیخ نے جناب عبدالصمد بن ہارون سے نقل کیا ہے اور انھوں نے مرفوعہ حدیث میں نقل کیا ہے کہ امام ابوعبداللہ علیہ السلام نے فرمایا: جب میت کو قبر میں اُتارا جائے اگر میت مرد کی ہے تو اس کو لمبائی میں اُتارو (پہلے سر اور پھر دوسرا جسم) اور اگر عورت کی ہے تو پھر اس کو عرض میں قبر میں اُتارو کیونکہ یہ پردہ کے لیے زیادہ مناسب ہے۔

﴿حدیث نمبر 119/951﴾

علي بن الحسین عن سعد عن أبي الجوزا المنبه بن عبید الله عن الحسین بن علوان عن

https://www.shiabookspdf.com

https://www.shiabookspdf.com

عمرو بن خالد عن زيد بن علی عن آبائه عن امير المؤمنين علی بن أبي طالب عليه السلام قال: يسل الرجل سلا ويستقبل المرأة استقبالا ، ويكون أولى الناس بالمرأة في مؤخرها. قال الشيخ أيده الله تعالى (وغسل الطفل كغسل البالغ). إذا كان ميتا مثل سائر الاموات يجب أن يكون حكمه حكمها في وجوب الغسل له لدخوله تحت الامر. قال: (والجريدة تجعل مع جميع الاموات من المسلمين كبارهم وصغارهم واناثهم وذكرانهم سنة وفضيلة). فالوجه فيه ايضا ما ذكرناه وانه إذا أمروا بوضع الجريدة مع الميت فلا تختص كبيرا دون صغير ولا ذكرا دون انثى. قال الشيخ أيده الله تعالى: (والاصل في وضع الجريدة مع الميت ان الله تعالى لما اهبط آدم عليه السلام) إلى آخر الحديث.

جناب الشیخ رحمۃ اللہ علیہ نے جناب زید بن علی سے اور انھوں نے آباء کرام کے ذریعے سے امیر المومنین علی علیہ السلام سے نقل کیا ہے کہ آپؑ نے فرمایا: مرد کی میت کو قبر میں پائنتی کی طرف سے کھینچ کر قبر میں اُتارا جائے اور عورت ہو تو قبلہ کی طرف عرض میں قبر میں اُتارا جائے اور عورت کا جو زیادہ قریبی رشتہ دار ہو وہ اس کے پیچھے ہو۔

بچے کا غسل بھی بالغ کے غسل کی مانند ہے

مسئلۃ: جناب الشیخ المفید رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں: بچے کا غسل بالغ کے غسل کی مانند ہے۔ اگر بچے کی میت دوسری میتوں کی مانند ہے (یعنی پوری ہے) تو واجب ہے کہ اس کا حکم غسل میں دوسری میتوں کی مانند ہو کیونکہ غسل دینے کے لیے جو امر ذکر ہوا ہے وہ اس کے تحت میں داخل ہے۔

پھر جناب الشیخ المفید رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں: جریدہ کو مسلمانوں کی میت کے ساتھ رکھا جائے خواہ وہ بڑا ہو یا چھوٹا، مذکر کی میت ہو یا مؤنث کی۔ یہ رکھنا سنت اور فضیلت ہے۔

جناب الشیخ الطوسی رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں: اس میں علت وسبب وہی ہے کہ جو ہم نے بیان کی ہے کیونکہ جب حکم دیا گیا ہے کہ جریدتان میت کے ساتھ رکھو۔ اس میں بیان نہیں ہوا کہ بڑے کے ساتھ رکھو اور چھوٹے کے ساتھ نہ رکھو۔ مذکر کے ساتھ رکھو اور مؤنث کے ساتھ نہ رکھو۔

جناب الشیخ المفید رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں: جریدتان کو میت کے ساتھ رکھنے کا اصل یہ ہے کہ تحقیق جب اللہ تعالی

https://www.shiabookspdf.com

https://www.shiabookspdf.com

نے حضرت آدم علیہ السلام کو زمین پر اُتارا۔ ذیل میں حدیث کرتے ہیں۔

حدیث نمبر 120/952

سمعت ذلك مرسلا من الشيوخ ومذاكرة ولم يحضرني الآن اسناده وجملته ما ذكره من أن آدم عليه السلام لما اهبطه الله تعالى من جنة المأوى إلى الارض استوحش فسأل الله تعالى أن يؤنسه بشيء من أشجار الجنة فانزل الله تعالى إليه النخلة فكان يأنس بها في حياته فلما حضرته الوفاة قال لولده إني كنت آنس بها في حياتي وأرجو الانس بها بعد وفاتي فإذا مت فخذوا منها جريدا وشقوه بنصفين وضعوهما معي في اكفاني ففعل ولده ذلك وفعلته الانبياء بعده ثم اندرس ذلك في الجاهلية فأحياه النبي صلى الله عليه وآله وفعله فصارت سنة متبعة.

جناب الشیخ رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں: میں نے بزرگوں سے مُرسلہ حدیث اور مذاکرہ سنا ہے اور ابھی میرے پاس اس کی سند موجود نہیں ہے اور وہ یوں ہے: تحقیق اللہ تعالیٰ نے جب حضرت آدم علیہ السلام کو جنّت الماوئی سے زمین پر اُتارا تو آپ کو زمین پر بڑی وحشت ہوئی تو آپؑ نے اللہ سے سوال کیا کہ جنّت کے درختوں میں سے کوئی چیز مجھے عطا کرتا کہ میں اس سے اُنس حاصل کروں تو اللہ تعالیٰ نے آپؑ کے اُنس کے لیے جنّت سے نخلۃ (کھجور) کو اُتارا تو آپؑ اپنی زندگی میں اس سے اُنس محسوس کرتے تو جب آپؑ کی وفات کا وقت قریب آیا تو آپؑ نے اپنے بیٹے سے فرمایا: میں اس سے اپنی زندگی میں اُنس محسوس کرتا تھا۔ میں چاہتا ہوں کہ مرنے کے بعد بھی میں اس سے اُنس حاصل کروں۔ پس جب میں مرجاؤں گا تو اس سے ایک جریدہ (شاخ) کاٹ کر اس کو دو حصوں میں شق کرنا اور ان دونوں کو میرے کفن میں میرے ساتھ رکھنا تو آپؑ کے بیٹے سے ایسے ہی کیا۔ آپؑ کے بعد انبیاء کرام علیہم السلام بھی ایسے ہی کرتے آئے۔ پھر لوگوں نے اس کو زمانہ جاہلیت میں ترک کر دیا اور اس کو مٹا دیا۔ پھر اس حکم کو رسول خدا صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے زندہ کیا۔ پھر آپؐ کا فعل سنت ہوگیا اور اس کی اتباع ہونے لگی۔

حدیث نمبر 121/953

وروى ان الله تعالى خلق النخلة من فضلة الطينة التي خلق الله منها آدم عليه السلام

https://www.shiabookspdf.com

https://www.shiabookspdf.com

فلاجل ذٰلك نسمي النخلة عمة الانسان. وقد روى من جهة العامة فى فضل التخضير شئ كثير. قال الشيخ أيده الله تعالىٰ: (وقد روى عن الصادق عليه السلام ان الجريدة تنفع المحسن والمسئ).

جناب الشیخ رحمۃ اللہ علیہ نے ذکر کیا ہے کہ یہ بھی روایت ہوا ہے کہ اللہ تعالیٰ نے کھجور کو حضرت آدم علیہ السلام کی خلقت کے بعد بچی ہوئی مٹی سے خلق کیا تھا۔ اسی وجہ سے کھجور کا نام رکھا گیا: عمة الانسان (انسان کی پھوپھی)۔

جناب الشیخ رحمۃ اللہ علیہ بیان کرتے ہیں عامہ سے کافی زیادہ نقل ہوا ہے کہ افضل ہے وہ شاخ سبز ہو۔

جریدۃ نیک و بد دونوں کے لیے فائدہ مند ہے

مسئلة: جناب الشیخ المفید رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں: جناب امام جعفر صادق علیہ السلام سے نقل ہوا ہے جریدہ نیک و بد دونوں کے لیے مفید ہے۔

حدیث نمبر 122/954

https://www.shiabookspdf.com

أخبرني الشيخ أيده الله عن أبي القاسم جعفر بن محمد عن محمد بن يعقوب عن أبي على الاشعري عن محمد بن عبد الجبار ومحمد بن اسماعيل عن الفضل بن شاذان جميعا عن صفوان بن يحيى عن ابن مسكان عن الحسن بن زياد الصيقل عن أبي عبد الله عليه السلام قال: يوضع للميت جريدة واحدة فى اليمين والاخرى فى اليسار قال وقال: الجريدتان تنفع المؤمن والكافر.

جناب الشیخ رحمۃ اللہ علیہ نے جناب الحسن بن زیاد الصیقل سے نقل کیا ہے اور انھوں نے امام جعفر صادق علیہ السلام سے نقل کیا ہے کہ آپؑ نے فرمایا: میّت کے ساتھ ایک جریدہ دائیں جانب اور دوسرا بائیں جانب رکھا جائے۔ پھر آپؑ نے فرمایا: جریدہ مومن اور کافر دونوں کو فائدہ دیتی ہے۔

حدیث نمبر 123/955

وبهذا الاسناد عن محمد بن يعقوب عن على بن ابراهيم عن أبيه عن عبد الله بن المغيرة عن حريز وفضيل وعبد الرحمن بن أبي عبد الله قال: قيل لابي عبد الله عليه السلام لاى شئ يكون مع الميت الجريدة؟ قال: انه يتجافى عنه العذاب ما دامت

https://www.shiabookspdf.com

https://www.shiabookspdf.com

رطبة. قال الشيخ أيده الله تعالى: (ومن لم يتمكن من وضع الجريدة مع ميته في اكفانه تقية من أهل الخلاف وشناعتهم بالاباطيل عليها فليدفنها معه في قبره، فان لم يقدر على ذلك أو خاف منه بسبب من الاسباب فليس عليه في تركها شئ والله تعالى يقبل عذره مع الاضطرار).

جناب الشیخ رحمہ اللہ نے عبدالرحمن بن ابی عبداللہ سے نقل کیا ہے، وہ بیان کرتے ہیں کہ حضرت امام ابوعبداللہ علیہ السلام سے عرض کیا: میت کے ساتھ سبز جریدہ کیوں رکھی جاتی ہے؟

آپؑ نے فرمایا: جب تک وہ سرسبز رہے گی میت سے عذاب دُور رہے گا۔

مسئلة: جناب الشیخ المفید رحمہ اللہ فرماتے ہیں: اگر اہل خلاف کے خوف اور تقیہ کی وجہ سے اگر جریدتین کفن رکھنا ممکن نہ ہو اور ان کی طعن وتشنیع کا خوف ہو۔ پھر جریدتان کو قبر میں اس کے ساتھ دفن کردیا جائے اور اگر یہ بھی ممکن نہ ہو یا کوئی خوف ہو۔ پھر اس کو ترک کرنے میں کوئی حرج نہیں ہے۔ کیونکہ اللہ تعالیٰ اضطرار کی صورت میں عذر کو قبول کرنے والا ہے۔

https://www.shiabookspdf.com

حدیث نمبر 124/956

أخبرني الشيخ أيده الله تعالى عن أبي القاسم جعفر بن محمد عن محمد بن يعقوب عن عدة من اصحابنا عن سهل بن زياد رفعه قال قلت له جعلت فداك ربما حضرني من أخافه فلا يمكن وضع الجريدة على ما رويناه فقال: ادخلها حيث ما أمكن.

جناب الشیخ رحمہ اللہ نے جناب سہل بن زیاد سے نقل کیا، وہ بیان کرتے ہیں: میں نے حضرت امام علیہ السلام سے عرض کیا: میں آپؑ پر قربان ہوجاؤں، بعض اوقات میرے پاس ایسا بندہ موجود ہوتا ہے جس میں خوف کھاتا ہوں جیسا کہ ہمارے لیے بیان کیا گیا ہے ویسے جریدہ ہم نہیں رکھ سکتے، کیا کریں؟

آپؑ نے فرمایا: جس طرح ممکن ہو جریدہ اس کے ساتھ رکھ دو۔

حدیث نمبر 125/957

وروى هذا الحديث محمد بن احمد بن يحيى مرسلا وزاد فيه قال: فان وضعت في القبر

https://www.shiabookspdf.com

https://www.shiabookspdf.com

فقد اجزأه.

جناب الشیخ رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں: محمد بن احمد بن یحییٰ نے حدیث مرسلہ کے ساتھ نقل کیا ہے اور اس میں یہ اضافہ ہے۔

آپؑ نے فرمایا: اگر جریدہ کو قبر میں بھی رکھ دیا جائے تو بھی مجزی ہے۔

حدیث نمبر 126/958

وبهذا الاسناد عن محمد بن يعقوب عن حميد بن زياد عن الحسن بن محمد الكندي عن غير واحد عن أبان بن عثمان عن عبد الرحمن بن أبي عبد الله عن أبي عبد الله عليه السلام قال سألته عن الجريدة توضع في القبر؛ قال: لا بأس. قال الشيخ أيده الله تعالى: (وإذا أسقطت المرأة وكان السقط تاما لاربعة أشهر فما زاد غسل و كفن ودفن وإن كان لاقل من الاربعة اشهر لف في خرقة ودفن بدمه من غير تغسيل).

جناب الشیخ رحمۃ اللہ علیہ نے جناب عبدالرحمٰن بن ابی عبداللہ سے نقل کیا ہے، وہ بیان کرتے ہیں کہ میں نے حضرت امام ابوعبداللہ علیہ السلام سے جریدہ کے بارے میں سوال کیا؟ جریدہ اگر قبر میں رکھ دیا جائے؟

آپؑ نے فرمایا: کوئی حرج نہیں ہے۔

سقط شدہ بچے کے غسل وکفن کا حکم

مسئلة: جب عورت کا بچہ سقط ہو جائے اور وہ سقط شدہ بچہ چار ماہ یا اس سے زیادہ کا ہو تو اس کو غسل دیا جائے گا اور کفن دیا جائے اور دفنایا جائے گا۔ اور اگر وہ سقط شدہ بچہ چار ماہ سے کم کا ہے تو پھر اس کو ایک کپڑے میں لپیٹ کر اس کے خون کے ساتھ بغیر غسل کے دفن کر دیا جائے گا۔

حدیث نمبر 127/959

علي بن الحسين عن سعد عن محمد بن الحسين عن الحسن ابن موسى عن زرارة عن أبي عبد الله عليه السلام قال: إذا سقط لستة اشهر فهو تام وذلك ان الحسين بن علي عليه السلام ولد وهو ابن ستة أشهر.

جناب الشیخ رحمۃ اللہ علیہ نے جناب زرارہ رحمۃ اللہ علیہ سے نقل کیا ہے اور وہ بیان کرتے ہیں کہ حضرت امام ابوعبداللہ علیہ السلام

https://www.shiabookspdf.com

https://www.shiabookspdf.com

نے فرمایا: جب چھ ماہ کے حمل کا بچہ سقط ہوجائے تو وہ تام ہے۔ اسی وجہ سے حضرت امام حسین علیہ السلام جب پیدا ہوئے تو آپ کا حمل چھ ماہ کا تھا۔

حدیث نمبر 128/960

أخبرنی الشیخ أیده الله تعالی عن أبی جعفر محمد بن علی عن محمد بن الحسن عن أحمد بن ادریس عن محمد بن أحمد بن یحیی عن أحمد بن محمد عمن ذکره قال: إذا تم للسقط أربعة أشهر غسل، وقال إذا تم له ستة أشهر فهو تام وذلك ان الحسین بن علی علیه السلام ولد وهو ابن ستة اشهر. فتخصیصه علیه السلام غسل السقط إذا ان له أربعة أشهر فما زاد علیها یدل علی انه إذا کان أقل من ذلك فانه لا یجب غسله، ویدل علی هذا المعنی.

جناب الشیخ علیہ الرحمہ نے جناب احمد بن محمد سے نقل کیا ہے اور انھوں نے ذکر کیا ہے کہ آپؑ نے فرمایا: جب چار ماہ پورے کرکے بچہ سقط ہو تو اس کو غسل دیا جائے گا۔ اور جب اس کے چھ ماہ پورے ہوجائیں تو وہ تام و مکمل ہے اور اسی وجہ سے امام حسین علیہ السلام پیدا ہوئے تھے۔ ان کی مدت حمل چھ ماہ کامل تھی۔ پس امام علیہ السلام نے اس سقط شدہ بچے کے ساتھ غسل کو خاص قرار دیا ہے۔ جب اس کے حمل کے چار ماہ پورے ہوچکے ہوں یا اس سے زیادہ کا ہو یہ اس پر دلالت کرتا ہے کہ اگر اس کے حمل کی مدت چار ماہ سے کم ہے تو پھر اس کو غسل نہیں دیا جائے گا۔ اور اس پر دلیل یہ ہے۔

حدیث نمبر 129/961

ما أخبرنی به الشیخ أیده الله تعالی عن أبی القاسم جعفر بن محمد عن محمد بن یعقوب عن عدة من أصحابنا عن سهل بن زیاد عن علی ابن مهزیار عن محمد بن الفضیل قال: کتبت إلی أبی جعفر علیه السلام اسأله عن السقط کیف یصنع به؟ فکتب إلی: السقط یدفن بدمه فی موضعه.

جناب الشیخ علیہ الرحمہ نے جناب محمد بن الفضیل سے نقل کیا ہے، وہ بیان کرتے ہیں کہ میں نے حضرت امام ابوجعفر علیہ السلام کی خدمت میں خط لکھا اور آپؑ سے میں نے سوال کیا۔ سقط شدہ بچے کے ساتھ کیا کیا جائے؟

https://www.shiabookspdf.com

https://www.shiabookspdf.com

آپؑ نے جواب میں لکھا: سقط شدہ بچے کو اس کے خون کے ساتھ ہی کسی مقام پر دفن کر دیا جائے۔

حدیث نمبر 130/962

وأخبرني الشيخ أيده الله تعالى عن أحمد بن محمد عن أبيه عن سعد بن عبد الله عن أحمد بن محمد عن الحسين عن الحسن عن زرعة عن سماعة عن أبي عبد الله عليه السلام قال: سألته عن السقط إذا استوت خلقته يجب عليه الغسل واللحد والكفن؛ قال: نعم كل ذلك يجب عليه إذا استوى. قال الشيخ أيده الله تعالى: (والمحرم إذا مات غسل وكفن وغطى وجهه بالكفن غير انه لا يقرب الكافور ولا غيره من الطيب وليس عليه تحنيط).

جناب الشیخ رحمہ اللہ نے جناب سماعہ سے نقل کیا ہے، وہ بیان کرتے ہیں کہ میں نے حضرت امام ابوعبداللہ علیہ السلام سے سوال کیا: وہ بچہ جس کی خلقت پوری ہو چکی ہو کیا اس کو غسل، کفن اور دفن کرنا واجب ہے؟

آپؑ نے فرمایا: جب اس کی خلقت پوری ہو چکی ہو تو اس کے لیے یہ تمام احکام واجب ہیں۔ [1]

https://www.shiabookspdf.com

حالتِ احرام میں بندہ مرجائے تو اس کے لیے غسل وکفن کا حکم

مسئلة: جب محرم (حالتِ احرام میں) بندہ مرجائے تو اس کو غسل دیا جائے گا اور کفن دیا جائے گا اور کفن کے ساتھ اس کا چہرہ ڈھانپ دیا جائے گا۔ کافور اور کوئی دوسری خوشبو اس کے قریب نہیں کی جائے گی اور اس کو حنوط نہیں کیا جائے گا۔

حدیث نمبر 131/963

سعد بن عبد الله عن العباس عن حماد بن عيسى وعبد الله ابن المغيرة عن ابن سنان عن عبد الرحمن بن أبي عبد الله قال سألت أبا عبد الله عليه السلام: عن المحرم يموت كيف يصنع به؛ قال: إن عبد الرحمن بن الحسن عليه السلام مات بالابواء مع الحسين عليه السلام وهو محرم ومع الحسين عبد الله بن العباس وعبد الله بن جعفر وصنع به كما يصنع بالميت وغطى وجهه ولم يمسه طيبا قال: وذلك كان في كتاب علي عليه السلام.

[1] یہ حدیث بیان کرتی ہے کہ حدیث نمبر 962 میں ہو جو حکم ذکر ہوا ہے وہ چار ماہ سے کم سقط ہونے والے بچے کا ہے۔ (مترجم)

https://www.shiabookspdf.com

https://www.shiabookspdf.com

جناب الشیخ رحمۃ اللہ علیہ نے جناب عبدالرحمن بن ابی عبداللہ سے نقل کیا ہے، وہ بیان کرتے ہیں کہ میں نے حضرت امام ابوعبداللہ علیہ السلام سے سوال کیا: محرم (حالتِ احرام میں) بندہ مرجائے تو اس کے لیے کیا حکم ہے؟

آپؑ نے فرمایا: ایک مرتبہ امام حسین علیہ السلام حج پر تشریف لے جارہے تھے اور آپؑ کے ہمراہ عبداللہ بن عباسؓ اور عبداللہ بن جعفرؓ تھے۔ جب آپؑ مقامِ ابواء پر پہنچے تو امام حسن علیہ السلام کے صاحبزادے عبدالرحمن کا انتقال ہوگیا اور وہ حالتِ احرام میں تھا۔ تو امام حسین علیہ السلام نے اس کے ساتھ وہی کیا جو عام مرنے والوں کے ساتھ کیا جاتا ہے (یعنی اس کو غسل دیا، کفن دیا) اور اس کے چہرے کو کفن کے ساتھ ڈھانپ دیا۔ اس کو کوئی خوشبو نہ لگائی اور نہ ہی حنوط کیا۔

فرمایا: امیرالمومنین حضرت علی علیہ السلام کی کتاب میں یہی ذکر ہوا ہے۔

حدیث نمبر 132/964

وعنه عن محمد بن الحسين عن عثمان بن عيسى عن سماعة قال: سألته عن المحرم يموت فقال: يغسل ويكفن بالثياب كلها ويغطى وجهه يصنع به كما يصنع بالمحل غير انه لا يمس الطيب.

https://www.shiabookspdf.com

جناب الشیخ رحمۃ اللہ علیہ نے جناب سماعہ سے نقل کیا ہے اور وہ بیان کرتے ہیں کہ میں نے آپؑ سے اس محرم کے بارے میں سوال کیا جو انتقال کرجائے۔

آپؑ نے فرمایا: اس کو غسل دیا جائے، کپڑوں میں کفن دیا جائے اور اس کے چہرے کو اسی طرح ڈھانپ دیا جائے جس طرح محل (جس نے احرام نہ باندھا ہوا ہو) کا چہرہ ڈھانپا جاتا ہے مگر یہ کہ اس کو خوشبو نہ لگائی جائے۔

حدیث نمبر 133/965

علی بن الحسين عن محمد بن أحمد بن علی عن عبد الله ابن الصلت عن صفوان عن العلا بن رزين عن محمد بن مسلم عن أبي جعفر وأبي عبد الله عليهما السلام قال: سألتهما عن المحرم كيف يصنع به إذا مات؛ قالا: يغطى وجهه ويصنع به كما يصنع بالحلال غير انه لا يقرب طيبا.

https://www.shiabookspdf.com

https://www.shiabookspdf.com

جناب الشیخ رحمۃ اللہ علیہ نے جناب محمد بن مسلم سے نقل کیا ہے اور انھوں نے حضرت امام ابوجعفر علیہ السلام اور امام جعفر صادق علیہ السلام سے نقل کیا ہے، وہ بیان کرتے ہیں کہ میں نے دونوں معصومینؑ سے سوال کیا کہ جب محرم وفات پا جائے تو کیا کرنا چاہیے؟

دونوں معصومینؑ نے فرمایا: اس کے ساتھ وہی کیا جائے گا جو محلّ کے ساتھ کیا جاتا ہے (اس کو غسل و کفن کیا جائے) سوائے اس کے خوشبو اس کے قریب نہیں کی جائے اور اس کا چہرہ کفن کے ساتھ ڈھانپ دیا جائے گا۔

حدیث نمبر 134/966

عنه عن سعد عن أحمد بن الحسن بن علي بن فضال عن يونس بن يعقوب عن أبي مريم عن أبي عبد الله عليه السلام قال: خرج الحسين ابن علي عليه السلام وعبد الله وعبيد الله ابنا العباس وعبد الله بن جعفر ومعهم ابن للحسن عليه السلام يقال له عبد الرحمن فمات بالأبواء وهو محرم فغسلوه وكفنوه ولم يحنطوه وخمروا وجهه ورأسه ودفنوه. قال الشيخ أيده الله تعالى: (والمقتول في سبيل الله بين يدي امام المسلمين إذا مات من وقته لم يكن عليه غسل ودفن بثيابه التي قتل فيها وينزع عنه من جملتها السراويل إلا أن يكون أصابه دم فلا ينزع عنه ويدفن معه وكذلك ينزع عنه الفرو والقلنسوة فإن أصابهما دم دفنتا معه وينزع عنه الخف على كل حال، ولن لم يمت في الحال وبقي ثم مات بعد ذلك غسل وكفن وحنط، وكل قتيل سوى من ذكرناه ظالما كان أو مظلوما فانه يغسل ويكفن ويحنط ثم يدفن).

جناب الشیخ رحمۃ اللہ علیہ نے جناب ابومریم سے نقل کیا ہے اور انھوں نے حضرت امام ابوعبداللہ علیہ السلام سے نقل کیا ہے کہ آپؑ نے فرمایا: حضرت امام حسین علیہ السلام اور عبداللہ ابن عباس اور عبیداللہ ابن عباس اور عبداللہ بن جعفر بھی تھے۔ آپؑ حج کے لیے جا رہے تھے، آپؑ کے ساتھ امام حسن علیہ السلام کا فرزند عبدالرحمٰن مقامِ ابواء پر انتقال کر گیا۔ وہ حالتِ احرام میں تھا۔ پس امام علیہ السلام نے اس کو غسل دیا اور کفن دیا اور اس کو حنوط نہ کیا اور اس کے سر اور چہرے کو ڈھانپ دیا اور دفنا دیا۔

https://www.shiabookspdf.com

https://www.shiabookspdf.com

شہید راہِ حق کے غسل وکفن کے بارے میں حکم

مسئلۃ: جناب الشیخ المفید علیہ الرحمہ فرماتے ہیں: راہِ خدا میں امام المسلمین (معصوم نبیؐ یا امامؑ) کے سامنے (اور ان کے حکم) سے میدانِ جنگ میں جہاد کرتے ہوئے مارا جائے تو اس کو غسل نہیں دیا جائے گا اور وہ جن کپڑوں میں مارگیا ہے انہی کپڑوں میں اس کو دفن کردیا جائے گا اور اس کے ان کپڑوں سے شلوار کو اُتار دیا جائے گا اور اگر اس کو بھی خون لگا ہوا ہے وہ بھی اس سے جدا نہیں کی جائے گی اسی کے ساتھ اس کو دفن کردیا جائے گا۔ ایسے ہی اس سے ٹوپی اور پوستین دونوں کو شہید سے جدا کردیا جائے گا اور اگر ان دونوں کو بھی خون لگا ہوا ہے تو پھر ان کو بھی ساتھ ہی دفن کردیا جائے گا اور جوتے وموزے ہر حال میں اُتار دیئے جائیں گے۔

اور اگر راہِ خدا میں جہاد کرنے والا میدان میں جہاد کرتے وقت نہیں مرا بلکہ زخمی ہوکر بعد میں مرا ہے تو اس کو غسل وکفن اور حنوط کیا جائے گا۔ ایسے ہی ہر وہ مقتول خواہ وہ ظالم ہو یا مظلوم اس کو غسل وکفن اور حنوط کیا جائے گا اور پھر دفن کیا جائے گا۔

https://www.shiabookspdf.com

حدیث نمبر 135/967

علی بن الحسین عن محمد بن یحیی عن محمد بن أحمد بن یحیی عن موسی بن جعفر عن علی بن معبد عن عبید الله بن الدهقان عن أبی خالد قال: اغسل کل الموتی الغریق واکیل السبع وکل شیٔ إلا ما قتل ما بین الصفین فان کان به رمق غسل وإلا فلا.

جناب الشیخ علیہ الرحمہ نے جناب ابوخالد سے نقل کیا ہے وہ بیان کرتے ہیں کہ آپؑ نے فرمایا: ہر مردے کو غسل دو خواہ وہ ڈوب کر مرے یا اس کو درندہ کھا جائے۔ ہر ایک کے لیے غسل ہے سوائے اس مقتول کے جو دونوں صفوں کے دوران دشمن سے لڑتا ہوا قتل ہوجائے۔ اس کو غسل کی ضرورت نہیں اور اگر اس کو میدان سے اُٹھایا جائے اور اس میں جان کی رمق باقی ہو۔ پھر اس کو غسل وکفن دیا جائے ورنہ نہیں۔

حدیث نمبر 136/968

عنه عن سعد بن عبد الله عن هارون بن مسلم عن مسعدة ابن صدقة عن عمار عن جعفر علیه السلام عن أبیه ان علیاً علیه السلام لم یغسل عمار ابن یاسر ولا هاشم

https://www.shiabookspdf.com

https://www.shiabookspdf.com

بن عتبة المرقال ودفنهما فی ثیابهما ولم یصل علیهما. قال محمد بن الحسن: قوله ولم یصل علیهما وهم من الراوی لان الصلاة لا تسقط عنه علی کل حال، یدل علی ذلك.

جناب الشیخ رحمہ اللہ نے جناب عمار سے نقل کیا ہے اور انھوں نے حضرت امام جعفر علیہ السلام سے نقل کیا ہے کہ آپؑ نے فرمایا: تحقیق حضرت علی علیہ السلام نے جناب عمار بن یاسرؓ اور ہاشم بن عتبہ دونوں کو غسل نہیں دیا تھا اور ان دونوں کو انھی کپڑوں میں دفن کردیا اور ان دونوں پر نماز جنازہ بھی نہیں پڑھی تھی۔

جناب محمد بن الحسن الطوسی رحمہ اللہ فرماتے ہیں: یہ آخری فقرہ کہ آپ نے ان دونوں پر نماز بھی نہیں پڑھی تھی۔ یہ راوی کا وہم وخیال ہے اور اس کی طرف سے ہے ورنہ نماز کسی صورت میں بھی ساقط نہیں ہوگی۔ اس کی دلیل:

حدیث نمبر 137/969

ما أخبرنی به الشیخ أیده الله تعالی عن أبی القاسم جعفر بن محمد عن محمد بن یعقوب عن محمد بن یحیی عن أحمد بن محمد عن علی بن الحکم عن الحسین بن عثمان عن ابن مسکان عن أبان بن تغلب قال: سألت أبا عبد الله علیه السلام عن الذی یقتل فی سبیل الله أیغسل ویکفن ویحنط؟ قال: یدفن کما هو فی ثیابه إلا أن یکون به رمق ثم مات فانه یغسل ویکفن ویحنط ویصلی علیه، ان رسول الله صلی الله علیه وآله صلی علی حمزة وکفنه لانه کان جرد.

جناب الشیخ رحمہ اللہ نے جناب ابان بن تغلب سے نقل کیا ہے، وہ بیان کرتے ہیں کہ میں نے حضرت امام ابوعبداللہ علیہ السلام سے اس بندے کے بارے میں سوال کیا جو راہِ خدا میں قتل کردیا جائے۔ کیا اس کو غسل وکفن اور حنوط کیا جائے گا؟

آپؑ نے فرمایا: اس کو انھی کپڑوں میں دفن کیا جائے گا سوائے اس صورت کے کہ اس کو میدان سے اُٹھایا جائے اور اس میں جان کی رمق باقی ہو اور وہ بعد میں مرجائے۔ پھر اس کو غسل وکفن اور حنوط کیا جائے گا اور اس پر نماز پڑھی جائے گی۔

رسول خدا صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے حضرت حمزہؓ پر نماز پڑھی اور ان کو کفن دیا کیونکہ ان کا لباس اُتار لیا گیا تھا۔

https://www.shiabookspdf.com

https://www.shiabookspdf.com

حدیث نمبر 138/970

وبهذا الاسناد عن محمد بن يعقوب عن علي بن ابراهيم عن أبيه عن حماد عن حريز عن اسماعيل بن جابر وزرارة عن أبي جعفر عليه السلام قال قلت له: كيف رأيت الشهيد يدفن بدمائه؛ قال نعم في ثيابه بدمائه ولا يحنط ولا يغسل ويدفن كما هو، ثم قال دفن رسول الله صلى الله عليه وآله عمه حمزة في ثيابه بدمائه التي اصيب فيها وزاده النبي صلى الله عليه وآله بردا فقصر عن رجليه فدعا له بأذخر فطرحه عليه وصلى عليه سبعين صلاة وكبر عليه سبعين تكبيرة.

جناب الشیخ رحمہ اللہ نے جناب زرارہ سے نقل کیا ہے اور انھوں نے حضرت امام ابوجعفر علیہ السلام سے نقل کیا ہے میں نے آپؑ کی خدمت میں عرض کیا: کیا آپؑ کی رائے میں شہید کو اس کے خون میں دفن کردیا جائے گا؟

آپؑ نے فرمایا: ہاں اس کے کپڑوں میں اس کے خون کے ساتھ دفن کیا جائے گا۔ اس کو حنوط نہیں کیا جائے گا اور نہ ہی غسل دیا جائے گا۔ اس کو ویسے ہی دفن کردیا جائے گا۔

پھر آپؑ نے فرمایا: رسولِ خدا صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے اپنے چچا حضرت حمزہؑ کو ان کے کپڑوں میں ان کے خون کے ساتھ دفن کیا تھا اور آپؑ پر ایک اضافی چادر ڈالی تھی جو ان کے قدموں تک پوری نہیں آرہی تھی تو پھر آپؐ نے قدموں پر گھاس ڈال دی اور آپؐ نے ان پر ستر نمازیں پڑھیں اور ان پر ستر مرتبہ تکبیریں کہی۔

حدیث نمبر 139/971

وبهذا الاسناد عن محمد بن يعقوب عن حميد بن زياد عن الحسن بن محمد عن غير واحد عن أبان عن أبي مريم قال: سمعت أبا عبد الله عليه السلام يقول: الشهيد إذا كان به رمق غسل وكفن وحنط وصلى عليه، وإن لم يكن به رمق دفن في أثوابه.

جناب الشیخ رحمہ اللہ نے جناب ابومریم سے نقل کیا ہے وہ بیان کرتے ہیں کہ میں نے حضرت امام ابوعبداللہ علیہ السلام سے سنا ہے کہ آپؑ نے فرمایا: شہید اگر اس میں جان کی رمق باقی ہو اور اس کو میدان سے اُٹھایا جائے اور بعد میں وہ انتقال کرجائے تو اس کو غسل وکفن اور حنوط کیا جائے گا اور اس پر نماز پڑھ کر دفن کیا جائے گا اور اگر اس میں جان کی رمق باقی نہ ہو تو پھر اس کو نماز کے بعد اس کے کپڑوں میں ہی دفن کردیا جائے گا۔

https://www.shiabookspdf.com

https://www.shiabookspdf.com

حدیث نمبر 140/972

وبهذا الاسناد عن محمد بن يعقوب عن عدة من أصحابنا عن أحمد بن محمد بن خالد عن أبيه عن أبي الجوزاء عن الحسين بن علوان عن عمرو ابن خالد عن زيد بن علي عن آبائه عليهم السلام قال قال أمير المؤمنين عليه السلام: ينزع عن الشهيد الفرو والخف والقلنسوة والعمامة والمنطقة والسراويل إلا أن يكون أصابه دم فان أصابه دم ترك ولا يترك عليه شئ معقود إلا حل.

جناب الشیخ رحمہ اللہ نے جناب عمرو بن خالد سے اور انھوں نے جناب زید بن علی سے اور آپ نے اپنے آباء کرام کے ذریعے نقل کیا ہے کہ حضرت علی علیہ السلام نے فرمایا: شہید سے پوستین، موزے، ٹوپی، عمامہ، کمربند اور شلوار جدا کرلی جائے گی اگر ان میں سے کسی چیز کو شہید کا خون لگا ہے تو اس کو چھوڑ دیا جائے گا اور اگر کوئی چیز اس پر باندھی گئی ہوگی تو اس کو کھول دیا جائے گا۔

https://www.shiabookspdf.com

حدیث نمبر 141/973

وبهذا الاسناد عن محمد بن يعقوب عن علي بن ابراهيم عن أبيه عن ابن محبوب عن ابن سنان عن أبان بن تغلب قال: سمعت أبا عبد الله عليه السلام يقول: الذي يقتل في سبيل الله يدفن في ثيابه ولا يغسل إلا أن يدركه المسلمون وبه رمق ثم يموت بعد فانه يغسل ويكفن ويحنط. ان رسول الله صلى الله عليه وآله كفن حمزة في ثيابه ولم يغسله ولكنه صلى عليه.

جناب الشیخ رحمہ اللہ نے جناب ابان بن تغلب سے نقل کیا ہے وہ بیان کرتے ہیں کہ میں نے حضرت امام ابوعبداللہ علیہ السلام سے سنا ہے کہ آپؑ نے فرمایا: وہ جو راہِ خدا میں قتل ہوا ہے اس کو اس کے کپڑوں میں ہی دفن کیا جائے اور اس کو غسل نہ دیا جائے سوائے اس صورت کے کہ جب مسلمانوں نے اس کو میدان سے اُٹھایا ہو اور اس میں جان کی رمق باقی ہو تو پھر وہ مرا ہے تو اس کو غسل و کفن اور حنوط کیا جائے گا۔

تحقیق رسولِ خدا صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے حضرت حمزہؑ کو ان کے کپڑوں کا ہی کفن دیا اور ان کو غسل نہ دیا لیکن ان پر آپؑ نے نماز پڑھی تھی۔

https://www.shiabookspdf.com

https://www.shiabookspdf.com

حدیث نمبر 142/974

فأما ما رواه محمد بن أحمد عن أبي جعفر عن أبي الجوزاء عن الحسين بن علوان عن عمرو بن خالد عن زيد عن آبائه عن علي عليهم السلام قال قال رسول الله صلى الله عليه وآله: إذا مات الشهيد من يومه أو من الغد فواروه في ثيابه وإن بقي أياما حتى تتغير جراحته غسل. فهذا خبر موافق للعامة ولسنا نعمل به لانا بينا أنّ القتيل إذا لم يمت في المعركة وجب غسله تغير أو لم يتغير، وينبغي أن يكون العمل عليه إن شاء الله تعالى.

قال الشيخ أيده الله تعالى: (والمجدور والمحترق وأمثالهما ممن تحدث الآفات تحليل جلودهم وأعضائهم ولحومهم إذا كان المس لهم باليد في تغسيلهم يزيل شيئاً من لحمهم أو شعرهم لم يمس باليد وصب عليه الماء صبا، فإن خيف أن يلقى الماء عنهم شيئاً من جلودهم أو شعورهم لم يقربوا الماء ويمموا بالتراب كما يؤمم الحي العاجز بالزمانة عند حاجته إلى التيمم من جنابته فيمسح وجهه من قصاص شعر رأسه إلى طرف أنفه ويمسح ظاهر كفيه).

https://www.shiabookspdf.com

جناب الشیخ رحمہ اللہ فرماتے ہیں اور وہ روایت جس کو جنابِ عمرو بن خالد نے جناب زید بن علی سے نقل کیا ہے اور انھوں نے اپنے آباء کرام کے ذریعے حضرت علی علیہ السلام سے نقل کیا ہے، آپؑ نے فرمایا: رسولِ خدا صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا: جب شہید اسی دن یا اس سے دوسرے دن انتقال کرجائے تو اس کو اس کے کپڑوں میں ہی دفن کردیا جائے گا اور اگر وہ چند دن اور زندہ رہے اور اس کے زخم تبدیل ہوجائیں پھر وہ مرے تو اس کو غسل دیا جائے گا۔

جناب الشیخ الطوسی رحمہ اللہ فرماتے ہیں: یہ روایت عامہ کے موافق ہے۔ ہم اس پر عمل نہیں کرتے کیونکہ ہمارے ہاں ہے کہ اگر قتیل معرکہ کے دوران نہیں مرا تو اس کو غسل دینا واجب ہے خواہ وہ اس میں تبدیلی آئے یا نہ آئے اور سزاوار ہے کہ ہمارا عمل اسی پر ہوگا، ان شاء اللہ!

چیچک اور آگ سے جلے ہوئے یا ان کی مانند مُردہ کو غسل کا حکم

مسئلۃ: جناب الشیخ المفید رحمہ اللہ فرماتے ہیں: چیچک زدہ یا آگ سے جلے ہوئے یا ان دونوں کی مثل جو آفات سے مرجائے اور اس کا گوشت یا اعضاء یا جلد جدا ہوجائیں اور اگر ان کو ہاتھ سے مس کرتے سے جسم کی کسی

https://www.shiabookspdf.com

https://www.shiabookspdf.com

چیز کے زائل ہونے کا خوف ہو، خواہ گوشت یا بال وغیرہ تو غسل دیتے وقت اس کو ہاتھ نہیں لگایا جائے گا اس پر فقط پانی ڈال دیا جائے گا۔ اور اگر پانی کے ڈالنے سے بھی خوف ہے تو اس کی جلد یا گوشت میں سے کوئی چیز زائل ہوجائے گی۔ اس کو مٹی کے ساتھ تیمم کروایا جائے گا جیسا کہ وہ زندہ جو وضو کرنے سے عاجز ہے اور اس کو تیمم کی ضرورت ہے تو تیمم کروایا جاتا ہے، مثلاً جنابت کی وجہ سے۔ پس ایسے ہی اس مُردے کو تیمم کروایا جائے گا۔ پس اس کے چہرے کو بالوں سے ناک تک اور دونوں ہاتھوں کی پشت کو مس کیا جائے گا۔

حدیث نمبر 143/975

محمد بن يحيى عن محمد بن أحمد بن يحيى عن أبي جعفر عن محمد بن سنان عن أبي خالد القماط عن ضريس عن علي بن الحسين أو عن أبي جعفر عليه السلام قال: المجدور والكسير والذي به القروح يصب عليه الماء صبا.

جناب الشیخ رحمۃ اللہ علیہ نے جناب ضریس سے اور انھوں نے امام علی بن حسین علیہ السلام سے یا امام ابوجعفر الباقر علیہ السلام سے نقل کیا ہے کہ آپؑ نے فرمایا: چیچک زدہ اور جس کے اعضاء ٹوٹے ہوں یا اس کے جسم پر پھوڑے پھنسیاں ہوں تو اس کو غسل کے وقت اس کے جسم پر پانی ڈالا جائے گا۔

حدیث نمبر 144/976

أخبرني الشيخ أيده الله تعالى عن أبي جعفر محمد بن علي عن محمد بن الحسن عن محمد بن يحيى عن محمد بن أحمد بن يحيى عن أبي جعفر عن أبي الجوزاء عن الحسين بن علوان عن عمرو بن خالد عن زيد بن علي عن آبائه عن علي عليهم السلام انه سئل عن رجل يحترق بالنار فأمرهم أن يصبوا عليه الماء صبا وان يصلى عليه.

جناب الشیخ رحمۃ اللہ علیہ نے جناب زید بن علی سے نقل کیا ہے اور انھوں نے اپنے باپ دادا کے ذریعے حضرت علی علیہ السلام سے نقل کیا ہے کہ آپؑ سے اس بندے کے متعلق جو آگ سے جل کر مرجائے، کے غسل کے بارے میں سوال کیا گیا۔ آپؑ نے ان کو حکم دیا اس پر پانی پھینکو اور پھر اس پر نماز پڑھو۔

https://www.shiabookspdf.com

https://www.shiabookspdf.com

حدیث نمبر 145/977

وبهذا الاسناد عن محمد بن أحمد بن يحيى عن أبي بصير عن أيوب بن محمد الرقي عن عمرو بن أيوب الموصلي عن اسرائيل ابن يونس عن أبي اسحاق السبيعي عن عمرو بن خالد عن زيد بن علي عن آبائه عن علي عليهم السلام قال: ان قوما اتو رسول الله صلى الله عليه وآله فقالوا يا رسول الله مات صاحب لنا وهو مجدور فان غسلناه انسلخ فقال: يمموه.

قال الشيخ أيده الله تعالى: (وإذا لم يوجد ماء للميت يطهر به لعدم الماء أو عدم ما يتوصل به إليه أو لنجاسة الماء أو كونه مضافا مما لا يتطهر به يمم بالتراب ودفن وكذلك ان منع من غسله بالماء ضرورة تلجئ إليه لم يغسل به ويمم بالتراب). فقد مضى شرحه في باب الاغسال وبينا انه إذا وجب الغسل وفقد الماء أو لم يتمكن من استعماله فان الفرض حينئذ التيمم فلا وجه لاعادته. قال الشيخ أيده الله تعالى: (والمقتول قودا يؤمر بالاغتسال قبل قتله فيغتسل كما يغتسل من الجنابة ويتحنط بالكافور فيضعه في مساجده ويتكفن ثم يقام فيه بعد ذلك الحد بضرب عنقه ويدفن).

https://www.shiabookspdf.com

جناب الشیخ رحمہ اللہ نے جناب زید بن علی سے اور انھوں نے اپنے باپ دادا کے ذریعے سے حضرت علی علیہ السلام سے نقل کیا ہے کہ آپؑ نے فرمایا: رسولِ خدا صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے پاس ایک قوم آئی (ایک جماعت) اور انھوں نے عرض کیا: یارسولؐ اللہ! ہمارا ایک ساتھی مرگیا ہے اور اس کو چیچک تھی۔ پس اگر ہم اس کو غسل دیں گے تو وہ جدا جدا ہوجائے گا تو اس کے لیے کیا حکم ہے؟

آپؑ نے فرمایا: اس کو تیمم کرواؤ۔

میّت کو غسل دینے کے لیے اگر پانی میسر نہ ہو تو اس کو تیمم کروایا جائے گا۔

مسئلة: جناب الشیخ المفید رحمہ اللہ فرماتے ہیں: اگر میّت کو غسل دینے کے لیے پانی نہ ہو یا پانی کا حصول ممکن نہ ہو یا اس تک رسائی نہ ہو یا پانی نجس ہو یا پانی مضاف ہے کہ جس سے طہارت ممکن نہیں تو ان سب صورتوں میں اس کو مٹی کے ذریعے تیمم کروایا جائے گا اور دفن کیا جائے گا۔ ایسے ہی اگر پانی سے غسل دینا کسی مجبوری کی وجہ سے ممکن نہ ہو اور غسل نہ دیا جاسکتا ہو تو پھر بھی اس کو مٹی کے ساتھ تیمم کروایا جائے گا۔

https://www.shiabookspdf.com

https://www.shiabookspdf.com

جناب الشیخ الطوسی رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں: غسل کے باب میں تفصیلاً ذکر ہو چکا ہے کہ جب پانی موجود نہ ہو یا پانی کا استعمال ممکن نہ ہو تو اس صورت میں تیمم کرنا واجب ہے، لہٰذا اب ہم اس کا اعادہ وتکرار نہیں کریں گے۔

وہ مقتول جو کسی حد کے قائم ہونے کی وجہ سے قتل ہوا ہے اس کا حکم

مسئلۃ: جناب الشیخ المفید رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں: اگر کوئی مقتول کسی حد کے قیام کی وجہ سے قتل کیا جائے تو اس کو قتل کرنے سے قبل حکم دیا جائے گا کہ وہ جنابت کے غسل کی مانند غسل کرے اور اپنے کو حنوط کرے، اپنی مساجد کو کافور لگائے اور کفن زیب تن کرے۔ پھر اس پر حد کو قائم کیا جائے۔ اس کی گردن کو اُڑا دیا جائے پھر اس کو دفن کر دیا جائے۔ (یعنی حد سے پہلے والا غسل وکفن ہی کافی ہوگا)۔

حدیث نمبر 146/978

أخبرني الشيخ أيده الله تعالى عن أبي القاسم جعفر ابن محمد عن محمد بن يعقوب عن عدة من أصحابنا عن سهل بن زياد عن محمد بن الحسن بن شمون عن عبد الله بن عبد الرحمن عن مسمع كردين عن أبي عبد الله عليه السلام: قال المرجوم والمرجومة يغتسلان ويتحنطان ويلبسان الكفن قبل ذلك ثم يرجمان ويصلى عليهما، والمقتص منه بمنزلة ذلك يغتسل ويتحنط ويلبس الكفن ويصلى عليه.

جناب الشیخ رحمۃ اللہ علیہ نے جناب مسمع کردین سے نقل کیا ہے، وہ بیان کرتے ہیں کہ حضرت امام ابوعبداللہ علیہ السلام نے فرمایا: جس مرد اور عورت کو زنا کی وجہ سے رجم کیا جاتا ہے۔ وہ پہلے دونوں غسل کریں، دونوں حنوط کریں اور کفن پہن لیں۔ پھر ان کو رجم کیا جائے اور پھر ان کی موت کے بعد ان پر نماز پڑھی جائے اور دفن کر دیا جائے اور جس شخص کو قصاص میں قتل کیا جائے گا اس کا بھی یہ ہی حکم ہے کہ وہ قتل سے قبل غسل کرے، کفن پہنے اور حنوط کرے اور پھر اس کو قتل کیا جائے اور پھر اس پر نماز پڑھی جائے اور اس کو دفن کر دیا جائے۔

حدیث نمبر 147/979

وروى هذا الحديث محمد بن أحمد بن يحيى عن علي ابن الريان عن الحسن بن راشد عن بعض أصحابنا عن مسمع كردين عن أبي عبد الله عليه السلام مثله. قال الشيخ أيده

https://www.shiabookspdf.com

https://www.shiabookspdf.com

اللہ تعالی (وإذا ماتت ذمية وهي حامل من مسلم دفنت في مقابر المسلمين لحرمة ولدها من المسلم ويجعل ظهرها إلى القبلة في القبر ليكون وجه الولد إلى القبلة إذ الجنين في بطن امه متوجه إلى ظهرها).

جناب الشیخ رحمۃ اللہ علیہ نے ایک دوسری سند کے ساتھ اسی روایت کو جناب مسمع کردین سے نقل کیا ہے، اور انھوں نے امام جعفر صادق علیہ السلام سے نقل کیا ہے کہ اگر کوئی کافرہ ذمیہ مرجائے اور اس کے شکم میں مسلمان کا بچہ ہو؟

مسئلۃ: جناب الشیخ المفید رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں: اگر کافرہ ذمیہ مرجائے اور مسلمان سے حاملہ ہو (اس کے شکم میں مسلمان کا بچہ ہو) تو اس بچے کی حرمت وعزت کی خاطر اس ذمیہ کو مسلمانوں کے قبرستان میں دفن کیا جائے گا۔ قبر میں اس ذمیہ کی پشت قبلہ رُخ کی جائے تاکہ اس بچے کا منہ قبلہ رُخ ہوسکے کیونکہ ماں کے شکم میں بچے کا منہ ماں کی پشت کی جانب ہوتا ہے۔

حدیث نمبر 148/980

https://www.shiabookspdf.com

أخبرني الشيخ أيده الله تعالى عن أبي القاسم جعفر ابن محمد عن أبيه عن سعد بن عبد الله عن أحمد بن محمد عن أحمد بن أشيم عن يونس قال سألت الرضا عليه السلام عن الرجل تكون له الجارية اليهودية والنصرانية فيواقعها فتحمل ثم يدعوها إلى أن تسلم فتأبى عليه فدنى ولادتها فماتت وهي تطلق والولد في بطنها ومات الولد أيدفن معها على النصرانية، أو يخرج منها ويدفن على فطرة الاسلام، فكتب: يدفن معها.

قال الشيخ أيده الله تعالى: (ولا يجوز ترك المصلوب على ظاهر الارض أكثر من ثلاثة أيام وينزل بعد ذلك من خشبته فتواري حينئذ جثته في التراب)

جناب الشیخ رحمۃ اللہ علیہ نے جناب یونس سے نقل کیا ہے وہ بیان کرتے ہیں کہ میں نے حضرت امام رضا علیہ السلام سے سوال کیا: ایک بندہ کہ جس کی ایک کنیز ہے یہودیہ یا نصرانی ہے اس بندے نے اس کو اسلام قبول کرنے کی دعوت دی ہے لیکن اس نے انکار کردیا ہے۔ جب اس کے بچے کی ولادت قریب آئی ہے تو وہ مرگئی ہے اور اس کا بچہ اس کے شکم میں ہے اور وہ بھی مرگیا ہے کیا اس کو چھوڑ دیا جائے؟ کیا اس کو اسی طرح دفن کردیا جائے یا اس کے شکم کو چاک کرکے بچے کو نکال کیا جائے اور اس کو فطرت اسلام پر دفن کیا جائے؟

https://www.shiabookspdf.com

https://www.shiabookspdf.com

آپؑ نے لکھا: اس بچے کو اس کے ساتھ ہی دفن کردیا جائے۔

جس کو پھانسی دی گئی ہو اس کا حکم؟

مسئلۃ: جناب شیخ مفید رحمۃ اللہ علیہ نے فرمایا: وہ بندہ جسے پھانسی دی گئی ہو اس کو اس تختہ دار پر تین دن سے زیادہ رکھنا جائز نہیں۔ تین دن کے بعد اس کو اس تختہ دار سے اُتارا جائے گا۔ پھر اس کے جسد کو دفن کردیا جائے گا۔

حدیث نمبر 149/981

أخبرني الشيخ أيده الله تعالى عن أبي القاسم جعفر بن محمد عن محمد بن يعقوب عن محمد بن يحيى عن محمد بن أحمد عن العباس بن معروف عن اليعقوبي عن موسى بن عيسى عن محمد بن ميسر عن هارون بن الجهم عن السكوني عن أبي عبد الله عليه السلام قال قال رسول الله صلى الله عليه وآله: لا تقروا المصلوب بعد ثلاثة أيام حتى ينزل ويدفن. قال الشيخ أيده الله تعالى: (ولا يجوز لاحد من أهل الايمان أن يغسل مخالفاً للحق في الولاية ولا يصلي عليه إلا أن تدعوه ضرورة إلى ذلك من جهة التقية فيغسله تغسيل أهل الخلاف ولا يترك معه جريدة وإذا صلى عليه لعنه في صلاته ولم يدع له فيها). فالوجه فيه ان المخالف لاهل الحق كافر فيجب أن يكون حكمه حكم الكفار إلا ما خرج بالدليل، وإذا كان غسل الكافر لا يجوز فيجب أن يكون غسل المخالف أيضاً غير جايز وأما الصلاة عليه فيكون على حد ما كان يصلي النبي صلى الله عليه وآله والائمة عليهم السلام عَلَى المنافقين، وسنبين فيما بعد كيفية الصلاة عَلَى المخالفين إن شاء الله تعالى والذي يدل على أن غسل الكافر لا يجوز اجماع الامة لانه لا خلاف بينهم في ان ذلك محظور في الشريعة، ويدل عليه ايضا.

جناب الشیخ رحمۃ اللہ علیہ نے جناب ہارون بن الجہم سے اور انھوں نے جناب السکونی سے نقل کیا ہے اور انھوں نے حضرت امام ابوعبداللہ علیہ السلام سے نقل کیا ہے کہ آپؑ نے فرمایا کہ رسولِ خدا صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا: جس شخص کو پھانسی دی گئی ہو اس کو تین سے زیادہ نہ رہنے دو۔ بعد میں اُس کو اُتارو اور پھر اس کو دفن کردو۔

https://www.shiabookspdf.com

https://www.shiabookspdf.com

کسی مومن کے لیے جائز نہیں کہ حق کے مخالف کو غسل دے

مسئلۃ: جناب الشیخ المفید رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں: کسی اہل ایمان کے لیے جائز نہیں کہ وہ کسی ایسے بندے کو غسل دے جو حق ولایت کا مخالف ہو اور اس پر نماز بھی نہ پڑھے سوائے کسی مجبوری کے جو تقیہ ہے۔ اگر تقیہ کے تحت اس کو غسل دینا پڑے تو اہل خلاف کے طریقہ کے مطابق غسل دے اور اس کے ساتھ جریدتان نہ رکھے اور جب اس پر جنازہ کی نماز پڑھے تو اس کے لیے دُعا نہ کرے، اس سے بیزاری کا اعلان کرے۔

جناب الشیخ الطوسی رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں: اس کی وجہ یہ ہے کہ اہل حق کا مخالف کافر ہے۔ پھر واجب ہے کہ اس کا حکم بھی کافر جیسا ہے سوائے اس کے جو دلیل سے خارج ہے۔ تو جب کافر کو غسل دینا جائز نہیں تو پھر حق کے مخالف کو بھی غسل دینا جائز نہیں۔ لیکن مخالف حق پر نماز پڑھنا اس وجہ سے کہ رسول خدا صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم اور ائمہ معصومین علیہم السلام منافقین پر نماز پڑھتے تھے، لہٰذا نماز پڑھنا جائز ہے اور عنقریب ہم مخالفین پر نماز کی کیفیت کو بعد میں بیان کریں گے، ان شاء اللہ!

اور وہ دلیل جو بیان کرتی ہے کہ کافر کو غسل دینا جائز نہیں۔ وہ تمام اُمت مسلمہ کا اجماع ہے اور اس میں کسی کو کوئی اختلاف نہیں ہے کیونکہ یہ شریعت میں ممنوع قرار دیا گیا ہے اور یہ بھی دلیل اس پر دلالت کرتی ہے۔

حدیث نمبر 150/982

ما أخبرني به الشيخ أيده الله تعالى عن أبي جعفر محمد ابن علي عن محمد بن الحسن عن محمد بن يحيى عن محمد بن أحمد بن أحمد بن يحيى عن أحمد ابن الحسن بن علي بن فضال عن عمرو بن سعيد عن مصدق بن صدقة عن عمار بن موسى عن أبي عبد الله عليه السلام انه سئل عن النصراني يكون في السفر وهو مع المسلمين فيموت قال: لا يغسله مسلم ولا كرامة ولا يدفنه ولا يقوم على قبره وإن كان أباه.

قال الشيخ أيده الله تعالى: (ومن افترسه السبع فوجد منه شيء فيه عظم غسل و كفن وحنط ودفن، وإن لم يوجد فيه عظم دفن بغير غسل كما وجد، وإن كان الموجود من اكيل السبع صدره أو شيء فيه صدره صلي عليه، وإن وجد ما سوى ذلك منه لم يصل عليه). فيدل على ذلك.

https://www.shiabookspdf.com

https://www.shiabookspdf.com

جناب الشیخ رحمۃ اللہ علیہ نے جناب عمار بن موسیٰ سے نقل کیا ہے اور انھوں نے حضرت امام ابوعبداللہ علیہ السلام سے نقل کیا ہے کہ آپؑ سے سوال کیا گیا: کیا نصرانی جو مسلمانوں کے ساتھ سفر کر رہا ہے اور وہ دورانِ سفر مرجائے تو اس کے لیے کیا حکم ہے؟

آپؑ نے فرمایا: مسلمان اس کو غسل نہ دے، اس کی کرامت نہ کرے، اس کو دفن نہ کرے اور اس کی قبر پر کھڑا نہ ہو، خواہ وہ مرنے والا اس کا باپ ہی کیوں نہ ہو۔

جس کو کوئی درندہ کھا جائے اس کے غسل وکفن کا حکم

مسئلۃ: جناب الشیخ المفید رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں: جس بندے کو کوئی درندہ کھا جائے اگر اس سے کوئی چیز ایسی مل جائے کہ جس میں ہڈی ہو تو اس کو غسل دیا جائے، کفن دیا جائے اور دفن کیا جائے۔ اور اگر اس میں ہڈی نہ ہو جیسے پائی جائے ویسے ہی بغیر غسل کے دفن کر دیا جائے گا۔ جس کو کوئی درندہ کھا جائے اگر اس کا سینہ موجود ہو یا سینہ سے کوئی چیز موجود ہو تو اس پر نماز بھی پڑھی جائے گی اور سینہ کے علاوہ کوئی چیز پائی جائے تو اس پر نماز نہیں پڑھی جائے گی۔ اس پر دلیل:

حدیث نمبر 151/983

ما أخبرني به الشيخ أيده الله تعالى عن أبي القاسم جعفر ابن محمد عن محمد بن يعقوب عن محمد بن يحيى عن العمركي عن علي بن جعفر عن أخيه أبي الحسن عليه السلام قال سألته عن الرجل يأكله السبع والطير ويبقى عظامه بغير لحم كيف يصنع؛ قال: يغسل ويكفن ويصلى عليه ويدفن. فإذا كان الميت نصفين صلى عَلَى النصف الذي فيه القلب.

جناب الشیخ رحمۃ اللہ علیہ نے جناب علی بن جعفر سے نقل کیا ہے اور انھوں نے اپنے بھائی امام موسیٰ بن جعفر علیہ السلام سے نقل کیا ہے کہ میں نے آپؑ سے سوال کیا: ایک بندہ جس کو کوئی درندہ کھا گیا ہے یا پرندے کھا گئے ہیں اور گوشت کے بغیر اس کی فقط ہڈیاں ہی بچی ہیں تو اس کے لیے کیا حکم ہے؟

آپؑ نے فرمایا: ہڈیوں کو غسل دیا جائے، کفن دیا جائے اور ان پر نماز پڑھی جائے اور پھر اس کو دفنایا جائے۔ اور اگر میت کے دو نصف ہو گئے ہیں تو جس حصہ میں دل ہو اس پر نماز پڑھی جائے۔

https://www.shiabookspdf.com

https://www.shiabookspdf.com

حدیث نمبر 152/984

وبهذا الاسناد عن محمد بن يعقوب عن علي بن ابراهيم عن أبيه عن احمد بن محمد بن أبي نصر عن جميل بن دراج عن محمد بن مسلم عن أبي جعفر عليه السلام قال: إذا قتل قتيل فلم يوجد الا لحم بلا عظم لم يصل عليه، وان وجد عظم بلا لحم صلى عليه.

جناب الشیخ رحمہ اللہ نے جناب محمد بن مسلم سے نقل کیا ہے اور انھوں نے حضرت امام ابوجعفر علیہ السلام سے نقل کیا ہے کہ آپؑ نے فرمایا: اگر کسی کو قتل کر دیا جائے اور اس کا بغیر ہڈی کے فقط گوشت پایا جائے تو اس پر نماز نہیں اور اگر ہڈی مل جائے خواہ اس پر گوشت نہ ہو تو اس پر نماز پڑھی جائے گی۔

حدیث نمبر 153/985

وبهذا الاسناد عن سهل بن زياد عن عبد الله بن الحسين عن بعض اصحابه عن أبي عبد الله عليه السلام قال: إذا وسط الرجل بنصفين صلى عَلَى الذي فيه القلب.

https://www.shiabookspdf.com

جناب الشیخ رحمہ اللہ نے عبداللہ بن الحسین سے اور انھوں نے بعض اصحاب سے اور انھوں نے حضرت امام صادق علیہ السلام سے نقل کیا ہے کہ آپؑ نے فرمایا: اگر میت وسط میں دو حصوں میں تقسیم ہو جائے تو جس حصے میں دل پایا جاتا ہے اس پر نماز پڑھی جائے۔

حدیث نمبر 154/986

محمد بن أحمد عن الحسن بن موسى الخشاب عن غياث ابن كلوب عن اسحاق بن عمار عن جعفر عن أبيه ان عليا عليه السلام وجد قطعا من ميت فجمعها ثم صلى عليها ثم دفنت.

جناب الشیخ رحمہ اللہ نے جناب اسحاق بن عمار سے نقل کیا ہے، انھوں نے امام جعفر صادق علیہ السلام سے اور آپؑ نے اپنے والد ماجدؑ سے نقل کیا ہے کہ آپؑ نے فرمایا: امیرالمؤمنین حضرت علی علیہ السلام نے ایک میت کے ٹکڑوں کو پایا۔ آپؑ نے ان کو جمع فرمایا اور پھر ان پر نماز پڑھی اور پھر ان کو دفن کیا۔

حدیث نمبر 155/987

أحمد بن محمد عن محمد بن خالد عمن ذكره عن أبي عبد الله عليه السلام قال: إذا وجد

https://www.shiabookspdf.com

https://www.shiabookspdf.com

الرجل قتيلا فأن وجد له عضو من أعضائه تام صلى على ذلك العضو ودفن، وإن لم يوجد له عضو تام لم يصل عليه ودفن. قال الشيخ أيده الله تعالى: (وينتظر بصاحب الذرب والغريق ومن أصابته صاعقة أو انهدم عليه بيت أو سقط عليه جدار فلا يعجل بغسله ودفنه فربما لحقته السكتة بذلك أو ضعف حتى يظن به الموت فإذا تحقق موته غسل وكفن ودفن ولا ينتظر به اكثر من ثلاثة أيام فانه لا شبهة في موته بعد ثلاثة أيام). يدل عليه

جناب الشیخ رحمہ اللہ نے جناب محمد بن خالد سے نقل کیا اور انھوں نے اس سے نقل کیا ہے جس نے حضرت امام ابوعبداللہ علیہ السلام سے نقل کیا ہے کہ آپؑ نے فرمایا: اگر کوئی بندہ کسی قتیل (مقتول) کو پائے اور اس کے اعضاء میں سے کسی عضو کو کامل وتام پائے تو پھر اس پر نماز پڑھے اور پھر اس کو دفن کرے اور اگر کوئی عضو بھی تام نہ پائے تو اس کو بغیر نماز کے دفن کردے۔

https://www.shiabookspdf.com

چند افراد کو جلدی دفن نہ کریں

مسئلة: جناب الشیخ المفید رحمہ اللہ فرماتے ہیں: وہ بندہ جو معدہ کی بیماری کی وجہ سے مرا ہے یا ڈوب کر مرا ہے، یا جس پر بجلی گری ہے یا اس پر چھت گرگئی ہے یا دیوار گرگئی ہے تو اس کے غسل وکفن میں جلدی نہ کرو۔ بعض اوقات ان کو سکتہ طاری ہوجاتا ہے یا وہ اتنے کمزور ہوجاتے ہیں کہ ان کی موت کا گمان ہوتا ہے تو جب تک موت کی تحقیق نہ ہو اس کو غسل وکفن نہ کرو اور جب موت کی تحقیق ہوجائے تو پھر اس کو غسل دو، کفن دو اور دفن کرو۔ تین دن سے زیادہ انتظار نہ کرو کیونکہ تین دن کے بعد موت میں کوئی شک وشبہ نہیں رہتا۔ اور اس پر دلیل۔

حدیث نمبر 156/988

ما أخبرني به الشيخ أيده الله تعالى عن أبي الحسن محمد ابن أحمد بن داود القمي عن أبيه عن أبي الحسن علي بن الحسين عن محمد بن يحيى عن محمد بن أحمد بن يحيى عن محمد بن عيسى عن يونس عن اسماعيل بن عبد الخالق بن أخي شهاب بن عبد ربه قال قال أبو عبدالله عليه السلام: خمسة ينتظر بهم الا أن يتغيروا الغريق والمصعوق والمبطون والمهدوم والمدخن.

https://www.shiabookspdf.com

https://www.shiabookspdf.com

جناب الشیخ رحمہ اللہ نے جناب اسماعیل بن عبدالخالق بن اخی شہاب بن عبدربہ سے نقل کیا ہے، وہ بیان کرتے ہیں کہ حضرت امام ابوعبداللہ علیہ السلام نے فرمایا: پانچ افراد ہیں کہ ان میں انتظار کیا جائے سوائے اس کے کہ ان میں تغیر وتبدیلی آجائے تو پھر انتظار کی ضرورت نہیں۔

[۱] ڈوب کر مرنے والا [۲] جس پر آسمانی بجلی کرے یا گھر یا دیوار کے نیچے آکر مرے یا جس کا دھوئیں کی وجہ سے دم گھٹ کر مرے۔ ①

حدیث نمبر 157/989

علی بن الحسین عن محمد بن احمد بن علی عن الحسین ابن یزید عن السکونی عن ابی عبداللہ علیہ السلام عن أمیر المؤمنین علیہ السلام انہ کان یقول: الغریق یغسل.

جناب الشیخ رحمہ اللہ نے جناب السکونی سے نقل کیا ہے اور انھوں نے حضرت امام ابوعبداللہ علیہ السلام سے نقل کیا ہے کہ آپؑ نے فرمایا کہ امیر المومنین حضرت علی علیہ السلام فرمایا کرتے تھے: جو ڈوب کر مرے اس کو بھی غسل دینا واجب ہے۔

حدیث نمبر 158/990

عنہ وعن محمد بن احمد بن علی عن عبد اللہ بن الصلت عن علی بن الحکم عن سیف بن عمیرۃ عن اسحاق بن عمار قال: سألت أبا عبد اللہ علیہ السلام عن الغریق أیغسل؟ قال: نعم یغسل ویستبرأ قلت وکیف یستبرأ؟ قال: یترک ثلاثۃ أیام قبل ان یدفن إلا ان یتغیر قبل فیغسل ویدفن، وکذلک صاحب الصاعقۃ فانہ ربما ظن انہ قد مات ولم یمت.

جناب الشیخ رحمہ اللہ نے جناب اسحاق بن عمار سے نقل کیا ہے، وہ بیان کرتے ہیں کہ میں نے حضرت امام ابوعبداللہ علیہ السلام سے سوال کیا کہ کیا ڈوب کر مرنے والے کو غسل دیا جائے گا؟

آپؑ نے فرمایا: ہاں، اس کو تلاش کرنے کے بعد غسل دینا واجب ہے اور اس کا استبراء کرنا ضروری ہے۔

---

① تغیر سے مراد مثلاً بدبو چھوڑنا شروع کردے یا ناک کا سرٹیڑھا ہوجائے یا کنپٹی اندر دھنس جائے وغیرہ ان علامات سے موت کا یقین ہوجائے گا۔ (مترجم)

https://www.shiabookspdf.com

https://www.shiabookspdf.com

میں نے عرض کیا: استبراء کیسے کیا جائے گا؟

آپؑ نے فرمایا: اس کو تین دن تک رہنے دیا جائے گا۔ اور اگر تین دن سے قبل موت کنفرم ہوجائے تو پھر اس کو غسل دو، کفن دو اور دفن کرو۔ ایسے ہی وہ بندہ جس پر بجلی گرے تو اس کو بھی تین دن تک رہنے دیا جائے کیونکہ بعض اوقات بندہ گمان کرتا ہے کہ یہ مرگیا ہے حالانکہ وہ مرا نہیں ہوتا۔

حدیث نمبر 159/991

وأخبرني الشيخ أيده الله تعالى عن أبي القاسم جعفر بن محمد عن محمد بن يعقوب عن أحمد بن مهران عن محمد بن علي عن علي بن أبي حمزة قال أصاب بمكة سنة من السنين صواعق مات من ذلك خلق كثير فدخلت على أبي ابراهيم عليه السلام فقال: مبتدئا من غير ان اسأله ينبغي للغريق والمصعوق أن يتربص به ثلاثا لا يدفن إلا أن يجيء منه ريح يدل على موته قلت له: جعلت فداك كانك تخبرني قد دفن الناس كثير احياء؛ فقال: نعم يا علي قد دفن ناس كثيرا احياء ما ماتوا الا في قبورهم.

جناب الشیخ رحمہ اللہ نے جناب علی بن حمزہ سے نقل کیا ہے کہ ایک سال مکہ میں آسمانی بجلیاں بہت گری تھیں اور ان کی وجہ سے کافی اموات ہوئی تھیں۔ میں حضرت امام ابوالحسن الکاظم علیہ السلام کی خدمت میں حاضر ہوا۔ آپؑ نے خود ہی بات شروع کرتے ہوئے فرمایا: سزاوار ہے کہ غریق (جو ڈوب کر مرا ہو) اور مصعوق (جو بجلی گرنے کی وجہ سے مرا) کو تین دن تک رہنے دیا جائے اور انتظار کیا جائے اور اس کو دفن نہ کیا جائے سوائے اس صورت میں کہ اس سے ایسی بو آئے جو اس کی موت پر دلالت کرے۔

میں نے عرض کیا: میں آپؑ پر قربان ہوجاؤں گویا آپؑ مجھے خبر دے رہے ہیں ان میں سے اکثر لوگ زندہ دفن ہوگئے ہیں؟

آپؑ نے فرمایا: ہاں، اکثر لوگ زندہ تھے اور وہ قبروں میں دفن ہونے کے بعد مرے ہیں۔

حدیث نمبر 160/992

وبهذا الاسناد عن محمد بن يعقوب عن علي بن ابراهيم عن أبيه عن ابن أبي عمير عن

https://www.shiabookspdf.com

https://www.shiabookspdf.com

هشام بن الحكم عن أبي الحسن عليه السلام في المصعوق والغريق قال: ينتظر به ثلاثة أيام إلا أن يتغير قبل ذلك. قال الشيخ أيده الله تعالى: (وإذا لم يوجد للميت سدر وكافور واشنان غسل بالماء القراح، وان لم يوجد له ذريرة وحنوط أدرج في اكفانه ودفن بعد غسله والصلاة عليه، وإن لم يكن له اكفان دفن عريانا وجاز ذلك للاضطرار). فالوجه في ذلك ان تجهيز الميت إنما يجب مع التمكن والقدرة عليه فمتى زال التمكن والقدرة سقط الوجوب لان الله تعالى لا يكلف نفسا إلا وسعها وهو أولى بالعذر في حال الاضطرار. قال الشيخ أيده الله تعالى: (وإذا مات الانسان في البحر ولم يوجد له أرض يدفن فيها غسل وحنط و كفن وخيطت عليه اكفانه وثقل والقي في البحر ليرسب بثقله في قرار الماء).

جناب الشیخ رحمۃ اللہ علیہ نے جناب ہشام بن حکم سے نقل کیا ہے، وہ بیان کرتے ہیں کہ حضرت امام ابوالحسن علیہ السلام نے غریق اور مصعوق کے بارے میں فرمایا: ان کے لیے تین دن انتظار کیا جائے سوائے اس صورت کے کہ تین دن سے قبل ہی کوئی تبدیلی رُونما ہونا شروع ہوجائے۔

https://www.shiabookspdf.com

مسئلۃ: جناب الشیخ المفید رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں: اگر غسل میت کے لیے بیری یا کافور یا اشنان میسر نہ ہو تو پھر سادہ پانی سے ہی غسل دیا جائے گا اور اگر ذریرہ اور حنوط میسر نہ ہو تو پھر میت کو ان کے بغیر ہی کفن دیا جائے گا تو کفن اور نماز کے بعد اس کو دفن کردیا جائے گا اور اگر اس کے لیے کفن بھی میسر نہ ہو تو اس کو بغیر کفن کے ہی دفن کردیا جائے گا اور یہ مجبوری و اضطرار کی صورت میں جائز ہے۔

جناب الشیخ الطوسی رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں: اس کی وجہ یہ ہے کہ میت کی تجہیز و تکفین، تمکن و قدرت کے تحت واجب ہے اور اگر اس پر امکان نہ ہو اور قدرت نہ ہو تو پھر وجوب ساقط ہوجائے گا کیونکہ اللہ وسعت سے زیادہ کی تکلیف نہیں دیتا اور حالت اضطرار میں اولیٰ عذر ہے۔

اگر سمندر میں کوئی بندہ مرجائے تو اس کا حکم

مسئلۃ: جناب الشیخ المفید رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں: اگر کوئی بندہ سمندر میں دورانِ سفر مرجائے اور اس کے دفن کے لیے زمین میسر نہ ہو تو پہلے اس کو غسل دیا جائے اور کفن دیا جائے، حنوط کیا جائے اور نماز کے بعد اس کے کفن کی

https://www.shiabookspdf.com

https://www.shiabookspdf.com

سلائی کی جائے اور اس میں کوئی وزنی چیز رکھ دی جائے اور پھر اس کو سمندر میں پھینک دیا جائے تا کہ وہ اس وزن کی وجہ سے سمندر کی تہہ میں چلا جائے۔ اس پر دلیل:

حدیث نمبر 161/993

أخبرني الشيخ عن أبي القاسم جعفر بن محمد عن محمد ابن يعقوب عن حميد بن زياد عن الحسن بن محمد عن غير واحد عن أبان عن رجل عن أبي عبد الله عليه السلام انه قال: في الرجل يموت مع القوم في البحر قال: يغسل ويكفن ويصلى عليه ويثقل ويرمى به في البحر.

جناب الشیخ رحمہ اللہ نے جناب ابان سے اور انھوں نے ایک بندے سے اور اس نے حضرت امام ابوعبداللہ علیہ السلام سے نقل کیا ہے کہ آپؑ سے عرض کیا گیا: اگر کوئی بندہ قوم کے ساتھ سمندر میں ہو اور وہ سمندر میں مرجائے تو کا کیا جائے؟

آپؑ نے فرمایا: اس کو غسل دیا جائے اور کفن دیا جائے اور اس پر نماز پڑھی جائے اور پھر اس کو وزنی کر کے سمندر میں پھینک دیا جائے۔

https://www.shiabookspdf.com

حدیث نمبر 162/994

وبهذا الاسناد عن محمد بن يعقوب عن عدة من اصحابنا عن سهل بن زياد رفعه عن أبي عبد الله عليه السلام قال: إذا مات الرجل في السفينة ولم يقدر عَلَى الشط قال: يكفن ويحنط في ثوب ويلقى في الماء.

جناب الشیخ رحمہ اللہ نے جناب سہل بن زیاد نے سند مرفوعہ کے ساتھ امام ابوعبداللہ علیہ السلام سے نقل کیا ہے کہ آپؑ سے عرض کیا گیا: اگر کوئی بندہ کشتی میں مرجائے اور دفن بھی ممکن نہ ہو تو کیا کیا جائے؟

آپؑ نے فرمایا: اس کو کفن وحنوط کیا جائے (اور نماز کے بعد) پانی میں گرا دیا جائے۔

حدیث نمبر 163/995

علی بن الحسين عن محمد بن يحيى عن أحمد بن محمد عن محمد بن خالد البرقي عن أبي البختري وهب بن وهب القرشي عن أبي عبد الله عليه السلام عن أبيه عليه السلام

https://www.shiabookspdf.com

https://www.shiabookspdf.com

قال قال أمير المؤمنين عليه السلام: إذا مات الميت فى البحر غسل و كفن وحنط ثم يوثق فى رجليه حجر ويرمى به فى الماء.

جناب الشیخ رحمۃ اللہ علیہ نے جناب وھب بن وھب القرشی سے نقل کیا ہے اور انھوں نے حضرت امام ابوعبداللہ علیہ السلام سے نقل کیا ہے کہ آپؑ نے فرمایا کہ امیر المومنین حضرت علی علیہ السلام فرماتے ہیں کہ جب کوئی سمندر میں مرجائے تو اس کو غسل دیا جائے اور کفن دیا جائے اور حنوط کیا جائے (اور نماز کے بعد) اس کے قدموں کے ساتھ کوئی وزنی چیز باندھی جائے۔ پھر اس کو سمندر پھینک دیا جائے۔

حدیث نمبر 164/996

عنه عن سعد بن عبد الله عن محمد بن الحسين عن صفوان عن عبد الله بن مسكان عن أيوب بن الحر قال: سئل أبو عبد الله عليه السلام عن رجل مات وهو فى السفينة فى البحر كيف يصنع به، قال: يوضع فى خابية ويو كى رأسها ويطرح فى الماء. قال الشيخ أيده الله تعالى: (وإذا مات رجل مسلم بين رجال كفار ونساء مسلمات ليس فيهن له محرم أمر بعض الكفار بالغسل وغسله بتعليم النساء له غسل أهل الاسلام، وكذلك ان ماتت امرأة مسلمة بين رجال مسلمين ليس لها فيهم محرم ونساء كافرات امر الرجال امرأة منهن أن تغتسل وعلموها تغسيلها على سنة الاسلام) يدل على ذلك.

https://www.shiabookspdf.com

جناب الشیخ رحمۃ اللہ علیہ نے جناب ایوب بن الحر سے نقل کیا ہے وہ بیان کرتے ہیں کہ حضرت امام ابوعبداللہ علیہ السلام سے سوال ہوا کہ سمندر میں کشتی میں اگر کوئی بندہ مرجائے تو اس کے لیے کیا حکم ہے؟

آپؑ نے فرمایا: (غسل وکفن اور حنوط ونماز کے بعد) بڑے مٹکے میں قرار دیا جائے اور اس کا منہ بند کر کے سمندر میں ڈال دیا جائے۔

کفار کے درمیان کوئی مسلمان مرجائے تو اس کے لیے حکم

مسئلۃ: اگر کفار مردوں اور مسلمان عورتوں کے درمیان کوئی مسلمان مرد مرجائے اور ان مسلمان عورتوں سے

https://www.shiabookspdf.com

https://www.shiabookspdf.com

کوئی عورت اس کی محرم بھی نہ ہو تو اس مسلمان کو غسل دینے میں بعض کفار کو حکم دیا جائے گا اور وہ مسلمان عورتوں سے غسل کی تعلیم حاصل کریں اور اس کو اہل اسلام کے طریقہ پر غسل دیں۔ ایسے ہی چند کفار عورتوں اور مسلمان مردوں کے درمیان ایک مسلمان عورت مرجائے تو ان مردوں میں سے کوئی مرد اس مرنے والی کا محرم نہ ہو تو مسلمان مرد کفار عورتوں کو حکم دیں کہ وہ مسلمان مرد سے تعلیم حاصل کرنے کے بعد اس عورت کو اسلام کے طریقہ پر غسل دیں۔
اس پر دلیل ذیل کی روایت ہے۔

حدیث نمبر 165/997

ما أخبرني به الشيخ أيده الله عن أبي الحسن محمد بن أحمد بن داود القمي عن أبيه عن أبي الحسن علي بن الحسين عن محمد بن يحيى عن محمد بن أحمد بن يحيى عن احمد بن الحسن بن علي بن فضال عن عمرو بن سعيد عن مصدق بن صدقة عن عمار بن موسى عن أبي عبدالله عليه السلام انه سئل عن الرجل المسلم يموت في السفر وليس معه رجل مسلم ومعه رجال نصارى ومعه عمته وخالته مسلمات كيف يصنع في غسله؟ قال: تغسله عمته وخالته في قميصه ولا يقربه النصارى، وعن المرأة تموت في سفر وليس معها امرأة مسلمة ومعهم نساء نصارى وعمها وخالها معها مسلمون قال يغسلونها ولا تقربنها النصرانية كما كانت تغسلها غير أنه يكون عليها درع فيصب الماء من فوق الدرع، قلت فأن مات رجل مسلم وليس معه رجل مسلم ولا امرأة مسلمة من ذوي قرابته ومعه رجال نصارى ونساء مسلمات ليس بينه وبينهن قرابة قال: يغتسل النصارى ثم يغسلونه فقد اضطر، وعن المرأة المسلمة تموت وليس معها امرأة مسلمة ولا رجل مسلم من ذوي قرابتها ومعها نصرانية ورجال مسلمون قال: تغتسل النصرانية ثم تغسلها.

قال الشيخ أيده الله تعالى: (فان مات صبي مسلم بين نسوة مسلمات لا رحم بين واحدة منهن وبينه وليس معهن رجل وكان الصبي ابن خمس سنين غسله بعض النساء مجردا من ثيابه، وان كان ابن اكثر من خمس سنين غسلنه من فوق ثيابه

https://www.shiabookspdf.com

https://www.shiabookspdf.com

وصببن علیه الماء صبا ولم یکشفن له عورة ودفنه بثیابه بعد تحنیطه بما وصفناه.

فان ماتت صبية بين رجال مسلمين ليس لها فيهم محرم وكانت بنت أقل من ثلاث سنين جردوها وغسلوها وان كانت لاكثر من ثلاث سنين غسلوها فی ثیابها وصبوا عليها الماء صبا وحنطوها بعد الغسل ودفنوها فی ثیابها).

جناب الشیخ رحمہ اللہ نے جناب عمار بن موسیٰ سے نقل کیا ہے وہ بیان کرتے ہیں کہ حضرت امام ابوعبداللہ علیہ السلام سے سوال کیا گیا: ایک مسلمان مرد سفر میں مر گیا ہے، اس کے ساتھ کوئی مسلمان مرد موجود نہیں، سب نصرانی مرد ہیں اور اس کے ساتھ اس کی خالہ اور پھوپھی (محرم) موجود ہیں تو اس کے لیے کیا حکم ہے؟

آپؑ نے فرمایا: اس کی خالہ اور پھوپھی اس کی قمیص کے نیچے سے غسل دیں اور کسی نصرانی کو قریب نہ آنے دیں۔

پھر آپؑ سے سوال کیا گیا: اگر مسلمان عورت سفر کے دوران مر جائے اور اس کے ساتھ کوئی مسلمان عورت نہ ہو اور وہاں سب نصرانی عورتیں ہیں اور اس کے ساتھ مسلمان ماموں اور چچا ہیں تو اس کے لیے کیا حکم ہے؟

آپؑ نے فرمایا: وہ کپڑوں کے نیچے سے اس عورت کو غسل دیں اور کسی نصرانی عورت کو اس کے قریب نہ آنے دیں۔ کپڑوں کے اُوپر سے ہی اس کو غسل دیں۔

پھر میں نے عرض کیا: اگر مسلمان مرد مر جائے اور اس کے ساتھ کوئی مسلمان مرد نہ ہو اور نہ ہی قرابت دار و محرم مسلمان عورت موجود ہو۔ اس کے ساتھ نصرانی مرد اور مسلمان عورتیں موجود ہیں کہ جن کی اس مرنے والے کے ساتھ کوئی قرابت داری نہیں تو اس کے لیے کیا حکم ہے؟

آپؑ نے فرمایا: پہلے نصرانی مرد غسل کریں اور پھر وہ اس مسلمان کو غسل دیں اور یہ غسل حالت اضطراری کا ہوگا اور پھر میں نے اس مسلمان عورت کے بارے میں سوال کیا جو مر جائے اور اس کے ساتھ کوئی مسلمان عورت نہ ہو اور قرابت دار مسلمان مرد بھی نہ ہوں، نصرانی عورتیں موجود ہیں، مسلمان مرد بھی ہیں؟

آپؑ نے فرمایا: وہ نصرانی عورتیں پہلے خود غسل کریں اور پھر وہ اس مسلمان عورت کو غسل دیں۔

کم سن بچے کو عورت کا غسل دینا اور کم سن بچی کو مرد کا غسل دینا

مسئلة: جناب الشیخ المفید رحمہ اللہ فرماتے ہیں: اگر مسلمان بچہ مسلمان عورتوں کے درمیان مر جائے اور ان

https://www.shiabookspdf.com

https://www.shiabooksPdf.com

عورتوں میں سے کوئی اس کی محرم نہ ہو اور کوئی مسلمان مرد بھی موجود نہ ہو تو اگر بچہ پانچ سال یا اس سے کم عمر کا ہے تو ان عورتوں میں جو بچے کو غسل دینا چاہے ننگا کر کے دے سکتی ہیں اور اگر وہ پانچ سے سے زیادہ عمر کا ہے تو پھر وہ کپڑوں کے اُوپر سے اس کو غسل دیں اور کپڑوں کے اُوپر سے ہی اس پر پانی ڈالا جائے اور اس کی شرمگاہ کو ننگا نہ کیا جائے اور انھی کپڑوں میں ہی اس کو حنوط کرنے کے بعد دفن کر دیا جائے۔

﴿حدیث نمبر 166/998﴾

وأخبرني الشيخ أيده الله تعالى عن أبي جعفر محمد بن علي عن محمد بن الحسن عن أحمد بن ادريس عن محمد بن أحمد بن يحيى عن محمد بن عبد الحميد عن يونس بن يعقوب، وأخبرني عن أبي القاسم جعفر بن محمد عن محمد بن يعقوب عن أبي علي الاشعري عن محمد بن عبد الجبار عن ابن فضال عن يونس بن يعقوب عن أبي النمير مولى الحرث بن المغيرة النصري قال قلت لابي عبد الله عليه السلام: حدثني عن الصبي إلى كم تغسله النساء؟ فقال: إلى ثلاث سنين.

جناب الشیخ رحمہ اللہ نے جناب حرث بن مغیرہ نصری کے غلام ابونمیر سے نقل کیا ہے، وہ بیان کرتے ہیں کہ میں نے حضرت امام ابوعبداللہ علیہ السلام سے عرض کیا کہ آپؑ مجھے بتائیں کہ کتنے سال کے بچے کو عورتیں غسل دے سکتی ہیں؟
آپؑ نے فرمایا: تین سال تک کے بچے کو۔

﴿حدیث نمبر 167/999﴾

وروى محمد بن أحمد بن يحيى مرسلا قال: روي في الجارية تموت مع الرجل فقال: إذا كانت بنت اقل من خمس سنين أو ست دفنت ولم تغسل. يعني انها لا تغسل مجردة من ثيابها، والذي يدل على وجوب غسلها حسبما ذكره في الكتاب

جناب الشیخ رحمہ اللہ نے جناب محمد بن احمد بن یحییٰ سے مرسلہ سند کے ساتھ نقل کیا ہے، وہ بیان کرتے ہیں کہ یہ روایت کی گئی ہے کہ وہ بچی جو کسی مرد کے ساتھ مرجائے تو اس کے لیے کیا حکم ہے؟
آپؑ نے فرمایا: اگر بچی پانچ سال سے کم یا چھ سے کم ہو تو اس کو بغیر غسل کے دفن کر دیا جائے۔ یعنی اس کو

https://www.shiabooksPdf.com

https://www.shiabookspdf.com

عریاں کرکے غسل نہ دیا جائے۔[1]

اور وہ دلیل جو دلالت کرتی ہے کہ غسل کے وجوب پر وہ اس کے حساب سے ہے جو کتاب میں ذکر کیا گیا ہے۔

حدیث نمبر 168/1000

ما أخبرني به الشيخ أيده الله عن أبي جعفر محمد بن علي عن محمد بن الحسن عن محمد بن يحيى عن محمد بن أحمد بن يحيى عن أبي جعفر عن أبي الجوزاء عن الحسين بن علوان عن عمرو بن خالد عن زيد بن علي عن آبائه عن علي عليهم السلام قال: إذا مات الرجل في السفر مع النساء ليس له فيهن امرأته ولا ذات محرم يؤزرنه إلى الركبتين ويصببن عليه الماء صبا ولا ينظرن إلى عورته ولا يلمسنه بأيديهن ويطهرنه.

جناب الشیخ رحمۃ اللہ علیہ نے جناب زید بن علی سے نقل کیا ہے اور انھوں نے اپنے باپ اور دادا بزرگوار علیہما السلام کے ذریعے امیرالمومنین علی علیہ السلام سے نقل کیا ہے کہ آپؑ نے فرمایا: اگر ایک مرد مسلم سفر میں مرجائے اور اس کے ساتھ عورتیں ہیں لیکن ان عورتوں میں سے نہ اس کی اپنی زوجہ ہے اور نہ ہی کوئی محرم موجود ہے وہ مرد کو گھٹنوں تک چادر ڈالیں اور پھر اس پر پانی ڈالیں۔ اس کی شرمگاہ کی طرف نظر نہ کریں اور نہ ہی اس کو اپنے ہاتھوں سے مس کریں تاکہ اس کو پاک کریں۔

حدیث نمبر 169/1001

وبهذا الاسناد عن محمد بن أحمد بن يحيى عن الحسن ابن خرزاد عن الحسين بن راشد عن علي بن اسماعيل عن أبي سعيد قال سمعت أبا عبد الله عليه السلام يقول المرأة إذا ماتت مع قوم ليس لها فيهم ذات محرم يصبون الماء عليها صبا، ورجل مات مع نسوة وليس فيهن له محرم فقال أبو حنيفة: يصببن الماء عليه صبا فقال أبو عبد الله عليه السلام بل يحل لهن أن يمسن منه ما كان يحل لهن أن ينظرن منه إليه وهو حي فإذا بلغن الموضع الذي لا يحل لهن النظر إليه ولا مسه وهو حي صببن الماء عليه صبا.

---

[1] اگر کوئی عورت غسل دینے والی نہ ہو تو پھر مرد اس کو غسل نہ دے اور بغیر غسل کے دفن کردیا جائے۔ (مترجم)

https://www.shiabookspdf.com

https://www.shiabookspdf.com

جناب الشیخ رحمہ اللہ نے جناب ابوسعید سے نقل کیا ہے، وہ بیان کرتے ہیں کہ میں نے حضرت امام ابوعبداللہ علیہ السلام سے سنا ہے کہ آپؑ نے فرمایا: اگر ایک عورت مردوں کے ساتھ ہو اور وہ مرجائے اور ان مردوں میں سے کوئی مرد اس کا محرم بھی نہ ہو تو وہ مرد اس کو غسل دیتے وقت اس کے کپڑوں کے اُوپر سے پانی ڈالیں اور اس کو ہاتھ نہ لگائیں۔

اور اگر عورتوں کے ساتھ کوئی مرد ہو اور وہ مرجائے اور ان عورتوں میں سے کوئی محرم اس مرد کی موجود نہ ہو تو

ابوحنیفہ نے عرض کیا کہ وہ اس مرد پر پانی ڈالیں گی۔

امام ابوعبداللہ علیہ السلام نے فرمایا: بلکہ ان کے لیے اس مرد کے ان اعضاء کو ہاتھ لگانا جائز ہے جن کو وہ اس کی زندگی میں دیکھ سکتی تھیں (یعنی اعضائے وضو) اور اس کے علاوہ دوسرے اعضاء کو ہاتھ نہ لگائیں۔صرف ان پر پانی ڈالیں گی کیونکہ اس کی زندگی میں بھی وہ ان اعضاء کو مس کرنا ان کے لیے جائز نہیں تو ان پر وہ صرف پانی ڈالیں۔

حدیث نمبر 170/1002

وأخبرني الشيخ أيده الله تعالى بهذا الاسناد عن أحمد ابن محمد عن عبد الرحمن بن سالم عن المفضل بن عمر قال قلت: لابي عبدالله عليه السلام جعلت فداك ما تقول في المرأة تكون في السفر مع رجال ليس لها فيهم ذو رحم ولا معهم امرأة فتموت المرأة ما يصنع بها؛ قال: يغسل منها ما أوجب الله عليه التيمم ولا يمس ولا يكشف لها شيء من محاسنها التي أمر الله بسترها . فقلت فكيف يصنع بها؛ قال: يغسل بطن كفيها ثم يغسل ظهر كفيها.

جناب الشیخ رحمہ اللہ نے جناب مفضل بن عمر سے نقل کیا، وہ بیان کرتے ہیں کہ میں نے حضرت امام ابوعبداللہ علیہ السلام کی خدمت میں عرض کیا: میں آپؑ پر قربان ہوجاؤں۔آپؑ اس عورت کے بارے میں کیا کہتے ہیں کہ مردوں کے ساتھ سفر میں ہے اور دورانِ سفر وہ مرجاتی ہے اور ان مردوں میں سے کوئی مرد اس کا محرم بھی نہیں ہے اور کوئی دوسری عورت بھی موجود نہیں تو اس عورت کے ساتھ کیا کیا جائے؟

آپؑ نے فرمایا: جن اعضاء پر تیمم کرنا واجب ہے ان کو دھویا جائے اور اس کو ہاتھ نہ لگایا جائے اور اس کے

https://www.shiabookspdf.com

https://www.shiabookspdf.com

محاسن کہ جن کو پوشیدہ رکھنے کا اللہ نے حکم دیا ہے ان کو ظاہر نہ کریں۔

میں نے عرض کیا: پھر وہ کیا کریں؟

آپؑ نے فرمایا: اس کے ہاتھوں کے باطن کو دھوئیں اور پھر ظاہر کو دھوئیں۔

حدیث نمبر 171/1003

فاما الخبر الذی رواہ محمد بن یعقوب عن عدۃ من أصحابنا عن سهل بن زیاد عن احمد بن محمد بن أبی نصر عن داود بن سرحان عن أبی عبد الله علیه السلام: فی الرجل یموت فی السفر أو فی الارض لیس معه فیها إلا النساء قال: یدفن ولا یغسل. فالمراد به إذا کان عریانا یدفن ولا یغسل فأما إذا کان علیه شئ من الثیاب فلا بد من غسله یصب الماء علیه من غیر مماسة شئ من أعضائه حسب ما ذکرناہ.

قال الشیخ أیدہ الله تعالی: (وإذا ماتت امرأۃ وفی جوفها ولد حی یتحرك شق بطنها من جنبها الایسر واخرج الولد منه ثم خیط الموضع وغسلت و کفنت وحنطت بعد ذلك ودفنت، وإن مات الولد فی جوفها وهی حیة أدخلت القابلة أو من یقوم مقامها فی تولی أمر المرأۃ یدها فی فرجها وأخرجت المیت منه، فان لم یمکنها اخراجه صحیحا قطعته واخرجته قطعا وغسل و کفن وحنط ثم دفن)

https://www.shiabookspdf.com

جناب الشیخ رحمہ اللہ فرماتے ہیں اور وہ روایت جس کو جناب داؤد بن سرحان نے حضرت امام ابوعبداللہ علیہ السلام سے نقل کیا ہے کہ آپؑ سے عرض کیا گیا کہ وہ مرد جو سفر میں ہے یا ایسی جگہ ہے جس میں اس کے ساتھ عورتوں کے علاوہ کوئی مرد موجود نہیں اور وہ بندہ مرگیا ہے تو اس کے لیے کیا حکم ہے؟

آپؑ نے فرمایا: اس کو دفن کردیا جائے، غسل نہ دیا جائے۔

جناب الشیخ الطوسی رحمہ اللہ فرماتے ہیں: اس سے مراد ہے کہ جب مرنے والا بندہ عریاں ہو پھر اس کو دفن کردیا جائے، غسل نہ دیا جائے اور اگر اس کے جسم پر لباس موجود ہے تو ضروری ہے کہ اس کو غسل دیا جائے اور اس کو ہاتھوں سے مس نہ کیا جائے جیسا کہ ہم نے بیان کیا ہے کہ اس پر پانی ڈالا جائے۔

https://www.shiabookspdf.com

https://www.shiabookspdf.com

اگر عورت مرجائے اور اس کے شکم میں بچہ ہو تو

مسئلہ: جناب الشیخ المفید رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں: اگر عورت مرجائے اور اس کے شکم میں بچہ زندہ ہو اور حرکت کر رہا ہو تو اس عورت کا شکم بائیں جانب سے چاک کیا جائے اور اس بچے کو نکالا جائے اور بعد میں شکم سی دیا جائے اور پھر غسل دیا جائے اور کفن دیا جائے اور حنوط کیا جائے اور نماز کے بعد دفن کر دیا جائے۔

اور اگر بچہ ماں کے شکم میں مرجائے اور ماں زندہ ہو تو دائی یا جو اس کام میں مہارت رکھتی ہے یا جو عورت کے اُمور میں ولایت رکھتا ہے۔ وہ اس کی شرمگاہ میں ہاتھ داخل کرے اور بچے کو باہر نکالے اور اگر یوں کرنا ممکن نہ ہو تو اگر اس کو کاٹنا پڑے تو بچے کو کاٹ کر باہر نکالے۔ پھر ان ٹکڑوں کو غسل دے اور حنوط کیا جائے اور دفن کیا جائے۔

حدیث نمبر 172/1004

أحمد بن محمد عن الحسن بن علي بن يقطين عن أخيه الحسين عن علي بن يقطين قال: سألت أبا الحسن موسى عليه السلام عن المرأة تموت وولدها في بطنها يتحرك قال: يشق عن الولد.

https://www.shiabookspdf.com

جناب الشیخ رحمۃ اللہ علیہ نے جناب علی بن یقطین سے نقل کیا ہے، وہ بیان کرتے ہیں کہ میں نے حضرت امام ابوالحسن موسیٰ بن جعفر علیہ السلام سے سوال کیا: ایک عورت مرگئی ہے اور اس کے شکم میں بچہ حرکت کر رہا ہے تو کیا حکم ہے؟

آپؑ نے فرمایا: بچے کے لیے شکم کو چاک کیا جائے۔

حدیث نمبر 173/1005

وأخبرني الشيخ أيده الله تعالى عن أبي القاسم جعفر ابن محمد عن محمد بن يعقوب عن حميد بن زياد عن الحسن بن محمد بن سماعة عن محمد ابن أبي حمزة عن علي بن يقطين قال: سألت العبد الصالح عليه السلام عن المرأة تموت وولدها في بطنها قال: يشق بطنها ويخرج ولدها.

جناب الشیخ رحمۃ اللہ علیہ نے دوسری سند کے ساتھ جناب علی بن یقطین سے نقل کیا ہے، وہ بیان کرتے ہیں کہ میں نے امام ابوالحسن العبد الصالح علیہ السلام سے سوال کیا کہ ایک عورت مرگئی ہے لیکن اس کے شکم میں بچہ زندہ ہے؟

https://www.shiabookspdf.com

https://www.shiabookspdf.com

آپؑ نے فرمایا: اس کے شکم کو چاک کیا جائے اور اس کے بچے کو نکالا جائے۔

﴿حدیث نمبر 174/1006﴾

وبهذا الاسناد عن محمد بن يعقوب عن عدة من اصحابنا عن سهل بن زياد عن اسماعيل بن مهران عن علي بن أبي حمزة عن أبي عبد الله عليه السلام قال: سألته عن المرأة تموت ويتحرك الولد في بطنها أيشق بطنها ويستخرج ولدها؛ قال: نعم.

جناب الشیخ رحمہ اللہ نے جناب علی بن ابی حمزہ سے نقل کیا ہے، وہ بیان کرتے ہیں کہ میں نے حضرت امام ابوعبداللہ علیہ السلام سے سوال کیا کہ عورت مرگئی ہے اور بچہ اس کے شکم میں زندہ ہے اور حرکت کر رہا ہے تو کیا بچے کو نکالنے کے لیے اس کے پیٹ کو چاک کیا جائے؟

آپؑ نے فرمایا: ہاں۔

﴿حدیث نمبر 175/1007﴾

https://www.shiabookspdf.com

وفي رواية ابن أبي عمير عن ابن اذينة يخرج الولد ويخاط بطنها.

جناب الشیخ رحمہ اللہ نے جناب ابن ابی عمیر سے روایت کو نقل کیا ہے اور انھوں نے ابن اذینہ سے نقل کیا ہے کہ ایک روایت میں ہے کہ بچے کو نکال لیا جائے اور شکم کو سی دیا جائے۔

﴿حدیث نمبر 176/1008﴾

وبهذا الاسناد عن محمد بن يعقوب عن عدة من اصحابنا عن أحمد بن محمد بن خالد عن أبيه عن وهب بن وهب عن أبي عبد الله عليه السلام قال قال أمير المؤمنين عليه السلام: إذا ماتت المرأة وفي بطنها ولد يتحرك يشق ويخرج الولد، وقال في المرأة يموت في بطنها الولد فيتخوف عليها قال: لا بأس أن يدخل الرجل يده فيقطعه ويخرجه إذا لم ترفق به النساء.

جناب الشیخ رحمہ اللہ نے جناب وہب بن وہب سے نقل کیا ہے اور انھوں نے حضرت امام ابوعبداللہ علیہ السلام سے نقل کیا ہے کہ آپؑ نے فرمایا کہ امیر المومنین علی علیہ السلام نے فرمایا: جب عورت مرجائے اور اس کے شکم میں بچہ زندہ ہو تو

https://www.shiabookspdf.com

https://www.shiabookspdf.com

اس کے شکم کو چاک کیا جائے اور بچے کو نکال لیا جائے۔

پھر آپؑ سے عرض کیا گیا: اگر عورت کے شکم میں بچہ مرجائے اور وہ عورت کے لیے باعث خوف ہو تو اس کے لیے کیا حکم ہے؟

آپؑ نے فرمایا: کوئی حرج نہیں کہ مرد ہاتھ داخل کرے اور اس بچے کو کاٹ کر باہر لے آئے اگر عورت اس کام کے لیے میسر نہ ہو۔

https://www.shiabookspdf.com

https://www.shiabookspdf.com

https://www.shiabookspdf.com

باب 14

کتاب طہارت کے ابواب میں اضافی ابواب

ان احداث کے بارے میں ہے کہ جو طہارت کا موجب ہیں۔

حدیث نمبر 1/1009

محمد بن يعقوب عن محمد بن يحيى عن العمركى بن على عن على بن جعفر عن أخيه موسى بن جعفر عليهما السلام قال: سألته عن الرجل هل يصلح أن يستدخل الدواء ثم يصلى وهو معه أينقض الوضوء؟ قال: لا ينقض الوضوء ولا يصلى حتى يطرحه.

جناب الشیخ رحمہ اللہ نے جناب علی بن جعفر سے نقل کیا ہے اور انھوں نے اپنے بھائی امام موسیٰ بن جعفر علیہ السلام سے نقل کیا ہے کہ میں نے آپؑ سے سوال کیا کہ یہ درست ہے کہ بندہ کوئی دوائی اپنی مقعد میں داخل کرے اور اس طرح موجود ہو اور وہ نماز پڑھ لے تو کیا اس سے وضو باطل ہو جائے گا۔

https://www.shiabookspdf.com

آپؑ نے فرمایا: وضو باطل نہیں ہوگا لیکن وہ اس طرح نماز نہ پڑھے۔ نماز کے وقت اس کو باہر نکال دے اور پھر نماز پڑھے۔

حدیث نمبر 2/1010

عنه عن محمد بن اسماعيل عن الفضل بن شاذان عن صفوان بن يحيى عن ابن مسكان عن محمد الحلبي قال: سألت أبا عبد الله عليه السلام عن الرجل يكون على طهر فيأخذ من أظفاره أو شعره أيعيد الوضوء؟ فقال: لا ولكن يمسح رأسه وأظفاره بالماء، قال قلت: فانهم يزعمون أن فيه الوضوء فقال: ان خاصموكم فلا تخاصموهم. قولوا هكذا السنة.

جناب الشیخ رحمہ اللہ نے جناب محمد الحلبی سے نقل کیا ہے، وہ بیان کرتے ہیں کہ میں نے امام ابوعبداللہ علیہ السلام سے اس بندے کے بارے میں سوال کیا کہ جو باوضو ہے۔ پھر وہ اپنے ناخن کو کاٹتا ہے یا بال کیا وہ دوبارہ وضو کرے؟

https://www.shiabookspdf.com

https://www.shiabookspdf.com

آپؑ نے فرمایا: نہیں لیکن اپنے سر اور ناخنوں کو پانی سے مسح کرے۔
راوی: میں نے عرض کیا: ہمارے مخالف گمان کرتے ہیں کہ اس کو دوبارہ وضو کرنا چاہیے۔
آپؑ نے فرمایا: اگر وہ تیرے ساتھ نزاع کریں تو ان سے نزاع نہ کرو۔ ان سے کہو: سنت ایسے ہی ہے جو ہم نے بیان کی ہے۔

حدیث نمبر 3/1011

محمد بن أحمد بن يحيى عن أحمد بن الحسن عن عمرو بن سعيد عن مصدق بن صدقة عن عمار الساباطي عن أبي عبد الله عليه السلام قال: الرجل يقرض من شعره بأسنانه أيمسحه بالماء قبل أن يصلي؟ قال: لا بأس إنما ذلك في الحديد قال محمد بن الحسن: ما تضمن الخبر الاول من انه يمسح الموضع بالماء محمول على الاستحباب دون الوجوب، يدل على ذلك

https://www.shiabookspdf.com

جناب الشیخ رحمہ اللہ نے جناب عمار الساباطی سے نقل کیا ہے اور انھوں نے حضرت امام ابوعبداللہ علیہ السلام سے نقل کیا ہے کہ آپؑ سے عرض کیا: بندہ اپنے بال اپنے دانتوں سے کاٹتا ہے کیا وہ نماز پڑھنے سے قبل منہ کو پانی سے مسح کرے؟ (یعنی دھوئے)
آپؑ نے فرمایا: اس میں کوئی حرج نہیں۔ پانی سے مسح کرنا اس وقت ہے جب وہ لوہے کے ساتھ بال کاٹے۔
جناب الشیخ الطوسی رحمہ اللہ فرماتے ہیں: پہلی روایت میں جو ذکر ہوا ہے کہ وہ اس محل کو پانی سے مسح کرے۔ اس کو استحباب پر حمل کیا جائے گا: یعنی مستحب ہے نہ کہ واجب اور اس پر دلیل ذیل میں ہے۔

حدیث نمبر 4/1012

ما رواه سعد بن عبد الله عن أيوب بن نوح عن صفوان ابن يحيى عن سعيد بن عبد الله الاعرج قال قلت: لابي عبد الله عليه السلام آخذ من اظفاري ومن شاربي واحلق رأسي أفأغتسل؟ قال: لا ليس عليك غسل، قلت فأتوضأ؟ قال: لا ليس عليك ضوء، قلت فأمسح على اظفاري الماء؟ فقال: لا هو طهور ليس عليك مسح.

https://www.shiabookspdf.com

https://www.shiabookspdf.com

جناب الشیخ رحمۃ اللہ علیہ نے جناب سعید بن عبداللہ اعرج سے نقل کیا ہے، وہ بیان کرتے ہیں کہ میں نے حضرت امام ابوعبداللہ علیہ السلام سے عرض کیا: میں نے اپنے ناخن کاٹے ہیں اور مونچھیں اور سر کے بال کاٹے ہیں تو کیا میں غسل کروں؟

آپؑ نے فرمایا: تیرے لیے غسل واجب نہیں ہے۔

پھر میں نے عرض کیا: کیا میں وضو کروں؟

آپؑ نے فرمایا: نہیں، تیرے اوپر وضو بھی نہیں ہے۔

پھر میں نے عرض کیا: کیا میں اپنے ناخنوں کو دھولوں؟

آپؑ نے فرمایا: نہیں، وہ پاک ہیں، تیرے لیے ان کو پانی سے مسح کرنا ضروری نہیں۔

حدیث نمبر 5/1013

الحسين بن سعيد عن حماد بن عيسى عن حريز عن زرارة قال قلت: لأبي جعفر عليه السلام الرجل يقلم اظفاره ويجز شاربه ويأخذ من شعر لحيته ورأسه هل ينقض ذلك وضوءه؟ فقال: يا زرارة كل هذا سنة والوضوء فريضة وليس شيء من السنة ينقض الفريضة وإن ذلك ليزيده تطهيرا.

جناب الشیخ رحمۃ اللہ علیہ نے جنابِ زرارہ رحمۃ اللہ علیہ سے نقل کیا ہے، وہ بیان کرتے ہیں کہ میں نے حضرت امام ابوجعفر الباقر علیہ السلام سے عرض کیا: ایک بندہ اپنے ناخن کاٹتا ہے اور مونچھوں اور داڑھی اور سر کے بالوں کو کاٹتا ہے تو کیا اس کا وضو باطل ہوجائے گا؟

آپؑ نے فرمایا: اے زرارہ! یہ سارے کام سنت ہیں اور وضو واجب و فریضہ ہے۔ کوئی سنت فریضہ کو نہیں نقص کرتی۔ یہ سارے کام تو طہارت میں زیادتی ہے۔

حدیث نمبر 6/1014

الحسين بن سعيد عن فضالة ومحمد بن أبي عمير عن معاوية بن عمار قال سألت أبا عبد الله عليه السلام عن الرجل يعبث بذكره في الصلاة المكتوبة فقال: لا بأس به.

https://www.shiabookspdf.com

https://www.shiabookspdf.com

جناب الشیخ رحمۃ اللہ علیہ نے جناب معاویہ بن عمار سے نقل کیا ہے وہ بیان کرتے ہیں کہ میں نے حضرت امام ابوعبداللہ علیہ السلام سے سوال کیا کہ ایک بندہ واجب نماز میں ذکر کے دوران عبث کام کرتا ہے؟

آپؑ نے فرمایا: کوئی حرج نہیں۔

﴿حدیث نمبر 7/1015﴾

عنه عن أخيه الحسن عن زرعة عن سماعة قال: سألت أبا عبد الله عليه السلام عن الرجل يمس ذكره أو فرجه أو أسفل من ذلك وهو قائم يصلي أيعيد وضوءه قال: لا بأس بذلك إنما هو من جسده.

جناب الشیخ رحمۃ اللہ علیہ نے جناب سماعہ سے نقل کیا ہے، وہ بیان کرتے ہیں کہ میں نے حضرت امام ابوعبداللہ علیہ السلام سے سوال کیا: ایک بندہ نماز کے لیے کھڑا ہے اور وہ اپنے آلۂ تناسل کو یا شرمگاہ کو یا اس سے نیچے ہاتھ سے مس کرتا ہے تو کیا وہ وضو دوبارہ کرے؟

https://www.shiabookspdf.com

آپؑ نے فرمایا: کوئی حرج نہیں وہ اس کے جسم کا حصہ ہیں۔

﴿حدیث نمبر 8/1016﴾

عنه عن ابن أبي عمير عن عمر بن اذينة عن زرارة عن أبي عبد الله عليه السلام قال: لا يوجب الوضوء الا غائط أو بول أو ضرطة تسمع صوتها أو فسوة تجد ريحها.

جناب الشیخ رحمۃ اللہ علیہ نے جناب زرارہ سے نقل کیا ہے اور انھوں نے حضرت امام ابوعبداللہ علیہ السلام سے نقل کیا ہے کہ آپؑ نے فرمایا: وضو واجب نہیں ہوتا مگر پاخانہ کرنے یا پیشاب کرنے یا وہ ریح کہ جس کی آواز آئے یا اس کی بدبو آئے تو یہ وضو واجب کرتی ہیں۔ (1)

﴿حدیث نمبر 9/1017﴾

عنه عن فضالة بن أيوب عن معاوية بن عمار قال قال أبو عبد الله عليه السلام: إن الشيطان ينفخ في دبر الانسان حتى يخيل إليه انه قد خرج منه ريح، ولا ينقض وضوءه

(1) یعنی اگر ان میں سے کوئی چیز باوضو شخص سے صادر ہو جائے تو اس کا وضو باطل ہوگا۔ پھر نماز کے لیے وضو کرنا واجب ہوگا۔ (مترجم)

https://www.shiabookspdf.com

https://www.shiabookspdf.com

الاريح يسمعها أو يجد ريحها.

جناب الشیخ رحمۃ اللہ علیہ نے جناب معاویہ بن عمار سے نقل کیا، وہ بیان کرتے ہیں کہ حضرت امام ابوعبداللہ علیہ السلام فرماتے ہیں: بعض اوقات شیطان انسان کے مقام پاخانہ پر پھونک مارتا ہے یہاں تک کہ انسان خیال کرتا ہے کہ شاید مقام پاخانہ سے ہوا خارج ہوئی ہے۔ یہ اس کے وضو کو باطل نہیں کرتی البتہ اگر وہ ہوا جس کے نکلنے کی آواز سنائی دے یا اس کی بو آئے تو دوبارہ وضو واجب ہوگا۔

حدیث نمبر 10/1018

سعد بن عبد الله عن الحسن بن علي عن أحمد بن هلال عن محمد بن الوليد عن أبان بن عثمان عن عبد الرحمن بن أبي عبد الله عن أبي عبد الله عليه السلام قال قلت له: أجد الريح في بطني حتى اظن انها قد خرجت فقال: ليس عليك وضوء حتى تسمع الصوت أو تجد الريح، ثم قال: ان ابليس يجيء فيجلس بين اليتي الرجل فيفسو ليشككه.

https://www.shiabookspdf.com

جناب الشیخ رحمۃ اللہ علیہ نے جناب عبدالرحمٰن بن عبداللہ سے نقل کیا ہے، وہ بیان کرتے ہیں کہ میں نے حضرت امام ابوعبداللہ علیہ السلام کی خدمت اقدس میں عرض کیا: بعض اوقات مجھے گیس ہوجاتی ہے حتیٰ کہ میں گمان کرتا ہوں کہ وہ خارج ہوئی ہے تو میرے لیے کیا حکم ہے؟

آپؑ نے فرمایا: تیرے لیے وضو کرنا واجب نہیں یہاں تک کہ تو اس کے نکلنے کی آواز کو سنے یا اس کی بو آئے۔ پھر آپؑ نے فرمایا: تحقیق ابلیس ملعون آتا ہے، بندے کے دونوں سرین کے درمیان بیٹھتا ہے اور پھونک مارتا ہے تاکہ اس کو شک میں مبتلا کرے۔

حدیث نمبر 11/1019

محمد بن علي بن محبوب عن علي بن السندي عن صفوان قال: سأل أبا الحسن عليه السلام وأنا حاضر فقال ان بي جرحا في مقعدتي فاتوضأ ثم استنجي ثم أجد بعد ذلك الندا والصفرة تخرج من المقعدة فاعيد الوضوء؛ قال أنقيت؛ قال نعم قال: لا ولكن رشه بالماء ولا تعد الوضوء.

https://www.shiabookspdf.com

https://www.shiabookspdf.com

جناب الشیخ رحمۃ اللہ علیہ نے جناب صفوان سے نقل کیا ہے وہ بیان کرتے ہیں کہ میں حضرت امام ابوالحسن موسیٰ بن جعفر علیہ السلام کی خدمت میں موجود تھا کہ آپؑ سے ایک بندے نے سوال کیا کہ میرے مقامِ پاخانہ میں زخم ہے۔ میں نے وضو کیا جبکہ میں نے استنجاء کیا اور اس کے بعد میں نے اس مقام پر تری اور زرد رنگ کا پانی سا مقامِ پاخانہ میں دیکھتا ہوں جو میرے مقامِ پاخانہ سے نکلا ہے تو کیا میں وضو دوبارہ کروں؟

آپؑ نے فرمایا: کیا تُو نے اس مقام کو صاف و پاک کیا تھا؟

میں نے عرض کیا: جی ہاں۔

آپؑ نے فرمایا: پھر وضو کا اعادہ کرنا واجب نہیں صرف اس مقام کو پانی سے دھولو۔

حدیث نمبر 12/1020

عنه عن أبي عبد الله الرازي عن الحسن بن علي بن أبي حمزة عن سيف بن عميرة عن عيسى بن عمر مولى الانصار انه سأل أبو عبد الله عليه السلام عن الرجل يحل له أن يصافح المجوسي؛ فقال: لا فسأله أيتوضأ إذا صافحهم؛ قال: نعم ان مصافحتهم تنقض الوضوء. قال محمد بن الحسن: هذا الخبر محمول على وضوء اليد وذلك قد يسمى وضوءا على ما بيناه لانه متى صافح المسلم الكافر وجب عليه غسل يده على ما بيناه.

جناب الشیخ رحمۃ اللہ علیہ نے انصار کے غلام جناب عیسیٰ بن عمر سے نقل کیا ہے، وہ بیان کرتے ہیں کہ حضرت امام ابوعبداللہ علیہ السلام سے سوال کیا گیا: کیا بندہ کسی مجوسی سے مصافحہ کرسکتا ہے؟

آپؑ نے فرمایا: نہیں۔

پھر اس بندے نے سوال کیا: اگر باوضو شخص مجوسی سے مصافحہ کرے تو کیا وہ دوبارہ وضو کرے؟

آپؑ نے فرمایا: ہاں، کیونکہ مجوسیوں کے ساتھ مصافحہ وضو کو باطل کرتا ہے۔

جناب الشیخ الطوسی رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں: اس روایت کو اس پر حمل کیا جائے کہ ہاتھ کو دھونا مراد ہے اور اس کو بھی وضو کا نام دیا گیا ہے جیسا کہ ہم بیان کرچکے ہیں کیونکہ جب کوئی مسلمان کافر سے ہاتھ ملائے اس مسلمان پر واجب ہے کہ اپنا ہاتھ دھوئے جیسا کہ ہم نے بیان کیا ہے۔

https://www.shiabookspdf.com

https://www.shiabookspdf.com

﴿حدیث نمبر 13/1021﴾

وروى حريز عن أبي عبد الله عليه السلام انه قال: إذا كان الرجل يقطر منه البول والدم إذا كان في الصلاة اتخذ كيسا وجعل فيه قطنا ثم علقه عليه وادخل ذكره فيه ثم صلى، يجمع بين الصلاتين الظهر والعصر يؤخر الظهر ويعجل العصر بأذان واقامتين ويؤخر المغرب ويعجل العشاء بأذان واقامتين ويفعل ذلك في الصبح.

جناب الشیخ رحمۃ اللہ علیہ نے جناب حریز سے نقل کیا ہے اور انھوں نے حضرت امام ابوعبداللہ علیہ السلام سے نقل کیا ہے کہ آپؑ نے فرمایا: اگر بندے کو پیشاب قطرہ قطرہ ہوکر متواتر آتا ہو یا خون آتا ہو تو وہ جب نماز پڑھنا چاہتا ہے تو کپڑے کی ایک تھیلی بنائے اور اس میں روئی رکھے اور پھر اس کو اپنے جسم پر باندھے اور اپنے آلۂ تناسل کو اس میں داخل کرے۔ پھر ظہر اور عصر کی نمازوں کو ملا کر پڑھے۔ ظہر کو موخر کرے اور عصر کو مقدم اور ایک اذان اور دو اقامتوں کے ساتھ پڑھے اور پھر نمازِ مغرب اور عشاء میں بھی ایسا ہی کرے۔ مغرب کو موخر کرے اور عشاء کو مقدم کرے اور صبح کے لیے بھی ایسا ہی کرے۔

https://www.shiabookspdf.com

﴿حدیث نمبر 14/1022﴾

محمد بن أحمد بن يحيى عن احمد بن محمد عن الحسين بن سعيد عن ابن أبي عمير عن حنان بن سدير قال: سمعت رجلا سأل أبا عبد الله عليه السلام فقال إني ربما بلت فلا أقدر عَلَى الماء ويشتد ذلك علي فقال: إذا بلت وتمسحت فامسح ذكرك بريقك فإن وجدت شيئًا فقل هذا من ذاك.

جناب الشیخ رحمۃ اللہ علیہ نے جناب حنان بن سدیر سے نقل کیا ہے، وہ بیان کرتے ہیں کہ میں نے سنا کہ ایک بندہ حضرت امام ابوعبداللہ علیہ السلام سے سوال کر رہا تھا۔ بعض اوقات میرے عضو سے کوئی تری خارج ہوتی ہے اور میرے پاس پانی بھی نہیں ہوتا کہ میں اس کو دھولوں اور مجھے بڑی کراہت محسوس ہوتی ہے تو میں کیا کروں؟

آپؑ نے فرمایا: جب کوئی تری تیرے لیے نکل آئے اور تو اس کو محسوس کرے تو اپنے عضو کو لعابِ دہن سے تر کرلو۔ اگر پھر بھی کراہت محسوس ہو تو یہ گمان کرو کہ یہ تری اس لعابِ دہن کی ہے۔

https://www.shiabookspdf.com

https://www.shiabookspdf.com

حدیث نمبر 15/1023

عنه عن أحمد بن الحسن بن علی بن فضال عن عمرو ابن سعيد عن مصدق بن صدقة عن عمار بن موسى عن أبي عبد الله عليه السلام قال: سئل عن الرجل يتوضأ ثم يمس باطن دبره قال: نقض وضوءه، وإن مس باطن احليله فعليه أن يعيد الوضوء، وان كان فی الصلاة قطع الصلاة ويتوضأ ويعيد الصلاة وإن فتح احليله اعاد الوضوء واعاد الصلاة.

جناب الشیخ رحمہ اللہ نے جناب عمار بن موسیٰ سے نقل کیا ہے اور انھوں نے بیان کیا ہے کہ حضرت امام ابوعبداللہ علیہ السلام سے ایک بندے کے بارے میں سوال کیا گیا کہ جس نے وضو کیا ہوا ہے پھر وہ اپنے مقامِ پاخانہ کے اندر سے مس کرتا (انگلی داخل کرتا) ہے تو اس کا کیا حکم ہے؟

آپؑ نے فرمایا: اس کا وضو ٹوٹ گیا ہے اور اگر وہ اپنے عضو کے باطن کو مس کرتا ہے تو اس پر واجب ہے کہ وہ دوبارہ وضو کرے اور اگر دورانِ نماز ایسا کرتا ہے تو وہ نماز توڑ دے اور دوبارہ وضو کرے اور پھر نماز کا اعادہ کرے۔ اور اگر آلۂ تناسل کو کھولے تو پھر دوبارہ وضو کرے اور نماز دوبارہ پڑھے۔

https://www.shiabookspdf.com

حدیث نمبر 16/1024

أحمد بن محمد عن الحسن بن علی الوشا قال: سمعت أبا الحسن عليه السلام يقول كان أبو عبد الله عليه السلام يقول: فی الرجل يدخل يده فی انفه فيصيب خمس أصابعه الدم قال: ينقيه ولا يعيد الوضوء.

جناب الشیخ رحمہ اللہ نے جناب الحسن بن علی الوشا سے نقل کیا ہے، وہ بیان کرتے ہیں کہ میں نے حضرت امام ابوالحسن علیہ السلام سے سنا ہے کہ آپؑ نے فرمایا کہ حضرت امام ابوعبداللہ علیہ السلام نے فرمایا کہ بندہ اگر اپنے ناک میں یکے بعد دیگرے انگلیاں داخل کرے اور اس پانچویں انگلیوں کو خون لگ جائے تو اس کا کیا حکم ہے؟

آپؑ نے فرمایا: وہ خون کو پاک کرے گا اس پر وضو کا اعادہ واجب نہیں۔

حدیث نمبر 17/1025

محمد بن علی بن محبوب عن محمد بن الحسين عن صفوان عن العلا عن محمد عن أحدهما

https://www.shiabookspdf.com

https://www.shiabookspdf.com

علیهما السلام قال: سألته عن الرجل يخرج به القروح لا تزال تدمى كيف يصلى؟ قال: يصلى وإن كانت الدماء تسيل.

جناب الشیخ رحمۃ اللہ علیہ نے جناب علاء سے اور اس نے جناب محمد سے اور اس نے امام محمد باقر علیہ السلام یا امام جعفر الصادق علیہ السلام سے نقل کیا ہے کہ میں نے آپؑ سے سوال کیا: ایک بندے کو پھوڑا نکلا ہے اور اس سے متواتر خون جاری ہے تو وہ نماز کیسے پڑھے؟

آپؑ نے فرمایا: وہ نماز پڑھے خواہ خون جاری ہی رہے۔

حدیث نمبر 18/1026

عنه عن محمد بن الحسين عن عثمان بن عيسى عن أبي هلال قال سألت أبا عبد الله عليه السلام أينقض الرعاف والقيء ونتف الابط الوضوء؟ فقال: وما تصنع بهذا فهذا قول المغيرة بن سعيد، لعن الله المغيرة، ويجزيك من الرعاف والقيء أن تغسله ولا تعيد الوضوء.

https://www.shiabookspdf.com

جناب الشیخ رحمۃ اللہ علیہ نے جناب ابوہلال سے نقل کیا ہے وہ بیان کرتے ہیں کہ میں نے حضرت امام ابوعبداللہ علیہ السلام سے سوال کیا: کیا نکسیر پھوٹنے یا قے کرنے یا بغلوں کے بال اُکھاڑنے سے وضو ٹوٹ جائے گا؟

آپؑ نے فرمایا: تجھے اس قول سے کیا سروکار؟ یہ تو مغیرہ بن سعید کا قول ہے خدا اس پر لعنت کرے۔ تیرے لیے اتنا کافی ہے کہ تو اس کو دھوؤ، وضو کا اعادہ واجب نہیں۔

حدیث نمبر 19/1027

وعنه عن محمد بن الحسين عن عثمان بن عيسى عن سماعة قال سألته عن رجل أخذه تقطير من فرجه إما دم وإما غيره قال: فليصنع خريطة وليتوضأ وليصل فانما ذلك بلاء ابتلى به فلا يعيدن إلا من الحدث الذي يتوضأ منه.

جناب الشیخ رحمۃ اللہ علیہ نے جناب سماعہ سے نقل کیا ہے وہ بیان کرتے ہیں کہ میں نے حضرت امام علیہ السلام سے سوال کیا کہ ایک بندہ جس کی شرمگاہ سے قطرہ قطرہ خون یا کوئی دوسری چیز نکلتی ہے تو وہ کیا کرے؟

https://www.shiabookspdf.com

https://www.shiabookspdf.com

آپؑ نے فرمایا: وہ کپڑا رکھے اور پھر وضو کرکے نماز پڑھے۔ کیونکہ اس کو بیماری ہے اور وضو کا اعادہ فقط اس وقت ہے جب وہ حدث صادر ہو جس کی وجہ سے اس نے وضو کیا ہے۔

حدیث نمبر 20/1028

عنه عن علي بن خالد عن أحمد بن الحسن عن عمرو ابن سعيد عن مصدق بن صدقة عن عمار الساباطي عن أبي عبد الله عليه السلام قال: سألته عن الدمل يكون في الرجل فينفجر وهو في الصلاة قال: يمسحه ويمسح يده بالحائط أو بالارض ولا يقطع الصلاة.

جناب الشیخ رحمہ اللہ نے جناب عمار الساباطی سے نقل کیا ہے، وہ بیان کرتے ہیں کہ میں حضرت امام ابو عبداللہ علیہ السلام سے سوال کیا ہے کہ ایک بندے کو پھوڑا ہے اور دوران نماز وہ پھٹ گیا ہے تو وہ کیا کرے؟

آپؑ نے فرمایا: وہ اس کو ہاتھ سے صاف کرے اور ہاتھ کو دیوار یا زمین سے مس کرکے صاف کرے اور نماز کو نہ توڑے (نماز جاری رکھے)۔

https://www.shiabookspdf.com

حدیث نمبر 21/1029

عنه عن العباس عن عبد الله بن المغيرة عن ابن مسكان عن ليث المرادي قال قلت: لابي عبد الله عليه السلام الرجل يكون به الدماميل والقروح فجلده وثيابه مملوة دما وقيحا وثيابه بمنزلة جلده؛ قال: يصلي في ثيابه ولا شي عليه ولا يغسلها.

جناب الشیخ رحمہ اللہ نے جناب لیث مرادی سے نقل کیا ہے، وہ بیان کرتے ہیں کہ میں نے حضرت امام ابو عبداللہ علیہ السلام کی خدمت میں عرض کیا: ایک بندہ جس کو پھوڑے، زخم ہیں اور اس کی جلد اور کپڑے خون اور پیپ سے بھرے ہوئے ہیں اور اس کے کپڑے بھی اس کی جلد کی مانند ہیں تو وہ کیا کرے؟

آپؑ نے فرمایا: وہ ان کپڑوں میں ہی نماز پڑھے وہ ان کو نہ دھوئے۔

حدیث نمبر 22/1030

عنه عن أحمد بن عبدوس عن الحسين بن علي عن المفضل ابن صالح عن ليث المرادي عن أبي عبد الله عليه السلام قال: سألته عن المرعف يرعف زوال الشمس حتى

https://www.shiabookspdf.com

https://www.shiabookspdf.com

يذهب الليل قال: يومي إيماءا برأسه عند كل صلاة، وعن رجل استفرغه بطنه قال: يومي برأسه.

جناب الشیخ رحمۃ اللہ علیہ نے جناب لیث مرادی سے نقل کیا ہے، وہ بیان کرتے ہیں کہ میں نے حضرت امام ابوعبداللہ علیہ السلام سے سوال کیا کہ ایک بندہ جس کو زوالِ آفتاب کے وقت تکسیر شروع ہوئی یہاں تک کہ رات ہوگئی تو وہ کیا کرے؟

آپؑ نے فرمایا: وہ نماز اشارے سے پڑھے اور سر سے رکوع و سجود کے لیے اشارہ کرے۔

پھر میں نے سوال کیا: اگر کسی بندے کو متواتر قے آتی ہو تو وہ کیا کرے؟

آپؑ نے فرمایا: وہ بھی اپنے سر کے ساتھ اشارہ کرے اور نماز پڑھے۔

حدیث نمبر 23/1031

عنه عن أحمد بن الحسن بن علي بن فضال عن علي بن يعقوب الهاشمي عن مروان بن مسلم عن عبد الاعلى عن أبي عبد الله عليه السلام قال: سألته عن الحجامة أفيها وضوء؟ قال: لا ولا يغسل مكانها لان الحجام مؤتمن إذا كان ينظفه ولم يكن صبيا صغيرا.

https://www.shiabookspdf.com

جناب الشیخ رحمۃ اللہ علیہ نے جناب عبدالاعلیٰ سے نقل کیا ہے، وہ بیان کرتے ہیں: میں نے حضرت امام ابوعبداللہ علیہ السلام سے سوال کیا: کیا حجامہ کروانے (پچھ لگوانا) سے وضو واجب ہو جائے گا؟

آپؑ نے فرمایا: نہیں اور اس جگہ کو دھونا بھی ضروری نہیں کیونکہ حجام امین ہوتے ہیں۔ اگر خون لگ جائے تو اس کو صاف کرلو۔ وہ بھی اگر بچہ چھوٹا نہ ہو۔

حدیث نمبر 24/1032

وبهذا الاسناد عن أيوب بن الحر عن عبيد بن زرارة قال: سألت أبا عبد الله عليه السلام عن رجل اصابه دم سائل قال: يتوضأ ويعيد قال وان لم يكن سائلا توضأ وبنى قال: ويصنع ذلك بين الصفا والمروة. قال محمد بن الحسن: معنى قوله عليه السلام يتوضأ أي يغسل الموضع على ما بيناه فيما مضى.

https://www.shiabookspdf.com

https://www.shiabookspdf.com

جناب الشیخ رحمۃ اللہ علیہ نے جناب عبید ابن زرارہ سے نقل کیا ہے، وہ بیان کرتے ہیں کہ میں نے حضرت امام ابوعبداللہ علیہ السلام سے سوال کیا کہ ایک بندے کو خون جہندہ والے جانور کا خون لگ گیا ہے تو وہ کیا کرے؟

آپؑ نے فرمایا: وہ اس کو دھوئے اور نماز کا اعادہ کرے (دوبارہ نماز پڑھے) اور اگر وہ خون جہندہ نہ ہو تو پھر اس کو دھوئے اور اسی پر بناء رکھے۔

پھر آپؑ نے فرمایا: یہ وہ صفا اور مروہ کے درمیان کرے گا۔

جناب محمد بن الحسن الطوسی فرماتے ہیں: روایت بتوضاہ ذکر ہوا ہے اس سے مراد اس محل و مقام کا دھونا ہے جیسا کہ ہم بیان کر چکے ہیں۔

﴿حدیث نمبر 25/1033﴾

محمد بن علي بن محبوب عن احمد بن الحسن بن علي عن عمرو بن سعيد عن مصدق بن صدقة عن عمار الساباطي قال: سألت أبا عبد الله عليه السلام عن رجل توضأ ثم أكل لحما أو سمكا هل له أن يصلي من غير أن يغسل يده؟ قال: نعم، إن كان لبن لم يصل حتى يغسل يده ويتمضمض، وكان رسول الله صلى الله عليه وآله يصلي وقد أكل اللحم من غير أن يغسل يده وإن كان لبنا لم يصل حتى يغسل يده ويتمضمض.

https://www.shiabookspdf.com

جناب الشیخ رحمۃ اللہ علیہ نے جناب عمار الساباطی سے نقل کیا ہے، وہ بیان کرتے ہیں کہ میں نے حضرت امام ابوعبداللہ علیہ السلام سے سوال کیا: ایک بندہ جس نے وضو کیا ہوا ہے پھر وہ گوشت کھاتا ہے یا مچھلی کھاتا ہے تو وہ بغیر ہاتھوں کو دھوئے کیا نماز پڑھ سکتا ہے؟

آپؑ نے فرمایا: ہاں، اگر اس نے دودھ پیا ہے تو پھر نماز نہ پڑھے یہاں تک کہ وہ ہاتھوں کو دھوئے اور کلی کرے۔ رسول خدا صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم ہاتھوں کو دھوئے بغیر نماز پڑھتے تھے حالانکہ آپؐ نے گوشت کھایا ہوا تھا۔ اور جب آپؐ دودھ پیتے تو ہاتھوں کو دھوئے اور کلی کیے بغیر نماز نہیں پڑھتے تھے۔

﴿حدیث نمبر 26/1034﴾

عنه عن يعقوب بن يزيد عن ابن أبي عمير عن عمر ابن اذينة عن بكير بن اعين قال:

https://www.shiabookspdf.com

https://www.shiabookspdf.com

سألت أبا جعفر عليه السلام عن الوضوء مما غيرت النّار فقال: ليس عليك فيه وضوء وإنّما الوضوء مما يخرج ليس مما يدخل.

جناب الشیخ رحمہ اللہ نے جناب بکیر بن اعین سے نقل کیا ہے اور وہ بیان کرتے ہیں کہ میں نے حضرت امام ابوعبداللہ علیہ السلام سے سوال کیا: وہ چیز جو آگ کی وجہ سے تبدیل ہو چکی ہے اس کے کھانے سے وضو ہوگا؟

آپؑ نے فرمایا: تیرے لیے وضو کرنا واجب نہیں۔ وضو ان چیزوں کے لیے ہے جو پیٹ سے خارج ہوتی ہیں نا کہ جو پیٹ میں داخل ہوتی ہیں۔

حدیث نمبر 27/1035

الحسين بن سعيد عن النضر عن هشام بن سالم عن سليمان بن خالد قال: سألت أبا عبد الله عليه السلام هل يتوضأ من الطعام أو شرب اللبن ألبان البقر والابل والغنم وأبوالها ولحومها؛ قال: لا يتوضأ منه.

https://www.shiabookspdf.com

جناب الشیخ رحمہ اللہ نے جناب سلیمان بن خالد سے نقل کیا ہے، وہ بیان کرتے ہیں کہ میں نے حضرت امام ابوعبداللہ علیہ السلام سے سوال کیا: کیا کھانا کھانے یا دودھ پینے (گائے، بکری اور اُونٹنی کا دودھ) یا ان کے پیشاب پینے یا گوشت کھانے سے وضو واجب ہو جائے گا؟

آپؑ نے فرمایا: نہیں، ان کی وجہ سے وضو نہیں ہے۔

حدیث نمبر 28/1036

العياشي أبو النضر قال: حدثنا محمد بن نصير عن محمد ابن الحسين عن جعفر بن بشير عن عبد الله بن بكير عن محمد بن مسلم عن أبي جعفر عليه السلام قال: صاحب البطن الغالب يتوضأ ثم يرجع في صلاته فيتم ما بقي.

جناب الشیخ رحمہ اللہ نے جناب محمد بن مسلم سے نقل کیا ہے، انھوں نے حضرت امام ابوجعفر علیہ السلام سے نقل کیا ہے کہ آپؑ نے فرمایا: جس بندے کے اسہال جاری رہیں وہ رُکے نہ تو وہ وضو کرے اور نماز شروع کرے۔ پھر دورانِ نماز پھر اسہال آجائے تو وہ جائے اور فارغ ہو کر آئے اور دوبارہ وضو کرے تو جہاں سے نماز چھوڑ کر گیا تھا وہی سے

https://www.shiabookspdf.com

https://www.shiabookspdf.com

دوبارہ شروع کر کے نماز کو پورا کرے۔

حدیث نمبر 29/1037

عنه عن محمد بن نصير قال: حدثنا محمد بن عيسى عن ابن أبي عمير عن حماد عن الحلبي عن أبي عبد الله عليه السلام قال: سئل عن تقطير البول قال: يجعل خريطة إذا صلى.

جناب الشیخ رحمۃ اللہ علیہ نے جناب الحلبی سے نقل کیا ہے اور وہ بیان کرتے ہیں کہ حضرت امام ابو عبداللہ علیہ السلام سے سوال کیا گیا: بندے کو پیشاب قطرہ قطرہ ہو کر آتا رہتا ہے تو وہ کیا کرے؟

آپؑ نے فرمایا: وہ نماز پڑھنے لگے تو عضو پر کپڑا باندھ لے (یعنی پٹی باندھ لے)۔

https://www.shiabookspdf.com

https://www.shiabookspdf.com

https://www.shiabookspdf.com

باب 15

وہ احداث جن کی وجہ سے وضو واجب ہوتا ہے ان کے آداب

حدیث نمبر 1/1038

الحسين بن سعيد عن القاسم بن محمد عن علي بن أبي حمزة عن أبي بصير عن أحدهما عليهما السلام قال: إذا دخلت الغائط فقل (اعوذ بالله من الرجس النجس الخبيث المخبث الشيطان الرجيم) وإذا فرغت فقل (الحمد لله الذي عافاني من البلاء وأماط عني الاذى).

جناب الشیخ رحمہ اللہ نے جناب ابوبصیر رحمہ اللہ سے نقل کیا ہے اور انھوں نے حضرت امام محمد باقر علیہ السلام یا امام جعفر صادق علیہ السلام سے نقل کیا ہے کہ آپؑ نے فرمایا: جب تم بیت الخلاء میں داخل ہونے لگو تو یوں دُعا کرو: اعوذ باللہ من الرجس النجس الخبیث المخبث الشیطان الرجیم

اور جب تک فارغ ہو جاؤ تو یوں کہو: الحمد للہ الذی عافانی من البلاء وأماط عنی الاذی

تمام حمد اس اللہ کے لیے ہے جس نے مجھے بلاء سے محفوظ رکھا اور اس کی اذیت کو مجھ سے دُور فرمایا۔

حدیث نمبر 2/1039

محمد بن علي بن محبوب عن العباس عن عبد الله بن المغيرة عن عبد الله بن ميمون القداح عن أبي عبد الله عليه السلام عن آبائه عن علي عليهم السلام انه كان إذا خرج من الخلاء قال (الحمد لله الذي رزقني لذته وأبقى قوته في جسدي وأخرج عني اذاه يالها نعمة) ثلاثا.

جناب الشیخ رحمہ اللہ نے جناب عبداللہ بن میمون القداح سے اور انھوں نے حضرت امام ابوعبداللہ علیہ السلام سے اور آپؑ نے اپنے والد ماجد و دادا علیہم السلام کے ذریعے حضرت علی علیہ السلام سے نقل کیا ہے کہ آپؑ جب بیت الخلاء سے باہر

https://www.shiabookspdf.com

https://www.shiabookspdf.com

نکلتے تو یوں کہتے تھے: الحمد لله الذي رزقني لذته وأبقى قوته في جسدي وأخرج عني اذاه يا لها نعمة آپؑ ان کلمات کو تین بار کہتے تھے۔

حدیث نمبر 3/1040

عنه عن محمد بن عيسى العبيدي عن الحسن بن علي عن ابراهيم بن عبد الحميد قال: سمعت أبا عبد الله عليه السلام يقول: ان أمير المؤمنين عليه السلام كان إذا أراد قضاء الحاجة وقف على باب المذهب ثم التفت يميناً وشمالاً إلى ملكيه فيقول: (اميطا عني فلكما الله علي أن لا أحدث حدثاً حتى أخرج اليكما).

جناب الشیخ رحمہ اللہ نے جناب ابراہیم بن عبدالحمید سے نقل کیا ہے، وہ بیان کرتے ہیں کہ میں نے حضرت امام ابوعبداللہ علیہ السلام سے سنا ہے کہ آپؑ نے فرمایا: امیرالمومنین حضرت علی علیہ السلام جب قضائے حاجت کے لیے ارادہ کرتے تو آپؑ دروازے پر کھڑے ہوتے، پھر دائیں اور بائیں متوجہ ہوتے اور یوں کہتے: اميطا عني فلكما الله علي أن لا أحدث حدثاً حتى أخرج اليكما۔

https://www.shiabookspdf.com

حدیث نمبر 4/1041

عنه عن العباس عن الحسين بن يزيد عن اسماعيل بن أبي زياد عن محمد بن مسلم قال: سمعت أبا جعفر عليه السلام يقول قال لقمان لابنه: طول الجلوس عَلَى الخلاء يورث الباسور، فكتب هذا على باب الحش.

جناب الشیخ رحمہ اللہ نے جناب محمد بن مسلم سے نقل کیا ہے، وہ بیان کرتے ہیں کہ میں نے حضرت امام ابوجعفر الباقر علیہ السلام سے سنا کہ آپؑ نے فرمایا کہ حضرت لقمان علیہ السلام نے اپنے بیٹے سے فرمایا: بیت الخلاء میں زیادہ دیر بیٹھنا بواسیر کا موجب بنتا ہے۔ پس اس نے یہ اپنے باغ کے دروازے پر لکھا تھا۔

حدیث نمبر 5/1042

وعنه عن محمد بن عبد الحميد عن محمد بن عمر بن يزيد عن محمد بن عذافر عن عمر بن يزيد قال: سألت أبا عبد الله عليه السلام عن التسبيح في المخرج وقراءة القرآن

https://www.shiabookspdf.com

https://www.shiabookspdf.com

فقال: لم يرخص في الكنيف في أكثر من آية الكرسي ويحمد الله أو آية.

جناب الشیخ علیہ الرحمہ نے جناب عمر بن یزید سے نقل کیا ہے، وہ بیان کرتے ہیں کہ میں نے حضرت امام ابوعبداللہ علیہ السلام سے بیت الخلاء میں تسبیح اور قرآن پڑھنے کے بارے میں سوال کیا۔

آپؑ نے فرمایا: بیت الخلاء میں آیت الکرسی اور الحمدللہ اور ایک آیت سے زیادہ پڑھنے کی اجازت نہیں ہے۔

حدیث نمبر 6/1043

عنه عن الهيثم بن مسروق النهدي عن محمد بن اسماعيل قال دخلت على أبي الحسن الرضا عليه السلام وفي منزله كنيف مستقبل القبلة، سمعته يقول: من بال حذاء القبلة ثم ذكر فانحرف عنها إجلالا للقبلة وتعظيما لها لم يقم من مقعده ذلك حتى يغفر الله له.

جناب الشیخ علیہ الرحمہ نے جناب محمد بن اسماعیل سے نقل کیا ہے وہ بیان کرتے ہیں کہ میں حضرت امام ابوالحسن علیہ السلام کے پاس گیا۔ ان کے گھر میں بیت الخلاء تھا جو قبلہ رُخ تھا۔ میں نے سنا کہ آپؑ فرما رہے تھے: جو بندہ قبلہ رُخ ہوکر پیشاب کے لیے بیٹھ جائے اور پھر اسے یاد آجائے اور وہ قبلہ کی عظمت و بزرگی کی وجہ سے اپنا رُخ موڑ لے تو وہ اپنی جگہ سے نہیں اُٹھے گا مگر یہ کہ اللہ تعالیٰ اس کی مغفرت فرما دے گا۔

https://www.shiabookspdf.com

حدیث نمبر 7/1044

عنه عن محمد بن عيسى عن سعدان عن حكم عن رجل عن أبي عبد الله عليه السلام قال قلت له: أيبول الرجل وهو قائم؟ قال: نعم ولكنه يتخوف أن يلتبس به الشيطان اي يخبله فقلت يبول الرجل في الماء؟ قال: نعم ولكن يتخوف عليه من الشيطان.

جناب الشیخ علیہ الرحمہ نے جناب حکم سے نقل کیا ہے اور انھوں نے ایک بندے سے اور اس نے حضرت امام ابوعبداللہ علیہ السلام سے نقل کیا ہے، وہ بندہ بیان کرتا ہے کہ میں نے آپؑ سے عرض کیا: کیا بندہ کھڑے ہو کر پیشاب کرسکتا ہے؟

آپؑ نے فرمایا: ہاں لیکن اس کو خوف ہوگا کہ شیطان اس کو دیوانہ نہ کردے۔

https://www.shiabookspdf.com

https://www.shiabookspdf.com

پھر میں نے سوال کیا: کیا بندہ پانی میں پیشاب کر سکتا ہے؟
آپؑ نے فرمایا: ہاں، لیکن اس کو شیطان سے ڈرنا چاہیے۔

حدیث نمبر 8/1045

عنه عن علي بن الريان ابن الصلت عن الحسن بن راشد عن مسمع عن أبي عبد الله عليه السلام قال قال أمير المؤمنين عليه السلام: قال رسول الله صلى الله عليه وآله: يكره للرجل أو ينهى الرجل ان يطمح ببوله من السطح في الهواء.

جناب الشیخ رحمۃ اللہ علیہ نے جناب مسمع سے نقل کیا ہے اور انھوں نے حضرت امام ابوعبداللہ علیہ السلام سے نقل کیا ہے کہ آپؑ نے فرمایا کہ امیرالمومنین حضرت علی علیہ السلام نے فرمایا کہ رسولِ خدا صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا: بندہ کے لیے مکروہ ہے یا بندے کے لیے منع ہے کہ وہ پیشاب چھت سے ہوا میں کرے۔

حدیث نمبر 9/1046

https://www.shiabookspdf.com

عنه عن محمد بن الحسين عن محمد بن يحيى الخزاز عن غياث عن جعفر عن أبيه عليه السلام انه كره ان يدخل الخلاء ومعه درهم ابيض إلا أن يكون مصرورا.

جناب الشیخ رحمۃ اللہ علیہ نے جناب غیاث سے نقل کیا ہے اور انھوں نے امام جعفر صادق علیہ السلام اور آپؑ نے اپنے والد ماجدؑ سے نقل کیا ہے کہ آپؑ نے فرمایا: مکروہ ہے کہ بندہ بیت الخلاء میں جائے اور اس کے پاس سفید درہم ہو مگر یہ کہ وہ تھیلی میں بند ہوں۔

حدیث نمبر 10/1047

عنه عن محمد بن الحسين عن الحسن بن علي عن أبيه عن آبائه عليهم السلام قال قال النبي صلى الله عليه وآله: إذا انكشف أحدكم لبول أو غير ذلك فليقل (بسم الله) فان الشيطان يغض بصره.

جناب الشیخ رحمۃ اللہ علیہ نے جناب محمد بن الحسین سے اور انھوں نے جناب الحسن بن علی اور انھوں نے اپنے والد

https://www.shiabookspdf.com

https://www.shiabookspdf.com

سے اور انھوں نے اپنے باپ و دادا علیہم السلام سے نقل کیا ہے کہ رسول خدا صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا: جب تم میں سے کوئی پیشاب یا پاخانہ کے لیے اپنی شلوار اُتارے یا لنگی کو اُٹھائے تو اس کو چاہیے کہ وہ بسم اللہ کہے کیونکہ اس سے شیطان اپنی آنکھیں بند کر لیتا ہے۔

﴿حدیث نمبر 11/1048﴾

عنه عن أحمد عن البرقي عن النوفلي عن السكوني عن جعفر عن أبيه عن آبائه عن علي عليه السلام قال: نهى رسول الله صلى الله عليه وآله أن يتغوط على شفير بئر ماء يستعذب منها أو نهر يستعذب أو تحت شجرة فيها ثمرها.

جناب الشیخ رحمۃ اللہ علیہ نے جناب السکونی سے نقل کیا ہے اور انھوں نے حضرت امام جعفر صادق علیہ السلام سے اور آپؑ نے اپنے آبائے کرام سے اور انھوں نے حضرت علی علیہ السلام سے نقل کیا ہے کہ آپؑ نے فرمایا: رسول خدا صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے میٹھے پانی کے کنویں کے کنارے پر اور میٹھے پانی کی نہر کے کنارے پر اور پھل دار درخت کہ جس پر پھل موجود ہو اس کے نیچے پاخانہ کرنے سے منع فرمایا ہے۔

https://www.shiabookspdf.com

﴿حدیث نمبر 12/1049﴾

أحمد بن محمد عن علي بن الحكم عن أبان بن عثمان عن بكير بن اعين عن أحدهما عليهما السلام قال: إذا كان الحدث في المسجد فلا بأس بالوضوء في المسجد.

جناب الشیخ رحمۃ اللہ علیہ نے جناب بکیر بن اعین سے نقل کیا ہے اور انھوں نے امام محمد باقر یا امام جعفر صادق علیہما السلام سے نقل کیا ہے کہ آپؑ نے فرمایا: جب حدث مسجد میں صادر ہو تو وضو بھی مسجد میں کرنے میں کوئی حرج نہیں۔

﴿حدیث نمبر 13/1050﴾

الحسين بن سعيد عن محمد بن أبي عمير عن حنان بن سدير قال: سمعت رجلا سأل أبا عبد الله عليه السلام فقال إني ربما بلت فلا اقدر عَلَى الماء ويشتد ذلك علي فقال: إذا بلت وتمسحت فامسح ذكرك بريقك فان وجدت شيئاً فقل هذا من ذاك.

جناب الشیخ رحمۃ اللہ علیہ نے جناب حنان بن سدیر سے نقل کیا ہے اور وہ بیان کرتے ہیں کہ میں نے سنا کہ ایک

https://www.shiabookspdf.com

https://www.shiabookspdf.com

بندے نے حضرت امام ابوعبداللہ علیہ السلام سے سوال کیا: میں بعض اوقات ایک تری دیکھتا ہوں اور میرے پاس پانی نہیں ہوتا کہ اس تری کو میں دھولوں جس کی وجہ سے مجھے بہت زیادہ سخت محسوس ہوتا ہے تو میں کیا کروں؟

آپؑ نے فرمایا: جب تو کوئی تری کو محسوس کرے تو اپنے لعابِ دہن کے ساتھ اپنے عضوِ تناسل کو تر کرلو۔ پھر اگر تو کراہت کو محسوس کرے تو کہو کہ یہ تری میرے لعابِ دہن کی ہے۔

حدیث نمبر 14/1051

محمد بن علي بن محبوب عن سعدان بن مسلم عن عبد الرحيم قال: كتبت إلى أبي الحسن عليه السلام في الخصي يبول فيلقى من ذلك شدة فيرى البلل بعد البلل قال: يتوضأ وينتضح في النهار مرة واحدة.

جناب الشیخ رحمۃ اللہ علیہ نے جناب عبدالرحیم سے نقل کیا ہے، وہ بیان کرتے ہیں کہ میں نے حضرت امام ابوالحسن علیہ السلام کی خدمت میں لکھا کہ وہ بندہ جو خصی ہے وہ پیشاب کرتا ہے۔ پھر وہ اس کو شدت سے باندھ لیتا ہے اور وہ تری کے بعد تری دیکھتا ہے تو وہ کیا کرے؟

آپؑ نے فرمایا: وہ وضو کرے اور دن میں ایک دفعہ اس کو پانی سے دھولے (یعنی جو پٹی اس پر باندھی ہے اس کو دن میں ایک دفعہ دھولیا کرے)۔

حدیث نمبر 15/1052

أحمد بن محمد عن البرقي عن ابن أبي عمير عن هشام ابن الحكم عن أبي عبد الله عليه السلام قال قال رسول الله صلى الله عليه وآله: يا معشر الانصار ان الله قد احسن عليكم الثناء فماذا تصنعون؛ قالوا نستنجي بالماء.

جناب الشیخ رحمۃ اللہ علیہ نے جناب ہشام بن الحکم سے نقل کیا ہے اور انھوں نے حضرت امام ابوعبداللہ علیہ السلام سے نقل کیا ہے کہ آپؑ نے فرمایا کہ رسول خدا صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا: اے گروہ انصار! تحقیق اللہ تعالیٰ تمھاری اچھی تعریف کر رہا ہے تو تم کیا کرتے ہو؟

انھوں نے جواب دیا کہ ہم پانی سے استنجاء کرتے ہیں۔

https://www.shiabookspdf.com

https://www.shiabookspdf.com

حدیث نمبر 16/1053

محمد بن علي بن محبوب عن علي بن خالد عن احمد بن عبدوس عن الحسن بن علي بن فضال عن المفضل بن صالح عن ليث المرادي عن أبي عبد الله عليه السلام قال: سألته عن استنجاء الرجل بالعظم أو البعر أو العود قال: اما العظم والروث فطعام الجن وذلك مما اشترطوا على رسول الله صلى الله عليه وآله فقال: لا يصلح بشيء من ذلك.

جناب الشیخ رحمۃ اللہ علیہ نے جناب لیث المرادی سے نقل کیا ہے وہ بیان کرتے ہیں کہ میں نے حضرت امام ابوعبداللہ علیہ السلام سے سوال کیا کہ کیا بندہ ہڈی اور گوبر اور لکڑی سے استنجاء کرسکتا ہے؟

آپؑ نے فرمایا: ہڈی اور گوبر جنات کی خوراک ہے اور یہ ان چیزوں میں سے ہیں جن کے بارے میں جنات نے رسولؐ خدا سے شرط رکھی تھی، ان کو نجس نہ کیا جائے، لہٰذا ان دونوں سے استنجاء کرنے میں کوئی اصلاح نہیں ہے۔

حدیث نمبر 17/1054

https://www.shiabookspdf.com

أحمد بن الحسين عن حماد بن عيسى عن حريز عن زرارة قال: كان يستنجي من البول ثلاث مرات ومن الغائط بالمدر والخرق.

جناب الشیخ رحمۃ اللہ علیہ نے جناب زرارہ رحمۃ اللہ علیہ سے نقل کیا ہے اور وہ بیان کرتے ہیں کہ پیشاب کے لیے پانی سے تین بار استنجاء کیا جائے اور پاخانہ کے لیے ڈھیلے کے ساتھ یا کپڑے سے۔

حدیث نمبر 18/1055

محمد بن علي بن محبوب عن يعقوب بن يزيد عن ابن أبي عمير عن عمر بن اذينة عن زرارة قال: سمعت أبا جعفر عليه السلام يقول: كان الحسين بن علي عليه السلام يتمسح من الغائط بالكرسف ولا يغسل.

جناب الشیخ رحمۃ اللہ علیہ نے جنابِ زرارہ رحمۃ اللہ علیہ سے نقل کیا ہے اور وہ بیان کرتے ہیں کہ میں نے حضرت امام ابوجعفر علیہ السلام سے سنا کہ آپؑ نے فرمایا: حضرت امام حسین علیہ السلام پاخانہ سے استنجاء کرنے کے لیے روئی سے مسح کرتے تھے، دھوتے نہیں تھے۔

https://www.shiabookspdf.com

https://www.shiabookspdf.com

حدیث نمبر 19/1056

أحمد بن أبي عبد الله عن القاسم بن يحيى عن جده الحسن بن راشد عن أبي بصير عن أبي عبد الله عليه السلام قال: الاستنجاء بالماء البارد يقطع البواسير.

جناب الشیخ رحمۃ اللہ علیہ نے جناب ابوبصیر رحمۃ اللہ علیہ سے نقل کیا ہے اور انھوں نے حضرت امام ابوعبداللہ علیہ السلام سے نقل کیا ہے کہ آپؑ نے فرمایا: ٹھنڈے پانی سے استنجاء کرنا بواسیر کو ختم کرتا ہے۔

حدیث نمبر 20/1057

ابراهيم بن هاشم عن عبد الرحمن بن حماد عن ابراهيم ابن عبد الحميد عن شهاب بن عبد ربه عن أبي عبد الله عليه السلام قال: كان أمير المؤمنين عليه السلام إذا توضأ لم يدع أحدا يصب عليه الماء فقيل يا أمير المؤمنين لم لا تدعهم يصبون عليك الماء؛ فقال لا احب ان اشرك في صلاتي احدا.

https://www.shiabookspdf.com

جناب الشیخ رحمۃ اللہ علیہ نے جناب شہاب ابن عبد ربہ سے نقل کیا ہے اور انھوں نے حضرت امام ابوعبداللہ علیہ السلام سے نقل کیا ہے کہ آپؑ نے فرمایا: امیرالمؤمنین حضرت علی علیہ السلام جب وضو کرتے تو کسی ایک کو نہیں بلاتے تھے کہ وہ آئے اور پانی ڈالے۔

آپؑ کی خدمت میں عرض کیا گیا: یا امیرالمؤمنینؑ! آپؑ کسی کو بھی نہیں بلاتے کہ وہ آپؑ کے لیے پانی ڈالے؟ آپؑ نے فرمایا: میں پسند نہیں کرتا کہ میں اپنی نماز میں کسی کو شریک کروں۔

حدیث نمبر 21/1058

محمد بن علي بن محبوب عن علي بن السندي عن حماد ابن عيسى عن حريز عن زرارة ومحمد بن مسلم عن أبي جعفر عليه السلام قال: سألته عن طهور المرأة في النفاس إذا طهرت وكانت لا تستطيع أن تستنجي بالماء انها ان استنجت اعتقرت هل لها رخصة ان تتوضأ من خارج وتنشفه بقطن أو بخرقة؛ قال: نعم لتنقي من داخل بقطن أو بخرقة.

https://www.shiabookspdf.com

https://www.shiabookspdf.com

جناب الشیخ رحمۃ اللہ علیہ نے جناب محمد بن مسلم سے نقل کیا ہے اور وہ بیان کرتے ہیں کہ میں نے امام ابوجعفر علیہ السلام سے نفاس والی عورت کے بارے میں سوال کیا: جب وہ طہارت کرنا چاہے تو اس کے لیے پانی سے استنجاء کرنا نہیں کیونکہ اگر وہ پانی سے استنجاء کرے گی تو اس کے اندر کی جانب زخم ہوجائیں گے (بانجھ ہوجائے گی) کیا اس کے لیے ممکن ہے کہ وہ باہر کی جانب سے دھوئے اور اندر کی جانب کو روئی یا کپڑے سے صاف کرلے؟

آپؑ نے فرمایا: ہاں، وہ اندرونی جانب کو روئی یا کپڑے سے صاف کرے۔

حدیث نمبر 22/1059

احمد بن محمد بن عيسى عن علي بن الحسين بن عبد ربه قال قلت له: ما تقول في الفص يتخذ من احجار زمزم قال: لا بأس به ولكن إذا أراد الاستنجاء نزعه.

جناب الشیخ رحمۃ اللہ علیہ نے جناب علی بن الحسین بن عبدربہ سے نقل کیا ہے، وہ بیان کرتے ہیں کہ میں نے امام علیہ السلام سے عرض کیا: کیا زمزم کے پتھر کو انگوٹھی میں بطورِ نگینہ لگانا جائز ہے؟

آپؑ نے فرمایا: کوئی حرج نہیں لیکن جب استنجاء کا ارادہ کرے تو اس کو اُتار لے۔

حدیث نمبر 23/1060

الحسين بن سعيد عن ابن أبي عمير عن بعض أصحابنا عن أبي عبد الله عليه السلام قال: إذا سميت في الوضوء طهر جسدك كله، وإذا لم تسم لم يطهر من جسدك إلا ما مر عليه الماء.

جناب الشیخ رحمۃ اللہ علیہ نے جناب ابن ابی عمیر سے نقل کیا ہے اور انھوں نے بعض اصحاب سے اور انھوں نے امام ابوعبداللہ علیہ السلام سے نقل کیا ہے کہ آپؑ نے فرمایا: اگر وضو کرتے وقت اللہ کا نام لیا جائے تو پھر اس کا پورا جسم پاک ہوجائے گا۔ اور اگر اللہ کا نام نہ لیا جائے تو پھر وہ حصّہ پاک ہوگا جس پر پانی جاری ہوگا۔

حدیث نمبر 24/1061

سهل بن زياد عن موسى بن القاسم عن عمرو بن سعيد عن مصدق بن صدقة عن عمار

https://www.shiabookspdf.com

https://www.shiabookspdf.com

عن عمار عن أبي عبد الله عليه السلام قال قلت له: الرجل يريد أن يستنجي كيف يقعد؟ قال: كما يقعد للغائط، وقال: إنما عليه أن يغسل ما ظهر منه وليس عليه أن يغسل باطنه.

جناب الشیخ رحمۃ اللہ علیہ نے جناب عمار سے نقل کیا، وہ بیان کرتے ہیں کہ میں نے حضرت امام ابوعبداللہ علیہ السلام کی خدمت میں عرض کیا: جب بندہ استنجاء کرنا چاہے تو وہ کس طرح بیٹھے گا؟

آپؑ نے فرمایا: جس طرح وہ پاخانہ کرتے وقت بیٹھتا ہے۔

آپؑ نے فرمایا: اس پر واجب ہے وہ ظاہر کو دھوئے باطن کو دھونا اس پر واجب نہیں ہے۔

حدیث نمبر 25/1062

محمد بن يحيى عن محمد بن الحسين عن ابن فضال عن غالب بن عثمان عن روح بن عبد الرحيم قال: بال أبو عبد الله عليه السلام وانا قائم على رأسه ومعي اداوة أو قال كوز فلما انقطع شخب البول قال: بيده هكذا الى فناولته الماء فتوضأ مكانه.

جناب الشیخ رحمۃ اللہ علیہ نے جناب روح بن عبدالرحیم سے نقل کیا ہے وہ بیان کرتے ہیں کہ حضرت امام ابوعبداللہ علیہ السلام پیشاب کر رہے تھے اور میں آپؑ کے پاس سر کے عقب میں کھڑا تھا اور میرے ہاتھ میں پانی کا چمڑے کا ظرف (لوٹا) تھا۔ جب پیشاب کی دھار ختم ہوئی تو آپؑ نے ہاتھ سے اشارہ کیا کہ مجھے پانی دو۔ میں نے آپؑ کو پانی دیا اور آپؑ نے استنجاء کیا۔[1]

حدیث نمبر 26/1063

علی بن ابراهيم عن أبيه عن حماد عن حريز عن ابن مسلم قال قلت: لابي جعفر عليه السلام رجل بال ولم يكن معه ماء قال: يعصر اصل ذكره إلى طرف ذكره ثلاث عصرات وينتر طرفه فان خرج بعد ذلك شئ فليس من البول ولكنه من الحبائل.

جناب الشیخ رحمۃ اللہ علیہ نے جناب محمد بن مسلم سے نقل کیا ہے، وہ بیان کرتے ہیں کہ میں نے حضرت امام ابوجعفر

[1] نوٹ: میں دیانت داری سے فقط ترجمہ کرنے کا ذمہ دار ہوں۔ کسی روایت کے صحیح وضعیف ہونے کا ذمہ دار نہیں ہوں، لہٰذا کسی روایت کو لے کر مترجم پر غصہ نہ کریں۔ (شکریہ، مترجم)

https://www.shiabookspdf.com

https://www.shiabookspdf.com

الباقر علیہ السلام کی خدمت میں عرض کیا کہ اگر بندہ پیشاب کرے اور اس کے پاس پانی نہ ہو تو وہ کیا کرے؟ آپؑ نے فرمایا: آلہ تناسل کی جڑ سے آلہ کی طرف نچوڑے تین دفعہ پھر آلہ تناسل کو تین دفعہ حشفہ تک پھر تین دفعہ حشفہ کو نچوڑے (پھر اس کو مٹی وغیرہ سے خشک کرے) پھر اگر کوئی قطرہ خارج ہوگا تو وہ پیشاب نہیں بلکہ حبائل ہوگا (یعنی وہ پانی جو خصیین سے رستا ہے)۔

حدیث نمبر 27/1064

محمد بن أحمد بن يحيى عن يعقوب بن يزيد عن ابن أبي عمير عن داود بن فرقد عن أبي عبد الله عليه السلام قال: كانوا بنو اسرائيل إذا أصاب أحدهم قطرة بول قرضوا لحومهم بالمقاريض وقد وسع الله عليكم بأوسع ما بين السماء والارض وجعل لكم الماء طهورا فانظروا كيف تكونون.

جناب الشیخ رحمہ اللہ نے جناب داؤد بن فرقد سے نقل کیا ہے اور انھوں نے حضرت امام ابوعبداللہ علیہ السلام سے نقل کیا ہے کہ آپؑ نے فرمایا: بنی اسرائیل میں تھا کہ اگر کسی کو پیشاب کا ایک قطرہ جسم پر لگ جاتا تو وہ قینچی سے گوشت کا ٹکڑا کاٹتے تھے اور اللہ تعالیٰ نے تمھیں زمین و آسمان کے درمیان وسعت جیسی وسعت عطا فرمائی ہے کہ تمھارے لیے پانی کو پاک کرنے والا قرار دیا ہے۔ پس تم دیکھو کہ تم کیا کرتے ہو۔

حدیث نمبر 28/1065

الحسن بن سعيد عن ابن أبي عمير عن جميل بن دراج عن أبي عبد الله عليه السلام قال: إذا انقطعت درة البول فصب الماء.

جناب الشیخ رحمہ اللہ نے جناب جمیل بن دراج سے نقل کیا ہے اور انھوں نے حضرت امام ابوعبداللہ علیہ السلام سے نقل کیا ہے کہ آپؑ نے فرمایا: جب پیشاب کے قطرے آنا بند ہو جائیں تو پھر پانی ڈالا جائے (دھویا جائے)۔

حدیث نمبر 29/1066

أحمد بن محمد عن البرقي عن بكير بن اعين عن احدهما عليهما السلام قال: إذا كان الحدث في المسجد فلا بأس بالوضوء في المسجد.

https://www.shiabookspdf.com

https://www.shiabookspdf.com

جناب الشیخ رحمۃ اللہ علیہ نے جناب بکیر بن اعین سے نقل کیا ہے اور وہ بیان کرتے ہیں کہ امام محمد باقر یا امام جعفر صادق علیہ السلام نے فرمایا: جب حدث مسجد میں صادر ہوا ہو تو وضو بھی مسجد میں کرنے میں کوئی حرج نہیں۔

حدیث نمبر 30/1067

عنه عن الحسن بن علی عن رفاعة قال: سألت أبا عبد الله علیه السلام عن الوضوء فی المسجد فكرهه من البول والغائط.

جناب الشیخ رحمۃ اللہ علیہ نے جناب رفاعہ سے نقل کیا ہے، وہ بیان کرتے ہیں کہ میں نے حضرت امام ابوعبداللہ علیہ السلام سے مسجد میں وضو کرنے کے بارے میں سوال کیا۔

آپؑ نے فرمایا: بول و براز کے بعد وضو مسجد میں کرنا مکروہ ہے۔

حدیث نمبر 31/1068

https://www.shiabookspdf.com

سعد عن أحمد عن الحسن بن علی بن فضال عن یونس بن یعقوب قال قلت: لأبی عبد الله علیه السلام المرأة تغسل فرج زوجها فقال ولم من سقم؛ قلت: لا قال: ما أحب للحرة أن تفعل فأما الامة فلا نضره، قال قلت له: أیغتسل الرجل بین یدی أهله؛ فقال: نعم ما یفضی به اعظم.

جناب الشیخ رحمۃ اللہ علیہ نے جناب یونس بن یعقوب سے نقل کیا ہے، وہ بیان کرتے ہیں کہ میں نے حضرت امام ابوعبداللہ علیہ السلام سے سوال کیا: کیا زوجہ اپنے شوہر کی شرمگاہ کو دھو سکتی ہے؟

آپؑ نے فرمایا: کیا اُس کا شوہر بیمار ہے؟

میں نے عرض کیا: نہیں۔

آپؑ نے فرمایا: میں پسند نہیں کرتا کہ آزاد عورت یہ کام کرے لیکن کنیز وہ اپنے مالک کی شرمگاہ کو دھو سکتی ہے۔

پھر میں سوال کیا: کیا بندہ اپنی زوجہ کے سامنے نہا سکتا ہے؟

آپؑ نے فرمایا: وہ جو کام زوجہ سے کرتا ہے (مقاربت) وہ اس سے بڑا ہے۔[1]

[1] اگر مقاربت کر سکتا ہے تو اس کے سامنے غسل کرنے میں کیا حرج ہے۔ (مترجم)

https://www.shiabookspdf.com

https://www.shiabookspdf.com

حدیث نمبر 32/1069

عنه عن موسٰی بن الحسن عن أیوب بن نوح عن الحسن بن علی بن فضال عن مروان بن مسلم عن اسماعیل بن الفضل قال: رأیت أبا عبد الله علیه السلام توضأ للصلاة ثم مسح وجهه بأسفل قمیصه ثم قال یا اسماعیل افعل هکذا فانی هکذا أفعل.

جناب الشیخ رحمۃ اللہ علیہ نے جناب اسماعیل بن الفضل سے نقل کیا ہے، وہ بیان کرتے ہیں کہ میں نے حضرت امام ابوعبداللہ علیہ السلام کو دیکھا کہ آپؑ نے وضو کیا اور پھر اپنی قمیص کے دامن سے چہرے کو صاف کیا اور مجھے فرمایا: اے اسماعیل! ایسے کرو کیونکہ میں ایسا ہی کرتا ہوں۔

حدیث نمبر 33/1070

محمد بن الحسن الصفار عن ابراهیم بن هاشم عن النوفلی عن السکونی عن جعفر علیه السلام عن آبائه علیهم السلام ان رسول الله صلی الله علیه وآله قال: التسویك بالابهام والمسبحة عند الوضوء سواك.

https://www.shiabookspdf.com

جناب الشیخ رحمۃ اللہ علیہ نے جناب السکونی سے اور انھوں نے امام جعفر صادق علیہ السلام سے اور آپؑ نے اپنے آبائے کرامؑ سے نقل کیا ہے کہ وضو میں انگوٹھے اور شہادت کی انگلی سے مسواک کرنا برابر ہے (یعنی کلی کرتے وقت منہ میں انگوٹھا مارا جائے یا انگلی برابر ہیں)۔

https://www.shiabookspdf.com

https://www.shiabookspdf.com

باب 16

وضو کے اوصاف اور اس کے فرائض کے بارے میں

حدیث نمبر 1/1071

محمد بن أحمد بن يحيى عن معاوية بن حكيم عن ابن المغيرة عن رجل عن أبي عبد الله عليه السلام قال: إذا توضأ الرجل فليصفق وجهه بالماء فانه ان كان ناعسا فزع واستيقظ، وان كان البرد فزع ولم يجد البرد. ولا ينافي هذا الخبر

جناب الشیخ رحمۃ اللہ علیہ نے جناب ابن المغیرہ سے اور اس نے ایک بندے سے اور اس نے حضرت امام ابوعبداللہ علیہ السلام سے نقل کیا ہے کہ آپؑ نے فرمایا: بندہ جب وضو کرے تو اپنے منہ پر پانی مارے۔ اگر وہ نیند میں ہوگا تو چونک جائے اور بیدار ہو جائے گا۔ اگر پانی ٹھنڈا ہوا اور اگر پانی ٹھنڈا نہ ہو تو پھر فقط چونک جائے گا۔

https://www.shiabookspdf.com

حدیث نمبر 2/1072

ما رواه محمد بن أحمد بن يحيى عن أبيه عن ابن المغيرة عن السكوني عن جعفر عليه السلام قال قال رسول الله صلى الله عليه وآله: لا تضربوا وجوهكم بالماء إذا توضأتم ولكن شنوا الماء شنا. لان الوجه في الجمع بينهما ان الخبر الاول محمول على اباحة ذلك وانه ليس بواجب خلافه، والثاني محمول على ان الاولى غيره فلا تنافي بينهما على هذا الوجه.

جناب الشیخ رحمۃ اللہ علیہ نے جناب السکونی سے نقل کیا ہے اور انھوں نے حضرت امام ابوعبداللہ الصادق علیہ السلام سے نقل کیا ہے اور وہ فرماتے ہیں کہ رسولِ خدا صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا: جب وضو کرو تو پانی منہ پر مت مارو بلکہ پانی منہ پر چھڑکو۔

جناب الشیخ الطوسی رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں: ظاہراً ان دونوں روایات میں اختلاف ہے۔ ان دونوں کو جمع کیا جاسکتا ہے کہ پہلی روایت کو اباحت پر حمل کیا جائے کہ ایسا کرنا واجب نہیں ہے۔

دوسری روایت کو اوّل کے غیر پر حمل کیا جائے تو یوں ان کے درمیان منافات ختم ہو جائے گی۔

https://www.shiabookspdf.com

https://www.shiabookspdf.com

حدیث نمبر 3/1073

أحمد بن محمد بن عيسى عن الحسن بن علي عن عبد الله بن المغيرة عن عيص بن القاسم عن أبي عبد الله عليه السلام قال: من ذكر اسم الله تعالى على وضوئه فكأنما اغتسل.

جناب الشیخ علیہ الرحمہ نے جناب عیص بن القاسم سے نقل کیا ہے اور انھوں نے حضرت امام ابوعبداللہ علیہ السلام سے نقل کیا ہے کہ آپؑ نے فرمایا: جو بندہ وضو کرتے وقت اللہ کا نام ذکر کرے گا گویا اس نے غسل کیا ہے۔

حدیث نمبر 4/1074

الحسين بن سعيد عن ابن أبي عمير عن بعض أصحابنا عن أبي عبد الله عليه السلام قال: إذا سميت في الوضوء طهر جسدك كله وإذا لم تسم لم يطهر من جسدك إلا ما مر عليه الماء.

جناب الشیخ علیہ الرحمہ نے جناب ابن ابی عمیر سے نقل کیا ہے اور اس نے بعض اصحاب سے اور انھوں نے حضرت امام ابوعبداللہ علیہ السلام سے نقل کیا ہے کہ آپؑ نے فرمایا: وضو کرتے وقت اگر تو اللہ تعالیٰ کا نام لے گا تو تیرا سارا جسد پاک ہو جائے گا اور اگر تو اللہ کا نام ذکر نہیں کرے گا تو تیرا جسد پاک نہیں ہوگا سوائے ان اعضاء کے کہ جن پر پانی جاری ہوا ہے۔

https://www.shiabookspdf.com

حدیث نمبر 5/1075

فاما ما رواه الحسين بن سعيد عن ابن أبي عمير عن بعض أصحابنا عن أبي عبد الله عليه السلام قال ان رجلا توضأ وصلى فقال له رسول الله صلى الله عليه وآله اعد صلاتك ووضوءك ففعل فتوضأ وصلى فقال النبي صلى الله عليه وآله: اعد وضوءك وصلاتك، ففعل وتوضأ وصلى فقال: اعد وضوءك وصلاتك، فأتى أمير المؤمنين عليه السلام فشكا ذلك إليه فقال: هل سميت حيث توضأت؟ قال لا قال: فسم على وضوئك فسمى وتوضأ وصلى وأتى النبي صلى الله عليه وآله فلم يأمره أن يعيد. فالوجه في هذا الخبر أن نحمل التسمية فيه على النية التي قدمنا وجوبها، فاما ما عداها من الالفاظ فانما هي مستحبة دون أن تكون واجبة فرضا، والذي يدل على ذلك قوله عليه السلام في الخبر

https://www.shiabookspdf.com

https://www.shiabookspdf.com

الاول (ان من لم یسم طهر من جسده ما مر علیه الماء) فلو کانت فرضا لکان من ترکها لم یطهر شیئ من جسده علی حال لانه لا یکون قد تطهر.

جناب الشیخ رحمہ اللہ نے جناب ابن ابی عمیر سے نقل کیا ہے اور انھوں نے اپنے بعض اصحاب سے نقل کیا ہے اور انھوں نے حضرت امام ابوعبداللہ علیہ السلام سے نقل کیا ہے کہ آپؑ نے فرمایا: زمانہ رسولؐ خدا میں ایک بندے نے وضو کیا اور نماز پڑھی تو رسولؐ خدا نے اس سے فرمایا: تم دوبارہ وضو کرو اور دوبارہ نماز پڑھو۔ اس نے ایسا ہی کیا۔ وضو کیا اور دوبارہ نماز پڑھی۔ پھر آپؐ نے فرمایا: دوبارہ وضو کرو اور نماز پڑھو۔ اس نے پھر ایسے ہی کیا وضو کیا اور نماز پڑھی تو رسولؐ خدا نے پھر اس سے فرمایا: دوبارہ وضو کرو اور نماز پڑھو۔

وہ بندہ امیر المومنین علی علیہ السلام کی خدمت میں حاضر ہوا اور اس کے بارے میں آپؑ سے شکایت کی۔

آپؑ نے فرمایا: جب تُو نے وضو کیا تھا تو کیا اللہ کا نام لیا تھا؟

اس نے کہا: نہیں۔

آپؑ نے فرمایا: وضو کرتے وقت اللہ تعالیٰ کا نام لو اور پھر وضو کرو اور نماز پڑھو۔ اس نے وضو کرتے وقت اللہ کا نام ذکر کیا اور نماز پڑھی اور پھر رسولؐ خدا کے پاس آیا تو اب آپؐ نے اس کو دوبارہ وضو کرنے اور نماز دوبارہ پڑھنے کا حکم نہ فرمایا۔

جناب الشیخ الطوسی رحمہ اللہ فرماتے ہیں: اس روایت اس پر حمل کیا جائے گا کہ اللہ کا نام ذکر کرنے سے مراد نیت کرنا ہے کہ جس کے وجوب کے بارے میں ہم پہلے ذکر کر چکے ہیں۔ نیت کے علاوہ باقی جو کلمات ہیں ان کا ذکر کرنا مستحب ہے۔ وہ واجب اور فرض نہیں ہیں اور اس پر وہ پہلی روایت دلالت کرتی ہے جس میں ذکر ہوا ہے: اگر تم نے اللہ کا نام ذکر کیا تو تیرے جسم کا وہ حصّہ پاک ہوگا جس پر پانی جاری ہوا ہے۔

اگر اللہ کا نام ذکر کرنا واجب ہوتا تو پھر فرض یہ ہے کہ جو بندہ اس فرض کو ترک کرے گا اس کا تو سارا بدن ہی پاک نہیں ہوگا نا کہ وہ بعض پاک ہوگا۔ اس پر دلیل ذیل والی روایت بھی ہے۔

حدیث نمبر 6/1076

أحمد بن محمد عن علي بن الحكم عن داود العجلي مولى أبي المعزا عن أبي بصير قال قال أبو عبد الله عليه السلام: يا أبا محمد من توضأ فذكر اسم الله تعالى طهر جميع جسده

https://www.shiabookspdf.com

https://www.shiabookspdf.com

ومن لم یسم لم یطهر من جسده الا ما أصابه الماء.

جناب الشیخ رحمۃ اللہ علیہ نے جناب ابوبصیر رحمۃ اللہ علیہ سے نقل کیا ہے اور انھوں نے بیان کیا ہے کہ حضرت امام ابوعبداللہ علیہ السلام نے فرمایا: اے ابومحمدؒ! جو بندہ وضو کرے اور اللہ تعالیٰ کا اسم مبارک ذکر کرے تو اس کا سارا بدن پاک ہوجائے گا اور جو بندہ اللہ کا نام وضو کرتے وقت ذکر نہ کرے تو اس کا جسم پاک نہیں ہوگا سوائے اس کے جس پر پانی جاری ہوگا۔

حدیث نمبر 7/1077

محمد بن علی بن محبوب عن العباس عن سعدان عن عبد الله ابن سنان عن أبي عبد الله علیه السلام قال سمعته یقول: من طلب حاجة وهو علی غیر وضوء فلم تقض فلا یلومن إلا نفسه.

جناب الشیخ رحمۃ اللہ علیہ نے جناب عبداللہ بن سنان سے نقل کیا ہے اور وہ بیان کرتے ہیں کہ میں نے حضرت امام ابوعبداللہ علیہ السلام سے سنا ہے کہ آپؑ نے فرمایا: اگر کوئی بندہ بغیر وضو کیے ہوئے اللہ کی بارگاہ سے کوئی حاجت طلب کرے اور وہ پوری نہ ہو تو وہ اپنے نفس کے سوا کسی اور کی ملامت نہ کرے۔

https://www.shiabookspdf.com

حدیث نمبر 8/1078

عنه عن العباس عن عبد الله بن رفاعة عن أبي عبد الله علیه السلام قال: سألته عن الاقطع الید والرجل کیف یتوضأ، قال: یغسل ذلك المکان الذی قطع منه.

جناب الشیخ رحمۃ اللہ علیہ نے جناب رفاعہ سے نقل کیا ہے، وہ بیان کرتے ہیں کہ میں نے حضرت امام ابوعبداللہ علیہ السلام سے سوال کیا کہ جس بندے کا ہاتھ اور پاؤں کٹا ہوا ہو وہ کیسے وضو کرے گا؟

آپؑ نے فرمایا: وہ بندہ اس مقام کو دھوئے گا جہاں سے اس کا ہاتھ یا پاؤں کٹا ہے۔

حدیث نمبر 9/1079

عنه عن محمد بن الحسین عن جعفر بن بشیر عن حماد بن عثمان عن عمر بن یزید قال: سألت أبا عبد الله علیه السلام عن الرجل یخضب رأسه بالحناء ثم یبدو له فی الوضوء قال: یمسح فوق الحناء.

https://www.shiabookspdf.com

https://www.shiabookspdf.com

جناب الشیخ رحمۃ اللہ علیہ نے جناب عمر بن یزید سے نقل کیا ہے اور وہ بیان کرتے ہیں کہ میں نے حضرت امام ابوعبداللہ علیہ السلام سے سوال کیا کہ ایک بندے نے سر پر مہندی کے ساتھ خضاب کیا ہوا ہے پھر اس وضو میں بداء لاحق ہوئی ہے تو وہ کیا کرے؟

آپؑ نے فرمایا: وہ مہندی کے اُوپر ہی مسح کرلے۔

﴿حدیث نمبر 10/1080﴾

فاما ما رواه محمد بن يحيى رفعه عن أبي عبد الله عليه السلام في الذي يخضب رأسه بالحناء ثم يبدو له في الوضوء قال: لا يجوز حتى يصيب بشرة رأسه الماء. فالوجه في الجمع بين الخبرين انه إذا أمكن ايصال الماء إلى البشرة من غير مشقة فلا يجوز غيره فإذا تعذر ذلك جاز أن يمسح فوق الحناء، والذي يكشف عما قلناه.

جناب الشیخ رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں: بہرحال وہ روایت جس میں محمد بن یحییٰ نے سند مرفوعہ کے ساتھ امام ابوعبداللہ علیہ السلام سے عرض کیا گیا: ایک بندہ جس نے سر پر مہندی کا خضاب کیا ہوا ہے اور اس کو وضو میں بداء لاحق ہوجائے تو وہ کیا کرے؟

آپؑ نے فرمایا: وضو جائز نہیں مگر یہ کہ پانی سر کی جلد تک پہنچے۔

جناب الشیخ الطوسی رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں: ان دونوں روایات کو یوں جمع کیا جائے گا کہ اگر پانی کا سر کی جلد تک پہنچانا بغیر کسی مشقت اور زحمت کے ممکن ہے تو پھر پہنچانا واجب ہے اور اگر کوئی عذر ہو تو پھر مہندی کے اُوپر بھی مسح کرنا جائز ہے اور جو ہم نے بیان کیا ہے اس کو ذیل والی روایت بیان کرتی ہے۔

﴿حدیث نمبر 11/1081﴾

ما رواه محمد بن علي بن محبوب عن أحمد عن الحسين عن ابن أبي عمير عن حماد بن عثمان عن محمد بن مسلم عن أبي عبد الله عليه السلام في الرجل يحلق رأسه ثم يطليه بالحناء ويتوضأ للصلاة فقال: لا بأس بأن يمسح رأسه والحناء عليه.

جناب الشیخ رحمۃ اللہ علیہ نے جناب محمد بن مسلم سے نقل کیا ہے اور انھوں نے حضرت امام ابوعبداللہ علیہ السلام سے نقل کیا

https://www.shiabookspdf.com

https://www.shiabookspdf.com

ہے کہ آپؑ سے ایک بندے کے بارے میں عرض کیا گیا کہ جس نے سر منڈوایا ہے اور جس کے لیے اس پر مہندی لگائی ہے اور وہ نماز کے لیے وضو کیسے کرے؟

آپؑ نے فرمایا: اس کے لیے کوئی حرج نہیں ہے کہ وہ مہندی والے سر پر ہی مسح کرلے۔

حدیث نمبر 12/1082

عنه عن أحمد بن محمد عن موسى بن القاسم عن علی ابن جعفر عن أخيه موسى عليه السلام قال: سألته عن الرجل لا يكون على وضوء فيصيبه المطر حتى يبتل رأسه ولحيته وجسده ويداه ورجلاه هل يجزيه ذلك من الوضوء؛ قال: ان غسله فان ذلك يجزيه. قال محمد بن الحسن: ولا ينافي هذا الخبر ما قد ذكرناه في وجوب الترتيب لان الوجه في هذا الخبران من يصيبه المطر فغسل اعضاءه على ما يقتضيه ترتيب الوضوء فحينئذ يجزيه، فاما لو اقتصر على نزول المطر عليه من غير أن يغسل هو أعضاءه لما كان ذلك جائزا.

https://www.shiabookspdf.com

جناب الشیخ علیہ الرحمہ نے جناب علی بن جعفر سے نقل کیا ہے اور انھوں نے اپنے بھائی امام موسیٰ بن جعفر علیہ السلام سے نقل کیا ہے کہ میں نے آپؑ سے ایک بندے کے بارے میں سوال کیا: وہ بندہ باوضو نہیں اور اس پر بارش برستی ہے یہاں تک کہ اس کا سر، چہرہ، داڑھی، ہاتھ پاؤں، جسم تر ہوجاتے ہیں۔ کیا اس کے وضو کے لیے یہ مجزی و کافی رہے گا؟

آپؑ نے فرمایا: اگر وہ ان اعضاء کو دھولے تو کافی ہے (یعنی نیت کرکے ہاتھ پھیرے تو کافی ہے)۔

جناب الشیخ الطوسی علیہ الرحمہ فرماتے ہیں: یہ روایت ہمارے اس بیان کے منافات نہیں رکھتی جو ہم نے بیان کیا کہ وضو میں ترتیب لازم ہے کیونکہ اس روایت میں ذکر ہوا ہے کہ جس بندے پر بارش برسے اور پھر وہ اعضائے وضو کو دھوئے اس طریقہ پر کہ ترتیب جس کا اقتضاء کرتی ہے تو کافی و مجزی ہے۔ پس اگر وہ بندہ فقط بارش کے ہونے پر ہی اقتصار کرے اور اعضاء کو نہ دھوئے تو یہ مجزی نہیں ہوگا۔

حدیث نمبر 13/1083

علی بن ابراهيم عن أبيه عن حماد بن عيسى عن حريز عن زرارة قال قال أبو جعفر

https://www.shiabookspdf.com

https://www.shiabookspdf.com

عليه السلام: ان الله وتر يحب الوتر فقد يجزيك من الوضوء ثلاث غرفات واحدة للوجه واثنتان للذراعين وتمسح ببلة يمناك ناصيتك وما بقي من بلة يمناك ظهر قدمك اليمنى وتمسح ببلة يسراك ظهر قدمك اليسرى.

جناب الشیخ رحمۃ اللہ علیہ نے جناب زرارہ سے نقل کیا ہے، وہ بیان کرتے ہیں کہ حضرت امام ابوجعفر علیہ السلام نے فرمایا: بے شک اللہ ایک ہے، ایک کو پسند کرتا ہے۔ پس تیرے وضو کے لیے تین چلّو پانی تیرے لیے کافی ہے: ایک چہرے کے لیے اور دو دونوں بازوؤں کے لیے۔ پھر دائیں ہاتھ کی تری سے سر کے سامنے حصے کا مسح کرو اور پھر دائیں ہاتھ کی تری سے دائیں پاؤں کی پشت پر مسح کرو اور بائیں ہاتھ کی تری سے بائیں ہاتھ کی پشت پر مسح کرو۔

حدیث نمبر 14/1084

أحمد بن محمد عن صفوان عن العلا عن محمد بن مسلم عن أحدهما عليهما السلام قال: سألته عن الرجل يتوضأ أيبطن لحيته؟ قال: لا.

جناب الشیخ رحمۃ اللہ علیہ نے جناب محمد بن مسلم سے نقل کیا ہے، وہ بیان کرتے ہیں کہ میں نے حضرت امام محمد باقر علیہ السلام یا امام جعفر صادق علیہ السلام سے سوال کیا: جو بندہ وضو کر رہا ہے تو اس کے لیے داڑھی کے اندر تک دھونا واجب ہے؟

آپؑ نے فرمایا: نہیں۔

حدیث نمبر 15/1085

علی بن ابراهيم عن أبيه عن ابن أبي نجران عن عاصم ابن حميد عن محمد بن مسلم عن أبي جعفر عليه السلام قال: سألته عن الاقطع اليد والرجل قال: يغسلهما.

جناب الشیخ رحمۃ اللہ علیہ نے جناب محمد بن مسلم سے نقل کیا ہے، وہ بیان کرتے ہیں کہ میں نے حضرت امام ابوجعفر علیہ السلام سے سوال کیا: جس بندے کے ہاتھ اور پاؤں کٹے ہوئے ہیں تو وہ کیا کرے؟

آپؑ نے فرمایا: وہ دونوں کو دھوئے، جس جگہ سے کٹے ہوئے ہیں اس کو دھوئے۔

حدیث نمبر 16/1086

محمد بن يحيى عن العمركي عن علي بن جعفر عن أخيه موسى بن جعفر عليه السلام قال

https://www.shiabookspdf.com

https://www.shiabookspdf.com

سألته عن رجل قطعت يده من المرفق كيف يتوضأ؟ قال: يغسل ما بقي من عضده.

جناب الشیخ رحمہ اللہ نے جناب علی بن جعفر سے نقل کیا ہے اور انھوں نے اپنے بھائی امام موسیٰ بن جعفر علیہ السلام سے نقل کیا ہے کہ میں نے آپؑ سے سوال کیا: جس بندے کا ہاتھ کہنی سے کٹا ہوا ہے وہ وضو کیسے کرے؟

آپؑ نے فرمایا: اس کے بازو کا جو حصہ بچ گیا ہے اس کو دھوئے۔

حدیث نمبر 17/1087

الحسين بن سعيد عن عثمان بن عيسى عن ابن مسكان عن أبي بكر الحضرمي قال: سألته عن المسح عَلَى الخفين والعمامة فقال: سبق الكتاب الخفين، وقال لا تمسح على خف.

جناب الشیخ رحمہ اللہ نے جناب ابوبکر حضرمی سے نقل کیا ہے، وہ بیان کرتے ہیں کہ میں نے آپؑ سے موزے اور عمامے پر مسح کے بارے میں سوال کیا۔

آپؑ نے فرمایا: موزوں سے قبل کتاب نازل ہو چکی تھی اور فرمایا: موزوں پر مسح نہ کرو۔

حدیث نمبر 18/1088

عنه عن صفوان عن ابن مسكان عن الحلبي قال: سألت أبا عبد الله عليه السلام عن المسح عَلَى الخفين فقال: لا تمسح، وقال: ان جدي قال: سبق الكتاب الخفين.

جناب الشیخ رحمہ اللہ نے جناب الحلبی سے نقل کیا ہے، وہ بیان کرتے ہیں کہ میں نے حضرت امام ابوعبداللہ علیہ السلام سے موزوں پر مسح کرنے کے بارے میں سوال کیا۔

آپؑ نے فرمایا: مسح نہ کرو اور فرمایا: میرے داداؑ فرماتے تھے: کتاب خدا اس سے قبل نازل ہو چکی ہے، یعنی وہ سبقت رکھتی ہے۔

حدیث نمبر 19/1089

عنه عن علي بن اسماعيل الميثمي عن فضيل الرسان عن رقبة بن مصقلة قال: دخلت على أبي جعفر عليه السلام فسألته عن اشياء فقال إني اراك ممن يفتي في مسجد

https://www.shiabookspdf.com

https://www.shiabookspdf.com

العراق؟ فقلت نعم فقال: لی ممن انت؟ فقلت ابن عم لصعصعة فقال مرحبا بك یابن عم صعصعة فقلت له: ما تقول فی المسح عَلَی الخفین؟ فقال کان عمر یراه ثلاثاً للمسافر ویوما ولیلة للمقیم، وکان أبی لا یراه فی سفر ولا حضر، فلما خرجت من عنده فقمت علی عتبة الباب فقال لی: اقبل یابن عم صعصعة فاقبلت علیه فقال: ان القوم کانوا یقولون برأیهم فیخطئون ویصیبون وکان أبی لا یقول برأیه.

جناب الشیخ رحمہ اللہ نے جناب رقبہ بن مصقلہ سے نقل کیا ہے، وہ بیان کرتے ہیں کہ میں حضرت امام ابوجعفر علیہ السلام کی خدمت میں حاضر ہوا اور آپؑ سے میں نے چند چیزوں کے بارے میں سوال کیے۔

آپؑ نے فرمایا: میں تجھے دیکھتا ہوں کہ تو ان افراد میں ہے جو عراق کی مسجد میں لوگوں کو فتویٰ دیتے ہیں؟

میں نے عرض کیا: ہاں۔

پھر آپؑ نے مجھے فرمایا: تو کون ہے؟

میں نے عرض کیا: میں صعصعہ کا چچازاد ہوں۔

آپؑ نے فرمایا: اے صعصعہ کے چچازاد! خوش آمدید، مرحبا!

میں نے آپؑ سے عرض کیا: آپؑ موزوں پر مسح کرنے کے بارے میں کیا فرماتے ہیں؟

آپؑ نے فرمایا: عمر مسافر کے لیے تین دن اور حاضر کے لیے ایک دن و رات تک اجازت دیتا ہے لیکن میرے والد (علی بن حسین علیہما السلام) سفر و حضر دونوں میں جائز نہیں قرار دیتے تھے۔

جب میں آپؑ کے پاس سے اُٹھ کر جانے لگا، میں ابھی دروازے کی دہلیز پر تھا کہ آپؑ نے مجھے فرمایا: اے صعصعہ کے چچازاد! واپس آؤ۔ میں آپؑ کے پاس واپس گیا تو آپؑ نے فرمایا: لوگ اپنی رائے و قیاس کے تحت فتویٰ دیتے ہیں۔ اسی وجہ سے بعض اوقات درست اور بعض اوقات خطاء کرتے ہیں جب کہ میرے والد رائے اور قیاس سے فتویٰ نہیں دیتے تھے (بلکہ علمِ لدنی سے فتویٰ دیتے تھے)۔

حدیث نمبر 20/1090

عنه عن صفوان عن العلاء عن محمد بن مسلم عن احدهما علیهما السلام انه سئل عن المسح عَلَی الخفین وعَلَی العمامة فقال: لا تمسح علیهما.

https://www.shiabookspdf.com

https://www.shiabookspdf.com

جناب الشیخ رحمۃ اللہ علیہ نے جناب محمد بن مسلم سے نقل کیا ہے اور انھوں نے امام محمد باقر یا امام جعفر صادق علیہما السلام سے نقل کیا ہے کہ آپؑ سے موزے اور عمامے پر مسح کرنے کے بارے میں سوال کیا گیا؟

آپؑ نے فرمایا: دونوں پر مسح نہ کرو۔

حدیث نمبر 21/1091

عنه عن حماد عن حريز عن زرارة عن أبي جعفر عليه السلام قال سمعته يقول: جمع عمر بن الخطاب إصحاب النبي عليه السلام وفيهم علي عليه السلام وقال ما تقولون في المسح عَلَى الخفين؛ فقام المغيرة بن شعبة فقال رأيت يا رسول الله صلى الله عليه وآله يمسح عَلَى الخفين فقال علي عليه السلام قبل المائدة أو بعدها؛ فقال لا أدري فقال علي عليه السلام سبق الكتاب الخفين إنما أنزلت المائدة قبل ان يقبض بشهرين أو ثلاثة.

جناب الشیخ رحمۃ اللہ علیہ نے جناب زرارہ رحمۃ اللہ علیہ سے نقل کیا ہے اور وہ بیان کرتے ہیں کہ میں نے حضرت امام ابوجعفر علیہ السلام سے سنا ہے کہ آپؑ نے فرمایا: خلیفہ وقت عمر نے رسولؐ خدا کے اصحاب کو جمع کیا اور ان میں حضرت علیؑ بھی تھے تو اس نے سب سے سوال کیا: تم موزوں پر مسح کرنے کے بارے میں کیا کہتے ہو؟

تو جنابِ مغیرہ بن شعبہؓ کھڑے ہوئے اور عرض کیا: میں نے رسولِ خدا صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کو دیکھا ہے کہ آپؐ نے موزوں پر مسح کیا تھا۔

جناب امیر المومنین علی علیہ السلام نے فرمایا: یہ بتاؤ سورۂ مائدہ کے نازل سے قبل دیکھا تھا یا بعد میں؟

اس نے عرض کیا: یہ میں نہیں جانتا۔

آپؑ نے فرمایا: کتابِ خدا موزوں پر سبقت رکھتی ہے۔ سورۂ مائدہ آپؐ کے انتقال سے دو ماہ یا تین ماہ قبل نازل ہوئی تھی (اس میں پاؤں کے مسح کا حکم ہے)۔

حدیث نمبر 22/1092

عنه عن فضالة عن حماد بن عثمان عن محمد بن النعمان عن أبي الورد قال قلت: لابي

https://www.shiabookspdf.com

https://www.shiabookspdf.com

جعفر علیه السلام ان أبا ظبیان حدثنی انه رأی علیاً علیه السلام أراق الماء ثم مسح عَلَى الخفين فقال كذب أو ظبيان اما بلغكم قول علی علیه السلام فیکم سبق الكتاب الخفين؛ فقلت هل فيها رخصة؛ فقال: لا إلا من عدو تتقيه أو ثلج تخاف على رجليك.

جناب الشیخ رحمۃ اللہ علیہ نے جناب ابوالورد سے نقل کیا ہے اور وہ بیان کرتے ہیں کہ میں نے حضرت امام ابوجعفر علیہ السلام کی خدمت میں عرض کیا کہ ابوظبیان نے مجھے بیان کیا کہ حضرت علی علیہ السلام نے پانی کا چھڑکاؤ کیا اور موزوں پر مسح کیا تھا۔

آپؑ نے فرمایا: ابوظبیان نے جھوٹ بولا ہے۔ کیا تمھارے پاس حضرت علی علیہ السلام قول نہیں پہنچا ہے کہ آپؑ نے فرمایا: موزوں سے پہلے کتابِ خدا سبقت حاصل کر چکی تھی۔

پھر میں نے عرض کیا: اس میں کوئی رخصت و اجازت ہے؟

آپؑ نے فرمایا: نہیں، سوائے اس صورت کے کہ دشمن سے تقیہ یا برف کی وجہ سے پاؤں کے بارے میں تجھے خوف ہو۔

https://www.shiabookspdf.com

{حدیث نمبر 23/1093}

فأما ما رواه الحسين بن سعيد عن حماد عن حريز عن زرارة قال قلت له: هل فی مسح الخفين تقية؛ فقال: ثلاثة لا اتقی فيهن أحداً شرب المسكر ومسح الخفين ومتعة الحج. فلا ينافی الخبر الاول فی جواز التقية فيه لانه يمكن أن يكون الوجه فی هذا الخبر ما قاله زرارة فانه قال ولم يقل الواجب عليكم ان لا تتقوا فيهن أحداً، ويجوز ان يكون المراد به لا تقية فيه إذا كان الخوف لا يبلغ الفزع عَلَى النفس أو المال فانه ينبغی أن يتحمل حينئذ المشقة اليسيرة وينزع الخف.

جناب الشیخ رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں اور وہ روایت جس کو جنابِ زرارہ رحمۃ اللہ علیہ نے نقل کیا ہے، وہ بیان کرتے ہیں کہ میں نے آپؑ سے موزوں پر مسح کرنے کے بارے میں سوال کیا کہ یہ جائز ہے؟

آپؑ نے فرمایا: تین چیزوں میں سے کسی ایک میں بھی تقیہ نہیں کروں گا: شراب نوشی، موزوں پر مسح کرنا اور حجِ تمتع۔

https://www.shiabookspdf.com

https://www.shiabookspdf.com

جناب الشیخ الطوسی علیہ الرحمہ فرماتے ہیں: یہ روایت پہلی والی روایت کہ جس میں تقیہ کو جائز قرار دیا گیا ہے، سے منافی نہیں۔ کیونکہ اس روایت کہ جس کو جناب زرارہ علیہ الرحمہ نے بیان کیا کہ تین چیزوں میں تقیہ نہیں۔ اس سے مراد ہے کہ میں ان میں سے کسی ایک میں بھی تقیہ نہیں کروں گا۔

آپؑ نے یہ نہیں فرمایا کہ تم پر واجب ہے کہ ان میں سے کسی میں تقیہ نہ کرو۔ ممکن ہے کہ مراد یہ ہے کہ اگر خوف جان کے ضائع ہونے کی حد تک نہ ہو تو پھر ان میں تقیہ جائز نہیں، یا مال کے بارے میں خوف نہ ہو۔ تو اس صورت میں بندے کو چاہیے کہ کچھ مشقت و زحمت برداشت کرے اور موزے اُتارے۔

حدیث نمبر 24/1094

محمد بن يعقوب عن محمد بن يحيى عن محمد بن الحسين عن صفوان بن يحيى عن عبد الرحمٰن بن الحجاج قال: سألت أبا الحسن عليه السلام عن الكسير يكون عليه الجبائر أو تكون به الجراحة كيف يصنع بالوضوء وعند غسل الجنابة وعند غسل الجمعة؛ قال: يغسل ما وصل إليه الغسل مما ظهر مما ليس عليه الجبائر ويدع ما سوى ذلك مما لا يستطيع غسله ولا ينزع الجبائر ولا يعبث بجراحته.

جناب الشیخ علیہ الرحمہ نے جناب عبدالرحمٰن بن الحجاج سے نقل کیا ہے، وہ بیان کرتے ہیں کہ میں نے حضرت امام ابوالحسن علیہ السلام سے سوال کیا جس کے وضو والے عضو کی ہڈی ٹوٹی ہو اور اس پر پٹی ہو یا اس کو کوئی زخم ہے تو وہ وضو کیسے کرے اور غسل جنابت اور غسل جمعہ کیسے کرے گا؟

آپؑ نے فرمایا: جس حصے پر پٹی نہیں اس کو دھوئے اور اس کے علاوہ دوسرے حصے کو چھوڑ دے۔ اگر اس کے لیے اس کو دھونا ممکن نہ ہو اور وہ پٹی نہ اُتارے اور زخم سے کھیل نہ کرے۔

حدیث نمبر 25/1095

علي بن ابراهيم عن أبيه عن ابن أبي عمير عن حماد عن الحلبي عن أبي عبد الله عليه السلام انه سئل عن الرجل تكون به القرحة في ذراعه أو نحو ذلك من موضع الوضوء فيعصبها بالخرقة ويتوضأ ويمسح عليها إذا توضأ فقال: ان كان يؤذيه الماء فليمسح

https://www.shiabookspdf.com

https://www.shiabookspdf.com

عَلَى الخرقة وإن كان لا يؤذيه الماء فلينزع الخرقة ثم ليغسلها قال وسألته عن الجرح كيف يصنع به في غسله؛ قال: اغسل ما حوله.

جناب الشیخ رحمۃ اللہ علیہ نے جناب الحلبی سے نقل کیا ہے اور وہ بیان کرتے ہیں کہ حضرت امام ابوعبداللہ علیہ السلام سے سوال کیا گیا کہ ایک بندہ ہے کہ اس کے بازو یا وضو کے دوسرے اعضاء پر زخم ہے اور اس پر پٹی بندھی ہوئی ہے تو وہ وضو کس طرح کرے؟ جب وہ وضو کرے تو کیا اس پٹی پر مسح کرے؟

آپؑ نے فرمایا: اگر اس پٹی کو اُتارنے میں اذیت ہے اور نقصان دہ ہے تو پھر اس پٹی پر مسح کرے اور اگر اس کو اُتارنا باعث اذیت و نقصان نہ ہو تو پھر اس پٹی کو اُتارے اور پھر اس کو دھوئے۔

پھر آپؑ سے سوال کیا گیا: اگر زخم ہو تو غسل کے وقت کیا کیا جائے؟

آپؑ نے فرمایا: اس زخم کے اطراف کو دھوؤ۔

https://www.shiabookspdf.com

حدیث نمبر 26/1096

علی بن ابراهيم عن محمد بن عيسى عن يونس عن عبد الله بن سنان عن أبي عبد الله عليه السلام قال: سألته عن الجرح كيف يصنع به صاحبه؛ قال: يغسل ما حوله.

جناب الشیخ رحمۃ اللہ علیہ نے جناب عبداللہ بن سنان سے نقل کیا ہے، وہ بیان کرتے ہیں کہ میں نے حضرت امام ابوعبداللہ علیہ السلام سے سوال کیا: اگر زخم ہو تو اس کا صاحب غسل کے وقت کیا کرے؟

آپؑ نے فرمایا: اس کے اطراف کو دھوئے۔

حدیث نمبر 27/1097

أحمد بن محمد عن ابن محبوب عن علي بن الحسن بن رباط عن عبد الاعلى مولى آل سام قال قلت: لابي عبد الله عليه السلام عثرت فانقطع ظفرى فجعلت على اصبعى مرارة فكيف أصنع بالوضوء؛ قال: يعرف هذا واشباهه من كتاب الله عزوجل قال الله وما جعل عليكم في الدين من حرج امسح عليه.

جناب الشیخ رحمۃ اللہ علیہ نے آلِ سام کے غلام جناب عبدالاعلیٰ سے نقل کیا ہے، وہ بیان کرتے ہیں کہ میں نے

https://www.shiabookspdf.com

https://www.shiabookspdf.com

حضرت امام ابوعبداللہ علیہ السلام سے عرض کیا: میں گر گیا تھا اور میرے پاؤں کی انگلی کا ناخن اُتر گیا۔ میں نے انگلی پر پٹی باندھ لی تو اب میں وضو کے لیے کیا کروں؟

آپؑ نے فرمایا: اس کا اور اس جیسے مسئلے کا حل قرآن سے لو۔ اللہ تعالیٰ نے قرآن مجید میں فرمایا: وَمَا جَعَلَ عَلَيْكُمْ فِي الدِّينِ مِنْ حَرَجٍ "اللہ نے تمھارے اُوپر دین میں حرج نہیں قرار دیا" پس اس پر مسح کرو۔

حدیث نمبر 28/1098

الحسين بن سعيد عن صفوان عبد الرحمن بن الحجاج قال: سألت أبا ابراهيم عليه السلام عن الكسير يكون عليه الجبائر كيف يصنع بالوضوء وغسل الجنابة وغسل الجمعة؛ قال: يغسل ما وصل إليه مما ظهر مما ليس عليه الجبائر ويدع ما سوى ذلك مما لا يستطاع غسله ولا ينزع الجبائر ولا يعبث بجراحته.

جناب الشیخ رحمۃ اللہ علیہ نے جناب عبدالرحمٰن بن حجاج سے نقل کیا ہے، وہ بیان کرتے ہیں کہ میں نے حضرت امام ابوابراہیم موسیٰ بن جعفر علیہ السلام سے سوال کیا: اگر ہڈی ٹوٹی ہوئی ہو اور اس پر پٹی بندھی ہوئی ہو تو وضو اور غسل جنابت اور غسل جمعہ کے لیے کیا کیا جائے؟

آپؑ نے فرمایا: وہ حصہ جو ننگا ہے اس پر پٹی نہیں تو اس کو دھویا جائے اور دوسرے حصے کو چھوڑ دیا جائے جس کو دھونا ممکن نہیں اور پٹی نہ اُتارے اور زخم سے نہ کھیلے۔

حدیث نمبر 29/1099

عنه عن فضالة عن العلا عن محمد بن مسلم عن أبي جعفر عليه السلام قال: سألته عن الجنب به الجرح فيتخوف الماء ان اصابه قال: فلا يغسله ان خشي على نفسه.

جناب الشیخ رحمۃ اللہ علیہ نے جناب محمد بن مسلم سے نقل کیا ہے، وہ بیان کرتے ہیں کہ میں نے حضرت امام ابوجعفر علیہ السلام سے سوال کیا: وہ جنب جس کو زخم ہے اور پانی اگر اس کو لگ گیا تو خوف وڈر ہے؟

آپؑ نے فرمایا: اگر اسے ڈر ہے تو اس کو نہ دھوئے۔

https://www.shiabookspdf.com

https://www.shiabookspdf.com

حدیث نمبر 30/1100

عنه عن فضالة عن كليب الاسدي قال سألت أبا عبد الله عليه السلام عن الرجل إذا كان كسيرا كيف يصنع بالصلاة؟ قال: ان كان يتخوف على نفسه فليمسح على جبائره وليصل.

جناب الشیخ رحمۃ اللہ علیہ نے جناب کلیب الاسدی سے نقل کیا ہے وہ بیان کرتے ہیں کہ میں نے حضرت امام ابوعبداللہ علیہ السلام سے اس بندے کے بارے میں سوال کیا: اگر اس کی ہڈی ٹوٹی ہوئی ہو تو وہ نماز کے لیے کیا کرے؟ آپؑ فرمایا: اگر اسے اپنی جان کا خوف ہو تو وہ اس پٹی پر مسح کرے اور نماز پڑھے۔

حدیث نمبر 31/1101

الحسين بن سعيد عن حماد عن حريز عن محمد بن مسلم قال: سألت أبا عبد الله عليه السلام عن التمسح بالمناديل قبل أن يجف قال: لا بأس به.

جناب الشیخ رحمۃ اللہ علیہ نے جناب محمد بن مسلم سے نقل کیا ہے، وہ بیان کرتے ہیں کہ میں نے حضرت امام ابوعبداللہ علیہ السلام سے سوال کیا: وضو کے اعضاء کے خشک ہونے سے قبل تولیے سے خشک کرنا کیسا ہے؟

https://www.shiabookspdf.com

آپؑ نے فرمایا: کوئی حرج نہیں۔

حدیث نمبر 32/1102

عنه عن عثمان بن عيسى عن ابن مسكان عن أبي بكر الحضرمي عن أبي عبد الله عليه السلام قال: لا بأس بمسح الرجل وجهه بالثوب إذا توضأ إذا كان الثوب نظيفا.

جناب الشیخ رحمۃ اللہ علیہ نے جناب ابوبکر الحضرمی سے نقل کیا ہے اور انھوں نے حضرت امام ابوعبداللہ علیہ السلام سے نقل کیا ہے کہ آپؑ نے فرمایا: وضو کرنے کے بعد اگر پاک کپڑے سے منہ کو صاف کیا جائے تو کوئی حرج نہیں ہے۔

حدیث نمبر 33/1103

محمد بن علي بن محبوب عن أبي يحيى الواسطي عن بعض أصحابه عن أبي عبد الله عليه السلام قال قلت: جعلت فداك اغسل وجهي ثم اغسل يدي ويشككني الشيطان اني لم اغسل ذراعي ويدي قال: إذا وجدت برد الماء على ذراعك فلا تعد.

https://www.shiabookspdf.com

https://www.shiabookspdf.com

جناب الشیخ رحمۃ اللہ علیہ نے جناب ابویحیٰ علیہ السلام سے نقل کیا ہے، وہ بیان کرتے ہیں کہ میں نے حضرت امام صادق علیہ السلام کی خدمت میں عرض کیا: میں آپؑ پر قربان ہوجاؤں میں نے اپنا چہرہ دھولیا۔ پھر میں نے اپنا ہاتھ دھویا اور شیطان نے شک میں مبتلا کیا کہ شاید میں نے بازو اور ہاتھ کو نہیں دھویا تو میں کیا کروں؟

آپؑ نے فرمایا: اگر تُو اپنے بازو پر تری پاتا ہے تو پھر اعادہ نہ کرو (یعنی دوبارہ دھونا واجب نہیں)۔

حدیث نمبر 34/1104

سعد بن عبد الله عن موسى بن جعفر عن أبي جعفر عن الحسن بن الحسين اللؤلؤي عن الحسن بن علي بن فضال عن عبد الله بن بكير عن محمد ابن مسلم قال: سمعت أبا عبد الله عليه السلام يقول: كلما مضى من صلاتك وطهورك فذكرته تذكرا فامضه ولا إعادة عليك فيه.

جناب الشیخ رحمۃ اللہ علیہ نے جناب محمد بن مسلم سے نقل کیا ہے، وہ بیان کرتے ہیں کہ میں نے حضرت امام ابوعبداللہ علیہ السلام سے سنا ہے کہ آپؑ نے فرمایا: جب تو نماز پڑھ لے اور بعد میں تجھے تیرے وضو کے بارے میں شک ہوجائے تو اس نماز کو کافی و مجزی قرار دے تو تیرے لیے اس کا اعادہ کرنا واجب نہیں ہے؟

حدیث نمبر 35/1105

سعد عن أحمد عن الحسن بن علي الوشا قال: سألت أبا الحسن عليه السلام عن الدواء إذا كان على يد الرجل أيجزيه أن يمسح على طلي الدواء؟ فقال: نعم يجزيه أن يمسح عليه.

جناب الشیخ رحمۃ اللہ علیہ نے جناب الحسن بن علی الوشا سے نقل کیا ہے، وہ بیان کرتے ہیں کہ میں نے حضرت ابوالحسن علیہ السلام سے سوال کیا: جب بندے کے ہاتھ پر دوا لگی ہوئی تو کیا اس دوا کی چکناہٹ پر مسح کرنا جائز ہے؟

آپؑ نے فرمایا: ہاں اس پر مسح کرنا جائز و مجزی ہے۔

حدیث نمبر 36/1106

الحسين بن سعيد عن حماد عن زرارة قال قلت له: أرأيت ما كان تحت الشعر؟ قال: كل ما أحاط به الشعر فليس للعباد أن يغسلوه ولا يبحثوا عنه ولكن يجري عليه الماء.

https://www.shiabookspdf.com

https://www.shiabookspdf.com

جناب الشیخ رحمۃ اللہ علیہ نے جناب زرارہ رحمۃ اللہ علیہ سے نقل کیا ہے، وہ بیان کرتے ہیں کہ میں نے امام علیہ السلام کی خدمت میں عرض کیا: وہ جلد جو بالوں کے نیچے ہے اس کے دھونے کے بارے میں کیا حکم ہے؟

آپؑ نے فرمایا: وہ جلد جس کا احاطہ بالوں نے کیا ہے اس کا بندوں کے لیے دھونا ضروری نہیں ہے اور نہ ہی بالوں کو نہ چھیڑے پس ان کے اُوپر پانی کو جاری کریں۔

حدیث نمبر 37/1107

محمد بن يعقوب عن علي بن محمد وعبد الله بن ابراهيم الاحمر عن الحسن بن علي الوشا قال: دخلت عَلَى الرضا عليه السلام وبين يديه ابريق يريد أن يتهيأ منه للصلاة فدنوت لاصب عليه فأبى ذلك وقال مه يا حسن فقلت لم تنهاني أن اصبه على يدك تكره أن أوجر؟ فقال تؤجر أنت وأوزر أنا؛ فقلت له و كيف ذلك؟ فقال أما سمعت الله يقول: (فمن كان يرجو لقاء ربه فليعمل عملا صالحا ولا يشرك بعبادة ربه أحدا) وها أنا إذا أتوضأ للصلاة وهي العبادة فأكره أن يشركني فيها أحد.

https://www.shiabookspdf.com

جناب الشیخ رحمۃ اللہ علیہ نے جناب الحسن بن علی الوشاء سے نقل کیا ہے وہ بیان کرتے ہیں کہ میں حضرت امام علی الرضا علیہ السلام کی خدمت میں حاضر ہوا۔ آپؑ کے سامنے ایک لوٹا پڑا ہوا تھا اور آپ نماز کے لیے وضو کرنے کا ارادہ رکھتے تھے۔ میں قریب ہوا تا کہ میں آپؑ کے لیے پانی ڈالوں۔ آپؑ نے اس کا انکار کیا اور فرمایا: اے حسن! رُک جاؤ۔

میں نے عرض کیا: آپؑ مجھے کیوں روک رہے ہیں؟ کیا آپؑ پسند نہیں کرتے کہ میں اجر وثواب حاصل کروں؟

آپؑ نے فرمایا: تم اجر وثواب لینا چاہتے ہو اور میرے اُوپر بوجھ ڈالنا چاہتے ہو؟

میں نے عرض کیا: وہ کیسے؟

آپؑ نے فرمایا: کیا تو نے اللہ تعالیٰ کا یہ فرمان نہیں سنا: فَمَنْ كَانَ يَرْجُوا لِقَاءَ رَبِّهِ فَلْيَعْمَلْ عَمَلًا صَالِحًا وَلَا يُشْرِكْ بِعِبَادَةِ رَبِّهِ أَحَدًا ﴿۱۱۰﴾ (سورۂ کہف: آیت ۱۱۰) ”پس جو بندہ اللہ سے ملاقات کرنے کی اُمید اور آرزو رکھتا ہے تو اس کو چاہیے کہ وہ نیک عمل انجام دے اور اپنے ربّ کی عبادت میں کسی کو شریک نہ کرے“۔

یاد رکھو! میں نماز کے لیے وضو کر رہا ہوں اور یہ عبادت ہے۔ میں پسند نہیں کرتا کہ میں اس میں کسی اور کو شریک قرار دوں۔

https://www.shiabookspdf.com

https://www.shiabookspdf.com

باب 17

غسلوں کا اور غسل جنابت کی کیفیت کا باب

حدیث نمبر 1/1108

محمد بن علي بن محبوب عن احمد عن الحسين عن فضالة عن ابن مسكان عن أبي بصير عن أبي عبد الله عليه السلام قال: اغتسل أبي من الجنابة فقيل له قد بقيت لمعة من ظهرك لم يصبها الماء فقال له: ما كان عليك لو سكت ثم مسح تلك اللمعة بيده.

جناب الشیخ رحمۃ اللہ علیہ نے جناب ابوبصیر رحمۃ اللہ علیہ سے نقل کیا ہے اور انھوں نے حضرت امام ابوعبداللہ علیہ السلام سے نقل کیا ہے کہ آپؑ نے فرمایا: میرے والد ماجدؑ نے غسل جنابت کیا تو ان سے کہا گیا کہ آپؑ کی پشت سے کچھ حصہ رہ گیا ہے جس پر پانی نہیں ڈالا گیا۔

https://www.shiabookspdf.com

آپؑ نے فرمایا: اگر تو خاموش رہتا تو تیرے لیے کوئی حرج نہیں تھا۔ پھر آپؑ نے اپنے ہاتھ سے اس حصے کو پھیرا۔

حدیث نمبر 2/1109

عنه عن محمد بن الحسين عن بعض أصحابه عن أبي عبد الله عليه السلام قال قال لاصحابه إنكم تأتون غدا منزلا ليس فيه ماء فاغتسلوا اليوم لغد فاغتسلنا يوم الخميس للجمعة.

جناب الشیخ رحمۃ اللہ علیہ نے جناب محمد بن الحسین سے نقل کیا ہے اور انھوں نے بعض اصحاب سے نقل کیا ہے اور انھوں نے حضرت امام ابوعبداللہ علیہ السلام سے نقل کیا کہ آپؑ نے اپنے اصحاب سے فرمایا: کل تم ایک ایسی منزل و مقام پر پہنچو گے کہ جہاں پانی نہیں ہوگا، لہٰذا کل والا غسل جمعہ آج ہی کرلو۔ پس ہم سب نے جمعرات کے دن جمعہ کا غسل کرلیا۔

https://www.shiabookspdf.com

https://www.shiabookspdf.com

حدیث نمبر 3/1110

أحمد بن محمد عن الحسين بن موسى بن جعفر عن أمه و ام احمد بن موسى بن جعفر عليه السلام قالتا كنا مع أبي الحسن عليه السلام بالبادية ونحن نريد بغداد فقال: لنا يوم الخميس اغتسلا اليوم لغد يوم الجمعة فان الماء غدا بها قليل فاغتسلنا يوم الخميس ليوم الجمعة.

جناب الشیخ رحمہ اللہ نے جناب الحسین بن موسیٰ بن جعفر سے نقل کیا ہے اور انھوں نے اپنی والدہ اور احمد کی والدہ سے نقل کیا ہے، وہ دونوں فرماتی ہیں کہ ہم ایک سفر میں حضرت امام ابوالحسن علیہ السلام کے ساتھ بغداد کی طرف جارہے تھے۔ ہم ایک صحرا سے گزر رہے تھے کہ آپؑ نے جمعرات کے دن ہمیں فرمایا: تم دونوں آج ہی جمعہ کے دن کا غسل کرلو کیونکہ جمعہ والے دن پانی کم ہوگا۔ پس ہم نے جمعرات کے دن جمعہ کا غسل کیا۔

حدیث نمبر 4/1111

محمد بن علي بن محبوب عن أحمد عن علي بن محبوب عن أحمد عن علي بن سيف عن أبيه عن الحسين بن خالد الصيرفي قال: سألت أبا الحسن الاول عليه السلام كيف صار غسل الجمعة واجبا؟ فقال: ان الله تعالى اتم صلاة الفريضة بصلاة النافلة وأتم صيام الفريضة بصيام النافلة وأتم وضوء الفريضة بغسل الجمعة ما كان في ذلك من سهو أو تقصير أو نسيان.

جناب الشیخ رحمہ اللہ نے جناب الحسین بن خالد الصیرفی سے نقل کیا ہے، وہ بیان کرتے ہیں کہ میں نے حضرت امام ابوالحسن علیہ السلام سے سوال کیا: جمعہ کے دن کا غسل کیسے واجب ہوگیا؟

آپؑ نے فرمایا: تحقیق اللہ تعالیٰ نے فریضہ نماز کو نافلہ نماز کے ساتھ مکمل کیا ہے اور فریضہ روزے کو مستحبی روزے سے مکمل کیا ہے اور ایسے ہی فریضہ وضو کو غسل جمعہ کے ساتھ مکمل کیا ہے جو اس میں سہو و نسیان اور کمی رہ جائے تو اس کو جمعہ کے دن کا غسل سے پورا کرلے۔

حدیث نمبر 5/1112

عنه عن أحمد بن الحسن عن أبيه عن محمد بن مروان ابن مسلم عن محمد بن عبد الله عن

https://www.shiabookspdf.com

https://www.shiabookspdf.com

أبي عبد الله عليه السلام قال: كانت الانصار تعمل في نواضحها واموالها فإذا كان يوم الجمعة جاؤا فتأذى الناس بأرواح اباطهم واجسادهم فامرهم رسول الله صلى الله عليه وآله بالغسل يوم الجمعة فجرت بذلك السنة.

جناب الشیخ رحمۃ اللہ علیہ نے جناب محمد بن عبداللہ سے نقل کیا ہے اور انھوں نے حضرت امام ابوعبداللہ علیہ السلام سے نقل کیا ہے کہ آپؑ نے فرمایا: انصار مدینہ اپنے جانوروں اور کھیتوں میں کام کاج کرتے تھے۔ پس جب جمعہ کا دن ہوتا تو وہ اسی طرح جمعہ کے دن نماز پڑھنے مسجد میں آجاتے تو ان کی بغلوں اور جسموں کی بدبو سے لوگوں کو اذیت ہوتی تو رسولؐ خدا نے جمعہ کے دن کے غسل کا حکم دیا۔ پس اس طرح ایک سنت جاری ہوگئی۔

﴿ حدیث نمبر 6/1113 ﴾

عنه عن محمد بن عيسى العبيدي عن درست عن ابراهيم ابن عبد الحميد عن أبي عبد الحسن عليه السلام قال دخل رسول الله صلى الله عليه وآله على عائشة وقد وضعت قمقمها في الشمس فقال: يا حميراء ما هذا؟ قالت أغسل رأسي وجسدي فقال: لا تعودي فانه يورث البرص. قال محمد بن الحسن: هذا الخبر محمول على ضرب من الكراهية لا الحظر لان ما ترك في الشمس من المياه لا بأس بأستعماله، والذي يكشف عما ذكرناه.

https://www.shiabookspdf.com

جناب الشیخ رحمۃ اللہ علیہ نے جناب ابراہیم بن عبدالحمید سے نقل کیا ہے، اور انھوں نے حضرت امام ابوالحسن علیہ السلام سے نقل کیا ہے کہ آپؑ نے فرمایا: ایک دن رسولِ خدا صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم اُم المومنین عائشہ کے پاس آئے تو اس نے اپنا مٹکا دھوپ میں رکھا ہوا تھا۔

آپؐ نے فرمایا: اے حمیرا! یہ کیا ہے؟

انھوں نے عرض کیا: میں اپنا سر اور جسد کو دھونا چاہتی ہوں (یعنی نہانا چاہتی ہوں)۔

جناب رسولِؐ خدا نے فرمایا: دوبارہ اس طرح نہ کرنا۔ یہ برص کا موجب بنتا ہے۔

جناب الشیخ الطوسی رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں: اس روایت کو کراہت پر حمل کریں گے نا کہ ممنوعیت پر کیونکہ وہ پانی جو

https://www.shiabookspdf.com

https://www.shiabookspdf.com

دھوپ میں ہو اس کے استعمال میں کوئی حرج نہیں ہے اور اس پر یہ ذیل روایت بھی دلالت کرتی ہے۔

﴿حدیث نمبر 7/1114﴾

ما رواه سعد بن عبد الله عن حمزة بن يعلى عن محمد بن سنان قال حدثني بعض أصحابنا عن أبي عبد الله عليه السلام قال: لا بأس بان يتوضأ بالماء الذي يوضع في الشمس.

جناب الشیخ رحمۃ اللہ علیہ نے جناب محمد بن سنان سے نقل کیا ہے اور انھوں نے بعض اپنے اصحاب سے نقل کیا ہے اور انھوں نے حضرت امام ابوعبداللہ علیہ السلام سے نقل کیا ہے کہ آپؑ نے فرمایا: وہ پانی جو دھوپ میں ہو اس کے استعمال میں کوئی حرج نہیں ہے۔

﴿حدیث نمبر 8/1115﴾

محمد بن علي بن محبوب عن محمد بن أحمد بن اسماعيل الهاشمي عن عبد الله بن الحسن عن جده علي بن جعفر عن أخيه موسى بن جعفر عليهما السلام قال سألته عن الرجل يصيب الماء في الساقية أو مستنقعا فيتخوف أن يكون السباع قد شربت منها يغتسل منه للجنابة ويتوضأ منه للصلاة إذا كان لا يجد غيره والماء لا يبلغ صاعا للجنابة ولا مدا للوضوء وهو متفرق كيف يصنع؛ قال: إذا كان كفه نظيفة فليأخذ كفا من الماء بيد واحدة ولينضحه خلفه وعن امامه وعن يمينه وعن يساره، فان خشي ان لا يكفيه غسل رأسه ثلاث مرات ثم مسح جلده بيده فان ذلك يجزيه إن شاء الله تعالى.

جناب الشیخ رحمۃ اللہ علیہ نے جناب علی بن جعفر سے نقل کیا اور انھوں نے اپنے بھائی امام موسیٰ بن جعفر علیہ السلام سے سوال کیا: ایک بندہ کو چھوٹی کھائی یا تالاب میں سے پانی ملتا ہے اور اسے خوف ہے کہ کہیں کسی درندے نے وہ پانی نہ پیا ہو اور وہ اس میں غسل جنابت کرنا چاہتا ہے یا نماز کے لیے وضو کرنا چاہتا ہے۔ اس کے علاوہ کوئی اور پانی بھی اس کے پاس نہیں اور جو پانی اس کے علاوہ ہے وہ متفرق ہے جو جنابت کے لیے ایک صاع ہو یا وضو کے لیے

https://www.shiabookspdf.com

https://www.shiabookspdf.com

ایک مد ہو تو وہ کیا کرے؟

آپؑ نے فرمایا: اگر اس کا ہاتھ پاک ہے تو پانی سے ایک ہاتھ سے ایک چلّو پانی لے اور اس کو اپنے سر کی پشت پر چھڑکے اور ایک چلّو لے کر اپنے سامنے والے حصّے پر اور ایک چلّو اپنے دائیں جانب اور ایک چلّو اپنے سر کے بائیں جانب ڈالے۔ اگر اس کو خوف ہے کہ وہ سر کو تین مرتبہ نہیں دھو سکے گا تو پھر اپنے ہاتھ سے جلد کو ملے اور یہ اس کے لیے مجزی ہو جائے گا، ان شاء اللہ تعالیٰ۔

غسل کے وقت کی دُعا

حدیث نمبر 9/1116

عنه عن أحمد بن الحسن بن علي عن عمرو بن سعيد عن مصدق بن صدقة عن عمار الساباطي قال قال أبو عبد الله عليه السلام: إذا اغتسلت من الجنابة فقل (اللهم طهر قلبي وتقبل سعيي وأجعل ما عندك خيرا لي اللهم اجعلني من التوابين واجعلني من المتطهرين) وإذا اغتسلت للجمعة فقل (اللهم طهر قلبي من كل آفة تمحق بها ديني وتبطل بها عملي اللهم اجعلني من التوابين واجعلني من المتطهرين).

https://www.shiabookspdf.com

جناب الشیخ رحمہ اللہ نے جناب عمار الساباطی سے نقل کیا ہے، وہ بیان کرتے ہیں کہ حضرت امام ابوعبداللہ علیہ السلام نے فرمایا وہ بیان کرتے ہیں کہ حضرت امام ابوعبداللہ علیہ السلام نے فرمایا: جب تو غسل جنابت کرے تو یوں کہو:

اللهم طهر قلبي وتقبل سعيي وأجعل ما عندك خيرا لي اللهم اجعلني من التوابين واجعلني من المتطهرين، "اے اللہ! میرے دل کو پاک فرما، میری کوشش کو قبول فرما اور جو تیرے پاس خیر ہے اس کو میرے لیے قرار دے۔ اے میرے اللہ! مجھے توبہ کرنے والوں میں سے قرار دے اور مجھے متطہرین میں سے قرار دے"۔

اور جب تو غسل جمعہ کرے تو یوں کہو:

اللهم طهر قلبي من كل آفة تمحق بها ديني وتبطل بها عملي اللهم اجعلني من التوابين واجعلني من المتطهرين، "اے اللہ! میرے دل کو ہر اُس آفت سے پاک قرار

https://www.shiabookspdf.com

https://www.shiabookspdf.com

دے جس سے میرا دین برباد ہو جائے اور میرا عمل باطل ہو جائے اور مجھے توبہ کرنے والوں میں سے قرار دے اور پاک ہونے والوں میں سے مجھے قرار دے"۔

حدیث نمبر 10/1117

محمد بن علی بن محبوب عن علی بن السندی عن حماد بن عیسٰی عن شعیب عن أبی بصیر قال سألت أبا عبد الله علیه السلام عن الرجل یصیب بثوبه منیا ولم یعلم انه احتلم قال: لیغسل ما وجد بثوبه ولیتوضأ.

جناب الشیخ رحمۃ اللہ علیہ نے جناب شعیب سے نقل کیا ہے اور انھوں نے جناب ابو بصیر رحمۃ اللہ علیہ سے نقل کیا ہے، وہ بیان کرتے ہیں کہ میں نے حضرت امام ابوعبداللہ علیہ السلام سے سوال کیا: وہ بندہ جو اپنے کپڑوں پر منی کو پاتا ہے حالانکہ وہ یہ نہیں جانتا کہ اسے احتلام ہوا ہے تو وہ کیا کرے؟

آپؑ نے فرمایا: وہ اپنے کپڑے سے منی کو دھولے اور پھر وضو کرے۔

https://www.shiabookspdf.com

حدیث نمبر 11/1118

فاما ما رواه الحسین بن سعید عن الحسن عن زرعة عن سماعة قال سألته علیه السلام عن الرجل یری فی ثوبه المنی بعد ما یصبح ولم یکن رأی فی منامه انه قد احتلم قال: فلیغتسل ولیغسل ثوبه ویعید صلاته. وروی هذا الحدیث بلفظ آخر.

جناب الشیخ رحمۃ اللہ علیہ نے جناب سماعہ سے نقل کیا ہے، وہ بیان کرتے ہیں کہ میں نے حضرت امام علیہ السلام سے ایک بندے کے بارے میں سوال کیا کہ جو صبح کے بعد اپنے کپڑوں پر منی کو دیکھتا ہے حالانکہ اس کو خواب میں احتلام نہیں ہوتا، وہ کیا کرے؟

آپؑ نے فرمایا: وہ غسل کرے اور اپنے کپڑوں کو دھوئے اور نماز کا اعادہ کرے۔

جناب الشیخ رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں کہ یہ حدیث دوسرے الفاظ کے ساتھ روایت ہوئی ہے۔

https://www.shiabookspdf.com

https://www.shiabookspdf.com

حدیث نمبر 12/1119

أحمد بن محمد عن عثمان بن عیسٰی عن سماعة قال سألت أبا عبد الله علیه السلام عن الرجل ینام ولم یر فی نومه انه قد احتلم فوجد فی ثوبه وعلی فخذه الماء هل علیه غسل؟ قال: نعم. فلا تنافی بین هذین الخبرین والخبر الاول لان الوجه فی الجمع بینهما أن الثوب الذی لا یشارکه فی استعماله غیره متی وجد علیه منیا وجب علیه الغسل واعادة الصلاة إن كان قد صلی لجواز أن یکون قد نسی الاحتلام وأما ما یشارکه فیه غیره فلا یوجب علیه الغسل إلا إذا تیقن الاحتلام.

جناب الشیخ رحمہ اللہ نے جناب سماعہ سے نقل کیا ہے، وہ بیان کرتے ہیں کہ میں نے حضرت امام ابوعبداللہ علیہ السلام سے ایک بندے کے بارے میں سوال کیا جو سویا ہے اور اس کو نیند میں احتلام بھی نہیں ہوا اور پھر بھی وہ اپنے کپڑے اور اپنی ران پر پانی (منی) کو پاتا ہے تو کیا وہ غسل کرے گا؟

https://www.shiabookspdf.com

آپؑ نے فرمایا: ہاں۔

جناب الشیخ الطوسی رحمہ اللہ فرماتے ہیں: ان دونوں خبروں میں اور پہلی خبر کے درمیان کوئی منافات نہیں پائی جاتی۔ ان دونوں میں جمع کرنے کی وجہ ہے۔ وہ یہ ہے کہ یہ کپڑا وہ ہے جس میں اس کے علاوہ کوئی شریک نہیں ہے تو جب وہ اس کپڑے میں منی کو پاتا ہے تو اس پر غسل کرنا واجب ہے اور نماز کو دوبارہ پڑھنا بھی واجب ہے۔ اگر اس نے نماز اس میں پڑھی ہے تو ممکن ہے کہ وہ بھول گیا ہو کہ اسے احتلام ہوا ہے۔ لیکن وہ کپڑے جس میں اس کے ساتھ غیر شریک ہے تو اس پر غسل اس وقت تک واجب نہیں ہوگا جب تک اسے احتلام ہونے کا یقین نہ ہو۔

حدیث نمبر 13/1120

محمد بن علی بن محبوب عن العباس عن عبد الله بن المغیرة عن معاویة بن عمار قال: سألت أبا عبد الله علیه السلام عن الرجل احتلم فلما انتبه وجد بللا قلیلا قال: لیس بشیء إلا أن یکون مریضا فانه یضعف فعلیه الغسل.

جناب الشیخ رحمہ اللہ نے جناب معاویہ بن عمار سے نقل کیا ہے، وہ بیان کرتا ہے کہ میں نے حضرت امام

https://www.shiabookspdf.com

https://www.shiabookspdf.com

ابوعبداللہ علیہ السلام سے ایک بندے کے بارے میں سوال کیا کہ اس کو احتلام ہوا ہے لیکن جب وہ نیند سے بیدار ہوتا ہے تو وہ تھوڑی سی تری کو پاتا ہے تو اس کے لیے کیا حکم ہے؟

آپؑ نے فرمایا: اس پر کوئی چیز ضروری نہیں (نہ غسل واجب ہے اور نہ ہی کپڑے دھونا) مگر یہ کہ وہ مریض ہو وہ کمزور ہے تو پھر اس پر غسل واجب ہے۔

حدیث نمبر 14/1121

الحسين بن سعيد عن فضالة عن الحسين بن عثمان عن ابن مسكان عن عنبسة بن مصعب قال قلت: لابي عبد الله عليه السلام في رجل احتلم فلما اصبح نظر إلى ثوبه فلم ير به شيئاً قال: يصلي فيه قلت فرجل رأى في المنام انه احتلم فلما قام وجد بللا قليلا على طرف ذكره قال: ليس عليه الغسل إن علياً عليه السلام كان يقول: إنما الغسل من الماء الاكبر.

https://www.shiabookspdf.com

جناب الشیخ رحمۃ اللہ علیہ نے جناب عنبسہ بن مصعب سے نقل کیا ہے، وہ بیان کرتے ہیں کہ میں نے حضرت امام ابوعبداللہ علیہ السلام کی خدمت میں عرض کیا: بندہ کو احتلام ہوتا ہے پس وہ صبح اٹھتا ہے اور کپڑوں کو غور سے دیکھتا ہے تو اس میں کوئی چیز نہیں دیکھتا تو اس کے لیے کیا حکم ہے؟

آپؑ نے فرمایا: وہ ان کپڑوں میں نماز پڑھ سکتا ہے۔

میں نے پھر عرض کیا: ایک شخص خواب میں دیکھتا ہے کہ اسے احتلام ہوا ہے لیکن جب وہ اٹھتا ہے تو وہ اپنے عضو کی ایک طرف تھوڑی سی تری پاتا ہے تو پھر اس کے لیے کیا حکم ہے؟

آپؑ نے فرمایا: اس پر غسل واجب نہیں ہے کیونکہ حضرت علی علیہ السلام فرمایا کرتے تھے: غسل فقط بڑے پانی (منی) کی وجہ سے ہے۔

حدیث نمبر 15/1122

أحمد بن محمد عن ابراهيم بن أبي محمود قال: سألت أبا الحسن الرضا عليه السلام عن المرأة وليها قميصها أو ازارها يصيبه من بلل الفرج وهي جنب أتصلي فيه؛ قال: إذا

https://www.shiabookspdf.com

https://www.shiabookspdf.com

اغتسلت صلت فيهما.

جناب الشیخ رحمۃ اللہ علیہ نے جناب ابراہیم بن ابی محمود سے نقل کیا ہے، وہ بیان کرتے ہیں کہ میں نے حضرت امام ابوالحسن الرضا علیہ السلام سے سوال کیا کہ عورت کی قمیص یا چادر کو شرمگاہ کی تری لگ گئی ہے اور وہ عورت جنابت کے ساتھ ہے تو کیا وہ ان کپڑوں میں نماز پڑھ سکتی ہے؟

آپؑ نے فرمایا: جب غسل کرلے تو ان کپڑوں میں نماز پڑھ لے۔

حدیث نمبر 16/1123

محمد بن علی بن محبوب عن العباس بن معروف عن الحسین بن یزید عن اسماعیل بن أبی زیاد عن جعفر عن أبیه عن آبائه علیهم السلام قال: کن نساء النبی صلی الله علیه وآله إذا اغتسلن من الجنابة یبقین صفرة الطیب علی اجسادهن، وذلك ان النبی صلی الله علیه وآله امرهن ان یصببن الماء صبا علی أجسادهن.

https://www.shiabookspdf.com

جناب الشیخ رحمۃ اللہ علیہ نے جناب اسماعیل ابن ابی زیاد سے نقل کیا ہے اور انھوں نے امام جعفر صادق علیہ السلام سے اور انھوں نے اپنے آبائے کرام علیہم السلام سے نقل کیا ہے کہ جب رسولِ خدا صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی ازواج غسل جنابت کرتی تھیں تو ان کے جسموں پر خوشبو کی زردی باقی رہ جاتی تھی۔ اور اس وجہ سے رسولؐ خدا نے ان کو یہ حکم دیا ہوا تھا کہ وہ پانی اپنے جسم پر ڈالیں (جسم کو ملنے اور رگڑنے کا حکم نہیں دیا تھا)۔

حدیث نمبر 17/1124

عنه عن العباس عن عبد الله بن المغیرة عن حریز عن عبد الله بن أبی یعفور عن أبی عبد الله علیه السلام قال قلت له: الرجل یری فی المنام ویجد الشهوة فیستیقظ فینظر فلا یجد شیئاً ثم یمکث الهوین بعد فیخرج قال: ان کان مریضا فلیغتسل وإن لم یکن مریضا فلا شئ علیه، قال: قلت له فما الفرق بینهما؛ قال: لان الرجل إذا کان صحیحا جاء الماء بدفعة قویة، وإن کان مریضا لم یجئ إلا بعد.

جناب الشیخ رحمۃ اللہ علیہ نے جناب عبداللہ ابن یعفور سے نقل کیا ہے اور وہ بیان کرتے ہیں کہ میں نے حضرت امام

https://www.shiabookspdf.com

https://www.shiabookspdf.com

ابوعبداللہ علیہ السلام کی خدمت میں عرض کیا: ایک بندہ خواب میں دیکھتا ہے اور لذت بھی حاصل کرتا ہے اور اس کا انزال بھی ہوتا ہے لیکن جب وہ بیدار ہوتا ہے اور غور سے دیکھتا ہے تو کوئی چیز نہیں پاتا۔ پھر کچھ دیر کے بعد اس سے تھوڑی سی تری نکلتی ہے تو وہ کیا کرے؟

آپؑ نے فرمایا: اگر وہ مریض ہے تو پھر وہ غسل کرے اور اگر مریض نہیں تو پھر اس پر کچھ واجب نہیں۔

راوی: میں نے عرض کیا: ان دونوں میں فرق کیوں ہے؟

آپؑ نے فرمایا: جب بندہ تندرست ہے تو اس کی منی اچھل کر قوت کے ساتھ نکلتی ہے اور اگر مریض ہوگا تو اس سے منی خارج نہیں ہوگی مگر سستی کے ساتھ۔

حدیث نمبر 18/1125

عنه عن موسٰى بن جعفر بن وهب عن داود بن مهزيار عن علي بن اسماعيل عن حريز عن محمد بن مسلم قال قلت: لابي جعفر عليه السلام رجل رأى في منامه فوجد اللذة والشهوة ثم قام فلم ير في ثوبه شيئاً قال فقال: ان كان مريضا فعليه الغسل، وان كان صحيحا فلا شئ عليه.

جناب الشیخ علیہ الرحمہ نے جناب محمد بن مسلم سے نقل کیا ہے، وہ بیان کرتے ہیں کہ میں نے حضرت امام ابوجعفر علیہ السلام کی خدمت میں عرض کیا: ایک بندہ خواب دیکھتا ہے اور اس کو لذت وشہوت حاصل ہوتی ہے۔ لیکن جب وہ بیدار ہوتا ہے تو وہ اپنے کپڑوں پر کچھ بھی نہیں دیکھتا تو اس کے لیے کیا حکم ہے؟

آپؑ نے فرمایا: اگر مریض ہے تو وہ غسل کرے (اس مریض سے مراد ہے جس کو مردانہ مرض ہو)۔ اور اگر وہ صحت مند ہے تو پھر اس پر کچھ بھی واجب نہیں ہے۔

حدیث نمبر 19/1126

الحسين بن سعيد عن النضر عن محمد بن أبي حمزة عن سعيد الاعرج قال سمعت أبا عبد الله عليه السلام يقول: ينام الرجل وهو جنب وتنام المرأة وهي جنب.

جناب الشیخ علیہ الرحمہ نے جناب سعید الاعرج سے نقل کیا ہے، وہ بیان کرتے ہیں کہ میں نے حضرت امام

https://www.shiabookspdf.com

https://www.shiabookspdf.com

ابوعبداللہ علیہ السلام سے سنا ہے کہ آپؑ نے فرمایا: مرد حالتِ جنابت میں سو سکتا ہے اور عورت بھی حالتِ جنابت میں سو سکتی ہے۔

﴿حدیث نمبر 20/1127﴾

عنه عن الحسن عن زرعة عن سماعة قال: سألته عن الجنب يجنب ثم يريد النوم قال: ان احب ان يتوضأ فليفعل، والغسل أفضل من ذلك، وان هو نام ولم يتوضأ ولم يغتسل فليس عليه شئ ان شاء الله تعالى.

جناب الشیخ رحمۃ اللہ علیہ نے جناب سماعہ سے نقل کیا ہے، وہ بیان کرتے ہیں کہ میں نے حضرت امام علیہ السلام سے سوال کیا: ایک بندہ اپنے آپ کو مجنب کر لیتا ہے اور وہ سونا چاہتا ہے؟ تو اس کے لیے کیا حکم ہے؟

آپؑ نے فرمایا: میں پسند کرتا ہوں کہ وہ وضو کرے۔ پس اس کو وضو کرنا چاہیے اور غسل اس سے افضل ہے اور اگر وہ بغیر وضو و غسل کے سو جائے تو بھی اس پر کوئی حرج نہیں ہوگا، ان شاء اللہ تعالیٰ!

﴿حدیث نمبر 21/1128﴾

احمد عن علي بن الحكم عن عبد الله بن يحيى الكاهلي قال: سألت أبا عبد الله عليه السلام عن المرأة يجامعها الرجل فتحيض وهي في المغتسل فتغتسل أم لا؟ قال: قد جاء ما يفسد الصلاة فلا تغتسل.

جناب الشیخ رحمۃ اللہ علیہ نے جناب عبداللہ بن یحییٰ الکاہلی سے نقل کیا ہے، وہ بیان کرتے ہیں کہ میں نے حضرت امام ابوعبداللہ علیہ السلام سے سوال کیا ایک عورت جس کے ساتھ اس کے شوہر نے مباشرت کی ہے پھر اسے حیض آ گیا ہے تو اس پر غسل جنابت ہے کیا وہ غسل کرے یا نہ کرے؟

آپؑ نے فرمایا: اس کو وہ چیز آ گئی ہے جو نماز کو فاسد کرتی ہے پس وہ غسل نہ کرے۔

﴿حدیث نمبر 22/1129﴾

علي بن ابراهيم عن أبيه عن حماد بن عيسى عن حريز عن زرارة قال: إذا كنت مريضا

https://www.shiabookspdf.com

https://www.shiabookspdf.com

فاصابتك شهوة فانه ربما كان هو الدافق لكنه يجئ مجيئا ضعيفا ليست له قوة لمكان مرضك ساعة بعد ساعة قليلا قليلا فاغتسل منه.

جناب الشیخ رحمۃ اللہ علیہ نے جناب زرارہ سے نقل کیا ہے، وہ بیان کرتے ہیں: اگر تو مریض ہے اور تجھے شہوت آئے تو بعض اوقات منی اُچھل کر نکلے لیکن اس کی قوت کم ہو اور وقفہ وقفہ سے آئے اور تھوڑی تھوڑی آئے تو تم اس کے بعد غسل کرو۔

حدیث نمبر 23/1130

الحسين بن سعيد عن حماد عن حريز عن زرارة ومحمد ابن مسلم وأبي بصير عن أبي جعفر وأبي عبد الله عليهما السلام انهما قالا توضأ رسول الله صلى الله عليه بمد واغتسل بصاع، ثم قال: اغتسل هو وزوجته بخمسة امداد من اناء واحد قال زرارة فقلت له: كيف صنع هو؟ قال: بدأ هو فضرب بيده بالماء قبلها وأنقى فرجه ثم ضربت فانقت فرجها ثم أفاض هو وأفاضت هي على نفسها حتى فرغا فكان الذي اغتسل به رسول الله صلى الله عليه وآله ثلاثة أمداد والذي اغتسلت به مدين وإنما أجزأ عنهما لانهما اشتركا جميعا، ومن انفرد بالغسل وحده فلا بد له من صاع.

جناب الشیخ رحمۃ اللہ علیہ نے جناب زرارہ، محمد بن مسلم اور ابوبصیر سے نقل کیا ہے اور انھوں نے حضرت امام ابوجعفر اور امام ابوعبداللہ علیہما السلام سے نقل کیا ہے، آپؑ دونوں معصومینؑ فرماتے ہیں کہ رسولِ خدا صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم ایک مد پانی سے وضو کرتے اور ایک صاع پانی سے غسل کرتے تھے۔

پھر فرمایا: رسولِ خدا صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم اور آپؐ کی زوجہ پانچ مد پانی کے ایک برتن میں غسل کیا کرتے تھے۔

جنابِ زرارہؒ: میں نے عرض کیا: یہ کیسے کرتے تھے؟

آپؑ نے فرمایا: پہلے رسولِ خدا صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم ہاتھ میں پانی لیتے اور اس کو اپنے آگے والے حصے پر ڈالتے اور اس سے اپنی شرمگاہ پاک کرتے پھر آپؐ کی زوجہ اپنے ہاتھ میں اپنی لیتی اور وہ اس سے اپنی شرمگاہ پر ڈالتیں اور اس اور اپنی شرمگاہ کو پاک کرتیں۔ پھر آپؐ پانی ڈالتے اور پھر آپؐ کی زوجہ پانی ڈالتی یہاں تک کہ دونوں غسل سے

https://www.shiabookspdf.com

https://www.shiabookspdf.com

فارغ ہو جاتے۔ وہ پانی جس سے رسولِ خدا ﷺ غسل فرماتے وہ تین مد ہوتا اور جس سے آپؐ کی زوجہ غسل کرتیں وہ دو مد ہوتا اور یہ پانی دونوں کے لیے مجزی ہوتا۔ کیونکہ جب دونوں مشترکہ غسل کرتے تو وہ مجزی ہوتے اور جو بندہ اکیلا غسل کرے تو اس کے لیے ایک صاع پانی ضروری ہے۔

حدیث نمبر 24/1131

الحسين بن سعيد عن ابن أبي عمير عن عمر بن اذينة عن زرارة قال سألت أبا عبد الله عليه السلام عن غسل الجنابة فقال: تبدأ فتغسل كفيك ثم تفرغ بيمينك على شمالك فتغسل فرجك ثم تمضمض واستنشق ثم تغسل جسدك من لدن قرنك إلى قدميك ليس قبله ولا بعده وضوء، وكل شيء أمسته الماء فقد انقيته، ولو ان رجلا جنبا ارتمس في الماء ارتماسة واحدة اجزأه ذلك وان لم يدلك جسده.

جناب الشیخ رحمہ اللہ نے جناب زرارہ رحمہ اللہ سے نقل کیا ہے وہ بیان کرتے ہیں کہ میں نے حضرت امام ابوعبداللہ علیہ السلام سے غسل جنابت کے بارے میں سوال کیا کہ یہ کیسے کرنا ہے؟

آپؑ نے فرمایا: جب تم غسل کی ابتداء کرو تو پہلے اپنے دونوں ہاتھوں کو دھوؤ اور پھر اپنے دائیں ہاتھ میں پانی لے کر بائیں پر ڈالو۔ پھر اپنی شرمگاہ کو دھوؤ۔ پھر کلی کرو اور ناک میں پانی ڈالو۔ پھر اپنے جسم کو اُوپر سے لے کر قدموں تک دھوؤ۔ غسل جنابت سے پہلے اور بعد میں وضو نہیں ہے اور ہر وہ جسم کا عضو جس کو تُو نے پانی کے ساتھ مَس کر لیا ہے اس کو تُو نے پاک کر لیا ہے اور اگر مجنب شخص پانی میں ایک دفعہ غوطہ لگا لے تو وہ اس کے لیے مجزی ہے، خواہ وہ جسم پر ہاتھ نہ بھی مارے۔

حدیث نمبر 25/1132

محمد بن الحسن الصفار عن ابراهيم بن هاشم عن نوح ابن شعيب عن حريز عن محمد بن مسلم قال قال أبو جعفر عليه السلام: الجنب والحائض يفتحان المصحف من وراء الثوب ويقرآن من القرآن ما شاءا إلا السجدة ويدخلان المسجد مجتازين ولا يقعدان فيه ولا يقربان المسجدين الحرمين.

https://www.shiabookspdf.com

https://www.shiabookspdf.com

جناب الشیخ رحمۃ اللہ علیہ نے جناب محمد بن مسلم سے نقل کیا ہے، وہ بیان کرتے ہیں کہ حضرت امام ابوجعفر علیہ السلام نے فرمایا: مجب اور حائض دونوں قرآن کو کپڑے سے کھول سکتے ہیں اور قرآن سے جتنا پڑھنا چاہیں پڑھ سکتے ہیں سوائے ان سورتوں کے کہ جن میں سجدہ واجب ہے اور دونوں مسجد میں سے گزر سکتے ہیں، ان میں بیٹھ نہیں سکتے۔ سوائے مسجد الحرام اور مسجد نبویؐ کے، وہ ان کے قریب بھی نہیں جاسکتے۔

حدیث نمبر 26/1133

سعد بن عبد الله عن الحسين بن بندار الصرمي قال حدثني أحمد بن الحسن عن أبيه عن داود بن أبي يزيد العطار وهو داود بن فرقد عن بريد بن معاوية العجلي قال قلت لابي عبد الله عليه السلام الرجل يأتي جاريته في الماء؛ قال: ليس به بأس.

جناب الشیخ رحمۃ اللہ علیہ نے جناب برید بن معاویہ سے نقل کیا ہے، وہ بیان کرتے ہیں کہ میں نے حضرت امام ابوعبداللہ علیہ السلام کی خدمت میں عرض کیا: میری کنیز میرے لیے پانی لے آئی ہے؟

آپؑ نے فرمایا: اس میں کوئی حرج نہیں ہے۔

حدیث نمبر 27/1134

الحسين بن سعيد عن محمد بن القاسم قال سألت أبا الحسن عليه السلام عن الجنب ينام في المسجد؛ فقال: يتوضأ ولا بأس أن ينام في المسجد ويمر فيه.

جناب الشیخ رحمۃ اللہ علیہ نے جناب محمد بن القاسم سے نقل کیا ہے، وہ بیان کرتے ہیں کہ میں نے حضرت امام ابوالحسن علیہ السلام سے سوال کیا کیا مجب شخص مسجد میں سو سکتا ہے؟

آپؑ نے فرمایا: وضو کرے پھر مسجد میں سوئے اور مسجد سے گزرنے میں کوئی حرج نہیں ہے۔

حدیث نمبر 28/1135

سعد بن عبد الله عن محمد بن الحسين عن أبي الخطاب عن محمد بن اسماعيل بن بزيع عن أبي الحسن الرضا عليه السلام قال سألته عن الرجل يقرأ في الحمام وينكح فيه؛ قال:

https://www.shiabookspdf.com

https://www.shiabookspdf.com

لا بأس به.

جناب الشیخ علیہ الرحمہ نے محمد بن اسماعیل بن بزیع سے نقل کیا ہے، وہ بیان کرتے ہیں کہ میں نے حضرت امام ابوالحسن الرضا علیہ السلام سے سوال کیا: کیا حمام میں قرآن پڑھا جاسکتا ہے اور کیا بندہ حمام میں بیوی سے مباشرت کرسکتا ہے؟

آپؑ نے فرمایا: کوئی حرج نہیں ہے۔

حدیث نمبر 29/1136

عنه عن أبي جعفر عن الحسين بن علي بن يقطين عن أخيه الحسن عن أبيه علي بن يقطين قال سألت أبا الحسن موسى عليه السلام عن الرجل يقرأ في الحمام وينكح فيه؟ قال: لا بأس به.

جناب الشیخ علیہ الرحمہ نے جناب علی بن یقطین سے نقل کیا ہے، وہ بیان کرتے ہیں کہ میں نے حضرت امام ابوالحسن علیہ السلام سے سوال کیا: کیا حمام میں قرآن کی تلاوت اور بیوی سے مباشرت ہوسکتی ہے؟

https://www.shiabookspdf.com

آپؑ نے فرمایا: کوئی حرج نہیں ہے۔

حدیث نمبر 30/1137

أحمد بن محمد عن الحسن بن محبوب عن عبد الرحمن بن أبي عبد الله قال سألت أبا عبد الله عليه السلام عن الرجل يواقع أهله أينام على ذلك؟ قال: ان الله تعالى يتوفى الانفس في منامها ولا يدري ما يطرقه من البلية إذا فرغ فليغتسل. قلت أيأكل الجنب قبل أن يتوضأ قال: إنا لنكسل ولكن ليغسل يده والوضوء أفضل.

جناب الشیخ علیہ الرحمہ نے جناب عبدالرحمن بن ابی عبداللہ سے نقل کیا ہے، وہ بیان کرتے ہیں کہ میں نے حضرت امام ابوعبداللہ علیہ السلام سے سوال کیا: مرد جو اپنی زوجہ سے ہمبستری کرتا ہے کیا وہ اسی حالت میں سوسکتا ہے؟

آپؑ نے جواب میں اس آیت کی تلاوت فرمائی: اَللّٰهُ يَتَوَفَّى الْاَنْفُسَ حِيْنَ مَوْتِهَا وَالَّتِيْ لَمْ تَمُتْ فِيْ مَنَامِهَا (تحقیق اللہ تعالیٰ روحوں کو نیند میں قبض کر لیتا ہے)۔ اسے کیا معلوم کہ نیند میں اس پر کون سی مصیبت نازل ہوجائے، لہٰذا جب فارغ ہوجائے تو اس کو چاہیے کہ غسل کرے۔

https://www.shiabookspdf.com

https://www.shiabookspdf.com

پھر میں نے عرض کیا: کیا جنب شخص وضو کرنے سے قبل کھا اور پی سکتا ہے؟

آپؑ نے فرمایا: ہم سستی و کاہلی کرتے ہیں لیکن اس کو چاہیے کہ وہ ہاتھوں کو دھوئے اور وضو کرنا افضل ہے۔

﴿حدیث نمبر 31/1138﴾

أحمد بن محمد عن الحسين بن سعيد عن عبد الله بن بحر عن حريز بن عبد الله قال قيل لابي عبد الله عليه السلام الجنب يدهن ثم يغتسل؟ فقال: لا. قال محمد بن الحسن: هذا الخبر محمول على ضرب من الكراهية بدلالة ما قدمناه من الاخبار.

جناب الشیخ رحمۃ اللہ علیہ نے جناب حریز بن عبداللہ سے نقل کیا ہے، وہ بیان کرتا ہے کہ حضرت امام ابوعبداللہ علیہ السلام سے عرض کیا گیا: کیا جنب غسل سے قبل اپنے جسم پر تیل کی مالش کر سکتا ہے؟

آپؑ نے فرمایا: نہیں۔

جناب الشیخ محمد بن الحسن الطوسی رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں کہ اس روایت کو کراہت پر حمل کیا جائے گا اور اس کی دلیل وہ روایات ہیں کہ جو اس سے پہلے ہم ذکر کر چکے ہیں۔

﴿حدیث نمبر 32/1139﴾

أحمد بن محمد عن علي بن الحكم عن عبد الملك بن عتبة الهاشمي قال: سألت أبا الحسن عليه السلام عن المرأة هل يجوز لزوجها التعري والغسل بين يدي خادمها؟ قال: لا بأس ما أحلت له من ذلك ما لم يتعده.

جناب الشیخ رحمۃ اللہ علیہ نے جناب عبدالملک بن عتبہ الہاشمی سے نقل کیا ہے، وہ بیان کرتے ہیں کہ میں نے حضرت امام ابوالحسن علیہ السلام سے سوال کیا: کیا عورت کے لیے اپنے شوہر کے سامنے ننگا ہونا جائز ہے؟

آپؑ نے فرمایا: جو اس کے لیے جائز ہے اس میں کوئی حرج نہیں ہے۔ جب تک وہ حدود سے تجاوز نہ کرے۔

﴿حدیث نمبر 33/1140﴾

عنه عن سعد بن اسماعيل عن أبيه اسماعيل بن عيسى قال سألت الرضا عليه

https://www.shiabookspdf.com

https://www.shiabookspdf.com

السلام عن الخادم يكون له لولد الرجل أو لوالده أو لاهله هل يحل له أن يتجرد بين يديها أم لا؛ قال: أما الولد فلا أرى به بأسا.

جناب الشیخ رحمۃ اللہ علیہ نے جناب سعد بن اسماعیل سے اور انھوں نے اپنے والد اسماعیل بن عیسیٰ سے نقل کیا ہے، وہ بیان کرتے ہیں کہ میں نے امام ابوالحسن الرضا علیہ السلام سے سوال کیا: بندہ کے لیے اپنے بیٹے کی مملوکہ یا اپنے والد کی مملوکہ یا اپنی بیوی کی مملوکہ کے سامنے ننگا ہونا جائز ہے یا نہیں؟

آپؑ نے فرمایا: اپنے بیٹے کی مملوکہ کے سامنے میں کوئی حرج نہیں۔

حدیث نمبر 34/1141

احمد بن محمد بن عيسى عن محمد بن سهل عن أبيه قال سألت أبا الحسن عليه السلام عن الرجل يدع غسل يوم الجمعة ناسيا أو غير ذلك قال: ان كان ناسيا فقد تمت صلاته، وان كان متعمدا فالغسل احب إلى، وان هو فعل فليستغفر الله ولا يعود.

https://www.shiabookspdf.com

جناب الشیخ رحمۃ اللہ علیہ نے جناب محمد بن سہل سے اور انھوں نے والد سہل سے نقل کیا ہے، وہ بیان کرتے ہیں کہ میں نے حضرت امام ابوالحسن علیہ السلام سے سوال کیا: اگر کوئی بندہ غسل جمعہ چھوڑ دے بھول کر یا اس کے علاوہ تو کیا حکم ہے؟

آپؑ نے فرمایا: اگر اس نے بھول کر چھوڑا ہے اور نماز شروع کر چکا ہے تو پھر نماز کو پورا کرے۔

اگر اس نے عمداً چھوڑ دیا ہے تو میں غسل کو زیادہ پسند کرتا ہوں اور اگر وہ کرے گا تو خوب وگرنہ وہ توبہ کرے، طلب استغفار کرے اور دوبارہ ایسا نہ کرے۔

حدیث نمبر 35/1142

ابراهيم بن اسحاق الاحمري عن جماعة عن ابن فضال عن عبد الله بن بكير عن أبيه بكير بن أعين قالت سألت أبا عبد الله عليه السلام في أي الليالي اغتسل في شهر رمضان؛ قال؛ في تسع عشرة وفي احدى وعشرين وفي ثلاث وعشرين والغسل أول الليل، قلت فان نام بعد الغسل قال: هو مثل غسل يوم الجمعة إذا اغتسلت بعد الفجر أجزأك.

جناب الشیخ رحمۃ اللہ علیہ نے جناب بکیر بن اعین سے نقل کیا ہے، وہ بیان کرتے ہیں کہ میں نے حضرت امام

https://www.shiabookspdf.com

https://www.shiabookspdf.com

ابوعبداللہ علیہ السلام سے سوال کیا: مَیں ماہِ مبارک رمضان کی کن راتوں میں غسل کروں؟

آپؑ نے فرمایا: انیس (۱۹)، اکیس (۲۱) اور تیئیس (۲۳) کی راتوں میں رات کے شروع میں۔

میں نے عرض کیا: اگر بندہ غسل کے بعد سو جائے؟

آپؑ نے فرمایا: یہ غسل جمعہ کے دن کے غسل کی مانند ہیں۔ اگر تُو نے فجر کے بعد کرلیا تو تیرے لیے مجزی ہوگا۔ (ایسے ہی اول رات میں اگر غسل کرلیا تو مجزی ہے)۔

https://www.shiabookspdf.com

https://www.shiabookspdf.com

https://www.shiabookspdf.com

باب 18

حمام میں جانا اور اس کے آداب اور سنتیں

حدیث نمبر 1/1143

محمد بن علي بن محبوب عن عدة من أصحابنا عن محمد بن عبد الحميد عن حمزة بن أحمد عن أبي الحسن الاول عليه السلام قال سألته أو سأله غيري عن الحمام قال أدخله بمئزر وغض بصرك ولا تغتسل من البئر التي يجتمع فيها ماء الحمام فانه يسيل فيها ما يغتسل به الجنب وولد الزنا والناصب لنا أهل البيت وهو شرهم.

جناب الشیخ رحمۃ اللہ علیہ نے جناب حمزہ بن احمد سے نقل کیا ہے اور وہ بیان کرتے ہیں کہ میں نے یا میرے علاوہ کسی اور نے حضرت امام ابوالحسن موسیٰ الکاظم علیہ السلام سے حمام میں جانے کے بارے میں سوال کیا۔

https://www.shiabookspdf.com

آپ نے فرمایا: حمام میں چادر باندھ کر داخل ہونا اور اپنی آنکھوں کو جھکا کر رکھو اور جس کنویں میں حمام کا پانی جمع ہوتا ہے اس میں غسل نہ کرو کیونکہ اس میں وہ پانی بھی جاتا ہے جس سے مجنب نے غسل کیا ہوتا ہے اور ولدالزنا نے غسل کیا ہے یا ناصبی نے غسل کیا ہے اور ہم اہل بیت کے ساتھ دشمنی رکھنے والا ناصبی سب سے زیادہ شر اور برا ہے۔

حدیث نمبر 2/1144

أحمد بن أبي عبد الله البرقي عن القاسم بن يحيى عن جده الحسن بن راشد عن أبي بصير عن أبي عبد الله عليه السلام عن أبيه عن آبائه عن أمير المؤمنين عليه وعليهم السلام قال: إذا تعرى أحدكم نظر إليه الشيطان فطمع فيه فاستتروا.

جناب الشیخ رحمۃ اللہ علیہ نے جناب ابوبصیر رحمۃ اللہ علیہ سے نقل کیا ہے اور انھوں نے حضرت امام ابوعبداللہ علیہ السلام نے اپنے والد ماجدؑ اور اجدادؑ سے نقل کیا ہے کہ آپ نے فرمایا: جب تم میں سے کوئی شخص عریاں و ننگا ہوتا ہے اور شیطان اس کی طرف دیکھتا تو اس کو اس بندے کے بارے میں لالچ پیدا ہوجاتا ہے۔ پس تم اپنے آپ کے ستر کا لحاظ رکھو (یعنی پوشیدہ رکھو)۔

https://www.shiabookspdf.com

https://www.shiabookspdf.com

حدیث نمبر 3/1145

محمد بن علی بن محبوب عن علی بن الریان بن الصلت عن الحسن ابن راشد عن بعض أصحابه عن مسمع عن أبی عبد الله علیه السلام عن أمیر المؤمنین صلوات الله علیه انه نهی أن یدخل الرجل الماء إلا بمئزر.

جناب الشیخ رحمۃ اللہ علیہ نے جناب مسمع سے نقل کیا ہے اور انھوں نے حضرت امام ابوعبداللہ علیہ السلام سے نقل کیا ہے اور آپؑ نے امیرالمومنین علی علیہ السلام سے نقل کیا ہے کہ آپؑ نے مرد کے لیے منع کیا ہے کہ حمام میں بغیر چادر کے داخل نہ ہو۔

حدیث نمبر 4/1146

عنه عن الحسن بن علی بن النعمان عن علی بن الحسین ابن الحسن الضریر عن حماد بن عیسٰی عن جعفر عن أبیه عن علی علیهم السلام قال قیل له إن سعید بن عبد الملك یدخل مع جواریه الحمام قال: وما بأس إذا كان علیه وعلیهن الازر لا یكونون عراة كالحمیر ینظر بعضهم إلی سوءة بعض.

جناب الشیخ رحمۃ اللہ علیہ نے جناب حماد بن عیسٰی سے نقل کیا ہے اور انھوں نے امام جعفر صادق علیہ السلام سے اور آپؑ نے اپنے والد ماجدؑ سے اور انھوں نے حضرت امام علی علیہ السلام سے نقل کیا ہے کہ آپؑ کی خدمت میں عرض کیا گیا کہ سعید بن عبدالملک اپنی کنیزوں کے ساتھ حمام میں داخل ہوتا ہے۔

آپؑ نے فرمایا: کوئی حرج نہیں ہے اور اس پر اور کنیزوں پر چادریں ہوں، وہ گدھوں کی مانند ننگی نہ ہوں کہ ایک دوسرے کی شرمگاہ کو دیکھتے رہیں۔

حدیث نمبر 5/1147

عنه عن محمد بن عیسٰی والعباس جمیعا عن سعدان بن مسلم قال كنت فی الحمام فی البیت الاوسط فدخل علی أبو الحسن علیه السلام وعلیه النورة وعلیه ازار فوق النورة فقال السلام علیكم فرددت علیه السلام وبادرت فدخلت إلی البیت الذی فیه الحوض فاغتسلت وخرجت.

https://www.shiabookspdf.com

https://www.shiabookspdf.com

جناب الشیخ رحمہ اللہ نے جناب سعدان بن مسلم سے نقل کیا ہے اور وہ بیان کرتے ہیں کہ میں حمام کے درمیانی کمرے میں تھا۔ پس حضرت امام ابوالحسن علیہ السلام میرے پاس داخل ہوئے اور انھوں نے نورہ استعمال کیا ہوا تھا اور اس نورے کے اوپر چادر تھی۔ پس آپؑ نے کہا: السلام علیکم۔ پس میں نے آپؑ کے سلام کا جواب دیا اور جلدی سے اس کمرے میں داخل ہو گیا جس میں غسل والا حوض تھا۔ پھر میں نے غسل کیا اور باہر آیا۔

حدیث نمبر 6/1148

عنه عن علي بن السندي عن حماد عن شعيب عن أبي بصير قال قلت لابي عبد الله عليه السلام يغتسل الرجل بارزا؟ فقال: إذا لم يره احد فلا بأس.

جناب الشیخ رحمہ اللہ نے جناب ابوبصیر رحمہ اللہ سے نقل کیا ہے، وہ بیان کرتے ہیں کہ میں نے حضرت امام ابوعبداللہ علیہ السلام سے عرض کیا: بندے کا ننگا ہو کر غسل کرنے کا کیا حکم ہے؟

آپؑ نے فرمایا: اگر کوئی اس کو دیکھنے والا نہیں تو کوئی حرج نہیں ہے۔

https://www.shiabookspdf.com

حدیث نمبر 7/1149

عنه عن العباس عن حماد عن حريز عن أبي عبد الله عليه السلام قال: لا ينظر الرجل إلى عورة أخيه.

جناب الشیخ رحمہ اللہ نے جناب حریز سے نقل کیا ہے اور انھوں نے حضرت امام ابوعبداللہ علیہ السلام سے نقل کیا ہے کہ آپؑ نے فرمایا: کسی مرد کے لیے جائز نہیں کہ وہ اپنے بھائی کی شرمگاہ پر نظر کرے۔

حدیث نمبر 8/1150

عنه عن العباس عن علي بن اسماعيل عن محمد بن حكيم قال: الميثمي لا أعلمه إلا قال رأيت أبا عبد الله عليه السلام أو من رآه متجردا وعلى عورته ثوب فقال: ان الفخذ ليست من العورة.

جناب الشیخ رحمہ اللہ نے جناب محمد بن حکیم سے نقل کیا ہے، وہ بیان کرتے ہیں کہ جناب المیثمی نے بیان کیا ہے

https://www.shiabookspdf.com

https://www.shiabookspdf.com

کہ میں نہیں جانتا مگر یہ کہ اس نے کہا کہ میں نے حضرت امام ابوعبداللہ علیہ السلام کو دیکھا یا اس بندے کو کہ جس نے آپ کو دیکھا کہ آپ کا جسم ننگا تھا اور آپ کی شرمگاہ پر کپڑا تھا۔ پھر آپ نے فرمایا: ران شرمگاہ کا حصّہ نہیں ہے۔

حدیث نمبر 9/1151

أحمد بن محمد عن ابي يحيى الواسطي عن بعض أصحابه عن أبي الحسن الماضي عليه السلام قال: العورة عورتان القبل والدبر ، والدبر مستور بالاليين فإذا سترت القضيب والبيضتين فقد سترت العورة.

جناب الشیخ رحمۃ اللہ علیہ نے جناب احمد بن محمد سے اور انھوں نے ابویحییٰ الواسطی سے اور انھوں نے اپنے بعض اصحاب سے نقل کیا ہے اور انھوں نے حضرت امام ابوالحسن علیہ السلام سے نقل کیا ہے کہ آپ نے فرمایا: شرمگاہ دو ہیں آگے اور پیچھے والی۔ پیچھے والی دونوں رانوں و سرین کے درمیان پوشیدہ ہوتی ہے۔ پس جب تو اپنے آلہ تناسل اور دونوں خصیوں کو چھپا لیا پس دونوں نے اپنی شرمگاہ کو چھپا لیا ہے۔

https://www.shiabookspdf.com

مومن کی شرمگاہ مومن پر حرام ہے

حدیث نمبر 10/1152

عنه عن البرقي عن ابن سنان عن حذيفة بن منصور قال قلت لابي عبد الله عليه السلام شيء يقوله الناس عورة المؤمن عَلَى المؤمن حرام فقال: ليس حيث يذهبون إنما عنى عورة المؤمن أن يزل زلة أو يتكلم بشيء يعاب عليه فيحفظ عليه ليعيره به يوما ما.

جناب الشیخ رحمۃ اللہ علیہ نے جناب حذیفہ بن منصور سے نقل کیا ہے ، وہ بیان کرتے ہیں کہ میں نے حضرت امام ابوعبداللہ علیہ السلام سے عرض کیا: لوگ یہ شے بہت کہتے ہیں: عورة المومن علی المومن حرام ، یعنی "ایک مومن کی شرمگاہ دوسرے پر حرام ہے" اس سے کیا مراد ہے؟

آپ نے فرمایا: جو لوگ مراد لیتے ہیں وہ نہیں ہے۔ مومن کی عورت (شرمگاہ) سے مراد مومن کی لغزش یا کوئی معیوب بات کو محفوظ رکھے تا کہ کسی دن اس کو ظاہر کر کے مومن کی توہین کی جائے۔

https://www.shiabookspdf.com

https://www.shiabookspdf.com

حدیث نمبر 11/1153

محمد بن علی بن محبوب عن محمد بن عیسٰی عن الحسن ابن علی عن عبد الله بن سنان قال سألته عن عورة المؤمن عَلَى المؤمن حرام فقال: نعم فقلت أعني سفليه؛ فقال: ليس حيث تذهب إنما هو اذاعة سره.

جناب الشیخ علیہ الرحمہ نے جناب عبداللہ بن سنان سے نقل کیا ہے، وہ بیان کرتے ہیں کہ میں نے حضرت امام ابوعبداللہ علیہ السلام سے اس کے بارے میں سوال کیا: "مومن کی عورت (شرمگاہ) مومن پر حرام ہے" اس سے کیا مراد ہے؟

آپؑ نے فرمایا: ہاں، حرام ہے۔

میں نے عرض کیا: کیا اس سے مراد نچلا حصہ ہے؟

آپؑ نے فرمایا: اس سے مراد وہ نہیں جس طرف تم جارہے ہو بلکہ اس سے مراد ہے مومن کے راز کو ظاہر کرنا (تاکہ وہ رُسوا ہو جائے)۔

https://www.shiabookspdf.com

حدیث نمبر 12/1154

عنه عن محمد بن عیسٰی عن محمد بن سنان عن الحسین ابن المختار عن زيد الشحام عن أبي عبد الله عليه السلام في عورة المؤمن عَلَى المؤمن حرام فقال: ليس أن يكشف فترى منه شيئاً إنما هو ان تزرى عليه أو تعيبه.

جناب الشیخ علیہ الرحمہ نے جناب زید الشحام سے نقل کیا ہے اور انھوں نے حضرت امام ابوعبداللہ علیہ السلام سے نقل کیا کہ مومن کی عورت مومن پر حرام ہے سے کیا مراد ہے؟

آپؑ نے فرمایا: اس سے مراد یہ نہیں ہے کہ مومن کی شرمگاہ سے کپڑا ہٹ جائے اور وہ ظاہر ہو جائے اور اس کو دیکھ لیا جائے بلکہ اس سے مراد مومن پر نکتہ چینی کرنا اور اس کے عیب بیان کرنا ہے۔

حدیث نمبر 13/1155

أحمد بن محمد عن الحسن بن علي بن يقطين عن أخيه الحسين عن أبيه علي بن يقطين عن أبي الحسن عليه السلام قال: سألته عن الرجل يقرأ في الحمام وينكح فيه قال: لا بأس به.

https://www.shiabookspdf.com

https://www.shiabookspdf.com

جناب الشیخ رحمۃ اللہ علیہ نے جناب علی بن یقطین سے نقل کیا ہے، وہ بیان کرتے ہیں کہ میں نے حضرت امام ابوالحسن علیہ السلام سے حمام میں قرآن کی تلاوت اور زوجہ سے مباشرت کرنے کے بارے میں سوال کیا۔

آپؑ نے فرمایا: کوئی حرج نہیں ہے۔

حدیث نمبر 14/1156

علی بن مهزیار عن عمرو بن ابراهیم عن خلف بن حماد عن هارون بن حکیم الارقط خال أبي عبد الله علیه السلام قال أتیته في حاجة وأصبته في الحمام یطلي فذكرت له حاجتي فقال: الا تطلي؛ فقلت إنما عهدي به أول من أمس فقال: أطل فان النورة طهورا.

جناب الشیخ رحمۃ اللہ علیہ نے جناب ہارون بن حکیم ارقط جو کہ امام ابوعبداللہ علیہ السلام کے ماموں تھے ان سے نقل کیا ہے اور وہ بیان کرتے ہیں کہ میں کسی ضرورت و حاجت کی وجہ سے امامؑ کی خدمت میں حاضر ہوا تو میں نے آپؑ کو حمام میں پایا کہ آپؑ نورہ لگا رہے تھے۔ میں نے وہیں آپؑ کے سامنے اپنی حاجت کو بیان کیا۔

https://www.shiabookspdf.com

پھر آپؑ نے فرمایا: کیا آپؑ نورہ نہیں لگائیں گے؟

میں نے عرض کیا: میں نے دو دن قبل لگایا تھا۔

آپؑ نے فرمایا: نورہ لگاؤ کیونکہ نورہ ایک طہارت ہے۔

حدیث نمبر 15/1157

أحمد بن محمد عن ابن أبي عمیر عن بعض أصحابنا عن أبي عبد الله علیه السلام قال: السنة في النورة في خمسة عشر فان اتت علیك عشرون یوما ولیس عندك شیء فاستقرض عَلَى الله.

جناب الشیخ رحمۃ اللہ علیہ نے جناب ابن ابی عمیر سے نقل کیا ہے اور انھوں نے بعض اصحاب سے نقل کیا ہے اور انھوں نے حضرت امام ابوعبداللہ علیہ السلام سے نقل کیا ہے کہ آپؑ نے فرمایا: پندرہ دن میں ایک دفعہ نورہ لگانا سنت ہے اور اگر بیس دن گزر جائیں اور تیرے پاس پیسے نہ ہوں تو قرض لے کر نورہ استعمال کرو۔ اس قرض کو اللہ تعالیٰ اُتار دے گا۔

https://www.shiabookspdf.com

https://www.shiabookspdf.com

حدیث نمبر 16/1158

محمد بن علی بن محبوب عن یعقوب بن یزید عن الحجال عن أبان قال قال أبو عبد الله علیه السلام القوا: عنکم الشعر فانه یحسن.

جناب الشیخ رحمۃ اللہ علیہ نے جناب ابان سے نقل کیا ہے اور انھوں نے بیان کیا ہے کہ حضرت امام ابوعبداللہ علیہ السلام نے فرمایا: اپنے زیرناف بالوں کو اتارو کیونکہ یہ اچھا ہے (ایک اور روایت میں ہے کہ یہ نجس ہیں)۔

حدیث نمبر 17/1159

أحمد بن محمد عن البرقی عن ابن أبی عمیر عن هشام ابن الحکم وحفص أن أبا عبد الله علیه السلام کان یطلی ابطیه بالنورة فی الحمام.

جناب الشیخ رحمۃ اللہ علیہ نے جناب حفص سے نقل کیا ہے اور وہ بیان کرتے ہیں کہ حضرت امام ابوعبداللہ علیہ السلام نے اپنی بغلوں کے بال نورہ سے حمام میں اُتارا کرتے تھے۔

https://www.shiabookspdf.com

حدیث نمبر 18/1160

محمد بن علی بن محبوب عن أبی اسحاق النهاوندی عن أبی عبد الله البرقی عن عثمان بن عیسٰی عن اسحاق بن عبد العزیز عن رجل ذکره عن أبی عبد الله علیه السلام قال قلت له انا نکون فی طریق مکة نرید الاحرام ولا یکون معنا نخالة نتدلك بها من النورة فنتدلك بالدقیق فیدخلنی بذلك ما الله به علیم. قال: مخافة الاسراف به؟ فقلت نعم فقال: لیس فیما یصلح البدن اسراف انا ربما أمرت بالنقی یلت بالزیت فأتدلك به، وانما الاسراف فیما أتلف المال وأضر بالبدن.

جناب الشیخ رحمۃ اللہ علیہ نے جناب اسحاق بن عبدالعزیز سے اور اس نے ایک بندے سے نقل کیا ہے، وہ بیان کرتے ہیں کہ میں نے حضرت امام ابوعبداللہ علیہ السلام سے عرض کیا: ہم مکہ کے راستے میں تھے اور ہم نے احرام باندھنا چاہا تو ہم نے نورہ استعمال کیا اور پھر ہمارے پاس چھان بورا نہیں تھا تاکہ اس کے ذریعے نورہ پر مالش کرتے۔ ہم نے آٹے کے ساتھ نورہ کو رگڑا تو خدا جانتا ہے کہ میرے دل میں ایک چیز داخل ہوئی۔

https://www.shiabookspdf.com

https://www.shiabookspdf.com

آپؑ نے فرمایا: تمھیں یہ خوف لاحق ہوا ہوگا کہ ایسا نہ ہو کہ یہ اسراف ہو؟

میں نے عرض کیا: جی ہاں! یہ ہی خیال آیا۔

آپؑ نے فرمایا: جو چیز بدن کی اصلاح کے لیے ہے وہ اسراف نہیں ہوتی۔ میں خود بعض اوقات اس کو زیتون کے تیل کے ساتھ ملا کر لگاتا ہوں اور اس سے رگڑتا ہوں۔ اسراف وہ ہے جس سے مال تلف ہو اور بدن کو نقصان وضرر ہو۔

نورہ کے بعد مہندی لگانا

حدیث نمبر 19/1161

عنه عن أبي اسحاق ابراهيم عن أبي احمد اسحاق بن اسماعيل عن العباس بن أبي العباس عن عبدوس بن ابراهيم عن أبي عبد الله عليه السلام قال: الحناء يذهب بالسهك ويزيد في ماء الوجه ويطيب النكهة ويحسن الولد، وقال: من اطلى في الحمام فتدلك بالحناء من قرنه إلى قدمه نفي عنه الفقر، وقال: رأيت أبا جعفر الثاني عليه السلام قد خرج من الحمام وهو من قرنه إلى قدميه مثل الورد من أثر الحناء.

https://www.shiabookspdf.com

جناب الشیخ رحمۃ اللہ علیہ نے جناب عبدوس بن ابراہیم سے نقل کیا ہے اور انھوں نے حضرت امام ابوعبداللہ علیہ السلام سے نقل کیا ہے کہ آپؑ نے فرمایا: مہندی لگانے سے بدبو ختم ہو جاتی ہے اور چہرے کی رونق میں اضافہ ہوتا ہے اور خوشبودار ہو جاتا ہے اور اولاد خوبصورت ہوتی ہے۔

آپؑ نے مزید فرمایا: جو بندہ حمام میں نورہ لگائے پس وہ سر سے قدموں تک جسم پر مہندی لگائے، اس سے فقر دُور ہوتا ہے۔

راوی بیان کرتا ہے کہ میں نے حضرت امام ابوجعفر الثانی علیہ السلام کو دیکھا کہ آپ حمام سے باہر تشریف لا رہے تھے اور آپ سر سے قدموں تک مہندی کے لگانے کی وجہ سے گلاب کے پھول کی مانند سرخ تھے۔

موٹا ہونے کے لیے ناغہ کے ساتھ حمام جاؤ (غسل کرو)

حدیث نمبر 20/1162

عنه عن معاوية بن حكيم عن سليمان بن جعفر الجعفري قال مرضت حتى ذهب لحمي

https://www.shiabookspdf.com

https://www.shiabookspdf.com

قد خلت على الرضا عليه السلام فقال: يسرك ان يعود اليك لحمك؛ فقلت: نعم، فقال: الزم الحمام غبا فانه يعود اليك لحمك واياك أن تدمنه فان ادمانه يورث السل.

جناب الشیخ رحمۃ اللہ علیہ نے جناب سلیمان بن جعفر جعفری سے نقل کیا ہے، وہ بیان کرتے ہیں کہ ایک دفعہ میں بیمار ہوگیا اور اس کے بعد میں بہت لاغر اور کمزوری ہوگئی۔ میرا گوشت ختم ہوگیا۔ میں حضرت امام رضا علیہ السلام کی خدمت میں حاضر ہوا تو آپؑ نے فرمایا: کیا تو چاہتا ہے کہ تیرا گوشت واپس آجائے؟ (یعنی موٹے ہوجاؤ)

میں نے عرض کیا: جی ہاں۔

آپؑ نے فرمایا: تم ناغہ کے ساتھ حمام کرنے کو اپنے لیے لازم قرار دو۔ (یعنی ایک دن چھوڑ کر غسل کرنا شروع کردو)۔ تمھارا گوشت واپس آجائے گا۔ ہر روز غسل کرنے سے بچو، ہر روز نہانے سے سل کی بیماری ہوجاتی ہے۔

حدیث نمبر 21/1163

عنه عن أيوب بن نوح عن عباس بن عامر عن ربيع ابن محمد قال: سمعت أبا عبد الله عليه السلام وذكر الحمام فقال: اياكم والخزف فانها تنكي الجسد عليكم بالخرق.

https://www.shiabookspdf.com

جناب الشیخ رحمۃ اللہ علیہ نے جناب ربیع بن محمد سے نقل کیا ہے اور وہ بیان کرتے ہیں کہ میں نے حضرت امام ابوعبداللہ علیہ السلام سے سنا، آپؑ نے حمام کے احکام بیان کرتے ہوئے فرمایا: اپنے جسم کو ٹھیکری سے رگڑنے سے بچو۔ یہ جسم کو کمزور کردیتی ہے۔ تمھارے لیے لازم ہے کہ کپڑے سے رگڑو۔

خضاب لگا کر زوجہ سے مباشرت نہ کرو

حدیث نمبر 22/1164

أحمد بن محمد عن ابن أبي عمير عن اسلم مولى علي بن يقطين قال: اردت ان اكتب إلى أبي الحسن عليه السلام أسأله يتنور الرجل وهو جنب؛ قال فكتب لي ابتداءا: النورة تزيد الجنب نظافة ولكن لا يجامع الرجل مختضبا ولا تجامع امرأة مختضبة.

جناب الشیخ رحمۃ اللہ علیہ نے جناب علی بن یقطین سے نقل کیا ہے، وہ بیان کرتے ہیں کہ میں نے حضرت امام ابوالحسن علیہ السلام کی طرف خط لکھا اور آپؑ سے سوال کیا کہ کیا مجنب شخص نورہ لگا سکتا ہے؟

https://www.shiabookspdf.com

https://www.shiabookspdf.com

آپؑ نے فرمایا: بجب شخص کا نورہ لگانا نظافت و پاکیزگی کو زیادہ کرتا ہے لیکن خضاب لگا کر مرد بیوی سے مباشرت نہ کرے اور نہ ہی عورت خضاب لگا کر مباشرت کروائے۔

حدیث نمبر 23/1165

محمد بن علی بن محبوب عن الحسن بن علی عن عبد الله ابن المغيرة عن عبيس بن هشام عن كرام عن أبي بصير قال سألته عن القراءة في الحمام فقال: إذا كان عليك أزار فاقرأ القرآن إن شئت كله.

جناب الشیخ رحمۃ اللہ علیہ نے جناب ابوبصیر رحمۃ اللہ علیہ سے نقل کیا ہے، وہ بیان کرتے ہیں کہ میں نے حضرت امام علیہ السلام سے حمام میں قرآن کی تلاوت کرنے کے بارے میں سوال کیا۔

آپؑ نے فرمایا: اگر تُو نے چادر باندھی ہوئی ہے تو پھر جس قدر چاہو تلاوت کرو۔ خواہ سارا قرآن پڑھنا چاہو تو پڑھو۔

https://www.shiabookspdf.com

حدیث نمبر 24/1166

عنه عن محمد بن الحسين عن محمد بن عبد الله بن زرارة عن عيسى بن عبد الله الهاشمي عن جده عن علي عليه السلام قال دخل علي عليه السلام وعمر الحمام فقال عمر: بئس البيت الحمام يكثر فيه العناء ويقل فيه الحياء فقال علي عليه السلام: نعم البيت الحمام يذهب الاذى ويذكر بالنّار.

جناب الشیخ رحمۃ اللہ علیہ نے جناب عیسیٰ بن عبداللہ الہاشمی نے اپنے دادا سے نقل کیا ہے اور انھوں نے حضرت علی علیہ السلام سے نقل کیا کہ ایک مرتبہ آپؑ اور عمر دونوں حمام میں داخل ہوئے تو عمر نے کہا: حمام کس قدر بُرا گھر ہے کہ جس میں مہندی زیادہ اور حیاو شرم کم ہے۔

حضرت علی علیہ السلام نے فرمایا: کس قدر اچھا گھر حمام ہے جو اذیت کو دُور کرتا ہے اور جہنم کی یاد دلاتا ہے۔

حدیث نمبر 25/1167

وعنه قال: مر رسول الله صلى الله عليه وآله بمكان بالمباطع فقال: نعم موطع الحمام.

https://www.shiabookspdf.com

https://www.shiabookspdf.com

جناب الشیخ علیہ الرحمہ نے نیز حضرت علی علیہ السلام سے نقل کیا ہے کہ آپؑ نے فرمایا: رسول خدا صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم ایک جگہ سے گزرے جہاں حمام میں نشتر لگائے جاتے ہیں۔ آپؑ نے فرمایا: بہترین جگہ حمام ہے۔

حدیث نمبر 26/1168

الحسين بن سعيد عن صفوان بن يحيى عن منصور بن حازم عن بكر بن حبيب عن أبي جعفر عليه السلام قال: ماء الحمام لا بأس به إذا كانت له مادة.

جناب الشیخ علیہ الرحمہ نے جناب بکر بن حبیب سے نقل کیا ہے اور اس نے حضرت امام ابوجعفر علیہ السلام سے نقل کیا ہے کہ آپؑ نے فرمایا: حمام کے پانی کا اگر ذخیرہ ہو تو اس میں کوئی حرج نہیں ہے۔

حدیث نمبر 27/1169

على بن مهزيار عن محمد بن اسماعيل قال: سمعت رجلا يقول لابي عبد الله عليه السلام إني ادخل الحمام في السحر وفيه الجنب وغير ذلك فاقوم اغتسل فينتضح على بعد ما افرغ من مائهم قال: أليس هو جار؟ قلت: بلى قال: لا بأس.

جناب الشیخ علیہ الرحمہ نے جناب محمد بن اسماعیل سے نقل کیا ہے، وہ بیان کرتے ہیں کہ میں نے سنا کہ ایک بندہ امام ابوعبداللہ علیہ السلام سے عرض کر رہا تھا: میں سحر کے وقت حمام میں داخل ہوا۔ اس میں مجنب شخص تھا اور اس کے علاوہ بھی تھا۔ پس میں کھڑا ہو گیا اور میں نے غسل کیا۔ جب ان کے پانی سے فارغ ہو گیا تو پھر اپنے جسم پر دوبارہ پانی ڈالا۔

آپؑ نے فرمایا: کیا اس کا پانی جاری نہیں تھا؟

اس نے عرض کیا: کیوں نہیں۔

آپؑ نے فرمایا: کوئی حرج نہیں ہے۔

حدیث نمبر 28/1170

أحمد بن محمد عن عبد الرحمن بن أبي نجران عن داود ابن سرحان قال قلت: لابي عبد الله عليه السلام ما تقول في ماء الحمام؟ قال: هو بمنزلة الماء الجاري.

https://www.shiabookspdf.com

https://www.shiabookspdf.com

جناب الشیخ رحمۃ اللہ علیہ نے جناب داؤد بن سرحان سے نقل کیا، وہ بیان کرتے ہیں کہ میں نے حضرت امام ابوعبداللہ علیہ السلام سے عرض کیا: آپ حمام کے پانی کے بارے میں کیا فرماتے ہیں؟

آپؑ نے فرمایا: جاری پانی کی منزلت پر ہے۔

حدیث نمبر 29/1171

عنه عن أبي يحيى الواسطي عن بعض أصحابه عن أبي الحسن الهاشمي قال سئل عن الرجال يقومون عَلَى الحوض في الحمام لا اعرف اليهودي من النصراني ولا الجنب من غير الجنب قال: تغتسل منه ولا تغتسل من ماء آخر فانه طهور، وعن الرجل يدخل الحمام وهو جنب فيمس الماء من غير أن يغسلها قال: لا بأس، وقال ادخل الحمام فاغتسل فيصيب جسدي بعد الغسل جنبا أو غير جنب قال: لا بأس.

جناب الشیخ رحمۃ اللہ علیہ نے ابویحییٰ الواسطی سے نقل کیا اور انھوں نے بعض اصحاب سے اور انھوں نے ابوالحسن الہاشمی سے نقل کیا ہے، وہ بیان کرتے ہیں کہ آپ سے سوال کیا گیا: چند بندے حمام کے حوض پر کھڑے ہیں۔ میں نہیں جانتا کہ ان میں یہودی کون ہے؟ نصرانی کون ہے؟ مجنب اور غیر مجنب کون ہے؟

آپؑ نے فرمایا: تم اس حوض سے غسل کرو، کسی دوسرے پانی سے غسل نہ کرو کیونکہ وہ پانی پاک ہے۔

پھر آپؑ سے سوال ہوا: بندہ حمام میں داخل ہوتا ہے اور وہ مجنب ہے اور وہ ہاتھ کو دھوئے بغیر پانی مَس کرتا ہے؟

آپؑ نے فرمایا: کوئی حرج نہیں ہے۔

پھر اس نے عرض کیا: میں حمام میں داخل ہوا ہوں۔ پھر میں نے غسل کیا اور میرے غسل کرنے کے بعد میرے جسم کو مجنب لگ گیا ہے یا کوئی اور لگ گیا ہے؟

آپؑ نے فرمایا: کوئی حرج نہیں ہے۔

حدیث نمبر 30/1172

الحسين بن سعيد عن ابن أبي عمير عن ابي أيوب عن محمد ابن مسلم قال قلت لابي عبد الله عليه السلام الحمام يغتسل فيه الجنب وغيره اغتسل من مائه؛ قال: نعم لا بأس

https://www.shiabookspdf.com

https://www.shiabookspdf.com

أن يغتسل منه الجنب ولقد اغتسلت فيه ثم جئت فغسلت رجلي وما غسلتهما إلا مما لزق بهما من التراب.

جناب الشیخ علیہ الرحمہ نے جناب محمد بن مسلم سے نقل کیا ہے، وہ بیان کرتے ہیں کہ میں نے حضرت امام ابوعبداللہ علیہ السلام سے عرض کیا: حمام میں جنب غسل کرے تو کیا اس میں غیر جنب غسل کرسکتا ہے؟

آپؑ نے فرمایا: جس میں جنب غسل کرے اس میں کوئی حرج نہیں۔ میں بھی اس سے غسل کرلیتا ہوں۔ پھر اپنے قدموں کو دھو لیتا ہوں اور میرا قدموں کو دھونا اس کیچڑ کی وجہ سے ہوتا تھا جو قدموں کو لگ جاتی تھی۔

حدیث نمبر 31/1173

عنه عن ابن أبي عمير عن فضالة عن جميل بن دراج عن محمد بن مسلم قال رأيت: أبا جعفر عليه السلام جائيا من الحمام وبينه وبين داره قذر فقال: لولا ما بيني وبين داري ما غسلت رجلي ولا نحيت ماء الحمام.

https://www.shiabookspdf.com

جناب الشیخ علیہ الرحمہ نے جناب محمد بن مسلم سے نقل کیا ہے اور وہ بیان کرتے ہیں کہ میں نے حضرت امام ابوجعفر علیہ السلام کو دیکھا کہ آپؑ حمام سے پیدل آرہے تھے اور حمام اور آپؑ کے درمیان میں نجس جگہ تھی۔

آپؑ نے فرمایا: اگر میرے اور میرے گھر کے درمیان یہ نجاست نہ ہوتی تو میں اپنے قدموں کو نہ دھوتا اور نہ ہی حمام کے پانی کو زائل کرتا۔

حدیث نمبر 32/1174

عنه عن صفوان عن ابن بكير عن زرارة قال: رأيت أبا جعفر عليه السلام يخرج من الحمام فيمضي كما هو لا يغسل رجليه حتى يصلي.

جناب الشیخ علیہ الرحمہ نے جناب زرارہ سے نقل کیا ہے، وہ بیان کرتے ہیں کہ میں نے حضرت امام ابوجعفر علیہ السلام کو دیکھا کہ حمام سے نکلے اور چلتے ہوئے آئے اور قدموں کو دھوئے بغیر ہی آپؑ نے نماز پڑھی۔

حدیث نمبر 33/1175

فاما ما رواه الحسين بن سعيد عن صفوان عن العلاء عن محمد بن مسلم عن احدهما

https://www.shiabookspdf.com

https://www.shiabookspdf.com

عليه السلام قال: سألته عن ماء الحمام فقال: ادخله بإزار ولا تغتسل من ماء آخر إلا أن يكون فيه جنب أو يكثر أهله فلا تدري فيهم جنب أم لا. فهذا الخبر محمول على انه إذا لم يكن الماء له مادة فانه إذا كان كذلك فمباشرة الجنب له تفسده.

جناب الشیخ رحمۃ اللہ علیہ نے بیان کرتے ہیں اور وہ روایت جو جناب محمد بن مسلم نے امام محمد باقر یا امام صادق علیہ السلام سے نقل کی ہے جس میں وہ بیان کرتے ہیں کہ میں نے آپؑ سے حمام کے پانی کے بارے میں سوال کیا۔

آپؑ نے فرمایا: اس میں چادر باندھ کر داخل ہو جاؤ اور اس سے غسل کرو اور کسی دوسرے پانی سے غسل نہ کرو مگر اس صورت میں کہ جب اس میں کوئی مجب غسل کر جائے یا اس سے زیادہ لوگ غسل کریں اور معلوم نہ ہو کہ ان میں کوئی مجب ہے یا نہیں۔

جناب الشیخ الطوسی رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں: اس روایت کو اس پر حمل کریں گے کہ جب حمام کے پانی کا کوئی ذخیرہ موجود نہ ہو۔ اگر کوئی ذخیرہ نہ ہو اور اس کو مجب لگ جائے تو وہ پانی فاسد ہو جائے گا ورنہ نہیں۔ اور اس پر دلیل ذیل میں ہے۔

https://www.shiabookspdf.com

حدیث نمبر 34/1176

أحمد بن محمد عن أبي يحيى الواسطي عن بعض أصحابنا عن أبي الحسن الماضي عليه السلام قال: سئل عن مجتمع الماء في الحمام من غسالة الناس يصيب الثوب قال: لا بأس.

جناب الشیخ رحمۃ اللہ علیہ نے جناب ابویحییٰ الواسطی سے نقل کیا ہے اور انھوں نے بعض اصحاب سے اور انھوں نے امام ابوالحسن علیہ السلام سے نقل کیا ہے کہ آپؑ سے سوال ہوا کہ حمام کے پانی کا ذخیرہ موجود ہو اور اس کے غسالہ بندے کے کپڑوں کو لگ جائے تو اس کے لیے کیا حکم ہے؟

آپؑ نے فرمایا: کوئی حرج نہیں۔

حدیث نمبر 35/1177

علي بن ابراهيم عن أبيه عن الحسن بن أبي الحسين الفارسي عن سليمان بن جعفر بن اسماعيل بن أبي زياد عن أبي عبد الله عليه السلام قال قال رسول الله صلى الله عليه

https://www.shiabookspdf.com

https://www.shiabookspdf.com

وآله: الماء الذی یسخن فی الشمس لا توضؤا به ولا تغسلوا به ولا تعجنوا به فانه یورث البرص.

جناب الشیخ رحمہ اللہ نے جناب اسماعیل بن زیاد سے نقل کیا اور انھوں نے امام ابوعبداللہ علیہ السلام سے نقل کیا ہے کہ آپؑ نے فرمایا: رسول خدا صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا: وہ پانی جو دھوپ میں گرم ہو جائے اس سے وضو نہ کرو اور نہ ہی غسل کرو اور نہ ہی اس کے ذریعے آٹا گوندھو کیونکہ یہ برص کا موجب بنتا ہے۔

https://www.shiabookspdf.com

https://www.shiabookspdf.com

https://www.shiabookspdf.com

باب 19

حیض واستحاضہ اور نفاس کا باب

حدیث نمبر 1/1178

أحمد بن محمد عن عثمان بن عيسى عن سماعة بن مهران قال: سألته عن الجارية البكر أول ما تحيض تقعد في الشهر يومين وفي الشهر ثلاثة أيام يختلف عليها لا يكون طمثها في الشهر عدة ايام سواء قال: فلها أن تجلس وتدع الصلاة ما دامت ترى الدم ما لم تجز العشرة فإذا اتفق شهران عدة أيام سواء فتلك أيامها.

جناب الشیخ رحمہ اللہ نے جناب سماعہ بن مہران سے نقل کیا ہے، وہ بیان کرتے ہیں کہ میں نے آپ سے ایک کنواری لڑکی کے بارے میں سوال کیا جو پہلی مرتبہ خون دیکھ رہی ہے اور اس کو ایک ماہ دو دن خون آئے اور دوسرے ماہ تین دن آئے اور اس کے ایام مختلف ہیں اور اس کا حیض کسی ماہ میں برابر ایک جیسے دن نہیں ہے تو وہ کیا کرے؟

آپؑ نے فرمایا: وہ بیٹھ جائے اور جب تک وہ خون دیکھتی ہے وہ نماز کو ترک کردے بشرطیکہ اس کے خون کے ایام دس دن سے تجاوز نہ کریں۔ پس اگر اس کے دو ماہ کے ایام برابر ہوں تو وہ ایام اس کے حیض کے ہوں گے یعنی اس کی عادت کے ہوجائیں گے۔

حدیث نمبر 2/1179

الحسين بن سعيد عن ابن أبي عمير عن يونس بن يعقوب قال قلت: لابي عبد الله عليه السلام المرأة ترى الدم ثلاثة أيام أو أربعة قال: تدع الصلاة، قلت فانها ترى الطهر ثلاثة أيام أو أربعة قال: تصلى، قلت فانها ترى الدم ثلاثة أيام أو أربعة أيام قال: تدع الصلاة: قلت فانها ترى الطهر ثلاثة أيام أو اربعة قال: تصلى، قلت فانها

https://www.shiabookspdf.com

https://www.shiabookspdf.com

تری الدم ثلاثة أيام أو أربعة ايام قال: تدع الصلاة تصنع ما بينها وبين شهر فان انقطع عنها والا فهي بمنزلة المستحاضة.

جناب الشیخ علیہ الرحمہ نے جناب یونس بن یعقوب سے نقل کیا ہے، وہ بیان کرتے ہیں کہ میں نے حضرت امام ابوعبداللہ علیہ السلام سے عرض کیا: ایک عورت تین یا چار دن خون دیکھتی ہے تو اس کے لیے کیا حکم ہے؟

آپؑ نے فرمایا: وہ نماز چھوڑ دے۔

پھر میں نے عرض کیا: پھر وہ عورت تین یا چار دن پاکی کو دیکھتی ہے؟

آپؑ نے فرمایا: وہ نماز پڑھے۔

میں نے عرض کیا: پھر وہ تین یا چار دن خون دیکھتی ہے؟

آپؑ نے فرمایا: وہ نماز ترک کردے۔

میں نے عرض کیا: پھر وہ تین یا چار دن پاکی کو دیکھتی ہے؟

آپؑ نے فرمایا: وہ نماز پڑھے۔

https://www.shiabookspdf.com

میں نے عرض کیا: وہ پھر تین یا چار دن خون دیکھتی ہے؟

آپؑ نے فرمایا: وہ نماز کو ترک کردے اور اسی طرح کرتی رہے یہاں تک کہ پورا ماہ ہوجائے۔ پھر بھی اگر وہ خون کو دیکھتی ہے تو پھر وہ اپنے آپ کو مستحاضہ قرار دے۔

حدیث نمبر 3/1180

سعد بن عبد الله عن السندي بن محمد البزاز عن يونس بن يعقوب عن أبي بصير قال سألت أبا عبد الله عليه السلام عن المرأة ترى الدم خمسة أيام والطهر خمسة أيام وترى الدم أربعة أيام وترى الطهر ستة أيام فقال: ان رأت الدم لم تصل وان رأت الطهر صلت ما بينها وبين ثلاثين يوما، فإذا تمت الثلاثون يوما فرأت دما صبيبا اغتسلت واستثفرت واحتشت بالكرسف في وقت كل صلاة فإذا رأت صفرة توضأت.

جناب الشیخ علیہ الرحمہ نے جناب ابوبصیر علیہ الرحمہ سے نقل کیا ہے، وہ بیان کرتے ہیں کہ میں نے حضرت امام ابوعبداللہ علیہ السلام سے ایک عورت کے بارے میں سوال کیا جو پانچ دن خون دیکھتی ہے اور پانچ دن پاکی۔ پھر وہ چار

https://www.shiabookspdf.com

https://www.shiabookspdf.com

دن خون دیکھتی ہے اور چھ دن پاکی تو اس کے لیے کیا حکم ہے؟

آپؑ نے فرمایا: اگر خون دیکھے تو نماز ترک کردے اور جب پاکی کو دیکھے تو نماز پڑھے اور اس طرح تیس دن تک کرے۔ پس اگر اس کے تیس دن یوں پورے ہو جائیں اور وہ پھر خون دیکھے پھر وہ ہر نماز کے لیے غسل کرے اور اپنی شرمگاہ میں روئی رکھے اور نماز پڑھے (یعنی مستحاضہ عورت کے احکام پر عمل کرے) اور جب وہ سرخی کے بجائے پیلاہٹ کو دیکھے تو پھر وہ فقط وضو کرے اور نماز پڑھے۔

حدیث نمبر 4/1181

احمد بن محمد رفعه عن زرعة عن سماعة قال: سألته عن جارية حاضت أول حيضها فدام دمها ثلاثة اشهر وهي لا تعرف أيام أقرائها قال: أقراؤها مثل أقراء نسائها فان كان نساؤها مختلفات فاكثر جلوسها عشرة أيام وأقله ثلاثة ايام.

جناب الشیخ علیہ الرحمہ نے جناب سماعہ سے نقل کیا ہے، وہ بیان کرتے ہیں کہ میں نے آپؑ سے ایک لڑکی کے بارے میں سوال کیا جس نے پہلی مرتبہ خون کو دیکھا ہے اور اس کا خون متواتر تین ماہ تک آتا رہا ہے تو وہ اپنے ایام پاکی کی پہچان نہیں رکھتی تو وہ کیا کرے؟

https://www.shiabookspdf.com

آپؑ نے فرمایا: وہ اپنے خاندان کی عورت کی مثل اپنے ایامِ پاکی کو قرار دے اور اگر اس کے خاندان کی عورتوں میں اختلاف ہو تو پھر وہ ہر ماہ زیادہ سے زیادہ دس دن اپنے آپ کو حائض قرار دے یا کم از کم تین دن اپنے آپ کو حائض قرار دے۔

حدیث نمبر 5/1182

أحمد بن محمد عن معاوية بن حكيم عن حسن بن علي عن عبد الله بن بكير عن أبي عبدالله عليه السلام قال: المرأة اذا رأت الدم في اول حيضها فاستمر الدم تركت الصلاة عشرة أيام ثم تصلي عشرين يوما فان استمر بها الدم بعد ذلك تركت الصلاة ثلاثة ايام وصلت سبعة وعشرين يوما، قال: الحسن وقال ابن بكير وهذا مما لا يجدون منه بدا.

https://www.shiabookspdf.com

https://www.shiabookspdf.com

جناب الشیخ علیہ الرحمہ نے جناب عبداللہ بن بکیر سے نقل کیا ہے اور انھوں نے حضرت امام ابوعبداللہ علیہ السلام سے نقل کیا کہ آپؑ نے فرمایا: ایک عورت جس نے اوّل میں حیض دیکھا اور اس کا حیض اور اس کے خون نے استمرار پکڑ لیا ہے تو وہ پہلے دس دن نماز ترک کردے اور باقی بیس دن نماز پڑھے۔ پھر اگر خون مستمر رہے تو پھر وہ تین دن نماز کو ترک کردے اور ستائیس دن نماز پڑھے۔

حدیث نمبر 6/1183

علی بن ابراهیم عن محمد بن عیسی عن یونس عن غیر واحد سألوا أبا عبد الله علیه السلام عن الحیض والسنة فی وقته فقال: ان رسول الله صلی الله علیه وآله سن فی الحیض ثلاث سنن بین فیها کل مشکل لمن سمعها وفهمها حتی لم یدع لاحد مقالا فیه بالرأی، أما احدی السنن: فالحائض التی لها ایام معلومة قد أحصتها بلا اختلاط علیها ثم استحاضت فاستمر بها الدم وهی فی ذلك تعرف أیامها ومبلغ عددها فان امرأة یقال لها فاطمة بنت أبی جیش استحاضت فأتت أم سلمة فسألت رسول الله صلی الله علیه وآله فی ذلك فقال: تدع الصلاة قدر اقرائها أو قدر حیضها، وقال إنما هو غزف فأمرها أن تغتسل وتستثفر بثوب وتصلی، قال أبو عبد الله علیه السلام: هذه سنة النبی صلی الله علیه وآله فی التی تعرف ایام اقرائها ولم تختلط علیها ألا تری انه لم یسألها کم یوم هی؛ ولم یقل إذا زادت علی کذا یوما فأنت مستحاضة، وإنما سن لها ایاما معلومة ما کانت من قلیل أو کثیر بعد أن تعرفها، و کذلك أفتی أبی علیه السلام، وسئل عن المستحاضة فقال: إنما ذلك عزف أو رکضة من الشیطان فلتدع الصلاة ایام اقرائها ثم تغتسل وتتوضأ لکل صلاة قیل وان سال؛ قل: وإن سال مثل المثعب قال أبو عبد الله علیه السلام: هذا تفسیر حدیث رسول الله صلی الله علیه وآله وهو موافق له فهذه سنة التی تعرف ایام اقرائها ولا وقت لها إلا ایامها قلت أو کثرت، وأما سنة التی قد کان لها ایام متقدمة ثم اختلط علیها من طول الدم وزادت ونقصت حتی اغفلت عددها وموضعها من الشهر، فأن سنتها غیر ذلك

https://www.shiabookspdf.com

https://www.shiabookspdf.com

وذلك ان فاطمة بنت ابي حبيش اتت النبي صلى الله عليه وآله فقال انى استحاض فلا اطهر فقال النبي صلى الله عليه وآله: ليس ذلك بحيض إنما هو عرف فإذا اقبلت الحيضة فدعى الصلاة وإذا ادبرت فاغسلى عنك الدم وصلى، فكانت تغتسل فى كل صلاة وكانت تجلس فى مركن لاختها فكان صفرة الدم تعلو الماء، قال أبو عبدالله عليه السلام: أما تسمع رسول الله صلى الله عليه وآله أمر هذه بغير ما أمر به تلك؛ الا تراه لم يقل لها دعى الصلاة ايام اقرائك؛ ولكن قال: لها إذا أقبلت الحيضة فدعى الصلاة وإذا ادبرت فاغتسلى وصلى، فهذا يبين ان هذه امرأة قد اختلط عليها أيامها لم تعرف عددها ولا وقتها ألا تسمعها تقول انى استحاض فلا اطهر وكان أبي يقول أنها استحيضت سبع سنين ففى اقل من هذا يكون الريبة والاختلاط، فلهذا احتاجت إلى ان تعرف اقبال الدم من ادباره وتغير لونه من السواد إلى غيره وذلك ان دم الحيض اسود يعرف، ولو كانت تعرف أيامها ما احتاجت إلى معرفة لون الدم لان السنة فى الحيض أن يكون الصفرة والكدرة فما فوقها فى ايام الحيض إذا عرفت حيضا كله ان كان الدم اسودا وغير ذلك، فهذا يبين لك ان قليل الدم وكثيره فى ايام الحيض حيض كله إذا كانت الايام معلومة، فإذا جهلت الايام وعددها احتاجت إلى النظر إلى اقبال الدم وادباره وتغير لونه ثم تدع الصلاة على قدر ذلك ولا أرى النبى صلى الله عليه وآله قال اجلسى كذا وكذا يوما فما زادت فانت مستحاضة كما لم يأمر الاولى بذلك، وكذلك أبي عليه السلام افتى فى مثل هذا وذلك ان امرأة من أهلنا استحاضت فسألت أبي عن ذلك فقال: إذا رأيت الدم البحرانى فدعى الصلاة فإذا رأيت الطهر ولو ساعة من نهار فاغتسلى وصلى، قال أبو عبدالله عليه السلام: فارى جواب ابي هاهنا غير جوابه فى المستحاضة الاولى ألا تراه قال تدع الصلاة ايام اقرائها؛ لانه نظر إلى عدد الايام وقال هاهنا إذا رأيت الدم البحرانى فدعى الصلاة وأمرها هنا أن تنظر إلى الدم إذا اقبل وادبر وتغير، وقوله البحرانى شبه معنى قول النبى صلى الله عليه وآله ان دم الحيض يعرف وإنما سماه أبي عليه السلام بحرانيا

https://www.shiabookspdf.com

https://www.shiabookspdf.com

https://www.shiabookspdf.com

لكثرته ولونه وهذه سنة النبي صلى الله عليه وآله في التي اختلط ايامها حتى لا تعرفها وإنما تعرفها بالدم ما كان من قليل الايام وكثيره. قال وأما السنة الثالثة: ففي التي ليس لها ايام متقدمة ولم تر الدم قط ورأت اول ما ادركت واستمر بها فان سنة هذه غير سنة الاولى والثانية، وذلك ان امرأة يقال لها حمنة بنت جحش اتت رسول الله صلى الله عليه وآله فقالت اني استحضت حيضة شديدة فقال: احتشي كرسفاً، فقالت انه أشد من ذلك إني اثجه ثجا فقال: لها تلجمي وتحيضي في كل شهر في علم الله ستة أيام أو سبعة أيام ثم اغتسلي غسلا وصومي ثلاثا وعشرين أو اربعا وعشرين واغتسلي للفجر غسلا وأخري الظهر وعجلي العصر واغتسلي غسلا وأخري المغرب وعجلي العشاء واغتسلي غسلا. قال أبو عبد الله عليه السلام فاراه قد بين في هذه غير ما بين في الاولى والثانية وذلك ان امرها مخالف لامر تينك ألا ترى ان ايامها لو كانت اقل من سبع وكانت خمسا أو اقل من ذلك ما قال لها تحيضي سبعا، فيكون قد أمرها بترك الصلاة ايامها وهي مستحاضة غير حائض، وكذلك لو كان حيضها اكثر من سبع وكانت ايامها عشرا أو اكثر لم يأمرها بالصلاة وهي حائض، ثم مما يزيد هذا بيانا قوله لها تحيضي وليس يكون التحيض إلا للمرأة التي تريد أن تكلف ما تعمل الحائض ألا تراه لم يقل لها ايام معلومة تحيضي ايام حيضك؟ ومما يبين هذا قوله لها في علم الله لانه قد كان لها وان كانت الاشياء كلها في علم الله فهذا بين واضح ان هذه لم يكن لها أيام قبل تلك قط وهذه سنة التي استمر بها الدم اول ما تراه اقصى وقتها سبع واقصى طهرها ثلاث وعشرون حتى يصير لها ايام معلومة فتنتقل إليها فجميع حالات المستحاضة تدور على هذه السنن الثلاثة لا يكاد أبدا تخلو من واحدة منهن، وإن كانت لها أيام معلومة من قليل أو كثير فهي على ايامها وخلقتها التي جرت عليها ليس فيه عدد معلوم موقت غير ايامها، فان اختلطت الايام عليها وتقدمت وتأخرت وتغير عليها الدم الوانا فسنتها اقبال الدم وادباره وتغير حالاته وإن لم يكن لها أيام قبل ذلك واستحاضت اول ما رأت فوقتها سبع وطهرها ثلاث

https://www.shiabookspdf.com

https://www.shiabookspdf.com

https://www.shiabookspdf.com

وعشرون، فأن استمر بها الدم اشهرا فعلت فی کل شهر کما قال لها، فأن انقطع الدم فی اقل من سبع أو اکثر من سبع فانها تغتسل ساعة تری الطهر وتصلی فلا تزال کذٰلك حتی تنظر ما یکون فی الشهر الثانی فان انقطع الدم لوقته من الشهر الاول سواء حتی توالت علیها حیضتان أو ثلاث فقد علم الآن ان ذٰلك قد صار لها وقتاً وخلقاً معروفاً فتعمل علیه وتدع ما سواه وتکون سنتها فیما یستقبل ان استحاضت فقد صارت سنة إلی ان تجلس اقراءها وإنما جعل الوقت ان توالی علیها حیضتان أو ثلاث حیض لقول رسول الله صلی الله علیه وآله للتی تعرف ایامها دعی الصلاة ایام اقرائك فعلمنا انه لم یجعل القرء الواحد سنة لها فیقول دعی الصلاة ایام قرئك ولکن بین لها الاقراء فادناه حیضتان فصاعدا ، فأن اختلطت علیها ایامها وزادت ونقصت حتی لا تقف منها علی حد ولا من الدم علی لون عملت باقبال الدم وادباره ولیس لها سنة غیر هذا لقول رسول الله صلی الله علیه وآله إذا اقبلت الحیضة فدعی الصلاة وإذا أدبرت فاغتسلی، ولقوله صلی الله علیه وآله إن دم الحیض اسود یعرف کقول أبی إذا رأیت الدم البحرانی فان لم یکن الامر کذٰلك ولکن الدم اطبق علیها فلم تزل الاستحاضة دارة وکان الدم علی لون واحد وحال واحدة فسنتها السبع والثلاث والعشرون لان قصتها قصة حمنة حین قالت إنی اثجه ثجا.

جناب الشیخ رحمۃ اللہ علیہ نے جناب یونس سے نقل کیا ہے اور انھوں نے ایک سے زائد لوگوں سے نقل کیا ہے کہ انھوں نے حضرت امام ابوعبداللہ علیہ السلام سے حیض اور اس کے وقت کے بارے میں سنت کے بارے میں سوال کیا۔

آپؑ نے فرمایا: رسولِ خدا صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے حیض کے بارے میں تین سنتیں بیان فرمائی ہیں اور اس میں حیض کی ہر مشکل کو بیان کردیا ہے۔ پس جو بندہ ان تین سنتوں کو سمجھ لے گا تو اس کو کسی رائے اور قیاس کی ضرورت نہیں رہے گی:

● پہلی سنت: پس وہ عورت جو حیض کو دیکھتی ہے اور اس کے حیض کے ایام معلوم نہیں ہیں۔ پس وہ ان ایام میں اپنے آپ کو حائض قرار دے اور اس میں کوئی خلل اور شک نہ کرے۔ (ان ایام میں حیض کے احکام پر عمل کرے)۔ اور اگر پھر ان ایام کے اضافی دنوں میں خون کو دیکھے اور وہ خون جاری رہے تو اس کا یہ خون ان ایامِ معلومہ میں حیض شمار ہوگا اور ان ایام کی آخری دن تک وہ اپنے آپ کو حائض قرار دے گی۔

https://www.shiabookspdf.com

https://www.shiabookspdf.com

ایک عورت جس کا نام فاطمہ بنت ابی حبیش تھا۔ اس کو حیض آیا تو وہ جناب اُم المومنین بی بی اُم سلمہؓ کے پاس آئی اور ان سے عرض کیا کہ آپ میرے بارے میں رسولِ خدا سے سوال کریں تو بی اُم سلمہؓ نے اس کے بارے میں آپؐ سے سوال کیا تو رسولِ خدا نے اُس کو فرمایا کہ تُو اپنے حیض کے ایام میں نماز کو چھوڑ دے یا فرمایا: تو اپنے اقراء کے ایام میں نماز کو چھوڑ دے (یہ اختلاف راوی کی طرف سے ہے)۔

اور آپؐ نے فرمایا: یہ عزف ہے (یعنی شیطان کا کھیل ہے)۔ پس آپؐ نے اس کو حکم دیا وہ غسل کرے اور اپنی شرمگاہ کو کپڑے سے باندھے اور نماز پڑھے۔

حضرت امام ابوعبداللہ علیہ السلام نے فرمایا: یہ رسولِ خدا کی بیان کردہ سنت ان عورتوں کے لیے ہے جن کے ایام حیض معین ہیں اور ان میں ان کو کوئی خلل نہیں ہے۔

کیا تُو نے نہیں دیکھا کہ رسولِ خدا صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے اس عورت سے یہ سوال کیا کہ تیرے ایام حیض کتنے ہیں اور یہ بھی فرمایا: جب خون ان سے زیادہ ہو جائے تو یوں یوں کرو۔ پھر تو مستحاضہ ہے۔ اس کے لیے سنت ایامِ معلومہ ہے خواہ وہ کم (تین دن) یا زیادہ (دس دن) ہو، جبکہ وہ اس عادت کو جانتی ہو۔

ایسے ہی حضرت امام ابوعبداللہ علیہ السلام نے فتویٰ دیا اور آپؑ سے مستحاضہ عورت کے بارے میں سوال کیا۔ تو آپؑ نے فرمایا: یہ شیطان کی طرف سے عزف اور اس کی حرکت ہے۔ پس یہ عورت اپنے حیض کے ایام میں نماز کو ترک کر دے۔ پھر غسل کرے اور ہر نماز کے لیے وضو کرے اور پھر آپؑ سے عرض کیا گیا: خواہ وہ سیلان بھی کرے؟

آپؑ نے فرمایا: خواہ وہ حیض کی مانند جاری ہو تب بھی نماز پڑھے گی۔

حضرت امام ابوعبداللہ علیہ السلام نے فرمایا: یہ رسولِ خدا صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی حدیث کی تفسیر ہے اور یہ اس کے موافق ہے اور یہ سنت اس عورت کے لیے ہے جس کی عادت کے ایام معین و معلوم ہیں۔ اس کے لیے حیض کا وقت اس کے وہی ایام ہیں خواہ وہ ایام کم ہو یا زیادہ ہوں۔

● دوسری سنت: وہ عورت جس کے حیض کے ایام معلوم ہیں لیکن ان میں خلل ہو گیا ہے۔ اس وجہ سے حیض کا زمانہ طول پکڑ گیا ہے یا زیادہ ہو گیا ہے یا پھر کم ہو گیا ہے۔ یہاں تک کہ وہ عورت اپنی عادت کے بارے میں غافل ہو گئی ہے۔ یعنی مضطربہ ہے یا اس کو یہ یاد نہیں کہ وہ ایامِ حیض مہینے کے کن ایام میں ہیں۔ اس کے لیے سنت پہلے والی سنت کے علاوہ ہے جیسا کہ جناب فاطمہ بنت ابی حبیش رسولِ خدا کے پاس آئی اور عرض کیا: یا رسولؐ اللہ!

https://www.shiabookspdf.com

https://www.shiabookspdf.com

مجھے حیض آیا ہے لیکن میں پاک نہیں ہو رہی (یعنی ایام سے زیادہ ہو گیا ہے) میرے لیے کیا حکم ہے؟

آپ نے فرمایا: وہ حیض نہیں ہے یہ فقط شیطان کی حرکت و کھیل ہے۔

پس جب تجھے حیض آئے تو نماز چھوڑ دو اور ایامِ حیض کے بعد غسل کرو اور نماز پڑھو اور ہر نماز کے لیے غسل کرو اور وہ ہر نماز کے وقت اپنی بہن کے ٹب میں بیٹھ کر غسل کرتی کہ اس کے پانی میں زردی پانی کے اُوپر نظر آتی تھی۔

امام علیہ السلام نے فرمایا: کیا تُو نے نہیں سنا کہ رسولِ خدا صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے اس کو پہلے والی صورت کے خلاف حکم دیا ہے۔ اس کو نہیں فرمایا کہ تُو اپنے ایام اقراء میں نماز چھوڑ دے بلکہ اس سے فرمایا: جب تو حیض کو دیکھے تو نماز چھوڑ دے اور جب ختم ہو جائے تو غسل کرو اور نماز پڑھو۔ پس یہ بیان ہے کہ یہ عورت جب اس کے ایام میں خلل آ جائے اور وہ ان کی تعداد اور وقت کو نہ جانتی ہو۔ کیا تُو نے نہیں سنا کہ اس عورت نے کہا: مجھے حیض آیا ہے اور میں پاک نہیں ہوتی، یعنی خون نہیں رُکتا۔

امام علیہ السلام فرماتے ہیں: میرے والد ماجد امام محمد باقر علیہ السلام فرماتے ہیں کہ اس عورت کی یہ کیفیت سات سال رہی حالانکہ اس سے کم مدت میں عورت مضطربہ ہو جاتی ہے کہ جس کی عادت میں خلل آ جاتا ہے۔ پس یہ عورت اس کی طرف محتاج تھی کہ وہ حیض کی آمد اور ختم ہونے کے اوقات کو خون کے اوصاف سے شناخت کرتی تھی کیونکہ حیض کا خون سیاہ اور گرم گاڑھا ہوتا ہے اور استحاضہ کا خون زردی مائل ہوتا ہے اور اگر اس کو اپنے حیض کے وقت اور عدد کا علم ہوتا تو اسے اوصاف سے شناخت کی ضرورت نہ ہوتی کیونکہ حیض کے ایام میں خون سیاہ ہوتا ہے اور حیض کے علاوہ خون اس کے علاوہ ہوتا ہے۔

پس یہ سنت بیان کرتی ہے کہ ایامِ حیض خواہ قلیل ہو یا کثیر، ان میں خونِ حیض ہی شمار ہوتا ہے۔ یہ اس صورت میں ہے کہ جب ایام معلوم ہوں۔ پس جب عورت کے لیے حیض کے ایام اور وقت معلوم نہ ہو۔ پھر وہ خون کے آنے اور ختم ہونے میں خون کے تبدیل ہونے کی طرف محتاج ہے۔ پس وہ حیض کے ایام تک نماز کو ترک کرے گی۔

پس رسولِ خدا نے اس سے نہیں فرمایا کہ تم اتنے دن انتظار کرو اور اگر ان ایام سے اُوپر چلا جائے تو وہ مستحاضہ ہے، جیسا کہ پہلے والی کو بھی اس کا حکم نہیں دیا۔

ایسے ہی میرے والد ماجدؑ نے اس عورت کو فتویٰ دیا جو ہمارے خاندان میں سے تھی اور اس نے میرے والد ماجدؑ سے سوال کیا تھا تو آپؑ نے فرمایا تھا: جب تو حیض کو دیکھے تو نماز چھوڑ دے اور جب تو طہارت کو دیکھے تو

https://www.shiabookspdf.com

https://www.shiabookspdf.com

خواہ دن کا ایک ساعت ہی باقی ہو، غسل کرو اور نماز پڑھو۔

حضرت امام ابوعبداللہ علیہ السلام نے فرمایا: میں نے دیکھا ہے کہ میرے والد کا جواب اس پہلی مستحاضہ عورت کے جواب کے علاوہ اور غیر تھا۔ کیا تُو نے نہیں دیکھا کہ آپؑ نے فرمایا: تو اپنے ایام اقراء میں نماز چھوڑ دے کیونکہ وہاں نظر ان ایام کے بارے میں تھی جو معلوم تھے۔ اور اس عورت کے بارے میں فرمایا: جب تُو خون کو دیکھے تو نماز چھوڑ دے اور یہاں فرمایا: خون کے آنے اور ختم ہونے کو اوصاف سے شناخت کرو۔ آپؑ نے اس سے فرمایا: جب تو خون کا دریا دیکھے۔ اس لیے فرمایا کہ وہ خون زیادہ ہوتا ہے۔

پھر آپؑ نے فرمایا: یہ سنت اس عورت کے لیے ہے جس کے ایام حیض میں خلل واقع ہو گیا ہو اور وہ ان کو نہ جانتی ہو۔ تو وہ حیض کی شناخت خون کے اوصاف سے کرے گی خواہ اس کے ایام قلیل ہوں یا کثیر۔

● سنت سوم: وہ عورت جس نے پہلی مرتبہ خون دیکھا ہو اس سے پہلے اس نے خون نہ دیکھا ہو۔ پہلی بار خون آیا اور پھر وہ رُکا نہیں لگاتار آتا جا رہا ہے اس کے لیے سنت پہلی دونوں سنتوں کے علاوہ ہے۔ اس کی تفصیل کچھ یوں ہے کہ ایک عورت جس کا نام حمنہ بنت جحش تھا وہ بارگاہِ رسولؐ خدا میں حاضر ہوئی اور عرض کیا: یا رسولؐ اللہ! مجھے بہت سخت حیض آیا ہے تو میں کیا کروں؟

آپؐ نے فرمایا: اپنی شرمگاہ میں کپاس رکھو اور معلوم کرو۔

اس نے عرض کیا: خون اتنا شدید ہے کہ گویا وہ خون پھینک رہی ہے تو آپؐ نے اس سے فرمایا: اس کے منہ پر کپڑا رکھو اور اللہ تعالیٰ کے علم میں اپنے آپ کو ہر ماہ چھ دن یا سات دن حائض قرار دو۔ پھر غسل کرو اور باقی تیئس یا چوبیس دن روزہ رکھو اور نماز فجر کے لیے غسل کرو اور دوسرا غسل نماز ظہر کے لیے کرو اور نماز ظہر کو موخر کرو اور نماز عصر کو مقدم کرو اور ایک غسل سے دونوں نمازیں پڑھو اور پھر نماز مغرب کے لیے غسل کرو اور نماز مغرب کو موخر کرو اور نماز عشاء کو مقدم کرو اور دونوں ایک ہی غسل سے پڑھو۔

حضرت امام ابوعبداللہ علیہ السلام فرماتے ہیں: اس تجھے میں دیکھ رہا ہوں کہ آپؐ نے اس کے لیے وہ حکم بیان کیا ہے جو پہلی اور دوسری صورت کے علاوہ اور غیر ہے۔ اور آپؐ نے اس عورت کو پہلی دونوں عورتوں کے خلاف حکم دیا ہے۔ کیا تُو نے نہیں دیکھا کہ اگر اس کے ایام حیض سات سے کم ہوئے یا پانچ سے کم ہوئے تو آپؐ نے اس کے لیے فرمایا کہ تم اپنے آپ کو سات دن حائض قرار دو تو پھر آپؐ نے ان کو ان سات ایام میں نماز چھوڑنے کا حکم دیا

https://www.shiabookspdf.com

https://www.shiabookspdf.com

ہے تو وہ مستحاضہ ہے حائض نہیں۔

ایسے ہی اگر اس کے ایام سات سے زیادہ ہوئے تو زیادہ سے زیادہ دس دن ہوسکتے ہیں تو آپؑ نے اس کو حائض کی صورت میں نماز کا حکم نہیں دیا۔

حدیث نمبر 7/1184

أحمد بن محمد عن جعفر بن محمد عن خلف بن حماد قال قلت: لابي الحسن الماضي عليه السلام جعلت فداك ان رجلا من مواليك سألني ان اسألك عن مسألة فتأذن لي فيها؛ فقال لي: هات فقلت: جعلت فداك رجل تزوج جارية أو اشترى جارية طمثت أولم تطمث وفي اول ما طمثت فلما افترعها غلب الدم فمكثت أياما وليالي فأريت القوابل فبعض قال من الحيضة وبعض قال من العذرة قال فتبسم فقال إن كان من الحيض فليمسك عنها بعلها ولتمسك عن الصلاة وإن كان من العذرة فتوضأ ولتصل ويأتيها بعلها إن احب، قلت جعلت فداك وكيف لها ان تعلم من الحيض هو أو من العذرة؛ فقال: يا خلف سر الله فلا تذيعوه تستدخل قطنة ثم تخرجها فأن خرجت القطنة مطوقة بالدم فهو من العذرة وإن خرجت مستنقعة بالدم فهو من الطمث.

https://www.shiabookspdf.com

جناب الشیخ رحمہ اللہ نے جناب خلف بن حماد سے نقل کیا ہے، وہ بیان کرتے ہیں کہ میں نے حضرت امام ابوالحسن علیہ السلام سے عرض کیا: میں آپؑ پر قربان ہوجاؤں آپؑ کے دوستوں میں سے ایک بندے نے مجھ سے التجا کی ہے کہ میں آپؑ سے سوال کروں، آپؑ مجھے اجازت دیتے ہیں؟

امام علیہ السلام نے فرمایا: ہاں بیان کرو۔

میں نے عرض کیا: میں آپؑ پر قربان ہوجاؤں ایک بندے نے ایک جوان لڑکی سے شادی کی یا ایک کنواری کنیز خریدی اور اس سے مباشرت کی تو اسی وقت اس کو خون جاری ہوگیا اور دس دن تک متواتر جاری رہا۔ تو اس نے کافی سمجھ دار دایوں سے معائنہ کروایا جن میں اختلاف ہوگیا ہے کہ آیا خون بکارت ہے خونِ حیض؟ بعض نے حیض قرار دیا ہے اور بعض نے بکارت کا خون قرار دیا ہے، اب اس کے لیے کیا حکم ہے؟

آپؑ مسکرائے اور فرمایا: اگر وہ خونِ حیض ہے تو اس کا شوہر اس سے الگ رہے اور وہ عورت نماز نہ پڑھے اور

https://www.shiabookspdf.com

https://www.shiabookspdf.com

اگر وہ خون بکارت کا ہے تو وہ وضو کرے اور نماز پڑھے اور اگر اس کا شوہر اس کے قریب آنا چاہے تو وہ آسکتا ہے۔

راوی: میں نے عرض کیا: میں آپؑ پر قربان ہوجاؤں وہ کیسے معلوم کرے کہ وہ خون حیض کا ہے یا بکارت کا؟

آپؑ نے فرمایا: اے خلف! یہ اللہ کا راز ہے اس کو شائع مت کرنا۔ وہ کچھ روئی اپنی شرمگاہ میں داخل کرے اور کچھ دیر کے بعد نکال لے۔ اگر خون روئی پر حلقہ کی صورت میں لگا ہے تو پھر بکارت کا خون ہے اور اگر اس روئی کے اندر گھس گیا ہے تو پھر وہ حیض کا خون ہے۔

حدیث نمبر 8/1185

محمد بن يحيى رفعه عن أبان قال قلت: لابي عبد الله عليه السلام فتاة منا بها قرحة في جوفها والدم سائل لا تدرى من دم الحيض أو من دم القرحة فقال: مرها فلتستلق على ظهرها وترفع رجليها وتستدخل اصبعها الوسطى فان خرج الدم من الجانب الايسر فهو من الحيض وان خرج من الجانب الايمن فهو من القرحة

https://www.shiabookspdf.com

جناب الشیخ رحمۃ اللہ علیہ نے جناب ابان سے نقل کیا ہے اور وہ بیان کرتے ہیں کہ میں نے حضرت امام ابوعبداللہ علیہ السلام کی خدمت میں عرض کیا: ایک جوان عورت جس کے پیٹ کے اندر زخم ہے اور اس کو خون جاری ہوجاتا ہے جس کے بارے میں وہ نہیں جانتی کہ وہ خون حیض کا ہے یا زخم و پھوڑے کا ہے؟

آپ نے فرمایا: اس کو حکم دو کہ اپنی پشت کے بل لیٹ جائے اور اپنے دونوں پاؤں اٹھائے اور درمیان والی انگلی شرمگاہ میں داخل کرے اور پھر اس کو نکالے اگر خون اس انگلی کے بائیں جانب لگا ہے تو حیض ہے اور اگر خون دائیں جانب لگا ہے تو پھر زخم و پھوڑے کا ہے۔

حدیث نمبر 9/1186

الحسين بن سعيد عن حماد عن حريز عمن اخبره عن أبي جعفر وأبي عبد الله عليهما السلام في الحبلى ترى الدم قالا: تدع الصلاة فانه ربما بقي في الرحم الدم ولم يخرج وتلك الهراقة.

جناب الشیخ رحمۃ اللہ علیہ نے جناب حریز سے نقل کیا ہے اور انہوں نے اس سے نقل کیا جس نے امام ابوجعفر اور امام

https://www.shiabookspdf.com

https://www.shiabookspdf.com

ابوعبداللہ علیہما السلام سے نقل کیا اور اس نے دونوں معصومینؑ سے سوال کیا: جب حاملہ عورت خون دیکھے تو کیا کرے؟

دونوں معصومینؑ نے فرمایا کہ وہ نماز ترک کردے کیونکہ بعض اوقات رحم میں خون بچ جاتا ہے جو خارج نہیں ہوتا (پھر وہ دورانِ حمل خارج ہوتا ہے) اس کو ھراقہ کہا جاتا ہے۔

حدیث نمبر 10/1187

عنه عن النضر وفضالة بن أيوب عن ابن سنان عن أبي عبد الله عليه السلام انه سئل عن الحبلى ترى الدم اتترك الصلاة؛ فقال: نعم ان الحبلى ربما قذفت بالدم.

جناب الشیخ رحمۃ اللہ علیہ نے جناب عبداللہ بن سنان سے نقل کیا ہے، وہ بیان کرتے ہیں کہ حضرت امام ابوعبداللہ علیہ السلام سے سوال کیا کہ اگر حاملہ عورت خون دیکھے تو کیا وہ نماز ترک کردے؟

آپؑ نے فرمایا: ہاں، بعض اوقات حاملہ عورت بھی خون پھینک دیتی ہے۔

https://www.shiabookspdf.com

حدیث نمبر 11/1188

عنه عن حماد عن شعيب عن أبي بصير عن أبي عبد الله عليه السلام قال: سألته عن الحبلى ترى الدم؛ قال: نعم انه ربما قذفت المرأة الدم وهي حبلى.

جناب الشیخ رحمۃ اللہ علیہ نے جناب ابوبصیر رحمۃ اللہ علیہ سے نقل کیا ہے وہ بیان کرتے ہیں کہ میں نے حضرت امام ابوعبداللہ علیہ السلام سے سوال کیا: کیا حاملہ عورت خون دیکھ سکتی ہے؟

آپؑ نے فرمایا: ہاں، بعض اوقات حاملہ بھی خون پھینک دیتی ہے۔

حدیث نمبر 12/1189

عنه عن صفوان عن عبد الرحمن بن الحجاج قال: سألت أبا ابراهيم عليه السلام عن الحبلى ترى الدم وهي حامل كما كانت قبل ذلك في كل شهر هل تترك الصلاة؛ قال تترك إذا دام.

جناب الشیخ رحمۃ اللہ علیہ نے جناب عبدالرحمٰن بن الحجاج سے نقل کیا ہے، وہ بیان کرتے ہیں کہ میں نے حضرت امام موسیٰ الکاظم علیہ السلام سے سوال کیا: حاملہ عورت ایسے خون دیکھے جیسے وہ حمل سے قبل دیکھتی تھی تو کیا وہ نماز ترک کردے؟

https://www.shiabookspdf.com

https://www.shiabookspdf.com

آپؑ نے فرمایا: اگر خون متواتر آرہا ہے تو نماز ترک کر دے۔

﴿حدیث نمبر 13/1190﴾

عنه عن عثمان بن عيسى عن سماعة قال: سألته عن امرأة رأت الدم في الحبل قال: تقعد أيامها التي كانت تحيض فإذا زاد الدم على الايام التي كانت تقعد استظهرت بثلاثة أيام ثم هي مستحاضة.

جناب الشیخ رحمہ اللہ نے جناب سماعہ سے نقل کیا ہے، وہ بیان کرتے ہیں کہ میں نے آپؑ سے ایک عورت کے بارے میں سوال کیا: جو دورانِ حمل خون دیکھتی ہے۔

آپؑ نے فرمایا: وہ جتنے ایام اس کو حیض آتا تھا اتنے ایام نماز کو ترک کر دے۔ پس اگر پھر خون ان ایام سے زیادہ ہو جاتے ہیں کہ جس میں حائض ہوتی تھی تو پھر وہ تین دن تک انتظار کرے پھر وہ اپنے آپ کو مستحاضہ قرار دے۔

https://www.shiabookspdf.com

﴿حدیث نمبر 14/1191﴾

عنه عن فضالة عن أبي المعزا قال سألت أباعبد الله عليه السلام عن الحبلى قد استبان ذلك منها ترى كما ترى الحائض من الدم قال: تلك الهراقة إن كان دما كثيرا فلا تصلين وان كان قليلا فلتغتسل عند كل صلاتين.

جناب الشیخ رحمہ اللہ نے جناب ابوالمعزا سے نقل کیا ہے، وہ بیان کرتے ہیں کہ میں نے حضرت امام ابوعبداللہ علیہ السلام سے حاملہ عورت کے بارے میں سوال کیا کہ اس کو خون اسی طرح آیا ہے جیسے وہ ایام حیض میں دیکھتی تھی؟

آپؑ نے فرمایا: وہ ھراقہ ہے۔ اگر وہ خون زیادہ ہے وہ نماز نہ پڑھے اور اگر وہ خون قلیل ہے کہ ہر دو نمازوں کے لیے غسل کرے۔

﴿حدیث نمبر 15/1192﴾

عنه عن فضالة عن أبي المعزا عن اسحاق بن عمار قال سألت أبا عبد الله عليه السلام عن المرأة الحبلى ترى الدم اليوم أو اليومين قال: إن كان دما عبيطا فلا تصلي ذينك اليومين، وان كانت صفرة فلتغتسل عند كل صلاتين.

https://www.shiabookspdf.com

https://www.shiabookspdf.com

جناب الشیخ رحمۃ اللہ علیہ نے جناب اسحاق بن عمار سے نقل کیا ہے، وہ بیان کرتے ہیں کہ میں نے حضرت امام ابوعبداللہ علیہ السلام سے سوال کیا کہ ایک حاملہ عورت ایک دن یا دو دن خون دیکھتی ہے تو وہ کیا کرے؟

آپؑ نے فرمایا: اگر اس کا خون ان دو دنوں میں گاڑھا ہے تو نماز نہ پڑھے اور اگر وہ خون زرد اور پتلا ہے تو ہر دو نمازوں کے لیے ایک غسل کرے اور نماز پڑھے۔

حدیث نمبر 16/1193

عنه عن صفوان قال: سألت أبا الحسن عليه السلام عن الحبلى ترى الدم ثلاثة أيام أو أربعة أيام أتصلي؟ قال: تمسك عن الصلاة.

جناب الشیخ رحمۃ اللہ علیہ نے جناب صفوان سے نقل کیا ہے، وہ بیان کرتے ہیں کہ میں نے حضرت امام ابوالحسن علیہ السلام سے سوال کیا: کیا حاملہ عورت اگر تین دن یا چار دن خون دیکھے تو کیا وہ نماز پڑھ سکتی ہے؟

آپؑ نے فرمایا: وہ نماز ترک کردے۔

https://www.shiabookspdf.com

حدیث نمبر 17/1194

أحمد بن محمد عن علي بن الحكم عن العلا القلا عن محمد بن مسلم عن أحدهما عليهما السلام قال: سألته عن الحبلى ترى الدم كما كانت ترى أيام حيضها مستقيما في كل شهر قال: تمسك عن الصلاة كما كانت تصنع في حيضها فإذا طهرت صلت.

جناب الشیخ رحمۃ اللہ علیہ نے جناب محمد بن مسلم سے نقل کیا ہے، وہ بیان کرتے ہیں کہ میں نے حضرت امام محمد باقر یا امام جعفر صادق علیہما السلام سے سوال کیا: اگر حاملہ عورت دورانِ حمل ہر ماہ ویسے ہی خون دیکھے جیسے وہ حمل سے قبل دیکھا کرتی تھی تو وہ کیا کرے؟

آپؑ نے فرمایا: وہ نماز کو ترک کردے جیسے وہ اپنے ایامِ حیض میں ترک کیا کرتی تھی اور جب پاک ہوجائے تو نماز پڑھے۔

حدیث نمبر 18/1195

فاما ما رواه أحمد بن محمد عن علي بن الحكم عن حميد ابن المثنى قال: سألت أبا الحسن

https://www.shiabookspdf.com

https://www.shiabookspdf.com

الاول علیه السلام عن الحبلی تری الدفقة والدفقتین من الدم فی الایام وفی الشهر وفی الشهرین فقال: تلك الهراقة لیس تمسك هذه عن الصلاة.

جناب الشیخ رحمۃ اللہ علیہ نے جناب حمید بن المثنی سے نقل کیا اور وہ بیان کرتے ہیں کہ میں نے حضرت امام ابوالحسن الکاظم علیہ السلام سے حاملہ عورت کے بارے میں سوال کیا جو ایک ماہ یا دو ماہ، ایک دفعہ یا دو دفعہ خون دیکھتی ہے جو اچھل کر نکلتا ہے۔ اس کے لیے کیا حکم ہے؟

آپؑ نے فرمایا: وہ نماز ترک نہ کرے وہ ہراقہ ہے۔

حدیث نمبر 19/1196

وما رواه محمد بن أحمد بن یحیی عن ابراهیم بن هاشم عن النوفلی عن السکونی عن جعفر عن أبیه علیه السلام انه قال قال رسول الله صلی الله علیه وآله ما کان الله لیجعل حیضا مع حبل، یعنی إذا رأت المرأة الدم وهی حامل لا تدع الصلاة إلا أن تری علی رأس الولد إذا ضربها الطلق ورأت الدم ترکت الصلاة. قال محمد بن الحسن الوجه فی الجمع بین هذه الاخبار هو ان الحبلی إذا رأت الدم علی عادتها فی غیر أیام الحبل لا یتغیر ولا یحتبس عنها عن ذلك الوقت إلا بمقدار یوم أو یومین فانها تترك الصلاة وتفطر الصوم ویجری علیها حکم الحائض سواء، وإذا رأت الدم وکان قد احتبس علیها عن ما کان قد جرت عادتها به بمقدار عشرین یوما فصاعدا ثم رأت الدم فانها تصلی وتصوم ولیس حکمها حکم الحائض، والذی یدل علی هذا التفصیل.

جناب الشیخ رحمۃ اللہ علیہ نے جناب السکونی سے نقل کیا ہے اور انھوں نے حضرت امام ابوجعفر علیہ السلام سے اور انھوں نے اپنے والد ماجدؑ سے نقل کیا ہے اور وہ بیان کرتے ہیں کہ رسولِ خدا صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا: اللہ تعالیٰ حیض کو حمل کے ساتھ جمع نہیں کرتا۔ (دورانِ حمل حیض نہیں آسکتا)۔ لہٰذا جب حاملہ عورت خون دیکھے تو وہ نماز ترک نہ کرے سوائے اس وقت جب وہ بچے کا سر دیکھے اور اس کے ساتھ خون دیکھے (نفاس کا خون دیکھے) جب وہ دردِ زہ شروع ہوجائے اور خون دیکھے تو پھر نماز کو ترک کردے۔

جناب الشیخ الطوسی رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں: اس روایت کو دوسری روایات کے ساتھ یوں جمع کیا جائے گا اور وہ وجہ

https://www.shiabookspdf.com

https://www.shiabookspdf.com

صحیح یہ ہے کہ حاملہ عورت اگر اپنی عادت کے ایام میں خون دیکھتی ہے کہ جو عادت اس کی حمل کے علاوہ تھی اور اس میں تبدیلی بھی نہیں ہوتی اور اس کا خون ایک دن یا دو دن میں رُکتا بھی نہیں تو پھر وہ نماز ترک کرے اور روزہ کھول دے۔ اس پر حائض والے احکام جاری ہوں گے اور اگر وہ عورت خون دیکھتی ہے اور اس کی حیض کی عادت سے بیس دن گزر گئے ہیں یا زیادہ ہو گئے ہیں پھر وہ خون دیکھتی ہے تو پھر وہ نماز بھی پڑھے گی اور روزہ بھی رکھے گی۔ اس پر حائض والے احکام جاری نہیں ہوں گے۔ اور اس تفصیل پر ذیل کی روایت دلالت کرتی ہے۔

حدیث نمبر 20/1197

ما رواه محمد بن يعقوب عن محمد بن يحيى عن أحمد بن محمد عن الحسن بن محبوب عن الحسين بن نعيم الصحاف قال: قلت لابي عبد الله عليه السلام ان أم ولدى ترى الدم وهي حامل كيف تصنع بالصلاة؟ قال فقال: إذا رأت الحامل الدم بعد ما يمضى عشرون يوما من الوقت الذى كانت ترى فيه الدم من الشهر الذى كانت تقعد فيه فان ذلك ليس من الرحم ولا من الطمث فلتوضأ وتحتشى بكرسف وتصلى، فإذا رأت الحامل الدم قبل الوقت الذى كانت ترى فيه الدم بقليل أو فى الوقت من ذلك الشهر فانه من الحيضة فلتمسك عن الصلاة عدد أيامها التى كانت تقعد فى أيام حيضها فان انقطع الدم عنها قبل ذلك فلتغتسل ولتصل وإن لم ينقطع الدم عنها إلا بعد ما تمضى الايام التى كانت ترى الدم فيها بيوم أو يومين فلتغتسل وتحتشى وتستثفر وتصلى الظهر والعصر ثم لتنظر فان كان الدم فيما بينها وبين المغرب لا يسيل من خلف الكرسف فلتوضأ ولتصل عند وقت كل صلاة مالم تطرح الكرسف فان طرحت الكرسف عنها فسال الدم وجب عليها الغسل وإن طرحت الكرسف ولم يسل الدم فلتوضأ ولتصل ولا غسل عليها، قال فان كان الدم إذا أمسكت الكرسف يسيل من خلف الكرسف صبيبا لا يرقأ فان عليها أن تغتسل فى كل يوم وليلة ثلاث مرات وتحتشى وتصلى وتغتسل للفجر وتغتسل للظهر والعصر وتغتسل للمغرب والعشاء، قال: وكذلك تفعل المستحاضة فانها إذا فعلت ذلك أذهب الله

https://www.shiabookspdf.com

https://www.shiabookspdf.com

بالدم عنها.

جناب الشیخ رحمۃ اللہ علیہ نے جناب الحسین بن نعیم الصحاف سے نقل کیا ہے، وہ بیان کرتے ہیں کہ میں نے حضرت امام ابوعبداللہ علیہ السلام سے عرض کیا: میری اُم الولد کنیز حاملہ ہے اور اس نے خون دیکھا ہے تو وہ نماز کے لیے کیا کرے؟

آپؑ نے فرمایا: اگر حاملہ عورت اپنی عادتِ حیض کے ایام کے بعد بیس دن گزرنے کے بعد دیکھتی ہے کہ جن ایامِ عادت میں وہ نماز ترک کرتی تھی۔ یہ خون اس کے رحم سے نہیں ہے اور نہ ہی یہ حیض کا خون ہے۔ پس وہ وضو کرے اور شرمگاہ میں روئی رکھے اور نماز پڑھے۔

اور اگر اس نے اس مدت سے قبل دیکھا ہے جس میں خون دیکھا کرتی تھی یا اس وقت میں خون دیکھا ہے جس وقت وہ ہر ماہ خون دیکھا کرتی تھی تو وہ اپنی حیض کی عادت کے ایام کے برابر ایام میں نماز چھوڑ دے اور جب خون سے پاک ہوجائے تو غسل کرے اور نماز پڑھے۔

اور اگر اس کا خون ان ایام میں بند نہ ہو اور ایک دن یا دو دن زیادہ ہوجائے تو پھر وہ غسل کرے اور اپنی شرمگاہ میں روئی رکھے اور اس کو کپڑے سے باندھ لے اور ظہر وعصر کی نماز پڑھے۔

https://www.shiabookspdf.com

پھر انتظار اگر مغرب تک اس کا خون روئی سے جاری نہ ہو تو پھر ہر نماز کے لیے وضو کرے اور نماز پڑھے۔

اگر خون اس روئی سے باہر آئے اور جاری ہوجائے تو اس پر غسل واجب ہے۔ اور اگر خون روئی کے اندر چلا جائے اور جاری نہ ہو تو پھر وہ وضو کرے اور نماز پڑھے۔ اس پر غسل واجب نہیں۔

اور اگر اس کا خون روئی کے اندر جاتا ہے اور روئی سے تھوڑا سا باہر آتا ہے اور جاری ہوتا ہے وہ دن و رات میں تین مرتبہ غسل کرے۔ روئی بدلے، کپڑے بدلے اور ایک غسل نماز فجر کے لیے اور ایک غسل ظہر وعصر کے لیے اور ایک غسل مغرب اور عشاء کے لیے۔

فرمایا: ایسے کرے جیسے مستحاضہ عورت ایام میں کرتی ہے اور یہ اس وقت تک کرے جب تک اس کا خون اللہ تعالیٰ ختم نہ کردے۔

حدیث نمبر 21/1198

محمد بن يحيى عن أحمد بن محمد عن الحجال عن ثعلبة عن معمر بن يحيى قال: سألت أبا

https://www.shiabookspdf.com

https://www.shiabookspdf.com

جعفر علیه السلام عن الحائض تطهر عند العصر تصلی الاولی؛ قال: لا إنما تصلی الصلاة التی تطهر عندها.

جناب الشیخ ؒ نے جناب معمر بن یحیٰی سے نقل کیا ہے، وہ بیان کرتے ہیں کہ میں نے حضرت امام ابوجعفر علیہ السلام سے سوال کیا کہ حائض نمازِ عصر کے وقت اپنے خون سے پاک ہوجائے تو کیا وہ اس سے قبل والی نماز ادا کرے گی؟ آپؑ نے فرمایا: نہیں، فقط وہ نماز پڑھے گی جس کے وقت میں پاک ہوئی ہے۔

حدیث نمبر 22/1199

عنه عن أحمد بن محمد عن ابن محبوب عن الفضل بن یونس قال سألت أبا الحسن الاول علیه السلام قلت: المرأة تری الطهر قبل غروب الشمس کیف تصنع بالصلاة؛ قال: إذا رأت الطهر بعد ما یمضی من زوال الشمس أربعة أقدام فلا تصلی الا العصر لان وقت الظهر دخل علیها وهی فی الدم وخرج عنها الوقت وهی فی الدم فلم یجب علیها ان تصلی الظهر وما طرح الله عنها من الصلاة وهی فی الدم اکثر. قال: وإذا رأت المرأة الدم بعد ما یمضی من زوال الشمس أربعة اقدام فلتمسك عن الصلاة فإذا طهرت من الدم فلتقض الظهر لان وقت الظهر دخل علیها وهی طاهر وخرج عنها وقت الظهر وهی طاهر فضیعت صلاة الظهر فوجب علیها قضاؤها.

جناب الشیخ ؒ جناب فضل بن یونس سے نقل کیا ہے، وہ بیان کرتے ہیں کہ میں نے حضرت امام ابوالحسن علیہ السلام سے سوال کیا: ایک عورت جو سورج کے غروب ہونے سے قبل پاک ہوئی ہے تو وہ نماز کے لیے کیا کرے؟

آپؑ نے فرمایا: اگر وہ عورت زوالِ آفتاب سے چار قدم سایہ پورا ہونے کے بعد پاک ہوئی ہے تو وہ نمازِ عصر پڑھے گی کیونکہ جب نمازِ ظہر کا وقت داخل ہوا تھا وہ حیض میں تھی اور جب وقتِ ظہر گزرا تب بھی وہ حیض میں تھی۔ پس اس پر واجب نہیں ہے کہ وہ نمازِ ظہر پڑھے کیونکہ جب اللہ نے اس پر نمازِ ظہر کا وقت طاری کیا تھا تو وہ بڑے خون میں تھی۔

فرمایا: ایسے ہی اگر عورت زوالِ آفتاب سے چار قدم سایہ پورا ہونے کے بعد خون کو دیکھا اور اس نے نمازِ ظہر نہ پڑھی ہو تو وہ نماز نہ پڑھے اور جب پاک ہوجائے تو غسل کرے اور نمازِ ظہر کی قضا کرے کیونکہ جب وقتِ ظہر

https://www.shiabookspdf.com

https://www.shiabookspdf.com

داخل ہوا تھا تو اس وقت وہ پاک تھی اور جب نمازِ ظہر کا وقت گزر رہا تھا تو اس وقت بھی وہ پاک تھی۔ پس اس پر نمازِ ظہر واجب ہو چکی تھی۔ اس نے قضا کی ہے لہٰذا اس پر اس کی قضا کرنا واجب ہے۔

حدیث نمبر 23/1200

علی بن الحسن بن فضال عن علی بن اسباط عن العلا ابن رزین عن محمد بن مسلم عن أحدهما علیه السلام قال قلت: المرأة تری الطهر عند الظهر فتشتغل فی شأنها حتی یدخل وقت العصر قال: تصلی العصر وحدها فان ضیعت فعلیها صلاتان.

جناب الشیخ رحمہ اللہ نے جناب محمد بن مسلم سے نقل کیا ہے اور انھوں نے دونوں اماموں علیہما السلام سے نقل کیا ہے کہ میں نے ایک عورت کے بارے میں عرض کیا جو نمازِ ظہر کے وقت پاک ہو گئی تھی۔ پھر وہ امور میں مشغول ہو جاتی ہے یہاں تک کہ نمازِ عصر کا وقت داخل ہو جاتا ہے تو وہ کیا کرے؟

آپؑ نے فرمایا: وہ صرف نمازِ عصر پڑھے اور اگر وہ نمازِ عصر کو بھی ضائع کرے تو پھر وہ دونوں کی قضا کرے گی۔

https://www.shiabookspdf.com

حدیث نمبر 24/1201

فأما ما رواه علی بن الحسن عن محمد بن الربیع عن سیف ابن عمیرة عن منصور بن حازم عن أبی عبد الله علیه السلام قال: إذا طهرت الحائض قبل العصر صلت الظهر والعصر فان طهرت فی آخر وقت العصر صلت العصر.

جناب الشیخ رحمہ اللہ نے جناب منصور بن حازم سے نقل کیا ہے اور انھوں نے امام ابوعبداللہ علیہ السلام سے نقل کیا ہے کہ آپؑ نے فرمایا: اگر حائض نمازِ عصر کے وقت سے قبل پاک ہو جائے تو وہ ظہر و عصر دونوں پڑھے گی اور اگر وہ نمازِ عصر کے آخری وقت میں پاک ہو تو پھر وہ فقط نمازِ عصر پڑھے گی۔

حدیث نمبر 25/1202

وما رواه علی بن الحسن بن فضال عن محمد بن الربیع قال حدثنی سیف بن عمیرة عن منصور بن حازم عن أبی عبد الله علیه السلام قال: إذا طهرت الحائض قبل العصر صلت الظهر والعصر فان طهرت فی آخر وقت العصر صلت العصر.

https://www.shiabookspdf.com

https://www.shiabookspdf.com

جناب الشیخ رحمۃ اللہ علیہ نے جناب منصور بن حازم سے اور اس نے حضرت امام ابوعبداللہ علیہ السلام سے نقل کیا ہے کہ آپؑ نے فرمایا: جب حائض عصر کے وقت سے قبل پاک ہوجائے تو وہ ظہر وعصر دونوں نمازیں پڑھے گی اور اگر وہ عصر کے آخری وقت میں پاک ہو تو وہ فقط عصر کی نماز پڑھے گی۔

حدیث نمبر 26/1203

عنه عن محمد بن عبد الله بن زرارة عن محمد بن فضيل عن أبي الصباح الكنانی عن أبي عبد الله عليه السلام قال: إذا طهرت المرأة قبل طلوع الفجر صلت المغرب والعشاء، وإن طهرت قبل أن تغيب الشمس صلت الظهر والعصر.

جناب الشیخ رحمۃ اللہ علیہ نے جناب ابوالصباح الکنانی سے نقل کیا ہے اور انھوں نے حضرت امام ابوعبداللہ علیہ السلام سے نقل کیا ہے کہ آپؑ نے فرمایا: اگر کوئی عورت طلوعِ فجر سے قبل خونِ حیض سے پاک ہوجائے تو وہ نمازِ مغرب اور عشاء دونوں پڑھے گی اور اگر وہ غروبِ آفتاب سے قبل پاک ہوجائے تو ظہر اور عصر دونوں پڑھے گی۔

https://www.shiabookspdf.com

حدیث نمبر 27/1204

عنه عن عبد الرحمن بن أبي نجران عن عبد الله بن سنان عن أبي عبد الله عليه السلام قال: إذا طهرت المرأة قبل غروب الشمس فلتصل الظهر والعصر وإن طهرت من آخر الليل فلتصل المغرب والعشاء.

جناب الشیخ رحمۃ اللہ علیہ نے جناب عبداللہ بن سنان سے نقل کیا ہے اور انھوں نے امام ابوعبداللہ علیہ السلام سے نقل کیا ہے کہ آپؑ نے فرمایا: جب عورت غروبِ آفتاب سے قبل پاک ہوجائے تو اسے چاہیے کہ نمازِ ظہر اور عصر دونوں پڑھے اور اگر وہ رات کے آخر میں پاک ہوجائے تو وہ مغرب اور عشاء دونوں پڑھے۔

حدیث نمبر 28/1205

عنه عن أحمد بن الحسن عن أبيه عن ثعلبة بن ميمون عن معمر بن يحيى عن داود الزجاجي عن أبي جعفر عليه السلام قال: إذا كانت المرأة حائضاً فطهرت قبل غروب الشمس صلت الظهر والعصر فإن طهرت في الليل صلت المغرب والعشاء الآخرة.

https://www.shiabookspdf.com

https://www.shiabookspdf.com

جناب الشیخ رحمہ اللہ نے جناب داؤد الزجاجی سے نقل کیا ہے اور انھوں نے حضرت امام ابوجعفر علیہ السلام سے نقل کیا ہے کہ آپؑ نے فرمایا: جب عورت حائض ہو اور وہ غروبِ آفتاب سے پہلے پاک ہوجائے وہ ظہر اور عصر دونوں پڑھے اور اگر وہ رات کے وقت میں پاک ہوجائے تو وہ مغرب اور عشاء دونوں پڑھے۔

حدیث نمبر 29/1206

عنه عن محمد بن علي عن أبي جميلة ومحمد اخيه عن أبيه عن أبي جميلة عن عمر بن حنظلة عن الشيخ عليه السلام قال: إذا طهرت المرأة قبل طلوع الفجر صلت المغرب والعشاء، وإن طهرت قبل أن تغيب الشمس صلت الظهر والعصر.

جناب الشیخ رحمہ اللہ نے جناب عمر بن حنظلہ سے نقل کیا ہے اور اس نے امام جعفر صادق علیہ السلام سے نقل کیا ہے کہ آپؑ نے فرمایا: اگر عورت طلوعِ فجر سے قبل پاک ہوجائے تو وہ نماز مغرب اور عشاء دونوں پڑھے۔ اور اگر غروبِ آفتاب سے قبل پاک ہوجائے تو وہ نماز ظہر اور عصر دونوں پڑھے گی۔

https://www.shiabookspdf.com

حدیث نمبر 30/1207

عنه عن محمد بن عبد الله بن زرارة عن محمد بن أبي عمير عن حماد بن عثمان عن عبد الله الحلبي عن أبي عبد الله عليه السلام في المرأة تقوم في وقت الصلاة فلا تقضي ظهرها حتى تفوتها الصلاة ويخرج الوقت أتقضي الصلاة التي فاتتها؛ قال: ان كانت توانت قضتها وإن كانت دائبة في غسلها فلا تقضي، وعن أبيه قال: كانت المرأة من أهله تطهر من حيضها فتغتسل حتى يقول القائل قد كادت الشمس تصفر بقدر ما انك لو رأيت انسانا يصلي العصر تلك الساعة قلت قد أفرط فكان يأمرها أن تصلي العصر.

قال محمد بن الحسن لا تنافي بين هذه الاخبار لان الذي أعول عليه في الجمع بينها ان المرأة إذا طهرت بعد زوال الشمس إلى أن يمضي منه أربعة أقدام فانه يجب عليها قضاء الظهر والعصر معا، وإذا طهرت بعد أن يمضي أربعة أقدام فانه يجب عليها قضاء العصر لا غير، ويستحب لها قضاء الظهر إذا كان طهرها إلى مغيب الشمس وعلى هذا الوجه لا تنافي بين الاخبار.

https://www.shiabookspdf.com

https://www.shiabookspdf.com

جناب الشیخ رحمۃ اللہ علیہ نے جناب عبداللہ الحلبی سے نقل کیا ہے اور انھوں نے حضرت امام ابوعبداللہ علیہ السلام سے نقل کیا ہے کہ آپؑ نے فرمایا: اگر ایک عورت نماز کے وقت پاک ہوجاتی ہے اور نماز ادا نہیں کرتی اور اس کی نماز کا وقت گزر جاتا ہے تو وہ نماز جو اس سے فوت ہوئی ہے کیا اس کی قضاء اس پر واجب ہے؟

آپؑ نے فرمایا: اگر وہ سستی کرتی ہے تو اس کی قضاء کرے گی اور اگر وہ غسل کرنے میں مشغول تھی اور پھر قضاء ہوئی ہے تو اس پر قضاء واجب نہیں۔

آپؑ نے اپنے والد ماجدؑ سے نقل کیا ہے کہ آپؑ نے فرمایا: ان کے خاندان میں سے ایک عورت حیض سے پاک ہوگئی تھی اور غسل کر رہی تھی کہ کہنے والے نے کہا کہ سورج زرد ہونے کے قریب ہے اور اس قدر وقت تھا کہ اگر انسان اس وقت نماز عصر پڑھنا چاہے تو پڑھ سکتا ہے۔

میں نے کہا: اس نے کوتاہی کی ہے اس کے لیے ضروری ہے کہ وہ اس کو حکم دے کہ وہ نماز عصر پڑھے۔

جناب الشیخ الطوسی رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں: ان روایات میں کوئی تنافی نہیں ہے۔ ان کے درمیان جمع کی وجہ ممکن ہے اور وہ روایت جو بیان کرتی ہے کہ اگر عورت زوالِ آفتاب کے بعد چار قدم سایہ ہونے تک پاک ہوجائے تو وہ نماز ظہر اور عصر دونوں پڑھے اور اگر سایہ کے چار قدم ہونے کے بعد پاک ہو تو وہ نماز عصر واجب ہے اور اس کے لیے مستحب ہے کہ وہ نماز ظہر کو بھی ادا کرے۔ اگر وہ غروبِ آفتاب سے قبل پاک ہوجائے تو اس تاویل کی بناء پر ان اخبار کے درمیان کوئی تنافی باقی نہیں رہے گی۔

حدیث نمبر 31/1208

علی بن ابراهیم عن أبیه عن ابن محبوب عن علی بن رئاب عن أبی عبیدة عن أبی عبدالله علیه السلام قال: إذا رأت المرأة الطهر وهی فی وقت الصلاة ثم أخرت الغسل حتی یدخل وقت صلاة أخری کان علیها قضاء تلك الصلاة التی فرطت فیها، وإذا طهرت فی وقت فأخرت الصلاة حتی یدخل وقت صلاة أخری ثم رأت دما کان علیها قضاء تلك الصلاة التی فرطت فیها.

جناب الشیخ رحمۃ اللہ علیہ نے جناب ابوعبیدہ سے نقل کیا ہے اور انھوں نے حضرت امام ابوعبداللہ علیہ السلام سے نقل کیا ہے

https://www.shiabookspdf.com

https://www.shiabookspdf.com

کہ آپؑ نے فرمایا: اگر ایک عورت جو حائض ہو اور وہ ایک نماز کے وقت میں حیض سے پاک ہوجائے اور پھر غسل کو اتنا موخر کردے کہ دوسری نماز کا وقت داخل ہوجائے تو جس نماز کے بارے میں اس نے کوتاہی کی ہے اس کی قضاء بھی اس پر واجب ہوگی اور ایسے ہی اگر کوئی عورت نماز کے وقت میں پاک تھی اور پھر وہ اس نماز کو موخر کرتی ہے یہاں تک کہ دوسری نماز کا وقت داخل ہوجاتا ہے اور پھر اس کو خون آجاتا ہے تو اس پر اس نماز کی قضاء واجب ہے جو اس کی کوتاہی کی وجہ سے قضاء ہوئی تھی۔

حدیث نمبر 32/1209

ابن محبوب عن علی بن رئاب عن عبید بن زرارة عن أبي عبد الله علیه السلام قال أیما امرأة رأت الطهر وهي قادرة علی أن تغتسل وقت صلاة ففرطت فیها حتی یدخل وقت صلاة اخری کان علیها قضاء تلك الصلاة التی فرطت فیها. فان رأت الطهر فی وقت صلاة فقامت فی تهیئة ذلك فجاز وقت الصلاة ودخل علیها وقت صلاة اخری فلیس علیها قضاء وتصلی الصلاة التی دخل وقتها.

https://www.shiabookspdf.com

جناب الشیخ رحمہ اللہ نے جناب عبید بن زرارہ سے نقل کیا ہے اور انھوں نے حضرت امام ابوعبداللہ علیہ السلام سے نقل کیا ہے کہ آپؑ نے فرمایا: جو عورت خون سے پاک ہوجائے اور وہ نماز کے وقت میں غسل کرنے کی قدرت رکھی تھی لیکن اس نے کوتاہی کی ہے اور غسل نہیں کیا اور دوسری نماز کا وقت داخل ہوگیا ہے تو جس نماز کے بارے میں اس نے کوتاہی کی تھی اس کی قضاء اس پر واجب ہے اور ایک عورت نماز کے وقت میں پاک تھی اور وہ نماز ابتدائی اُمور کو انجام دینے میں کھڑی ہوگئی ہے اور اس دوران اس نماز کا وقت ختم ہوگیا ہے اور دوسری نماز کا وقت شروع ہوگیا ہے تو جو نماز اس سے قضاء ہوئی ہے وہ اس کی قضاء نہیں کرے گی بلکہ بعد والی نماز کہ جس کا وقت داخل ہوگیا ہے اس کو ادا کرے گی۔

حدیث نمبر 33/1210

ابن محبوب عن علی بن رئاب عن أبي الورد قال سألت أبا جعفر علیه السلام عن المرأة التی تکون فی صلاة الظهر وقد صلت رکعتین ثم تری الدم قال: تقوم من

https://www.shiabookspdf.com

https://www.shiabookspdf.com

مسجدها ولا تقضي الركعتين، قال: فإن رأت الدم وهي في صلاة المغرب وقد صلت ركعتين فلتقم من مسجدها فإذا طهرت فلتقض الركعة التي فاتتها من المغرب.

جناب الشیخ علیہ الرحمہ نے جناب ابوالورد سے نقل کیا ہے، وہ بیان کرتے ہیں کہ میں نے حضرت امام ابوجعفر الباقر علیہ السلام سے اس عورت کے بارے میں سوال کیا کہ جو نماز ظہر پڑھ رہی ہے اور اس نے دو رکعت پڑھ لی ہیں اور پھر اس کو خون آجائے تو کیا حکم ہے؟

آپؑ نے فرمایا: وہ اپنی جائے نماز سے کھڑی ہوجائے اور دو رکعتوں کو پورا نہ کرے۔

فرمایا: اگر وہ نماز مغرب میں مشغول ہو اور دو رکعت پڑھ چکی ہو اور پھر اس کو خون آجائے تو اپنی جائے نماز سے کھڑی ہوجائے اور جب پاک ہوجائے گی تو اس فوت شدہ ایک رکعت کی قضا کرے گی جو اس کی نماز مغرب سے فوت ہوئی تھی۔

حدیث نمبر 34/1211

https://www.shiabookspdf.com

علی بن الحسن عن محمد بن الوليد عن يونس بن يعقوب أبي عبد الله عليه السلام قال في امرأة إذا دخل وقت الصلاة وهي طاهرة فأخرت الصلاة حتى حاضت قال: تقضي إذا طهرت.

جناب الشیخ علیہ الرحمہ نے جناب یونس بن یعقوب سے نقل کیا ہے اور انھوں نے حضرت امام ابوعبداللہ علیہ السلام سے نقل کیا ہے کہ آپؑ نے فرمایا: ایک عورت جب نماز کا وقت شروع ہوا تھا تو پاک تھی اور اس نے نماز کو مؤخر کیا اور اس کو خون آگیا۔

فرمایا: جب وہ پاک ہوجائے گی تو اس نماز کی قضاء کرے گی۔

حدیث نمبر 35/1212

علی بن الحسن عن أحمد بن الحسن عن عمرو بن سعيد عن مصدق بن صدقة عن عمار بن موسى عن أبي عبد الله عليه السلام في المرأة يطلع الفجر وهي حائض في شهر رمضان فإذا أصبحت طهرت وقد أكلت ثم صلت الظهر والعصر كيف تصنع في ذلك اليوم الذي طهرت فيه؛ قال تصوم ولا تعتد به.

https://www.shiabookspdf.com

https://www.shiabookspdf.com

جناب الشیخ رحمۃ اللہ علیہ نے جناب عمار بن موسیٰ سے نقل کیا ہے اور اس نے حضرت امام ابو عبداللہ علیہ السلام سے نقل کیا ہے کہ آپؑ سے ایک عورت کے بارے میں عرض کیا گیا کہ ماہِ رمضان میں طلوعِ فجر کے وقت حالتِ حیض میں تھی۔ جب اس نے صبح کی تو پاک ہوگئی جبکہ وہ اس سے قبل کھاپی چکی تھی۔ پھر اس نے نمازِ ظہر و عصر بھی پڑھی ہے۔ اس دن کے روزے کے بارے میں اس کے لیے کیا حکم ہے؟

آپؑ نے فرمایا: امساک کرے یعنی وہ نہ کھائے اور نہ پیے لیکن اس دن کا روزہ شمار نہ کرے (یعنی اس دن کی قضا کرنا ہوگی)۔

حدیث نمبر 36/1213

عنه عن علي بن اسباط عن عمه يعقوب بن سالم الاحمر عن أبي بصير عن أبي عبد الله عليه السلام قال: إن طهرت بليل من حيضتها ثم توانت ان تغتسل في رمضان حتى اصبحت عليها قضاء ذلك اليوم.

https://www.shiabookspdf.com

جناب الشیخ رحمۃ اللہ علیہ نے جناب ابوبصیر سے نقل کیا ہے اور انھوں نے حضرت امام ابو عبداللہ علیہ السلام سے نقل کیا ہے کہ آپؑ نے فرمایا: ایک عورت ماہِ رمضان کی رات کو پاک ہوگئی تھی اور اس نے غسل کرنے میں کوتاہی کی اور سستی کی یہاں تک کہ طلوعِ فجر ہوگیا تو اس دن کے روزے کی اس پر قضاء واجب ہے۔

حدیث نمبر 37/1214

عنه عن علي بن مهزيار عن حماد بن عيسى عن حريز عن محمد قال: سألته عن الحائض تفطر في شهر رمضان أيام حيضها فإذا افطرت ماتت قال: ليس عليها شيء.

جناب الشیخ رحمۃ اللہ علیہ نے جناب حریز سے اور انھوں نے جناب محمد سے نقل کیا ہے، وہ بیان کرتے ہیں کہ میں نے امام علیہ السلام سے سوال کیا: ایک عورت نے ماہِ رمضان میں ایامِ حیض میں روزے نہیں رکھے اور جب اس نے عیدالفطر کی تو وہ مرگئی تو اس کے لیے کیا حکم ہے؟

آپؑ نے فرمایا: اس پر کوئی چیز لازم نہیں۔

https://www.shiabookspdf.com

https://www.shiabookspdf.com

حدیث نمبر 38/1215

عنه عن عبد الرحمن بن أبي نجران عن صفوان بن يحيى عن عيص بن القاسم البجلي عن أبي عبد الله عليه السلام قال: سألته عن امرأة طمثت في شهر رمضان قبل أن تغيب الشمس قال: تفطر حين تطمث. ولا ينافي هذا الخبر

جناب الشیخ رحمہ اللہ نے جناب عیص بن القاسم البجلی سے نقل کیا ہے اور انھوں نے حضرت امام ابوعبداللہ علیہ السلام سے سوال کیا: ایک عورت ماہِ رمضان میں غروبِ آفتاب سے قبل خون دیکھ لے تو وہ کیا کرے؟

آپؑ نے فرمایا: جیسے اس کو خون آئے گا وہ روزہ ختم ہوجائے گا۔

جناب الشیخ الطوسی رحمہ اللہ فرماتے ہیں کہ یہ روایت بعد والی روایت کے ساتھ منافات نہیں رکھتی کہ جس کو جناب ابوبصیر رحمہ اللہ نے امام ابوعبداللہ علیہ السلام سے نقل کیا ہے۔

حدیث نمبر 39/1216

https://www.shiabookspdf.com

ما رواه علي بن الحسن عن علي بن اسباط عن عمه يعقوب الاحمر عن أبي بصير عن أبي عبد الله عليه السلام قال: إن عرض للمرأة الطمث في شهر رمضان قبل الزوال فهي في سعة أن تأكل وتشرب، وإن عرض لها بعد زوال الشمس فلتغتسل ولتعتد بصوم ذلك اليوم ما لم تأكل أو تشرب. فهذا الخبر وهم من الراوي لانه إذا كان رؤية الدم هو المفطر فلا يجوز لها أن تعتد بذلك اليوم، وإنما يستحب لها أن تمسك بقية النهار تأديبا إذا رأت الدم بعد الزوال، فالذي يدل على ذلك.

جناب الشیخ رحمہ اللہ نے جناب ابوبصیر رحمہ اللہ سے نقل کیا ہے اور انھوں نے حضرت امام ابوعبداللہ علیہ السلام سے نقل کیا ہے کہ آپؑ نے فرمایا: اگر عورت کو ماہِ رمضان میں دن کے وقت زوالِ آفتاب سے قبل خونِ حیض آجائے تو اس کو اجازت ہے کہ اگر وہ کھانا پینا چاہے تو وہ وسعت میں ہے اور اگر اس کو یہ عارضہ زوالِ آفتاب کے بعد عارض ہو تو پھر وہ غسل کرے اور اگر اس نے کھانا پینا نہیں کیا تو اس دن کے روزے کو شمار کرے۔

جناب الشیخ الطوسی رحمہ اللہ فرماتے ہیں: یہ راوی کا وہم و اشتباہ ہے کیونکہ اگر خون آنا روزے کے لیے مفطر و مبطل ہے تو پھر اس دن کے روزے کو شمار کرنے کا کوئی معنی نہیں۔ اس پر فقط وفقط مستحب ہے کہ سارا دن امساک

https://www.shiabookspdf.com

https://www.shiabookspdf.com

کرے۔ ماہِ رمضان کے ادب کے لیے اگر اس نے خون زوال کے بعد دیکھا ہے تو اس پر دلیل ذیل کی روایت ہے۔

﴿ حدیث نمبر 40/1217 ﴾

ما رواه علي بن الحسن بن علي بن فضال عن علي بن اسباط عن محمد بن حمران عن محمد بن مسلم قال: سألت أبا جعفر عليه السلام عن المرأة ترى الدم غدوة أو ارتفاع النهار أو عند الزوال قال: تفطر وإذا كان ذلك بعد العصر أو بعد الزوال فلتمض على صومها ولتقض ذلك اليوم.

جناب الشیخ رحمۃ اللہ علیہ نے جناب محمد بن مسلم سے نقل کیا ہے، وہ بیان کرتے ہیں کہ میں نے حضرت امام ابوجعفر علیہ السلام سے سوال کیا: ایک عورت دن کے وقت صبح یا سورج کے بلند ہونے کے وقت یا زوالِ آفتاب کے وقت خون دیکھے تو اس کے لیے کیا حکم ہے؟

آپؑ نے فرمایا: اس کا روزہ باطل ہوجائے گا۔ ہاں اگر اس نے زوال کے بعد یا عصر کے بعد خون دیکھا ہے تو وہ اپنے روزے کو جاری رکھے اور اس روزے کی قضا بھی کرے گی۔

https://www.shiabookspdf.com

﴿ حدیث نمبر 41/1218 ﴾

عنه عن الحسن بن علي الوشا عن جميل بن دراج ومحمد ابن حمران عن منصور بن حازم عن أبي عبد الله عليه السلام قال: أي ساعة رأت الدم فهي تفطر الصائمة إذا طمثت، وإذا رأت الطهر في ساعة من النهار قضت صلاة اليوم والليل مثل ذلك.

جناب الشیخ رحمۃ اللہ علیہ نے جناب منصور بن حازم سے نقل کیا ہے اور انھوں نے حضرت امام ابوعبداللہ علیہ السلام سے نقل کیا ہے کہ آپؑ نے فرمایا: عورت روزہ دار دن کے جس وقت میں بھی خونِ حیض دیکھ لے گی وہ روزہ افطار کردے گی اور اگر ماہِ رمضان میں دن کے وقت خون سے پاک ہوجائے تو وہ غسل کرے اور اگر وہ غسل کرنے میں کوتاہی کرے اور اس دن کی نماز قضا ہوجائے تو اس نماز کی قضاء اس پر واجب ہوگی۔

﴿ حدیث نمبر 42/1219 ﴾

عنه عن أحمد بن الحسن عن عمرو بن سعيد عن مصدق ابن صدقة عن عمار الساباطي

https://www.shiabookspdf.com

https://www.shiabookspdf.com

عن أبي عبد الله عليه السلام عن المرأة يطلع الفجر وهي حائض في شهر رمضان فإذا أصبحت طهرت وقد اكلت ثم صلت الظهر والعصر كيف تصنع في ذلك اليوم الذي طهرت فيه؛ قال: تصوم ولا تعتد به.

جناب الشیخ رحمۃ اللہ علیہ نے جناب عمار الساباطی سے نقل کیا ہے اور انھوں نے حضرت امام ابوعبداللہ علیہ السلام سے نقل کیا ہے کہ آپؑ نے فرمایا: اگر عورت ماہِ رمضان میں طلوعِ فجر کے وقت حائض تھی۔ پس جب اس نے صبح کی تو وہ پاک ہوگئی حالانکہ اس نے کھانا پینا کیا ہے۔ پھر اس نے نمازِ ظہر و عصر بھی پڑھی تو اس دن کہ جس میں وہ پاک ہوگئی ہے وہ کیا کرے؟

آپؑ نے فرمایا: وہ امساک کرے اور اس دن کا روزہ شمار نہیں ہوگا۔

حدیث نمبر 43/1220

احمد بن محمد عن الحسن بن محبوب عن جميل عن سماعة قال: سألت أبا عبد الله عليه السلام عن امرأة صلت من الظهر ركعتين ثم انها طمثت وهي جالسة فقال: تقوم من مسجدها ولا تقضي تلك الركعتين

https://www.shiabookspdf.com

جناب الشیخ رحمۃ اللہ علیہ نے جناب سماعہ سے نقل کیا ہے، وہ بیان کرتے ہیں کہ میں نے حضرت امام ابوعبداللہ علیہ السلام سے سوال کیا: ایک عورت نمازِ ظہر پڑھ رہی ہے اور دو رکعت نماز پڑھ چکی ہے اور اس کے بعد اس کو خون آگیا حالانکہ وہ جائے نماز پر بیٹھی ہوئی ہے؟

آپؑ نے فرمایا: وہ جائے نماز سے کھڑی ہوجائے اور جب پاک ہوجائے تو ان دو رکعت کی قضا نہ کرے۔

حدیث نمبر 44/1221

عنه عن شاذان بن الخليل النيسابوري عن يونس بن عبد الرحمن عن عبد الرحمن بن الحجاج قال: سألته عن المرأة تطمث بعد ما تزول الشمس ولم تصل الظهر هل عليها قضاء تلك الصلاة؛ قال: نعم.

جناب الشیخ رحمۃ اللہ علیہ نے جناب عبدالرحمن بن الحجاج سے نقل کیا ہے، وہ بیان کرتے ہیں کہ میں نے آپؑ سے

https://www.shiabookspdf.com

https://www.shiabookspdf.com

ایک عورت کے بارے میں سوال کیا جس کو زوالِ آفتاب کے بعد خون آیا ہے اور اس نے ابھی نمازِ ظہر نہیں پڑھی تھی تو کیا اس نماز کی قضا اس کے ذمہ ہے؟

آپؑ نے فرمایا: ہاں، اس کی قضا ہے۔

حدیث نمبر 45/1222

محمد بن احمد بن يحيیٰ عن احمد بن الحسن عن عمرو بن سعيد عن مصدق بن صدقة عن عمار الساباطی عن أبی عبد الله عليه السلام فی المرأة تكون فی الصلاة فتظن أنها قد حاضت قال: تدخل يدها فتمس الموضع فإن رأت شيئًا انصرفت وإن لم تر شيئًا أتمت صلاتها.

جناب الشیخ رحمۃ اللہ علیہ نے جناب عمار الساباطی سے نقل کیا ہے اور انھوں نے حضرت امام ابوعبداللہ علیہ السلام سے عرض کیا: ایک عورت کے بارے میں پوچھا جو نماز پڑھ رہی ہے اور اس کو گمان ہو گیا ہے کہ اس کو خون آ گیا ہے تو وہ کیا کرے؟

آپؑ نے فرمایا: وہ اپنا ہاتھ اپنی شلوار میں داخل کرے اور شرمگاہ کو مس کرے۔ اگر وہ کوئی چیز (خون) کو پاتی ہے تو نماز کو چھوڑ دے اور اگر وہ کچھ نہیں پاتی تو وہ نماز کو پورا کرے۔

حدیث نمبر 46/1223

علی بن ابراهيم عن محمد بن عيسیٰ عن يونس عن عبد الله بن سنان عن أبی عبد الله عليه السلام قال: سألته عن المرأة تحيض وهی جنب هل عليها غسل الجنابة؟ قال: غسل الجنابة والحيض واحد.

جناب الشیخ رحمۃ اللہ علیہ نے جناب عبداللہ بن سنان سے نقل کیا ہے اور وہ بیان کرتے ہیں کہ میں نے حضرت امام ابوعبداللہ علیہ السلام سے سوال کیا: ایک عورت مجنب تھی اور اس کو حیض بھی آ گیا ہے تو کیا وہ غسل جنابت کرے گی؟

آپؑ نے فرمایا: غسل جنابت اور حیض ایک ہی ہے۔

حدیث نمبر 47/1224

أحمد بن محمد عن علی بن الحكم عن عبد الله بن يحيی الكاهلی عن أبی عبد الله عليه

https://www.shiabookspdf.com

https://www.shiabookspdf.com

السلام قال: سألته عن المرأة يجامعها زوجها فتحيض وهي في المغتسل تغتسل أو لا تغتسل؛ فقال: قد جاءها ما يفسد الصلاة لا تغتسل.

جناب الشیخ رحمۃ اللہ علیہ نے جناب عبداللہ بن یحییٰ الکاہلی سے نقل کیا ہے، وہ بیان کرتے ہیں کہ میں نے حضرت امام ابوعبداللہ علیہ السلام سے سوال کیا: ایک عورت سے اس کے شوہر نے مباشرت کی ہے پھر اس کو حیض بھی آ گیا ہے تو کیا وہ غسل جنابت کرے یا نہ کرے؟

آپؑ نے فرمایا: اس کو وہ چیز عارض ہوگئی ہے جو نماز کو فاسد و باطل کرتی ہے وہ غسل نہ کرے۔

حدیث نمبر 48/1225

علي بن الحسن بن فضال عن محمد بن اسماعيل عن حماد ابن عيسى عن حريز عن زرارة عن أبي جعفر عليه السلام قال: إذا حاضت المرأة وهي جنب أجزأها غسل واحد.

جناب الشیخ رحمۃ اللہ علیہ نے جناب زرارہ رحمۃ اللہ علیہ سے نقل کیا ہے اور انھوں نے حضرت امام ابوجعفر علیہ السلام سے نقل کیا ہے کہ آپؑ نے فرمایا: اگر مجنب عورت کو حیض آجائے تو پاک ہونے کے بعد اس کے لیے ایک غسل ہی کافی ہوگا۔

حدیث نمبر 49/1226

عنه عن علي بن اسباط عن عمه يعقوب الاحمر عن أبي بصير عن أبي عبد الله عليه السلام قال: سئل عن رجل اصاب من امرأته ثم حاضت قبل ان تغتسل قال: تجعله غسلا واحدا.

جناب الشیخ رحمۃ اللہ علیہ نے جناب ابوبصیر رحمۃ اللہ علیہ سے نقل کیا ہے، وہ بیان کرتے ہیں کہ حضرت امام ابوعبداللہ علیہ السلام سے ایک بندے کے بارے میں سوال کیا گیا کہ جس نے اپنی زوجہ سے مباشرت کی ہے اور پھر غسل جنابت کرنے سے قبل حائض ہوگئی ہے تو وہ کیا کرے؟

آپؑ نے فرمایا: وہ اس کے لیے ایک غسل قرار دے (یعنی ایک غسل کرے)۔

حدیث نمبر 50/1227

عنه عن العباس بن عامر عن حجاج الخشاب قال: سألت أبا عبد الله عليه السلام عن

https://www.shiabookspdf.com

https://www.shiabookspdf.com

رجل وقع على امرأته فطمثت بعد ما فرغ أتجعله غسلا واحدا إذا طهرت أو تغتسل مرتين؛ قال: تجعله غسلا واحدا عند طهرها.

جناب الشیخ رحمہ اللہ نے جناب حجاج الخشاب سے نقل کیا ہے، وہ بیان کرتے ہیں کہ میں نے حضرت امام ابوعبداللہ علیہ السلام سے سوال کیا: ایک بندہ اپنی زوجہ سے جماع کرتا ہے تو مرد کے فارغ ہونے کے بعد اس کی زوجہ کو حیض آجاتا ہے تو جب وہ حیض سے پاک ہوگی تو کیا وہ ایک غسل کرے گی یا دو؟

آپؑ نے فرمایا: وہ جب حیض سے پاک ہوگی تو وہ ایک غسل کرے گی۔

حدیث نمبر 51/1228

فاما ما رواه علي بن الحسن عن عثمان بن عيسى عن سماعة ابن مهران عن أبي عبد الله وأبي الحسن عليهما السلام قالا: في الرجل يجامع المرأة فتحيض قبل أن تغتسل من الجنابة قال: غسل الجنابة عليها واجب. فهذا الخبر محمول على ضرب من الاستحباب وإن أطلق عليه لفظ الوجوب على أن قوله غسل الجنابة عليها واجب ليس فيه انه يلزمها مع ذلك غسل الحيض مفردا وإذا لم يكن ذلك فيجوز ان يكون الغسل اضافة إلى الجنابة ويكون ذلك مجزئا عنها وعن الحيض بدلالة ما قدمناه من الاخبار، والذى يكشف ايضا عما ذكرناه.

https://www.shiabookspdf.com

جناب الشیخ رحمہ اللہ نے جناب سماعہ بن مہران سے اور اس نے حضرت امام ابوعبداللہ علیہ السلام اور امام ابوالحسن علیہ السلام سے نقل کیا ہے کہ دونوں نے فرمایا: وہ مرد جس نے اپنی زوجہ سے مباشرت کی ہے اور غسل جنابت کرنے سے قبل وہ حائض ہوگئی ہے تو اس کے لیے کیا حکم ہے؟

آپؑ نے فرمایا: اس عورت پر غسل جنابت واجب ہے۔

جناب الشیخ الطوسی رحمہ اللہ فرماتے ہیں کہ اس روایت کو استحباب پر حمل کیا جائے کہ اس پر مستحب ہے کہ اگرچہ روایت میں لفظ وجوب مطلق ذکر ہوا ہے کہ آپؑ نے فرمایا: اس پر غسل جنابت واجب ہے۔ اس میں یہ نہیں ہے کہ اس پر غسل حیض اکیلا بھی لازم ہے۔ جب یہ بیان نہیں ہوا تو پھر ممکن ہے کہ غسل کی اضافت جنابت کی طرف دے کر یہ بیان کیا گیا ہے کہ وہ غسل جنابت کرے تو اس کے لیے مجزی وکافی ہے۔ جو جنابت اور حیض دونوں سے مجزی

https://www.shiabookspdf.com

https://www.shiabookspdf.com

ہوجائے گا اس پر پہلے والی روایات بھی دلالت کرتی ہیں کہ جن میں بیان ہوا ہے کہ ایک غسل کافی ہے اور جو ہم نے ذکر کیا ہے یہ بعد والی روایت سے بھی کشف ہو رہا ہے۔

حدیث نمبر 52/1229

ما رواه علي بن الحسن عن احمد بن الحسن عن عمرو ابن سعيد عن مصدق بن صدقة عن عمار الساباطي عن أبي عبد الله عليه السلام قال: سألته عن المرأة يواقعها زوجها ثم تحيض قبل أن تغتسل قال: ان شاءت أن تغتسل فعلت وإن لم تفعل ليس عليها شئ فإذا طهرت اغتسلت غسلا واحدا للحيض والجنابة.

جناب الشیخ رحمہ اللہ نے جناب عمار الساباطی سے نقل کیا ہے، وہ بیان کرتے ہیں کہ میں نے حضرت امام ابوعبداللہ علیہ السلام سے سوال کیا ایک عورت جس سے اس کے شوہر نے مباشرت کی ہے اور اس کے غسل جنابت کرنے سے قبل اس کو حیض آ گیا ہے؟ تو وہ کیا کرے؟

آپؑ نے فرمایا: اگر وہ چاہے تو غسل جنابت کرے تو کرے اور اگر اس نے نہیں کیا تو جب پاک ہوگی تو وہ حیض و جنابت دونوں کے لیے ایک ہی غسل کرے۔

حدیث نمبر 53/1230

علي بن ابراهيم عن أبيه ومحمد بن اسماعيل عن الفضل ابن شاذان عن حماد بن عيسى عن حريز عن محمد بن مسلم قال: سألت أبا عبد الله عليه السلام عن المرأة ترى الصفرة في أيامها فقال: لا تصلي حتى تنقضي أيامها فان رأت الصفرة في غير ايامها توضأت وصلت.

جناب الشیخ رحمہ اللہ نے جناب محمد بن مسلم سے نقل کیا ہے، وہ بیان کرتے ہیں کہ میں نے حضرت امام ابوعبداللہ علیہ السلام سے ایک عورت کے بارے میں سوال کیا جو اپنے ایام حیض میں ایک زردی دیکھتی ہے؟

آپؑ نے فرمایا: جب تک اس کے ایام حیض ختم نہ ہوجائیں وہ نماز نہ پڑھے اور اگر وہ ایام حیض کے علاوہ ایام میں کوئی زردی دیکھتی ہے تو وہ وضو کرے اور نماز پڑھے۔

https://www.shiabookspdf.com

https://www.shiabookspdf.com

حدیث نمبر 54/1231

عنه عن ابيه عن عبد الله بن المغيرة عن اسحاق بن عمار عن أبي بصير عن أبي عبد الله عليه السلام في المرأة ترى الصفرة قال: ان كان قبل الحيض بيومين فهو من الحيض وان كان بعد الحيض بيومين فليس من الحيض.

جناب الشیخ رحمہ اللہ نے جناب ابو بصیر رحمہ اللہ سے نقل کیا ہے اور انھوں نے حضرت امام ابوعبداللہ علیہ السلام سے نقل کیا ہے کہ آپؑ سے پوچھا گیا کہ ایک عورت زردی دیکھتی ہے تو اس کے لیے کیا حکم ہے؟

آپؑ نے فرمایا: اگر حیض سے پہلے دو دن زردی دیکھتی ہے تو وہ حیض ہے اور اگر وہ حیض کے بعد دو دن زردی دیکھتی ہے تو وہ حیض نہیں ہے۔

حدیث نمبر 55/1232

احمد بن محمد عن محمد بن خالد عن علي بن أبي حمزة قال: سئل أبو عبد الله عليه السلام وانا حاضر عن المرأة ترى الصفرة فقال: ما كان قبل الحيض فهو من الحيض وما كان بعد الحيض فليس منه.

جناب الشیخ رحمہ اللہ نے جناب علی بن ابوحمزہ سے نقل کیا ہے اور وہ بیان کرتے ہیں کہ میں حضرت امام ابوعبداللہ علیہ السلام کی خدمت میں موجود تھا کہ آپؑ سے ایک عورت کے بارے میں پوچھا گیا جس نے زردی کو دیکھا ہے۔

آپؑ نے فرمایا: اگر وہ زردی اس نے حیض سے قبل دیکھی ہے تو وہ حیض میں سے ہے اور اگر بعد میں دیکھی ہے تو وہ حیض نہیں ہے۔

حدیث نمبر 56/1233

احمد بن محمد عن حماد بن عيسى عن حريز عن زرارة عن أبي جعفر عليه السلام قال: سألته كيف صارت الحائض تأخذ ما في المسجد ولا تضع فيه؛ فقال: إن الحائض تستطيع أن تضع ما في يدها في غيره ولا تستطيع ان تأخذ ما فيه إلا منه.

جناب الشیخ رحمہ اللہ نے جناب زرارہ رحمہ اللہ سے نقل کیا ہے، وہ بیان کرتے ہیں کہ میں نے حضرت امام ابوجعفر

https://www.shiabookspdf.com

https://www.shiabookspdf.com

امام ابوجعفر محمد باقر علیہ السلام سے سوال کیا: کیا وجہ ہے کہ حائض مسجد سے کوئی چیز اُٹھا سکتی ہے لیکن مسجد میں رکھ نہیں سکتی؟

آپؑ نے فرمایا: کیونکہ حائض کے ہاتھوں میں جو چیز ہے وہ قدرت و استطاعت رکھتی ہے کہ اس کو مسجد میں رکھے یا کسی دوسری جگہ رکھے (وہ مجبور نہیں ہے) لیکن جو چیز مسجد میں ہے وہ کسی جگہ سے اس کو اُٹھا نہیں سکتی (مجبور ہے) کہ وہ اس کو مسجد سے ہی اُٹھائے۔

﴿حدیث نمبر 57/1234﴾

أبو علي الاشعري عن محمد بن عبد الجبار عن صفوان ابن يحيى عن العيص بن القاسم قال: سألت أبا عبد الله عليه السلام عن امرأة ذهب طمثها سنين ثم عاد إليها شيء قال: تترك الصلاة حتى تطهر.

جناب الشیخ رحمۃ اللہ علیہ نے جناب عیص بن قاسم سے نقل کیا ہے وہ بیان کرتے ہیں کہ میں نے حضرت امام ابوعبداللہ علیہ السلام سے سوال کیا: ایک عورت کہ جس کا حیض آنا کئی برسوں سے بند تھا اور اس کے لیے دوبارہ خون آ گیا ہے؟

https://www.shiabookspdf.com

آپؑ نے فرمایا: جب تک پاک نہ ہو جائے وہ نماز کو ترک کر دے۔

﴿حدیث نمبر 58/1235﴾

سهل بن زياد عن احمد بن محمد عن ابن ابي نصر عن بعض اصحابنا قال: قال أبو عبد الله عليه السلام المرأة التي قد يئست من المحيض حدها خمسون سنة.

جناب الشیخ رحمۃ اللہ علیہ نے جناب ابن ابی عمیر سے نقل کیا ہے اور اس نے اپنے بعض اصحاب کے ذریعے امام ابوعبداللہ علیہ السلام سے نقل کیا ہے کہ آپؑ نے فرمایا: عورت کے حیض سے مایوس ہونے کی عمر کی حد پچاس سال ہے۔

﴿حدیث نمبر 59/1236﴾

احمد بن محمد عن الحسن بن ظريف عن ابن أبي عمير عن بعض اصحابنا عن ابي عبد الله عليه السلام قال: إذا بلغت المرأة خمسين سنة لم تر حمرة إلا ان تكون امرأة من قريش.

جناب الشیخ رحمۃ اللہ علیہ نے دوسری سند کے ساتھ جناب ابن ابی عمیر سے اور انھوں نے اپنے بعض اصحاب کے

https://www.shiabookspdf.com

https://www.shiabookspdf.com

ذریعے امام ابوعبداللہ علیہ السلام سے نقل کیا ہے کہ آپؑ نے فرمایا: جب عورت پچاس سال کو پہنچ جائے گی تو حیض کو نہیں دیکھے گی سوائے اس کے کہ وہ عورت قریش خاندان سے ہو۔

حدیث نمبر 60/1237

محمد بن یعقوب عن محمد بن اسماعیل عن الفضل بن شاذان عن صفوان عن عبد الرحمن بن الحجاج عن ابی عبد اللہ علیہ السلام: حد التی یئست من المحیض خمسون سنة.

جناب الشیخ رحمہ اللہ نے جناب عبدالرحمن بن حجاج سے نقل کیا ہے اور انھوں نے حضرت امام ابوعبداللہ علیہ السلام سے نقل کیا ہے کہ آپؑ نے فرمایا: وہ حد عمر کہ جس میں عورت یائسہ ہوجاتی ہے وہ پچاس سال ہے۔

حدیث نمبر 61/1238

محمد بن اسماعیل عن الفضل بن شاذان عن ابن ابی عمیر عن معاویة بن عمار عن أبی عبد اللہ علیہ السلام قال: سألته عن الحائض تناول الرجل الماء؟ فقال: قد كان بعض نساء النبی صلی اللہ علیہ وآلہ تسكب علیه الماء وهی حائض وتناوله الخمرة.

https://www.shiabookspdf.com

جناب الشیخ رحمہ اللہ نے جناب معاویہ بن عمار سے نقل کیا ہے، وہ بیان کرتے ہیں کہ میں نے حضرت امام ابوعبداللہ علیہ السلام سے سوال کیا: کیا حائض عورت مرد کو پانی پکڑوا سکتی ہے؟

آپؑ نے فرمایا: رسولِ خدا صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی بعض ازواج حیض میں ہوتی تھیں اور وہ رسولؐ خدا کو پانی ڈال کر دیتی تھیں اور سجدہ گاہ بھی اُٹھا کر دیتی تھیں۔

اعتکاف میں حیض آجائے

حدیث نمبر 62/1239

علی بن الحسن بن فضال عن احمد بن الحسن عن ابیه عن علی بن عقبة عن أبیه عن أبی عبد اللہ علیہ السلام فی امرأة اعتكفت ثم انها طمثت فقال: ترجع لیس لها اعتكاف.

جناب الشیخ رحمہ اللہ نے جناب علی بن عقبہ سے اور انھوں نے اپنے والد سے اور انھوں نے حضرت امام ابوعبداللہ علیہ السلام سے نقل کیا ہے کہ اگر عورت کو دورانِ اعتکاف حیض آجائے تو اس کے لیے کیا حکم ہے؟

https://www.shiabookspdf.com

https://www.shiabookspdf.com

آپؑ نے فرمایا: وہ واپس لوٹ جائے، اس کا اعتکاف نہیں ہے۔

حدیث نمبر 63/1240

عنه عن علي بن اسباط عن عمه يعقوب الاحمر عن ابي بصير عن أبي عبد الله عليه السلام قال: وأي امرأة كانت معتكفة ثم حرمت عليها الصلاة فخرجت من المسجد فطهرت فليس ينبغي لزوجها ان يجامعها حتى تعود إلى المسجد وتقضي اعتكافها.

جناب الشیخ رحمۃ اللہ علیہ نے جناب ابوبصیر سے نقل کیا ہے، اور وہ بیان کرتے ہیں کہ حضرت امام ابوعبداللہ علیہ السلام نے فرمایا: جو عورت اعتکاف میں ہو اور اس پر نماز پڑھنا حرام ہوجائے (حیض آجائے) پس وہ مسجد سے نکل جائے گی۔ پھر جب وہ پاک ہوجائے اور غسل کرے تو اس کے شوہر کے لیے سزاوار نہیں کہ وہ اس سے مباشرت کرے یہاں تک کہ وہ واپس مسجد جائے اور اپنے اعتکاف کو پورا کرے۔

حدیث نمبر 64/1241

https://www.shiabookspdf.com

محمد بن علي بن محبوب عن يعقوب عن أبي همام عن أبي الحسن عليه السلام في الحائض إذا اغتسلت في وقت العصر تصلي العصر ثم تصلي الظهر. قال محمد بن الحسن انما تجب عليها إعادة الظهر إذا كانت قد طهرت في وقته، ولو لم يكن طهرت إلا في وقت العصر لما وجب عليها إلا العصر لا غير على ما قدمناه.

جناب الشیخ رحمۃ اللہ علیہ نے جناب ابوہمام سے نقل کیا ہے اور انھوں نے حضرت امام ابوالحسن علیہ السلام سے نقل کیا ہے کہ آپ نے حائض کے بارے میں فرمایا: جب وہ نمازِ عصر کے وقت میں غسل کرے تو وہ نمازِ عصر پڑھے اور پھر نمازِ ظہر کو پڑھے۔

جناب محمد بن الحسن الطوسی رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں: اس عورت پر نمازِ ظہر کا پڑھنا اس وقت واجب ہے جب وہ نمازِ ظہر کے وقت پاک ہوجائے اور غسل کرے اور اگر وہ نمازِ ظہر کے وقت وہ پاک نہیں ہوئی بلکہ وہ نمازِ عصر کے وقت پاک ہوئی ہے تو اس پر نمازِ عصر کے علاوہ کوئی اور نماز واجب نہیں ہے جیسا کہ ہم پہلے بیان کر چکے ہیں۔

https://www.shiabookspdf.com

https://www.shiabookspdf.com

حدیث نمبر 65/1242

احمد بن محمد عن محمد بن عیسٰی عن عبد اللہ بن المغیرۃ عن اسماعیل بن ابی زیاد عن جعفر عن أبیه علیه السلام أن أمیر المؤمنین علیه السلام قال فی امرأۃ ادعت انها حاضت فی شهر واحد ثلاث حیض فقال: کلفوا نسوۃ من بطانتها، إن حیضها کان فیما مضی علی ما ادعت، فان شهدن صدقت والا فهی کاذبة. ولا ینافی هذا الخبر.

جناب الشیخ رحمۃ اللہ علیہ نے جناب اسماعیل بن ابی زیاد سے اور انھوں نے حضرت امام جعفر صادق علیہ السلام سے اور انھوں نے اپنے والد ماجد امام محمد باقر علیہ السلام سے، وہ فرماتے ہیں کہ امیر المومنین حضرت علی علیہ السلام سے پوچھا گیا: ایک عورت اگر دعویٰ کرے کہ اسے ایک ماہ میں تین مرتبہ حیض آتا ہے؟

آپؑ نے فرمایا: اس کی ہم عمر اس کی ہم جولی (سہیلیوں) سے پوچھا جائے کہ جس طرح یہ اپنے حیض کے بارے میں دعویٰ کر رہی ہے آیا اس کو اس سے پہلے بھی ایسے ہی آتا تھا؟ اگر وہ اس کی گواہی دیں تو درست ورنہ وہ جھوٹی ہے۔

https://www.shiabookspdf.com

جناب الشیخ الطوسی رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں کہ یہ روایت بعد والی روایت کے ساتھ منافات نہیں رکھتی۔

حدیث نمبر 66/1243

ما رواہ احمد بن محمد عن الحسین بن سعید عن جمیل ابن دراج عن زرارۃ قال سمعت أبا جعفر علیه السلام یقول: العدۃ والحیض إلی النساء. لان الوجه فی الجمع بینهما ان المرأۃ إذا کانت مأمونة قبل قولها فی العدۃ والحیض، وإذا کانت متهمة کلفت نساء غیرها علی ما تضمنه الخبر الاول.

جناب الشیخ رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں: وہ روایت جس کو جناب زرارہ رحمۃ اللہ علیہ نے بیان کیا ہے کہ میں نے حضرت امام ابوجعفر علیہ السلام سے سنا ہے کہ آپؑ نے فرمایا: حیض اور عدت میں عورتوں کی بات کو قبول کیا جائے گا۔

جناب الشیخ رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں: ان دونوں میں جمع ممکن ہے اور جمع یوں ہوجائے گا کہ اگر وہ عورت مامونہ (اس پر جھوٹ کی تہمت نہیں) تو اس کی بات کو عدت اور حیض میں قبول کیا جائے گا اور اس پر تہمت ہو کہ یہ جھوٹ

https://www.shiabookspdf.com

https://www.shiabookspdf.com

بولتی ہے تو پھر اس کی سہیلیوں سے اس کے بارے میں تصدیق کروائی جائے گی جیسا کہ پہلی روایت نے بیان کیا ہے۔

﴿حدیث نمبر 67/1244﴾

محمد بن احمد بن يحيى عن معاويه بن حكيم عن ابن ابي عمير عن ابان بن عثمان عن عبد الرحمن قال: سألت ابا عبد الله عليه السلام عن امرأة حاضت ثم طهرت في سفر فلم تجد الماء يومين أو ثلاثة هل لزوجها أن يقع عليها قال: لا يصلح لزوجها ان يقع عليها حتى تغتسل.

جناب الشیخ رحمہ اللہ نے جناب عبدالرحمن سے نقل کیا ہے، وہ بیان کرتے ہیں کہ میں نے حضرت امام ابوعبداللہ علیہ السلام سے ایک عورت کے بارے میں سوال کیا کہ جو دوران سفر حیض سے پاک ہوگئی ہے اور اس کو سفر کے دوران دو دن یا تین دن تک غسل کے لیے پانی نہیں ملتا ہے کیا اس کے شوہر کو اجازت ہے کہ وہ اس سے مباشرت کرے؟

آپؑ نے فرمایا: میں اس کے شوہر کے لیے مناسب واصلاح نہیں جانتا کہ وہ اس سے غسل سے قبل مباشرت کرے۔

https://www.shiabookspdf.com

﴿حدیث نمبر 68/1245﴾

عنه عن احمد عن ابراهيم بن أبي محمود قال: قلت للرضا عليه السلام الجارية النصرانية تخدمك وانت تعلم انها نصرانية لا تتوضأ ولا تغتسل من جنابة! قال: لا بأس تغسل يديها.

جناب الشیخ رحمہ اللہ نے جناب ابراہیم بن ابی محمود سے نقل کیا ہے، وہ بیان کرتے ہیں کہ میں نے حضرت امام علی الرضا علیہ السلام کی خدمت میں عرض کیا: ایک کنیز عیسائی ہے جو آپؑ کی خدمت کرتی ہے اور آپؑ اس کے عیسائی ہونے کو جانتے ہیں کیا وہ آپؑ کو وضو اور غسل جنابت کروا سکتی ہے؟

آپؑ نے فرمایا: کوئی حرج نہیں۔ پہلے اس کے ہاتھوں کو دھلوا لو۔

﴿حدیث نمبر 69/1246﴾

عنه عن احمد بن محمد بن أبي نصر عن مثنى الحناط عن الحسن الصيقل عن أبي عبد الله عليه السلام قال: الطامث تغتسل بتسعة أرطال من ماء.

https://www.shiabookspdf.com

https://www.shiabookspdf.com

جناب الشیخ رحمۃ اللہ علیہ نے جناب الحسن الصیقل سے نقل کیا ہے اور انھوں نے حضرت امام ابوعبداللہ علیہ السلام سے نقل کیا ہے کہ آپؑ نے فرمایا: حائض عورت نو رطل پانی سے غسل کرے۔

حدیث نمبر 70/1247

وأما ما رواه محمد بن علي بن محبوب عن يعقوب ابن يزيد عن محمد بن الفضيل قال: سألت أبا الحسن عليه السلام عن الحائض كم يكفيها من الماء؛ قال فرق فمحمول عَلَى الاستحباب والفضل دون الفرض والايجاب.

جناب الشیخ رحمۃ اللہ علیہ نے جناب محمد بن الفضیل سے نقل کیا ہے، وہ بیان کرتے ہیں کہ میں نے حضرت امام ابوالحسن علیہ السلام سے سوال کیا: حائض کے غسل کے لیے کتنا پانی کافی ہوگا؟

آپؑ نے فرمایا: ایک فرق (یہ ایک پیمانہ ہے کہ جس میں پانی تین صاع یا سولہ رطل آتا ہے)۔

جناب الشیخ رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں: اس کو استحباب اور فضیلت پر حمل کیا جائے گا نہ کہ واجب وفرض پر۔

https://www.shiabookspdf.com

حدیث نمبر 71/1248

محمد بن احمد بن يحيى عن احمد بن الحسن بن علي عن عمرو بن سعيد عن مصدق بن صدقة عن عمار بن موسى عن أبي عبد الله عليه السلام في الحائض تغتسل وعلى جسدها الزعفران لم يذهب به الماء قال: لا بأس.

جناب الشیخ رحمۃ اللہ علیہ نے جناب عمار بن موسیٰ سے نقل کیا ہے اور اس نے حضرت امام ابوعبداللہ علیہ السلام سے نقل کیا ہے کہ آپؑ سے عرض کیا گیا: حائض غسل کر رہی ہے اور اس کے جسم پر زعفران لگا ہوا ہے جو پانی کے لیے مانع نہیں۔

آپؑ نے فرمایا: کوئی حرج نہیں۔

حدیث نمبر 72/1249

احمد بن محمد عن ابن محبوب عن أبي ايوب الخزاز عن محمد بن مسلم عن أبي جعفر عليه السلام قال: الحائض ما بلغ بلل الماء من شعرها أجزأها.

https://www.shiabookspdf.com

https://www.shiabookspdf.com

جناب الشیخ رحمۃ اللہ علیہ نے جناب محمد بن مسلم سے نقل کیا ہے اور انھوں نے حضرت امام ابوجعفر علیہ السلام سے نقل کیا ہے کہ آپؑ نے فرمایا: حائض عورت کے بالوں سے جلد تک تری پہنچ جائے تو کافی ہے۔

حدیث نمبر 73/1250

سهل بن زياد عن ابن محبوب عن علي بن رئاب عن أبي عبيدة قال: سألت أبا عبد الله عليه السلام عن المرأة الحائض ترى الطهر وهي في السفر وليس معها من الماء ما يكفيها لغسلها وقد حضرت الصلاة قال: إذا كان معها بقدر ما تغسل به فرجها فتغسله ثم تتيمم وتصلي، قلت فيأتيها زوجها في تلك الحال؛ قال: نعم إذا غسلت فرجها وتيممت.

جناب الشیخ رحمۃ اللہ علیہ نے جناب ابوعبیدہ سے نقل کیا ہے، وہ بیان کرتے ہیں کہ میں نے حضرت امام ابوعبداللہ علیہ السلام سے اس عورت کے بارے میں سوال کیا جو حائض ہے اور دورانِ سفر پاک ہوگئی ہے اور اس کے پاس اتنا پانی نہیں جو اس کے غسل کے لیے کافی ہو اور نماز کا وقت بھی ہوگیا ہے تو وہ کیا کرے؟

https://www.shiabookspdf.com

آپؑ نے فرمایا: اگر اس کے پاس اتنا پانی ہے جس سے وہ اپنی شرمگاہ کو دھو سکتی ہے تو اس کو دھوئے پھر تیمم کرے اور نماز پڑھے۔

پھر میں نے عرض کیا: کیا اس کے بعد اس کا شوہر اس کے پاس آسکتا ہے (یعنی مباشرت کرسکتا ہے؟)
آپؑ نے فرمایا: جب اس نے شرمگاہ کو دھولیا ہو اور تیمم کرلیا ہو۔

حدیث نمبر 74/1251

علي بن الحسن عن محمد واحمد ابني الحسن عن أبيهما عن عبد الله بن بكير قال: في الجارية اول ما تحيض يدفع عليها الدم فتكون مستحاضة انها تنتظر بالصلاة فلا تصلي حتى يمضي اكثر ما يكون من الحيض فإذا مضى ذلك وهو عشرة أيام فعلت ما تفعله المستحاضة ثم صلت فمكثت تصلي بقية شهرها ثم تترك الصلاة في المرة الثانية اقل ما تترك المرأة الصلاة وتجلس أقل ما يكون من الطمث وهو ثلاثة أيام،

https://www.shiabookspdf.com

https://www.shiabookspdf.com

فان دام عليها الحيض صلت في وقت الصلاة التي صلت وجعلت وقت طهرها أكثر ما يكون من الطهر وتركها الصلاة أقل ما يكون من الحيض.

جناب الشیخ رحمۃ اللہ علیہ نے جناب عبداللہ بن بکیر سے نقل کیا ہے، وہ بیان کرتے ہیں کہ وہ لڑکی کہ جس نے پہلی مرتبہ حیض دیکھا ہے۔ پس وہ مستحاضہ ہے وہ دس دن تک انتظار کرے اور نماز کو چھوڑ دے اور جب اس پر حیض کی زیادہ سے زیادہ مدت (دس دن) گزر جائے تو پھر وہ مستحاضہ کے احکام پر عمل کرتے ہوئے نماز پڑھے اور بقیہ ماہ نماز پڑھے۔

پھر دوسرے ماہ میں کم از کم مدت حیض (تین دن) میں نماز ترک کرے۔ اگر اس پر حیض کا خون متواتر آئے تو نماز کے وقت نماز پڑھے اور طہر (پاکی) زیادہ سے زیادہ ایام نماز پڑھے اور مستحاضہ کے احکام پر عمل کرے اور حیض کی اقل مدت (تین دن) میں نماز کو ترک کرے۔

حدیث نمبر 75/1252

عنه عن الحسن بن بنت الياس عن جميل بن دراج ومحمد بن حمران جميعاً عن زرارة ومحمد بن مسلم عن أبي جعفر عليه السلام قال: يجب للمستحاضة أن تنظر بعض نساءها فتقتدي بأقرائها ثم تستظهر على ذلك بيوم.

https://www.shiabookspdf.com

جناب الشیخ رحمۃ اللہ علیہ نے جناب محمد بن مسلم سے نقل کیا ہے اور انھوں نے حضرت امام ابوجعفر علیہ السلام سے نقل کیا ہے کہ آپؑ نے فرمایا: مستحاضہ پر واجب ہے کہ اپنے خاندان کی بعض عورتوں کی اقتداء کرے اور ان کے ایام اقراء میں ان کی اقتداء کرے اور پھر اس کے اُوپر ایک دن اور انتظار کرے۔

حدیث نمبر 76/1253

عنه عن محمد بن عبد الله بن زرارة عن محمد بن أبي عمير عن عمر بن اذينة عن فضيل وزرارة عن أحدهما عليهما السلام قال: المستحاضة تكف عن الصلاة أيام اقرائها وتحتاط بيوم أو اثنين ثم تغتسل كل يوم وليلة ثلاث مرات وتحتشي لصلاة الغداة وتغتسل وتجمع بين الظهر والعصر بغسل وتجمع بين المغرب والعشاء بغسل

https://www.shiabookspdf.com

https://www.shiabookspdf.com

فإذا حلت لها الصلاة حل لزوجها أن يغشاها.

جناب الشیخ رحمۃ اللہ علیہ نے جناب زرارہ رحمۃ اللہ علیہ سے نقل کیا ہے اور انھوں نے امام ابوجعفر علیہ السلام یا امام ابوعبداللہ علیہ السلام سے نقل کیا ہے کہ آپؑ نے فرمایا: مستحاضہ عورت اپنے آپ کو اپنے ایام اقراء میں نماز سے روکے اور ایک یا دو دن احتیاط کرے اور پھر ہر دن و رات میں تین غسل کرے اور شرمگاہ میں روئی رکھے اور نماز پڑھے۔ نماز فجر کے لیے ایک غسل کرے اور ایک غسل نماز ظہر وعصر کے لیے کرے۔ دونوں کو ایک غسل کے ساتھ ادا کرے اور ایک غسل نماز مغرب اور عشاء کے لیے کرے اور دونوں کو ایک غسل کے ساتھ پڑھے۔ اور جب اس کے لیے نماز جائز ہوجائے تو اس کے شوہر کے لیے اس سے مباشرت بھی حلال ہوجائے گی۔

حدیث نمبر 77/1254

عنه عن عبد الرحمن بن أبي نجران ومحمد بن سالم عن عبد الله بن سنان عن أبي عبد الله عليه السلام قال: سمعته يقول المرأة المستحاضة التي لا تطهر قال: تغتسل عند صلاة الظهر فتصلي الظهر والعصر ثم تغتسل عند المغرب فتصلي المغرب والعتمة ثم تغتسل عند الصبح فتصلي الفجر، وقال: لا بأس بأن يأتيها زوجها متى شاء إلا أيام قرئها، وقال: لم تفعله امرأة قط احتسابا إلا عوفيت من ذلك.

جناب الشیخ رحمۃ اللہ علیہ نے جناب عبداللہ بن سنان سے نقل کیا ہے اور انھوں نے حضرت امام ابوعبداللہ علیہ السلام سے نقل کیا ہے، وہ بیان کرتے ہیں کہ میں نے آپؑ سے سنا ہے کہ آپؑ نے فرمایا: مستحاضہ عورت کو جو پاک نہیں ہوتی وہ نماز ظہر کے لیے غسل کرے اور اس کے ساتھ نماز ظہر وعصر ملا کر پڑھے۔ پھر وہ مغرب کے لیے غسل کرے اور نماز مغرب اور عشاء کو ملا کر پڑھے اور پھر نماز فجر کے لیے غسل کرے اور اس کے ساتھ نماز فجر ادا کرے اور اس کا شوہر جب چاہے اس کے پاس آسکتا ہے سوائے اس کے ایام حیض کے۔

اور آپؑ نے فرمایا: عورت یہ کام نہیں کرے گی مگر خدا کے لیے تو اللہ اسے اس بیماری سے نجات دے گا۔

حدیث نمبر 78/1255

عنه عن عمرو بن عثمان عن الحسن بن محبوب عن علي ابن رئاب عن سماعة قال سألت

https://www.shiabookspdf.com

https://www.shiabookspdf.com

أبا عبد الله عليه السلام عن المستحاضة قال فقال: تصوم شهر رمضان إلا الايام التي كانت تحيض فيها ثم تقضيها بعد.

جناب الشیخ رحمہ اللہ نے جناب سماعہ سے نقل کیا ہے وہ بیان کرتے ہیں کہ میں نے حضرت امام ابوعبداللہ علیہ السلام سے مستحاضہ عورت کے بارے میں سوال کیا۔

آپؑ نے فرمایا: وہ ماہِ رمضان کے روزے رکھے سوائے ان ایام کے جن میں وہ حائض ہو ان کی بعد میں قضا کرے گی۔

حدیث نمبر 79/1256

عنه عن جعفر بن محمد بن حكيم عن جميل بن دراج عن زرارة عن أبي جعفر عليه السلام قال: المستحاضة تستظهر بيوم أو يومين.

جناب الشیخ رحمہ اللہ نے جناب زرارہ رحمہ اللہ سے نقل کیا ہے اور وہ بیان کرتے ہیں کہ حضرت امام ابوجعفر علیہ السلام نے فرمایا: مستحاضہ عورت ایک دن یا دو دن انتظار کرے۔

https://www.shiabookspdf.com

حدیث نمبر 80/1257

عنه عن عمرو بن عثمان عن الحسن بن محبوب عن علي ابن رئاب عن مالك بن أعين قال سألت أبا جعفر عليه السلام عن المستحاضة كيف يغشاها زوجها قال: ينظر الايام التي كانت تحيض فيها وحيضتها مستقيمة فلا يقربها في عدة تلك الايام من ذلك الشهر ويغشاها فيما سوى ذلك من الايام ولا يغشاها حتى يأمرها فتغتسل ثم يغشاها إن أراد.

جناب الشیخ رحمہ اللہ نے جناب مالک بن اعین سے نقل کیا ہے، وہ بیان کرتے ہیں کہ میں نے حضرت امام ابوجعفر علیہ السلام سے سوال کیا کہ مستحاضہ عورت کا شوہر اس سے مباشرت کیسے کرے؟

آپؑ نے فرمایا: جس زمانے میں اسے حیض درست وٹھیک آتا ہو۔اس زمانے میں ماہ کے جن ایام میں اسے حیض آتا تھا (مراد تاریخیں ہیں) وہ ان ایام میں اب بھی اس عورت سے مباشرت نہ کرے اور باقی ایام میں

https://www.shiabookspdf.com

https://www.shiabookspdf.com

اس سے مباشرت کرسکتا ہے اور جب وہ اس سے مباشرت کرنا چاہے تو اوّلاً اس کو غسل کرنے کا حکم دے اور غسل کے بعد اگر چاہے تو مباشرت کرے۔

﴿حدیث نمبر 81/1258﴾

عنه عن محمد بن الربيع الاقرع قال: حدثني سيف بن عميرة عن منصور بن حازم عن ابن أبي يعفور عن أبي عبدالله عليه السلام قال: المستحاضة إذا مضت أيام اقرائها اغتسلت واحتشت كرسفها وتنظر فان ظهر عَلَى الكرسف زادت كرسفها وتوضأت وصلت.

جناب الشیخ علیہ الرحمہ نے جناب ابن ابی یعفور سے نقل کیا ہے اور انھوں نے حضرت امام ابوعبداللہ علیہ السلام سے نقل کیا ہے کہ آپؑ نے فرمایا: مستحاضہ عورت پر جب اس کے حیض کے ایام گزر جائیں تو وہ غسل کرے اور شرمگاہ میں روئی رکھ کر باندھے پھر نماز پڑھے۔ اس کا خون روئی سے ظاہر ہو جائے۔ وہ روئی کو زیادہ کرے اور وضو کر کے نماز پڑھے۔

https://www.shiabookspdf.com

﴿حدیث نمبر 82/1259﴾

سعد بن عبد الله عن أحمد بن محمد عن محمد بن عمرو بن سعيد الزيات عن يونس بن يعقوب قال قلت: لابي عبد الله عليه السلام امرأة رأت الدم فى حيضها حتى جاوز وقتها متى ينبغي لها أن تصلي؟ قال: تنتظر عدتها التى كانت تجلس ثم تستظهر بعشرة أيام فإن رأت الدم دما صبيبا فلتغتسل فى وقت كل صلاة. قال محمد بن الحسن: معنى قوله بعشرة أيام إلى عشرة أيام وحروف الصفات يقوم بعضها مقام بعض لانا قد بينا ان الاستظهار إنما يكون بيوم أو يومين أو ثلاثة فإذا بلغت العشرة أيام فذلك اقصى أيام الحيض فلا استظهار بعدها.

جناب الشیخ علیہ الرحمہ نے جناب یونس بن یعقوب سے نقل کیا ہے، وہ بیان کرتے ہیں کہ میں نے حضرت امام ابوعبداللہ علیہ السلام سے عرض کیا: ایک عورت جو خون دیکھتی ہے یہاں تک کہ وہ اپنے وقت سے تجاوز کر جائے تو وہ کب نماز پڑھے؟

آپؑ نے فرمایا: ایام حیض میں انتظار کرے کہ جس میں وہ نماز ترک کرتی ہے، جو کہ دس دن ہے اور پھر دس دن

https://www.shiabookspdf.com

https://www.shiabookspdf.com

اور انتظار کرے۔ پھر بھی اگر اس کے لیے زیادہ خون جاری رہتا ہے تو ہر نماز کے لیے وہ غسل کرے اور نماز پڑھے۔

جناب الشیخ الطوسی رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں کہ جو آپ نے فرمایا ہے کہ حیض کے دس دن کے بعد نیز دس دن انتظار کرے۔ یہ راوی سے اشتباہ ہوا ہے کہ حروف کی صفات جو کہ بعض جگہ ذکر ہوئی ہیں ورنہ ہم نے بیان کر دیا ہے کہ وہ ایام عادت کے بعد ایک دن یا دو یا تین دن تک انتظار کرے گی اور جب دس دن تک بات پہنچ جائے تو یہ حیض کے ایام کی آخری حد ہے۔ اس کے بعد کوئی انتظار نہیں ہے۔ وہ ہر نماز کے لیے غسل کرے گی اور نماز پڑھے گی۔

حدیث نمبر 83/1260

محمد بن أبي عبد الله عن معاوية بن حكيم عن عبد الله ابن المغيرة عن أبي الحسن الاول عليه السلام في امرأة نفست فتركت الصلاة ثلاثين يوما ثم تطهرت ثم رأت الدم بعد ذلك قال: تدع الصلاة لان أيامها أيام الطهر قد جازت مع أيام النفاس.

جناب الشیخ رحمۃ اللہ علیہ نے جناب عبداللہ بن مغیرہ سے نقل کیا ہے اور انھوں نے حضرت امام ابوالحسن علیہ السلام سے نقل کیا کہ آپؑ سے عرض کیا گیا: عورت نے نفاس کا خون دیکھا۔ جس نے تیس دن تک نماز کو ترک کیا اس کے بعد وہ پاک ہوگئی۔ پھر اس نے دوبارہ خون دیکھا ہے تو وہ کیا کرے گی؟

آپؑ نے فرمایا: وہ نماز کو چھوڑ دے کیونکہ اس کے ایام طہر اس کے ایام نفاس سے مل کر گزر چکے ہیں۔

حدیث نمبر 84/1261

محمد بن أحمد عن أحمد بن الحسن عن عمرو بن سعيد عن مصدق بن صدقة عن عمار بن موسى عن أبي عبد الله عليه السلام في المرأة يصيبها الطلق أياما أو يوما أو يومين فترى الصفرة أو دما قال: تصلي ما لم تلد فان غلبها الوجع ففاتها صلاة لم تقدر على أن تصليها من الوجع فعليها قضاء تلك الصلاة بعد ما تطهر.

جناب الشیخ رحمۃ اللہ علیہ نے جناب عمار بن موسیٰ سے نقل کیا ہے اور انھوں نے حضرت امام ابوعبداللہ علیہ السلام سے نقل کیا ہے کہ آپؑ سے ایک ایسی عورت کے بارے میں عرض کیا کہ جس کو دردِ زہ چند دن پہلے شروع ہوگی۔ ایک دن یا دو دن اور وہ اس کے ساتھ زرد رنگ یا خون کو دیکھتی ہے تو وہ کیا کرے؟

https://www.shiabookspdf.com

https://www.shiabookspdf.com

آپؑ نے فرمایا: جب تک وہ بچہ پیدا نہ کرے وہ نماز پڑھے اور اگر درد کی وجہ سے اس کے لیے نماز میں مشکل ہو اور وہ نہ پڑھ سکے تو ان نمازوں کی بعد میں قضا کرے گی۔

حدیث نمبر 85/1262

علی بن الحسن بن فضال عن علی بن اسباط عن یعقوب الاحمر عن أبی بصیر عن أبی عبد الله علیه السلام قال: النفساء إذا ابتلیت بأیام کثیرة مکثت مثل أیامها التی کانت تجلس قبل ذلك واستظهرت بمثل أیام امها أیامها ثم تغتسل وتحتشی وتصنع کما تصنع المستحاضة وان کانت لا تعرف أیام نفاسها فابتلیت جلست بمثل أیام امها أو اختها أو خالتها واستظهرت بثلثی ذلك ثم صنعت کما تصنع المستحاضة تحتشی وتغتسل.

جناب الشیخ رحمۃ اللہ علیہ نے جناب ابوبصیر رحمۃ اللہ علیہ سے نقل کیا ہے اور انھوں نے حضرت امام ابوعبداللہ علیہ السلام سے نقل کیا ہے کہ آپؑ نے فرمایا: اگر عورت خونِ نفاس میں زیادہ ایام مبتلا رہے تو وہ اتنے دن نماز کو ترک کرے۔ جتنے ایام وہ اپنے پہلے والے نفاس کے دنوں میں رُکی رہتی تھی۔ پھر اس کے بعد ایک دن یا دو دن انتظار کرے اور پھر غسل کرے اور شرمگاہ میں روئی رکھے اور مستحاضہ عورت کے احکام پر عمل کرے۔ اگر اس کو اپنے پہلے ایام نفاس یاد نہ رہے ہوں یا پہلی مرتبہ کا نفاس ہو اور پھر وہ زیادہ دن خون میں مبتلا رہے تو اس صورت میں اپنی ماں یا بہن یا خالہ وغیرہ کے ایام کی تعداد کے برابر نماز کو ترک کرے اور اس کے دوثلث ایام تک انتظار کرے۔ پھر وہ مستحاضہ عورت کے احکام پر عمل کرتے ہوئے غسل کرے اور روئی رکھے اور نماز پڑھے۔

https://www.shiabookspdf.com

https://www.shiabookspdf.com

باب 20

تیمم اور اس کے احکام

حدیث نمبر 1/1263

محمد بن علي بن محبوب عن علي بن السندي عن حماد عن حريز عن زرارة عن أبي جعفر عليه السلام قال: سألته عن رجل صلى ركعة على تيمم ثم جاء رجل ومعه قربتان من ماء قال: يقطع الصلاة ويتوضأ ثم يبني على واحدة. قال محمد بن الحسن: الوجه في هذا الخبر ان نحمله على انه إذا صلى ركعة ثم أحدث ما ينقض الوضوء ساهيا فحينئذ يتوضأ ويبني، ولو كان لم يحدث لما وجب عليه الانصراف بل كان عليه أن يمضي في صلاته ولا يمكن أن يقال في هذا الخبر ما قلناه في غيره من انه إنما يجب عليه الانصراف لانه قد دخل في الصلاة قبل آخر الوقت لانه لو كان كذلك لما جاز له البناء وكان عليه الاستيناف فإذا كان كذلك فلا وجه له إلا ما قلناه.

https://www.shiabookspdf.com

جناب الشیخ رحمۃ اللہ علیہ نے جناب زرارہ رحمۃ اللہ علیہ سے نقل کیا ہے اور وہ بیان کرتے ہیں کہ میں نے حضرت امام ابوجعفر الباقر علیہ السلام سے ایک بندے کے بارے میں سوال کیا کہ جو تیمم کرکے نماز پڑھ رہا ہے اور اس نے ایک رکعت نماز پڑھ لی ہے کہ ایک بندہ آتا ہے کہ جس کے پاس پانی کے دو برتن ہیں۔

آپؑ نے فرمایا: وہ بندہ نماز کو قطع کرے اور وضو کرے اور پھر اسی ایک رکعت پر بناء رکھتے ہوئے نماز مکمل کرے۔

جناب الشیخ محمد بن الحسن الطوسی رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں کہ اس روایت کو ہم اس پر حمل کریں گے کہ جب اس بندے نے ایک رکعت نماز پڑھ لی ہے اور پھر سہوا اس سے وہ حدث صادر ہوگیا ہے جس سے وضو ٹوٹ جاتا ہے تو اس صورت میں وہ وضو کرے گا اور اسی ایک رکعت پر بناء رکھتے ہوئے نماز کو مکمل کرے گا۔ اور اگر اس کو ایسا حدث صادر نہ ہوا ہو تو پھر اس پر نماز سے انصراف کرنا واجب نہیں ہے بلکہ اس پر واجب ہے کہ وہ نماز کو جاری رکھے اور ممکن نہیں ہے کہ اس روایت میں بھی وہی ذکر کیا جائے جو ہم نے اس روایت کے غیر میں کہا ہے۔

https://www.shiabookspdf.com

https://www.shiabookspdf.com

اور وہ یہ ہے کہ وہ بندہ جو اوّل وقت میں تیمم کر کے نماز شروع کر دے تو اس پر واجب ہے کہ پانی مل جانے کی صورت میں وہ نماز کو چھوڑ دے اور وضو کرے اور از سر نو نماز کو شروع کرے تو جب یہ صورت ہو تو پھر اس میں فقط وہی حکم ہے جو ہم نے بیان کیا ہے اور اگر اس نے آخر وقت میں تیمم کر کے نماز شروع کی ہے تو پھر اس کے لیے نماز کو قطع کرنا جائز نہیں بلکہ وہ نماز کو جاری رکھے۔

﴿حدیث نمبر 2/1264﴾

محمد بن علي بن محبوب عن يعقوب عن ابن أبي عمير عن محمد بن حمران وجميل عن أبي عبد الله عليه السلام انهما سألاه عن إمام قوم أصابته في سفر جنابة وليس معه من الماء ما يكفيه في الغسل أيتوضأ ويصلي بهم؟ قال: لا ولكن يتيمم ويصلي فان الله تعالى جعل التراب طهورا كما جعل الماء طهورا.

جناب الشیخ رحمہ اللہ نے جناب محمد بن حمران اور جمیل سے نقل کیا ہے اور ان دونوں نے امامؑ سے سوال کیا: ایک قوم جو سفر میں ہے اور ان میں سے کسی کو دوران سفر جنابت طاری ہوگئی اور ان کے پاس اتنا پانی نہیں ہے کہ وہ غسل کر سکے تو کیا وہ وضو کر کے نماز پڑھ سکتے ہیں؟

آپؑ نے فرمایا: نہیں، بلکہ وہ تیمم کرے اور نماز پڑھے کیونکہ اللہ تعالیٰ نے مٹی کو بھی ایسے ہی پاک کرنے والی قرار دیا ہے جیسے اس نے پانی کو پاک کرنے والا قرار دیا ہے۔

﴿حدیث نمبر 3/1265﴾

عنه عن العباس عن ابن المغيرة عن عبد الله بن بكير عن أبي عبد الله عليه السلام قال قلت له: رجل أم قوما وهو جنب وقد تيمم وهم على طهور قال: لا بأس فإذا تيمم الرجل فليكن ذلك في آخر وقت فإن فاته الماء فلن تفوته الارض.

جناب الشیخ رحمہ اللہ نے جناب عبداللہ بن بکیر سے نقل کیا ہے اور وہ بیان کرتے ہیں کہ میں نے حضرت امام ابو عبداللہ علیہ السلام سے عرض کیا: ایک بندہ جو لوگوں کو نماز پڑھاتا ہے اور وہ مجنب ہو جائے اور پانی نہ ملنے کی وجہ سے وہ تیمم کر کے نماز پڑھے جبکہ باقی لوگ باوضو ہیں؟

https://www.shiabookspdf.com

https://www.shiabookspdf.com

آپؑ نے فرمایا: کوئی حرج نہیں۔ پس اگر اس نے آخر وقت میں تیمم کیا ہے کیونکہ اس سے پانی فوت ہوا ہے لیکن زمین تو فوت نہیں ہوئی۔

حدیث نمبر 4/1266

عنه عن أحمد بن محمد عن الحسين عن القاسم عن الحسين بن أبي العلا قال: سألت أبا عبدالله عليه السلام عن الرّجل يجنب ومعه من الماء بقدر ما يكفيه لوضوئه للصلاة أيتوضأ بالماء أو يتيمم؛ قال: يتيمم ألا ترى إنه جعل عليه نصف الطهور.

جناب الشیخ رحمہ اللہ نے جناب الحسین بن ابو العلاء سے نقل کیا ہے، وہ بیان کرتے ہیں کہ میں نے حضرت امام ابوعبداللہ علیہ السلام سے ایک بندے کے بارے میں سوال کیا کہ جو مجنب ہو جائے اور اس کے پاس اس قدر پانی ہے کہ اس سے نماز کے لیے وضو کر سکے تو کیا وہ پانی کے ساتھ وضو کرے یا تیمم کرے؟

آپؑ نے فرمایا: وہ تیمم کرے گا۔ کیا تُو نے دیکھا نہیں ہے اس پر نصف طہارت قرار دی ہے۔

https://www.shiabookspdf.com

حدیث نمبر 5/1267

الحسين عن النضر عن ابن سنان عن أبي عبد الله عليه السلام انه قال: فی رجل أصابته جنابة فی السفر وليس معه إلا ماء قليل يخاف إن هو اغتسل أن يعطش قال: ان خاف عطشا فلا يهرق منه قطرة وليتيمم بالصعيد فأن الصعيد احب إلی.

جناب الشیخ رحمہ اللہ نے جناب عبداللہ بن سنان سے اور انھوں نے حضرت امام ابوعبداللہ علیہ السلام سے نقل کیا ہے کہ آپؑ سے ایک بندے کے بارے میں عرض کیا گیا کہ جو دورانِ سفر مجنب ہو جائے اور اس کے پاس کچھ پانی ہو۔ اگر وہ اس سے غسل کرے گا تو وہ پیاسا رہ جائے گا تو اس کے لیے کیا حکم ہوگا؟

آپؑ نے فرمایا: اگر اس کو پیاس کا خوف ہے تو وہ پانی کا ایک قطرہ بھی ضائع نہ کرے اور پاک مٹی پر تیمم کرے۔ مجھے اس کا تیمم کرنا زیادہ محبوب ہے۔

حدیث نمبر 6/1268

محمد بن علي بن محبوب عن علي بن خالد عن أحمد بن الحسن بن علي عن عمرو بن سعيد

https://www.shiabookspdf.com

https://www.shiabookspdf.com

عن مصدق بن صدقة عن عمار الساباطي عن أبي عبد الله عليه السلام قال: سألته عن المرأة إذا تيممت من الحيض هل تحل لزوجها؛ قال: نعم.

جناب الشیخ رحمۃ اللہ علیہ نے جناب عمار الساباطی سے نقل کیا ہے اور انھوں نے حضرت امام ابوعبداللہ علیہ السلام سے نقل کیا ہے اور وہ فرماتے ہیں کہ میں نے آپؑ سے سوال کیا کہ ایک عورت کہ جس نے حیض کے غسل کے بدلے میں تیمم کیا ہے کیا اس کا شوہر اس کے ساتھ مباشرت کرسکتا ہے؟

آپؑ نے فرمایا: ہاں۔

حدیث نمبر 7/1269

عنه عن علي بن السندي عن صفوان عن اسحاق بن عمار قال: سألت أبا ابراهيم عليه السلام عن رجل يكون معه أهله في السفر فلا يجد الماء يأتي أهله؛ فقال: ما أحب أن يفعل ذلك إلا أن يكون شبقا أو يخاف على نفسه.

https://www.shiabookspdf.com

جناب الشیخ رحمۃ اللہ علیہ نے جناب اسحاق بن عمار سے نقل کیا ہے، وہ بیان کرتے ہیں کہ میں نے حضرت امام ابوابراہیم موسیٰ الکاظم علیہ السلام سے سوال کیا: ایک بندہ سفر میں ہے اور اس کی بیوی اس کے ساتھ ہے اور اس کے پاس پانی بھی موجود نہیں تو کیا وہ اپنی بیوی سے مباشرت کرسکتا ہے؟

آپؑ نے فرمایا: میں پسند کرتا ہوں کہ وہ بندہ یہ کام نہ کرے مگر اس صورت میں جب اسے اپنے اُوپر خوف ہو یا شہوت کا اس پر غلبہ ہو جائے۔

حدیث نمبر 8/1270

عنه عن محمد بن الحسين عن صفوان عن العلا عن محمد عن احدهما عليهما السلام انه سئل عن الرجل يقيم بالبلاد الاشهر ليس فيها ماء من أجل المراعي وصلاح الابل؛ قال: لا

جناب الشیخ رحمۃ اللہ علیہ نے جناب محمد بن مسلم سے نقل کیا ہے اور انھوں نے امام محمد باقر یا امام صادق علیہما السلام سے سوال کیا کہ ایک بندہ اپنے اُونٹوں کو چرانے کے لیے کسی ایسی زمین پر کئی دن رہتا ہے کہ جس میں پانی موجود نہیں تو وہ

https://www.shiabookspdf.com

https://www.shiabookspdf.com

کیا کرے؟

آپؑ نے فرمایا: ایسی جگہ پر قیام نہ کیا جائے۔

حدیث نمبر 9/1271

عنه عن احمد عن الحسين عن الحسن عن زرعة عن سماعة قال: سألته عن رجل يكون في فلاة من الارض فأجنب وليس عليه إلا ثوب فاجنب فيه وليس يجد الماء قال: يتيمم ويصلی عريانا قائما يؤمی ايماء.

جناب الشیخ رحمۃ اللہ علیہ نے جناب سماعہ سے نقل کیا ہے، وہ بیان کرتے ہیں کہ میں نے آپؑ سے ایک بندے کے بارے میں سوال کیا کہ جو صحرا و بیابان میں ہے اور وہ مجنب ہوگیا ہے اور اس کے پاس پانی بھی موجود نہیں اور دوسرا کپڑا بھی موجود نہیں تو وہ کیا کرے؟

آپؑ نے فرمایا: وہ تیمم کرے اور وہ عریاں کھڑے ہو کر نماز پڑھے اور رکوع و سجود کے لیے اشارہ کرے۔

https://www.shiabookspdf.com

حدیث نمبر 10/1272

الحسين بن سعيد عن فضالة عن العلا بن رزين عن محمد ابن مسلم عن احدهما عليهما السلام في رجل اجنب في سفر ومعه ماء قدر ما يتوضأ به. قال: يتيمم ولا يتوضأ.

جناب الشیخ رحمۃ اللہ علیہ نے جناب محمد بن مسلم سے نقل کیا ہے اور اس نے امام محمد باقر یا امام جعفر صادق علیہ السلام سے نقل کیا ہے کہ ایک بندہ جو سفر میں مجنب ہوگیا ہے اور اس کے پاس اس قدر پانی ہے کہ جس سے وہ وضو کرسکتا ہے؟ تو اس کے لیے کیا حکم ہے؟

آپؑ نے فرمایا: وہ تیمم کرے اور وضو نہ کرے۔

حدیث نمبر 11/1273

عنه عن محمد بن أبي عمير عن حماد بن عثمان عن عبيد الله ابن علي الحلبي عن أبي عبد الله عليه السلام مثله.

جناب الشیخ رحمۃ اللہ علیہ نے جناب عبیداللہ بن علی الحلبی سے نقل کیا ہے اور انھوں نے امام ابوعبداللہ علیہ السلام سے اس کی

https://www.shiabookspdf.com

https://www.shiabookspdf.com

مثل حدیث کو نقل کیا ہے کہ آپؑ نے فرمایا: وہ وضو نہ کرے تیمم کرے۔

حدیث نمبر 12/1274

الحسين عن الحسن عن زرعة عن سماعة قال: سألت أبا عبد الله عليه السلام عن الرجل يكون معه الماء في السفر فيخاف قلته قال: يتيمم بالصعيد ويستبقي الماء فان الله عزوجل جعلهما طهورا الماء والصعيد.

جناب الشیخ رحمہ اللہ نے جناب سماعہ سے نقل کیا ہے، وہ بیان کرتے ہیں کہ میں نے امام ابوعبداللہ علیہ السلام سے ایک بندے کے بارے میں سوال کیا کہ جو سفر میں ہے اور اس کے پاس پانی ہے لیکن پانی کی قلت کی وجہ سے اس کو خوف ہے کہ اگر وضو کیا جائے تو پیاسا رہ جاؤں گا؟

آپؑ نے فرمایا: وہ پاک مٹی پر تیمم کرے اور پانی کو بچا لے۔

تحقیق اللہ تعالیٰ نے پانی اور مٹی دونوں کو پاک کرنے والا قرار دیا ہے۔

https://www.shiabookspdf.com

حدیث نمبر 13/1275

عنه عن محمد بن سنان عن عبد الله بن مسكان، وفضالة عن الحسين بن عثمان عن عبد الله بن مسكان عن محمد الحلبي قال: قلت لابي عبد الله عليه السلام الجنب يكون معه الماء القليل فإن هو اغتسل به خاف العطش أيغتسل به أو يتيمم؟ قال: بل يتيمم وكذلك إذا أراد الوضوء.

جناب الشیخ رحمہ اللہ نے جناب محمد الحلبی سے نقل کیا ہے وہ بیان کرتے ہیں کہ میں نے حضرت امام ابوعبداللہ علیہ السلام سے عرض کیا کہ ایک مجب ہے اور اس کے پاس تھوڑا پانی ہے۔ اگر وہ اس سے غسل کرے گا تو اس کو پیاس کا بھی خوف ہے کیا وہ غسل کرے یا تیمم کرے؟

آپؑ نے فرمایا: بلکہ وہ تیمم کرے اور ایسے ہی اگر وضو کے بارے میں معاملہ پیش آجائے تو تیمم کرے وضو نہ کرے۔

https://www.shiabookspdf.com

https://www.shiabookspdf.com

حدیث نمبر 14/1276

محمد بن يحيى عن أحمد بن محمد عن البرقي عن سعد بن سعد عن صفوان قال: سألت أبا الحسن عليه السلام عن رجل احتاج إلى الوضوء للصلاة وهو لا يقدر على الماء فوجد قدر ما يتوضأ به بمأة درهم أو بألف درهم وهو واجد لها يشتري ويتوضأ أو يتيمم؛ قال: لا بل يشتري قد أصابني مثل هذا فاشتريت وتوضأت وما يشتري بذلك مال كثير.

جناب الشیخ رحمہ اللہ نے جناب صفوان سے نقل کیا ہے، وہ بیان کرتے ہیں کہ میں نے حضرت امام ابوالحسن علیہ السلام سے سوال کیا کہ ایک بندہ ہے جو نماز کے لیے وضو کرنا چاہتا ہے اور اس کے پاس پانی نہیں ہے لیکن اسے پانی قیمتاً مل سکتا ہے لیکن وہ بہت مہنگا ہے۔ وضو کے لیے پانی سو درہم یا ہزار درہم میں ملتا ہے اور وہ اس قدر رقم خرچ کر سکتا ہے تو وہ کیا کرے وضو کرے یا تیمم کرے؟

آپؑ نے فرمایا: بلکہ وہ وضو کرے۔ مجھے بھی ایک دفعہ یہ صورتِ حال پیش آئی تھی۔ میں نے بھی مالِ کثیر دے کر وضو کے لیے پانی خرید کیا تھا۔ اور وہ مالِ کثیر میں نے خرچ کیا اس پر مجھے کوئی افسوس نہیں۔

https://www.shiabookspdf.com

حدیث نمبر 15/1277

محمد بن احمد بن يحيى عن محمد بن الحسين عن موسى ابن سعدان عن الحسين بن أبي العلا عن المثنى عن الحسن الصيقل قال: قلت لأبي عبد الله عليه السلام رجل تيمم ثم قام يصلي فمر به نهر وقد صلى ركعة قال: فليغتسل وليستقبل الصلاة فقلت إنه قد صلى صلاته كلها قال: لا يعيد. قال محمد بن الحسن: قد تكلمنا فيما مضى على معنى هذا الخبر، ويحتمل أن يكون الخبر محمولاً على ضرب من الاستحباب دون الفرض والايجاب.

جناب الشیخ رحمہ اللہ نے جناب الحسن الصیقل سے نقل کیا ہے، وہ بیان کرتے ہیں کہ میں نے حضرت امام ابوعبداللہ علیہ السلام سے ایک بندے کے بارے میں عرض کیا: جس نے تیمم کیا اور کھڑے ہو کر نماز پڑھنا شروع کر دی۔ پھر اس کے پاس پانی کی نہر جاری ہوگئی اور وہ ایک رکعت نماز پڑھ چکا تھا؟

آپؑ نے فرمایا: پس وہ غسل کرے اور دوبارہ نماز پڑھے۔

https://www.shiabookspdf.com

https://www.shiabookspdf.com

پھر میں نے عرض کیا: اگر وہ نماز پوری پڑھ چکا ہو تو؟

آپؑ نے فرمایا: وہ اعادہ نہ کرے۔

جناب الشیخ الطوسی رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں: اس خبر کو استحباب پر حمل کیا جائے گا۔ واجب و فرض نہیں ہے۔

{حدیث نمبر 16/1278}

محمد بن احمد بن يحيى عن محمد بن عبد الحميد عن سيف ابن عميرة عن منصور بن حازم قال: حدثني محمد بن علي الحلبي عن أبي عبد الله عليه السلام في رجل أصابته جنابة وهو بالفلاة وليس عليه إلا ثوب واحد واصاب ثوبه مني قال: يتيمم ويطرح ثوبه ويجلس مجتمعا فيصلي فيؤمي إيماءا. ولا ينافي هذا الخبر

جناب الشیخ رحمۃ اللہ علیہ نے جناب محمد بن علی الحلبی سے نقل کیا ہے اور انھوں نے حضرت امام ابوعبداللہ علیہ السلام سے ایک بندے کے بارے میں سوال کیا کہ ایک بندہ کسی صحرا و بیابان میں ہے اور اسے جنابت لاحق ہوگئی ہے اور اس کے پاس فقط ایک ہی کپڑا ہے کہ جس کو منی لگ چکی ہے تو وہ کیا کرے؟

آپؑ نے فرمایا: وہ تیمم کرے اور لباس اُتار دے اور بیٹھ کر اشارے سے نماز پڑھے۔

جناب الشیخ الطوسی رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں: یہ بیان شدہ حدیث اس روایت کے منافی نہیں جس کو ذیل میں نقل کیا جارہا ہے، جس کو جناب عمار الساباطی نے نقل کیا ہے۔

{حدیث نمبر 17/1279}

ما رواه محمد بن احمد عن احمد بن الحسن عن عمرو بن سعيد عن مصدق بن صدقة عن عمار الساباطي عن أبي عبد الله عليه السلام انه سئل عن رجل ليس عليه إلا ثوب واحد ولا تحل الصلاة فيه وليس يجد ماء يغسله كيف يصنع؛ قال: يتيمم ويصلي فإذا أصاب ماءا غسله واعاد الصلاة. لان الوجه في هذا الخبر حال الضرورة التي لا يتمكن معها من نزع الثوب من برد أو غيره فحينئذ يصلي فيه ويعيد بعد ذلك الصلاة.

https://www.shiabookspdf.com

https://www.shiabookspdf.com

جناب الشیخؒ نے جناب عمار الساباطی سے نقل کیا ہے اور انھوں نے حضرت امام ابوعبداللہ علیہ السلام سے نقل کیا ہے کہ آپؑ سے سوال کیا گیا کہ ایک بندہ جس کے پاس فقط ایک لباس ہے اور اس میں بھی نماز پڑھنا جائز نہیں اور اس کے پاس لباس پاک کرنے کے لیے پانی بھی موجود نہیں تو وہ کیا کرے؟

آپؑ نے فرمایا: وہ تیمم کرے اور نماز پڑھے اور جب پانی مل جائے تو اس لباس کو دھوئے اور پھر نماز کو دوبارہ پڑھے۔

جناب الشیخؒ فرماتے ہیں: اس روایت کو اس پر حمل کیا جائے گا۔ یہ کام ضرورت و مجبوری کی وجہ سے جائز ہے کہ جب سردی وغیرہ کی وجہ سے وہ لباس اُتار نہ سکتا ہو۔ اس صورت میں اس نے اس لباس میں نماز پڑھی ہے، وہ بعد میں نماز کو دوبارہ پڑھے۔

حدیث نمبر 18/1280

محمد بن احمد عن يعقوب بن يزيد عن النضر بن سويد عن عبد الله بن سنان عن أبي حمزة قال قال أبو جعفر عليه السلام: إذا كان الرجل نائما في المسجد الحرام أو مسجد الرسول صلى الله عليه وآله فاحتلم فأصابته جنابة فليتيمم ولا يمر في المسجد إلا متيمما ولا بأس أن يمر في ساير المساجد ولا يجلس في شيء من المساجد.

جناب الشیخؒ نے جناب ابوحمزہ سے نقل کیا ہے اور وہ بیان کرتے ہیں کہ حضرت امام ابوجعفر علیہ السلام نے فرمایا: ایک بندہ مسجد الحرام یا مسجد النبوی میں سو جائے اور اس کو احتلام ہو جائے تو جب بیدار ہو تو وہ تیمم کرے اور بغیر تیمم کے مسجد میں نہ چلے لیکن باقی مساجد میں اس کے لیے گزرنا جائز ہے لیکن کسی مسجد میں وہ بیٹھ نہیں سکتا۔

حدیث نمبر 19/1281

عنه عن أحمد بن الحسن عن عمرو بن سعيد عن مصدق ابن صدقة عن عمار عن أبي عبدالله عليه السلام في رجل معه اناءان فيهما ماء فوقع في احدهما قذر ولا يدري أيهما هو وليس يقدر على ماء غيره قال: يهريقهما جميعا ويتيمم.

جناب الشیخؒ نے جناب عمار سے نقل کیا ہے اور انھوں نے حضرت امام ابوعبداللہ علیہ السلام سے نقل کیا ہے کہ

https://www.shiabookspdf.com

https://www.shiabookspdf.com

آپؑ سے عرض کیا گیا: ایک بندہ جس کے پاس دو برتن پانی کے ہیں اور ان میں سے کسی ایک میں نجاست گر گئی ہے اور وہ نہیں جانتا کہ کس میں گری ہے اور ان دو برتنوں کے علاوہ اس کے پاس کوئی اور پانی بھی موجود نہیں ہے تو وہ کیا کرے؟

آپؑ نے فرمایا: وہ دونوں کا پانی گرا دے اور تیمم کرے۔

https://www.shiabookspdf.com

https://www.shiabookspdf.com

https://www.shiabookspdf.com

باب 21

پانی اور اس کے احکام کے بارے میں

حدیث نمبر 1/1282

أحمد بن محمد عن ابن محبوب عن الحسن بن صالح الثوري عن أبي عبد الله عليه السلام قال: إذا كان الماء في الركي كرا لم ينجسه شيء، قلت: وكم الكر؟ قال ثلاثة أشبار ونصف عمقها في ثلاثة اشبار ونصف عرضها. قال محمد بن الحسن: قد بينا ان حكم الابار مفارق لحكم الغدران وانها تنجس بما يقع فيها وتطهر بنزح شيء منها سواء كان الماء فيها قليلا أو كثيرا، والوجه في هذا الخبر أن نحمله على ضرب من التقية لانه موافق لمذهب بعض العامة خاصة والراوي له الحسن بن صالح وهو زيدي بتري متروك العمل بما يختص بروايته.

جناب الشیخ علیہ نے جناب الحسن بن صالح الثوری سے نقل کیا ہے اور انھوں نے حضرت امام ابوعبداللہ علیہ السلام سے نقل کیا ہے کہ آپؑ نے فرمایا: جب کنویں کا پانی کُر کی مقدار میں ہو تو اس کو کوئی چیز نجس نہیں کرتی۔

راوی: میں نے عرض کیا کہ کُر کی مقدار کیا ہے؟

آپؑ نے فرمایا: ساڑھے تین بالش گہرائی اور ساڑھے تین بالش چوڑائی۔

جناب الشیخ محمد بن الحسن الطوسی علیہ فرماتے ہیں: ہم بیان کر چکے ہیں کہ کنویں کے پانی اور تالابوں کے پانی میں فرق ہے۔ کنویں کا پانی جب اس میں نجاست گرے تو وہ نجس ہو جاتا ہے اور اس سے پانی نکال کر اس کو پاک کیا جاتا ہے خواہ اس کا پانی کم ہو یا زیادہ، لہٰذا اس روایت کو ہم تقیہ پر حمل کریں گے کیونکہ یہ بعض عامہ کے مذاہب کا موافق ہے۔ اور اس روایت کا راوی الحسن بن صالح ثوری یہ زیدی مذہب کا ہے اور اس کی روایات متروک العمل ہیں۔

https://www.shiabookspdf.com

https://www.shiabookspdf.com

حدیث نمبر 2/1283

أحمد بن محمد عن علي بن الحكم عن عبد الله بن يحيى الكاهلي قال سمعت أبا عبد الله عليه السلام يقول: إذا أتيت ماء وفيه قلة فانضح عن يمينك وعن يسارك وبين يديك وتوضأ.

جناب الشیخ رحمۃ اللہ علیہ نے جناب عبداللہ بن یحییٰ الکاہلی سے نقل کیا ہے، وہ بیان کرتے ہیں کہ امام ابوعبداللہ علیہ السلام سے سنا ہے کہ آپؑ نے فرمایا: اگر تو پانی کے پاس آئے کہ اس میں گوبر ہو تو اس سے پانی اپنے دائیں بائیں اور سامنے کی طرف اور اِدھر کرو اور پھر اس سے وضو کرو۔

حدیث نمبر 3/1284

الحسين بن سعيد عن القاسم بن محمد عن علي بن أبي حمزة قال: سألت أبا عبد الله عليه السلام عن الماء الساكن والاستنجاء منه فقال: توضأ من الجانب الآخر ولا توضأ من جانب الجيفة.

https://www.shiabookspdf.com

جناب الشیخ رحمۃ اللہ علیہ نے جناب علی بن ابوحمزہ سے نقل کیا ہے وہ بیان کرتے ہیں کہ میں نے حضرت امام ابوعبداللہ علیہ السلام سے کھڑے پانی کے متعلق سوال کیا کہ کیا اس پانی سے استنجاء کیا جاتا ہے؟ جس میں مردار بھی پڑا ہو؟

آپؑ نے فرمایا: تم دوسری جانب سے وضو کرو، مردار کی جانب سے وضو نہ کرو۔

حدیث نمبر 4/1285

عنه عن عثمان بن عيسى عن سماعة قال سألته عن الرجل يمر بالميتة في الماء قال: يتوضأ من الناحية التي ليس فيها الميتة.

جناب الشیخ رحمۃ اللہ علیہ نے جناب سماعہ سے نقل کیا ہے، وہ بیان کرتے ہیں کہ میں نے حضرت امام علیہ السلام سے سوال کیا کہ ایک بندہ ایک پانی کے پاس سے گزر رہا ہے کہ جس میں مردار ہے کیا وہ اس پانی سے وضو کرسکتا ہے؟

آپؑ نے فرمایا: وہ اس جانب سے وضو کرے جس جانب مردار نہ ہو۔

https://www.shiabookspdf.com

https://www.shiabookspdf.com

حدیث نمبر 5/1286

علی بن ابراهيم عن أبيه عن ابن أبي عمير عن حماد عن الحلبي عن أبي عبد الله عليه السلام قال: في الماء الآجن تتوضأ منه إلا أن تجد ماء غيره فتنزه عنه.

جناب الشیخ رحمہ اللہ نے جناب الحلبی سے نقل کیا ہے کہ میں نے حضرت امام ابوعبداللہ علیہ السلام سے نقل کیا ہے کہ آپؑ نے فرمایا: وہ پانی جو میلا و گندلا ہے اس سے وضو کرو لیکن اگر دوسرا پانی موجود ہو تو پھر اس سے پرہیز کرو۔

حدیث نمبر 6/1287

أحمد بن محمد عن محمد بن اسماعيل عن الرضا عليه السلام قال: ماء البئر واسع لا يفسده شيء إلا أن يتغير. قال محمد بن الحسن: الوجه في هذا الخبر انه لا يفسده شيء لا يجوز الانتفاع بشيء منه إلا بعد نزح جميعه إلا إذا تغير فأما إذا لم يتغير فانه ينزح منه مقدار وينتفع بالباقي على ما بيناه.

https://www.shiabookspdf.com

جناب الشیخ رحمہ اللہ نے جناب محمد بن اسماعیل سے نقل کیا ہے اور انھوں نے حضرت امام رضا علیہ السلام سے نقل کیا ہے کہ آپؑ نے فرمایا: کنویں کا پانی وسیع ہو تو اس کو کوئی چیز نجس نہیں کرتی سوائے اس صورت میں کہ اس میں تغیر پیدا ہو جائے۔
جناب الشیخ محمد بن الحسن الطوسی رحمہ اللہ فرماتے ہیں: اس روایت میں کہ اس کو کوئی چیز فاسد نہیں کرتی اس سے کسی قسم کا نفع حاصل کرنا جائز نہیں سوائے اس کے کہ اس سے سارا پانی نکال دیا جائے اگر اس میں تغیر پیدا ہو جائے اور اگر اس میں تغیر نہیں ہے تو پھر جو مقدار بیان کی گئی ہے اس مقدار کا پانی نکالنے سے باقی سے انتفاع جائز ہے جیسا کہ ہم نے بیان کر دیا ہے۔

حدیث نمبر 7/1288

محمد بن يحيى عن العمركي بن علي عن علي بن جعفر عليه السلام قال: سألته عن رجل ذبح شاة فاضطربت فوقعت في بئر ماء وأوداجها تشخب دما هل يتوضأ من ذلك البئر؟ قال: ينزح ما بين الثلاثين إلى الاربعين دلوا ثم يتوضأ منها ولا بأس به. قال: وسألته عن رجل ذبح دجاجة أو حمامة فوقعت في بئر هل يصلح أن يتوضأ منها؟ قال:

https://www.shiabookspdf.com

https://www.shiabookspdf.com

ینزح منها دلاء یسیرة ثم یتوضأ منها، وسألته عن رجل یستقی من بئر فرعف فیها هل یتوضأ منها؛ قال: ینزح منها دلاء یسیرة.

جناب الشیخ رحمہ اللہ نے جناب عمرکی بن علی سے نقل کیا ہے اور اس نے جناب علی بن جعفر علیہ السلام سے نقل کیا ہے کہ میں نے آپؑ سے سوال کیا: اگر بندہ بکری ذبح کرے اور وہ اُچھل کر کنویں کے پانی میں گر جائے یا اس کا خون کنویں میں گر جائے تو کیا اس کنویں کے پانی سے وضو کرنا جائز ہے؟

آپؑ نے فرمایا: اس کنویں سے تیس سے چالیس ڈول پانی نکالنے کے بعد اس سے وضو کرنے میں کوئی حرج نہیں ہے۔

راوی: میں نے عرض کیا کہ اگر کوئی بندہ مرغی یا کبوتر ذبح کرے اور وہ کنویں میں گر جائے تو کیا اس کے پانی سے وضو کرنا جائز ہے؟

آپؑ نے فرمایا: اس سے چند ڈول پانی نکالنے کے بعد پھر اس پانی سے وضو کرنے میں کوئی حرج نہیں ہے۔

https://www.shiabookspdf.com

راوی: میں نے پھر عرض کیا: کوئی بندہ کنویں سے پانی پی رہا تھا کہ اس کی نکسیر اس کے پانی میں گر جائے تو کیا اس پانی سے وضو کر سکتا ہے؟

آپؑ نے فرمایا: اس سے چند ڈول پانی نکالنے کے بعد وضو کرے۔

حدیث نمبر 8/1289

أحمد بن محمد عن ابن محبوب عن ابن رئاب عن زرارة عن أبي عبد الله علیه السلام قال: سألته عن الحبل یکون من شعر الخنزیر یستقی به الماء من البئر أیتوضأ من ذلك الماء؛ قال: لا بأس. قال محمد بن الحسن: هذا الخبر محمول علی انه إذا لم یصل الشعر إلی الماء لانه لو وصل إلیه لکان مفسداً له علی ما بیناه في کتاب الصید والذبائح.

جناب الشیخ رحمہ اللہ نے جناب زرارہ رحمہ اللہ سے نقل کیا ہے اور وہ بیان کرتے ہیں کہ میں نے حضرت امام ابوعبداللہ علیہ السلام سے سوال کیا: ایک بندہ کنویں سے ڈول کے ذریعے پانی نکال رہا ہے جبکہ اس پانی میں خنزیر کے بال بھی ہیں تو کیا وہ اس پانی سے وضو کر سکتا ہے؟

https://www.shiabookspdf.com

https://www.shiabookspdf.com

آپؑ نے فرمایا: کوئی حرج نہیں۔

جناب الشیخ محمد بن الحسن الطوسی رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں: ہم اس روایت کو اس پر حمل کریں گے کہ اگر وہ بال پانی سے مَس نہیں ہو رہے تو کوئی حرج نہیں ہے اور اگر وہ پانی کو لگ رہے ہیں اور اس کو مَس کر رہے ہیں تو وہ پانی فاسد ہو جائے گا جیسا کہ ہم نے کتاب شکار اور ذبح میں بیان کیا ہے۔

حدیث نمبر 9/1290

أحمد بن محمد عن محمد بن سنان عن الحسن بن رباط عن أبي عبد الله عليه السلام قال: سألته عن البالوعة تكون فوق البئر قال: إذا كانت أسفل من البئر فخمسة اذرع، وإذا كانت فوق البئر فسبعة اذرع من كل ناحية وذلك كثير.

جناب الشیخ رحمۃ اللہ علیہ نے جناب الحسن بن رباط سے نقل کیا ہے، وہ بیان کرتے ہیں کہ میں نے حضرت امام ابوعبداللہ علیہ السلام سے بالوعہ (گندے پانی کا گڑھا) جو کنویں کے اُوپر ہو اس کے بارے میں سوال کیا؟

https://www.shiabookspdf.com

آپؑ نے فرمایا: اگر وہ بالوعہ کنویں کے نیچے والی جانب ہے تو دونوں کے درمیان پانچ ذراع فاصلہ کافی ہے اور اگر وہ کنویں کے اُوپر والی جانب ہے تو پھر دونوں کے درمیان فاصلہ سات ذراع ہو تو یہ بہت ہے۔

حدیث نمبر 10/1291

أحمد بن محمد عن محمد بن اسماعيل عن أبي اسماعيل السراج عن عبد الله بن عثمان عن قدامة بن أبي زيد الحمار عن بعض أصحابنا عن أبي عبد الله عليه السلام قال: سألته كم أدنى ما يكون بين بئر الماء والبالوعة؛ فقال: ان كان سهلا فسبعة اذرع وإن كان جبلا فخمسة أذرع ثم قال: يجري الماء إلى القبلة إلى يمين ويجري عن يمين القبلة إلى يسار القبلة ويجري عن يسار القبلة إلى يمين القبلة ولا يجري من القبلة إلى دبر القبلة.

جناب الشیخ رحمۃ اللہ علیہ نے جناب قدامہ بن ابی زید الحمار سے نقل کیا ہے اور اس نے بعض اصحاب کے ذریعے امام ابوعبداللہ علیہ السلام سے نقل کیا ہے کہ میں نے آپؑ سے سوال کیا کہ کنویں اور بالوعہ کے درمیان کم از کم کتنا فاصلہ ہونا چاہیے؟

https://www.shiabookspdf.com

https://www.shiabookspdf.com

آپؑ نے فرمایا: اگر زمین نرم ہے تو پھر سات ذراع اور اگر زمین سخت ہے تو پھر پانچ ذراع۔
پھر آپؑ نے فرمایا: پانی قبلہ کی طرف بہتا ہے جو قبلہ کے دائیں جانب سے بائیں جانب یا بائیں جانب سے دائیں جانب، بہر حال پانی قبلہ سے پشت قبلہ کی طرف نہیں بہتا۔

حدیث نمبر 11/1292

محمد بن احمد بن يحيى عن ابراهيم بن اسحاق عن محمد ابن سليمان الديلمي عن أبيه قال: سألت أبا عبد الله عليه السلام عن البئر يكون إلى جنبها الكنيف فقال لي: إن مجرى العيون كلها مع مهب الشمال فإذا كانت البئر النظيفة فوق الشمال والكنيف أسفل منها لم يضرها إذا كان بينهما أذرع. وإن كان الكنيف فوق النظيفة فلا أقل من اثني عشر ذراعا وان كانت تجاها بحذاء القبلة وهما مستويان في مهب الشمال فسبعة اذرع.

https://www.shiabookspdf.com

جناب الشیخ ؒ نے جناب محمد بن سلیمان الدیلمی سے نقل کیا ہے، وہ بیان کرتے ہیں کہ میں نے حضرت امام ابوعبداللہ علیہ السلام سے اس کنویں کے بارے میں سوال کیا کہ جس کے پہلو میں کنیف ہے (گندے پانی کا گڑھا)۔
آپؑ نے مجھے فرمایا: تمام چشمے شمال کی جانب سے بہتے ہیں یعنی شمال سے جنوب کی طرف بہتے ہیں۔ جب کنواں صاف ستھرا ہو اور شمال کی جانب اُوپر طرف ہو اور گندھا گڑھا اس سے نیچے ہو اور ان دونوں کے درمیان چند ہاتھ فاصلہ بھی ہو تو کوئی حرج نہیں ہے۔ اور اگر گندے پانی کا بالوعہ اُوپر کی جانب ہو تو پھر ان کے درمیان کم از کم بارہ ہاتھ فاصلہ ہو اور اگر دونوں قبلہ کی جانب بالمقابل ہو اور دونوں کی سطح بھی برابر ہو تو پھر دونوں کے درمیان سات ہاتھ فاصلہ ہونا ضروری ہے۔

حدیث نمبر 12/1293

علي بن ابراهيم عن أبيه عن حماد بن عيسى عن حريز عن زرارة ومحمد بن مسلم وأبي بصير قالوا: قلنا له بئر يتوضأ منها يجري البول قريبا منها أينجسها؛ قال فقال: ان كان البئر في اعلى الوادي والوادي يجري فيه البول من تحتها وكان بينهما قدر ثلاثة

https://www.shiabookspdf.com

https://www.shiabookspdf.com

اذرع أو أربعة أذرع لم ينجس ذلك شيء، وإن كانت البئر في اسفل الوادي ويمر الماء عليها وكان بين البئر وبينه تسعة أذرع لم ينجسا، وما كان اقل من ذلك لم يتوضأ منه. قال زرارة فقلت له: فإن كان يجري بلزقها وكان لا يلبث على الارض؟ فقال: ما لم يكن له قرار فليس به بأس فإن استقر منه قليل فإنه لا يثقب الارض ولا يغوله حتى يبلغ البئر وليس على البئر منه بأس فتوضأ منه إنما ذلك إذا استنقع كله.

جناب الشیخ رحمہ اللہ نے جناب زرارہ رحمہ اللہ اور محمد بن مسلم اور ابوبصیر رحمہ اللہ سے نقل کیا ہے، وہ بیان کرتے ہیں کہ ہم نے حضرت امام علیہ السلام سے عرض کیا: ایک کنواں کہ جس سے وضو کیا جاتا ہے اور اس کے قریب نالی ہے جس میں پیشاب بہہ رہا ہوتا ہے (گندی نالی) کیا اس کنویں کا پانی نجس ہوجائے گا؟

آپؑ نے فرمایا: اگر کنواں بلندی کی جانب ہے اور وہ نالی جس میں پیشاب بہتا ہے نیچے ہے اور دونوں کے درمیان تین یا چار ہاتھ کا فاصلہ ہے پھر نجس نہیں ہوگا اور اگر کنواں نیچے کی جانب ہے اور وہ نالی جس میں گندھا پانی بہتا ہے وہ بلندی کی جانب ہے اور اگر کنویں اور اس نالی کے درمیان نو ہاتھ کا فاصلہ ہے تو بھی نجس نہیں ہوگا اور اگر اس سے کم فاصلہ ہے تو پھر اس سے وضو نہ کرو۔

جناب زرارہ رحمہ اللہ بیان کرتے ہیں کہ میں نے عرض کیا: اگر نالی میں پیشاب جاری ہوتا ہے رُکتا نہیں؟

آپؑ نے فرمایا: اگر وہ زمین پر رُکتا نہیں تو کوئی حرج نہیں اور اگر رُکتا ہے لیکن قلیل ہے اور زمین میں کوئی سوراخ نہیں اور وہ پانی تک بھی نہیں جاتا۔ پھر اس کنویں کو کوئی نقصان نہیں ہوگا اس کے پانی سے وضو کرو۔ یہ سب کچھ اس صورت میں ہے کہ جب پانی صاف ستھرا ہو۔ (اگر پانی میں نجاست نمایاں ہو تو پھر وہ نجس ہوجائے گا)۔

حدیث نمبر 13/1294

أحمد بن ادريس عن محمد بن أحمد عن عباد بن سليمان عن سعد بن سعد عن محمد بن القاسم عن أبي الحسن عليه السلام في البئر يكون بينها وبين الكنيف خمسة أذرع وأقل وأكثر يتوضأ منها؛ قال: ليس يكره من قرب ولا بعد يتوضأ منها ويغتسل ما لم يتغير الماء. قال محمد بن الحسن: هذا الخبر يدل على ان الاخبار المتقدمة كلها محمولة على الاستحباب دون الحظر والايجاب.

https://www.shiabookspdf.com

https://www.shiabookspdf.com

جناب الشیخ رحمۃ اللہ علیہ نے جناب محمد بن القاسم سے نقل کیا ہے اور انھوں نے حضرت امام ابوالحسن علیہ السلام سے اس کنویں کے بارے میں نقل کیا کہ جس کنویں اور گندے گڑھے کے درمیان فاصلہ پانچ ہاتھ یا اس سے کم ہو یا اس سے زیادہ ہو تو کیا اس کنویں سے وضو کرنا جائز ہے؟

آپؑ نے فرمایا: نہ اس کے قریب ہونا باعث کراہت ہے اور اس کا دور ہونا اس کا موجب ہے کہ اس سے وضو کیا جائے جب تک نجاست کی وجہ سے اس میں تغیر نہیں پایا جاتا۔ اس سے غسل اور وضو کر سکتے ہو۔

جناب الشیخ محمد بن الحسن الطوسی رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں: یہ روایت بیان کرتی ہے کہ پہلے والی روایات کو استحباب پر حمل کیا جائے گا نہ کہ منع و وجوب پر۔

حدیث نمبر 14/1295

علی بن ابراهیم عن أبیه عن ابن أبي عمیر عن هشام ابن الحکم عن أبي عبد الله علیه السلام في میزابین سالا أحدهما بول والآخر ماء المطر فاختلط فاصاب ثوب رجل لم یضره ذلك

https://www.shiabookspdf.com

جناب الشیخ رحمۃ اللہ علیہ نے جناب ہشام بن الحکم سے نقل کیا ہے اور انھوں نے حضرت امام ابوعبداللہ علیہ السلام سے نقل کیا ہے کہ دو پرنالے ہیں کہ جن میں سے ایک میں پیشاب گر رہا ہے اور دوسرے سے بارش کا پانی۔ پھر وہ دونوں مخلوط ہو کر بندے کے کپڑے کو لگ جائے تو وہ نقصان دہ نہیں ہے۔

حدیث نمبر 15/1296

أحمد بن محمد بن الهیثم بن أبي مسروق عن الحکم بن مسکین عن محمد بن مروان عن أبي عبد الله علیه السلام قال: لو أن میزابین سالا میزاب ببول ومیزاب بماء فاختلطا ثم أصابك ما کان به بأس. قال محمد بن الحسن: الوجه في هذین الخبرین هو أن ماء المطر إذا جرى من المیزاب فحکمه حکم الماء الجاري لا ینجسه شيء إلا ما غیر لونه أو طعمه أو رائحته، یدل علی ذلك.

جناب الشیخ رحمۃ اللہ علیہ نے جناب محمد بن مروان سے نقل کیا ہے اور انھوں نے حضرت امام ابوعبداللہ علیہ السلام سے نقل کیا

https://www.shiabookspdf.com

https://www.shiabookspdf.com

ہے کہ آپؑ نے فرمایا: اگر دو پرنالے ہوں، ان میں سے ایک پیشاب جاری ہے اور دوسرے سے پانی اور پھر وہ دونوں آپس میں مخلوط ہو جائیں تو اس میں کوئی حرج نہیں ہے۔

جناب الشیخ الطوسی رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں کہ وہ پرنالہ کہ جس میں بارش کا پانی جاری ہے اس کا حکم جاری پانی والا ہے اور اس کو کوئی چیز نجس نہیں کر سکتی جب تک اس کا رنگ، بو اور ذائقہ تبدیل نہ ہو جائے اور اس پر یہ ذیل والی روایت دلالت کرتی ہے۔

حدیث نمبر 12/1297

ما رواه علي بن جعفر قال: سألت أبا الحسن موسى عليه السلام عن البيت يبال على ظهره ويغتسل فيه من الجنابة ثم يصيبه الماء أيؤخذ من مائه فيتوضأ للصلاة؟ فقال: إذا جرى فلا بأس به.

جناب الشیخ رحمۃ اللہ علیہ نے جناب علی بن جعفر سے نقل کیا ہے، وہ بیان کرتے ہیں کہ میں نے حضرت امام ابوالحسن موسیٰ الکاظم علیہ السلام سے سوال کیا: ایک حوض کہ جس میں پیشاب کیا گیا ہے اور اس سے غسل جنابت بھی کیا گیا ہے اور پھر اس میں بارش کا پانی مل گیا ہے کیا اس سے وضو کے لیے پانی لیا جا سکتا ہے؟

آپؑ نے فرمایا: اگر وہ پانی جاری ہو گیا ہے تو پھر کوئی حرج نہیں ہے۔

حدیث نمبر 17/1298

محمد بن علي بن محبوب عن محمد بن الحسين عن علي ابن حديد عن حماد بن عيسى عن حريز عن زرارة عن أبي جعفر عليه السلام قال قلت له: راوية من ماء سقطت فيها فارة أو جرذ أو صعوة ميتة قال: إذا تفسخ فيها فلا تشرب من مائها ولا تتوضأ وصبها، وإن كان غير متفسخ فاشرب منه وتوضأ واطرح الميتة إذا اخرجتها طرية، وكذلك الجرة وحب الماء والقربة واشباه ذلك من أوعية الماء قال وقال أبو جعفر عليه السلام: إذا كان الماء اكثر من راوية لم ينجسه شئ تفسخ فيه أو لم يتفسخ، إلا أن يجيء له ريح يغلب على ريح الماء. قال محمد بن الحسن: هذا الخبر يمكن أن يحمل قوله

https://www.shiabookspdf.com

https://www.shiabookspdf.com

راویة من ماء إذا کان مقدارھما کرا فانه إذا کان کذٰلك لا ینجسه ما یقع فیه، ویکون قوله إذا تفسخ فیھا فلا تشرب ولا تتوضأ محمولا علی انه إذا تغیر احد اوصاف الماء وکذٰلك القول فی الجرة وحب الماء والقربة، ولیس لاحد أن یقول إن الجرة والحب والقربة لا یسع شیٔ من ذٰلك کرا من الماء لانه لیس فی الخبر ان الجرة واحدة ذٰلك حکمھا بل ذکرھا بالالف واللام وذٰلك یدل عَلَی العموم عند کثیر من أھل اللغة وإذا احتمل ذٰلك لم ینافِ ما قدمناہ من الاخبار.

جناب الشیخ رحمۃ اللہ علیہ نے جناب زرارہ سے نقل کیا ہے وہ بیان کرتے ہیں کہ میں نے حضرت امام ابوجعفر علیہ السلام سے عرض کیا کہ پانی کا ایک بہت بڑا مشکیزہ ہے اور اس میں چوہا، مولا یا چھوٹی چڑیاں گرے اور مرجائے تو کیا حکم ہے؟

آپؑ نے فرمایا: اگر اس میں پھول کر پھٹ جائے تو پھر اس سے نہ وضو کرو اور نہ اس سے پانی پیو بلکہ اس کو گرادو۔ اور اگر وہ پھٹا نہیں تو اس پانی کو پیو اور وضو بھی کرو اور اس کو نکال کر پھینک دو جب وہ تازہ مرا ہو۔

پھر فرمایا: یہی حکم بڑے مٹکے اور بڑے مشکیزے اور پانی کے بڑے بڑے برتنوں میں کے لیے بھی ہے جس میں پانی بھرا جاتا ہے۔

راوی بیان کرتا ہے کہ حضرت امام ابوجعفر علیہ السلام نے فرمایا: اگر اس کا پانی اس بڑے مشکیزہ سے زیادہ ہے (یعنی کُر سے زیادہ ہے) پھر اس کو کوئی چیز نجس نہیں کرسکتی خواہ وہ اس میں پھٹ جائے یا نہ پھٹے۔ سوائے اس صورت کے جب اس کی بو پانی میں آجائے اور اس کی بو پانی کی خوشبو پر غالب آجائے۔

جناب الشیخ محمد بن الحسن الطوسی رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں: اس روایت میں جو لفظ ذکر ہوا ہے وہ راویۃ ہے اس کو اس پر حمل کرنا ممکن ہے کہ مراد وہ مشکیزہ ہے کہ جس کے پانی کی مقدار کُر کے برابر ہو کیونکہ اگر پانی کی مقدار کُر ہو تو اس کو کوئی چیز نجس نہیں کرتی۔ اور جو آپؑ نے فرمایا ہے کہ وہ جب اس پانی میں پھٹ جائے تو اس سے یہ مراد لینا بھی ممکن ہے کہ اس پانی کے تین اوصاف سے کوئی وصف بدل جائے۔

پھر آپؑ نے فرمایا: بڑا مٹکا اور بڑے مشکیزے یا بڑے برتن کہ جس میں پانی بھرا جاتا ہے اس کا حکم بھی یہی ہے۔ اس میں کسی کو یہ حق نہیں کہ کوئی یہ کہے کہ ان میں سے کوئی بھی چیز کُر کی مقدار سے زیادہ یا کُر کی مقدار کے برابر ہو کیونکہ روایت میں یہ ذکر نہیں کہ ایک مٹکا ہو بلکہ اس کا حکم ذکر ہوا جس کو الف لام کے ساتھ ذکر کیا گیا ہے

https://www.shiabookspdf.com

https://www.shiabookspdf.com

اور یہ اکثر نحویوں کے نزدیک عموم پر دلالت کرتا ہے، لہٰذا اس سے مراد عام ہے۔ اور جب یہ احتمال ہوسکتا ہے تو یہ روایت ہماری گذشتہ روایات کے ساتھ منافات نہیں رکھے گی۔

حدیث نمبر 18/1299

محمد بن علی بن محبوب عن محمد بن احمد العلوی عن العمرکی عن علی بن جعفر عن أخیه موسٰی بن جعفر علیهما السلام قال: سألته عن رجل رعف فامتخط فصار ذٰلك الدم قطعا صغارا فاصاب اناءه هل یصلح الوضوء منه؛ قال: إن لم یکن شیء یستبین فی الماء فلا بأس فان کان شیئًا بینا فلا یتوضأ منه.

جناب الشیخ رحمۃ اللہ علیہ نے جناب علی بن جعفر سے نقل کیا ہے اور انھوں نے اپنے بھائی امام موسیٰ بن جعفر علیہ السلام سے نقل کیا ہے کہ میں نے آپؑ سے سوال کیا کہ ایک بندے کو نکسیر پھوٹی ہے اور اس کے ساتھ ناک کا مواد بھی شامل ہوگیا ہے پھر وہ اس کا خون چھوٹے چھوٹے قطرے بن گیا اور ان قطروں میں سے ایک قطرہ اس کے پانی میں شامل ہوگیا ہے تو کیا وہ اس پانی سے وضو کرسکتا ہے؟

آپؑ نے فرمایا: اگر اس میں سے کوئی چیز پانی میں آشکار نہ ہو تو پھر اس سے وضو کرے اور اگر اس سے کوئی چیز آشکار نظر آرہی ہے تو اس پانی سے وضو نہ کرے۔

https://www.shiabookspdf.com

حدیث نمبر 19/1300

الحسین بن سعید عن محمد بن أبی عمیر عن کردویه قال: سألت أبا الحسن علیه السلام عن بئر یدخلها ماء المطر فیه البول والعذرة وأبوال الدواب وأرواثها وخرء الکلاب قال: ینزح منها ثلاثون دلوا وإن کانت مبخرة

جناب الشیخ رحمۃ اللہ علیہ نے جناب کردویہ سے نقل کیا ہے وہ بیان کرتے ہیں کہ میں نے حضرت امام ابوالحسن علیہ السلام سے سوال کیا: کنویں میں بارش کا پانی گرا ہے جس میں پیشاب، پاخانہ، جانوروں کا پیشاب اور ان کا گوبر اور کتے کا پاخانہ مل کر گرا ہے۔ تو اس کے لیے کیا حکم ہے؟

آپؑ نے فرمایا: اگر اس پانی سے بدبو آئے تو اس سے تیس ڈول پانی نکال دو اور پھر استعمال کرو۔

https://www.shiabookspdf.com

https://www.shiabookspdf.com

حدیث نمبر 20/1301

محمد بن علی بن محبوب عن یعقوب بن یزید عن ابن أبی عمیر عن أبی زیاد النهدی عن زرارة قال: سألت أبا عبد الله علیه السلام عن جلد الخنزیر یجعل دلوا یستقی به الماء؛ قال: لا بأس. قال محمد بن الحسن: الوجه فی هذا الخبر انه لا بأس بأن یستقی به غیر انه لا یجوز استعمال ذلک الماء فی الوضوء ولا الشرب بل یستعمل فی غیر ذلک من سقی الدواب والبهائم وما أشبه ذلک.

جناب الشیخ رحمہ اللہ نے جناب زرارہ رحمہ اللہ سے نقل کیا ہے وہ بیان کرتے ہیں کہ میں نے حضرت امام ابوعبداللہ علیہ السلام سے سوال کیا: اگر ڈول خنزیر کے چمڑے سے بنایا گیا ہو تو اس سے پانی نکالنے میں کیا حکم ہے؟

آپؑ نے فرمایا: کوئی حرج نہیں ہے۔

جناب الشیخ الطوسی رحمہ اللہ فرماتے ہیں کہ اس روایت کو اس پر حمل کیا جائے گا کہ امام علیہ السلام نے فرمایا کہ اس ڈول سے پانی نکالنے میں کوئی حرج نہیں لیکن اس پانی سے وضو کرنا یا پینا یہ جائز نہیں بلکہ اس کے علاوہ دوسرے استعمالات میں لانا جائز ہے، مثلاً زمین کو سیراب کرنا یا جانوروں کو سیراب کرنا۔

حدیث نمبر 21/1302

محمد بن علی بن محبوب عن محمد بن الحسین عن وهیب عن أبی بصیر قال سألت أبا عبد الله علیه السلام عن حیة دخلت جبا فیه ماء وخرجت منه قال: إن وجد ماءا غیره فلیهرقه.

جناب الشیخ رحمہ اللہ نے جناب ابوبصیر رحمہ اللہ سے نقل کیا ہے اور وہ بیان کرتے ہیں کہ میں نے حضرت امام ابوعبداللہ علیہ السلام سے سوال کیا کہ پانی کے ایک مٹکے میں سانپ داخل ہوا ہے اور پھر نکل گیا ہے تو اس کا کیا حکم ہے؟

آپؑ نے فرمایا: اگر اس پانی کے علاوہ کوئی اور پانی موجود ہے تو اس کو گرا دیا جائے۔

حدیث نمبر 22/1303

عنه عن موسی بن عمر عن أحمد بن الحسن المیثمی عن أحمد بن محمد بن عبد الله بن الزبیر

https://www.shiabookspdf.com

https://www.shiabookspdf.com

عن جده قال: سألت أبا عبد الله عليه السلام عن البئر تقع فيها الفارة أو غيرها من الدواب فتموت فيعجن من مائها أيؤكل ذلك الخبز؛ فقال: إذا أصابه النّار فلا بأس بأكله.

جناب الشیخ علیہ الرحمہ نے جناب عبداللہ بن الزبیر سے نقل کیا ہے اور انھوں نے اپنے دادا سے نقل کیا ہے اور وہ بیان کرتے ہیں کہ میں نے حضرت امام جعفر صادق علیہ السلام سے اس کنویں کے بارے میں سوال کیا کہ جس میں چوہا گرا ہے یا کوئی دوسرا جانور گرا ہے اور اس میں مرگیا اور اس پانی سے آٹا گوندھ لیا گیا ہے تو کیا اس آٹے کی روٹی کو کھانا جائز ہے؟

آپؑ نے فرمایا: جب اس کو آگ پر پکا لیا گیا ہے تو پھر اس کے کھانے میں کوئی حرج نہیں ہے۔

حدیث نمبر 23/1304

عنه عن محمد بن الحسين عن محمد بن أبي عمير عمن رواه عن أبي عبد الله عليه السلام في عجين عجن وخبز ثم علم ان الماء كانت فيه ميتة قال: لا بأس اكلت النّار ما فيه.

جناب الشیخ علیہ الرحمہ نے جناب محمد بن ابی عمیر سے نقل کیا ہے اور انھوں نے اس سے نقل کیا ہے جس نے حضرت امام ابوعبداللہ علیہ السلام سے نقل کیا ہے کہ آپؑ سے آٹے کے بارے میں سوال کیا گیا کہ اس کو گوندھا گیا ہے اور روٹی تیار ہوگئی ہے۔ بعد میں معلوم ہوا کہ جس پانی سے آٹا گوندھا گیا ہے اس میں مردار تھا۔

آپؑ نے فرمایا: کوئی حرج نہیں، جو اس میں پایا جاتا تھا وہ آگ کھا گئی ہے۔

حدیث نمبر 24/1305

عنه عن محمد بن الحسين عن ابن أبي عمير عن بعض أصحابنا وما أحسبه إلا حفص بن البختري قال: قيل لابي عبد الله عليه السلام في العجين يعجن من الماء النجس كيف يصنع به؛ قال: يباع ممن يستحل أكل الميتة.

جناب الشیخ علیہ الرحمہ نے جناب حفص بن البختری سے نقل کیا ہے اور اس نے بیان کیا ہے کہ حضرت امام ابوعبداللہ علیہ السلام سے عرض کیا گیا: وہ آٹا جس کو اس پانی سے گوندھا گیا ہے جو نجس ہے اس کے لیے کیا کیا جائے؟

آپؑ نے فرمایا: اس بندے کو فروخت کردو جو مردار کھانا حلال جانتا ہے۔

https://www.shiabookspdf.com

https://www.shiabookspdf.com

﴿حدیث نمبر 25/1306﴾

عنه عن محمد بن الحسين عن ابن أبي عمير عن بعض اصحابه عن أبي عبد الله عليه السلام قال: يدفن ولا يباع. قال محمد بن الحسن: وبهذا الخبر نأخذ دون الاول.

جناب الشیخ رحمہ اللہ نے جناب ابن ابی عمیر سے اور انھوں نے بعض اصحاب سے اور انھوں نے حضرت امام ابوعبداللہ علیہ السلام سے نقل کیا ہے کہ آپؑ نے فرمایا: اس آٹے کو دفن کر دیا جائے، فروخت نہ کیا جائے۔

جناب الشیخ الطوسی رحمہ اللہ فرماتے ہیں: ہم اس روایت کو اخذ کریں گے نہ کہ پہلی کو۔

﴿حدیث نمبر 26/1307﴾

عنه عن محمد بن الحسين عن موسى بن عيسى عن محمد بن سعيد عن اسماعيل بن مسلم عن جعفر عن أبيه عليه السلام ان النبي صلى الله عليه وآله أتى الماء فأتاه أهل الماء فقالوا يا رسول الله إن حياضنا هذه تردها السباع والكلاب والبهائم قال: لها ما أخذت بأفواهها ولكم سائر ذلك.

https://www.shiabookspdf.com

جناب الشیخ رحمہ اللہ نے جناب اسماعیل بن محمد سے نقل کیا اور انھوں نے امام جعفر صادق علیہ السلام سے اور آپؑ نے اپنے والد ماجدؑ سے نقل کیا ہے کہ آپؑ نے فرمایا: رسولِ خدا صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے پاس ایک پانی لایا گیا تو اس پانی کے مالک آپؐ کی خدمت میں حاضر ہوئے اور عرض کیا: یا رسولؐ اللہ! ہمارے تالابوں سے درندے، کتے اور جانور پانی پیتے ہیں۔

آپؐ نے فرمایا: جو وہ اپنے منہ سے لے لیتے ہیں وہ ان کا ہے اور جو بچ گیا ہے وہ تمھارا ہے۔

﴿حدیث نمبر 27/1308﴾

عنه عن العباس عن عبد الله بن المغيرة عن أبي أيوب عن محمد بن مسلم عن أبي عبد الله عليه السلام قال: قلت له الغدير فيه ماء مجتمع تبول فيه الدواب وتلغ فيه الكلاب ويغتسل فيه الجنب قال: إذا كان قدر كر لم ينجسه شيء، والكر ستمأة رطل.

قال محمد بن الحسن: قد بينا الوجه في هذا الخبر فيما تقدم.

https://www.shiabookspdf.com

https://www.shiabookspdf.com

جناب الشیخ علیہ الرحمہ نے جناب محمد بن مسلم سے نقل کیا ہے اور وہ بیان کرتے ہیں کہ میں نے حضرت امام ابوعبداللہ علیہ السلام سے عرض کیا: ایک تالاب جس میں پانی جمع ہے اور اس میں جانور پیشاب کرتے ہیں اس سے کتے بھی پیتے ہیں اور مجنب غسل بھی کرتے ہیں۔

آپ نے فرمایا: اگر اس کا پانی کُر کی مقدار کے برابر ہے تو اسے کوئی چیز نجس نہیں کرے گی اور کُر کی مقدار چھ سو رطل کے برابر ہے۔

جناب الشیخ علیہ الرحمہ فرماتے ہیں: اس کی وجہ ہم پہلے بیان کر چکے ہیں۔

حدیث نمبر 28/1309

فأما ما رواه محمد بن علي بن محبوب عن العباس عن عبد الله بن المغيرة عن بعض أصحابه عن أبي عبد الله عليه السلام قال: إذا كان الماء قدر قلتين لم ينجسه شئ والقلتان جرتان. فهذا خبر مرسل ويحتمل أن يكون ورد مورد التقية لموافقته لمذهب كثير من العامة يحتمل ايضاً أن يكون الوجه فيه ما قدمناه في غير هذا الخبر وهو انه يكون مقدار القلتين مقدار الكر لان ذلك ليس بمنكر لان القلة هي الجرة الكبيرة في اللغة وعلى هذا لا تنافي بين الاخبار.

جناب الشیخ علیہ الرحمہ نے جناب عبداللہ بن مغیرہ سے نقل کیا ہے اور انھوں نے بعض اصحاب سے اور انھوں نے امام جعفر صادق علیہ السلام سے نقل کیا ہے کہ آپ نے فرمایا: اگر پانی دو قلتان کے برابر ہے تو اس کو کوئی چیز نجس نہیں کر سکتی۔ قلتان سے مراد دو بڑے مٹکے ہیں۔

جناب الشیخ محمد بن الحسن الطوسی علیہ الرحمہ فرماتے ہیں: اوّلاً یہ روایت مرسلہ ہے۔

ثانیاً یہ احتمال بھی ہے کہ تقیہ کی وجہ سے صادر ہوئی ہو کیونکہ یہ کافی عامہ کے مذہب کے موافق ہے۔

ثالثاً: یہ بھی احتمال ہے جیسا کہ ہم پہلے بھی بیان کر چکے ہیں کہ ممکن ہے کہ دونوں مٹکوں کا پانی کُر کے برابر ہو اور اس لیے یہ انکار نہیں کیا جا سکتا۔ لغت میں قلۃ بڑے مٹکے کو کہا جاتا ہے اور اس کی مقدار کُر کے برابر ہو، لہٰذا ان روایات میں کوئی منافات نہیں پائی جاتی۔

https://www.shiabookspdf.com

https://www.shiabookspdf.com

حدیث نمبر 29/1310

محمد بن علي بن محبوب عن العباس عن عبد الله عن أبي مريم قال حدثنا جعفر عليه السلام قال: كان أبو جعفر عليه السلام يقول: إذا مات الكلب في البئر نزحت وقال جعفر عليه السلام: إذا وقع فيها ثم اخرج منها حيا نزح منها سبع دلاء.

جناب الشیخ رحمۃ اللہ علیہ نے جناب ابومریم سے نقل کیا ہے اور وہ بیان کرتے ہیں کہ مجھے امام جعفر صادق علیہ السلام نے فرمایا کہ میرے بابا امام محمد باقر علیہ السلام فرماتے ہیں کہ جب کتا کنویں میں گرے اور مر جائے تو اس کے لیے پانی نکالا جائے گا۔

جناب امام جعفر صادق علیہ السلام فرماتے ہیں: جب کتے کو کنویں سے زندہ نکال لیا جائے تو اس کنویں سے سات ڈول پانی نکالا جائے گا۔

حدیث نمبر 30/1311

https://www.shiabookspdf.com

عنه عن محمد بن عبد الجبار عن محمد بن سنان عن العلاء ابن الفضيل قال: سألت أبا عبد الله عليه السلام عن الحياض يبال فيها؛ قال: لا بأس إذا غلب لون الماء لون البول.

قال محمد بن الحسن: الوجه في هذا الخبر إذا كان الماء فيه أكثر من كر على ما بيناه.

جناب الشیخ رحمۃ اللہ علیہ نے جناب علاء بن الفضیل سے نقل کیا ہے،وہ بیان کرتے ہیں کہ میں نے حضرت امام ابوعبداللہ علیہ السلام سے ان حوضوں اور تالابوں کے بارے میں سوال کیا جن میں پیشاب کر دیا جاتا ہے؟

آپؑ نے فرمایا: اگر پانی کا رنگ پیشاب کے رنگ پر غالب ہے تو کوئی حرج نہیں ہے۔

جناب الشیخ محمد بن الحسن الطوسی رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں: اس روایت میں وجہ یہ ہے کہ اگر اس کا پانی کُر کی مقدار سے زیادہ ہے جیسا کہ ہم پہلے بیان کر چکے ہیں۔

حدیث نمبر 31/1312

سعد بن عبد الله عن أحمد بن الحسن عن عمرو بن سعيد عن مصدق بن صدقة عن عمار قال: سئل أبو عبد الله عليه السلام عن البئر يقع فيها زنبيل عذرة يابسة أو رطبة

https://www.shiabookspdf.com

https://www.shiabookspdf.com

فقال: لا بأس به إذا كان فيها ماء كثير. قال محمد بن الحسن: قوله لا بأس به معناه إذا نزح منها خمسون دلوا على ما قدمنا القول فيه.

جناب الشیخ رحمۃ اللہ علیہ جناب عمار سے نقل کیا ہے اور وہ بیان کرتے ہیں کہ جناب ابوعبداللہ علیہ السلام سے اس کنویں کے بارے میں سوال کیا کہ جس میں ایک پوٹلی پائی گئی کہ جس میں خشک یا رطوبت والا پاخانہ پایا جائے؟

آپؑ نے فرمایا: اگر پانی اس میں زیادہ ہو تو کوئی حرج نہیں۔

جناب الشیخ محمد بن الحسن الطوسی رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں کہ امام علیہ السلام نے فرمایا کہ کوئی حرج نہیں اس سے مراد ہے کہ جب اس کنویں سے پچاس ڈول پانی نکال لیا جائے تو کوئی حرج نہیں جیسا کہ ہم پہلے بیان کر چکے ہیں۔

حدیث نمبر 32/1313

سعد عن موسى بن الحسن عن أبي القاسم عبد الرحمن ابن حماد الكوفي عن بشير عن أبي مريم الانصاري قال: كنت مع أبي عبد الله عليه السلام في حائط له فحضرت الصلاة فنزح دلوا للوضوء من ركي له فخرج عليه قطعة من عذرة يابسة فأكفى برأسه وتوضأ بالباقي. قال محمد بن الحسن: قد بينا الوجه في هذا الخبر فيما مضى.

https://www.shiabookspdf.com

جناب الشیخ رحمۃ اللہ علیہ نے جناب ابومریم انصاری سے نقل کیا ہے، وہ بیان کرتے ہیں کہ میں حضرت امام ابوعبداللہ علیہ السلام کے ساتھ ان کے باغ میں موجود تھا۔ نماز کا وقت ہوا تو آپؑ کے وضو کے لیے کنویں سے ایک ڈول پانی نکالا گیا تو اس کے ساتھ خشک پاخانے کا ایک ٹکڑا نکلا تو آپؑ نے اس کے اُوپر سے پانی کو گرا دیا اور بقیہ پانی سے وضو کر لیا۔

جناب الشیخ الطوسی رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں: اس روایت میں جو وجہ ہے وہ پہلے بیان ہو چکی ہے۔

حدیث نمبر 33/1314

الحسين بن سعيد عن القاسم بن محمد عن ابان عن زكار بن فرقد عن عثمان بن زياد قال قلت لابي جعفر عليه السلام اكون في السفر فآتي الماء النقيع ويدي قذرة فاغمسها في الماء؟ قال: لا بأس.

جناب الشیخ رحمۃ اللہ علیہ نے جناب عثمان بن زیاد سے نقل کیا ہے، وہ بیان کرتے ہیں کہ میں نے حضرت امام

https://www.shiabookspdf.com

https://www.shiabookspdf.com

ابوجعفر علیہ السلام کی خدمت میں عرض کیا: میں سفر میں تھا۔ میرے پاس صاف پانی لایا گیا۔ میرے سامنے اس کی تہہ کے نیچے نجاست تھی؟

آپؑ نے فرمایا: کوئی حرج نہیں ہے؟

حدیث نمبر 34/1315

أحمد بن محمد عن موسى بن القاسم البجلي وأبي قتادة عن علي بن جعفر عن أبي الحسن الاول عليه السلام قال: سألته عن الرجل يصيب الماء في ساقية أو مستنقع أيغتسل فيه للجنابة أو يتوضأ منه للصلاة إذا كان لا يجد غيره والماء لا يبلغ صاعا للجنابة ولا مدا للوضوء وهو متفرق فكيف يصنع به وهو يتخوف أن يكون السباع قد شربت منه؛ فقال: إذا كانت يده نظيفة فليأخذ كفا من الماء بيد واحدة فلينضحه خلفه وكفا عن أمامه وكفا عن يمينه وكفا عن شماله، فان خشي أن لا يكفيه غسل رأسه ثلاث مرات ثم مسح جلده بيده فان ذلك يجزيه، وإن كان الوضوء غسل وجهه ومسح يده على ذراعيه ورأسه ورجليه، وإن كان الماء متفرقاً فقدر ان يجمعه وإلا اغتسل من هذا وهذا، فان كان في مكان واحد وهو قليل لا يكفيه لغسله فلا عليه أن يغتسل ويرجع الماء فيه فان ذلك يجزيه.

جناب الشیخ رحمہ اللہ نے جناب علی بن جعفر سے نقل کیا ہے اور انھوں نے امام ابوالحسن الکاظم علیہ السلام سے نقل کیا ہے، وہ بیان کرتے ہیں کہ میں نے آپؑ سے سوال کیا کہ ایک بندہ کہ جس کو پانی ایک چھوٹی نہر یا تالاب میں ملا ہے اور اس کے علاوہ کوئی اور پانی بھی نہیں تو وہ کیا اس میں غسل جنابت یا نماز کے لیے وضو کرسکتا ہے؟ جبکہ وہ پانی جنابت کے لیے ایک صاع یا وضو کے لیے ایک مد مقدار کے برابر نہیں ہے اور وہ پانی متفرق وجدا جدا ہے۔ وہ کیا کرے جبکہ اسے یہ بھی خوف ہے کہ اس پانی سے کسی درندے نے بھی شاید پیا ہوگا؟

آپؑ نے فرمایا: اگر اس کے ہاتھ صاف ہیں تو اس کو چاہیے کہ اس پانی سے ایک ہاتھ کے ذریعے چلو بھرے اور اپنے پیچھے گرائے اور ایک چلو اپنے سامنے اور ایک چلو اپنے دائیں اور ایک بائیں جانب اور پھر اگر اس کو خوف ہو کہ وہ پانی اس کے سر کو تین بار دھونے کے لیے کافی نہیں ہوگا تو پھر اپنے ہاتھ سے جلد کو مسح کرے گا۔ پس وہ

https://www.shiabookspdf.com

https://www.shiabookspdf.com

مجزی ہوگا۔ اور اگر وضو کرنا ہو تو اپنے چہرے کو دھوئے اور اپنے ہاتھ کو بازوؤں پر مسح کرے اور سر اور قدموں کا مسح کرے۔

اور اگر پانی جدا جدا ہو اور وہ اس کو جمع کرنے پر قدرت رکھتا ہے تو جمع کرے ورنہ یوں ہی اس سے غسل کرے۔ اور اگر پانی ایک جگہ ہے اور وہ تھوڑا ہے جو اس کے غسل کے لیے کافی نہیں تو اس پر غسل کرنا ضروری نہیں ہے اور پانی اس میں واپس جائے تو کوئی حرج نہیں، یہ اس کے لیے مجزی ہے۔

حدیث نمبر 35/1316

الحسين بن سعيد عن فضالة بن أيوب عن الحسين بن عثمان عن سماعة بن مهران عن أبي بصير قال قلت: لابي عبد الله عليه السلام انا نسافر فربما بلينا بالغدير من المطر يكون إلى جانب القرية فيكون فيه العذرة ويبول فيه الصبي وتبول فيه الدابة وتروث فقال: ان عرض في قلبك منه شيء فقل هكذا يعني افرج الماء بيدك ثم توضأ فان الدين ليس بمضيق فان الله عز وجل يقول (ما جعل عليكم في الدين من حرج).

https://www.shiabookspdf.com

جناب الشیخ رحمہ اللہ نے جناب ابوبصیر رحمہ اللہ سے نقل کیا ہے، وہ بیان کرتے ہیں کہ میں نے حضرت امام ابوعبداللہ الصادق علیہ السلام سے عرض کیا: ہم سفر میں ہوتے ہیں اور بعض اوقات ہمارا سامنا ایک ایسے تالاب سے ہوتا ہے کہ جس میں بارش کا پانی جمع ہوتا ہے اور اس میں پاخانہ ہوتا ہے اور کوئی بچہ پیشاب کر دیتا ہے اور جانور بھی پیشاب کر دیتے ہیں اور ان کا گوبر بھی ہوتا ہے؟

آپؑ نے فرمایا: اگر تیرے دل میں کوئی چیز آئے تو یوں کرو یعنی ہاتھ سے پانی کو ایک طرف کر دو۔ پھر اس سے وضو کرو کیونکہ دین میں کوئی تنگی و حرج نہیں ہے۔ اللہ تعالیٰ فرماتا ہے: وَمَا جَعَلَ عَلَيْكُمْ فِي الدِّينِ مِنْ حَرَجٍ "اللہ نے تمہارے لیے دین میں حرج و تنگی نہیں قرار دی"۔

حدیث نمبر 36/1317

أحمد بن محمد عن احمد بن محمد بن أبي نصر عن صفوان بن مهران الجمال قال: سألت أبا عبد الله عليه السلام عن الحياض التي ما بين مكة إلى المدينة تردها السباع وتلغ

https://www.shiabookspdf.com

https://www.shiabookspdf.com

فيها الكلاب وتشرب منها الحمير ويغتسل منها الجنب ويتوضأ منه فقال: وكم قدر الماء؛ قلت إلى نصف الساق والى الركبة فقال: توضأ منه. قال محمد بن الحسن: الوجه في هذين الخبرين وما يجري مجراهما ان نحملهما على انه إذا كان الماء أكثر من كر فانه إذا كان كذلك لا ينجس بما يقع فيه ومتى كان أقل من الكر فانه ينجس على ما قلناه.

جناب الشیخ رحمہ اللہ نے جناب صفوان بن مہران الجمال سے نقل کیا ہے اور وہ بیان کرتے ہیں کہ میں نے حضرت امام ابوعبداللہ علیہ السلام سے ان حوضوں، تالابوں کے بارے میں سوال کیا جو مکہ اور مدینہ کے درمیان پائے جاتے ہیں۔ ان میں درندے بھی وارد ہوتے ہیں اور کتے بھی ان سے پانی پیتے ہیں اور گدھے وگھوڑے بھی اس سے پیتے ہیں اور ان میں مجنب غسل بھی کرتے ہیں کیا اُس پانی سے وضو کیا جاسکتا ہے؟

آپؑ نے فرمایا: ان کے پانی کی مقدار کس قدر ہے؟

میں نے عرض کیا: نصف پنڈلی تک یا زانو تک۔

آپؑ نے فرمایا: اس سے وضو کرو۔

جناب الشیخ الطوسی رحمہ اللہ فرماتے ہیں: ان دونوں روایتوں کو اس پر حمل کیا جائے گا کہ جب اُس حوض کا پانی کُر سے زیادہ ہو۔ اگر وہ کُر سے زیادہ ہے تو پھر وہ نجس نہیں ہوگا اور اگر کُر سے کم ہے تو پھر وہ نجس ہوجائے گا کیسا کہ ہم نے گذشتہ روایات میں ذکر کیا ہے۔

حدیث نمبر 37/1318

الحسين بن سعيد عن ابن سنان عن ابن مسكان قال: حدثني صاحب لي ثقة انه سأل أبا عبد الله عليه السلام عن الرجل ينتهي إلى الماء القليل في الطريق فيريد أن يغتسل وليس معه اناء والماء في وهدة فان هو اغتسل رجع غسله في الماء كيف يصنع؟ قال: ينضح بكف بين يديه و كفا من خلفه و كفا عن يمينه و كفا عن شماله ثم يغتسل.

جناب الشیخ رحمہ اللہ نے جناب ابن مسکان سے نقل کیا ہے اور وہ بیان کرتے ہیں کہ مجھے ایک ثقہ نے بیان کیا ہے اس نے امام ابوعبداللہ علیہ السلام سے سوال کیا: ایک بندہ جس کو راستے میں قلیل پانی ملا ہے اور وہ اس سے غسل کرنا

https://www.shiabookspdf.com

https://www.shiabookspdf.com

چاہتا ہے اور اس کے پاس کوئی برتن بھی نہیں اور پانی ڈھلان والی زمین میں ہے۔ اگر وہ اس سے غسل کرے گا تو پانی واپس اس میں چلا جائے گا تو وہ کیا کرے؟

آپؑ نے فرمایا: وہ اس سے اپنے ہاتھ سے ایک چلو بھرے اور اپنے سامنے چھڑکے اور ایک چلو اپنے پیچھے اور ایک چلو دائیں جانب اور ایک بائیں جانب پھر غسل کرے۔

حدیث نمبر 38/1319

عنه عن محمد بن اسماعيل بن بزيع قال كتبت إلى من يسأله عن الغدير يجتمع فيه ماء السماء ويستسقى فيه من بئر فيستنجي فيه الانسان من بول أو يغتسل فيه الجنب ما حده الذي لا يجوز؛ فكتب لا تتوضأ من مثل هذا الا من ضرورة إليه.

جناب الشیخ علیہ الرحمہ نے جناب محمد بن اسماعیل بن بزیع سے نقل کیا ہے، وہ فرماتے ہیں کہ میں نے امام علیہ السلام کی خدمت میں خط لکھا اور آپؑ سے ایک حوض کے بارے میں سوال کیا کہ جس میں کچھ پانی بارش کا ہے اور کچھ کنویں سے لے کر ڈالا گیا ہے اس سے لوگ استنجاء کرتے ہیں اور مجنب غسل کرتے ہیں تو اس میں کون سی حد تک ہے کہ اس کو استعمال جائز نہ ہو؟

آپؑ نے فرمایا: آپؑ نے جواب میں لکھا: ضرورت و مجبوری کے علاوہ اس کو استعمال نہ کرو۔

حدیث نمبر 39/1320

عنه عن عثمان بن عيسى عن سعيد الاعرج قال: سألت أبا عبد الله عليه السلام عن الجرة تسع مأة رطل من ماء يقع فيها أوقية من دم اشرب منه وأتوضأ؛ قال: لا.

جناب الشیخ علیہ الرحمہ نے جناب سعید الاعرج سے نقل کیا ہے وہ بیان کرتے ہیں کہ میں نے حضرت امام ابوعبداللہ علیہ السلام سے سوال کیا: ایک بڑا مٹکا کہ جس میں نوسو رطل پانی موجود ہے اور اس میں ایک اوقیہ خون گر گیا ہے کیا اس میں سے پانی پی لوں یا اس پانی سے وضو کر لوں؟

آپؑ نے فرمایا: نہیں۔

https://www.shiabookspdf.com

https://www.shiabookspdf.com

حدیث نمبر 40/1321

وسأل علی بن جعفر أخاه موسی بن جعفر علیهما السلام عن الرجل یمر فی ماء المطر وقد صب فیه خمر فاصاب ثوبه هل یصلی فیه قبل أن یغسله؛ فقال: لا یغسل ثوبه ولا رجله ویصلی فیه ولا بأس.

جناب الشیخ رحمۃ اللہ علیہ نے جناب علی بن جعفر سے نقل کیا ہے اور انھوں نے اپنے بھائی امام موسیٰ بن جعفر علیہ السلام سے نقل کیا ہے کہ آپؑ سے ایک مرد کے بارے میں سوال کیا گیا کہ جو بارش کے پانی میں جارہا ہے اور اس کے کپڑوں کو شراب لگی ہوئی ہے تو وہ ان کو دھونے سے قبل ان کپڑوں میں نماز پڑھ سکتا ہے؟

آپؑ نے فرمایا: وہ نہ کپڑے دھوئے اور نہ پاؤں دھوئے اس میں نماز پڑھنے میں کوئی حرج نہیں ہے۔

حدیث نمبر 41/1322

وسأل عمار بن موسی الساباطی أبا عبد الله علیه السلام عن الرجل یجد فی انائه فارة وقد توضأ من ذلك الاناء مرارا وغسل منه ثیابه واغتسل منه وقد كانت الفارة منسلخة فقال: ان كان رآها فی الاناء قبل أن یغتسل أو یتوضأ أو یغسل ثیابه ثم فعل ذلك بعد ما رآها فی الاناء فعلیه أن یغسل ثیابه ویغسل كل ما أصابه ذلك الماء ویعید الوضوء والصلاة، وإن كان انما رآها بعد ما فرغ من ذلك وفعله فلا یمس من الماء شیئاً ولیس علیه شیٔ لانه لا یعلم متی سقطت فیه، ثم قال: لعله أن یكون إنما سقطت فیه تلك الساعة التی رآها.

https://www.shiabookspdf.com

جناب الشیخ رحمۃ اللہ علیہ نے جناب عمار بن موسیٰ الساباطی سے نقل کیا، انھوں نے حضرت امام ابوعبداللہ علیہ السلام سے ایک بندے کے بارے میں سوال کیا: ایک بندے نے ایک برتن میں چوہے کو پایا ہے حالانکہ وہ اس برتن سے کافی دفعہ وضو کر چکا ہے اور اس کے پانی سے غسل کر چکا ہے اور چوہا اس میں پھول چکا ہے؟

آپؑ نے فرمایا: اگر اس نے چوہے کو اس برتن میں غسل کرنے سے قبل دیکھا ہے یا وضو کرنے سے قبل دیکھا ہے یا اس کو کپڑے دھونے سے قبل دیکھا ہے اور پھر اس نے یہ سب کام کیے ہیں یعنی چوہا دیکھنے کے بعد اس نے یہ سب کام کیے ہیں تو اس پر واجب ہے کہ کپڑوں کو دھوئے اور جس جس کو وہ پانی لگا ہے اس اس کو دھوئے اور

https://www.shiabookspdf.com

https://www.shiabookspdf.com

دوبارہ نماز پڑھے۔ اور اگر اس نے یہ سارے کام کرنے کے بعد برتن میں چوہا دیکھا ہے تو اس پر واجب ہے کہ اس پانی کو مس نہ کرے اور جو وہ کر چکا ہے اس پر کسی کا اعادہ کرنا ضروری نہیں ہے کیونکہ وہ نہیں جانتا ممکن ہے وہ چوہا ان کاموں کے بعد گرا ہو اور یہ بھی امکان ہے جس وقت اس نے دیکھا ہے اسی وقت وہ گرا ہو۔

حدیث نمبر 42/1323

وروی اسحاق بن عمار عن أبي عبد الله عليه السلام ان أبا جعفر عليه السلام كان يقول: لا بأس بسؤر الفارة إذا شربت من الاناء ان يشرب منه ويتوضأ منه.

جناب الشیخ رحمۃ اللہ علیہ نے جناب اسحاق بن عمار سے نقل کیا ہے اور اس نے حضرت امام ابو عبداللہ علیہ السلام سے نقل کیا ہے کہ حضرت امام محمد باقر علیہ السلام فرماتے ہیں: چوہے کے جھوٹے پانی سے کہ وہ برتن سے پانی پی جائے تو اس سے پینا اور وضو کرنے میں کوئی حرج نہیں ہے۔

حدیث نمبر 43/1324

https://www.shiabookspdf.com

محمد بن احمد بن يحيى عن رجل عن ذبيان بن حكيم عن موسى بن اكيل النميري عن العلا بن سيابة عن أبي عبد الله عليه السلام في بئر محرج يقع فيه رجل فمات فيه فلم يمكن اخراجه من البئر أيتوضأ في ذلك البئر، قال: لا يتوضأ فيه يعطل ويجعل قبرا، و إن أمكن اخراجه اخرج وغسل ودفن قال رسول الله صلى الله عليه وآله حرمة المسلم ميتا كحرمته حيا سويا.

جناب الشیخ رحمۃ اللہ علیہ نے جناب العلا بن سیابہ سے نقل کیا ہے اور انھوں نے حضرت امام ابو عبداللہ علیہ السلام سے نقل کیا ہے آپؑ سے ایک کنویں کے بارے میں سوال کیا کہ جس میں ایک مرد گرا ہے اور اس میں گر کر مر گیا ہے اور اب اس کو اس کنویں سے نکالنا ممکن نہیں کیا اس کے پانی وضو کرنا جائز ہے؟

آپؑ نے فرمایا: اس سے وضو کرنا جائز نہیں اور اس کو معطل چھوڑ دو اور اس کو اس بندے کے لیے قبر قرار دو اور اگر اس کو نکالنا ممکن ہے تو اس کو نکالا جائے اور غسل دیا جائے اور دفن کر دیا جائے کیونکہ رسول خدا صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم فرماتے ہیں کہ مسلمان مردے کی حرمت زندہ کی حرمت کے برابر ہے۔

https://www.shiabookspdf.com

https://www.shiabookspdf.com

حدیث نمبر 44/1325

وسأل يعقوب بن عثيم أبا عبد الله عليه السلام فقال له: بئر ماء في مائها ريح يخرج منها قطع جلود فقال: ليس بشيء ان الوزغ ربما طرح جلده إنما يكفيك من ذلك دلو واحد.

جناب الشیخ رحمہ اللہ نے جناب یعقوب بن عثیم سے نقل کیا ہے، انھوں نے حضرت امام ابوعبداللہ علیہ السلام سے اس کنویں کے پانی کے بارے میں سوال کیا کہ جس کے پانی سے چمڑے کا ایک ٹکڑا نکلا ہے؟

آپؑ نے فرمایا: اس کے پانی میں کوئی حرج نہیں کیونکہ بعض اوقات چھپکلی اپنی جلد خود اُتار دیتی ہے۔ تیرے لیے فقط اتنا کافی ہے کہ تو اس سے ایک ڈول پانی نکال دو۔

حدیث نمبر 45/1326

العمركي عن علي بن جعفر عن أخيه موسى بن جعفر عليهما السلام قال سألته عن الدجاجة والحمامة وأشباههما تطأ العذرة ثم تدخل في الماء يتوضأ منه للصلاة؛ قال: لا إلا أن يكون الماء كثيرا قدر كر من ماء، وسألته عن العظاية والحية والوزغ تقع في الماء فلا يموت ايتوضأ منه للصلاة؛ قال: لا بأس به، وسألته عن فارة وقعت في حب دهن فاخرجت قبل أن تموت أيبيعه من مسلم؛ قال: نعم ويدهن منه. ولا ينافي هذا الخبر.

https://www.shiabookspdf.com

جناب الشیخ رحمہ اللہ نے جناب علی بن جعفر سے اور انھوں نے اپنے بھائی امام موسیٰ بن جعفر علیہ السلام سے نقل کیا ہے کہ میں نے آپؑ سے سوال کیا کہ ایک مرغی یا کبوتر یا ان کی مثل کوئی پرندہ جس نے پاخانے کو روندا ہے اور پھر وہ پانی میں داخل ہو گیا ہے۔ کیا اس پانی سے نماز کے لیے وضو کرنا جائز ہے؟

آپؑ نے فرمایا: نہیں، سوائے اس صورت کے کہ جب پانی کر کی مقدار یا اس سے زیادہ ہو۔

راوی: میں نے سوال کیا: چھپکلی، سانپ، عظایہ (کرلا) وغیرہ پانی میں گرتے ہیں لیکن اس میں مرتے نہیں تو کیا اس پانی سے وضو کرنا درست ہے؟

آپؑ نے فرمایا: کوئی حرج نہیں۔

راوی: میں نے پھر سوال کیا: اگر چوہا روغن کے برتن میں گر جائے اور اس کے مرنے سے قبل اس کو نکال لیا

https://www.shiabookspdf.com

https://www.shiabookspdf.com

جائے تو کیا اس کو مسلمان کے پاس فروخت کرنا جائز ہے؟

آپؑ نے فرمایا: ہاں اور اس سے مالش کرنا بھی جائز ہے۔

جناب الشیخ علیہ الرحمہ فرماتے ہیں: اس روایت سے وہ روایت منافات نہیں رکھتی جس کو جناب جابر بن عبداللہؓ نے امام محمد باقر علیہ السلام سے نقل کیا جو کہ ذیل میں بیان ہو رہی ہے۔

حدیث نمبر 46/1327

ما رواه محمد بن أحمد بن يحيى عن محمد بن عيسى اليقطيني عن النضر بن سويد عن عمرو بن شمر عن جابر عن أبي جعفر عليه السلام قال: أتاه رجل فقال له: وقعت فارة في خابية فيها سمن أو زيت فما ترى في اكله قال فقال له أبو جعفر عليه السلام: لا تأكله قال فقال له الرجل: الفارة أهون علي من أن أترك طعامي من أجلها قال فقال له أبو جعفر عليه السلام: انك لم تستخف بالفارة وإنما استخففت بدينك ان الله حرم الميتة من كل شئ. لان الوجه في هذه الرواية ان الفارة إذا ماتت فيه فلا يجوز الانتفاع به على حال.

https://www.shiabookspdf.com

جناب الشیخ علیہ الرحمہ نے جناب جابرؓ سے نقل کیا ہے اور انھوں نے حضرت امام ابوجعفر الباقر علیہ السلام سے نقل کیا ہے، وہ بیان کرتے ہیں کہ حضرت امام محمد باقر علیہ السلام کی خدمت میں ایک بندہ آیا اور اس نے عرض کیا: برتن میں گھی تھا یا روغن تھا اور اس میں چوہا مر گیا ہے، آپؑ اس کے کھانے کے بارے میں کیا فرماتے ہیں؟

آپؑ نے اس سے فرمایا: اس کو نہ کھاؤ۔

اس شخص نے آپؑ سے عرض کیا: میرے لیے یہ آسان ہے کہ میں چوہے کی وجہ سے اپنا کھانا چھوڑ دوں؟

آپؑ نے اس سے فرمایا: تو چوہے سے خوف نہ کھاؤ بلکہ تم اپنے دین سے ڈرو کیونکہ اللہ تعالیٰ نے ہر چیز کے مردار کو حرام قرار دیا ہے۔

جناب الشیخ علیہ الرحمہ فرماتے ہیں: اس میں وجہ یہ ہے کہ اگر چوہا اس میں گرے اور مر جائے تو اس سے کسی صورت فائدہ حاصل کرنا جائز نہیں ہے۔

https://www.shiabookspdf.com

https://www.shiabookspdf.com

باب 22

بدن اور لباس کو نجاست سے پاک کرنے کے بارے میں

حدیث نمبر 1/1328

احمد بن محمد عن محمد بن سنان عن ابن مسکان عن مالك الجهني قال سألت أبا عبدالله عليه السلام: عما يخرج من منخر الدابة فيصيبني قال: لا بأس به.

جناب الشیخ رحمۃ اللہ علیہ نے جناب مالک الجہنی سے نقل کیا ہے، وہ بیان کرتے ہیں کہ میں نے حضرت امام ابوعبداللہ علیہ السلام سے اس چیز کے بارے میں سوال کیا جو جانور (گھوڑے) کے ناک سے نکلتی ہے وہ اگر کپڑوں یا جسم کو لگ جائے تو اس کے لیے کیا حکم ہے؟

https://www.shiabookspdf.com

آپؑ نے فرمایا: کوئی حرج نہیں ہے۔

حدیث نمبر 2/1329

علی بن ابراهيم عن أبيه عن عبد الله بن المغيرة عن سماعة عن أبي عبد الله عليه السلام قال: ان أصاب الثوب شيء من بول السنور فلا تصلح الصلاة فيه حتى تغسله.

جناب الشیخ رحمۃ اللہ علیہ نے جناب سماعہ سے نقل کیا ہے اور انھوں نے حضرت امام ابوعبداللہ علیہ السلام سے نقل کیا ہے کہ آپؑ نے فرمایا: بلّے کا پیشاب اگر کپڑے کو لگ جائے تو اس میں نماز درست نہیں جب تک کہ کپڑے کو دھو نہ لیا جائے۔

حدیث نمبر 3/1330

محمد بن أحمد بن يحيى عن أحمد بن الحسين بن علي عن عمرو بن سعيد عن مصدق بن صدقة عن عمار الساباطي قال: سئل أبو عبد الله عليه السلام عن رجل يسيل من انفه الدم هل عليه ان يغسل باطنه؛ يعني جوف الانف فقال: إنما عليه أن يغسل ما ظهر منه.

جناب الشیخ رحمۃ اللہ علیہ نے جناب عمار الساباطی سے نقل کیا ہے، وہ بیان کرتے ہیں کہ حضرت امام ابوعبداللہ علیہ السلام

https://www.shiabookspdf.com

https://www.shiabookspdf.com

سے سوال کیا گیا کہ ایک بندہ کہ جس کے ناک سے خون جاری ہو گیا ہے تو اس پر واجب ہے کہ وہ ناک کے اندر کو بھی دھوئے؟

آپؑ نے فرمایا: اس پر ناک کا وہ حصّہ دھونا واجب ہے جو ظاہر ہے۔

حدیث نمبر 4/1331

الحسين بن سعيد بن النضر عن عاصم بن حميد عن أبي بصير قال: سألت أبا عبد الله عليه السلام عن الثوب يجنب فيه الرجل ويعرق فيه فقال: أما أنا فلا احب أن انام فيه وان كان الشتاء فلا بأس مالم يعرق فيه.

جناب الشیخ رحمۃ اللہ علیہ نے جناب ابوبصیر رحمۃ اللہ علیہ سے نقل کیا ہے اور وہ بیان کرتے ہیں کہ میں نے حضرت امام ابوعبداللہ علیہ السلام سے اس لباس کے بارے میں سوال کیا جس میں بندہ مجنب ہوا ہے اور اس کو پسینہ بھی آیا ہے؟

آپؑ نے فرمایا: میں ان کپڑوں میں سونا پسند نہیں کرتا کہ جن میں مجنب ہوا ہوں۔ ہاں اگر موسم سردی کا ہو تو کوئی حرج نہیں کیونکہ اس موسم میں پسینہ نہیں آتا۔

https://www.shiabookspdf.com

حدیث نمبر 5/1332

عنه عن حماد عن حريز عن زرارة قال سألته عن الرجل يجنب في ثوبه أيتجفف فيه من غسله؛ فقال: نعم لا بأس به إلا أن تكون النطفة فيه رطبة فان كانت جافة فلا بأس.

جناب الشیخ رحمۃ اللہ علیہ نے جنابِ زرارہ رحمۃ اللہ علیہ سے نقل کیا ہے وہ بیان کرتے ہیں کہ میں نے حضرت امام ابوعبداللہ علیہ السلام سے سوال کیا: بندے کو جس لباس میں جنابت طاری ہوئی، غسل کے بعد اس کپڑے سے بدن کو خشک کر سکتا ہے؟

آپؑ نے فرمایا: کوئی حرج نہیں مگر یہ کہ وہ منی تر ہو تو پھر نہیں۔ ہاں اگر منی خشک ہو چکی ہے تو کوئی حرج نہیں۔

حدیث نمبر 6/1333

عنه عن صفوان عن العيص بن القاسم قال: سألت أبا عبد الله عليه السلام عن رجل بال في موضع ليس فيه ماء فمسح ذكره بحجر وقد عرق ذكره وفخذاه قال: يغسل ذكره وفخذيه. وسألته عمن مسح ذكره بيده ثم عرقت يده فأصاب ثوبه يغسل ثوبه؛ قال: لا

https://www.shiabookspdf.com

https://www.shiabookspdf.com

جناب الشیخ رحمہ اللہ نے جناب العیص بن القاسم سے نقل کیا ہے، وہ بیان کرتے ہیں کہ میں نے حضرت امام ابوعبداللہ علیہ السلام سے ایک بندے کے بارے میں سوال کیا کہ جس نے ایسی جگہ پیشاب کیا ہے جہاں اس کے پاس پانی نہیں۔ پس اس نے اپنا آلۂ تناسل پتھر یا مٹی سے خشک کرلیا ہے تو پھر اس کے آلۂ تناسل اور رانوں میں پسینہ آگیا ہے تو وہ کیا کرے؟

آپؑ نے فرمایا: وہ آلۂ تناسل اور رانوں کو دھولے۔

راوی: پھر میں نے اس بندے کے بارے سوال کیا جس نے پیشاب کے بعد آلۂ تناسل کو ہاتھ سے خشک کرلیا ہے۔ پھر اس ہاتھ کو پسینہ آگیا ہے اور اس نے وہی ہاتھ کپڑے کو لگایا ہے تو کیا وہ کپڑے کو دھوئے گا؟

آپؑ نے فرمایا: نہیں۔

حدیث نمبر 7/1334

عنه عن صفوان عن عبد الرحمن بن الحجاج قال: سألت أبا ابراهيم عليه السلام عن رجل يبول بالليل فيحسب ان البول أصابه فلا يستيقن فهل يجزيه أن يصب على ذكره إذا بال ولا يتنشف؛ قال عليه السلام: يغسل ما استبان انه أصابه وينضح ما يشك فيه من جسده أو ثيابه ويتنشف قبل أن يتوضأ.

جناب الشیخ رحمہ اللہ نے جناب عبدالرحمن بن الحجاج سے نقل کیا ہے اور وہ بیان کرتے ہیں کہ میں نے حضرت امام ابوابراہیم موسیٰ بن جعفر علیہ السلام سے سوال کیا کہ ایک بندہ جو رات کو پیشاب کرتا ہے تو پھر وہ گمان کرتا ہے کہ پیشاب اس کو یا کپڑوں کو لگا ہے لیکن اس کو یقین نہیں ہے تو کیا اس کے لیے یہ کافی ہے کہ جب وہ پیشاب کرے تو وہ اپنے ذکر کو دھوئے اور استنجاء نہ کرے؟

آپؑ نے فرمایا: جس کے بارے میں اسے یقین ہے کہ اس کو لگا ہے تو اس کو دھوئے اور جسم یا کپڑوں میں سے جس کے بارے میں شک ہو تو اس پر پانی کا چھڑکاؤ کرے اور وضو کرنے سے قبل استنجاء کرے۔

حدیث نمبر 8/1335

عنه عن حماد عن حريز عن زرارة قال قلت: أصاب ثوبي دم رعاف أو غيره أو شيء من

https://www.shiabookspdf.com

https://www.shiabookspdf.com

منی فعلمت أثرہ إلی أن اصیب لہ من الماء فاصبت وحضرت الصلاۃ ونسیت أن بثوبی شیئًا وصلیت ثم انی ذکرت بعد ذٰلک قال: تعید الصلاۃ وتغسلہ، قلت فانی لم أکن رأیت موضعہ وعلمت انہ قد أصابہ فطلبتہ فلم أقدر علیہ فلما صلیت وجدتہ قال: تغسلہ وتعید، قلت فان ظننت انہ قد اصابہ ولم اتیقن ذٰلک فنظرت فلم أر شیئًا ثم صلیت فرأیت فیہ قال: تغسلہ ولا تعید الصلاۃ، قلت لم ذٰلک؛ قال: لانک کنت علی یقین من طھارتک ثم شککت فلیس ینبغی لک أن تنقض الیقین بالشک أبدا، قلت فانی قد علمت انہ قد أصابہ ولم أدر این ھو فاغسلہ؛ قال: تغسل من ثوبک الناحیۃ التی تری انہ قد أصابھا حتی تکون علی یقین من طھارتک، قلت فھل علی إن شککت فی انہ أصابہ شیٔ ان انظر فیہ؛ قال: لا ولکنک إنما ترید أن تذھب الشک الذی وقع فی نفسک قلت: ان رأیتہ فی ثوبی وانا فی الصلاۃ قال: تنقض الصلاۃ وتعید إذا شککت فی موضع منہ ثم رأیتہ، وإن لم تشک ثم رأیتہ رطبا قطعت الصلاۃ وغسلتہ ثم بنیت علی الصلاۃ لانک لا تدری لعلہ شیٔ أوقع علیک فلیس ینبغی ان تنقض الیقین بالشک.

https://www.shiabookspdf.com

جناب الشیخ علیہ الرحمہ نے جناب زرارہ رحمۃ اللہ علیہ سے نقل کیا ہے اور وہ بیان کرتے ہیں کہ میں نے حضرت امام علیہ السلام کی خدمت میں عرض کیا: میرے کپڑے کو نکسیر کا خون یا کوئی دوسرا خون یا منی وغیرہ لگ گئی اور میں جانتا تھا کہ لگی ہے اور میں نے اس کی تری کو بھی پایا لیکن جب نماز کا وقت آیا تو میں بھول گیا کہ میرے کپڑے کو کوئی چیز لگی ہے۔ پھر میں نے نماز پڑھ لی اور نماز کے بعد مجھے یاد آیا؟

آپؑ نے فرمایا: کپڑے کو دھوؤ اور نماز کو دوبارہ پڑھو۔

میں نے پھر عرض کیا: میں جانتا ہوں کہ کوئی چیز لگی ہے لیکن میں نے اس کی جگہ و محل کو نہیں دیکھا اور میں نے اس کو تلاش کیا لیکن مجھے وہ مقام نہیں ملا۔ پھر جب میں نے نماز پڑھ لی تو پھر میں نے وہ جگہ پالی؟

آپؑ نے فرمایا: کپڑے کو دھوؤ اور نماز کا اعادہ کرو (دوبارہ نماز پڑھو)۔

راوی: میں نے عرض کیا: اگر مجھے گمان ہو کہ کوئی نجاست میرے کپڑوں کو لگی ہے لیکن یقین نہیں ہے۔ پھر میں

https://www.shiabookspdf.com

https://www.shiabookspdf.com

نے اس کو تلاش کیا تو مجھے کوئی چیز نظر نہیں آئی۔ پھر میں نے نماز پڑھ لی۔ پھر نماز کے بعد مجھے وہ جگہ مل گئی جہاں نجاست لگی تھی؟

آپؑ نے فرمایا: اس کپڑے کو دھوؤ لیکن نماز کو دوبارہ پڑھنا ضروری نہیں۔ (نماز کا اعادہ نہ کرو)۔

راوی: میں نے عرض کیا: کیوں نماز کا اعادہ ضروری نہیں ہے؟

آپؑ نے فرمایا: تو اپنی طہارت کے یقین پر تھا پھر تجھے شک ہوا۔ کبھی بھی تیرے لیے سزاوار نہیں کہ تو اپنے یقین کو شک کی وجہ سے توڑے۔

راوی: میں نے عرض کیا: میں جانتا ہوں کہ میرے کپڑے کو نجاست لگی ہے لیکن میں یہ نہیں جانتا کہ کہاں لگی ہے پس اس کو دھولوں؟

آپؑ نے فرمایا: وہ جانب جس طرف لگنے کے بارے میں جانتا ہے اس جانب کو دھولو تاکہ تجھے طہارت کا یقین ہو جائے۔

https://www.shiabookspdf.com

راوی: پھر میں نے عرض کیا: اگر میں شک کرتا ہوں کہ مجھے کوئی نجاست لگی ہے تو مجھ پر ضروری ہے کہ اسے تلاش کروں اور نظر کروں؟

آپؑ نے فرمایا: نہیں، لیکن اگر تو اپنا شک دُور کرنا چاہے تاکہ ذہنی خلش ختم کرنا چاہے تو دیکھ لو۔

راوی: میں نے پھر عرض کیا: اگر وہ اس نجاست کو نماز کے دوران دیکھ لوں؟

آپؑ نے فرمایا: نماز کو توڑ دو اور اس کو پاک کرو اور نماز کا اعادہ کرو۔ جب تو شک کر رہا تھا پھر تُو نے اس کو دیکھ لیا ہے۔

اور اگر تجھے نماز سے قبل کوئی شک نہیں تھا۔ پھر تُو نے دورانِ نماز نجاست کو دیکھا ہے اور وہ تر ہے۔ پھر تو نماز کو قطع کرے اور اس کو دھوؤ اور پھر وہی سے نماز کی بناء رکھو کیونکہ تُو نہیں جانتا کہ تجھے کوئی چیز لگی ہے، شاید دورانِ نماز کوئی چیز تجھ پر گری ہو۔ پس سزاوار نہیں ہے کہ وہ اپنے یقین کو شک سے توڑے۔

حدیث نمبر 9/1336

عنه عن عثمان بن عيسى عن سماعة قال: سألته عن بول السنور والكلب والحمار

https://www.shiabookspdf.com

https://www.shiabookspdf.com

والفرس قال: کأبوال الانسان.

جناب الشیخ علیہ الرحمہ نے جناب سماعہ سے نقل کیا ہے اور وہ بیان کرتے ہیں کہ میں نے آپؑ سے بلّی، کتے، گدھے اور گھوڑے کے پیشاب کے بارے میں سوال کیا۔

آپؑ نے فرمایا: انسان کے پیشاب کی مانند ہیں۔

حدیث نمبر 10/1337

عنه عن القاسم عن أبان عن عبد الرحمن بن أبي عبد الله قال: سألت أبا عبد الله عليه السلام عن الرجل يصيبه أبوال البهائم ايغسله أم لا؛ قال: يغسل بول الفرس والبغل والحمار وينضح بول البعير والشاة، وكل شئ يؤكل لحمه فلا بأس ببوله. قال محمد بن الحسن: ما تضمن هذان الخبران من الامر بغسل أبوال الحمير والدواب محمول علىَ الاستحباب بدلالة ما قدمناه من الاخبار، ويزيد ذلك بيانا ما رواه.

جناب الشیخ علیہ الرحمہ نے جناب عبدالرحمن بن ابوعبداللہ سے نقل کیا ہے، وہ بیان کرتے ہیں کہ میں نے حضرت امام ابوعبداللہ الصادق علیہ السلام سے اس بندے کے بارے میں سوال کیا جس کو جانوروں کا پیشاب لگ جائے کیا وہ ان کو دھوئے یا نہ دھوئے؟

آپؑ نے فرمایا: گھوڑے، خچر اور گدھے کے پیشاب کو دھوئے اور اُونٹ اور بکری کے پیشاب پر پانی کا چھڑکاؤ کرے۔ اور ہر وہ جانور جس کا گوشت کھایا جاتا ہے اس کے پیشاب لگنے میں کوئی حرج نہیں ہے۔

جناب الشیخ محمد بن الحسن الطوسی علیہ الرحمہ فرماتے ہیں: ان دونوں رواتیوں میں گھوڑے، گدھے کے پیشاب کے دھونے کا حکم ہوا ہے۔ اس کو استحباب پر حمل کیا جائے گا یعنی مستحب ہے کہ دھویا جائے جیسا کہ پہلے اخبار میں بیان ہوچکا ہے اور مزید اس کو ذیل کی روایت بیان کر رہی ہے۔

حدیث نمبر 11/1338

الحسين بن سعيد عن القاسم بن عروة عن ابن بكير عن زرارة عن أحدهما عليه السلام في أبوال الدواب يصيب الثوب فكرهه فقلت: أليس لحومها حلالا؛ فقال:

https://www.shiabookspdf.com

https://www.shiabookspdf.com

بلی ولکن لیس مما جعله الله للاکل.

جناب الشیخ رحمۃ اللہ علیہ نے جناب زرارہ رحمۃ اللہ علیہ سے نقل کیا ہے اور انھوں نے حضرت امام محمد باقر علیہ السلام یا امام جعفر صادق علیہ السلام سے نقل کیا ہے کہ گھوڑوں کا پیشاب اگر کپڑوں کو لگ جائے تو آپؑ نے ناپسند فرمایا۔

میں نے عرض کیا: کیا ان کا گوشت حلال نہیں ہے؟

آپؑ نے فرمایا: گوشت حلال ہے لیکن اللہ نے ان کو کھانے کے لیے نہیں بنایا یعنی یہ ان میں سے نہیں ہیں جن کو اللہ نے کھانے کے لیے بنایا ہے۔

حدیث نمبر 12/1339

محمد بن علی بن محبوب عن العباس عن عبد الله بن المغیرة عن غیاث عن أبی عبد الله علیه السلام عن أبیه قال: لا یغسل بالبزاق شیء غیر الدم.

جناب الشیخ رحمۃ اللہ علیہ نے جناب غیاث سے نقل کیا ہے اور انھوں نے حضرت ابوعبداللہ علیہ السلام سے نقل کیا ہے اور آپؑ نے اپنے والد ماجدؑ سے نقل کیا ہے کہ آپؑ نے فرمایا: خون کے علاوہ کسی چیز کو تھوک سے نہیں دھویا جاسکتا۔

حدیث نمبر 13/1340

عنه عن علی بن خالد عن أحمد بن الحسن بن علی عن عمرو بن سعید المدائنی عن مصدق بن صدقة عن عمار الساباطی قال: سألته عن القیء یصیب الثوب فلا یغسل قال: لا بأس.

جناب الشیخ رحمۃ اللہ علیہ نے جناب عمار الساباطی سے نقل کیا ہے وہ بیان کرتے ہیں کہ میں نے امام علیہ السلام سے سوال کیا کرتے (الٹی) کپڑے کو لگ جائے اور اس کو نہ دھویا جائے تو کیا حکم ہے؟

آپؑ نے فرمایا: کوئی حرج نہیں ہے۔

حدیث نمبر 14/1341

عنه عن محمد بن الحسین عن وهیب عن أبی بصیر قال: سألت أبا عبد الله علیه السلام عن المداد یصیب الثوب فلا یغسل قال: لا بأس به.

https://www.shiabookspdf.com

https://www.shiabookspdf.com

جناب الشیخ رحمۃ اللہ علیہ نے جناب ابوبصیر رحمۃ اللہ علیہ سے نقل کیا ہے وہ بیان کرتے ہیں کہ میں نے حضرت امام ابوعبداللہ علیہ السلام سے سیاہی کے بارے سوال کیا کہ اگر سیاہی کپڑے کو لگ جائے تو اس کو نہ دھویا جائے؟

آپؑ نے فرمایا: کوئی حرج نہیں۔

حدیث نمبر 15/1342

وفی روایة سعد عن محمد بن الحسین مثل ذلك وزاد ولا بأس بالسمن والزيت إذا أصابا الثوب أن يصلى فيه.

جناب الشیخ رحمۃ اللہ علیہ نے جناب محمد بن الحسین سے نقل کیا ہے انھوں نے اس کی مثل روایت کو نقل کیا اس میں یہ اضافہ ہے کہ اگر کپڑے کو گھی یا روغن لگ جائے تو اس میں نماز پڑھنے میں کوئی حرج نہیں ہے۔

حدیث نمبر 16/1343

عنه عن محمد بن احمد عن العمركی البوفكی عن علی ابن جعفر عن أخيه موسى عليه السلام قال: سألته عن الرجل يصلح له أن يصب الماء من فيه يغسل به الشئ يكون فی ثوبه، قال: لا بأس.

جناب الشیخ رحمۃ اللہ علیہ نے جناب علی بن جعفر سے نقل کیا ہے اور انھوں نے بیان کیا ہے کہ میں نے اپنے بھائی امام موسیٰ بن جعفر علیہ السلام سے سوال کیا: ایک بندے کے کپڑے کو اس ظرف سے پانی لگ گیا ہے جس میں کسی چیز کو دھویا گیا ہے کیا وہ بندے کے لیے اصلاح رکھتا ہے؟

آپؑ نے فرمایا: کوئی حرج نہیں ہے۔

حدیث نمبر 17/1344

عنه عن الحسن بن علی يعنی ابن عبد الله عن الحسن ابن علی بن فضال عن داود بن سرحان عن أبی عبد الله عليه السلام فی الرجل يصلی فابصر فی ثوبه دما قال: يتم.

قال محمد بن الحسن: المعنی فيه إذا كان الدم اقل من مقدار درهم.

جناب الشیخ رحمۃ اللہ علیہ نے جناب داؤد بن سرحان سے نقل کیا ہے اور اس نے امام ابوعبداللہ علیہ السلام سے نقل کیا ہے کہ

https://www.shiabookspdf.com

https://www.shiabookspdf.com

آپؑ سے پوچھا گیا: ایک بندہ نماز پڑھ رہا ہے اور اس نے اپنے کپڑے پر خون دیکھا ہے تو وہ کیا کرے؟

آپؑ نے فرمایا: وہ نماز کو پورا کرے۔

جناب محمد بن الحسن الطوسی رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں: اس سے مراد یہ ہے کہ اگر وہ خون درہم کی مقدار سے کم ہو۔

حدیث نمبر 18/1345

محمد بن علي بن محبوب عن أحمد بن محمد عن الحسن ابن محبوب عن العلا عن أبي عبدالله عليه السلام قال: سألته عن الرجل يصيب ثوبه الشئ ينجسه فينسى أن يغسله فيصلي فيه ثم يذكر أنه لم يكن غسله أيعيد الصلاة؟ قال: لا يعيد وقد مضت الصلاة وكتبت له. قال محمد بن الحسن: هذا الخبر محمول على نجاسة قليلة لا تجب ازالتها مثل الدم اليسير فاما غير ذلك فانه يجب منه اعادة الصلاة التي صلاها وهي في ثوبه بعد أن يكون قد سبقه العلم بذلك حسب ما بيناه في رواية زرارة وغيره ويزيد ذلك بيانا ما رواه.

جناب الشیخ رحمۃ اللہ علیہ نے جناب العلاء سے نقل کیا ہے، وہ بیان کرتے ہیں کہ میں نے حضرت امام ابوعبداللہ علیہ السلام سے اس بندے کے بارے میں سوال کیا کہ جس کے کپڑے کو کوئی نجاست لگی ہوئی ہو اور وہ نجس ہو گیا ہو۔ پھر وہ اس کو دھونا بھول گیا ہو اور اس نے ان کپڑوں میں نماز پڑھ لی ہو اور پھر اسے یاد آیا کہ اس نے کپڑوں کو دھویا نہیں تو کیا وہ نماز دوبارہ پڑھے؟

آپؑ نے فرمایا: وہ نماز کا اعادہ نہ کرے جو اس سے گزر گئی ہے اور لکھی جا چکی ہے (یعنی اس کا واجب ادا ہو گیا ہے)۔

جناب الشیخ محمد ابن الحسن الطوسی رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں: اس روایت کو اس پر حمل کیا جائے گا جب نجاست کم ہو اور اس کا پاک کرنا واجب نہ ہو، مثلاً تھوڑا سا خون ہے لیکن اس کے علاوہ اس نماز کا اعادہ کرنا واجب ہے کہ جس نماز کو اس نے پڑھا ہے اور یہ ہی نجس کپڑا اس کے بدن پر تھا جبکہ وہ اس نجاست کے بارے میں پہلے سے جانتا تھا جیسا کہ جناب زرارہ وغیرہ کی روایات نے اس کو بیان کیا اور مزید اس کو ذیل کی روایت بیان کر رہی ہے۔

https://www.shiabookspdf.com

https://www.shiabookspdf.com

حدیث نمبر 19/1346

محمد بن الحسن الصفار عن الحسن بن علی بن عبد الله عن عبد الله بن جبلة عن سیف بن عميرة عن ميمون عن أبي عبد الله عليه السلام قال: قلت له رجل أصابته جنابة بالليل فاغتسل وصلى فلما أصبح نظر فإذا في ثوبه جنابة فقال: الحمد لله الذي لم يدع شيئاً إلا وقد جعل له حداً، إن كان حيث قام لم ينظر فعليه الاعادة.

جناب الشیخ رحمۃ اللہ علیہ نے جناب میمون سے نقل کیا ہے اور وہ بیان کرتے ہیں کہ میں نے حضرت امام ابوعبداللہ علیہ السلام کی خدمت میں عرض کیا: ایک بندہ جسے رات کو جنابت ہوگئی ہے اور اس نے غسل کیا اور نماز پڑھ لی۔ جب صبح اُٹھا تو اس نے کپڑے کو دیکھا تو اس پر اس کو منی نظر آئی تو اس کے لیے اب کیا حکم ہے؟

آپؑ نے فرمایا: تمام حمد اس اللہ کے لیے ہے جس نے کوئی چیز نہیں چھوڑی مگر یہ کہ اس کی حد بیان کردی ہے۔ اگر وہ اُٹھا ہے اور اس نے کپڑے پر غور نہیں کیا تو پھر دوبارہ نماز پڑھے (یعنی اس نے غفلت برتی ہے)۔

https://www.shiabookspdf.com

حدیث نمبر 20/1347

محمد بن علی بن محبوب عن احمد عن موسٰی بن القاسم عن علی بن محمد قال: سألته عن خنزير أصاب ثوباً وهو جاف هل تصلح الصلاة فيه قبل أن يغسله؛ قال: نعم ينضحه بالماء ثم يصلي فيه، وسألته عن الفارة والدجاجة والحمام واشباهها تطأ العذرة ثم تطأ الثوب أيغسل؛ قال: ان كان استبان من أثره شيء فاغسله وإلا فلا بأس.

جناب الشیخ رحمۃ اللہ علیہ نے جناب موسیٰ بن القاسم سے اور انھوں نے علی بن محمد سے نقل کیا ہے اور وہ بیان کرتے ہیں کہ میں نے آپؑ سے سوال کیا کہ ایک بندے کے لباس کو خشک سؤر چھو کر گزر گیا ہے۔ اب کیا وہ ان کپڑوں کو دھونے سے قبل ان میں نماز پڑھ سکتا ہے؟

آپؑ نے فرمایا: ہاں وہ ان کپڑوں پر پانی چھڑک لے اور پھر نماز پڑھے۔

پھر میں نے سوال کیا: چوہا اور مرغی اور کبوتر یا جو ان کے مشابہ ہیں وہ پاخانے کو روندتے ہوئے لباس پر چڑھ جائیں تو کیا اُس لباس کو دھویا جائے گا؟

https://www.shiabookspdf.com

https://www.shiabookspdf.com

آپؑ نے فرمایا: اگر نجاست کے آثار ظاہر ہیں تو پھر دھوئے ورنہ کوئی حرج نہیں۔

حدیث نمبر 21/1348

أحمد بن محمد عن جعفر بن بشير عن عمر بن الوليد عن أبي بصير قال: سألت أبا عبد الله عليه السلام عن الكنيف يكون خارجا فتمطر السماء فتقطر علي القطرة قال: ليس به بأس.

جناب الشیخ علیہ الرحمہ نے جناب ابوبصیر علیہ الرحمہ سے نقل کیا ہے اور وہ بیان کرتے ہیں کہ میں نے حضرت امام ابوعبداللہ علیہ السلام سے کنیف کے بارے میں سوال کیا جو باہر ہے، اس پر بارش برستی ہے اور اس سے ایک قطرہ میرے اُوپر گرتا ہے؟

آپؑ نے فرمایا: کوئی حرج نہیں ہے (کنیف سے مراد بیت الخلاء ہے)۔

حدیث نمبر 22/1349

https://www.shiabookspdf.com

سعد عن احمد عن العباس بن معروف عن سعدان بن مسلم عن عبد الرحيم القصير قال: كتبت إلى أبي الحسن الاول عليه السلام اسأله عن خصي يبول فيلقى من ذلك شدة فيرى البلل بعد البلل فقال: يتوضأ وينضح ثوبه في النهار مرة واحدة.

جناب الشیخ علیہ الرحمہ نے جناب عبدالرحیم القصیر سے نقل کیا ہے، وہ بیان کرتے ہیں کہ میں نے حضرت امام ابوالحسن موسیٰ بن جعفر علیہ السلام کی خدمت میں خط لکھا اور دریافت کیا کہ ایک بندہ خصی ہے اس کو پیشاب کرنے میں دشواری ہوتی ہے اور پیشاب کے بعد متواتر تری و رطوبت دیکھتا ہے تو وہ کیا کرے؟

آپؑ نے جواب میں لکھا: وہ وضو کرے اور دن میں ایک دفعہ کپڑوں پر پانی چھڑک لیا کرے۔

حدیث نمبر 23/1350

سعد عن موسى بن الحسن عن معاوية بن حكيم عن عبد الله بن المغيرة عن غياث بن ابراهيم عن أبي عبد الله عن أبيه عن علي عليهم السلام قال: لا بأس أن يغسل الدم بالبصاق.

https://www.shiabookspdf.com

https://www.shiabookspdf.com

جناب الشیخ رحمۃ اللہ علیہ نے جناب غیاث بن ابراہیم سے نقل کیا ہے اور انھوں نے حضرت امام ابوعبداللہ علیہ السلام سے اور آپؑ نے اپنے والد امام محمد باقر علیہ السلام سے اور انھوں نے امام علی علیہ السلام سے نقل کیا ہے کہ آپؑ نے فرمایا: خون کو تھوک کے ذریعے دھونے میں کوئی حرج نہیں ہے۔

حدیث نمبر 24/1351

محمد بن أحمد بن يحيى عن محمد بن الحسن عن الحكم ابن مسكين عن اسحاق بن عمار عن المعلى بن خنيس وعبد الله بن أبي يعفور قالا: كنا في جنازة وقربنا حمار فبال فجائت الريح ببوله حتى صكت وجوهنا وثيابنا فدخلنا على أبي عبد الله عليه السلام فاخبرناه فقال: ليس عليكم شئ.

جناب الشیخ رحمۃ اللہ علیہ نے جناب عبداللہ بن ابی یعفور سے نقل کیا ہے، وہ بیان کرتے ہیں کہ ہم ایک جنازے پر تھے۔ ہمارے قریب ایک گدھا تھا۔ اس نے پیشاب کیا۔ تیز ہوا آئی جس نے اس کے پیشاب کو اُڑا دیا اور وہ ہمارے کپڑوں اور منہ پر پڑا۔ ہم حضرت امام ابوعبداللہ علیہ السلام کی خدمت میں حاضر ہوئے اور اس کے بارے میں عرض کیا۔

آپؑ نے فرمایا: تم پر کوئی چیز واجب نہیں (یعنی نہ کپڑے دھونا اور نہ ہی منہ دھونا واجب ہے)۔

حدیث نمبر 25/1352

محمد بن أحمد بن يحيى عن احمد بن الحسن عن عمرو ابن سعيد عن مصدق بن صدقة عن عمار الساباطي قال: سئل أبو عبد الله عليه السلام عن الرجل ينقطع ظفره هل يجوز له أن يجعل عليه علكا؟ قال: لا ولا يجعل عليه إلا ما يقدر على أخذه عنه عند الوضوء ولا يجعل عليه ما لا يصل إليه الماء.

جناب الشیخ رحمۃ اللہ علیہ نے جناب عمار الساباطی سے نقل کیا ہے وہ بیان کرتے ہیں کہ حضرت امام ابوعبداللہ علیہ السلام سے سوال کیا گیا کہ جو بندہ اپنے ناخن کاٹتا ہے تو کیا اس کے لیے جائز ہے کہ وہ اس پر گوند لگائے؟

آپؑ نے فرمایا: نہیں، وہ اس پر نہ قرار دے مگر وہ مقدار جو وضو کے وقت اسے اخذ کی جائے اور اس پر کوئی

https://www.shiabookspdf.com

https://www.shiabookspdf.com

ایسی چیز نہ لگائے جو پانی کی رسائی سے مانع ہو۔

حدیث نمبر 26/1353

وبهذا الإسناد عن اسحاق بن عمار عن أبي عبد الله عليه السلام عن الطست يكون فيه تماثيل أو الكوز أو التور يكون فيه تماثيل أو فضة قال: لا يتوضأ منه ولا فيه، وعن الرجل إذا قص اظفاره بالحديد أو أخذ من شعره أو حلق قفاه قال: فان عليه أن يمسحه بالماء قبل أن يصلي، سئل فان صلى ولم يمسح من ذلك بالماء قال: يمسح بالماء ويعيد الصلاة لان الحديد نجس وقال: ان الحديد لباس أهل النّار والذهب لباس أهل الجنة. قال محمد بن الحسن: ما تضمن هذا الخبر من قوله عليه السلام سئل فان صلى ولم يمسح من ذلك يجوز أن يكون المسؤول الراوي لا أبو عبد الله عليه السلام وإذا لم يكن فيه صريح بذكر المسؤول حملناه على ما قلناه لان مس الحديد ليس بشيء يوجب اعادة الصلاة.

جناب الشیخ رحمہ اللہ نے جناب اسحاق بن عمار سے نقل کیا ہے اور انھوں نے حضرت امام ابوعبداللہ علیہ السلام سے نقل کیا ہے اور آپؑ سے اس برتن کے بارے میں نقل کیا جس میں تصویریں ہیں یا وہ کوزہ یا چھوٹا برتن جس میں تماثیل یا اس میں چاندی ہے اس کے بارے میں آپؑ نے فرمایا: اس سے وضو کرنا جائز نہیں اور اس میں پانی پینا جائز نہیں۔ نیز آپؑ سے اس بندے کے بارے میں نقل کیا کہ جس نے اپنے ناخن لوہے سے کاٹے یا اس کے بال کاٹے یا حلق کرے تو اس کا کیا حکم ہے؟

آپؑ نے فرمایا: اس پر ضروری ہے کہ وہ نماز سے قبل بدن کے ان حصوں کو دھوئے۔

پھر آپؑ سے سوال کیا گیا: اگر وہ پانی سے دھونے سے قبل نماز پڑھ لے تو اس کے لیے کیا حکم ہے؟

آپؑ نے فرمایا: وہ پانی سے دھوئے اور نماز کو دوبارہ پڑھے کیونکہ لوہا نجس ہے۔

آپؑ نے فرمایا: لوہا اہل جہنم کا لباس ہے اور سونا اہل جنت کا لباس ہے۔

جناب الشیخ محمد بن الحسن الطوسی رحمہ اللہ فرماتے ہیں: اس روایت میں ذکر ہوا ہے کہ آپؑ سے سوال کیا گیا کہ اگر

https://www.shiabookspdf.com

https://www.shiabookspdf.com

وہ پانی سے دھونے سے قبل نماز پڑھ لے۔ اس میں یہ بھی امکان ہے کہ جس سے سوال ہوا ہے وہ خود راوی ہوتا کہ امام ابوعبداللہ علیہ السلام۔ کیونکہ صراحت سے مسئول کے بارے میں ذکر نہیں کیا۔ ممکن ہے کہ اس کو اس پر حمل کیا جائے کہ جس کے بارے میں ہم نے ذکر کیا ہے کیونکہ لوہا ان چیزوں میں سے نہیں ہے جو نماز کے اعادہ کرنے کو واجب قرار دے۔

حدیث نمبر 27/1354

وبهذا الاسناد عن الرجل ينكسر ساعده أو موضع من مواضع الوضوء فلا يقدر أن يمسح عليه بحال الجبر إذا جبر كيف يصنع؟ قال: إذا أراد أن يتوضأ فليضع اناءا فيه ماء ويضع موضع الجبر في الماء حتى يصل الماء إلى جلده وقد أجزأه ذلك من غير أن يحله. قال محمد بن الحسن: هذا محمول على ضرب من الاستحباب لانا قد بينا انه يجزى من الجبائر أن يمسح عليها إذا لم يمكن حلها وإذا أمكن حلها فلا بد من ذلك وهذا محمول على ما قلناه من الندب.

https://www.shiabookspdf.com

جناب الشیخ رحمہ اللہ نے اسی سند کے ساتھ ایک بندے کے بارے میں نقل کیا، وہ بندہ جس کی کلائی ٹوٹی ہو یا وضو کے مقامات میں کوئی مقام ٹوٹا ہوا ہو اور اس پر پٹی ہو۔ پس وہ اس پر قدرت نہیں رکھتا کہ وہ اس پر مسح کرے تو کیا کرے؟

آپؑ نے فرمایا: اگر وہ وضو کرنا چاہے تو وہ اس عضو کو اس برتن میں رکھے جس میں پانی ہو اور ٹوٹی ہوئی جگہ کو پانی میں رکھے یہاں تک کہ پانی جلد تک پہنچ جائے اور یہ اس کے لیے کافی ہے۔ اس کو کھولنے کی ضرورت نہیں۔

جناب محمد بن الحسن الطوسی رحمہ اللہ فرماتے ہیں: اس روایت کو استحباب پر حمل کیا جائے گا کیونکہ ہم بیان کر چکے ہیں جبیرہ پر مسح کرنا مجزی ہے۔ اگر اس کو کھولنا ممکن نہ ہو اور اگر اس کو کھولنا ممکن ہے تو اس کو کھولا جائے گا اور جو ہم نے بیان کیا ہے اس کو مستحب پر حمل کیا جائے گا۔

حدیث نمبر 28/1355

محمد بن الحسن الصفار عن أحمد بن محمد وعبد الله بن محمد عن علي بن مهزيار قال:

https://www.shiabookspdf.com

https://www.shiabookspdf.com

كتب إليه سليمان بن رشيد يخبره انه بال في ظلمة الليل وانه اصاب كفه برد نقطة من البول لم يشك انه أصابه ولم يره وانه مسحه بخرقة ثم نسي أن يغسله وتمسح بدهن فمسح به كفيه ووجهه ورأسه ثم توضأ وضوء الصلاة فصلى، فأجاب بجواب قرائته بخطه: أما ما توهمت مما أصاب يدك فليس بشيء إلا ما تحقق فإن حققت ذلك كنت حقيقاً ان تعيد الصلوات التي كنت صليتهن بذلك الوضوء بعينه ما كان منهن في وقتها وما فات وقتها فلا اعادة عليك لها من قبل أن الرجل إذا كان ثوبه نجساً لم يعد الصلاة الا ما كان في وقت وإذا كان جنباً أو صلى على غير وضوء فعليه إعادة الصلوات المكتوبات التي فاتته لان الثوب خلاف الجسد فاعمل على ذلك إن شاء الله تعالى.

جناب الشیخؒ نے جناب علی بن مہزیار سے نقل کیا ہے، وہ بیان کرتے ہیں کہ جناب سلیمان بن رشید نے آپ کی طرف خط لکھا: اس نے خبر دی کہ اس نے رات کی تاریکی میں پیشاب کیا۔ اس کے ہاتھ کو پیشاب کا ایک قطرہ لگ گیا اور وہ شک کرتا ہے کہ اس کو لگا ہے یا نہیں اور اس نے دیکھا اس کو نظر بھی نہیں آیا۔ اور اس نے اس کو کپڑے سے مسح کیا۔ پھر وہ اس کو دھونا بھول گیا اور روغن لگایا اور اس کے ہاتھ اور چہرے کو مسح کیا۔ پھر اس نے نماز کے لیے وضو کرلیا اور پھر نماز بھی پڑھ لی تو اس کے لیے کیا حکم ہے؟

آپؑ نے جواب دیا اور میں نے ان کی تحریر کو پڑھا اس میں لکھا تھا جو تو نے وہم کیا ہے کہ تجھے پیشاب لگا ہے تو جب تک یقین نہ ہو تیرے اُوپر کوئی چیز نہیں ہے۔ اگر تو نے تحقیق کی اور محقق ہوگیا ہے تو جو نمازیں اس وضو کے ساتھ پڑھ چکا ہے تو اگر ان کا وقت باقی ہے تو ان کو دوبارہ پڑھو اور اگر وقت گزر گیا ہے تو پھر ان کا اعادہ کرنا تیرے لیے واجب نہیں ہے اور اگر بندے کا لباس نجس ہے تو وہ کسی نماز کا اعادہ نہیں کرے گا مگر اس کا جس کا وقت باقی ہے اور اگر وہ مجنب ہے یا اس نے بغیر وضو کے نماز پڑھی ہے تو جو نمازیں واجب تھیں جو اس سے فوت ہوئی ہیں ان کا اعادہ کرے گا اور بدن لباس کے خلاف ہے۔ اس پر عمل کرو ان شاء اللہ تعالیٰ!

https://www.shiabookspdf.com

https://www.shiabookspdf.com

باب 23

محتضرین کے لیے تلقین کے بارے میں

حدیث نمبر 1/1356

الحسين بن سعيد عن النضر بن سويد عن عبد الله بن سنان عن أبي عبد الله عليه السلام قال: إذا عسر عَلَى الميت موته ونزعه قرب إِلَى المصلى الذي كان يصلي فيه.

جناب الشیخ رحمہ اللہ نے عبداللہ بن سنان سے نقل کیا ہے، اس نے حضرت امام ابوعبداللہ علیہ السلام سے نقل کیا ہے کہ آپؑ نے فرمایا: جب مرنے والے پر موت مشکل ہوجائے اور اس کی روح کا نکلنا تنگ ہورہا ہو تو اس کو اس جگہ پر لے جاؤ جہاں وہ نماز پڑھتا رہا ہو۔

https://www.shiabookspdf.com

حدیث نمبر 2/1357

علي عن أبيه عن حماد عن حريز عن زرارة قال: إذا اشتد عليه النزع فضعه في مصلاه الذي كان يصلي فيه أو عليه.

جناب الشیخ رحمہ اللہ نے جناب زرارہ رحمہ اللہ سے نقل کیا ہے اور وہ بیان کرتے ہیں کہ جب مرنے والے پر موت سخت ہوجائے تو اس کو اس کے مصلی پر رکھو جہاں پر وہ نماز پڑھتا تھا۔

حدیث نمبر 3/1358

محمد بن يحيى عن موسى بن الحسن عن سليمان الجعفري قال رايت أبا الحسن عليه السلام يقول لابنه القاسم: قم يا بني فاقرأ عند رأس أخيك والصافات صفا حتى تستتمها فقرأ فلما بلغ (أَهُمْ أَشَدُّ خَلْقًا أَمْ مَنْ خَلَقْنَا) قضى الفتى فلما سجي وخرجوا أقبل عليه يعقوب بن جعفر فقال له: كنا نعهد الميت إذا نزل به نقرأ عنده يس والقرآن الحكيم فصرت تأمرنا بالصافات فقال يا بني لا تقرأ عند مكروب قط إلا عجل الله راحته.

https://www.shiabookspdf.com

https://www.shiabookspdf.com

جناب الشیخ رحمۃ اللہ علیہ نے جناب سلیمان الجعفری سے نقل کیا ہے وہ بیان کرتے ہیں کہ میں نے دیکھا کہ حضرت امام ابوالحسن علیہ السلام نے اپنے بیٹے قاسم سے فرمایا: اے بیٹے! کھڑے ہو جاؤ اور اپنے بھائی کے سرہانے سورۂ صافات کی تلاوت کرو۔ پس اس نے تلاوت شروع کی جب وہ اس آیت اَهُمۡ اَشَدُّ خَلۡقًا اَمۡ مَّنۡ خَلَقۡنَا پر پہنچا تو وہ جوان مرگیا۔ پس جب اس کا جنازہ اُٹھایا گیا اور اس کو لے کر باہر نکلے تو جناب یعقوب بن جعفر آپؑ کی خدمت میں آیا اور عرض کیا: جب سے قرآن نازل ہوا ہے اس وقت سے ہم مرنے والے کے سرہانے سورۂ یٰسین کی تلاوت کرتے تھے اور آپؑ نے ہمیں سورۂ صافات کی تلاوت کا حکم دیا ہے؟

آپؑ نے فرمایا: اے میرے بیٹے! مکروب (جس پر موت سخت ہو) کے پاس یہ سورہ نہیں پڑھی جائے گی مگر یہ کہ اللہ اس کو جلدی راحت عطا کرے گا۔

حدیث نمبر 4/1359

أبو علی الاشعری عن محمد بن سالم عن أحمد بن النضر عن عمرو بن شمر عن جابر عن أبي جعفر عليه السلام قال قال رسول الله صلى الله عليه وآله: يا معشر الناس لا ألفين رجلا مات له ميت ليلا فانتظر به الصبح ولا رجلا مات له ميت نهارا فانتظر به الليل لا تنتظروا بموتاكم طلوع الشمس ولا غروبها عجلوا بهم إلى مضاجعهم رحمكم الله تعالى قال الناس وأنت يا رسول الله يرحمك الله.

https://www.shiabookspdf.com

جناب الشیخ رحمۃ اللہ علیہ نے جناب جابر رضی اللہ عنہ سے نقل کیا ہے اور انھوں نے حضرت امام ابوجعفر الباقر علیہ السلام سے نقل کیا کہ رسولِ خدا صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا: اے لوگوں کے گروہ! میں ہرگز ایسے بندے کو نہ طلوں گا کہ جس کا کوئی رات کو مرجائے اور وہ دن کا انتظار کرے اور نہ اس کو جس کا کوئی بندہ دن کو مرے اور وہ رات کا انتظار کرے۔ تم اپنے مرنے والوں کے لیے آفتاب یا غروبِ آفتاب کا انتظار نہ کرو۔ ان کو ان کی آرام گاہوں کی طرف پہنچانے میں جلدی کرو۔ خدا تم پر رحم فرمائے۔ لوگوں نے عرض کیا: یارسولؐ اللہ! اللہ آپؐ پر بھی رحم فرمائے۔

حدیث نمبر 5/1360

محمد بن يحيى عن محمد بن أحمد عن العباس بن معروف عن اليعقوبي عن موسى بن

https://www.shiabookspdf.com

https://www.shiabookspdf.com

عيشى عن محمد بن ميسر عن هارون بن الجهم عن السكوني عن أبي عبد الله عليه السلام قال قال رسول الله صلى الله عليه وآله: إذا مات الميت أول النهار فلا يقيل إلا في قبره.

جناب الشیخ رحمۃ اللہ علیہ نے جناب السکونی سے نقل کیا ہے اور انھوں نے حضرت امام ابوعبداللہ علیہ السلام سے نقل کیا ہے کہ آپؑ نے فرمایا: رسول خدا صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا: جب مرنے والا دن کے پہلے حصے میں مرجائے تو اس کو قیلولہ نہ کروایا جائے مگر اس کی قبر میں۔ (قیلولہ دوپہر کے وقت کا سونا مراد ہے)۔

حدیث نمبر 6/1361

سهل بن زياد عن الحسن بن محبوب عن علي بن أبي حمزة قال: قلت لابي الحسن عليه السلام المرأة تقعد عند رأس المريض وهي حائض في حد الموت؛ فقال: لا بأس أن تمرضه وإذا خافوا عليه وقرب ذلك فلتنحى عنه وعن قربه فإن الملائكة تتأذى بذلك.

جناب الشیخ رحمۃ اللہ علیہ نے جناب ابوحمزہ سے نقل کیا ہے اور وہ بیان کرتے ہیں کہ میں نے حضرت امام ابوالحسن علیہ السلام کی خدمت میں عرض کیا: کیا حائض عورت مریض کے سرہانے بیٹھ سکتی ہے؟

آپؑ نے فرمایا: ہاں اگر وہ تیمارداری کے لیے بیٹھے اور اگر لوگوں کو اس مریض کے مرنے کا خوف لاحق ہو جائے کہ اس کی موت قریب ہے۔ پھر حائض عورت اس سے دور چلی جائے کیونکہ ایسی عورت سے ملائکہ کو اذیت ہوتی ہے۔

حدیث نمبر 7/1362

محمد بن أحمد بن يحيى عن رجل عن المسمعي عن اسماعيل ابن يسار عن يونس بن يعقوب عن أبي عبد الله عليه السلام قال: لا تحضر الحائض الميت ولا الجنب عند التلقين، ولا بأس أن يليا غسله.

جناب الشیخ رحمۃ اللہ علیہ نے جناب یونس بن یعقوب سے نقل کیا ہے اور انھوں نے حضرت امام ابوعبداللہ علیہ السلام سے نقل کیا ہے کہ آپؑ نے فرمایا: حائض عورت اور مجنب میت کی تلقین کے وقت اس کے پاس حاضر نہ ہوں اور میت کو غسل کے وقت ان کا قریب ہونے میں کوئی حرج نہیں۔

https://www.shiabookspdf.com

https://www.shiabookspdf.com

﴿حدیث نمبر 8/1363﴾

علی بن الحسین عن سعد عن أحمد عن ابن محبوب عن العلا بن رزین عن محمد بن مسلم قال سألت أبا جعفر علیه السلام عن امرأة توفت ایصلح لزوجها أن ینظر إلی وجهها ورأسها؛ قال: نعم.

جناب الشیخ رحمۃ اللہ علیہ نے جناب محمد بن مسلم سے نقل کیا ہے، وہ بیان کرتے ہیں کہ میں نے حضرت امام ابوجعفر علیہ السلام سے اس عورت کے بارے میں سوال کیا جو مرگئی ہے کیا اس کا شوہر اس کے چہرے اور سر کو دیکھ سکتا ہے؟

آپؑ نے فرمایا: ہاں۔

﴿حدیث نمبر 9/1364﴾

الحسین بن سعید عن صفوان بن یحیی وفضالة عن العلا عن محمد بن مسلم عن أحدهما علیه السلام قال: قلت الرجل یغمض المیت أعلیه غسل؛ فقال: إذا مسه بحرارته فلا ولکن إذا مسه بعد ما یبرد فلیغتسل، قلت فالذی یغسله یغتسل؛ قال: نعم قلت فیغسله ثم یلبسه اکفانه قبل أن یغتسل؛ قال: یغسله ثم یغسل یدیه من العاتق ثم یلبسه اکفانه ثم یغتسل، قلت فمن حمله علیه غسل؛ قال: لا، قلت فمن أدخله القبر أعلیه وضوء؛ قال لا إلا أن یتوضأ من تراب القبر إن شاء.

جناب الشیخ رحمۃ اللہ علیہ نے جناب محمد بن مسلم سے نقل کیا ہے اور وہ بیان کرتے ہیں کہ میں نے حضرت امام محمد باقر علیہ السلام یا امام جعفر صادق علیہ السلام کی خدمت میں عرض کیا: جو بندہ مرنے والے کی آنکھیں بند کرے کیا اس پر بھی غسل واجب ہے؟

آپؑ نے فرمایا: اگر اس نے اس وقت مس کیا ہے کہ جب میت ابھی گرم ہے تو پھر غسل واجب نہیں ہے لیکن اگر میت ٹھنڈی ہو چکی ہے اور پھر وہ مس کرے تو اس پر غسل واجب ہے؟

راوی: پھر میں نے عرض کیا: جو بندہ میت کو غسل دے کیا اس پر بھی غسل واجب ہے۔

آپؑ نے فرمایا: ہاں۔

https://www.shiabookspdf.com

https://www.shiabookspdf.com

راوی: میں نے پھر عرض کیا: جب میت کو غسل دے تو وہ خود غسل کرنے سے قبل میت کو کفن دے سکتا ہے؟
آپؑ نے فرمایا: جو میت کو غسل دے پھر وہ اپنے ہاتھوں کو کاندھوں تک دھو لے اور پھر کفن دے اور پھر غسل کرلے۔
راوی: پھر میں نے عرض کیا: جو میت کو اٹھائے کیا اس پر بھی غسل واجب ہے؟
آپؑ نے فرمایا: نہیں۔
راوی: پھر میں نے عرض کیا: جو بندہ میت کو قبر میں اُتارے تو کیا اس پر وضو واجب ہے؟
آپؑ نے فرمایا: نہیں، مگر یہ کہ اگر وہ چاہے تو قبر کی مٹی سے وضو کرے (یعنی ہاتھوں کو قبر کی مٹی سے مس کرے)۔

حدیث نمبر 10/1365

النضر بن سوید عن عاصم بن حمید قال: سألته عن الميت إذا مسه الانسان أفيه غسل؛ قال فقال: إذا مسست جسده حين يبرد فاغتسل.

جناب الشیخ علیہ نے جناب عاصم بن حمید سے نقل کیا ہے، وہ بیان کرتے ہیں کہ میں نے آپؑ سے سوال کیا: اگر بندہ میت کو مس کرے تو کیا اس پر غسل واجب ہے؟
آپؑ نے فرمایا: جب تو میت کے جسد کو اس وقت مس کرے جب وہ ٹھنڈی ہو جائے تو پھر غسل کرو۔

حدیث نمبر 11/1366

الحسين بن سعيد عن حماد بن عيسى عن حريز عن اسماعيل بن جابر قال دخلت على أبي عبد الله عليه السلام حين مات ابنه اسماعيل الاكبر فجعل يقبله وهو ميت فقلت جعلت فداك اليس لا ينبغي أن يمس الميت بعدما يموت ومن مسه فعليه الغسل؛ فقال: أما بحرارته فلا بأس إنما ذاك إذا برد.

جناب الشیخ علیہ نے جناب اسماعیل بن جابر سے نقل کیا ہے، وہ بیان کرتے ہیں کہ میں حضرت امام ابوعبداللہ الصادق علیہ السلام کی خدمت میں اس وقت حاضر ہوا جب آپؑ کے بڑے بیٹے اسماعیل کی وفات ہوئی تو آپؑ نے اس کی میت کو بوسہ دیا۔

https://www.shiabookspdf.com

https://www.shiabookspdf.com

میں نے عرض کیا: میں آپؑ پر قربان ہو جاؤں کہ جب میت کو مس کیا جائے تو واجب ہے کہ غسل کیا جائے؟

آپؑ نے فرمایا: جب میت گرم ہو تو اس کو مس کرنے سے غسل واجب نہیں ہوگا اور جب میت ٹھنڈی ہو جائے تو اس وقت مس کرنے سے غسل واجب ہوگا۔

حدیث نمبر 12/1367

علی بن مهزيار عن فضالة بن أيوب عن معاوية بن عمار قال: قلت لابي عبد الله عليه السلام الذي يغسل الميت عليه غسل؟ قال: نعم. قلت فإذا مسه وهو سخن؟ قال: لا غسل عليه فإذا برد فعليه الغسل. قلت والبهائم والطير إذا مسها عليه غسل؟ قال: لا ليس هذا كالانسان.

جناب الشیخ رحمۃ اللہ علیہ نے جناب معاویہ بن عمار سے نقل کیا اور وہ بیان کرتے ہیں کہ میں نے حضرت امام ابوعبداللہ علیہ السلام سے عرض کیا: جو بندہ میت کو غسل دے کیا اس پر غسل کرنا واجب ہے؟

https://www.shiabookspdf.com

آپؑ نے فرمایا: ہاں۔

راوی: میں نے عرض کیا: اگر اس وقت مس کیا جائے جب میت گرم ہو؟

آپؑ نے فرمایا: اس پر غسل واجب نہیں۔ پس جب میت ٹھنڈی ہو اور پھر مس کیا جائے تو پھر اس پر غسل واجب ہے۔

راوی: میں نے عرض کیا: جانوروں اور پرندوں کے مردار کو مس کرنے سے کیا غسل واجب ہوگا؟

آپؑ نے فرمایا: یہ انسان کی مانند نہیں ہیں۔

حدیث نمبر 13/1368

محمد بن الحسن الصفار قال كتبت إليه: رجل أصاب يديه أو بدنه ثوب الميت الذي يلي جلده قبل أن يغسل هل يجب عليه غسل يديه أو بدنه؟ فوقع: إذا أصاب يدك جسد الميت قبل أن يغسل فقد يجب عليك الغسل.

جناب الشیخ رحمۃ اللہ علیہ نے جناب محمد بن الحسن الصفار سے نقل کیا ہے اور وہ بیان کرتے ہیں کہ میں نے آپؑ کی

https://www.shiabookspdf.com

https://www.shiabookspdf.com

خدمت میں خط لکھا، اس میں لکھا کہ ایک بندے کا ہاتھ ان کپڑوں کو لگا ہے جو میت کے بدن پر تھے اور میت کو ابھی غسل نہیں دیا گیا تھا تو کیا اس پر غسل واجب ہوگا؟

آپؑ نے جواب میں تحریر فرمایا: میت کو غسل دینے سے قبل تیرا ہاتھ اگر میت کو لگا ہے تو پھر غسل واجب ہے۔

حدیث نمبر 14/1369

سعد بن عبد الله عن أيوب بن نوح عن بعض أصحابنا عن أبي عبد الله عليه السلام قال: إذا قطع من الرجل قطعة فهي ميتة فإذا مسه انسان فكل ما كان فيه عظم فقد وجب على من يمسه الغسل فان لم يكن فيه عظم فلا غسل عليه.

جناب الشیخ رحمۃ اللہ علیہ نے جناب ایوب بن نوح سے اور انھوں نے اپنے بعض اصحاب سے اور انھوں نے حضرت امام ابوعبداللہ علیہ السلام سے نقل کیا ہے کہ آپؑ نے فرمایا: اگر کسی کے جسم کا ٹکڑا کٹ کر جدا ہوجائے تو وہ بھی میت کے حکم میں ہے۔ پس اگر انسان اس کو بھی مس کرے گا اور اگر اس میں ہڈی ہے تو مس کرنے والے پر غسل واجب ہے اور اگر اس میں ہڈی نہیں تو پھر مس کرنے والے پر غسل واجب نہیں ہے۔

https://www.shiabookspdf.com

حدیث نمبر 15/1370

فأما ما رواه الحسين بن سعيد عن محمد بن أبي عمير عن جميل بن دراج عن محمد بن مسلم عن أبي جعفر عليه السلام قال: مس الميت عند موته وبعد غسله والقبلة ليس به بأس

جناب الشیخ رحمۃ اللہ علیہ نے جناب محمد بن مسلم سے نقل کیا ہے اور انھوں نے حضرت امام ابوجعفر الباقر علیہ السلام سے نقل کیا ہے کہ آپؑ نے فرمایا: موت کے وقت اور غسل دینے کے بعد میت کو مس کرنا اور بوسہ لینے میں کوئی حرج نہیں ہے۔

حدیث نمبر 16/1371

عنه عن فضالة عن السكوني عن أبي عبد الله عليه السلام قال: ان رسول الله صلى الله عليه وآله قبل عثمان بن مظعون بعد موته. فالوجه في هذين الخبرين أن نحملهما على أن التقبيل إذا كان بعد الموت قبل أن يبرد أو بعد الغسل لان ذلك لا بأس به على ما

https://www.shiabookspdf.com

https://www.shiabookspdf.com

بیناہ فی الاخبار المتقدمة وتلك مفصلة وهذه مجملة وينبغی أن يحمل المجمل عَلَى المفصل، ويزد ذلك بيانا.

جناب الشیخ رحمہ اللہ نے جناب السکونی سے اور انھوں نے حضرت امام ابوعبداللہ علیہ السلام سے نقل کیا ہے کہ آپؑ نے فرمایا: رسولِ خدا صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے عثمان بن مظعونؓ کی موت کے بعد اس کا بوسہ لیا۔

جناب الشیخ الطوسی رحمہ اللہ فرماتے ہیں: ان دونوں روایتوں کو اس پر حمل کیا جائے کہ جب موت کے بعد اور ٹھنڈا ہونے سے قبل اور میت کو غسل دینے کے بعد بوسہ لینے میں کوئی حرج نہیں ہے اور اس کو ہم پہلے مفصل روایات میں ذکر کر چکے ہیں جب کہ یہ روایت مجمل ہے تو سزاوار ہے کہ مجمل روایت کو مفصل پر حمل کیا جائے اور مزید اس کو ذیل کی روایت بھی بیان کرتی ہے۔

حدیث نمبر 17/1372

ما رواه علی بن الحسين عن محمد بن أحمد بن علی عن عبد الله بن الصلت عن احمد بن محمد بن أبي نصر عن عبد الله بن سنان عن أبي عبد الله عليه السلام قال: لا بأس بأن يمسه بعد الغسل ويقبله ولا ينافی ذلك ما رواه.

جناب الشیخ رحمہ اللہ نے جناب عبداللہ بن سنان سے نقل کیا ہے اور انھوں نے حضرت امام ابوعبداللہ علیہ السلام سے نقل کیا ہے کہ آپؑ نے فرمایا: میت کو غسل دینے کے بعد اس کو مس کرنا یا بوسہ دینے میں کوئی حرج نہیں ہے۔

جناب الشیخ الطوسی رحمہ اللہ فرماتے ہیں: یہ روایت بعد والی روایت سے منافات نہیں رکھتی جس کو جناب عمار الساباطی نے نقل کیا ہے۔

حدیث نمبر 18/1373

محمد بن أحمد بن يحيى عن احمد بن الحسن عن عمرو ابن سعيد عن مصدق بن صدقة عن عمار الساباطی عن أبي عبد الله عليه السلام قال: يغتسل الذی غسل الميت وكل من مس ميتاً فعليه الغسل وان كان الميت قد غسل. لان ما يتضمن هذا الخبر من قوله وان كان الميت قد غسل محمول على ضرب من الاستحباب دون الوجوب لما قدمناه من الاخبار وأنه إذا مسه بعد الغسل فلا غسل عليه.

https://www.shiabookspdf.com

https://www.shiabookspdf.com

جناب الشیخ رحمہ اللہ نے جناب عمار الساباطی سے نقل کیا ہے اور انھوں نے حضرت امام ابوعبداللہ علیہ السلام سے نقل کیا کہ آپؑ نے فرمایا: جو بندہ میت کو غسل دے اور ہر وہ بندہ جس نے میت کو مس کیا ہے خواہ میت کو غسل دے دیا گیا ہو وہ غسل کرے۔

جناب الشیخ الطوسی رحمہ اللہ فرماتے ہیں: ان دونوں روایات میں کوئی منافات نہیں کیونکہ جو یہ والی روایت بیان کر رہی ہے کہ اگرچہ میت کو غسل بھی دے دیا گیا اس کو ہم استحباب پر حمل کریں گے نا کہ وجوب پر۔ کیونکہ اس سے قبل وہ روایات بیان ہو چکی ہیں کہ جو بیان کرتی ہیں کہ غسل کے بعد مس کرنے والے پر غسل نہیں ہے۔

حدیث نمبر 19/1374

الحسين بن سعيد عن صفوان عن العلا بن رزين عن محمد بن مسلم عن أحدهما عليهما السلام في رجل مس ميتة أعليه الغسل؛ قال: لا انما ذلك من الانسان.

جناب الشیخ رحمہ اللہ نے جناب محمد بن مسلم سے نقل کیا ہے اور انھوں نے حضرت امام محمد باقر علیہ السلام یا امام جعفر صادق علیہ السلام سے نقل کیا ہے کہ آپؑ نے فرمایا: وہ بندہ جس نے مردار کو مس کیا ہے کیا اس پر غسل واجب ہوگا؟

آپؑ نے فرمایا: نہیں، یہ فقط انسان کی میت کے مس کرنے پر ہے۔

https://www.shiabookspdf.com

حدیث نمبر 20/1375

احمد بن محمد عن ابن أبي عمير عن حماد عن الحلبي قال: سألت أبا عبد الله عليه السلام عن الرجل يمس الميتة أينبغي أن يغتسل منها فقال: لا إنما ذلك من الانسان وحده.

جناب الشیخ رحمہ اللہ نے جناب الحلبی سے نقل کیا ہے، وہ بیان کرتے ہیں کہ میں نے حضرت امام ابوعبداللہ الصادق علیہ السلام سے سوال کیا کہ جو بندہ کسی مردار کو چھو لے تو کیا اس کو غسل کرنا چاہیے؟

آپؑ نے فرمایا: نہیں، یہ فقط انسان کی میت کو مس کرنے سے واجب ہوتا ہے۔

حدیث نمبر 21/1376

علی بن الحسين عن محمد بن احمد بن علی عن عبد الله ابن الصلت عن عبد الله بن المغيرة

https://www.shiabookspdf.com

https://www.shiabookspdf.com

قال حدثنی غیاث بن ابراهیم الرزامی عن جعفر عن ابیه عن علی علیهم السلام انه قال: یغسل المیت أولی الناس به.

جناب الشیخ رحمۃ اللہ علیہ نے جناب غیاث بن ابراہیم سے اور انھوں نے امام جعفر الصادق علیہ السلام سے اور آپؑ نے اپنے والد ماجدؑ سے اور انھوں نے حضرت علی علیہ السلام سے نقل کیا ہے کہ آپؑ نے فرمایا: لوگوں میں جو میت کے زیادہ قریبی ہو وہ میت کو غسل دے۔

حدیث نمبر 22/1377

محمد بن الحسن الصفار قال: کتبت إلی أبي محمد علیه السلام کم حد الماء الذی یغسل به المیت کما رووا أن الجنب یغتسل بستة أرطال والحائض بتسعة أرطال فهل للمیت حد من الماء الذی یغسل به؟ فوقع علیه السلام: حد غسل المیت یغسل حتی یطهر إن شاء الله تعالی.

https://www.shiabookspdf.com

جناب الشیخ رحمۃ اللہ علیہ نے جناب محمد بن الحسن الصفار سے نقل کیا ہے، وہ بیان کرتے ہیں کہ میں نے حضرت امام محمد باقر علیہ السلام کی طرف لکھا کہ میت کو غسل دینے کے لیے پانی کتنی مقدار ہونا چاہیے جیسا کہ روایت ہوا ہے کہ غسل جنابت کے لیے چھ رطل پانی اور غسل حیض کے لیے نو رطل پانی چاہیے۔ کیا غسل میت کے لیے بھی پانی کی کوئی حد معین ہے؟

آپؑ نے جواب میں لکھا: غسل میت کے لیے اتنا پانی ہونا چاہیے کہ میت پاک ہو جائے، ان شاء اللہ!

حدیث نمبر 23/1378

عنه قال: کتبت إلی أبي محمد علیه السلام هل یجوز أن یغسل المیت وماؤه الذی یصب علیه یدخل إلی بئر کنیف؟ فوقع علیه السلام یکون ذلک فی بلالیع.

جناب الشیخ رحمۃ اللہ علیہ نے جناب محمد بن الحسن الصفار سے نقل کیا ہے، وہ بیان کرتے ہیں کہ میں نے حضرت امام ابو محمد حسن العسکری علیہ السلام کی خدمت میں لکھا وہ پانی جس کے ساتھ میت کو غسل دیا جاتا ہے اس پانی کا گندے کنویں ڈالنا جائز ہے؟

https://www.shiabookspdf.com

https://www.shiabookspdf.com

آپؑ نے اپنے توقیع میں لکھا کہ اس قسم کا پانی گڑھے میں ڈالنا چاہیے جو صاف ہو (یعنی گندے گڑھے میں ڈالنے سے اجتناب کیا جائے)۔

حدیث نمبر 24/1379

أحمد بن محمد بن عيسٰى عن موسٰى بن القاسم البجلي وأبي قتادة عن علي بن جعفر عن أخيه موسٰى عليهما السلام قال: سألته عن الميت يغسل في الفضاء؛ قال: لا بأس وان ستر بستر فهو احب إلي.

جناب الشیخ رحمۃ اللہ علیہ نے جناب علی بن جعفر سے نقل کیا ہے اور انھوں نے اپنے بھائی امام موسیٰ بن جعفر علیہ السلام سے نقل کیا ہے کہ میں نے آپؑ سے سوال کیا: کیا میت کو کھلی فضا میں غسل دینا جائز ہے؟

آپؑ نے فرمایا: کوئی حرج نہیں۔ اگر اس کو کسی پردے سے چھپایا جائے تو یہ مجھے زیادہ پسند ہے۔

حدیث نمبر 25/1380

https://www.shiabookspdf.com

الحسن بن محبوب عن ابراهيم بن مهزم عن طلحة بن زيد عن أبي عبد الله عليه السلام ان أباه كان يستحب أن يجعل بين الميت وبين السماء ستر يعني إذا غسل.

جناب الشیخ رحمۃ اللہ علیہ نے جناب طلحہ بن زید سے نقل کیا ہے اور انھوں نے حضرت امام ابوعبداللہ علیہ السلام سے نقل کیا ہے کہ آپؑ نے فرمایا: میرے والد ماجدؑ اس کو پسند نہیں کرتے تھے کہ میت اور آسمان کے درمیان کوئی پردہ حائل نہ ہو۔

حدیث نمبر 26/1381

علي بن محمد القاساني عن منصور بن عباس واحمد بن زكريا عن محمد بن علي بن عيسٰى قال: سألت أبا الحسن الاول عليه السلام عن السعفة اليابسة إذا قطعها بيده هل يجوز للميت توضع معه في حفرته؛ فقال: لا يجوز اليابس.

جناب الشیخ رحمۃ اللہ علیہ نے جناب محمد بن عیسیٰ سے نقل کیا اور وہ بیان کرتے ہیں کہ میں نے حضرت امام ابوالحسن علیہ السلام سے سوال کیا کہ وہ چھڑا خشک جس کو بندے نے اپنے ہاتھ سے کاٹا ہے تو کیا میت کے لیے جائز ہے کہ اس کو اس کے ساتھ قبر میں رکھا جائے؟

https://www.shiabookspdf.com

https://www.shiabookspdf.com

آپؑ نے فرمایا: خشک چمڑے کو رکھنا جائز نہیں۔

حدیث نمبر 27/1382

محمد بن أحمد بن يحيى عن أحمد بن الحسن بن علي بن فضال عن عمرو بن سعيد عن مصدق بن صدقة عن عمار الساباطي عن أبي عبد الله عليه السلام انه سئل عن المرأة إذا ماتت في نفاسها كيف تغسل؟ قال: مثل غسل الطاهر و كذلك الحائض و كذلك الجنب انما يغسل غسلا واحدا فقط.

جناب الشیخ رحمہ اللہ نے جناب عمار الساباطی سے نقل کیا ہے اور انھوں نے حضرت امام ابوعبداللہ علیہ السلام سے نقل کیا ہے کہ آپؑ سے پوچھا گیا کہ ایک عورت نفاس کی حالت میں مرگئی ہے تو اس کو کیسے غسل دیا جائے گا؟

آپؑ نے فرمایا: اسی کی مانند جو پاک میت کو دیا جاتا ہے ایسے ہی حائض اور مجنب کے لیے بھی ہے کہ ان سب کو ایک ہی غسل کافی ہے جو غسل میت ہے۔

https://www.shiabookspdf.com

حدیث نمبر 28/1383

ابراهيم بن هاشم عن الحسين بن سعيد عن علي عن أبي ابراهيم عليه السلام قال: سألته عن الميت يموت وهو جنب قال: غسل واحد.

جناب الشیخ رحمہ اللہ نے جناب علی سے نقل کیا ہے اور انھوں نے جناب امام ابوابراہیم الکاظم علیہ السلام سے نقل کیا ہے کہ میں نے آپؑ سے سوال کیا: اگر مجنب مرجائے تو اس کو غسل کیسے دیا جائے گا؟

آپؑ نے فرمایا: اس کو ایک ہی غسل دیا جائے گا۔

حدیث نمبر 29/1384

أحمد بن محمد عن علي بن حديد وعبد الرحمن عن حماد عن حريز عن زرارة قال: قلت لابي جعفر عليه السلام ميت مات وهو جنب كيف يغسل وما يجزيه من الماء؟ قال: يغسل غسلا واحدا يجزي ذلك للجنابة ولغسل الميت لانهما حرمتان اجتمعتا في حرمة واحدة.

https://www.shiabookspdf.com

https://www.shiabookspdf.com

جناب الشیخ رحمہ اللہ نے جناب زرارہ رحمہ اللہ سے نقل کیا ہے کہ وہ بیان کرتے ہیں کہ میں نے حضرت امام ابوجعفر الباقر علیہ السلام کی خدمت میں عرض کیا: ایک بندہ مرگیا ہے اور وہ مجنب بھی تھا تو اس کو غسل کیسے دیا جائے گا اور کس قدر پانی کافی رہے گا؟

آپؑ نے فرمایا: اس کو ایک ہی غسل دیا جائے گا جو غسل جنابت اور غسل میت دونوں کے لیے کافی و مجری ہوگا کیونکہ یہ حرمتیں (عبادتیں) ہیں جو ایک حرمت میں جمع ہوگئی ہیں۔

حدیث نمبر 30/1385

علی بن مهزیار عن الحسین بن سعید عن علی بن النعمان عن ابن مسکان عن المثنی عن أبی بصیر عن أحدهما علیه السلام فی الجنب إذا مات قال: لیس علیه الا غسلة واحدة.

جناب الشیخ رحمہ اللہ نے جناب ابوبصیر رحمہ اللہ سے نقل کیا ہے اور انھوں نے بیان کیا ہے کہ امام محمد باقر علیہ السلام یا امام جعفر صادق علیہ السلام نے فرمایا: جب مجنب مرجائے تو اس پر فقط ایک غسل واجب ہے۔

حدیث نمبر 31/1386

فاما ما رواه ابراهیم بن هاشم عن الحسین بن سعید عن صفوان بن یحیی عن عیص عن أبی عبد الله علیه السلام قال: سألته عن رجل مات وهو جنب قال: یغسل غسلة واحدة بماء ثم یغسل بعد ذلك.

جناب الشیخ رحمہ اللہ فرماتے ہیں: وہ روایت جس کو جناب عیص نے جناب ابوعبداللہ علیہ السلام سے نقل کیا ہے کہ میں نے آپؑ سے سوال کیا: ایک بندہ مرگیا ہے اور وہ حالتِ جنابت میں تھا تو اس کو غسل کیسے دیا جائے گا؟

آپؑ نے فرمایا: اس کو پانی کے ساتھ ایک غسل دیا جائے گا اور بعد میں اس کو غسل (میت) دیا جائے گا۔

حدیث نمبر 32/1387

وروی علی بن محمد عن أبی القاسم سعید بن محمد الکوفی عن محمد بن أبی حمزة عن عیص

https://www.shiabookspdf.com

https://www.shiabookspdf.com

قال: قلت لابي عبد الله عليه السلام الرجل يموت وهو جنب قال: يغسل من الجنابة ثم يغسل بعد غسل الميت.

جناب الشیخ علیہ الرحمہ نے دوسری سند کے ساتھ جناب محمد بن ابوحمزہ سے اور انھوں نے جناب عیص سے نقل کیا ہے اور وہ بیان کرتے ہیں کہ میں نے حضرت امام ابوعبداللہ علیہ السلام سے عرض کیا: ایک بندہ حالت جنابت میں مرجائے تو اس کو کیسے غسل دیا جائے گا؟

آپؑ نے فرمایا: پہلے اس کو غسل جنابت دیا جائے اور اس کے بعد غسل میت دیا جائے۔

حدیث نمبر 33/1388

عنه عن محمد بن خالد عن عبد الله بن المغيرة قال اخبرني بعض أصحابنا عن عيص عن أبي عبد الله عليه السلام عن أبيه عليه السلام قال: إذا مات الميت فخذ في جهازه وعجله، وإذا مات الميت وهو جنب غسل غسلا واحدا ثم يغسل بعد ذلك. فلا تنافي بين هذه الاخبار وبين ما قدمناه أولا لان هذه الروايات الاصل فيها كلها عيص بن القاسم وهو واحد ولا يجوز أن تعارض بواحد جماعة كثيرة لما بيناه في غير موضع، ولو صح لاحتمل أن يكون محمولا على ضرب من الاستحباب دون الفرض والايجاب، على انه يمكن أن يكون الوجه في هذه الاخبار أن الامر بالغسل بعد غسل الميت غسل الجنابة إنما توجه إلى غاسله، فكأنه قيل له ينبغي أن تغسل الميت غسل الجنابة ثم تغتسل أنت فيكون ذلك غلطا من الراوي أو الناسخ، وقد روى الذي ذكرناه هذا الراوي بعينه.

جناب الشیخ علیہ الرحمہ نے جناب عیص سے نقل کیا ہے اور انھوں نے حضرت امام ابوعبداللہ علیہ السلام سے اور انھوں نے حضرت امام محمد باقر علیہ السلام سے نقل کیا ہے کہ آپؑ نے فرمایا: اگر میت مرجائے اور وہ جنابت کی حالت میں ہو تو اس کو ایک غسل دیا جائے اور پھر اس کے بعد اس کو غسل دیا جائے۔

جناب الشیخ الطوسی علیہ الرحمہ فرماتے ہیں: ظاہر ہے ان تینوں روایات میں ایک ہی راوی عیص بن قاسم ہے تو اس کا مطلب ہے کہ یہ ایک راوی ہے: اوّلاً یہ ایک بندہ ایک کثیر جماعت کا مقابلہ کرنے کی طاقت نہیں رکھتا کہ جن کی

https://www.shiabookspdf.com

https://www.shiabookspdf.com

روایات کو کافی موارد میں ذکر کیا جا چکا ہے۔

ثانیاً: اگر اس کی روایات کو صحیح مان لیا جائے تو پھر ان کو استحباب پر حمل کیا جائے گا تا کہ واجب پر۔

ثالثاً: یہ بھی ممکن ہے کہ جو روایت میں ذکر ہوا ہے کہ غسل کے بعد غسل کرے اس سے مراد یہ ہو کہ غاسل غسل دینے کے بعد خود بھی غسل کرے۔ گویا یہ غلطی راوی کی طرف ہے اور خود اسی راوی سے بھی وہی روایت نقل ہوئی ہے جو بیان کرتی ہے کہ ایک ہی غسل کافی ہے۔

حدیث نمبر 34/1389

روى علي بن الحسين عن محمد بن أحمد بن علي بن عبد الله بن الصلت عن عبد الله بن المغيرة عن عيص بن القاسم عن أبي عبد الله عليه السلام قال: إذا مات الميت وهو جنب غسل غسلا واحدا ثم اغتسل بعد ذلك.

جناب الشیخ رحمہ اللہ نے جناب عیص بن قاسم سے نقل کیا ہے اور انھوں نے حضرت امام ابوعبداللہ علیہ السلام سے نقل کیا ہے کہ آپ نے فرمایا: جب مرنے والا حالتِ جنابت میں مرجائے تو اس کو ایک غسل دیا جائے اور بعد میں خود غسل کرے گا۔

حدیث نمبر 35/1390

سهل بن زياد عن أحمد بن محمد بن أبي نصر عن أبي جميلة عن جابر عن أبي جعفر عليه السلام قال قال النبي صلى الله عليه وآله: ليس من لباسكم شيء احسن من البياض فالبسوه و كفنوا فيه موتاكم.

جناب الشیخ رحمہ اللہ نے جناب جابر سے نقل کیا ہے اور انھوں نے امام ابوجعفر الباقر علیہ السلام سے نقل کیا ہے اور آپ نے فرمایا کہ رسولِ خدا صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا: تمھارے لباسوں میں سے سب سے اچھا لباس سفید ہے۔ پس سفید لباس پہنو اور اپنے مردوں کو سفید ہی کفن دو۔

حدیث نمبر 36/1391

أبو علي الاشعري عن بعض أصحابنا عن ابن فضال عن مروان عن عبد الملك قال:

https://www.shiabookspdf.com

https://www.shiabookspdf.com

سألت أبا الحسن عليه السلام عن رجل اشترى من كسوة الكعبة شيئًا فقضى ببعضه حاجته وبقي بعضه في يده هل يصلح بيعه؛ قال: يبيع ما أراد ويهب ما لم يرد ويستنفع به ويطلب بركته قلت أيكفن به الميت؛ قال: لا.

جناب الشیخ رحمۃ اللہ علیہ نے جناب مروان بن عبدالملک سے نقل کیا ہے، وہ بیان کرتے ہیں کہ میں نے حضرت امام موسیٰ الکاظم علیہ السلام سے سوال کیا کہ ایک بندے نے غلافِ کعبہ میں سے ایک ٹکڑا خریدا۔ پھر اس کے بعض کو اس نے اپنی کسی ضرورت میں استعمال کیا اور باقی اس کے پاس موجود ہے تو کیا وہ اس کو فروخت کر سکتا ہے؟

آپؑ نے فرمایا: ہاں اگر وہ چاہے تو فروخت کردے اور اگر چاہے تو کسی کو ہبہ کردے اور واپس نہ لے۔ اور اس سے فائدہ حاصل کرے یا برکت کے لیے رکھ لے۔

راوی: میں نے عرض کیا: کیا وہ اس ٹکڑے کے ساتھ میت کو کفن دے سکتا ہے؟

آپؑ نے فرمایا: نہیں۔

https://www.shiabookspdf.com

حدیث نمبر 37/1392

محمد بن يحيى عن محمد بن الحسين عن عبد الرحمن بن أبي هاشم عن أبي خديجة عن أبي عبد الله عليه السلام قال: الكتان كان لبني اسرائيل يكفنون به والقطن لامة محمد صلى الله عليه وآله.

جناب الشیخ رحمۃ اللہ علیہ نے جناب ابوخدیجہ سے نقل کیا ہے اور انھوں نے حضرت امام ابوعبداللہ علیہ السلام سے نقل کیا ہے کہ آپؑ نے فرمایا: پٹ سن بنی اسرائیل والوں کے لیے تھا جس میں وہ اپنے مُردوں کو کفن دیا کرتے ہیں اور اُمتِ محمدیہ کے لیے روئی ہے۔

حدیث نمبر 38/1393

سهل بن زياد عن محمد بن عمرو بن سعيد عن يونس ابن يعقوب عن أبي الحسن الاول عليه السلام قال: سمعته يقول أنا كفنت أبي في ثوبين شطويين كان يحرم فيهما وفي قميص من قمصه وفي عمامة كانت لعلي بن الحسين عليهما السلام وفي برد اشتريته بأربعين دينارا لو كان اليوم لساوى أربعمائة دينار.

https://www.shiabookspdf.com

https://www.shiabookspdf.com

جناب الشیخ رحمہ اللہ نے جناب یونس بن یعقوب سے نقل کیا ہے اور وہ بیان کرتے ہیں کہ میں نے حضرت امام ابوالحسن موسیٰ بن جعفر علیہ السلام سے سنا ہے کہ آپؑ نے فرمایا کہ میں نے اپنے والد ماجدؑ کو دو کپڑوں میں کہ جو مصری (سطوبین) تھیں ان میں کفن دیا۔ ان دونوں کے ساتھ آپؑ احرام باندھا کرتے تھے۔ ان میں سے ایک کو میں نے ان کی قمیص قرار دی اور دوسرے کو ان کے لیے عمامہ قرار دیا۔ امام علی بن حسین زین العابدین علیہ السلام کو ایک چادر کہ جس کو میں نے چالیس دینار میں خریدا تھا اگر وہ چادر آج ہوتی تو وہ چار سو دینار کی ہوتی۔

﴿حدیث نمبر 39/1394﴾

علی بن محمد عن بعض أصحابه عن الوشا عن الحسين ابن المختار عن أبي عبد الله عليه السلام قال: لا يكفن الميت في السواد.

جناب الشیخ رحمہ اللہ نے جناب الحسین بن مختار سے نقل کیا ہے اور انھوں نے حضرت امام ابوعبداللہ علیہ السلام سے نقل کیا ہے کہ آپؑ نے فرمایا: میت کو سیاہ کفن نہ دو۔

https://www.shiabookspdf.com

﴿حدیث نمبر 40/1395﴾

أحمد بن محمد عن الحسن بن علي الوشا عن أحمد بن عائذ عن الحسين بن مختار قال: قلت لأبي عبد الله عليه السلام يحرم الرجل في ثوب اسود؟ قال: لا يحرم في الثوب الاسود ولا يكفن به.

جناب الشیخ رحمہ اللہ نے جناب الحسین بن مختار سے نقل کیا ہے وہ بیان کرتے ہیں کہ میں نے حضرت امام ابوعبداللہ علیہ السلام کی خدمت میں عرض کیا: کیا سیاہ کپڑے میں احرام باندھنا جائز ہے؟

آپؑ نے فرمایا: سیاہ کپڑے سے نہ احرام باندھنا جائز ہے اور نہ ہی کفن دینا۔

﴿حدیث نمبر 41/1396﴾

محمد بن احمد عن محمد بن عيسى عن الحسن بن راشد قال: سألته عن ثياب تعمل بالبصرة على عمل العصب اليماني من قز وقطن هل يصلح أن يكفن فيه الموتى؟ قال: إذا كان القطن أكثر من القز فلا بأس.

https://www.shiabookspdf.com

https://www.shiabookspdf.com

جناب الشیخ رحمۃ اللہ علیہ نے جناب الحسن بن راشد سے نقل کیا ہے وہ بیان کرتے ہیں کہ میں نے امام علیہ السلام سے اس کپڑے کے بارے میں سوال کیا جو بصرہ میں یمنی چادر کی مانند جو ریشم اور روئی سے تیار کی جاتی ہے کیا اس سے مردے کو کفن دینا جائز ہے؟

آپؑ نے فرمایا: اگر اس میں روئی غالب ہو تو کوئی حرج نہیں۔

حدیث نمبر 42/1397

سهل بن زياد عن احمد بن محمد بن أبي نصر عن فضيل سكرة قال: قلت لابي عبد الله عليه السلام جعلت فداك هل للماء حد محدود؛ قال: إن رسول الله صلى الله عليه وآله قال: لعلي عليه السلام إذا انامت فاستق لي ست قرب من ماء بئر غرس وغسلني و كفني فإذا فرغت من غسلي و كفني فخذ بمجامع كفني واجلسني ثم سلني عما شئت فو الله لا تسألني عن شيء إلا اجبتك فيه.

https://www.shiabookspdf.com

جناب الشیخ رحمۃ اللہ علیہ نے جناب فضیل سکرۃ سے نقل کیا ہے اور وہ بیان کرتے ہیں کہ میں نے حضرت امام ابوعبداللہ علیہ السلام سے عرض کیا: میں آپؑ پر فدا ہو جاؤں کیا (غسل میت کے لیے) پانی کی کوئی حد محدود و معین ہے؟

آپؑ نے فرمایا: رسول خدا صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے حضرت علی علیہ السلام سے فرمایا: اے علیؑ! جب میں رحلت کر جاؤں تو غرس کنویں سے چھ مشکیزے پانی لانا اور اس سے مجھے غسل دینا اور کفن دینا اور جب میرے غسل اور کفن سے فارغ ہو جانا تو پھر میرے کفن کے دونوں کونوں کو پکڑنا اور مجھے بٹھانا۔ پھر مجھ سے جو چاہو سوال کرنا۔ خدا کی قسم! تم مجھ سے کوئی سوال بھی نہیں کرو گے مگر یہ کہ میں اس کا جواب دوں گا۔

حدیث نمبر 43/1398

علی عن أبيه عن ابن أبي عمير عن حفص بن البختري عن أبي عبد الله عليه السلام قال قال رسول الله صلى الله عليه وآله لعلي عليه السلام: يا علي إذا انامت فاغسلني بسبع قرب من ماء بئر غرس.

جناب الشیخ رحمۃ اللہ علیہ نے جناب حفص بن البختری سے نقل کیا ہے اور انھوں نے امام ابوعبداللہ علیہ السلام سے نقل کیا ہے

https://www.shiabookspdf.com

https://www.shiabookspdf.com

کہ آپؑ نے فرمایا کہ رسول خدا ﷺ نے حضرت علی علیہ السلام سے فرمایا: اے علیؑ! جب میں انتقال کر جاؤں تو غرس کے کنویں سے چھ مشکیزے پانی بھرنا اور ان کے ذریعے مجھے غسل دینا۔

حدیث نمبر 44/1399

الحسين بن سعيد عن عثمان بن عيسى عن سماعة عن أبي عبد الله عليه السلام قال: إذا كفنت الميت فذر على كل ثوب شيئًا من ذريرة وكافور وتجعل شيئًا من الحنوط على مسامعه ومساجده وشيئًا على ظهر الكفن.

جناب الشیخ رحمۃ اللہ علیہ نے جناب سماعہ سے نقل کیا ہے اور انھوں نے حضرت امام ابوعبداللہ علیہ السلام سے نقل کیا ہے کہ آپؑ نے فرمایا: جب تو میت کو کفن دے تو کفن پر کپڑے پر ذریرہ خوشبو اور کافور کا چھڑکاؤ کرو اور میت کے کانوں اور مقاماتِ سجدہ پر حنوط کرو اور کچھ کفن کے اُوپر بھی ڈالو۔

حدیث نمبر 45/1400

https://www.shiabookspdf.com

عنه عن فضالة عن عبد الله بن سنان عن أبي عبد الله عليه السلام قال: البرد لا يلف ولكن يطرح عليه طرحا وإذا أدخل القبر وضع تحت خده وتحت جنبه.

جناب الشیخ رحمۃ اللہ علیہ نے جناب عبداللہ بن سنان سے نقل کیا ہے اور انھوں نے حضرت امام ابوعبداللہ علیہ السلام سے نقل کیا ہے کہ آپؑ نے فرمایا: دھاری دار چادر میں میت کو نہ لپیٹو لیکن اس کو میت کے اُوپر ڈالو اور جب اس کو قبر میں اُتارو تو اس کے رخسار کے نیچے اور پہلو کے نیچے رکھو۔

غلافِ کعبہ کے کپڑے میں کفن دینے کا حکم

حدیث نمبر 46/1401

احمد بن محمد عن علي بن الحكم عن أبي مالك الجهني عن الحسين بن عمارة عن أبي جعفر عليه السلام قال: سألته عن الرجل اشترى من كسوة البيت شيئًا هل يكفن به الميت؟ قال: لا.

https://www.shiabookspdf.com

https://www.shiabookspdf.com

جناب الشیخ رحمہ اللہ نے الحسین بن عمارہ سے نقل کیا ہے اور وہ بیان کرتے ہیں کہ میں نے حضرت امام ابوجعفر علیہ السلام سے سوال کیا کہ ایک بندے نے غلافِ کعبہ سے کوئی ٹکڑا خریدا تو کیا وہ اس سے میت کو کفن دیا جاسکتا ہے؟

آپؑ نے فرمایا: نہیں۔

حدیث نمبر 47/1402

عنه عن علي بن الحكم عن عبد الملك بن عتبة الهاشمي قال: سألت أبا الحسن موسى عليه السلام عن رجل اشترى من كسوة البيت شيئاً هل يكفن فيه الميت؟ قال: لا.

جناب الشیخ رحمہ اللہ نے جناب عبدالملک بن عتبہ الہاشمی سے نقل کیا ہے، وہ بیان کرتے ہیں کہ میں نے حضرت امام ابوالحسن موسیٰ بن جعفر علیہ السلام سے سوال کیا: ایک بندے نے بیت اللہ کے غلاف سے ایک ٹکڑا خریدا۔ کیا اس میں میت کو کفن دیا جاسکتا ہے؟

https://www.shiabookspdf.com

آپؑ نے فرمایا: نہیں۔

حدیث نمبر 48/1403

علي بن محمد عن محمد بن خالد عن ابن أبي عمير عن حماد عن زرارة عن أبي جعفر وأبي عبد الله عليهما السلام قالا إذا جففت الميت عمدت إلى الكافور فمسحت به آثار السجود ومفاصله كلها واجعل في فيه ومسامعه ورأسه ولحيته شيئاً من الحنوط وعلى صدره وفرجه وقال: حنوط الرجل والمرأة سواء.

جناب الشیخ رحمہ اللہ نے جناب زرارہ رحمہ اللہ سے نقل کیا ہے اور انھوں نے حضرت امام محمد باقر علیہ السلام اور حضرت امام جعفر صادق علیہ السلام سے نقل کیا ہے، دونوں معصومینؑ نے فرمایا: جب میت کو تم خشک کرلو (یعنی تولیہ یا کپڑے کے ذریعے) تو اس کو کافور کرو۔ پس اس کے اعضائے سجدہ پر کافور لگاؤ اور اس کے جوڑوں پر اور اس کے منہ اور کانوں اور سر اور داڑھی پر بھی کافور میں سے لگاؤ اور اس کے سینہ اور شرمگاہ پر بھی۔

آپؑ نے فرمایا: عورت اور مرد کا کافور وحنوط برابر و یکساں ہے۔

https://www.shiabookspdf.com

https://www.shiabookspdf.com

حدیث نمبر 49/1404

محمد بن الحسين عن جعفر بن بشير عن داود بن سرحان قال قال أبو عبد الله عليه السلام:
في كفن أبي عبيدة الحذاء انما الحنوط الكافور ولكن اذهب فاصنع كما يصنع الناس.

جناب الشیخ رحمۃ اللہ علیہ نے جناب داؤد بن سرحان سے نقل کیا ہے اور وہ بیان کرتے ہیں کہ حضرت امام ابوعبداللہ علیہ السلام نے ابوعبیدہ الحذاء کے کفن کے بارے میں فرمایا: حنوط وہی کافور ہے لیکن جاؤ جیسے لوگ کرتے ہیں ویسا کرو۔

حدیث نمبر 50/1405

علي بن محمد عن أحمد بن محمد عن الكاهلي عن أبي عبد الله عليه السلام قال: إذا خرج من منخر الميت الدم أو الشيء بعدما يغسل فأصاب العمامة والكفن قرض منه.

جناب الشیخ رحمۃ اللہ علیہ نے جناب احمد بن محمد سے اور انھوں نے جناب الکاہلی سے نقل کیا ہے اور انھوں نے حضرت امام ابوعبداللہ علیہ السلام سے نقل کیا ہے کہ آپؑ نے فرمایا: اگر میت کو غسل اور کفن دینے کے بعد اس کے ناک سے خون یا کوئی اور نجاست نکل آئے اور اس کے عمامہ یا کفن کو لگ جائے تو اتنے حصے کو کاٹ دیا جائے۔

https://www.shiabookspdf.com

حدیث نمبر 51/1406

محمد بن الحسين عن محمد بن عيسى عن محمد بن سعيد عن اسماعيل بن أبي زياد عن جعفر عن آبائه عن علي عليه السلام قال قال رسول الله صلى الله عليه وآله: نعم الكفن الحلة، ونعم الاضحية الكبش الاقرن. قال محمد بن الحسن: هذا الخبر يوافق العامة ولسنا نعمل به لانا بينا أن الكفن لا يجوز أن يكون من الابريسم.

جناب الشیخ رحمۃ اللہ علیہ نے جناب اسماعیل بن زیاد سے نقل کیا ہے اور انھوں نے امام جعفر الصادق علیہ السلام سے اور آپؑ نے اپنے والد ماجدؑ اور دادا کے ذریعے حضرت علی علیہ السلام سے نقل کیا ہے کہ آپؑ نے فرمایا: رسول خدا صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا: بہترین کفن حلہ کا ہے اور بہترین قربانی سینگوں والے بکرے کی ہے۔

جناب الشیخ محمد بن الحسن الطوسی رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں کہ روایت عامہ کے موافق ہے۔ ہم اس پر عمل نہیں کرتے۔ کیونکہ ہم بیان کر چکے ہیں کہ ریشم کا کفن جائز نہیں ہے۔

https://www.shiabookspdf.com

https://www.shiabookspdf.com

﴿ حدیث نمبر 52/1407 ﴾

الحسن بن محبوب عن ابن سنان عن أبي عبد الله عليه السلام قال: ثمن الكفن من جميع المال.

جناب الشیخ رحمۃ اللہ علیہ نے جناب عبداللہ بن سنان سے نقل کیا ہے اور انھوں نے حضرت امام ابوعبداللہ علیہ السلام سے نقل کیا ہے کہ آپؑ نے فرمایا: کفن کی قیمت جمیع مال سے دی جائے گی۔ (جمیع مال سے مراد ہے کہ اصل ترکہ سے نہ کہ تقسیم کے بعد)۔

﴿ حدیث نمبر 53/1408 ﴾

علی عن أبيه عن النوفلي عن السكوني عن أبي عبد الله عليه السلام ان النبي صلى الله عليه وآله نهى أن يوضع عَلَى النعش الحنوط.

جناب الشیخ رحمۃ اللہ علیہ نے جناب السکونی سے نقل کیا ہے اور انھوں نے حضرت امام ابوعبداللہ علیہ السلام سے نقل کیا ہے کہ آپؑ نے فرمایا: رسولِ خدا صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے تخت یا تابوت پر حنوط لگانے سے منع فرمایا ہے۔

﴿ حدیث نمبر 54/1409 ﴾

عن الحسين بن سعيد عن ابن أبي عمير عن حماد بن عثمان عن زرارة عن أبي عبد الله عليه السلام في الرجل يموت وليس معه الانساء قال: تغسله امرأته لانها منه في عدة، وإذا ماتت لم يغسلها لانه ليس منها في عدة. قال محمد بن الحسن: معنى قوله عليه السلام وإذا ماتت لا يغسلها أي لا يغسلها مجردة من ثيابها وإنما يغسلها من وراء الثوب، يدل على ذلك ما رواه،

جناب الشیخ رحمۃ اللہ علیہ نے جناب زرارہ رحمۃ اللہ علیہ سے نقل کیا ہے اور انھوں نے حضرت امام ابوعبداللہ الصادق علیہ السلام سے نقل کیا ہے کہ آپؑ سے پوچھا گیا: ایک بندہ مرجائے اور اس کے پاس سوائے عورتوں کے اور کوئی نہ ہو تو کیا حکم ہے؟ آپؑ نے فرمایا: اس کو اس کی زوجہ غسل دے گی کیونکہ وہ اس کی عدت میں ہے۔ اور اگر عورت مرجائے تو وہ اس کو غسل نہیں دے سکتا کیونکہ وہ اس کی عدت میں نہیں ہے۔

https://www.shiabookspdf.com

https://www.shiabookspdf.com

جناب الشیخ محمد بن الحسن الطوسی علیہ الرحمہ فرماتے ہیں کہ جب عورت مرجائے تو اس کا شوہر اس کو غسل نہیں دے سکتا۔ مراد ہے کہ اس کو ننگا کرکے غسل نہیں دے سکتا۔ وہ اس کو کپڑوں کے نیچے سے غسل دے اور اس پر دلیل ذیل کی روایت ہے جس کو جناب الحلبی نے امام جعفر صادق علیہ السلام سے نقل کیا ہے۔

{حدیث نمبر 55/1410}

علی بن ابراهیم عن أبیه عن ابن أبی عمیر عن حماد عن الحلبی عن أبی عبد الله علیه السلام انه سئل عن الرجل یموت ولیس عنده من یغسله الا النساء قال: تغسله امرأته أو ذات قرابته ان کانت له وتصب النساء علیه الماء صباً ، وفی المرأة إذا ماتت یدخل زوجها یده تحت قمیصها فیغسلها.

جناب الشیخ علیہ الرحمہ نے جناب الحلبی سے نقل کیا ہے اور انھوں نے حضرت امام ابوعبداللہ علیہ السلام سے نقل کیا ہے کہ آپؑ سے سوال کیا گیا کہ ایک مرد مرجائے اور اس کے پاس غسل کے لیے کوئی مرد موجود نہیں سوائے عورتوں کے؟

https://www.shiabookspdf.com

آپؑ نے فرمایا: اس کو اس کی زوجہ یا اس کی قریبی محرم عورت غسل دے۔ اگر کوئی ہے اور وہ اس کو کپڑوں سمیت غسل دے گی۔ اس پر فقط پانی ڈالے گی۔

اور اگر کوئی عورت مرجائے تو اس کا شوہر اس کو غسل دے سکتا ہے اور اپنے ہاتھ اس کی قمیص کے اندر داخل کرکے بھی غسل دے سکتا ہے۔

{حدیث نمبر 56/1411}

محمد بن یحیی عن محمد بن الحسین عن صفوان عن العلا عن محمد بن مسلم قال: سألته عن الرجل یغسل امرأته؛ قال: نعم من وراء الثیاب.

جناب الشیخ علیہ الرحمہ نے جناب محمد بن مسلم سے نقل کیا ہے، میں نے آپؑ سے سوال کیا کہ ایک بندہ مرجائے تو اس کی زوجہ اس کو غسل دے سکتی ہے؟

آپؑ نے فرمایا: ہاں کپڑوں کے اوپر سے دے سکتی ہے۔

https://www.shiabookspdf.com

https://www.shiabookspdf.com

حدیث نمبر 57/1412

أحمد بن محمد عن علی بن الحکم عن الحسین بن عثمان عن سماعة قال سألته عن المرأة إذا ماتت فقال: یدخل زوجها یده تحت قمیصها إلی المرافق فیغسلها.

جناب الشیخ رحمہ اللہ نے جناب سماعہ سے نقل کیا ہے اور وہ بیان کرتے ہیں کہ میں نے امام علیہ السلام سے سوال کیا: اگر عورت مرجائے تو کیا اس کا شوہر اسے غسل دے سکتا ہے؟

آپؑ نے فرمایا: اس کا شوہر اس کی قمیص کے اندر ہاتھ ڈال کر اس کو غسل دے سکتا ہے۔

حدیث نمبر 58/1413

سهل بن زیاد عن ابن محبوب عن ابن رئاب عن الحلبی عن أبی عبد الله علیه السلام فی المرأة إذا ماتت ولیس معها امرأة تغسلها قال: یدخل زوجها یده تحت قمیصها فیغسلها إلی المرافق.

https://www.shiabookspdf.com

جناب الشیخ رحمہ اللہ نے جناب الحلبی سے نقل کیا ہے اور وہ بیان کرتے ہیں کہ انھوں نے حضرت امام ابوعبداللہ علیہ السلام سے نقل کیا ہے کہ آپؑ سے ایک عورت کے بارے میں سوال کیا گیا جو مرگئی ہے اور اس کے پاس کوئی عورت نہیں جو کہ اس کو غسل دے سکے تو اس کے لیے کیا حکم ہے؟

آپؑ نے فرمایا: اس کا شوہر اس کی قمیص میں ہاتھ داخل کرکے اس کو غسل دے۔

حدیث نمبر 59/1414

الحسین بن سعید عن علی بن النعمان عن أبی الصباح الکنانی عن أبی عبد الله علیه السلام قال قال: فی الرجل یموت فی السفر فی ارض لیس معه الا النساء قال: یدفن ولا یغسل، والمرأة تکون مع الرجال بتلک المنزلة تدفن ولا تغسل إلا أن یکون زوجها معها، فان کان زوجها معها غسلها من فوق الدرع ویسکب الماء علیها سکبا ولا ینظر إلی عورتها وتغسله امرأته ان مات، والمرأة لیست بمنزلة الرجل، المرأة أسوء منظر إذا ماتت.

https://www.shiabookspdf.com

https://www.shiabookspdf.com

جناب الشیخ رحمۃ اللہ علیہ نے جناب ابوالصباح الکنانی سے نقل کیا ہے اور انھوں نے حضرت امام ابوعبداللہ علیہ السلام سے نقل کیا ہے اور آپؑ نے فرمایا: ایک مرد دورانِ سفر ایسی سرزمین پر مرجائے کہ جس میں اس کے ساتھ سوائے عورتوں کے کوئی مرد موجود نہ ہو؟

آپؑ نے فرمایا: اس کو بغیر غسل کے کفن دے کر دفن کردیا جائے۔ اگر اس سرزمین پر مردوں کے ساتھ ایک عورت ہے اور وہ مرجائے تو اس کو بغیر غسل کے دفن کردیا جائے۔ اگر اس کا شوہر اس کے ساتھ ہو تو وہ اس کو غسل دے اور وہ لباس کے اُوپر سے غسل دے۔ وہ اس پر پانی گرائے گا اور اس کی شرمگاہ کی طرف نظر نہیں کرے گا اور اگر مرد مرجائے تو اس کی عورت اس کو غسل دے۔ عورت مردوں کی منزلت پر نہیں ہوتی کیونکہ جب عورت مرجائے تو اس کا منظر بڑا بھیانک ہوجاتا ہے۔

حدیث نمبر 60/1415

سهل بن زياد عن ابن أبي نصر عن داود بن سرحان عن أبي عبد الله عليه السلام مثله.

https://www.shiabookspdf.com

قال محمد بن الحسن: هذه الاخبار كلها دالة على انه ينبغي له أن يغسلها من فوق الثياب، واما المرأة فان الاولى ايضا أن تغسل الرجل من فوق الثياب، والذي يدل على ذلك ما رواه.

جناب الشیخ رحمۃ اللہ علیہ نے جناب داؤد بن سرحان سے نقل کیا ہے اور انھوں نے حضرت امام ابوعبداللہ علیہ السلام سے گذشتہ حدیث کی مثل حدیث کو نقل کیا ہے۔

جناب الشیخ محمد بن الحسن الطوسی رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں: یہ ساری روایات اس پر دلالت کرتی ہیں کہ سزاوار ہے کہ کپڑوں کے اُوپر سے غسل دیا جائے اور عورت زیادہ اُولویت رکھتی ہے کہ وہ مرد کو کپڑوں کے اُوپر سے غسل دے اور اس پر ہی ذیل کی روایت دلالت کرتی ہے۔

حدیث نمبر 61/1416

حميد بن زياد عن الحسن بن محمد الكندي عن غير واحد عن أبان بن عثمان عن عبد الرحمن بن أبي عبد الله قال سألت أبا عبد الله عليه السلام عن الرجل يموت وليس

https://www.shiabookspdf.com

https://www.shiabookspdf.com

عنده من يغسله الا النساء هل تغسله النساء؛ فقال: تغسله امرأته أو ذات محرمة وتصب عليه النساء صبا من فوق الثياب. قال محمد بن الحسن: وعلى هذا التفصيل الذي بيناه ينبغي أن يحمل كلما ورد من جواز غسل الرجل امرأته والمرأة زوجها بالاطلاق، فمن ذلك ما رواه.

جناب الشیخ رحمۃ اللہ علیہ نے جناب عبدالرحمن بن ابی عبداللہ سے نقل کیا ہے، وہ بیان کرتے ہیں کہ میں نے حضرت ابوعبداللہ علیہ السلام سے سوال کیا کہ ایک بندہ مرجائے اور اس کے پاس سوائے عورتوں کے کوئی نہ ہو تو کیا عورتیں اس کو غسل دے سکتی ہیں؟

آپؑ نے فرمایا: اس کی زوجہ یا محرم عورت کپڑوں کے اُوپر سے غسل دے اور اس پر پانی گرائیں اور اس کو ہاتھ نہ لگائیں۔

جناب محمد بن الحسن الطوسی رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں: یہ جو تفصیل ہم نے بیان کی ہے سزاوار ہے کہ اس کو تمام ان موارد میں حمل کیا جائے جس میں مرد کا زوجہ کو غسل دینا اور زوجہ کا شوہر کو غسل دینا جائز ہے اور روایت میں علی الاطلاق ذکر ہوا ہے تو اس کو اس پر ہی حمل کیا جائے گا۔

https://www.shiabookspdf.com

﴿حدیث نمبر 62/1417﴾

الحسين بن سعيد عن فضالة بن ايوب عن عبد الله بن سنان قال: سألت أبا عبد الله عليه السلام عن الرجل أيصلح له ان ينظر إلى امرأته حين تموت ويغسلها ان لم يكن عنده من يغسلها؛ وعن المرأة هل تنظر إلى مثل ذلك من زوجها حين يموت؛ فقال: لا بأس بذلك إنما يفعل ذلك أهل المرأة كراهة ان ينظر زوجها إلى شئ يكرهونه.

جناب الشیخ رحمۃ اللہ علیہ نے جناب عبداللہ بن سنان سے نقل کیا ہے اور وہ بیان کرتے ہیں کہ میں نے حضرت امام ابوعبداللہ علیہ السلام سے سوال کیا کہ جب عورت مرجائے تو کیا اس کے شوہر کے لیے جائز ہے کہ جب کوئی اور عورت غسل دینے والی موجود نہ ہو تو اس کا شوہر اس کو غسل دے اور غسل دیتے وقت اس کی طرف دیکھے یا عورت اپنے شوہر کو غسل دیتے وقت اس کی طرف دیکھے؟

https://www.shiabookspdf.com

https://www.shiabookspdf.com

آپؑ نے فرمایا: اس میں کوئی حرج نہیں ہے لیکن سزاوار ہے کہ عورت کے اپنے اہل اس کو غسل دیں کیونکہ وہ پسند نہیں کریں گے کہ اس کا شوہر اس کی اس چیز کو دیکھے جس کو وہ پسند نہیں کرتے۔

حدیث نمبر 63/1418

أبو علی الاشعری عن محمد بن عبد الجبار عن صفوان عن منصور قال سألت أبا عبدالله علیه السلام عن الرجل یخرج فی السفر ومعه امرأته فتموت یغسلها؛ قال: نعم وامه واخته ونحو هذا یلقی علی عورتها خرقة.

جناب الشیخ رحمہ نے جناب صفوان بن منصور سے نقل کیا ہے اور وہ بیان کرتے ہیں کہ میں نے حضرت امام ابوعبداللہ علیہ السلام سے سوال کیا: اگر کوئی بندہ سفر پر ہو اور اس کے ساتھ اس کی زوجہ ہو اور وہ دوران سفر مر جائے تو کیا وہ اس کو غسل دے سکتا ہے؟

آپؑ نے فرمایا: ہاں، وہ اپنی ماں اور بہن وغیرہ کو بھی غسل دے سکتا ہے کہ ان کی شرمگاہ پر کپڑا ڈال لے۔

https://www.shiabookspdf.com

حدیث نمبر 64/1419

علی عن أبیه عن حماد بن عیسٰی عن حریز عن محمد ابن مسلم قال: سألته عن الرجل یغسل امرأته؛ قال: نعم انما یمنعها أهلها تعصبا.

جناب الشیخ رحمہ نے جناب محمد بن مسلم سے نقل کیا ہے اور وہ بیان کرتے ہیں کہ میں نے آپؑ سے سوال کیا کہ کیا مرد اپنی زوجہ کو غسل دے سکتا ہے؟

آپؑ نے فرمایا: ہاں اس عورت کے گھر والے فقط تعصب کی بناء پر شوہر کو منع کرتے ہیں۔

حدیث نمبر 65/1420

أحمد بن محمد عن الحسین بن سعید عن القاسم بن محمد الجوهری عن علی عن أبی بصیر قال قال أبو عبد الله علیه السلام: یغسل الزوج امرأته فی السفر، والمرأة زوجها فی السفر إذا لم یکن معهم رجل. قال محمد بن الحسن: وهذا الحکم فی الرجل والمرأة انما یسوغ إذا لم یوجد غیرهما، فاما مع الاختیار ووجود النساء أو الرجال فلا یجوز ذلك

https://www.shiabookspdf.com

https://www.shiabookspdf.com

علی حال، یدل علی ذلك ما قدمناه من الاخبار، ویزیده بیانا ما رواه.

جناب الشیخ رحمہ اللہ نے جناب ابوبصیر رحمہ اللہ سے نقل کیا ہے اور وہ بیان کرتے ہیں کہ حضرت امام ابوعبداللہ علیہ السلام نے فرمایا: دورانِ سفر اگر عورت مر جائے تو اس کا شوہر اس کو غسل دے سکتا ہے اور ایسے ہی عورت اپنے شوہر کو غسل دے سکتی ہے۔ اگر اس کے پاس کوئی مرد موجود نہ ہو۔

جناب محمد بن الحسن الطوسی رحمہ اللہ فرماتے ہیں: یہ حکم مرد اور عورت دونوں میں ہے۔ یہ حکم دونوں میں جاری ہے۔ جب دونوں کے پاس کوئی اور موجود نہ ہو۔ لیکن حالتِ اختیاری میں اگر عورتیں اور مرد موجود ہوں تو پھر یہ جائز نہیں ہے اور اس پر گذشتہ روایات بھی دلالت کرتی ہیں اور مزید ذیل کی روایت بھی بیان کرتی ہے۔

حدیث نمبر 66/1421

أحمد بن محمد عن محمد بن سنان عن أبي خالد عن أبي حمزة عن أبي جعفر عليه السلام قال: لا يغسل الرجل المرأة إلا أن لا توجد امرأة.

جناب الشیخ رحمہ اللہ نے جناب ابوحمزہ رحمہ اللہ سے نقل کیا ہے اور انھوں نے حضرت امام ابوجعفر علیہ السلام سے نقل کیا ہے کہ آپؑ نے فرمایا: مرد زوجہ کو غسل نہ دے سوائے اس صورت کے کہ جب کوئی اور عورت موجود نہ ہو۔

https://www.shiabookspdf.com

حدیث نمبر 67/1422

أحمد بن محمد عن ابن أبي نصر عن عبد الرحمن بن سالم عن مفضل بن عمر قال قلت: لابي عبد الله عليه السلام جعلت فداك من غسل فاطمة عليها السلام؛ قال: ذاك امير المؤمنين عليه الصلاة والسلام قال فكأني استعظمت ذلك من قوله قال فكانك ضقت عما اخبرتك به؛ قلت فقد كان ذلك جعلت فداك قال: لا تضيقن فانها صديقة لم يكن يغسلها الا صديق، أما علمت ان مريم عليها السلام لم يغسلها إلا عيسى عليه السلام، قال: قلت جعلت فداك فما تقول في المرأة تكون في السفر مع الرجال ليس فيهم لها ذو محرم ولا معهم امرأ فتموت المرأة ما يصنع بها؛ قال: يغسل منها ما اوجب الله عليها التيمم ولا تمس ولا يكشف شئ من محاسنها التي أمر الله بستره، فقلت فكيف يصنع بها؛ قال: يغسلها بطن كفيها ثم يغسل وجهها.

https://www.shiabookspdf.com

https://www.shiabookspdf.com

جناب الشیخ رحمۃ اللہ علیہ نے جناب مفضل بن عمر سے نقل کیا ہے اور وہ فرماتے ہیں کہ میں نے حضرت امام ابوعبداللہ علیہ السلام سے عرض کیا: میں آپؑ پر قربان ہو جاؤں، جناب سیدہ فاطمہ علیہا السلام کو غسل کس نے دیا تھا؟

آپؑ نے فرمایا: امیرالمومنین حضرت علی علیہ السلام نے۔

وہ بیان کرتے ہیں کہ مجھے یہ سن کر بہت عجیب محسوس ہوا۔

آپؑ نے فرمایا: میں نے جو تجھے خبر دی ہے اس سے تیرا دل تنگ ہوا ہے؟

میں نے عرض کیا: ہاں، میں آپؑ پر قربان ہو جاؤں ایسا ہی ہے۔

آپؑ نے فرمایا: تم دل تنگ نہ کرو وہ صدیقہ تھیں ان کو سوائے صدیق کے کوئی اور غسل نہیں دے سکتا تھا۔ کیا تو جانتا نہیں ہے کہ حضرت مریم علیہا السلام کو غسل جناب عیسیٰ علیہ السلام نے دیا تھا؟

میں نے عرض کیا: میں آپؑ پر قربان ہو جاؤں آپؑ اس عورت کے بارے میں کیا فرماتے ہیں جو سفر میں ہے اور اس کے ساتھ مرد ہیں کہ جن میں سے کوئی اس کا محرم نہیں اور ان کے ساتھ کوئی اور عورت بھی نہیں۔ پھر وہ اکیلی عورت مر جائے تو اس کے لیے کیا حکم ہے؟

آپؑ نے فرمایا: جن اعضاء پر اللہ نے تیمم واجب کیا ہے فقط ان اعضاء کو دھویا جائے گا۔ اس کو مس نہ کیا جائے گا اور اس کے محاسن میں سے کسی کو ننگا نہ کیا جائے گا کہ جن کو اللہ تعالیٰ نے پوشیدہ رکھنے کا حکم دیا ہے۔

راوی: میں نے عرض کیا: اعضائے تیمم کو کیسے دھویا جائے گا؟

آپؑ نے فرمایا: اس کے ہاتھوں کی ہتھیلیوں کو دھویا جائے۔ پھر اس کے چہرے کو دھویا جائے گا۔

حدیث نمبر 68/1423

علی بن الحسین عن محمد بن احمد بن علی عن عبد الله ابن الصلت عن ابن أبي عمير عن حماد عن الحلبي عن ابي عبد الله عليه السلام قال: سئل عن الرجل يغسل امرأته؟ قال: نعم من وراء الثوب لا ينظر إلى شعرها ولا إلى شئ منها. والمرأة تغسل زوجها لانه إذا مت كانت في عدة منه وإذا ماتت هي فقد انقضت عدتها. وعن المرأة تموت في السفر وليس معها ذو محرم ولا نساء قال: تدفن كما هي بثيابها. وعن الرجل يموت في السفر وليس معه ذو محرم ولا رجال قال: يدفن كما هو في ثيابه.

https://www.shiabookspdf.com

https://www.shiabookspdf.com

جناب الشیخ رحمۃ اللہ علیہ نے جناب الحلبی سے نقل کیا ہے اور انھوں نے حضرت امام ابوعبداللہ علیہ السلام سے نقل کیا ہے کہ آپؑ سے سوال کیا گیا: کیا مرد اپنی زوجہ کو غسل دے سکتا ہے؟

آپؑ نے فرمایا: ہاں، کپڑوں کے اُوپر سے دے سکتا ہے، اس کے بالوں پر اور کسی اور چیز پر نظر نہ کرے۔ عورت اپنے شوہر کو غسل دے سکتی ہے کیونکہ جب وہ مرگیا ہے تو عورت اس کی عدّت میں ہے۔ اور اگر عورت مرجائے تو اس کی عدّت ختم ہوجاتی ہے اور پھر آپؑ سے سوال کیا گیا: دورانِ سفر اگر کوئی عورت مرجائے اور اس کے ساتھ کوئی دوسری عورت اور کوئی محرم مرد بھی نہ ہو تو اس کے لیے کیا حکم ہے؟

آپؑ نے فرمایا: اس کو اس کے کپڑوں میں اسی طرح دفن کردیا جائے (یعنی اس کو غسل نہ دیا جائے)۔

پھر آپؑ سے سوال ہوا کہ اگر مرد دورانِ سفر مرجائے اور اس کے ساتھ کوئی محرم اور نہ ہی کوئی مرد ہو تو اس کے لیے کیا حکم ہے؟

آپؑ نے فرمایا: اس کو اس کے کپڑوں میں ہی دفن کردیا جائے گا۔

https://www.shiabookspdf.com

حدیث نمبر 69/1424

عنه عن سعد بن عبد الله عن احمد بن محمد عن الحسن ابن محبوب عن علی بن رئاب عن محمد بن مروان عن ابن ابی یعفور قال: قلت لابی عبد الله علیه السلام الرجل یموت فی السفر مع النسآء لیس معهن رجل کیف یصنعن به؟ قال: یلففنه لفا فی ثیابه ویدفنه ولا یغسلنه.

جناب الشیخ رحمۃ اللہ علیہ نے جناب ابن ابی یعفور سے نقل کیا ہے وہ بیان کرتے ہیں کہ میں نے حضرت امام ابوعبداللہ علیہ السلام کی خدمت میں عرض کیا: ایک بندہ دورانِ سفر مرجائے تو اس کے ساتھ فقط عورتیں ہوں مرد نہ ہو اور کوئی محرم بھی نہ ہو تو وہ عورتیں اس کے ساتھ کیا کریں؟

آپؑ نے فرمایا: وہ اس کو بغیر غسل کے انھی کپڑوں میں لپیٹ کر دفن کردیں۔

حدیث نمبر 70/1425

الحسین بن سعید عن فضالة عن عبد الرحمن ابن ابی عبد الله البصری قال: سألته عن

https://www.shiabookspdf.com

https://www.shiabookspdf.com

امرأة ماتت مع رجال قال: تلف وتدفن ولا تغسل. قال محمد بن الحسن: الذی اعمل علیه ما تضمنته هذه الاخبار مع ما قدمناه فی روایة ابی الصباح الکنانی وابی بکر الحضرمی وداود بن سرحان من ان الرجل إذا مات بین نساء لیس له فیهن محرم والمرأة تموت بین رجال لیس لها فیهم محرم ولا زوج ان تدفن کما هی ولا تمس علی حال، ولا ینافی ذلك ما رواه.

جناب الشیخ رحمۃ اللہ علیہ نے جناب عبدالرحمن بن ابی عبداللہ البصری سے نقل کیا ہے اور وہ بیان کرتے ہیں کہ میں نے آپؑ سے سوال کیا: ایک عورت جو مرگئی ہے اس کے ساتھ فقط مرد ہیں کوئی عورت ساتھ نہیں؟

آپؑ نے فرمایا: وہ اس عورت کو کپڑے میں لپیٹ کر دفن کردیں اس کو غسل نہ دیں۔

جناب الشیخ محمد بن الحسن الطوسی رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں: جس پر عمل کرتا ہوں وہ ہے جس کو یہ روایات بیان کرتی ہیں باوجود اس کے کہ ہم نے گذشتہ بیان کیا ہے جن کو ابوالصباح الکنانی اور ابوبکر حضرمی اور داؤد بن سرحان کی روایات نے بیان کیا ہے کہ جن میں ذکر ہوا ہے کہ اگر عورتوں کے درمیان کوئی مرد مرجائے اور ان عورتوں میں کوئی اس کی محرم نہ ہوتو ایسے ہی مردوں کے درمیان اگر کوئی عورت مرجائے اور ان مردوں میں سے کوئی اس کا محرم نہ ہو اور شوہر بھی نہ ہوتو اس کو انھی کپڑوں میں دفن کردیا جائے گا اور اس کو کسی حال میں مس نہیں کیا جائے گا اور یہ اس کے منافی نہیں جس کو روایت کیا گیا ہے۔

حدیث نمبر 71/1426

سعد بن عبد الله عن أبي الجوزاء المنبه بن عبد الله عن الحسین بن علوان عن عمرو بن خالد عن زید بن علی عن آبائه عن علی علیهم السلام قال: إذا مات الرجل فی السفر مع النساء لیس فیهن امرأته ولا ذو محرم من نسائه قال: یؤزرنه إلی الرکبتین ویصببن علیه الماء صبا ولا ینظرن إلی عورته ولا یلمسنه بأیدیهن ویطهرنه. فإذا کان معه نساء ذوات محرم یؤزرنه ویصببن علیه الماء صبا ویمسسن جسده ولا یمسسن فرجه.

جناب الشیخ رحمۃ اللہ علیہ نے جناب زید بن علی سے اور انھوں نے اپنے والد ماجدؑ سے اور انھوں نے امیرالمومنین

https://www.shiabookspdf.com

https://www.shiabookspdf.com

حضرت علی علیہ السلام سے نقل کیا ہے کہ آپؑ نے فرمایا: جب کوئی مرد دورانِ سفر مرجائے اور اس کے ساتھ سوائے عورتوں کے کوئی مرد موجود نہ ہو اور ان عورتوں میں اس کی زوجہ اور کوئی محرم عورت بھی موجود نہ ہو تو وہ عورتیں اس کو گھٹنوں تک ننگا کریں اور اس پر پانی ڈالیں لیکن اس کی شرمگاہ کی طرف نظر نہ کریں۔ اور اس کو ہاتھوں سے مس نہ کریں اور اس کو غسل دیں۔ پس اگر ان عورتوں میں کوئی محرم عورتیں موجود ہوں تو وہ اس پر پانی گرائیں اور اس کے جسم کو مس کریں اور اس کی شرمگاہ کو مس نہ کریں۔

﴿حدیث نمبر 72/1427﴾

علی بن الحسين عن أحمد بن ادريس عن محمد بن سالم عن أحمد بن النضر عن عمرو بن شمر عن جابر عن أبي جعفر عليه السلام في رجل مات ومعه نسوة وليس معهن رجل قال: يصببن الماء من خلف الثوب ويلففنه في اكفانه من تحت الستر ويصلين صفا ويدخلنه قبره، والمرأة تموت مع الرجال وليس معهم امرأة قال: يصبون الماء من خلف الثوب ويلفونها في اكفانها ويصلون ويدفنون. لان الوجه في هذين الخبرين أن نحملهما على ضرب من الاستحباب دون الوجوب وإنما منعنا من أن تغسل النساء الرجال إذا باشرن أجسامهم. فأما إذا كان يصب الماء عليهم فليس به بأس. فأما المرأة فانه يجوز ايضا للرجال ان يغسلوا منها ما كان يجوز لهم النظر إليه في حياتها من الوجه واليدين وليس يجوز اكثر من ذلك. يدل على ذلك ما رواه المفضل بن عمر وقد قدمناه.

جناب الشیخ رحمۃ اللہ علیہ نے جناب جابر سے نقل کیا ہے اور انھوں نے حضرت امام ابوجعفر الباقر علیہ السلام سے نقل کیا ہے کہ آپؑ نے عرض کیا: اگر کوئی بندہ مرجائے تو اس کے ساتھ فقط عورتیں ہوں کوئی مرد نہ ہو؟ اس کے لیے کیا حکم ہے؟

آپؑ نے فرمایا: وہ عورتیں اس کے کپڑوں کے اُوپر اور پردے کے پیچھے سے پانی گرائیں اور اس کو پردے کے پیچھے ہی کفن میں لپیٹ دیں اور صف بنا کر نماز پڑھیں اور دفن کردیں۔ اور اگر عورت مرجائے اور اس کے ساتھ کوئی عورت نہ ہو فقط مرد ہوں تو وہ بھی پردے کے عقب سے اس پر پانی ڈالیں اور اس کے بعد اس کو کفن دیں اور نماز پڑھیں اور دفن کردیں۔

https://www.shiabookspdf.com

https://www.shiabookspdf.com

جناب الشیخ محمد بن الحسن الطوسی رضی اللہ فرماتے ہیں کہ ان دونوں روایتوں کو ہم استحباب پر حمل کریں گے نا کہ وجوب پر۔ کیونکہ ہم نے پہلے بیان کیا ہے کہ عورتوں کا مردوں کو ان کے جسموں کو مس کرتے ہوئے غسل دینا منع ہے۔ پس اگر وہ فقط اس پر پانی گرائیں تو کوئی حرج نہیں ہے۔

پس عورت ہو تو مردوں کے لیے جائز ہے کہ اس کو غسل دیں اور جن اعضاء کو اس کی زندگی میں دیکھنا جائز تھا ہاتھ اور چہرہ، اس کے علاوہ دوسرے جسم پر نظر کرنا جائز نہیں ہے اور اس پر وہ روایت دلالت کرتی ہے جس کو جناب مفضل بن عمر نے ذکر کیا ہے اور ہم اس کو بیان کر چکے ہیں۔

حدیث نمبر 73/1428

وروی الحسین بن سعید عن علی بن النعمان عن داود ابن فرقد قال مضی صاحب لنا یسأل أبا عبد الله علیه السلام عن المرأة تموت مع رجال لیس فیهم ذو محرم هل یغسلونها وعلیها ثیابها؛ فقال: إذن یدخل ذلك علیهم ولکن یغسلون کفیها.

جناب الشیخ رضی اللہ نے جناب داؤد بن فرقد سے نقل کیا ہے وہ بیان کرتے ہیں کہ ہمارے ایک ساتھی نے حضرت امام ابوعبداللہ علیہ السلام سے ایک عورت کے بارے میں سوال کیا کہ مردوں کے ساتھ تھی اور مرگئی ہے اور ان مردوں میں اس کا کوئی محرم بھی نہیں تو کیا وہ مرد اس عورت کو کپڑوں کے اوپر سے غسل دے سکتے ہیں؟

آپؑ نے فرمایا: یہ کام ان کے لیے باعث عار ہوگا۔ وہ اس کے دونوں ہاتھوں کو دھوئیں (یعنی اس کو غسل نہ دیں)۔

حدیث نمبر 74/1429

احمد بن محمد بن عیسی عن احمد بن محمد بن أبی نصر عن عبد الرحمن بن سالم عن المفضل بن عمر قال: قلت لأبی عبد الله علیه السلام جعلت فداك ما تقول فی المرأة تکون فی السفر مع الرجال لیس فیهم ذو محرم لها ولا معهم امرأة فتموت المرأة فما یصنع بها؛ قال: یغسل منها ما أوجب الله علیه التیمم ولا یمس ولا یکشف لها شیء من محاسنها التی أمر الله بسترها. فقلت کیف یصنع بها؛ قال: یغسل بطن کفیها ثم

https://www.shiabookspdf.com

https://www.shiabookspdf.com

يغسل وجهها ثم يغسل ظهر كفيها.

جناب الشیخ رحمہ اللہ نے جناب مفضل بن عمر سے نقل کیا ہے وہ فرماتے ہیں کہ میں نے حضرت امام ابوعبداللہ علیہ السلام کی خدمت اقدس میں عرض کیا: آپؑ اس عورت کے بارے میں کیا فرماتے ہیں جو مردوں کے ساتھ سفر کر رہی ہے اور اس کے ساتھ کوئی اس کا محرم بھی نہیں اور کوئی عورت بھی موجود نہیں اور وہ دوران سفر مرگئی ہے تو کیا حکم ہے؟

آپؑ نے فرمایا: جن اعضاء پر اللہ نے تیمم کو واجب قرار دیا ہے وہ ان اعضاء کو دھوئیں اور اس کو مس نہ کریں اور جن محاسن کو اللہ نے پوشیدہ رکھنے کا حکم دیا ہے ان میں سے کوئی چیز کو ننگا نہ کریں۔

میں نے پھر عرض کیا: وہ پھر کیا کریں؟

آپؑ نے فرمایا: وہ اس کے ہاتھوں کی دونوں ہتھیلیوں کو دھوئیں اور پھر اس کے چہرے کو اور پھر ہاتھوں کے ظاہر کو دھوئیں۔

حدیث نمبر 75/1430

https://www.shiabookspdf.com

سعد بن عبد الله عن محمد بن الحسين بن أبي الخطاب عن محمد بن اسلم الجبلي عن عبد الرحمن بن سالم وعلي بن أبي حمزة عن أبي بصير قال: سألت أبا عبد الله عليه السلام عن امرأة ماتت في سفر وليس معها نساء ولا ذو محرم فقال: يغسل منها موضع الوضوء ويصلى عليها وتدفن.

جناب الشیخ رحمہ اللہ نے جناب ابوبصیر رحمہ اللہ سے نقل کیا ہے اور وہ بیان کرتے ہیں کہ میں نے حضرت امام ابوعبداللہ علیہ السلام سے اس عورت کے بارے میں سوال کیا جو کہ سفر میں ہے اس کے ساتھ کوئی محرم مرد نہیں اور کوئی دوسری عورت بھی موجود نہیں اور وہ دوران سفر مرجائے تو پھر کیا کیا جائے؟

آپؑ نے فرمایا: اس کے اعضائے وضو کو غسل دیا جائے اور اس پر نماز پڑھی جائے اور دفن کردیا جائے۔

حدیث نمبر 76/1431

علي بن الحسين عن محمد بن علي عن عبد الله بن الصلت عن علي بن الحكم عن سيف بن عميرة عن عمرو بن شمر عن جابر عن أبي عبد الله عليه السلام قال: سئل عن المرأة

https://www.shiabookspdf.com

https://www.shiabookspdf.com

تموت وليس معها محرم قال: تغسل كفيها. والذي يؤكد ما قدمناه ما رواه.

جناب الشیخ رحمۃ اللہ علیہ نے جناب جابر سے نقل کیا ہے اور انھوں نے حضرت امام ابوعبداللہ علیہ السلام سے نقل کیا ہے، وہ بیان کرتے ہیں کہ آپؑ سے اس عورت کے بارے میں سوال کیا گیا جو راستے میں مرجائے اور اس کے ساتھ کوئی محرم بھی نہ ہو اور نہ ہی کوئی عورت ہو تو اس کے لیے کیا حکم ہے؟

آپؑ نے فرمایا: اس کے دونوں ہاتھوں کو دھویا جائے اور دفن کردیا جائے۔

جناب الشیخ محمد بن الحسن الطوسی رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں: جو ہم نے بیان کیا اس کی تاکید وہ روایت کرتی ہے جس کو ذیل میں نقل کیا جارہا ہے۔

﴿حدیث نمبر 77/1432﴾

سعد بن عبد الله عن احمد بن محمد عن الحسن بن علي عن أبي جميلة عن زيد الشحام قال: سألته عن امرأة ماتت وهي في موضع ليس معهم امرأة غيرها قال: ان لم يكن فيهم لها زوج ولا ذو محرم لها دفنوها بثيابها ولا يغسلونها وان كان معهم زوجها أو ذو رحم لها فليغسلها من غير أن ينظر إلى عورتها، قال: وسألته عن رجل مات في السفر مع نساء ليس معهن رجل فقال: ان لم يكن له فيهن امرأة فليدفن في ثيابه ولا يغسل، وان كان له فيهن امرأة فلتغسل في قميص من غير أن تنظر إلى عورته.

جناب الشیخ رحمۃ اللہ علیہ نے جناب زید الشحام سے نقل کیا ہے اور وہ بیان کرتے ہیں کہ میں نے امام علیہ السلام سے اس عورت کے بارے میں سوال کیا جو اس مقام پر مرگئی جہاں اس کے ساتھ کوئی اور عورت موجود نہیں؟

آپؑ نے فرمایا: اگر ان مردوں میں اس کا شوہر اور کوئی محرم مرد موجود نہیں تو وہ اس کو اس کے کپڑوں میں دفن کردیں۔ اس کو غسل نہ دیں اور اگر ان مردوں میں اس کا شوہر یا کوئی محرم موجود ہے تو وہ اس کو غسل دیں لیکن اس کی شرمگاہ کی طرف نظر نہ کریں۔

راوی: میں نے آپؑ سے پھر سوال کیا: اگر ایک مرد دوران سفر مرگیا ہے اور اس کے ساتھ عورتیں ہیں کوئی مرد نہیں تو پھر اس کے لیے کیا حکم ہے؟

https://www.shiabookspdf.com

https://www.shiabookspdf.com

آپؑ نے فرمایا: اگر ان عورتوں میں کوئی اس کی محرم موجود نہیں تو وہ اس کو اس کے کپڑوں میں دفن کردیں۔ اس کو غسل نہ دیں۔ اور اگر ان عورتوں میں اس کی زوجہ ہو یا محرم ہو تو وہ اس کو اس کی قمیص میں ہی غسل دیں۔ اس کی شرمگاہ کی طرف نظر نہ کریں۔

حدیث نمبر 78/1433

سعد بن عبد الله عن أبي الجوزاء عن الحسين بن علوان عن عمرو بن خالد عن زيد بن علي عن ابائه عن علي عليهم السلام قال: أتى رسول الله صلى الله عليه وآله نفر فقالوا ان امرأة توفيت معنا وليس معها ذو محرم فقال: كيف صنعتم؛ فقالوا صببنا عليها الماء صبا، فقال أما وجدتم امرأة من أهل الكتاب تغسلها؛ قالوا لا قال: أفلا يمتموها.

جناب الشیخ رحمۃ اللہ علیہ نے جناب زید بن علی سے نقل کیا ہے اور انھوں نے اپنے والد ماجدؑ اور دادا کے ذریعے امیر المومنین حضرت علی علیہ السلام سے نقل کیا ہے کہ آپؑ بیان فرماتے ہیں کہ رسولِ خدا صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی خدمت میں چند افراد آئے اور عرض کیا: یارسولؐ اللہ! ہمارے ساتھ ایک عورت تھی جو کہ راستے میں مرگئی اور اس کے ساتھ اس کا کوئی محرم بھی نہیں تھا۔

رسولِ خدا نے فرمایا: پھر تم نے اس کے ساتھ کیا کیا؟

انھوں نے عرض کیا: ہم نے اس پر پانی گرایا تھا۔

آپؐ نے فرمایا: کیا کوئی اہل کتاب عورت بھی تمھیں نہیں ملی تھی جو اس کو غسل دے سکتی؟

انھوں نے عرض کیا: جی نہیں۔

آپؐ نے فرمایا: کیا تم نے اس کو تیمم بھی نہیں کروایا؟

حدیث نمبر 79/1434

فأما ما رواه علي بن الحسين عن محمد بن احمد بن علي عن عبد الله بن الصلت عن ابن بنت الياس عن عبد الله بن سنان قال: سمعت أبا عبد الله عليه السلام يقول: المرأة

https://www.shiabookspdf.com

https://www.shiabookspdf.com

إذا ماتت مع الرجال فلم يجدوا امرأة تغسلها غسلها بعض الرجال من وراء الثوب ويستحب أن يلف على يديه خرقة. فالوجه في هذا الخبر هو انه إذا كان ذلك الرجل أحد ذوي أرحامها أو زوجها فانه يجوز له غسلها من وراء الثياب على ما قدمناه. ويدل عليه ايضا ما رواه.

جناب الشیخ علیہ الرحمہ نے جناب عبداللہ بن سنان سے نقل کیا ہے اور وہ بیان کرتے ہیں کہ میں نے حضرت ابوعبداللہ علیہ السلام سے سنا ہے کہ آپؑ نے فرمایا: جب کوئی عورت مرجائے اور اس کے پاس فقط مرد ہی ہوں اور کوئی عورت نہ ملے جو اس کو غسل دے تو پھر بعض مرد کپڑے کے پیچھے سے اس کو غسل دیں اور مستحب ہے کہ جو اس کو غسل دے وہ اپنے ہاتھوں پر کپڑا لپیٹ لے۔

جناب الشیخ محمد بن الحسن الطوسی علیہ الرحمہ فرماتے ہیں: اس روایت میں جو ذکر ہوا ہے وہ اس صورت میں کہ جب ان مردوں میں سے کوئی اس کا محرم موجود ہو یا اس کا شوہر ہو اس کے لیے جائز ہے کہ وہ کپڑے کے پیچھے سے اس کو غسل دے جیسا کہ ہم نے بیان کیا اور اس پر ذیل کی روایت بھی دال ہے۔

﴿حدیث نمبر 80/1435﴾

سعد عن أحمد بن محمد عن عثمان بن عيسى عن سماعة قال: سألت أبا عبد الله عليه السلام عن رجل مات وليس عنده الا نساء قال: تغسله امرأة ذات محرم منه وتصب النساء عليها الماء ولا تخلع ثوبه، وإن كانت امرأة ماتت مع رجال وليس معها امرأة ولا محرم لها فلتدفن كما هي في ثيابها وان كان معها ذو محرم لها غسلها من فوق ثيابها.

جناب الشیخ علیہ الرحمہ نے جناب سماعہ سے نقل کیا ہے اور وہ بیان کرتے ہیں کہ میں نے حضرت امام ابوعبداللہ علیہ السلام سے ایک بندے کے بارے میں سوال کیا جو کہ مرگیا ہے اور اس کے ساتھ سوائے عورتوں کے کوئی نہیں؟

آپؑ نے فرمایا: اس کو محرم عورت غسل دے اور اس کے کپڑے نہ اُتارے۔ ان کے اُوپر سے اس پر پانی ڈالے اور اگر کوئی عورت مرجائے اور اس کے ساتھ سوائے مردوں کے کوئی نہ ہو اور کوئی عورت بھی نہیں اور کوئی محرم بھی نہیں تو اس کو انھی کپڑوں میں دفن کردیا جائے گا اور اگر اس کے ساتھ کوئی محرم ہو تو وہ محرم کپڑوں کے اُوپر سے

https://www.shiabookspdf.com

https://www.shiabookspdf.com

ہی غسل دے گا۔

حدیث نمبر 81/1436

عنه عن أبي جعفر عن الحسن بن علي الوشا عن عبد الله ابن سنان قال: سمعت أبا عبد الله عليه السلام يقول: إذا مات الرجل مع النساء غسلته امرأته، فإن لم تكن امرأته معه غسلته أولاهن به وتلف على يديها خرقة.

جناب الشیخ رحمہ اللہ نے جناب عبداللہ بن سنان سے نقل کیا ہے اور وہ بیان کرتے ہیں کہ میں نے حضرت امام ابوعبداللہ علیہ السلام سے سنا ہے کہ آپؑ نے فرمایا: اگر کوئی مرد مرجائے تو اس کے ساتھ فقط عورتیں ہوں تو اس کی زوجہ اس کو غسل دے گی اور اگر اس کی زوجہ بھی ساتھ نہ ہو تو جو اس کے قریبی و محرم ہیں وہ اس کو غسل دیں گی اور اپنے ہاتھوں پر کپڑا لپیٹیں گی۔

https://www.shiabookspdf.com

حدیث نمبر 82/1437

محمد بن أحمد عن الحسن بن موسى الخشاب عن غياث ابن كلوب عن اسحاق بن عمار عن جعفر عن أبيه ان علي بن الحسين عليه السلام أوصى ان تغسله ام ولد له إذا مات فغسلته.

جناب الشیخ رحمہ اللہ نے جناب اسحاق بن عمار سے نقل کیا ہے اور انھوں نے امام جعفر صادق علیہ السلام سے نقل کیا ہے اور انھوں نے اپنے والد ماجد حضرت امام محمد باقر علیہ السلام سے نقل کیا ہے کہ آپؑ نے فرمایا: تحقیق امام علی بن الحسین علیہ السلام نے وصیت کی کہ ان کو اُن کی اُمِ ولد کنیز غسل دے تو جب آپؑ کی شہادت ہوئی تو اس نے آپؑ کو غسل دیا۔

حدیث نمبر 83/1438

عنه عن أحمد بن الحسن عن عمرو بن سعيد عن مصدق بن صدقة عن عمار الساباطي عن أبي عبد الله عليه السلام انه سئل عن الصبي تغسله امرأة قال: إنما تغسل الصبيان النساء، وعن الصبية ولا تصاب امرأة تغسلها قال: يغسلها رجل أولى الناس بها.

جناب الشیخ رحمہ اللہ نے جناب عمار الساباطی سے نقل کیا ہے اور انھوں نے حضرت امام ابوعبداللہ علیہ السلام سے نقل کیا ہے کہ آپؑ سے سوال ہوا کہ کیا عورت بچے کو غسل دے سکتی ہے؟

https://www.shiabookspdf.com

https://www.shiabookspdf.com

آپؑ نے فرمایا: عورتیں چھوٹے بچوں کو غسل دے سکتی ہیں۔
پھر آپؑ سے بچی کے بارے میں سوال ہوا اگر وہ مرجائے اور غسل دینے والی کوئی عورت موجود نہ ہو؟
آپؑ نے فرمایا: اسے وہ مرد غسل دے سکتا ہے جو اس کا سب سے زیادہ قریبی ہو۔

حدیث نمبر 84/1439

احمد بن محمد عن محمد بن عیسٰی عن عبد الله بن المغیرة عن اسماعیل بن أبی زیاد السکونی عن جعفر عن أبیه ان أمیر المؤمنین علیه السلام قال: عَلَی الزوج کفن امرأته إذا ماتت.

جناب الشیخ رحمہ اللہ نے جناب اسماعیل بن زیاد السکونی سے نقل کیا ہے اور انھوں نے امام جعفر الصادق علیہ السلام سے نقل کیا ہے اور انھوں نے اپنے آباؤ اجداد سے نقل کرتے ہوئے امیر المومنین حضرت علی علیہ السلام سے نقل کیا ہے کہ آپؑ نے فرمایا: جب عورت مرجائے تو اس کا کفن اس کے شوہر کے ذمہ ہے۔

https://www.shiabookspdf.com

مالِ زکوٰۃ سے کفن خرید کر دینا

حدیث نمبر 85/1440

عنه عن الحسن بن محبوب عن الفضل بن یونس الکاتب قال: سألت أبا الحسن موسٰی علیه السلام فقلت له ما تری فی رجل من أصحابنا یموت ولم یترك ما یکفن به اشتری له کفنه من الزکاة؟ فقا: اعط عیاله من الزکاة قدر ما یجهزونه فیکونون هم الذین یجهزونه، قلت فان لم یکن له ولد ولا أحد یقوم بأمره فاجهزه انا من الزکاة؟ قال: کان أبی یقول ان حرمة بدن المؤمن میتا کحرمته حیا فوار بدنه وعورته وجهزه وکفنه وحنطه واحتسب بذلك من الزکاة وشیع جنازته، قلت فإن اتجر علیه بعض اخوانه بکفن آخر وکان علیه دین أیکفن بواحد ویقضی دینه بالآخر؟ قال: لا لیس هذا میراثا ترکه إنما هذا شئ صار إلیه بعد وفاته فلیکفنوه بالذی اتجر علیه ویکون الآخر لهم یصلحون به شأنهم.

https://www.shiabookspdf.com

https://www.shiabookspdf.com

جناب الشیخ رحمۃ اللہ علیہ نے جناب فضل بن یونس کاتب سے نقل کیا ہے، وہ بیان کرتے ہیں کہ میں نے حضرت امام ابوالحسن موسیٰ علیہ السلام سے سوال کیا: ہمارے ساتھیوں میں سے ایک مرجائے اور اس نے اپنے ترکہ میں کچھ نہ چھوڑا ہو کہ جس سے اس کا کفن خریدا جاسکے تو کیا آپؑ اجازت دیتے ہیں کہ میں مالِ زکوٰۃ سے اس کا کفن خرید کر اس کو دوں؟

آپؑ نے فرمایا: تم اس مقدار میں مالِ زکوٰۃ اس کے عیال کو دے دو تا کہ وہ خود اس کے کفن و دفن کا اہتمام کریں۔

میں نے عرض کیا: اگر اس کا کوئی بیٹا نہ ہو اور نہیں کوئی اور جو اس کا یہ اہتمام کرے اور اس کے ان اُمور کا انتظام کرے تو کیا میں اس کے لیے مالِ زکوٰۃ سے کفن و دفن کا اہتمام کرسکتا ہوں؟

آپؑ نے فرمایا: میرے بابا فرمایا کرتے تھے کہ مومن کی میت کی حرمت و عزت اس کی زندگی کی حرمت و عزت کی مانند ہے۔ پس اس کے بدن اور شرمگاہ کو چھپانا اور اس کی تجہیز و تکفین اور حنوط کا اہتمام کرو۔ اس سب کو مالِ زکوٰۃ سے حساب کرو اور اس کی تشییع جنازہ کرو۔

میں نے عرض کیا: اگر کوئی دوسرا بھائی اس کے کفن کا بندوبست کردے، کوئی دوسرا کفن لے آئے اور اس مرنے والے کے ذمہ قرض ہو تو کیا ان دونوں کفنوں میں سے ایک کو فروخت کرکے اس کا قرض ادا کیا جاسکتا ہے؟

آپؑ نے فرمایا: نہیں۔ یہ اس کی میراث نہیں ہے۔ یہ مال تو اس کو مرنے کے بعد ملا ہے۔ پس اس میں سے اس کو کفن دو اور دوسرے کفن کو دوسرے مستحقین کے لیے رکھ دو۔

https://www.shiabookspdf.com

حدیث نمبر 86/1441

الحسين بن سعيد عن محمد بن أبي عمير عن ابراهيم الخزاز عن عثمان النوا قال: قلت لابي عبد الله عليه السلام إني أغسل الموتى، قال أو تحسن؛ قال: قلت اني غسل قال: إذا غسلت الميت فارفق به ولا تعصره ولا تقربن شيئاً من مسامعه بكافور.

جناب الشیخ رحمۃ اللہ علیہ نے جناب عثمان النوا سے نقل کیا ہے، وہ بیان کرتے ہیں کہ میں نے حضرت امام ابوعبداللہ علیہ السلام سے عرض کیا کہ میں مُردوں کو غسل دیتا ہوں۔

آپؑ نے فرمایا: کیا تم ان کے ساتھ احسان کرتے ہو؟

https://www.shiabookspdf.com

https://www.shiabookspdf.com

میں نے عرض کیا: میں تو فقط غسل دیتا ہوں۔

آپؑ نے فرمایا: جب میت کو غسل دو تو اس کے ساتھ نرمی برتو اور اس کو دباؤ نہ اور نہ کافور کو اس کے کانوں کے قریب لے جاؤ۔

﴿حدیث نمبر 87/1442﴾

احمد بن محمد بن عیسٰی عن علی بن الحکم عن أبان والحسین بن سعید عن فضالة عن حسین عن ابن مسکان جمیعا عن أبی العباس عن أبی عبد الله علیه السلام قال: سألته عن غسل المیت فقال: اقعده واغمز بطنه غمزا رفیقا ثم طهره من غمز البطن ثم تضجعه ثم تغسله تبدأ بمیامنه وتغسله بالماء والحرض ثم بماء وکافور ثم تغسله بماء القراح واجعله فی أکفانه. قال محمد بن الحسن: ما تضمن هذا الخبر من قوله اقعده غیر معمول علیه والوجه فیه التقیة لموافقته لمذاهب العامة.

جناب الشیخ رحمۃ اللہ علیہ نے جناب ابوالعباس سے نقل کیا ہے اور وہ بیان کرتے ہیں کہ میں نے حضرت امام ابوعبداللہ علیہ السلام سے میت کو غسل دینے کے بارے میں سوال کیا۔

https://www.shiabookspdf.com

آپؑ نے فرمایا: میت کو بٹھاؤ اور اس کے شکم کو ہاتھوں سے دباؤ اور پھر بطن کے دبانے کی وجہ سے جو نجاست نکلے تو اس کو پاک کرو۔ پھر اس کو لٹا دو۔ پھر اس کے دائیں جانب سے غسل کو شروع کرو اور اس کو پانی اور حرض (یعنی صابن) سے غسل دو۔ پھر اس کو کافور کے پانی سے غسل دو۔ پھر اس کو سادے پانی سے غسل دو اور کافور کو اس کے کفن میں قرار دو۔

جناب الشیخ محمد بن الحسن الطوسی رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں: اس روایت میں جو حکم ہوا ہے کہ میت کو بٹھاؤ اس پر ہمارے ہاں عمل نہیں کیا جاتا اور یہ روایت تقیہ کے تحت صادر ہوئی ہے کیونکہ یہ عامہ کے مذہب کے موافق ہے۔

﴿حدیث نمبر 88/1443﴾

النضر بن سوید عن هشام بن سالم عن سلیمان بن خالد قال سألت أبا عبد الله علیه السلام عن غسل المیت کیف یغسل؟ قال: بماء وسدر واغسل جسده کله واغسله

https://www.shiabookspdf.com

https://www.shiabookspdf.com

أخرى بماء وكافور، ثم إغسله أخرى بماء، قلت ثلاث مرات؟ قال: نعم قلت فما يكون عليه حين يغسله؟ قال: ان استطعت أن يكون عليه قميص فتغسل من تحت القميص.

جناب الشیخ رحمۃ اللہ علیہ نے جناب سلیمان بن خالد سے نقل کیا ہے، وہ بیان کرتے ہیں کہ میں نے حضرت امام ابوعبداللہ علیہ السلام سے میت کو غسل دینے کے بارے میں سوال کیا کہ میت کو کیسے غسل دیا جائے گا؟

آپؑ نے فرمایا: سدر (بیری) کے پانی سے اس کے سارے جسم کو غسل دو۔ پھر دوسرا غسل کافور کے پانی کے ساتھ دو اور پھر اس کو خالص پانی سے غسل دو۔

راوی: میں نے عرض کیا: کیا میت کو تین مرتبہ غسل دیا جائے گا؟

آپؑ نے فرمایا: ہاں۔

میں نے عرض کیا: وہ چیز جو غسل کے وقت میت کے بدن پر ہو؟

آپؑ نے فرمایا: اس کے بدن پر قمیص ہو تو اگر ممکن ہو تو قمیص کے نیچے سے ہی اس کو غسل دو۔

https://www.shiabookspdf.com

حدیث نمبر 89/1444

الحسين بن سعيد عن يعقوب بن يقطين قال: سألت العبد الصالح عليه السلام عن غسل الميت أفيه وضوء الصلاة أم لا؟ فقال: غسل الميت يبدأ بمرافقه فيغسل بالحرض ثم يغسل وجهه ورأسه بالسدر ثم يفاض عليه الماء ثلاث مرات، ولا يغسلن إلا في قميص يدخل رجل يده ويصب عليه من فوقه ويجعل في الماء شيئاً من سدر وشيئاً من كافور ولا يعصر بطنه إلا أن يخاف شيئاً قريبا فيمسح مسحا رفيقا من غير ان يعصر ثم يغسل الذي غسله يده قبل أن يكفنه إلى المنكبين ثلاث مرات ثم إذا كفنه اغتسل.

جناب الشیخ رحمۃ اللہ علیہ نے جناب یعقوب بن یقطین سے نقل کیا ہے اور وہ بیان کرتے ہیں کہ میں نے حضرت العبد الصالح امام موسیٰ کاظم علیہ السلام سے میت کے غسل کے بارے میں سوال کیا: کیا اس میں نماز والا وضو ہے یا نہیں؟

آپؑ نے فرمایا: میت کا غسل اس کے ہاتھوں سے شروع ہوگا جن کو کہنیوں سے دھویا جائے گا۔ پھر اس کے

https://www.shiabookspdf.com

https://www.shiabookspdf.com

چہرے کو اور پھر سر کو بیری کے پانی کے ساتھ دھویا جائے۔ پھر اس پر تین مرتبہ پانی ڈالا جائے اور اس کو غسل نہ دیا جائے مگر قمیص کے ساتھ اور قمیص کے اندر ہاتھ داخل کرو اور اس کے اُوپر پانی ڈالو اور پانی میں بیری کے کچھ پتے ڈالو اور اس کے بعد کافور پانی میں ڈالو۔ خیال رہے کہ میّت کے شکم کو دبایا نہ جائے سوائے اس صورت کے جب اس کے شکم سے کسی چیز کے نکلنے کا خوف ہو تو پھر اس کے شکم کو نرمی سے مَس کیا جائے، زیادہ نہ دبایا جائے۔ پھر جس نے غسل دیا ہے وہ کفن دینے سے قبل اپنے ہاتھوں کو کہنیوں تک تین مرتبہ دھوئے۔ پھر جب اس کو کفن دے لے تو پھر غسل کرے۔

حدیث نمبر 90/1445

الحسن بن محبوب عن أبي أيوب عن حمران بن اعين قال قال أبو عبد الله عليه السلام: إذا غسلتم الميت منكم فارفقوا به ولا تعصروه ولا تغمزوا له مفصلا ولا تقربوا أذنيه شيئاً من الكافور ثم خذوا عمامته فانشروها مثنية على رأسه واطرح طرفيها من خلفه وابرز جبهته، قلت فالحنوط كيف اصنع به؛ قال: يوضع في منخره وموضع سجوده ومفاصله، قلت فالكفن؛ قال: تؤخذ خرقة فيشد بها سفليه ويضم فخذيه بها ليضم ما هناك وما يصنع من القطن افضل ثم يكفن بقميص ولفافة وبرد يجمع فيه الكفن.

جناب الشیخ رحمہ اللہ نے جناب حمران بن اعین سے نقل کیا ہے، وہ بیان کرتے ہیں کہ حضرت امام ابوعبداللہ علیہ السلام نے فرمایا: جب تم میّت کو غسل دو تو اس کے ساتھ نرمی کرو۔ اس کو نہ نچوڑو اور نہ ہی اس کے جوڑوں پر دباؤ ڈالو اور اس کے کانوں کے قریب کافور نہ لے کر جاؤ۔ پھر اس کے سر پر عمامہ رکھو اور اس کے سر پر دو پیچ دو اور اس عمامے کے دونوں اطراف کو اس کے عقب کی جانب ڈال دو اور اس کی پیشانی کو کھلا رکھو۔

راوی: میں نے عرض کیا کہ اس کے حنوط کے وقت کیا کیا جائے؟

آپؑ نے فرمایا: اس کے ناک پر لگاؤ اور سجدہ کے مقامات پر لگاؤ اور جوڑوں پر۔

راوی: میں نے عرض کیا: اس کو کفن کیسے دیا جائے؟

آپؑ نے فرمایا: ایک کپڑا لو اور اس کے ذریعے اس کے نیچے والے حصّے کو مضبوطی سے باندھو اور پھر اس کو

https://www.shiabookspdf.com

https://www.shiabookspdf.com

اس کی دونوں رانوں پر لپیٹ دو اور وہ کفن جو روئی سے تیار شدہ ہو وہ افضل ہے۔ پھر اس کو قمیص میں کفن دو اور ایک چادر میں اور پھر سارے کفن کو ایک چادر میں جمع کردو۔

حدیث نمبر 91/1446

محمد بن عيسى عن عبيد عن حماد بن عيسى عن حريز عن محمد بن مسلم عن أبي عبدالله عليه السلام قال: من غسل ميتا و كفنه اغتسل غسل الجنابة.

جناب الشیخ رحمہ اللہ نے جناب محمد بن مسلم سے نقل کیا ہے اور انھوں نے حضرت امام ابوعبداللہ علیہ السلام سے نقل کیا ہے کہ آپؑ نے فرمایا: جو بندہ میت کو غسل دے اور کفن دے وہ پھر غسل جنابت کی مانند غسل کرے۔

حدیث نمبر 92/1447

على بن الحسين عن عبد الله بن جعفر عن ابراهيم بن مهزيار عن فضالة بن أيوب عن القاسم بن بريد عن محمد بن مسلم عن أبي جعفر عليه السلام قال: غسل الميت مثل غسل الجنب وإن كان كثير الشعر فزد عليه الماء ثلاث مرات.

جناب الشیخ رحمہ اللہ نے جناب محمد بن مسلم سے نقل کیا ہے اور اس نے حضرت امام ابوجعفر الباقر علیہ السلام سے نقل کیا ہے کہ آپؑ نے فرمایا: غسل میت غسل جنابت کی مانند ہے (دونوں کی ترتیب ایک ہے)۔ اور اگر میت کے بال زیادہ ہوں تو اس پر تین مرتبہ پانی ڈالو۔

حدیث نمبر 93/1448

على بن الحسين عن سعد بن عبدالله عن محمد بن الحسين ابن أبي الخطاب وأحمد بن الحسن بن على بن فضال عن أبيه عن على بن عقبة وذبيان ابن حكيم عن موسى بن اكيل النميرى عن العلا بن سيابة عن أبي عبدالله عليه السلام قال: لا بأس أن تجعل الميت بين رجليك وأن تقوم من فوقه فتغسله إذا قلبته يمينا وشمالا تضبطه برجليك كيلا يسقط لوجهه. قال محمد بن الحسن: العمل على ما قدمناه من انه لا يركب الغاسل الميت وذلك هو الافضل، وهذا الخبر محمول على الجواز ورفع الحظر

https://www.shiabookspdf.com

https://www.shiabookspdf.com

وان کان الافضل غیرہ۔

جناب الشیخ رحمۃ اللہ علیہ نے جناب العلا بن سیابہ سے نقل کیا ہے اور انھوں نے حضرت امام ابوعبداللہ علیہ السلام سے نقل کیا ہے کہ آپؑ نے فرمایا: اس میں کوئی حرج نہیں ہے کہ غسل دینے والا میت کو اپنے دونوں قدموں کے درمیان قرار دے اور اس کے اُوپر کھڑا ہو جائے اور غسل دے تاکہ جب وہ اس کو دائیں یا بائیں کروٹ دے تو اپنے دونوں قدموں میں اس کو روک کر رکھے تاکہ وہ منہ کے بل گر نہ جائے۔

جناب الشیخ محمد بن الحسن الطوسی رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں کہ ہم پہلے بیان کر چکے ہیں کہ غسل دینے والا میت پر سوار نہ ہو اور یہی افضل ہے اور اس روایت کو فقط جواز پر حمل کیا جائے گا کہ یہ جائز ہے۔ ممنوع نہیں ہے اگرچہ اس طرح نہ کرنا افضل ہے۔

حدیث نمبر 94/1449

علی بن الحسین عن سعد بن عبد اللہ عن محمد بن الحسین ابن أبي الخطاب وأحمد بن الحسن بن علی بن فضال عن أبیہ عن علی بن عقبة وذبیان ابن حکیم عن موسی بن اکیل النمیری عن العلا بن سیابة قال سئل أبو عبد اللہ علیہ السلام وأنا حاضر عن رجل قتل فقطع رأسه فی معصیة اللہ أیغسل أم یفعل به ما یفعل بالشهید؟ فقال: إذا قتل فی معصیة اللہ یغسل اولاً منه الدم ثم یصب علیه الماء صباً ولا یدلك جسده ویبدأ بالیدین والدبر وتربط جراحاته بالقطن والخیوط فإذا وضع علیه القطن عصب وکذلك موضع الرأس یعنی الرقبة ویجعل له من القطن شئ کثیر ویذر علیه الحنوط ثم یوضع القطن فوق الرقبة وإن استطعت أن تعصبه فافعل، قلت فإن کان الرأس قد بان من الجسد وهو معه کیف یغسل؟ فقال: یغسل الرأس إذا غسل الیدین والسفلة بدء بالرأس ثم بالجسد ثم یوضع القطن فوق الرقبة ویضم إلیه الرأس ویجعل فی الکفن، وکذلك إذا صرت إلی القبر تناولته مع الجسد وادخلته اللحد ووجهته للقبلة.

جناب الشیخ رحمۃ اللہ علیہ نے جناب العلاء بن سیابہ سے نقل کیا ہے وہ بیان کرتے ہیں کہ میں وہاں موجود تھا کہ

https://www.shiabookspdf.com

https://www.shiabookspdf.com

حضرت امام ابوعبداللہ علیہ السلام سے سوال کیا گیا کہ وہ بندہ جس کا خدا کی کسی نافرمانی کی وجہ سے سر قلم کیا گیا ہو۔ کیا اس کو غسل دیا جائے گا یا اس کے ساتھ بھی وہی سلوک کیا جائے جو شہید راہ خدا کے ساتھ سلوک کیا جاتا ہے؟

آپؑ نے فرمایا: جو بندہ خدا کی نافرمانی میں قتل کیا گیا ہے اس کو غسل دیا جائے گا۔ اوّلاً اس کا خون دھویا جائے گا۔ پھر اس پر پانی ڈالا جائے گا لیکن اس کو ہاتھ نہیں لگایا جائے گا اور اس کے غسل کی ابتداء ہاتھوں اور دُبر (مقامِ پاخانہ) سے کی جائے گی اس کے زخم کے اُوپر روئی رکھ کر دھاگے سے باندھ دیا جائے۔ پھر کپاس رکھ کر اُوپر پٹی باندھ دی جائے گی اور جہاں سے اس کا سر کاٹا گیا ہے گردن کی اس جگہ کے لیے بھی یہی حکم ہے کہ اس جگہ کپاس رکھ کر اُوپر پٹی باندھ دی جائے اور اس پر حنوط و کافور چھڑک دیا جائے۔ اور اگر ممکن ہو تو اس کو پٹی سے باندھ دیا جائے۔

راوی: میں نے عرض کیا: اگر سر بدن سے جدا کر دیا گیا ہو مگر موجود ہو تو پھر کیسے غسل دیا جائے گا؟

آپؑ نے فرمایا: جب اس کے ہاتھوں اور نچلے والے دھڑ کو غسل دیا جائے تو اس کی ابتداء سر سے کی جائے اور پھر غسل کے بعد اس کی گردن پر کپاس رکھ کر سر کو اس کے ساتھ ملا دیا جائے اور اس کو کفن میں بھی یوں ہی رکھا جائے۔ اور جب اس کو قبر میں اُتارا جائے تو اس کو جسم کے ساتھ ہی رکھا جائے اور جب لحد میں داخل کیا جائے تو اس کو قبلہ رُخ رکھا جائے۔

﴿حدیث نمبر 95/1450﴾

محمد بن أحمد بن يحيى عن إبراهيم بن هاشم عن نوح ابن شعيب عن شهاب بن عبد ربه قال سألت أبا عبد الله عليه السلام عن الجنب أيغسل الميت؛ أو منْ غسل ميتا أيأتي أهله ثم يغتسل؛ فقال: هما سواء لا بأس بذلك إذا كان جنبا غسل يديه وتوضأ وغسل الميت وهو جنب وان غسل ميتا ثم توضأ ثم أتى أهله ويجزيه غسل واحد لهما.

جناب الشیخ رحمۃ اللہ علیہ نے جناب شہاب بن عبد ربہ سے نقل کیا ہے، وہ بیان کرتے ہیں کہ میں نے حضرت امام ابوعبداللہ علیہ السلام سے سوال کیا: کیا جنب شخص میت کو غسل دے سکتا ہے؟ یا جس نے میت کو غسل دیا ہے کیا وہ غسل دینے کے بعد اپنی زوجہ سے مباشرت کر سکتا ہے اور پھر غسل کر لے؟

https://www.shiabookspdf.com

https://www.shiabookspdf.com

آپؑ نے فرمایا: دونوں برابر و مساوی ہیں۔ اس میں کوئی حرج نہیں ہے۔ اگر مجنب میت کو غسل دے اور اپنے ہاتھوں کو دھوئے اور پھر وضو کرے اور میت کو غسل دے۔ اور اگر میت کو غسل دینے کے بعد اپنی زوجہ کے پاس جائے تو اوّلاً وضو کرے پھر بیوی کے پاس جائے اور دونوں کے لیے ایک غسل کافی ہے (یعنی مس میت اور جنابت کے لیے ایک غسل کافی ہے)۔

حدیث نمبر 96/1451

علی عن سعد بن عبد اللہ عن أیوب بن نوح قال کتب أحمد بن القاسم إلی أبی الحسن الثالث علیہ السلام یسألہ عن المؤمن یموت فیأتیہ الغاسل یغسلہ وعندہ جماعة من المرجئة ھل یغسلہ غسل العامة ولا یعممہ ولا یصیر معہ جریدة؟ فکتب: یغسلہ غسل المؤمن وان کانوا حضورا، واما الجریدة فلیستخف بھا ولا یرونہ ولیجھد فی ذلک جھدہ.

جناب الشیخ رحمہ اللہ نے جناب ایوب بن نوح سے نقل کیا ہے اور وہ بیان کرتے ہیں کہ جناب احمد بن قاسم نے حضرت امام ابوالحسن موسیٰ بن جعفر علیہ السلام کی خدمت میں خط لکھا اور سوال کیا: اگر کوئی مومن مرجائے پس غاسل آئے تاکہ وہ اس کو غسل دے تو اس کے پاس مرجئہ (مخالفین) کی ایک جماعت وہاں موجود ہے تو کیا غسل دینے والا اس میت کو عامہ کے طریقہ کے مطابق غسل دے اور اس کو عمامہ بھی باندھے اور جریدتان بھی نہ رکھے؟

آپؑ نے فرمایا: مومن کو غسل مومنوں والا غسل دے خواہ وہ لوگ وہاں موجود ہی ہوں۔ لیکن جریدتان وہ چھپا کر رکھے اور ان کو نہ دکھائے اور اس کے بارے میں پوری کوشش کرے۔

حدیث نمبر 97/1452

الحسین بن سعید عن محمد بن سنان عمن اخبرہ عن أبی عبد اللہ علیہ السلام قال: من کان کفنہ معہ فی بیتہ لم یکتب من الغافلین وکان مأجورا کلما نظر إلیہ.

جناب الشیخ رحمہ اللہ نے جناب محمد بن سنان سے نقل کیا اور اس نے اس بندے سے نقل کیا ہے جس نے امام ابوعبداللہ علیہ السلام سے نقل کیا ہے کہ آپؑ نے فرمایا: جس بندے نے گھر میں اپنا کفن بنا رکھا ہے وہ غافلین میں سے شمار نہیں ہوگا اور جب وہ اس کو دیکھے گا تو اس کو اجر ملے گا۔

https://www.shiabookspdf.com

https://www.shiabookspdf.com

حدیث نمبر 98/1453

علی بن الحکم عن یونس بن یعقوب قال قال أبو عبد اللہ علیہ السلام: ان ابی أوصانی عند الموت یا جعفر کفنی فی ثوب کذا و کذا وثوب کذا و کذا واشتر لی بردا واحدا وعمامۃ وأجدھما فان الموتی یتباھون باکفانھم.

جناب الشیخ رحمۃ اللہ علیہ نے جناب یونس بن یعقوب سے نقل کیا ہے اور وہ فرماتے ہیں کہ حضرت امام ابوعبداللہ علیہ السلام نے فرمایا: میرے بابا جان نے اپنی وفات کے وقت مجھے وصیت فرمائی: اے جعفر! مجھے فلاں فلاں کپڑے میں کفن دینا اور میرے لیے ایک عمدہ چادر اور عمامہ خریدنا کیونکہ محشر میں مردے اپنے کفنوں کی وجہ سے فخر ومباہات کریں گے۔

حدیث نمبر 99/1454

محمد بن احمد بن یحیی عن محمد بن عیسی عن ابن سنان عن أبی عبد اللہ علیہ السلام قال: تنوقوا فی الاکفان فانکم تبعثون بھا.

https://www.shiabookspdf.com

جناب الشیخ رحمۃ اللہ علیہ نے جناب عبداللہ بن سنان سے نقل کیا ہے اور انھوں نے حضرت امام ابوعبداللہ علیہ السلام سے نقل کیا ہے کہ اپنے کفن بناؤ کیونکہ تم نے ان کفنوں میں ہی مبعوث ہونا ہے۔

حدیث نمبر 100/1455

الحسین بن سعید عن محمد بن سنان عن عبد اللہ بن یحیی الکاھلی والحسین بن المختار عن أبی عبد اللہ علیہ السلام قالا: سألناہ عن المیت یخرج منہ الشئ بعدما یفرغ من غسلہ قال: یغسل ذلک ولا یعاد علیہ الغسل.

جناب الشیخ رحمۃ اللہ علیہ نے جناب عبداللہ بن یحییٰ الکاہلی اور الحسین بن مختار سے نقل کیا ہے اور انھوں نے بیان کیا ہے کہ ہم دونوں نے امام ابوعبداللہ علیہ السلام سے سوال کیا: اگر میت کے غسل سے فارغ ہونے کے بعد میت سے کوئی نجاست نکل آئے تو؟

آپؑ نے فرمایا: اس نجاست کو دھونا واجب ہے۔ غسل دوبارہ نہیں دیا جائے گا۔

https://www.shiabookspdf.com

https://www.shiabookspdf.com

حدیث نمبر 101/1456

سعد بن عبد الله عن الحسن بن علی بن فضال عن غالب بن عثمان عن روح بن عبد الرحیم عن أبي عبد الله علیه السلام قال: ان بدا من المیت شئ بعد غسله فاغسل الذی بدا منه ولا تعد الغسل.

جناب الشیخ رحمہ اللہ نے جناب روح بن عبدالرحیم سے نقل کیا ہے اور انھوں نے حضرت امام ابوعبداللہ علیہ السلام سے نقل کیا ہے کہ آپؑ نے فرمایا: اگر میت کے غسل کے بعد کوئی چیز ظاہر ہو (نجاست ظاہر ہو) تو اس نجاست کو دھونا واجب ہے اور دوبارہ غسل دینا واجب نہیں ہے۔

حدیث نمبر 102/1457

احمد بن محمد بن عیسٰی عن احمد بن محمد بن أبي نصر عن عبد الله بن یحیی الکاهلی عن أبي عبد الله علیه السلام قال: إذا خرج من منخر المیت الدم أو الشئ بعد الغسل فأصاب العمامة أو الکفن قرض بالمقراض.

https://www.shiabookspdf.com

جناب الشیخ رحمہ اللہ نے جناب عبداللہ بن یحییٰ الکاہلی سے نقل کیا ہے اور اس نے حضرت امام ابوعبداللہ علیہ السلام سے نقل کیا ہے کہ آپؑ نے فرمایا: جب میت کے ناک سے خون یا کوئی اور چیز غسل کے بعد نکل آئے اور وہ عمامہ یا کفن کو لگ جائے تو کفن کو کاٹ لیا جائے۔

حدیث نمبر 103/1458

علی بن الحسین عن محمد بن أحمد بن علی عن أبي طالب عبد الله بن الصلت عن ابن أبي عمیر واحمد بن محمد عن غیر واحد من أصحابنا عن أبي عبد الله علیه السلام قال: إذا خرج من المیت شئ بعد ما یکفن فاصاب الکفن قرض من الکفن.

جناب الشیخ رحمہ اللہ نے جناب احمد بن محمد سے نقل کیا اور انھوں نے ہمارے ساتھیوں سے نقل کیا اور انھوں نے حضرت امام ابوعبداللہ علیہ السلام سے نقل کیا ہے کہ آپؑ نے فرمایا: اگر کفن دینے کے بعد میت سے کوئی نجاست نکل آئے اور وہ کفن کو لگ جائے تو کفن کا اتنا حصّہ کاٹ دیا جائے۔

https://www.shiabookspdf.com

https://www.shiabookspdf.com

حدیث نمبر 104/1459

علی بن ابراهيم عن أبيه عن النوفلي عن السكوني عن أبي عبد الله عليه السلام قال سئل: ما بال الميت يمني؛ قال: النطفة التي خلق منها يرمي بها.

جناب الشیخ رحمۃ اللہ علیہ نے جناب السکونی سے نقل کیا ہے اور انھوں نے بیان کیا ہے کہ حضرت امام ابوعبداللہ علیہ السلام سے سوال کیا گیا: کیا وجہ ہے کہ بعض اوقات میت سے منی خارج ہوتی ہے؟

آپؑ نے فرمایا: وہ نطفہ جس سے اس کو خلق کیا گیا ہوتا ہے وہ اس کو باہر پھینک دیتی ہے۔

حدیث نمبر 105/1460

عنه عن أبيه عن سيف بن عميرة عن سعد بن طريف عن أبي جعفر عليه السلام قال: من غسل ميتا فأدى فيه الامانة غفر له قلت و كيف يؤدي فيه الامانة؛ قال: لا يخبر بما رأى.

https://www.shiabookspdf.com

جناب الشیخ رحمۃ اللہ علیہ نے جناب سعد بن طریف سے نقل کیا ہے اور انھوں نے حضرت امام ابوجعفر علیہ السلام سے نقل کیا ہے کہ آپؑ نے فرمایا: جو بندہ میت کو غسل دے گا پس وہ اس میں امانت کو ادا کرے گا تو اللہ اس کو بخش دے گا۔

راوی: میں نے عرض کیا: وہ امانت کیسے ادا کرے گا؟

آپؑ نے فرمایا: جو اس نے میت سے دیکھا ہو تو اس کے بارے میں کسی دوسرے کو خبر نہ دے۔

حدیث نمبر 106/1461

وبهذا الاسناد عن سعد بن طريف عن أبي جعفر عليه السلام قال: من كفن مؤمنا كان كمن ضمن كسوته إلى يوم القيامة.

جناب الشیخ رحمۃ اللہ علیہ نے جناب سعد بن طریف سے نقل کیا ہے اور انھوں نے حضرت امام ابوجعفر علیہ السلام سے نقل کیا ہے کہ آپؑ نے فرمایا: جو کسی مومن کو کفن دے وہ اس کی مانند ہے گویا قیامت تک وہ اس کے لباس کا ضامن بن گیا۔

حدیث نمبر 107/1462

وبهذا الاسناد عن سعد بن طريف عن أبي جعفر عليه السلام قال: مَن حفر لميت

https://www.shiabookspdf.com

https://www.shiabookspdf.com

قبرا كان كمن بوأه بيتا موافقا إلى يوم القيامة.

جناب الشیخ رحمہ اللہ نے جناب سعد بن طریف سے نقل کیا ہے اور وہ بیان کرتے ہیں کہ حضرت امام ابوجعفر الباقر علیہ السلام نے فرمایا: جو کسی میت کی قبر کھودے گا تو وہ اس بندے کی مانند ہوگا جس نے قیامت تک کے لیے اس کے مزاج کے مطابق گھر بنا کر دیا ہو (یعنی اس کی مانند اجر وثواب پائے گا)۔

حدیث نمبر 108/1463

أحمد بن محمد عن علي بن الحكم عن رجل عن أبي بصير قال سألت أبا عبد الله عليه السلام: عن عقد كفن الميت قال: إذا أدخلته القبر فحلها.

جناب الشیخ رحمہ اللہ نے جناب ابوبصیر رحمہ اللہ سے نقل کیا ہے اور وہ بیان کرتے ہیں کہ میں نے حضرت امام ابوعبداللہ علیہ السلام سے میت کے کفن کی گرہ کے بارے میں سوال کیا۔

آپؑ نے فرمایا: جب تو میت کو قبر میں رکھ دے تو اس کی وہ گرہ کھول دو۔

https://www.shiabookspdf.com

حدیث نمبر 109/1464

محمد بن أحمد بن يحيى عن الحسن بن الحسين اللؤلؤي عن أبي داود المنشد عن سلامة عن مغيرة مؤذن بني عدي عن أبي عبد الله عليه السلام قال: غسل علي بن أبي طالب عليه السلام رسول الله صلى الله عليه وآله بدأه بالسدر والثانية بثلاثة مثاقيل من كافور ومثقال من مسك ودعا بالثالثة بقربة مشدودة الرأس فأفاضها عليه ثم أدرجه عليه السلام.

جناب الشیخ رحمہ اللہ نے جناب بنی عدی کے مؤذن مغیرہ سے نقل کیا ہے اور انھوں نے حضرت امام ابوعبداللہ علیہ السلام سے نقل کیا ہے کہ آپؑ نے فرمایا: امیرالمومنین حضرت علی علیہ السلام نے رسولِ خدا صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے غسل کی ابتداء بیری کے پانی سے کی اور دوسرا غسل اس پانی سے دیا جس میں تین مثقال کافور اور ایک مثقال مسک (کستوری) کو ملایا اور اس سے غسل دیا اور تیسرے غسل کے لیے آپؑ نے ایک مشکیزہ پانی طلب کیا کہ جس کا منہ بند تھا۔ اس کو آپؑ کے جسم اطہر پر ڈالا اور پھر آپؑ کو کفن میں داخل کر دیا۔

https://www.shiabookspdf.com

https://www.shiabookspdf.com

حدیث نمبر 110/1465

عنه عن يعقوب بن يزيد عن عدة من أصحابنا عن أبي عبد الله عليه السلام قال: لا يكفن الميت في كتان.

جناب الشیخ رحمۃ اللہ علیہ نے جناب یعقوب بن زید سے نقل کیا ہے اور اس نے اپنے بعض ساتھیوں سے نقل کیا ہے اور انھوں نے حضرت امام ابوعبداللہ علیہ السلام سے نقل کیا ہے کہ آپؑ نے فرمایا: میت کو پٹ سن میں کفن نہ دو۔

حدیث نمبر 111/1466

علي بن ابراهيم عن أبيه عن النوفلي عن السكوني عن أبي عبد الله عليه السلام أن النبي صلى الله عليه وآله نهى أن يعمق القبر فوق ثلاثة أذرع.

جناب الشیخ رحمۃ اللہ علیہ نے جناب السکونی سے نقل کیا ہے اور انھوں نے جناب امام ابوعبداللہ علیہ السلام سے نقل کیا ہے کہ آپؑ نے فرمایا کہ رسولِ خدا صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے قبر کو تین ہاتھ سے زیادہ گہری بنانے سے منع کیا ہے۔

https://www.shiabookspdf.com

حدیث نمبر 112/1467

عنه عن أبيه عن ابن أبي عمير عن حماد بن عثمان عن الحلبي عن أبي عبد الله عليه السلام ان رسول الله صلى الله عليه وآله لحد له أبو طلحة الانصاري.

جناب الشیخ رحمۃ اللہ علیہ نے جناب الحلبی سے نقل کیا ہے اور انھوں نے حضرت امام ابوعبداللہ علیہ السلام سے نقل کیا ہے کہ آپؑ نے فرمایا: رسولِ خدا صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے لیے ابوطلحہ انصاری نے لحد تیار کی۔

حدیث نمبر 113/1468

سهل بن زياد عن بعض أصحابه عن أبي همام اسماعيل ابن همام عن أبي الحسن الرضا عليه السلام قال قال أبو جعفر عليه السلام حين أحضر: إذا أنا مت فاحفروا وشقوا لي شقا فان قيل لكم ان رسول الله صلى الله عليه وآله لحد له فقد صدقوا.

جناب الشیخ رحمۃ اللہ علیہ نے جناب اسماعیل بن ہمام سے نقل کیا ہے اور انھوں نے حضرت امام ابوالحسن علی الرضا علیہ السلام

https://www.shiabookspdf.com

https://www.shiabookspdf.com

سے نقل کیا ہے کہ آپؑ نے فرمایا: حضرت امام ابوجعفر الباقر علیہ السلام نے اپنے احتضار کے وقت فرمایا کہ جب میرا انتقال ہو جائے تو میرے لیے شق والی قبر بنانا اور اگر تم سے کہا جائے کہ رسولؐ خدا کے لیے لحد والی قبر بنائی گئی تھی تو انھوں نے سچ کہا ہے۔

حدیث نمبر 114/1469

سعد بن عبد الله عن يعقوب عن يزيد عن ابن أبي عمير عن بعض أصحابه عن أبي عبد الله عليه السلام قال: حد القبر إلى الترقوة وقال: بعضهم إلى الثدي وقال بعضهم: قامة الرجل حتى يمد الثوب على رأس من في القبر وأما اللحد فبقدر ما يمكن فيه الجلوس .قال ولما حضر على بن الحسين عليه السلام الوفاة أغمي عليه فبقي ساعة ثم رفع عنه الثوب ثم قال: (الحمد لله الذي أورثنا الجنة نتبوء منها حيث نشاء فنعم أجر العاملين) ثم قال احفروا الي حتى يبلغ الرشح قال ثم مد الثوب عليه فمات عليه السلام.

جناب الشیخ رحمۃ اللہ علیہ نے جناب ابن ابی عمیر سے نقل کیا ہے اور اس نے بعض اصحاب سے نقل کیا ہے اور انھوں نے حضرت امام ابوعبداللہ علیہ السلام سے نقل کیا ہے کہ آپؑ نے فرمایا: قبر کی حد انسان کی ہنسلی تک ہے۔ بعض نے کہا ہے کہ سینے تک بعض نے کہا کہ جو انسان کے قد کے برابر تھی حتیٰ کہ وہ قبر میں کھڑا ہو سکے اور اس کے سر پر کپڑا کھینچا جا سکے۔ اور لحد اس قدر ہونی چاہیے کہ انسان اس سے بیٹھ سکے۔

پھر آپؑ نے فرمایا: جب حضرت امام علی بن حسین علیہ السلام کی وفات کا وقت قریب آیا تو آپؑ پر غشی طاری ہوگئی۔ پھر کچھ دیر اسی غشی کے عالم میں باقی رہے۔ پھر آپؑ نے اپنا کپڑا اُٹھایا اور فرمایا: الحمد لله الذي أورثنا الجنة نتبوء منها حيث نشاء فنعم أجر العاملين

پھر فرمایا: میرے لیے قبر اس قدر گہری کھودنا کہ زمین کی تری ظاہر ہو جائے اور پھر آپؑ نے دوبارہ اپنے اوپر کپڑا اُوڑھا اور پھر آپؑ کا انتقال ہو گیا۔

حدیث نمبر 115/1470

الحسن بن محبوب عن أبي ولاد وعبد الله بن سنان جميعاً عن أبي عبد الله عليه السلام

https://www.shiabookspdf.com

https://www.shiabookspdf.com

قال: ینبغی لاولیاء المیت منکم أن یؤذنوا اخوان المیت بموته فیشهدون جنازته ویصلون علیه ویستغفرون له فیکتسب لهم الاجر ویکتب للمیت الاستغفار ویکتسب هو الاجر وفیما اکتسب له من الاستغفار.

جناب الشیخ رحمہ اللہ نے جناب عبداللہ بن سنان سے نقل کیا ہے اور انھوں نے حضرت امام ابوعبداللہ علیہ السلام سے نقل کیا ہے کہ آپؑ نے فرمایا: میت کے اولیاء کو چاہیے کہ وہ میت کے بھائیوں کو اطلاع دیں تا کہ وہ اس کے جنازے میں شرکت کریں اور اس پر نماز پڑھیں اور اس کے لیے استغفار طلب کریں تا کہ ان کے لیے اس کا اجر کسب کریں اور اس میت کے لیے استغفار لکھا جائے اور وہ اس کی وجہ اجروثواب سے کسب کریں اور میت کے لیے استغفار لکھا جائے۔

﴿حدیث نمبر 116/1471﴾

حمید بن زیاد عن ابن سماعة عن عبد الله بن جبلة عن محمد بن مسعود الطائی عن عنبسة بن مصعب عن أبی عبد الله علیه السلام قال قال رسول الله صلی الله علیه وآله من استقبل جنازة أو رآها فقال: (الله اکبر هذا ما وعدنا الله ورسوله وصدق الله ورسوله اللهم زدنا إیماناً وتسلیماً الحمد لله الذی تعزز بالقدرة وقهر العباد بالموت) لم یبق فی السماء ملك مقرب إلا بکی رحمة لصوته.

https://www.shiabookspdf.com

جناب الشیخ رحمہ اللہ نے جناب عنبسہ بن مصعب سے نقل کیا ہے اور انھوں نے حضرت امام ابوعبداللہ علیہ السلام سے نقل کیا ہے کہ آپؑ نے فرمایا: رسولِ خدا صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا: جس بندے کے سامنے جنازہ آئے یا اس کی نظر جنازے پر پڑے تو پھر وہ یوں دُعا پڑھے:

الله اکبر هذا ما وعدنا الله ورسوله وصدق الله ورسوله اللهم زدنا إیماناً وتسلیماً الحمد لله الذی تعزز بالقدرة وقهر العباد بالموت

تو آسمان کا کوئی فرشتہ ایسا نہیں رہتا جو اس کی آواز پر گریہ نہ کرے۔

﴿حدیث نمبر 117/1472﴾

علی بن ابراهیم عن أبیه عن عبد الله بن المغیرة عن أبان لا أعلمه إلا ذکره عن أبی حمزة

https://www.shiabookspdf.com

https://www.shiabookspdf.com

قال: كان علي بن الحسين عليه السلام إذا رأى جنازة قد أقبلت قال: (الحمد لله الذي لم يجعلني من السواد المخترم).

جناب الشیخ رحمۃ اللہ علیہ نے جناب ابوحمزہ سے نقل کیا ہے اور وہ بیان کرتے ہیں کہ حضرت امام علی بن حسین علیہ السلام جب کوئی جنازہ دیکھتے تو آپؑ کہتے: الحمد لله الذي لم يجعلني من السواد المخترم۔

حدیث نمبر 118/1473

علي بن ابراهيم عن أبيه عن بعض أصحابه عن المفضل ابن يونس قال سألت أبا ابراهيم عليه السلام عن تربيع الجنازة قال: إذا كنت في موضع تقية فابدأ باليد اليمنى ثم بالرجل اليمنى ثم ارجع من مكانك إلى ميامن الميت لا تمر خلف رجليه البتة حتى تستقبل الجنازة فتأخذ يده اليسرى ثم رجله اليسرى ثم ارجع إلى مكانك لا تمر خلف الجنازة البتة حتى تستقبلها تفعل كما فعلت اولا، وإن لم تكن تتقي فيه فان تربيع الجنازة الذي جرت به السنة أن تبدأ باليد اليمنى ثم بالرجل اليمنى ثم بالرجل اليسرى ثم باليد اليسرى حتى تدور حولها.

https://www.shiabookspdf.com

جناب الشیخ رحمۃ اللہ علیہ نے جناب مفضل بن یونس سے نقل کیا ہے اور وہ بیان کرتے ہیں کہ میں نے حضرت امام ابوابراہیم موسیٰ بن جعفر علیہ السلام سے سوال کیا کہ جنازے کو کندھا کیسے دیا جائے؟

آپؑ نے فرمایا: اگر تو ایسے محل و مورد ہے کہ جہاں تقیہ کرنا ہے تو پھر میت کے دائیں ہاتھ سے شروع کرو اور پھر دائیں قدم کی طرف آؤ۔ پھر اپنی جگہ واپس جاؤ۔ پھر میت کے قدموں کی طرف دوسری جانب نہ جاؤ بلکہ میت کے آگے کی جانب سے چکر کاٹ کر اگلی جانب بائیں کندھے سے کندھا اور پھر اس کے قدموں کی آئے۔ اور مقامِ تقیہ نہیں ہے تو پھر جنازے کو کندھا دینے کا مسنون طریقہ یہ ہے کہ پہلے میت کے دائیں جانب سے کندھا دے اور پھر دائیں جانب کے قدم کی طرف اور پھر بائیں جانب کے قدم کی طرف اور پھر آخر میں بائیں جانب کے کندھے کو کندھا دے یہاں تک کہ اس کے اطراف میں چکر لگائے۔

حدیث نمبر 119/1474

علي عن أبيه عن ابن فضال عن علي بن عقبة عن موسى بن اكيل عن العلا بن سيابة عن

https://www.shiabookspdf.com

https://www.shiabookspdf.com

أبي عبد الله عليه السلام قال: تبدأ في حمل السرير من الجانب الإيمن ثم تمر عليه من خلفه إلى الجانب الآخر حتى ترجع إلى المقدم كذلك دوران الرحا عليه.

جناب الشیخ رحمہ اللہ نے جناب العلاء بن سیابہ سے نقل کیا ہے اور انھوں نے حضرت امام ابوعبداللہ علیہ السلام سے نقل کیا ہے کہ آپؑ نے فرمایا: جنازے کو کندھا دیتے وقت تخت (چارپائی) کے دائیں جانب سے شروع کرو اور پھر قدموں کی طرف سے چکر لگاتے ہوئے اس کے دوسری جانب چلے جاؤ اور پھر کندھے سے شروع کر کے قدموں کی طرف یوں چکر لگاؤ جس طرح چکی کاٹے۔

حدیث نمبر 120/1475

علي عن أبيه عن غير واحد عن يونس عن علي بن يقطين عن أبي الحسن موسى عليه السلام قال سمعته يقول: السنة في حمل الجنازة أن تستقبل جانب السرير بشقك الايمن فتلزم الايسر بكفك الايمن ثم تمر عليه إلى الجانب الآخر من خلفه إلى الجانب الثالث من السرير ثم تمر عليه إلى الجانب الرابع مما يلي يسارك.

جناب الشیخ رحمہ اللہ نے جناب علی بن یقطین سے نقل کیا ہے اور انھوں نے حضرت امام ابوالحسن موسیٰ علیہ السلام سے نقل کیا ہے اور وہ بیان کرتے ہیں کہ میں نے آپؑ سے سنا ہے کہ آپؑ نے فرمایا: جنازہ اُٹھانے کا سنتی طریقہ یہ ہے کہ بندہ جنازے کو چارپائی کے اگلے بائیں جانب کو اپنے دائیں کندھے پر اُٹھائے۔ پھر اس کے پچھلے حصّہ کو، پھر پچھلی جانب سے چکر کاٹ کر اس پچھلی دائیں جانب کو اپنے بائیں جانب کندھا دے اور آخر میں چارپائی کی اگلی دائیں جانب کو اپنے بائیں جانب کندھے سے اُٹھاؤ۔

حدیث نمبر 121/1476

أبو علي الاشعري عن محمد بن عبد الجبار عن علي بن حديد عن سيف بن عميرة عن عمرو بن شمر عن جابر عن أبي جعفر عليه السلام قال: السنة أن تحمل السرير من جوانبه الاربع وما كان بعد ذلك من حمل فهو تطوع.

جناب الشیخ رحمہ اللہ نے جناب جابر سے اور انھوں نے حضرت امام ابوجعفر الباقر علیہ السلام سے نقل کیا ہے کہ آپؑ نے

https://www.shiabookspdf.com

https://www.shiabookspdf.com

فرمایا: سنت ومستحب ہے کہ جنازے کے تخت (چارپائی) کو چاروں جانب سے اُٹھایا جائے اور اس کے بعد جو اُٹھانا ہے وہ مباح ہے۔

حدیث نمبر 122/1477

فأما ما رواه علي بن الحسين عن علي بن موسى عن أحمد بن محمد عن الحسين قال كتبت إليه اسأله عن سرير الميت يحمل أله جانب يبدأ به في الحمل من جوانبه الاربع، أو ما خف عَلَى الرجل يحمل من أي الجوانب شاء؛ فكتب: من أيها شاء. فالوجه في هذه الرواية رفع الحظر عمن أخذ الجنازة من أي جوانبها شاء لان الذي ذكرناه من المسنون دون المفروض.

جناب الشیخ رحمۃ اللہ علیہ نے احمد بن محمد سے اور انھوں نے جناب الحسین سے نقل کیا ہے اور وہ بیان کرتے ہیں کہ میں نے امامؑ کی خدمت میں خط لکھا اور آپؑ سے سوال کیا کہ جنازے کی چارپائی (تخت) کو کندھا دیتے وقت کس طرف سے شروع کیا جائے جو جانب ہلکی ہو، کس طرف سے شروع کیا جائے۔

https://www.shiabookspdf.com

آپؑ نے فرمایا: جس جانب سے چاہو شروع کرو۔

جناب الشیخ محمد بن الحسن الطوسی رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں: اس روایت کو حمل کیا جائے گا۔ یہ روایت جنازے کو اُٹھانے کی کسی جانب سے ممنوعیت کو بیان نہیں کر رہی ہے یعنی جواز کو بیان کر رہی ہے ورنہ مستحب و سنت یہ ہی ہے جو ہم نے بیان کی ہے۔ وہ بھی واجب نہیں۔

حدیث نمبر 123/1478

سعد بن عبد الله عن أحمد بن الحسن عن عمرو بن سعيد المدائني عن مصدق بن صدقة عن عمار الساباطي عن أبي عبد الله عليه السلام قال: سألته عن الجنازة إذا حملت كيف يقول الذي يحملها؛ قال يقول: (بسم الله وبالله وصلى الله على محمد وآل محمد اللهم اغفر للمؤمنين والمؤمنات).

جناب الشیخ رحمۃ اللہ علیہ نے جناب عمار الساباطی سے نقل کیا ہے اور انھوں نے بیان کیا ہے کہ میں نے حضرت امام

https://www.shiabookspdf.com

https://www.shiabookspdf.com

ابوعبداللہ علیہ السلام سے جنازہ کے بارے میں سوال کیا کہ جب جنازے کو اُٹھائیں تو کون سی دُعا پڑھنی چاہیے؟

آپؑ نے فرمایا: یوں دُعا کرو: بسم الله وبالله وصلى الله على محمد وآل محمد اللهم اغفر للمؤمنين والمؤمنات

حدیث نمبر 124/1479

سعد بن عبد الله عن عبد الله بن جعفر عن ابراهيم بن مهزيار عن ابن أبي عمير عن سيف بن عميرة عن جابر عن أبي جعفر عليه السلام قال: من حمل جنازة من أربع جوانبها غفر الله له أربعين كبيرة

جناب الشیخ رحمۃ اللہ علیہ نے جناب جابر سے نقل کیا ہے اور انھوں نے امام ابوجعفر علیہ السلام سے نقل کیا ہے کہ آپؑ نے فرمایا: جو بندہ جنازے کو چاروں طرف سے کندھا دے گا اللہ اس کے چالیس کبیرہ گناہ معاف فرمادے گا۔

حدیث نمبر 125/1480

محمد بن الحسن الصفار قال: كتبت إلى أبي محمد الحسن العسكري عليه السلام أيجوز أن يجعل الميتين على جنازة واحدة في موضع الحاجة وقلة الناس؛ وإن كان الميتان رجلا وامرأة يحملان على سرير واحد ويصلى عليهما؛ فوقع عليه السلام لا يحمل الرجل مع المرأة على سرير واحد.

جناب الشیخ رحمۃ اللہ علیہ نے جناب محمد بن الحسن الصفار سے نقل کیا ہے، وہ بیان کرتے ہیں کہ میں نے حضرت امام ابوالحسن الصفار سے نقل کیا ہے، وہ بیان کرتے ہیں کہ میں نے حضرت امام ابومحمد الحسن العسکری علیہ السلام کی خدمت میں خط لکھا اور سوال کیا: کیا جب ضرورت کا محل و مقام ہے اور اُٹھانے والے لوگ کم ہیں تو کیا دو میتوں کو ایک تخت پر رکھا جاسکتا ہے؟ اگر ایک میت مرد کی ہو اور ایک عورت کی تو دونوں کو ایک تخت (چارپائی) پر اُٹھانا جائز ہے اور دونوں پر اجتماعی نماز جنازہ پڑھی جاسکتی ہے؟

آپؑ نے فرمایا: مرد کو عورت کے ساتھ ایک تخت پر اُٹھانا جائز نہیں۔

حدیث نمبر 126/1481

علي بن إبراهيم عن أبيه عن ابن محبوب عن علي بن رئاب عن زرارة قال: حضر أبو

https://www.shiabookspdf.com

https://www.shiabookspdf.com

جعفر عليه السلام جنازة رجل من قريش وأنا معه وكان فيها عطاء فصرخت صارخة فقال: عطاء لتسكتن أو لنرجعن قال: فلم تسكت فرجع عطاء قال فقلت لابي جعفر عليه السلام: إن عطاء قد رجع قال ولم؛ قلت: صرخت هذه الصارخة فقال لها لتسكتن أو لنرجعن فلم تسكت فرجع فقال: امض بنا فلو أنا إذا رأينا شيئاً من الباطل مع الحق تركنا له الحق لم نقض حق مسلم. قال: فلما صلى على الجنازة قال وليها لابي جعفر عليه السلام ارجع مأجورا رحمك الله فانك لا تقدر على المشي فأبي أن يرجع قال: فقلت له قد اذن لك في الرجوع ولي حاجة أريد أن أسألك عنها فقال: امضه فليس بأذنه جئنا ولا بأذنه نرجع وإنما هو فضل وأجر طلبنا فبقدر ما يتبع الجنازة الرجل يؤجر على ذلك.

جناب الشیخ علیہ الرحمہ نے جناب زرارہ علیہ الرحمہ سے نقل کیا ہے اور وہ بیان کرتے ہیں کہ میں حضرت امام ابوجعفر علیہ السلام کے ساتھ تھا۔ آپ قریش کے ایک بندے کے جنازہ میں شریک تھے۔ ان لوگوں میں عطاء بھی موجود تھا۔ پس ان میں ایک رونے والی چیخ مار کر رو رہی تھی۔ عطاء نے اس سے کہا: تم خاموش ہوجاؤ، سکون کرو یا پھر ہم واپس چلے جائیں؟ وہ خاموش نہ ہوئی تو عطاء واپس چلا گیا۔ زرارہ کہتے ہیں کہ میں نے حضرت امام ابوجعفر علیہ السلام سے عرض کیا کہ عطاء واپس چلا گیا ہے۔

آپؑ نے فرمایا: کیوں؟

میں نے عرض کیا: اس چیخنے والی عورت نے چیخ ماری تو اس نے اس سے کہا: یا تم چپ ہوجاؤ، سکون کرو، یا ہم واپس چلے جائیں۔ پس وہ چپ نہ ہوئی تو وہ واپس چلا گیا۔

آپؑ نے فرمایا: تم میرے ساتھ چلو اور فرمایا: جب ہم حق کے ساتھ کو باطل دیکھیں تو کیا ہم حق کو چھوڑ دیں۔ ہم مسلم کے حق میں نقص نہیں۔

جنابِ زرارہ بیان کرتے ہیں کہ جب نمازِ جنازہ پڑھی گئی تو میت کے وارث و ولی نے مولاؑ سے عرض کیا: اللہ تعالیٰ آپؑ پر رحم فرمائے، آپؑ کو اجرِ عظیم عطا فرمائے، آپؑ سے پیدل چلنا مشکل ہوگا آپؑ واپس چلے جائیں لیکن امامؑ نے واپس جانے سے انکار کیا۔

https://www.shiabookspdf.com

https://www.shiabookspdf.com

میں نے عرض کیا: آپؑ کو ولی میت نے واپس جانے کی اجازت دے دی ہے اور مجھے آپؑ سے کام ہے۔ میں آپؑ سے سوال کرنا چاہتا ہوں۔ آپؑ واپس چلیں۔

امام علیہ السلام نے فرمایا: ہم نہ ولی کی اجازت سے آئے ہیں اور نہ ہی واپس جانے میں اس کی اجازت کی ضرورت ہے۔ یہ ایک فضل اور اجر ہے جو ہمیں حاصل کرنا چاہیے۔ جتنا زیادہ جنازہ کی اتباع میں چلو گے اتنا ہی زیادہ اجر ملے گا۔

تشیع کرنے کا اجروثواب

حدیث نمبر 127/1482

سهل بن زياد عن الحسن بن علي عن محمد بن الفضيل عن اسحاق بن عمار عن أبي عبد الله عليه السلام قال: أول ما يتحف به المؤمن يغفر لمن تبع جنازته.

جناب الشیخ رحمۃ اللہ علیہ نے جناب اسحاق بن عمار سے نقل کیا اور انھوں نے حضرت امام ابوعبداللہ علیہ السلام سے نقل کیا ہے کہ آپؑ نے فرمایا: مومن کو پہلا تحفہ جو ملتا ہے وہ یہ ہے کہ اس کے جنازہ کی تشیع کرنے والے کو اللہ تعالیٰ بخش دیتا ہے۔

https://www.shiabookspdf.com

حدیث نمبر 128/1483

أبو علي الاشعري عن محمد بن عبد الجبار عن ابن فضال عن علي بن عقبة عن ميسر قال: سمعت أبا جعفر عليه السلام يقول: من تبع جنازة مسلم أعطي يوم القيامة أربع شفاعات ولم يقل شيئاً إلا قال الملك: ولك مثل ذلك.

جناب الشیخ رحمۃ اللہ علیہ نے جناب میسر سے نقل کیا ہے وہ بیان کرتے ہیں کہ میں نے حضرت امام ابوعبداللہ علیہ السلام سے سنا ہے کہ آپؑ نے فرمایا: جو بندہ کسی مسلمان کے جنازے کی تشیع کرے گا تو اس کو قیامت کے دن چار شفاعت عطا کی جائیں گی اور جو کچھ وہ میت کے حق میں کہے گا تو فرشتہ اس سے کہے گا: اس کی مثل تیرے لیے بھی ہے۔

حدیث نمبر 129/1484

الحسين بن سعيد عن الحسين بن علوان عن سعد بن طريف عن الاصبغ قال قال امير

https://www.shiabookspdf.com

https://www.shiabookspdf.com

المؤمنين عليه السلام: من تبع جنازة كتب له اربع قراريط، قيراط باتباعه إياها، وقيراط بالصلاة عليها، وقيراط بالانتظار حتى يفرغ من دفنها، وقيراط للتعزية.

جناب الشیخ رحمہ اللہ نے جناب الاصبغ سے نقل کیا ہے وہ بیان کرتے ہیں کہ حضرت امام علی علیہ السلام نے فرمایا: جو بندہ کسی جنازے کے ساتھ پیچھے چلے گا تو اس کے لیے چار قیراط لکھے جائیں گے: ایک اس کو جنازہ کی اتباع میں چلنے کی وجہ سے اسے ملے گا، ایک قیراط اس پر نماز پڑھنے سے ملے گا اور ایک قیراط اس کے دفن سے فارغ ہونے تک کے انتظار کرنے کی وجہ سے ملے گا اور ایک قیراط بعد میں اس کی تعزیت کرنے کی وجہ سے ملے گا۔

حدیث نمبر 130/1485

سهل بن زياد عن ابن أبي نجران عن عاصم بن حميد عن أبي بصير قال سمعت أبا جعفر عليه السلام: يقول: من مشى مع جنازة حتى يصلى عليها ثم يرجع كان له قيراط فإذا مشى معها حتى تدفن كان له قيراطان والقيراط مثل جبل احد.

جناب الشیخ رحمہ اللہ نے جناب ابوبصیر رحمہ اللہ سے نقل کیا ہے وہ بیان کرتے ہیں کہ میں نے حضرت امام ابوجعفر الباقر علیہ السلام سے سنا کہ آپؑ نے فرمایا: جو بندہ جنازے کے ساتھ چلے یہاں تک کہ وہ اس پر نماز پڑھے۔ پھر واپس آئے تو اس کے لیے قیراط ہے اور جب وہ اس قدر اس کے ساتھ رہے یہاں تک کہ جنازے کو دفن کر دیا جائے تو اس کے لیے دو قیراط ہیں اور ایک قیراط اُحد پہاڑ کی مانند ہے۔

حدیث نمبر 131/1486

الحسين بن سعيد عن النضر بن سويد عن يحيى بن عمران الحلبي عن عبد الله بن مسكان عن زرارة قال: كنت عند أبي جعفر عليه السلام وعنده رجل من الانصار فمرت به جنازة فقام الانصاري ولم يقم ابو جعفر عليه السلام فقعدت معه ولم يزل الانصاري قائما حتى مضوا بها ثم جلس فقال له ابو جعفر عليه السلام ما أقامك؛ قال رأيت الحسين بن علي عليه السلام يفعل ذلك فقال أبو جعفر عليه السلام والله ما فعله الحسين ولا قام أحد منا أهل البيت قط فقال الانصاري شككتني اصلحك الله قد كنت أظن اني رأيت.

https://www.shiabookspdf.com

https://www.shiabookspdf.com

جناب الشیخ رحمۃ اللہ علیہ نے جناب زرارہ سے نقل کیا ہے اور وہ بیان کرتے ہیں کہ میں حضرت امام ابوجعفر الباقر علیہ السلام کی خدمت میں موجود تھا اور آپؑ کے پاس ایک انصاری مرد بھی موجود تھا۔ پس قریب سے ایک جنازہ گزرا کہ وہ انصاری شخص کھڑا ہوگیا اور امام ابوجعفر علیہ السلام کھڑے نہ ہوئے اور میں بھی آپؑ کی وجہ سے کھڑا نہ ہوا۔ وہ انصاری اس وقت تک کھڑا رہا یہاں تک کہ وہ جنازہ وہاں سے گزر گیا۔ پھر وہ انصاری شخص بیٹھا۔

امام ابوجعفر علیہ السلام نے اس سے فرمایا: تجھے کس چیز نے کھڑا کیے رکھا (یعنی تو کیوں کھڑا ہوگیا؟)

اس نے عرض کیا: میں نے حضرت امام ابوالحسین ابن علی علیہ السلام کو دیکھا تھا وہ کھڑے ہوگئے تھے۔

امام علیہ السلام نے فرمایا: خدا کی قسم! امام حسین علیہ السلام نے ایسا نہیں کیا تھا اور نہ ہی ہم اہل بیتؑ میں سے کوئی کھڑا ہوا۔

اس انصاری نے عرض کیا: خدا آپؑ کے اُمور کی اصلاح فرمائے۔ آپؑ نے مجھے شک میں ڈال دیا ہے۔ میں تو گمان کر رہا تھا کہ میں نے خود دیکھا ہے۔

حدیث نمبر 132/1487

https://www.shiabookspdf.com

سهل بن زياد عن أبي نجران عن مثنى الحناط عن أبي عبد الله عليه السلام قال: كان الحسين بن علي عليهما السلام جالساً فمرت عليه جنازة فقام الناس حين طلعت الجنازة فقال الحسين عليه السلام: مرت جنازة يهودي وكان رسول الله صلى الله عليه وآله على طريقها جالساً فكره أن يعلو رأسه جنازة يهودي.

جناب الشیخ رحمۃ اللہ علیہ نے جناب مثنیٰ الحناط سے نقل کیا ہے اور انھوں نے حضرت امام ابوعبداللہ علیہ السلام سے نقل کیا ہے کہ آپؑ نے فرمایا: امام حسین بن علی علیہ السلام بیٹھے ہوئے تھے کہ ایک جنازہ وہاں سے گزرا تو جب جنازہ سامنے آیا تو سب لوگ کھڑے ہوگئے تو امام الحسین علیہ السلام نے فرمایا: ایک دفعہ ایک یہودی کا جنازہ گزر رہا تھا تو رسولِ خدا صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم اس راستے میں بیٹھے ہوئے تھے تو آپؐ کھڑے ہوگئے کیونکہ انھوں نے پسند نہ فرمایا کہ آپؐ کے سر کے اُوپر یہودی جنازے کا سایہ پڑے۔

حدیث نمبر 133/1488

محمد بن أحمد بن يحيى عن علي بن محمد القاساني عن محمد بن محمد قال كتب علي بن

https://www.shiabookspdf.com

https://www.shiabookspdf.com

بلال إليه انه ربما مات عندنا الميت فتكون الارض ندية فنفرش القبر بالساج أو نطبق عليه فهل يجوز؛ فكتب ذٰلك جائز.

جناب الشیخ رحمۃ اللہ علیہ نے جناب محمد بن محمد سے نقل کیا ہے اور وہ بیان کرتے ہیں کہ میں نے امام علیہ السلام کی خدمت میں خط لکھا اور پوچھا کہ بعض اوقات ہمارے ہاں کوئی فوت ہوجائے تو ہماری زمین نمی والی ہے تو ہم قبر میں ساکوان لکڑی کا فرش لگاتے ہیں اور اس لکڑی کو میت کے اردگرد رکھ کر طبق بناتے ہیں (تابوت) تو کیا یہ جائز ہے؟

آپؑ نے فرمایا: ہاں، یہ جائز ہے۔

حدیث نمبر 134/1489

علی بن الحسين عن محمد بن أحمد بن علي عن عبد الله ابن الصلت عن النضر بن سويد عن يحيى بن عمران عن هارون بن خارجة عن أبي بصير عن أبي عبد الله عليه السلام قال: إذا سللت الميت فقل: (بسم الله وبالله وعلى ملة رسول الله اللهم إلى رحمتك ولا إلى عذابك) وإذا وضعته في اللحد فضع فمك على اذنيه وقل (الله ربك والاسلام دينك ومحمد نبيك والقرآن كتابك وعلي امامك)

https://www.shiabookspdf.com

جناب الشیخ رحمۃ اللہ علیہ نے جناب ابوبصیر رحمۃ اللہ علیہ سے نقل کیا ہے اور انھوں نے حضرت امام ابوعبداللہ علیہ السلام سے نقل کیا ہے کہ آپؑ نے فرمایا: جب میت کو قبر میں اُتارنے لگو تو یوں کہو: بسم الله وبالله وعلى ملة رسول الله اللهم إلى رحمتك ولا إلى عذابك۔

اور جب اس کو لحد میں رکھو تو پھر اپنا منہ اس کے کان پر رکھو اور یوں کہو: الله ربك والاسلام دينك ومحمد نبيك والقرآن كتابك وعلي امامك۔

حدیث نمبر 135/1490

الحسين بن سعيد عن حماد بن عيسى عن حريز عن زرارة عن أبي جعفر عليه السلام قال قال: إذا وضعت الميت في لحده فقل (بسم الله وفي سبيل الله وعلى ملة رسول الله صلى الله عليه وآله) واقرأ آية الكرسي واضرب بيدك على منكبه الايمن ثم قل

https://www.shiabookspdf.com

https://www.shiabookspdf.com

یافلان قل (رضیت باللہ ربآ وبالاسلام دینآ وبمحمد رسولا وبعلی إماما) ویسمی إمام زمانہ فإذا حثی علیہ التراب وسوی قبرہ فضع کفک علی قبرہ عند رأسہ وفرج اصابعك واغمز کفك علیہ بعد ما ینضح بالماء.

جناب الشیخ رحمۃ اللہ علیہ نے جناب زرارہ رحمۃ اللہ علیہ سے نقل کیا ہے وہ بیان کرتے ہیں کہ حضرت امام ابوجعفر الباقر علیہ السلام نے فرمایا: جب میت کو لحد میں رکھا جائے تو یوں کہو: بسم اللہ وفی سبیل اللہ وعلی ملۃ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ۔ اور اس کے بعد آیت الکرسی کی تلاوت کرو اور اس کے بعد اس کے دائیں کندھے پر ہاتھ مارو۔ پھر یوں کہو: اے فلاں! رضیت باللہ ربا وبالاسلام دینا وبمحمد رسولا وبعلی إماما۔

اور اس کے بعد اس کے وقت کے امامؑ تک کے نام ذکر کرو اور جب اس پر مٹی ڈال دی جائے اور قبر کو درست کرلو۔ پھر قبر پر پانی چھڑکنے کے بعد اس کے سرہانے کی طرف ہاتھ کو قبر پر رکھو اور انگلیوں کو کھلا رکھو۔

﴿حدیث نمبر 136/1491﴾

https://www.shiabookspdf.com

الحسن بن محبوب عن أبی حمزۃ قال: قلت لاحدھما علیہ السلام یحل کفن المیت؟ قال: نعم ویبرز وجھہ.

جناب الشیخ رحمۃ اللہ علیہ نے جناب ابوحمزہ سے نقل کیا ہے اور وہ بیان کرتے ہیں کہ میں نے امام محمد باقر علیہ السلام یا امام جعفر صادق علیہ السلام سے عرض کیا: میت کا کفن کیا کھول دیا جائے؟

آپؑ نے فرمایا: ہاں اور میت کا چہرہ ننگا کر دیا جائے۔

﴿حدیث نمبر 137/1492﴾

أحمد بن محمد عن الحسن بن محبوب عن محمد بن سنان عن اسحاق بن عمار قال: سمعت أبا عبد اللہ علیہ السلام یقول: إذا نزلت فی قبر فقل (بسم اللہ وباللہ وعلی ملۃ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ) ثم تسل المیت سلا فإذا وضعتہ فی قبرہ فحل عقدتہ وقل (اللھم یا رب عبدك وابن عبدك نزل بك وأنت خیر منزول بہ اللھم ان کان محسنا فزد فی احسانہ وإن کان مسیئا فتجاوز عنہ وألحقہ بنبیہ محمد صلی اللہ علیہ وآلہ

https://www.shiabookspdf.com

https://www.shiabookspdf.com

وصالح شيعته واهدنا واياه إلى صراط مستقيم اللهم عفوك عفوك) ثم تضع يدك اليسرى على عضده الايسر وتحركه تحريكا شديدا ثم تقول (يا فلان بن فلان إذا سئلت فقل الله ربي ومحمد نبي والاسلام ديني والقرآن . كتابي وعلى امامي) حتى تستوفى الائمة ثم تعيد عليه القول ثم تقول (أفهمت يا فلان) وقال عليه السلام: فانه يجيب ويقول نعم ثم تقول (ثبتك الله بالقول الثابت هداك الله إلى صراط مستقيم عرف الله بينك وبين أوليائك فى مستقر من رحمته) ثم تقول: (اللهم جاف الارض عن جنبيه واصعد بروحه اليك ولقه منك برهانا اللهم عفوك عفوك) ثم تضع الطين واللبن فما دمت تضع الطين واللبن تقول: (اللهم صل وحدته وآنس وحشته وآمن روعته وأسكن إليه من رحمتك رحمة تغنيه بها عن رحمة من سواك. فانما رحمتك للظالمين) ثم تخرج من القبر وتقول: (انا لله وانا إليه راجعون اللهم ارفع درجته فى اعلا عليين واخلف على عقبه فى الغابرين وعندك نحتسبه يارب العالمين).

https://www.shiabookspdf.com

جناب الشیخ علیہ الرحمہ نے جناب اسحاق بن عمار سے نقل کیا ہے، وہ بیان کرتے ہیں کہ میں نے حضرت امام ابوعبداللہ الصادق علیہ السلام سے سنا ہے، آپؑ نے فرمایا: جب تم میت کو قبر میں اُتارنے لگو تو یوں کہو: بسم الله وبالله وعلى ملة رسول الله صلى الله عليه وآله۔

پھر جب تم میت میں قبر میں اُتار دو تو یہ دُعا پڑھو: اللهم يا رب عبدك وابن عبدك نزل بك وأنت خير منزول به اللهم ان كان محسنا فزد فى احسانه وإن كان مسيئا فتجاوز عنه وألحقه بنبيه محمد صلى الله عليه وآله وصالح شيعته واهدنا واياه إلى صراط مستقيم اللهم عفوك عفوك۔

پھر بایاں ہاتھ میت کے بائیں کندھے پر رکھو اور اس کو ہلاؤ اور پھر کہو: اے فلاں بن فلاں! جب تجھ سے سوال کیا جائے تو کہو: الله ربي ومحمد نبي و الاسلام ديني والقرآن. كتابي وعلى امامي۔

یہاں تک کہ سارے اماموںؑ کے نام ذکر کرو۔ پھر اس کو دوبارہ اس کا اعادہ کرو اور کہو: اے فلاں بن فلاں! کیا تو سمجھ گیا ہے۔

امام علیہ السلام فرماتے ہیں: وہ جواب دے گا: ہاں ہے پھر تم کہو: ثبتك الله بالقول الثابت هداك الله إلى

https://www.shiabookspdf.com

https://www.shiabookspdf.com

صراط مستقیم عرف الله بینك وبین أولیائك فی مستقر من رحمته۔

اس کے بعد تم کہو: اللھم جاف الارض عن جنبیه واصعد بروحه الیك ولقه منك برهاناً اللھم عفوك عفوك۔

پھر اس پر اینٹیں اور مٹی رکھو جب تک اینٹیں رکھتے رہو تو یوں کہتے رہو: اللھم صل وحدته وآنس وحشته وآمن روعته وأسكن إلیه من رحمتك رحمة تغنیه بها عن رحمة من سواك. فانما رحمتك للظالمین۔

پھر جب قبر سے باہر نکلو تو یوں دُعا کرو: انا لله وانا إلیه راجعون اللھم ارفع درجته فی اعلا علیین واخلف علی عقبه فی الغابرین وعندك نحتسبه یارب العالمین۔

حدیث نمبر 138/1493

علی بن ابراهیم عن أبیه عن ابن أبی عمیر عن حفص ابن البختری عن أبی عبد الله علیه السلام قال: یشق الکفن إذا أدخل المیت فی قبره من عند رأسه.

جناب الشیخ رحمۃ اللہ علیہ نے جناب حفص بن البختری سے نقل کیا ہے اور اس نے حضرت امام ابوعبداللہ علیہ السلام سے نقل کیا ہے کہ آپؑ نے فرمایا: جب میت کو قبر میں اُتار دیا جائے تو اس کے سر کی طرف سے کفن کھول دو۔

حدیث نمبر 139/1494

علی بن الحسین عن محمد بن أحمد بن علی عن عبد الله ابن الصلت عن الحسن بن علی عن العلا بن رزین عن محمد بن مسلم قال: سألت أحدهما علیه السلام عن المیت فقال: یسل من قبل الرجلین ویلزق القبر بالارض إلا قدر اربع أصابع مفرجات ویربع قبره.

جناب الشیخ رحمۃ اللہ علیہ نے جناب محمد بن مسلم سے نقل کیا ہے، وہ بیان کرتے ہیں کہ میں نے حضرت امام محمد باقر علیہ السلام یا امام جعفر صادق علیہ السلام سے میت کے بارے میں سوال کیا۔

آپؑ نے فرمایا: میت کو پائنتی کی جانب سے قبر میں اُتارو اور قبر کو زمین سے چار کھلی ہوئی انگلیوں سے زیادہ بلند نہ کرو اور قبر کو مربع شکل میں بناؤ (یعنی چار کونوں والی)۔

https://www.shiabookspdf.com

https://www.shiabookspdf.com

حدیث نمبر 140/1495

عنه عن عبد الله بن جعفر عن ابراهيم بن مهزيار عن أخيه علي بن مهزيار عن فضالة عن ابن سنان، وفضالة عن أبان جميعا عن أبي عبد الله عليه السلام قال: البرد لا يلف به ولكن يطرح عليه طرحا فإذا ادخل القبر وضع تحت جنبه.

جناب الشیخ علیہ الرحمہ نے جناب ابان سے نقل کیا ہے اور انھوں نے امام ابوعبداللہ علیہ السلام سے نقل کیا ہے کہ آپؑ نے فرمایا: دھاری دار چادر میں میت کو نہ لپیٹا جائے لیکن اس کو اس پر ڈالنا جائز ہے اور جب اس کو قبر میں اُتارا جائے تو اس کے پہلو میں اس کو رکھا جائے۔

حدیث نمبر 141/1496

عنه عن سعد بن عبد الله عن محمد بن الحسين واحمد ابن الحسن بن علي بن فضال عن أبيه عن علي بن عقبة وذبيان بن حكيم عن موسى ابن اكيل عن عمرو بن شمر عن جابر بن يزيد عن أبي جعفر عليه السلام قال: ما على أحدكم إذا دفن ميته وسوى عليه وانصرف عن قبره أن يتخلف عنده ثم يقول (يا فلان بن فلان أأنت عَلَى العهد الذي عهدناك به من شهادة أن لا إله إلا الله وأن محمدا رسول الله صلى الله عليه وآله وأن عليا أمير المؤمنين عليه السلام إمامك وفلان وفلان) حتى يأتي على آخرهم فانه إذا فعل ذلك قال: أحد الملكين لصاحبه قد كفينا الوصول إليه ومسألتنا إياه فانه قد لقن فينصرفان عنه، ولا يدخلان عليه.

https://www.shiabookspdf.com

جناب الشیخ علیہ الرحمہ نے جناب جابر بن یزید سے نقل کیا ہے اور انھوں نے امام ابوجعفر الباقر علیہ السلام سے نقل کیا ہے کہ تم میں سے کسی ایک پر ہے کہ جب تم میت کو دفن کرلو اور اس پر مٹی ڈال لو تو پھر سب وہاں سے چلے جائیں اور وہ ایک فرد اس کی قبر کے پاس رہ جائے۔ پھر وہ اس میت کو مخاطب کر کے کہے: اے فلاں بن فلاں! أأنت عَلَى العهد الذي عهدناك به من شهادة أن لا إله إلا الله وأن محمدا رسول الله صلى الله عليه وآله وأن عليا أمير المؤمنين عليه السلام إمامك وفلان وفلان۔ یہاں تک کہ آخری امامؑ تک ذکر کرے۔ جب وہ

https://www.shiabookspdf.com

https://www.shiabookspdf.com

اس طرح کرے گا تو اس وقت دونوں فرشتوں میں سے ایک دوسرے سے کہے گا: ہمارے لیے یہی کافی ہے جس کی اس کو تلقین کردی گئی ہے اور ہم اس سے کیا سوال کریں۔ سب کچھ اس کی اس کو تلقین کردی گئی ہے۔ تو پھر وہ دونوں وہاں سے چلے جاتے ہیں اور دوبارہ اس کی قبر پر واپس نہیں آتے۔

حدیث نمبر 142/1497

أحمد بن محمد بن عیسٰی عن محمد بن سنان عن أبي الجارود عن الاصبغ بن نباتة قال قال أمیر المؤمنین علیه السلام: من جدد قبرا أو مثل مثالا فقد خرج من الاسلام. قال محمد بن الحسن: قد اختلف أصحابنا في روایة هذا الخبر وتأویله فقال محمد بن الحسن الصفار: من جدد بالجیم لا غیر وکان یقول انه لا یجوز تجدید القبر وتطیین جمیعه بعد مرور الایام علیه وبعدما طین في الاول، ولكن ان مات میت فطین قبره فجائز أن یرم سائر القبور من غیر أن یجدد، وقال سعد بن عبد الله: إنما هو من حدد قبرا بالحاء غیر المعجمة یعني به من سنم قبرا، وقال أحمد بن أبي عبد الله البرقي: إنما هو من جدث قبرا بالجیم والثاء ولم یفسر ما معناه، ویمكن أن یكون المعنی بهذه الروایة النهي أن یجعل القبر دفعة أخری قبرا لانسان آخر لان الجدث هو القبر فیجوز أن یكون الفعل مأخوذا منه، وقال محمد بن علي بن الحسین بن بابویه: إنما هو جدد بالجیم قال: ومعناه نبش قبر الانسان، لان من نبش قبرا فقد جدده وأحوج إلی تجدیده وقد جعله جدثا. قال محمد بن علي بن الحسین: والتجدید عَلَی المعنی الذي ذهب إلیه محمد بن الحسن الصفار والتحدید بالحاء غیر المعجمة الذي ذهب إلیه سعد بن عبد الله والذي قاله البرقي من انه جدث كله داخل في معنی الحدیث، وإن من خالف الامام في التجدید والتسنیم والنبش واستحل شیئًا من ذٰلك فقد خرج من الأسلام، وكان شیخنا محمد بن محمد بن النعمان رحمه الله یقول: ان الخبر بالخاء والدالین وذٰلك مأخوذ من قوله تعالی: قتل أصحاب الاخدود والخد هو الشق، یقال خددت الارض خدا أي شققتها وعلی هذه الروایات یكون النهي تناول شق القبر إما

https://www.shiabookspdf.com

https://www.shiabookspdf.com

لیدفن فیه أو علی جهة النبش علی ما ذهب إلیه محمد بن علی وکل ما ذکرناه من الروایات والمعانی محتمل والله اعلم بالمراد والذی صدر الخبر عنه علیه السلام۔

جناب الشیخ رحمۃ اللہ علیہ نے جناب الاصبغ بن نباتہ سے نقل کیا ہے، وہ بیان کرتے ہیں کہ امیر المومنین حضرت علی علیہ السلام نے فرمایا: جو بندہ قبر کی تجدید کرے یا کوئی بدعت قائم کرے تو وہ اسلام سے خارج ہے۔

جناب الشیخ محمد بن الحسن الطوسی رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں: اس روایت میں ہمارے علماء نے اختلاف کیا ہے اور اس کی تاویل میں بھی اختلاف کیا ہے۔

جناب محمد بن الحسن الصفا رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں کہ اس حدیث میں لفظ جدد: جیم (ج) کے ساتھ ہے کوئی اور لفظ نہیں ہے تو گویا آپؑ نے فرمایا ہے: قبر کی تجدید کرنا اور زمانہ گزرنے کے بعد اس کو دوبارہ لیپاپوچھا، پوچا کرنا یہ جائز نہیں۔ اوّل مرتبہ مٹی سے لیپاپوچھا کرنا جائز ہے لیکن وقت گزرنے کے بعد دوبارہ کرنا یہ جائز نہیں ہے۔ لیکن جب مرنے والا مر گیا ہے اور اس کو قبر میں دفن کر دیا گیا ہے اس وقت پوچھا کرنا جائز ہے اور تمام قبروں کی مرمت کی جائے یہ جائز ہے تا کہ اس ایک قبر کی تجدید کی جائے۔

https://www.shiabookspdf.com

جناب سعد بن عبداللہ فرماتے ہیں: یہ حدیث میں استعمال ہونے والا لفظ حدد ہے یعنی ج کے ساتھ نہیں "ح" کے ساتھ ہے۔ مراد ہے جو قبر کو اُونٹ کی کوہان کی مانند بنانا مراد ہے۔

اور جناب احمد بن ابی عبداللہ البرقی فرماتے ہیں: اس جدث سے مراد جدث ہے لیکن انھوں نے اس کی تفسیر ذکر نہیں کی۔ ہاں یہ ممکن ہے کہ اس سے مراد ہے کہ ایک قبر کو دوبارہ کسی دوسرے انسان کے لیے قبر قرار دیا جائے۔ اس سے روکا جائے کیونکہ حدث سے مراد قبر ہے اور یہ بھی ممکن ہے کہ یہ ہی اس سے لیا گیا ہو۔

جناب محمد بن علی بن الحسین بن بابویہ فرماتے ہیں کہ یہ لفظ جدد ہی ہے اور اس سے مراد قبر کو کھلونا ہے جس کو نبش قبر کہا جاتا ہے کیونکہ جو بندہ قبر کو کھولتا ہے تو وہ اس کی جدید کرتا ہے اور وہ اس کی تجدید کی طرف محتاج ہے اور اس کو دوبارہ قبر بناتا ہے۔

جناب محمد بن علی بن الحسین فرماتے ہیں کہ تجدید کا وہ معنی جس کو جنب محمد بن الحسن الصفار نے ذکر کیا ہے اور تحدید کہ جو "ح" کے ساتھ بغیر نقطہ کے ہے کہ جس کو جناب سعد بن عبداللہ نے بیان کیا ہے اور وہ معنی جس کو البرقی

https://www.shiabookspdf.com

https://www.shiabookspdf.com

نے ذکر کیا ہے کہ یہ جدث سے ہے، یہ سب کے سب معانی حدیث کے معانی میں داخل ہیں۔ تو مراد ہے کہ جو بندہ امام علیہ السلام کی مخالفت کرے تجدید میں یا کوہان نما بنانے میں، یا نعش قبر میں اور ان میں سے کسی کو جائز قرار دے وہ اسلام سے خارج ہے۔

ہمارے الشیخ محمد بن محمد بن نعمان رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں: حدیث میں لفظ خدد ہے (یعنی خ اور دو دالوں کے ساتھ) اور یہ قرآن کی اس آیت سے ماخوذ ہے جس میں اللہ تعالیٰ فرماتا ہے: (قتل اصحاب الخدود) اور "خد" سے مراد شق ہے۔ کہا جاتا ہے خددت الارض خداً مراد شققتھا یعنی میں نے زمین کو شق کیا ہے۔ علماء کی ان تاویلات سے یہ ثابت ہوتا ہے کہ شق قبر سے مراد ہے خواہ اس میں دوسرے مردہ کو دفن کرنے کے لیے کھولی جائے یا دوسری جہت سے، جس کو محمد بن علی نے بیان کیا ہے۔

علامہ الطوسی رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں: ہم نے جو روایات و معانی ذکر کیے ہیں ان سب کا احتمال موجود ہے لیکن اس سے مراد کیا ہے کہ اس کو اللہ ہی بہتر جانتا ہے اور وہ جانتا ہے جس امام علیہ السلام سے یہ حدیث صادر ہوئی ہے۔

https://www.shiabookspdf.com

حدیث نمبر 143/1498

علی بن ابراهيم عن أبيه عن ابن أبي عمير عن عمر ابن اذينة عن زرارة عن أبي جعفر عليه السلام قال: كان رسول الله صلى الله عليه وآله يصنع بمن مات من بني هاشم خاصة شيئًا لا يصنعه بأحد من المسلمين كان إذا صلى عَلَى الهاشمي ونضح قبره بالماء، وضع رسول الله صلى الله عليه وآله كفه عَلَى القبر حتى ترى اصابعه في الطين فكان الغريب يقدم أو المسافر من أهل المدينة فيرى القبر الجديد عليه أثر كف رسول الله صلى الله عليه وآله فيقول من مات من آل محمد صلى الله عليه وآله؟

جناب الشیخ رحمۃ اللہ علیہ نے جناب زرارہ سے نقل کیا ہے اور انھوں نے حضرت امام ابوجعفر علیہ السلام سے نقل کیا ہے کہ آپؑ نے فرمایا: اگر بنو ہاشم میں سے کوئی مر جاتا تو رسولِ خدا صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم اس کے ساتھ وہ کام کرتے جو کسی اور مسلمان کے ساتھ نہ کرتے تھے۔ جب اس پر نماز جنازہ پڑھتے اور اس کو قبر میں دفن کرتے تو پھر اس کی قبر پر پانی چھڑکتے تو رسولِ خدا صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم اس کی قبر پر اپنا ہاتھ رکھتے یہاں تک کہ آپؑ کی انگلیوں کے نشان باقی رہ جاتے۔ پس جب

https://www.shiabookspdf.com

https://www.shiabookspdf.com

کوئی باہر کا بندہ آتا یا کوئی اہل مدینہ کا مسافر واپس آتا اور وہ نئی قبر دیکھتا اور اس پر رسولؐ خدا کے ہاتھ کے نشانات دیکھتا تو وہ کہتا کہ آلِ محمدؐ میں سے کون مر گیا ہے؟

حدیث نمبر 144/1499

عنه عن أبيه عن النوفلي عن السكوني عن أبي عبد الله عليه السلام قال: لا تطينوا القبر من غير طينه.

جناب الشیخ رحمہ اللہ نے جناب السکونی سے نقل کیا ہے اور انھوں نے حضرت امام ابوعبداللہ علیہ السلام سے نقل کیا ہے کہ آپؑ نے فرمایا: قبر پر وہ مٹی نہ ڈالو جو قبر سے نہ نکلی ہو۔

حدیث نمبر 145/1500

عنه عن أبي عبد الله عليه السلام ان النبي صلى الله عليه وآله نهى ان يزاد عَلَى القبر تراب لم يخرج منه.

https://www.shiabookspdf.com

جناب الشیخ رحمہ اللہ نے جناب السکونی سے اور انھوں نے ابوعبداللہ علیہ السلام سے نقل کیا ہے کہ آپؑ نے فرمایا: رسولِ خدا صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے قبر پر اس مٹی کو زیادہ کرنے سے منع فرمایا ہے جو قبر سے نہ نکلی ہو۔

حدیث نمبر 146/1501

سهل بن زياد عن ابن محبوب عن يونس بن يعقوب قال: لما رجع أبو الحسن موسى عليه السلام من بغداد ومضى إلى المدينة ماتت ابنة له بفيد فدفنها وامر بعض مواليه أن يجصص قبرها ويكتب على لوح اسمها يجعله في القبر.

جناب الشیخ رحمہ اللہ نے جناب یونس بن یعقوب سے نقل کیا ہے وہ بیان کرتے ہیں کہ امام ابوالحسن موسیٰ علیہ السلام جب بغداد سے رہائی کے بعد واپس مدینہ تشریف لا رہے تھے کہ راستہ میں مقام فید پر ان کی ایک بچی کا انتقال ہو گیا۔ آپؑ نے اسے وہی دفن فرما دیا۔ پھر آپؑ نے اپنے بعض غلاموں کو حکم دیا کہ قبر کو گچ سے مضبوط بناؤ اور آپؑ نے ایک تختی پر اس کا نام لکھا اور اس کو قبر پر قرار دیا۔

https://www.shiabookspdf.com

https://www.shiabookspdf.com

حدیث نمبر 147/1502

حميد بن زياد عن الحسن بن محمد عن غير واحد عن أبان عن بعض أصحابه عن أبي عبد الله عليه السلام قال: قبر رسول الله صلى الله عليه وآله وسلم محصب حصباء حمراء.

جناب الشیخ رحمۃ اللہ علیہ نے جناب ابان بن تغلب سے نقل کیا ہے اور انھوں نے اپنے بعض اصحاب سے اور انھوں نے امام ابوعبداللہ علیہ السلام سے نقل کیا ہے کہ آپؑ نے فرمایا: رسولِ خدا صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی قبر پر سرخ رنگ کے پتھروں سے بنائی گئی تھی۔

حدیث نمبر 148/1503

علي بن الحسين عن محمد بن الحسين بن أبي الخطاب عن علي بن اسباط عن علي بن جعفر قال: سألت أبا الحسن موسى عليه السلام عن البناء عَلَى القبر والجلوس عليه هل يصلح؛ قال: لا يصلح البناء عليه ولا الجلوس ولا تجصيصه ولا تطيينه.

جناب الشیخ رحمۃ اللہ علیہ نے جناب علی بن اسباط سے نقل کیا ہے اور انھوں نے علی بن جعفر سے اور وہ بیان کرتے ہیں کہ میں نے حضرت امام ابوالحسن موسیٰ علیہ السلام سے سوال کیا: کیا قبر پر عمارت بنانا اور اس پر بیٹھنے کے بارے میں سوال کیا کیا یہ جائز ہے؟

آپؑ نے فرمایا: قبر پر عمارت بنانا اور اس پر بیٹھنا اور اس پر چونا اور گچ لگانا اور لیپا پوچی کرنا جائز نہیں ہے۔

حدیث نمبر 149/1504

محمد بن احمد بن يحيى عن يعقوب بن يزيد عن زياد ابن مراون القندي عن يونس بن ظبيان عن أبي عبد الله عليه السلام قال: نهى رسول الله صلى الله عليه وآله أن يصلى على قبر أو يقعد عليه أو يبنى عليه.

جناب الشیخ رحمۃ اللہ علیہ نے جناب یونس بن ظبیان سے نقل کیا ہے اور انھوں نے حضرت امام ابوعبداللہ علیہ السلام سے نقل کیا ہے کہ آپؑ نے فرمایا: رسولِ خدا صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے قبر پر نماز پڑھنے اور اس پر بیٹھنے اور اس پر عمارت بنانے سے منع کیا ہے۔

https://www.shiabookspdf.com

https://www.shiabookspdf.com

حدیث نمبر 150/1505

الحسین بن سعید عن النضر بن سوید عن القاسم بن سلیمان عن جراح المدائنی عن أبی عبد الله علیه السلام قال: لا تبنوا عَلَی القبور ولا تصوروا سقوف البیوت فان رسول الله صلی الله علیه وآله کرہ ذٰلک.

جناب الشیخ رحمۃ اللہ علیہ نے جناب جراح المدائنی سے نقل کیا ہے اور انھوں نے حضرت امام ابوعبداللہ علیہ السلام سے نقل کیا ہے کہ آپؑ نے فرمایا: قبروں پر عمارتیں نہ بناؤ اور گھروں کی چھتوں پر تصویریں نہ بناؤ کیونکہ رسولِ خدا صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم اس کو پسند نہیں فرماتے تھے۔

حدیث نمبر 151/1506

علی بن محمد عن الحسین بن الحسن عن المعاذی عن محمد ابن بکر عن اسحاق بن عمار قال قلت لابی الحسن الاول علیه السلام ان اصحابنا یصنعون شیئاً إذا حضروا الجنازة ودفن المیت لم یرجعوا حتّی یمسحوا أیدیهم عَلَی القبر أفسنة ذٰلک أم بدعة؛ فقال ذٰلک واجب علی من لم یحضر الصلاة علیه.

جناب الشیخ رحمۃ اللہ علیہ نے جناب اسحاق بن عمار سے نقل کیا ہے اور وہ بیان کرتے ہیں کہ میں نے حضرت امام ابوالحسن موسیٰ علیہ السلام سے سوال کیا کہ ہمارے بعض ساتھی ایک کام کرتے ہیں جب وہ کسی جنازے میں حاضر ہوتے ہیں اور اس کو دفن کرلیتے ہیں تو وہ واپس نہیں پلٹتے یہاں تک کہ قبر پر ہاتھ رکھتے ہیں تو کیا یہ سنت ہے یا بدعت؟ آپؑ نے فرمایا: یہ اس بندے پر واجب ہے جو نمازِ جنازہ میں شرکت نہ کرسکے۔

حدیث نمبر 152/1507

محمد بن أحمد بن یحیی عن ابراهیم بن هاشم عن النوفلی عن السکونی عن أبی عبد الله علیه السلام عن أبیه عن آبائه علیهم السلام قال قال رسول الله صلی الله علیه وآله: ثلاثة ما ادری أیهم اعظم جرماً؛ الذی یمشی مع الجنازة بغیر رداء أو الذی یقول قفوا أو الذی یقول استغفروا له غفر الله لکم.

https://www.shiabookspdf.com

https://www.shiabookspdf.com

جناب الشیخ رحمۃ اللہ علیہ نے جناب السکونی سے نقل کیا ہے اور انھوں نے امام ابوعبداللہ علیہ السلام سے نقل کیا اور آپؑ نے اپنے آباء کرام سے نقل کیا ہے، وہ فرماتے ہیں کہ رسولِ خدا صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا: تین بندوں کے بارے میں نہیں جانتا کہ اس کا کتنا بڑا اجر ہے؟

ایک وہ شخص جو جنازے کے ساتھ بغیر چادر کے چلتا ہے۔ دوسرا وہ جو کہتا ہے مرنے والوں کے ساتھ نرمی کرو اور جو کہتا ہے اس کے لیے استغفار کرو۔ اللہ تمھیں بخش دے گا۔

حدیث نمبر 153/1508

عنه عن علي بن اسماعيل عن محمد بن عمرو عن ابان عن عبد الرحمن بن أبي عبد الله قال سألت أبا عبد الله عليه السلام كيف أضع يدي على قبور المسلمين؟ فاشار بيده إلى الارض فوضعها عليه وهو مقابل القبلة.

جناب الشیخ رحمۃ اللہ علیہ نے جناب عبدالرحمٰن بن ابی عبداللہ سے نقل کیا ہے اور وہ بیان کرتے ہیں کہ میں نے حضرت امام ابوعبداللہ علیہ السلام سے سوال کیا کہ قبر پر ہاتھ کیسے رکھنا چاہیے؟

آپؑ نے اپنے ہاتھ سے زمین کی طرف اشارہ کیا اور ہاتھ کو زمین پر رکھا جب کہ آپؑ قبلہ رُخ تھے۔

https://www.shiabookspdf.com

حدیث نمبر 153/1509

أحمد عن ابن فضال وابن أبي نجران عن ابن سنان عن أبي عبد الله عليه السلام قال: ينبغي لمن شيع الجنازة ألا يجلس حتى يوضع في لحده فإذا وضع في لحده فلا بأس بالجلوس.

جناب الشیخ رحمۃ اللہ علیہ نے جناب عبداللہ ابن سنان سے نقل کیا ہے اور انھوں نے حضرت امام ابوعبداللہ علیہ السلام سے نقل کیا ہے کہ آپؑ نے فرمایا: جو بندہ تشییع جنازہ کرے اس کے لیے سزاوار ہے کہ وہ نہ بیٹھے جب تک میت قبر میں نہ رکھ دی جائے اور جب میت قبر میں رکھ دی جائے تو پھر بیٹھنے میں کوئی حرج نہیں۔

حدیث نمبر 155/1510

محمد بن الحسين عن موسى بن عيسى عن محمد بن عيسى عن اسماعيل بن أبي زياد بواسطة

https://www.shiabookspdf.com

https://www.shiabookspdf.com

عن جعفر عن أبيه عليه السلام ان النبى صلى الله عليه وآله سئل عن رجل يدعى إلى وليمة والى جنازة فأيهما افضل وايهما يجيب؛ فقال: يجيب الجنازة فانها تذكر الآخرة وليدع الوليمة فانها تذكر الدنيا.

جناب الشیخ رحمہ اللہ نے جناب اسماعیل بن ابی زیاد سے اور انھوں نے امام جعفر الصادق علیہ السلام سے اور آپؑ نے اپنے والد ماجدؑ سے نقل کیا ہے کہ آپؑ نے فرمایا: رسولِ خدا صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم سے سوال کیا گیا: ایک بندہ جس کو ولیمہ کی دعوت بھی ہے اور جنازے پر بھی جانا ہے تو ان دونوں میں سے افضل کیا ہے کہ بندہ کس کو قبول کرے؟

آپؑ نے فرمایا: وہ بندہ جنازے کی شرکت کو ترجیح دے کیونکہ جنازے میں شرکت آخرت کو یاد کروائے گی جبکہ ولیمہ میں شرکت دُنیا کی یاد ہے۔

حدیث نمبر 156/1511

سهل بن زياد عن محمد بن اسماعيل عن محمد بن عذافر عن اسحاق بن عمار عن أبي عبد الله عليه السلام قال: ليس التعزية إلا عند القبر ثم ينصرفون لا يحدث فى الميت حدث فيسمعون الصوت.

https://www.shiabookspdf.com

جناب الشیخ رحمہ اللہ نے جناب اسحاق بن عمار سے نقل کیا ہے اور انھوں نے حضرت امام ابوعبداللہ علیہ السلام سے نقل کیا ہے کہ آپؑ نے فرمایا: تعزیت نہیں ہے مگر قبر کے پاس پھر جلدی سے قبرستان سے نکل جائیں، ایسا نہ ہو کہ میت کے ساتھ کوئی حادثہ پیش آئے اور تم آوازوں کو سنو۔

حدیث نمبر 157/1512

ابن أبي عمير عن بعض أصحابه عن أبي عبد الله عليه السلام قال: التعزية لاهل المصيبة بعد ما يدفن.

جناب الشیخ رحمہ اللہ نے جناب ابن ابی عمیر سے نقل کیا ہے اور انھوں نے بعض اصحاب سے اور انھوں نے امام جعفر صادق علیہ السلام سے نقل کیا ہے کہ آپؑ نے فرمایا: اہل مصیبت کے لیے تعزیت دفن کے بعد ہے۔

https://www.shiabookspdf.com

https://www.shiabookspdf.com

حدیث نمبر 158/1513

علی عن أبیه عن ابن أبي عمیر عن القاسم بن محمد عن الحسین بن عثمان قال: لما مات اسماعیل بن أبي عبد الله علیه السلام خرج أبو عبد الله علیه السلام فتقدم السریر بلا حذاء ولا رداء.

جناب الشیخ رحمہ اللہ نے جناب الحسین بن عثمان سے نقل کیا ہے، وہ بیان کرتے ہیں کہ جب حضرت امام ابوعبداللہ علیہ السلام کے بیٹے جناب اسماعیل کا انتقال ہوا تو آپؑ جنازے کے ساتھ اس انداز میں نکلے کہ بغیر جوتے اور چادر کے تھے۔

حدیث نمبر 159/1514

عنه عن أبیه عن ابن أبي عمیر عن بعض أصحابه عن أبي عبد الله علیه السلام قال: ینبغي لصاحب المصیبة أن یضع رداءه، حتی یعلم الناس انه صاحب المصیبة.

https://www.shiabookspdf.com

جناب الشیخ رحمہ اللہ نے جناب ابن ابی عمیر سے نقل کیا ہے اور انھوں نے بعض اصحاب سے نقل کیا ہے اور انھوں نے امام جعفر صادق علیہ السلام سے نقل کیا ہے کہ آپؑ نے فرمایا: جو صاحبِ مصیبت ہو اس کے لیے سزاوار ہے کہ وہ چادر نہ رکھے تاکہ لوگوں کو معلوم ہوجائے کہ صاحبِ مصیبت کون ہے؟

حدیث نمبر 160/1515

محمد بن یعقوب عن الحسین بن محمد عن أحمد بن اسحاق عن سعدان بن مسلم عن أبي بصیر عن أبي عبد الله علیه السلام قال: ینبغي لصاحب المصیبة ان لا یلبس رداءه وأن یکون في قمیص حتی یعرف.

جناب الشیخ رحمہ اللہ نے جناب ابوبصیر رحمہ اللہ سے نقل کیا ہے کہ آپؑ نے امام ابوعبداللہ علیہ السلام سے نقل کیا ہے کہ آپؑ نے فرمایا: جو بندہ صاحبِ مصیبت ہو اس کے لیے سزاوار ہے کہ وہ چادر نہ لے اور صرف قمیص میں ہو تاکہ اس کی شناخت ہوسکے۔

https://www.shiabookspdf.com

https://www.shiabookspdf.com

حدیث نمبر 161/1516

علی عن أبیه و محمد بن اسماعیل عن الفضل بن شاذان جمیعا عن ابن أبی عمیر عن هشام بن الحکم قال رأیت موسی بن جعفر علیه السلام یعزی قبل الدفن وبعده.

جناب الشیخ رحمہ اللہ نے جناب ہشام بن الحکم سے نقل کیا ہے اور وہ بیان کرتے ہیں کہ میں نے حضرت امام موسیٰ بن جعفر علیہ السلام کو دیکھا کہ وہ دفن سے قبل اور بعد میں تعزیت پیش کرتے تھے۔

حدیث نمبر 162/1517

سعد عن أبی الجوزاء المنبه بن عبید الله عن الحسین ابن علوان الکلبی عن عمرو بن خالد عن زید بن علی عن آبائه عن علی علیهم السلام قال: الغسل من سبعة من الجنابة وهو واجب ومن غسل المیت وإن تطهرت اجزأك وذکر غیر ذلك. قال محمد بن الحسن: قوله وإن تطهرت اجزأك محمول عَلَی التقیة لانا بینا وجوب الغسل علی من غسل میتا وهذا موافق للعامة لا یعمل علیه.

https://www.shiabookspdf.com

جناب الشیخ رحمہ اللہ نے جناب زید بن علی سے نقل کیا ہے اور انھوں نے حضرت امام علی علیہ السلام سے نقل کیا ہے کہ آپؑ نے فرمایا: سات چیزوں کی وجہ سے غسل واجب ہوتا ہے: ① جنابت کی وجہ سے واجب ② اگر تو پاک ہے تو یہی تیرے لیے کافی ہے۔

جناب الشیخ محمد بن الحسن الطوسی رحمہ اللہ فرماتے ہیں کہ امام علیہ السلام نے فرمایا: اگر تو پاک ہے تو یہی تیرے لیے کافی ہے۔ اس کو تقیہ پر حمل کیا جائے گا کیونکہ ہم نے بیان کیا ہے کہ جو بندہ میت کو غسل دے تو اس پر غسل واجب ہے۔ یہ روایت عامہ کے مذہب کے موافق ہے لہٰذا اس پر عمل نہیں کیا جاتا ہے۔

حدیث نمبر 163/1518

علی بن الحسن بن فضال عن محمد بن علی و محمد بن الزیات عن محمد بن یحیی عن غیاث بن ابراهیم عن أبی عبد الله عن أبیه عن علی علیهم السلام أنه کره أن یرکب الرجل مع الجنازة فی بدایة إلا من عذر وقال: یرکب إذا رجع.

https://www.shiabookspdf.com

https://www.shiabookspdf.com

جناب الشیخ رحمہ اللہ نے جناب غیاث بن ابراہیم سے اور انھوں نے حضرت امام ابوعبداللہؑ سے اور آپؑ نے اپنے والد ماجدؑ سے اور انھوں نے امیرالمومنین حضرت علی علیہ السلام سے نقل کیا ہے کہ آپؑ نے فرمایا: مکروہ ہے کہ بندہ جنازے کے ساتھ سوار ہوکر چلے سوائے کسی عذر کے۔

آپؑ نے فرمایا: واپس آتے ہوئے سوار ہوجاؤ۔

حدیث نمبر 164/1519

احمد بن محمد بن سعید بن عقدۃ عن محمد بن یوسف ابن ابراھیم عن محمود بن میمون عن جعفر بن سوید بن جعفر بن کلاب قال: سمعت جعفر بن محمد علیهما السلام یقول: یغشی قبر المرأۃ بالثوب ولا یغشی قبر الرجل وقد مد علی قبر سعد بن معاذ ثوب والنبی صلی الله علیه وآله شاهد ولم ینکر ذلك.

جناب الشیخ رحمہ اللہ نے جناب جعفر بن سوید بن جعفر بن کلاب سے نقل کیا ہے اور وہ بیان کرتے ہیں کہ میں نے حضرت امام جعفر بن محمد علیہما السلام سے سنا ہے کہ آپؑ نے فرمایا: عورت کی قبر کو کپڑے سے ڈھانپ دیا جائے اور مرد کی قبر کو نہ ڈھانپا جائے۔ جناب سعد بن معاذ کی قبر پر کپڑا ڈالا گیا اور رسولِ خدا صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم دیکھ رہے تھے اور آپؐ نے منع نہیں فرمایا۔

حدیث نمبر 165/1520

ابراهیم بن مهزیار عن أخیه علی بن مهزیار عن الحسن ابن علی عن محمد بن سنان عن الحسین بن المختار عن زید الشحام قال: سئل أبو عبد الله علیه السلام عن رجل ونحن عنده فقیل له مات فترحم علیه وقال فیه خیرا فقال رجل من القوم: لی علیه دنیئرات فغلبنی علیها وسماها یسیرة قال: فاستبان ذلك فی وجه أبی عبد الله علیه السلام وقال: أتری الله یأخذ ولی علی علیه السلام فیلقیه فی النار فیعذبه من أجل ذهبك؟! قال: فقال الرجل هو فی حل جعلنی الله فداك فقال أبو عبد الله علیه السلام: أفلا كان ذلك قبل الآن؟

https://www.shiabookspdf.com

https://www.shiabookspdf.com

جناب الشیخ رحمۃ اللہ علیہ نے جناب زید الشحام سے نقل کیا ہے، وہ بیان کرتے ہیں کہ ہم امام ابوعبداللہ علیہ السلام کی خدمت میں موجود تھے کہ ایک بندے کے بارے میں آپؑ نے پوچھا۔ آپؑ سے کہا گیا کہ وہ مر گیا ہے۔

آپؑ نے اس کے لیے طلب رحمت کی اور اس کے بارے میں دُعائے خیر کی۔

قوم سے ایک آدمی نے کہا: اس کے ذمہ میرے کچھ دینار تھے جو اس نے مجھ سے غصب کیے تھے اور اس نے تھوڑے بیان کیے۔

آپؑ کے چہرے کی کیفیت سے غصہ عیاں تھا اور آپؑ نے فرمایا: کیا تُو گمان کرتا ہے کہ تیرے چند سونے کے دیناروں کی وجہ سے اللہ حضرت علی علیہ السلام کے مُحب و دوست کو جہنم میں ڈالے گا؟

راوی نے بیان کیا کہ اس بندے نے عرض کیا: میں آپؑ پر قربان ہو جاؤں میں نے اس کو معاف کر دیے۔

آپؑ نے فرمایا: کیا تو اس سے قبل یہ نہیں کر سکتا تھا؟

حدیث نمبر 166/1521

محمد بن علي بن محبوب عن العباس بن معروف عن عبد الله ابن المغيرة عن ذريح عن أبي عبد الله عليه السلام قال ذكر أبو سعيد الخدري فقال: كان من أصحاب رسول الله صلى الله عليه وآله وكان مستقيما قال: فنزع ثلاثة أيام فغسله أهله ثم حملوه إلى مصلاه فمات فيه. قال: وإذا وجهت الميت للقبلة فاستقبل بوجهه القبلة لا تجعله معترضا كما يجعل الناس فاني رأيت أصحابنا يفعلون ذلك. وقد كان أبو بصير يأمر بالاعتراض اخبرني بذلك علي بن أبي حمزة قال: فإذا مات الميت فخذ في جهازه وعجله.

جناب الشیخ رحمۃ اللہ علیہ نے جناب ذریح سے نقل کیا ہے اور انھوں نے حضرت امام ابوعبداللہ علیہ السلام سے نقل کیا ہے کہ آپؑ نے فرمایا کہ جناب ابوسعید الخدری کے بارے میں بیان ہوا ہے کہ وہ رسولِ خدا صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے اصحاب میں سے تھے اور صحیح العقیدہ تھے۔ ان پر موت سخت ہوگئی تین دن تک حالت نزع میں رہے۔ گھر والوں نے اس کو غسل دیا اور پھر اس جگہ اُٹھا کر لے گئے جس جگہ وہ نماز پڑھتے تھے تب اُن کی جان نکلی۔

آپؑ نے فرمایا: جب تم میت کو قبلہ رُخ کرو تو اس کا چہرہ قبلہ کی طرف کرو۔ اس کو چوڑائی کے رُخ نہ لٹاؤ

https://www.shiabookspdf.com

https://www.shiabookspdf.com

تاکہ اس کا چہرہ قبلہ کی طرف ہو جیسا کہ لوگ کرتے ہیں۔ میں نے دیکھا ہے کہ ہمارے بعض ساتھی اس طرح کرتے ہیں اور جناب ابوبصیر رحمۃ اللہ علیہ بھی چوڑائی میں لٹانے کا حکم دیتے تھے اور اس کے بارے میں مجھے علی بن ابی حمزہ نے خبر دی ہے۔

آپؑ نے فرمایا: جب مرنے والا مرجائے تو اس کی تجہیز و تکفین میں جلدی کرو۔

حدیث نمبر 167/1522

عنه عن محمد بن الحسين بن أبي الخطاب عن ذبيان ابن حكيم عن موسى بن اكيل النميري عن العلا بن سيابة عن أبي عبد الله عليه السلام في بئر محرج فوقع فيه رجل فمات فيه فلم يمكن اخراجه من البئر أيتوضأ في تلك البئر؛ قال: لا يتوضأ فيه تعطل وتجعل قبرا، وإن أمكن اخراجه اخرج وغسل ودفن، قال رسول الله صلى الله عليه وآله: حرمة المرء المسلم ميتاً كحرمته وهو حي سواء.

https://www.shiabookspdf.com

جناب الشیخ رحمۃ اللہ علیہ نے جناب العلا بن سیابہ سے نقل کیا ہے اور انھوں نے امام ابوعبداللہ علیہ السلام سے نقل کیا ہے کہ آپؑ سے سوال ہوا کہ وہ کنواں جس میں کوئی بندہ گرے اور وہ مرجائے اور اس کو نکالنا ممکن نہ ہو تو کیا اس کنویں کے پانی سے وضو کرنا جائز ہے؟

آپؑ نے فرمایا: اس سے وضو نہ کرو اور اس کنویں کو چھوڑ دو اور اس کو اس بندے کے لیے قبر قرار دو اور اگر باہر نکالنا ممکن ہو تو اس کو نکال کر غسل دینا اور دفن کرنا واجب ہے۔ رسول خدا صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا: مسلمان کی میت کا احترام اس کی زندگی میں احترام کی مانند ہے۔

حدیث نمبر 168/1523

عنه عن محمد بن الحسين عن محسن بن أحمد عن محمد ابن حباب عن يونس عن أبي عبدالله عليه السلام قال: ان فاطمة عليها السلام كانت تأتي قبور الشهداء في كل غداة سبت فتأتي قبر حمزة وتترحم عليه وتستغفر له.

جناب الشیخ رحمۃ اللہ علیہ نے جناب یونس سے نقل کیا ہے اور انھوں نے امام ابوعبداللہ علیہ السلام سے نقل کیا ہے کہ آپؑ نے

https://www.shiabookspdf.com

https://www.shiabookspdf.com

فرمایا: حضرت فاطمہ زہراء علیہا السلام ہر ہفتہ کی صبح کے وقت شہداء کی قبور پر آتی تھیں پھر آپؑ جناب حمزہؑ کی قبر پر آتیں اور ان کے لیے طلب رحمت کرتیں اور استغفار طلب فرماتیں۔

حدیث نمبر 169/1524

أحمد بن محمد عن علي بن الحكم عن أبان بن عثمان عن محمد بن الحسن الواسطي عن أبي عبد الله عليه السلام قال: ان ابراهيم خليل الرحمن سأل ربه ان يرزقه ابنة تبكيه بعد موته.

جناب الشیخ رحمۃ اللہ علیہ نے جناب محمد بن الحسن الواسطی سے نقل کیا ہے اور اس نے حضرت امام ابوعبداللہ علیہ السلام سے نقل کیا ہے کہ آپؑ نے فرمایا: تحقیق حضرت ابراہیم خلیل الرحمن علیہ السلام نے اپنے رب سے دُعا فرمائی کہ وہ اس کو ایک بیٹی عطا فرمائے جو اُن کے مرنے کے بعد اُن پر روئے۔

https://www.shiabookspdf.com

حدیث نمبر 170/1525

العباس عن الحسن بن علي عن احمد بن عمر عن مروان بن مسلم عن أبي عبد الله عليه السلام قال قلت: له ان أخي ببغداد وأخاف أن يموت فيها قال: ما تبالي حيث ما مات أما إنه لا يبقى أحد في شرق الارض ولا في غربها إلا حشر الله روحه إلى وادي السلام قال قلت جعلت فداك واين وادي السلام؛ قال: ظهر الكوفة اما اني كأني بهم حلق حلق قعود يتحدثون.

جناب الشیخ رحمۃ اللہ علیہ نے جناب مروان بن مسلم سے نقل کیا ہے اور انھوں نے بیان کیا ہے کہ میں نے حضرت امام ابوعبداللہ علیہ السلام سے عرض کیا کہ میرا ایک بھائی بغداد میں ہے اور مجھے خوف ہے کہ وہ وہاں مر نہ جائے؟

آپؑ نے فرمایا: کوئی پرواہ نہیں، کوئی جہاں بھی مرجائے۔ آگاہ ہوجاؤ کوئی مومن خواہ زمین کے مشرق میں مرے یا مغرب میں، اللہ اس کی روح کو وادی السلام میں محشور فرمائے گا۔

راوی: میں نے عرض کیا: میں آپؑ پر قربان ہوجاؤں یہ وادی کہاں ہے؟

آپؑ نے فرمایا: کوفہ کے پشت میں اور گویا میں دیکھ رہا ہوں کہ مومنین وہاں بادشاہوں کی مانند حلقہ بنا کر ایک

https://www.shiabookspdf.com

https://www.shiabookspdf.com

دوسرے سے باتیں کرتے ہیں۔

حدیث نمبر 171/1526

علی بن مهزيار عن الحسن عن القاسم بن محمد عن الحسين بن احمد عن يونس بن ظبيان قال: كنت عند أبي عبد الله عليه السلام جالسا فقال: ما يقول الناس في ارواح المؤمنين؟ قلت يقولون تكون في حواصل طيور خضر في قناديل تحت العرش فقال أبو عبد الله عليه السلام: سبحان الله المؤمن أكرم عَلَى الله من ذٰلك أن يجعل روحه في حوصلة طائر اخضر يا يونس المؤمنين إذا قبضه الله تعالى صير روحه في قالب كقالبه في الدنيا فيأكلون ويشربون فإذا قدم عليهم القادم عرفوه بتلك الصورة التي كانت في الدنيا.

جناب الشیخ رحمۃ اللہ علیہ نے جناب یونس بن ظبیان سے نقل کیا ہے اور وہ بیان کرتے ہیں کہ میں حضرت امام ابوعبداللہ علیہ السلام کی خدمتِ اقدس میں بیٹھا ہوا تھا تو آپؑ نے فرمایا: لوگ مومنین کی روحوں کے بارے میں کیا کہتے ہیں؟

راوی: میں نے عرض کیا: لوگ کہتے ہیں کہ مومنین کی روحیں سبز رنگ کے پرندوں کی گردن کے حلقوں میں ہوتی ہیں جو عرش کے نیچے قندیلوں میں ہوتے ہیں۔

حضرت امام ابوعبداللہ علیہ السلام نے فرمایا: سبحان اللہ! مومن اللہ تعالیٰ کے ہاں اس سے بہت زیادہ مکرم وعزت دار ہے کہ وہ اس کی روح کو سبز رنگ کے پرندوں کی گردن کے حلقہ میں قرار دے۔ اے یونس! جب اللہ تعالیٰ مومن کی روح قبض کرتا ہے تو اس کی روح اس دُنیاوی قالب کی مانند قالب (جسم) میں قرار دیتا ہے۔ پس وہ کھاتے اور پیتے ہیں اور جب کوئی آنے والا ان کے سامنے آتا ہے تو وہ اس صورت میں پہچانتے ہیں جو ان کی دُنیا میں ہوتی ہے۔

حدیث نمبر 172/1527

علی عن أبيه عن ابن أبي عمير عن حماد عن أبي بصير قال: سألت أبا عبد الله عليه السلام عن ارواح المؤمنين فقال: في الجنة على صور أبدانهم لو رأيته لقلت فلان.

https://www.shiabookspdf.com

https://www.shiabookspdf.com

جناب الشیخ رحمہ اللہ نے جناب ابو بصیر رحمہ اللہ سے نقل کیا ہے کہ وہ بیان کرتے ہیں کہ میں نے حضرت امام ابو عبداللہ علیہ السلام سے مومنین کی روحوں کے بارے میں سوال کیا۔

آپؑ نے فرمایا: وہ جنت میں اپنے بدنوں کی صورت میں ہوتی ہیں اگر تو ان کو دیکھے گا تو تُو ضرور کہے گا کہ یہ فلاں ہے۔

حدیث نمبر 173/1528

محمد بن علی بن محبوب عن محمد بن أحمد بن أبي قتادة عن احمد بن هلال عن امية بن علی القيسی عن بعض من رواه عن ابی عبد الله عليه السلام قال قال لی: يجوز النبی صلى الله عليه وآله الصراط يتلوه علی، ويتلو عليا الحسن، ويتلو الحسن الحسين فإذا توسطوه نادى المختار الحسين عليه السلام يا أبا عبد الله عليه إنی طلبت بثارك فيقول النبی صلى الله عليه وآله للحسين عليه السلام اجبه فينقض الحسين عليه السلام فی النار كأنه عقاب كاسر فيخرج المختار حممة ولو شق عن قلبه لوجد حبهما فی قلبه.

https://www.shiabookspdf.com

جناب الشیخ رحمہ اللہ نے جناب امیہ بن علی القیسی سے نقل کیا ہے اور انھوں نے بعض راویوں سے نقل کیا ہے اور انھوں نے حضرت امام ابو عبداللہ الصادق علیہ السلام سے نقل کیا ہے کہ آپؑ نے مجھے فرمایا: رسولِ خدا صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم (سب سے پہلے) پُل صراط کو عبور کریں گے اور ان کے پیچھے پیچھے حضرت علی علیہ السلام عبور کریں گے اور ان کے پیچھے پیچھے امام الحسن علیہ السلام اور ان کے پیچھے پیچھے امام حسین علیہ السلام اور جب آپ پُل صراط کے وسط میں پہنچیں گے تو جناب مختار آپ کو آواز دیں گے: اے ابو عبداللہؑ! میں نے آپؑ کے خون کا بدلہ لیا تھا۔ پھر رسولؐ خدا امام حسینؑ سے فرمائیں گے کہ مختار کی آواز کا جواب دیں۔ پس اسی وقت امام حسینؑ تیز رفتار باز کی مانند آگ میں اُتریں گے اور مختار کو آگ سے نکال لائیں گے اور اگر جب اس کے دل کو چاک کیا جائے گا تو امام حسن و حسین علیہما السلام کی محبت اس کے میں پائی جائے گی۔ (مترجم روایت کے ترجمہ کا ذمہ دار ہے کسی روایت کے صحیح یا غلط ہونے کا ذمہ دار نہیں۔ مترجم)

حدیث نمبر 174/1529

العباس عن عبد الله بن المغيرة عن ابن مسكان عن ملك مولى الحكم عن أبي عبد الله

https://www.shiabookspdf.com

https://www.shiabookspdf.com

علیه السلام قال: إذا فاتتك صلاة علی المیت حتی یدفن فلا بأس بالصلاة علیه وقد دفن.

جناب الشیخ رحمۃ اللہ علیہ نے جناب الحکم کے غلام ملک سے نقل کیا ہے اور اس نے حضرت امام ابوعبداللہ علیہ السلام سے نقل کیا ہے کہ آپؑ نے فرمایا: اگر تو میت پر نماز نہ پڑھ سکے گا تو اس کے دفن ہونے کے بعد بھی نماز پڑھنے میں کوئی حرج نہیں ہے۔

حدیث نمبر 175/1530

عنه عن یعقوب بن یزید عن ابن أبی عمیر عن هشام ابن سالم عن أبی عبد الله علیه السلام قال: لا بأس أن یصلی الرجل علی المیت بعد ما یدفن.

جناب الشیخ رحمۃ اللہ علیہ نے جناب ہشام بن سالم سے نقل کیا ہے اور انھوں نے امام ابوعبداللہ علیہ السلام سے نقل کیا ہے کہ آپؑ نے فرمایا: میت کے دفن کرنے کے بعد میت پر نماز پڑھنے میں کوئی حرج نہیں ہے۔

حدیث نمبر 176/1531

https://www.shiabookspdf.com

محمد بن الحسین بن علی بن یوسف عن معاذ الجوهری عن عمرو بن جمیع عن أبی عبد الله علیه السلام قال: کان رسول الله صلی الله علیه وآله إذا فاتته الصلاة علی الجنازة صلی علی قبره.

جناب الشیخ رحمۃ اللہ علیہ نے جناب عمرو بن جمیع سے نقل کیا ہے اور اس نے امام ابوعبداللہ علیہ السلام سے نقل کیا ہے کہ آپؑ نے فرمایا: رسولِ خدا صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم فرماتے ہیں: اگر میت پر نماز نہ پڑھی جاسکے تو اس کے دفن ہونے کے بعد اس کی قبر پر نماز پڑھنے میں کوئی حرج نہیں ہے۔

حدیث نمبر 177/1532

عنه عن محمد بن الحسین عن محمد بن هیثم عن محمد بن اسحاق قال قلت لابی الحسن الرضا علیه السلام: شیء یصنعه الناس عندنا یضعون أیدیهم علی القبر إذا دفن المیت قال: إنما ذلك لمن لم یدرك الصلاة علیه فأما من أدرك الصلاة فلا.

جناب الشیخ رحمۃ اللہ علیہ نے جناب محمد بن اسحاق سے نقل کیا ہے اور وہ بیان کرتے ہیں کہ میں نے حضرت امام

https://www.shiabookspdf.com

https://www.shiabookspdf.com

ابوالحسن الرضاؑ سے عرض کیا: ایک کام جو ہمارے ہاں لوگ کرتے ہیں وہ یہ ہے کہ جب میت قبر میں دفن کر دی جائے تو لوگ اس کی قبر پر اپنے ہاتھ رکھتے ہیں۔

آپؑ نے فرمایا: یہ اس بندے کے لیے ہے جو نماز جنازہ نہ پڑھ سکے۔ پس جو نماز کو پا سکے اس کے لیے نہیں ہے۔

حدیث نمبر 178/1533

محمد بن عبد الحميد عن ابن أبي عمير عن هشام بن الحكم عن عمر بن يزيد قال كان أبو عبد الله عليه السلام يصلي عن ولده في كل ليلة ركعتين وعن والديه في كل ليلة ركعتين، قلت له جعلت فداك وكيف صار للولد الليل؟ قال: لان الفراش للولد قال: وكان يقرأ فيهما إنا انزلناه في ليلة القدر وإنا اعطيناك الكوثر.

جناب الشیخؒ نے جناب عمر بن یزید سے نقل کیا ہے، وہ بیان کرتے ہیں کہ حضرت امام ابوعبداللہؑ ہر رات دو رکعت نماز اپنے بیٹے کی طرف سے پڑھتے اور دو رکعت نماز اپنے والدین کی طرف سے پڑھتے تھے۔

راوی: میں نے عرض کیا: میں آپؑ پر قربان ہو جاؤں بیٹے کے لیے کیسے؟

آپؑ نے فرمایا: کیونکہ بستر بیٹے کے لیے۔

آپؑ دونوں رکعت میں سورۂ قدر اور سورۂ کوثر کی تلاوت فرماتے تھے۔

حدیث نمبر 179/1534

العباس بن معروف وعن وهب بن وهب عن أبي عبد الله عليه السلام قال قال ان رسول الله صلى الله عليه وآله: صلى على جنازة فلما فرغ جاءه ناس فقالوا يا رسول الله لم ندرك الصلاة عليها فقال: لا يصلى على جنازة مرتين ولكن ادعوا لها.

جناب الشیخؒ نے وہب بن وہب سے نقل کیا ہے اور انھوں نے حضرت امام ابوعبداللہؑ سے نقل کیا ہے کہ آپؑ نے فرمایا: رسول خداؐ نے ایک میت پر نماز جنازہ پڑھائی جب آپؐ نماز سے فارغ ہو گئے تو کچھ لوگ آپؐ کے پاس آئے اور عرض کیا: یا رسول اللہؐ! ہم نماز نہیں پڑھ سکے۔

https://www.shiabookspdf.com

https://www.shiabookspdf.com

آپؑ نے فرمایا: ایک جنازہ پر دو مرتبہ نماز نہ پڑھی جائے۔ تم اس کے لیے صرف دُعا کرو۔

حدیث نمبر 180/1535

احمد بن محمد عن علی بن الحکم عن أبان بن عثمان عن الحرث بن یعلی بن مرة عن أبیه عن جده قال قبض رسول الله صلی الله علیه وآله فستر بثوب ورسول الله خلف الثوب وعلی علیه السلام عند طرف ثوبه وقد وضع خدیه علی راحته والریح تضرب طرف الثوب علی وجه علی قال قال: والناس عَلَی الباب وفی المسجد ینتحبون ویبکون وإذا سمعنا صوتاً فی البیت إن نبیکم طاهر مطهر فادفنوه ولا تغسلوه قال فرأیت علیا علیه السلام حین رفع رأسه فزعا فقال: إخسأ عدو الله فانه أمرنی بغسله و کفنه ودفنه وذاك سنة قال: ثم نادی مناد آخر غیر تلك النغمة یا علی بن أبی طالب إستر عورة نبیك ولا تنزع القمیص.

https://www.shiabookspdf.com

جناب الشیخ رحمہ اللہ نے جناب الحرث بن یعلی بن مرة سے نقل کیا ہے اور انھوں نے اپنے والد سے اور انھوں نے ان کے دادا سے نقل کیا ہے کہ جب رسولِ خدا صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی رحلت ہوئی تو ایک کپڑے سے پردہ کیا گیا۔ رسولؐ خدا پردے کے پیچھے تھے اور حضرت علیؑ پردے کے پاس تھے۔ حضرت علیؑ نے اپنے رخسار کو آپؐ کی آرام گاہ پر رکھا ہوا تھا اور ہوا پردے کی ایک طرف کو حضرت علیؑ کے منہ پر لگا رہی تھی۔ لوگ آپؐ کے گھر کے دروازے پر اور مسجد میں جمع تھے اور لوگ بہت زیادہ گریہ زاری کر رہے تھے کہ اچانک ہم نے گھر سے ایک آواز سنی جو کہہ رہا تھا: تمھارا نبی پاک و طاہر ہے ان کو غسل نہ دو، یوں ہی دفن کردو۔

راوی: میں نے دیکھا کہ حضرت علیؑ نے سر اُٹھایا اور بلند آواز سے فرمایا:

اے دشمن خدا! زبان بند کرو۔ مجھے آپؐ نے حکم دیا ہے کہ میں آپؐ کو غسل دوں اور کفن دوں اور دفن کروں اور یہ سنت ہے۔

پھر ایک اور منادی نے ندا دی جو اس آواز و لہجے کے علاوہ تھی اور وہ آواز یہ تھی: اے علیؑ بن ابی طالبؑ! نبی کی شرمگاہ کو پوشیدہ و باپردہ رکھنا اور آپؐ کی قمیص نہ اُتارنا۔

https://www.shiabookspdf.com

https://www.shiabookspdf.com

حدیث نمبر 181/1536

علی بن مھزیار عن الحسین بن سعید عن صفوان عن أبی شبل قال قال أبو عبد الله علیه السلام: من أحبکم علی ما أنتم علیه دخل الجنة وان لم یقل کما تقولون.

جناب الشیخ علیہ الرحمہ نے جناب ابوشبل سے نقل کیا ہے اور وہ بیان کرتے ہیں کہ حضرت امام ابوعبداللہ علیہ السلام نے فرمایا: جو بندہ تمھارے عقیدہ کے باوجود تم سے محبت کرے گا وہ جنت میں داخل ہوگا۔ اگرچہ وہ اس کا قائل نہ ہو جس کا تم عقیدہ رکھتے ہو۔

حدیث نمبر 182/1537

أحمد بن محمد عن علی بن الحکم عن رفاعة النخاس عن رجل عن أبی عبد الله علیه السلام قال: عزی أبو عبد الله علیه السلام رجلا بابن له فقال له الله خیر لابنك منك وثواب الله خیر لك منه فلما بلغه شدة جزعه بعد ذلك عاد إلیه فقال له: قد مات رسول الله صلی الله علیه وآله أفمالك به اسوة؛ فقال: انه کان مرهقا فقال: ان أمامه ثلاث خصال شهادة أن لا إله إلا الله ورحمة الله وشفاعة رسول الله صلی الله علیه وآله فلن تفوته واحدة منهن ان شاء الله تعالی.

جناب الشیخ علیہ الرحمہ نے جناب رفاعہ النخاس سے نقل کیا ہے اور انھوں نے ایک بندے سے اور اس نے حضرت امام ابوعبداللہ علیہ السلام سے نقل کیا ہے کہ ایک بندے کا بیٹا فوت ہوگیا تو آپؑ نے اس کو تعزیت وتسلیت پیش کرتے ہوئے فرمایا: تیرے بیٹے کے لیے تیری نسبت اللہ بہتر ہے اور اللہ کی طرف سے جو ثواب تجھے ملے گا وہ تیرے بیٹے کی نسبت بہتر ہے۔

پھر امام علیہ السلام کو اطلاع ملی کہ اس کا غم وحزن بہت زیادہ ہوگیا ہے ہے۔ آپؑ دوبارہ اُس کے پاس آئے اور اس سے فرمایا: رسول خدا صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم انتقال فرما گئے تو کیا تیرے لیے وہ اسوہ نہیں ہیں؟

اس نے عرض کیا: میرا بیٹا گناہ گار ہے اور وہ رسولؐ ہیں۔

آپؑ نے فرمایا: اس کے سامنے تین خصال ہیں: ① یہ گواہی کہ لا الہ الا اللہ ② اللہ کی رحمت اور ③ رسولؐ خدا

https://www.shiabookspdf.com

https://www.shiabookspdf.com

کی شفاعت۔ پس وہ ان میں سے کسی ایک کو فوت نہیں کرے گا، ان شاء اللہ تعالیٰ ایک کو ضرور پائے گا۔

حدیث نمبر 183/1538

يعقوب بن يزيد عن الغفاري عن ابراهيم بن علي عن جعفر عن أبيه عليه السلام إن قبر رسول الله صلى الله عليه وآله رفع شبرا من الارض، وان النبي صلى الله عليه وآله أمر برش القبور.

جناب الشیخ رحمۃ اللہ علیہ نے جناب ابراہیم بن علی سے نقل کیا ہے اور انھوں نے امام جعفر بن محمد علیہما السلام سے نقل کیا ہے اور آپؑ نے اپنے والد ماجد امام محمد الباقر علیہ السلام سے نقل کیا ہے کہ آپؑ نے فرمایا: رسولِ خدا صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی قبر مبارک زمین سے ایک بالش بلند تھی اور رسولؐ خدا نے قبور پر پانی کے چھڑکاؤ کا حکم دیا تھا۔

حدیث نمبر 184/1539

سلمة بن الخطاب عن موسى بن عمر بن يزيد البصري عن علي بن النعمان عن ابن مسكان عن سليمان بن خالد عن أبي عبد الله عليه السلام قال: سألته عن أول من جعل له النعش فقال: فاطمة بنت رسول الله صلى الله عليه وآله.

جناب الشیخ رحمۃ اللہ علیہ نے جناب سلیمان بن خالد سے نقل کیا ہے اور وہ بیان کرتے ہیں کہ میں نے حضرت امام ابوعبداللہ علیہ السلام سے سوال کیا کہ اسلام میں سب سے پہلا تابوت کس کے لیے بنایا گیا تھا؟

آپؑ نے فرمایا: جناب فاطمہؑ بنت محمد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے لیے۔

حدیث نمبر 185/1540

عنه عن أحمد بن يحيى بن زكريا عن أبيه عن حميد ابن المثنى عن أبي عبد الرحمن الحذاء عن أبي عبد الله عليه السلام قال: اول نعش أحدث في الاسلام نعش فاطمة عليها السلام إنها اشتكت شكوتها التي قبضت فيها وقالت لاسماء اني نحلت وذهب لحمي ألا تجعلي لي شيئا يسترني؛ قالت أسماء: اني كنت بارض الحبشة رأيتهم يصنعون شيئا أفلا أصنع لك؛ فان أعجبك صنعت لك قالت: نعم . فدعت بسرير فاكبته لوجهه ثم

https://www.shiabookspdf.com

https://www.shiabookspdf.com

دعت بجرائد فشدته على قوائمه ثم جللته ثوبا فقالت هكذا رأيتهم يصنعون فقالت:

إصنعي لي مثله استريني سترك الله من النّار.

جناب الشیخ رحمۃ اللہ علیہ نے جناب ابوعبدالرحمٰن الحذاء سے نقل کیا ہے اور انھوں نے حضرت امام ابوعبداللہ علیہ السلام سے نقل کیا ہے کہ آپؑ نے فرمایا: اسلام میں سب سے پہلا تابوت حضرت فاطمہ زہراء سلام اللہ علیہا کے لیے بنایا گیا۔ آپؑ نے اپنے مرض الموت میں اپنے بارے میں شکوہ کیا اور جناب اسماءؓ سے فرمایا: میں بہت کمزور ہوچکی ہوں اور میرا گوشت بھی ختم ہوچکا ہے کیا تو میرے لیے کوئی ایسی چیز بناسکتی ہو کہ جو مجھے چھپالے؟

جناب اسماءؓ نے عرض کیا: جب میں حبشہ کی زمین پر تھی تو اس وقت میں نے دیکھا کہ لوگ ایک چیز بناتے تھے کیا میں آپؑ کے لیے وہ بنادوں؟ اگر آپ کو پسند آگئی تو پھر میں ایسے ہی کروں گی؟

بی بی سلام اللہ علیہا نے فرمایا: ہاں۔ تو پھر جنابِ اسماءؓ نے ایک چارپائی منگوائی اور اس کو اُلٹا کیا۔ پھر کھجور کی شاخیں منگوائیں اور ان کو چارپائی کے چار پائیوں کے ساتھ باندھا اور اس پر کپڑا ڈال دیا اور کہا: میں نے اس طرح ان کو بناتے دیکھا تھا۔

https://www.shiabookspdf.com

جناب فاطمہ سلام اللہ علیہا نے فرمایا: میرے لیے بھی ایسے ہی بناؤ اور مجھے چھپادو۔ اللہ تعالیٰ تجھے جہنم کی آگ سے پوشیدہ رکھے۔

حدیث نمبر 186/1541

محمد عن محمد بن عيسى العبيدي عن الحسين بن عبيد قال كتبت إلى الصادق عليه السلام هل اغتسل أمير المؤمنين عليه السلام حين غسل رسول الله صلى الله عليه وآله عند موته؛ فقال: كان رسول الله صلى الله عليه وآله طاهرا مطهرا ولكن فعل أمير المؤمنين علي بن أبي طالب عليه السلام ذلك وجرت به السنة.

جناب الشیخ رحمۃ اللہ علیہ نے جناب الحسین بن عبید سے نقل کیا ہے اور وہ بیان کرتے ہیں کہ میں نے حضرت امام جعفر صادق علیہ السلام کی خدمت میں لکھا: رسولِ خدا صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی وفات کے بعد حضرت علی علیہ السلام نے آپؐ کو غسل دیا تھا تو کیا حضرت علیؑ نے غسل دینے کے بعد غسلِ مسِ میت کیا تھا؟

https://www.shiabookspdf.com

https://www.shiabookspdf.com

آپؑ نے جواب میں لکھا: رسولؐ خدا طاہر و مطہر تھے لیکن پھر بھی امیرالمومنین علیؑ نے غسل مس میت کیا تاکہ یہ سنت جاری رہے۔

الحمدللہ جلد اوّل کا ترجمہ کامل ہوا۔ میں اللہ تعالیٰ سے سوال کرتا ہوں کہ باقی جلدوں کا ترجمہ کرنے کی مجھے توفیق عطا فرمائے، آمین!

سیّد منیر رضوی

۱۶ فروری ۲۰۲۳ء

https://www.shiabookspdf.com

https://www.shiabookspdf.com